
UNIVERSITY OF CHICAGO
44 758 130

"ROZNĀMCHAH - SYĀHAT"



روزنامچۂ سیاحت

خواجہ غلام الثقلین

جس کے

حصہ اول میں عراق و عرب کے مقامات مقدس

حصہ دوم میں مملکت ایران و خصوصاً طہران۔

حصہ سوم میں جنوبی روس و قسطنطنیہ و بیروت و دمشق۔

حصہ چہارم میں مدینہ منورہ و ساحل شام کی بندرگاہوں کا حال

اور مصر کے مختصر حالات

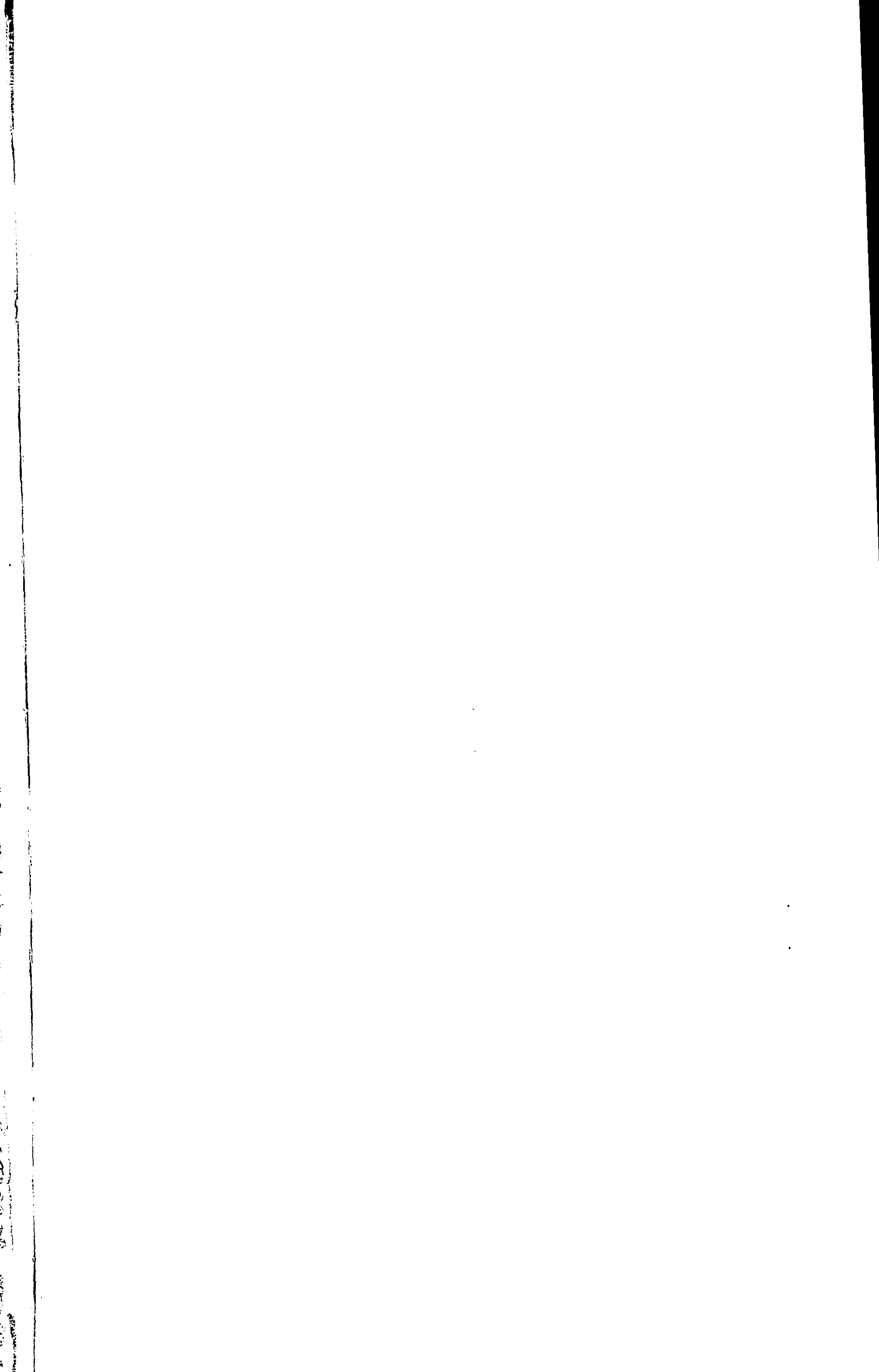
حصہ پنجم میں ایک خاتمہ جس میں اسلامی ممالک کی پالٹکل حالات اور

آئندہ کے توقعات پر ریویو و طہران کا لکچر فارسی زبان میں

و رسالہ اسباب رفاہ و ترقی ایران مطبوعہ طہران نقل کیا گیا ہے

کتاب ہذا تجارتی پریس میرٹھ میں بشیر الدین پرنٹر نے چھاپی

اور ٹائٹل مطبع شمس الانوار میرٹھ میں شمس الدین پرنٹر کے اہتمام سے چھپا



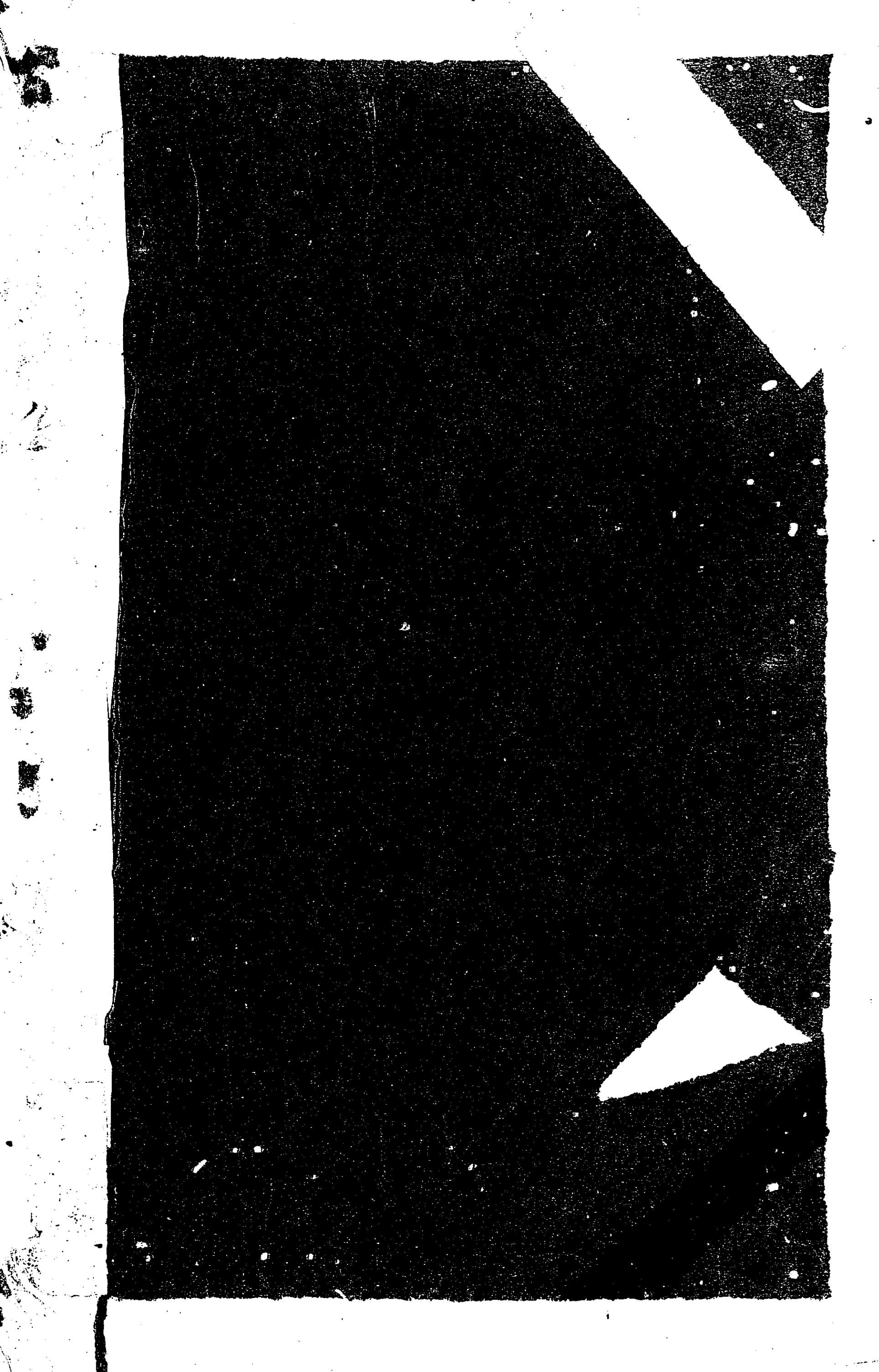
۱

عذر و خطاب بہ ناظرین

جب سے میں مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامی سے آیا ہوں خانگی امور کا انصرام - مقامی مطابع کی ابتری - قومی حالات کی خرابی اپنے پیشہ کی مصروفیت اور آخر میں الکشن کونسل کا جھگڑا یہ چند ایسے امور پیش آئے کہ کافی توجہ سفرنامہ کی تصحیح اور درستی میں صرف نہ کر سکا - میرٹھ میں چھپائی بھی جیسی کچھ ہوتی ہے وہ ظاہر ہے - میں آپ حضرات سے شرمندہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں غلطنامے کے ساتھ سفرنامۂ ہذا کو جیسا کچھ طبع ہوا ہے شائع کرتا ہوں - حصۂ پنجم جس میں عام ریویو اور اسلامی ممالک کی عام حالت اور آیندہ کے توقعات پر ریویو تھا وہ میں نے ابتک نہیں لکھا - اس وقت کہ حالت نازک ہو رہی ہے اوس کی اشاعت یا لکھنا خوش آیند نہ تھا - مگر انشاء اللہ دو تین ماہ کے بعد میں اوسکو جداگانہ رسالے کی شکل میں شائع کروں گا -

مجکو امید ہے کہ حضرات ناظرین چھپائی وغیرہ کے عیوب کو نظرانداز فرما کر مضامین پر غور کریں گے

{ غلام الثقلین }



هو العزیز

بسم الله الرحمن الرحیم

دیباچه

نحمده علی ماکان ونستعینه علی مایکون ونصلّی علی خیر خلقه محمد افضل رسله وشفیع رحیمه محمد ابن عبدالله وعلی آله الاطهار هم افضل ذرّیته ابراهیم خلیل الرحمن فرض الله علینا مودّتهم فی الفرقان وعلی اصحابه الذین جاهدوا فی الله حق جهاده وبذلوا مهجهم فی تاسیس ارکان الدین الایمان -

امّا بعد یہ سفرنامہ جسکو راقم کا روزنامچہ سیاحت کہنا بہتر ہے معمولی سفرنامو نسے کسیقدر مختلف ہے اسمین مختصر طور پر عمارات شہرون اور مناظر کے حالات بھی درج ہین جو راقم نے خود دیکھے ہین دوسرون کے سفرنامون سے حالات نقل نہین کئے گئے لیکن زیادہ تر لوگون کی تمدّنی اور اخلاقی حالت کو دکھایا ہے اور روزانہ جو خیالات وکیفیات راقم پر گذرین اون کو بے کم وکاست درج کردیا ہے بعض اصحاب جو سیاست یا پالٹکس یا دین مین شہرۂ کامل رکھتے ہین اون سے جوکچھ گفتگو ہوئی اوس کو کسیقدر مفصل درج کیا ہے - مثلاً آیت الله خراسانی یعنی حضرت اخوند ملا محمد کاظم مقیم نجف اشرف (جو اب واصل بحق ہوگئے -) آقا سید محمد فرزند جناب سید کاظم طباطبائی محقق الاسلام اکثر شیعیانِ عراق عرب وہندوستان جن کے مقلد

اعلان ضروری

(۱) درخواستین پتہ ذیل پر روانہ فرماوین

(۲) جن صاحبون کے پاس زبان اردو کی مستند اور اچھی کتابین ہون گی ایک ایک کاپی بشرط منظوری مساوی قیمت پر تبادلہ کیجاویگی۔

(۳) کسی صاحب کو کتاب بلاقیمت یا بغیر ویلیو پے ایبل نہ بھیجی جاویگی۔

(۴) جو صاحب سفرنامے کے خریدار آخر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء تک بقیمت ہون گے ان کو خاتمہ بلاقیمت دیا جاویگا۔

المشتہر

تراب علی محرر دفتر آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب وکیل ہائیکورٹ میرٹھ

ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ سوا اُسے مفصل مضمون کے جس میں اسلامی سیاسیات وغیرہ مسائل پر دو جگہہ جامع بحث کی ہے - اس سفرنامے مین روزمرہ کی کیفیات درج ہین - اس مین کوئی علمی یا منطقی ترتیب نہین مثلاً ایک واقعے کا ایک حصہ ایک جگہہ درج ہے اور دو حصے چار دن اور پندرہ دن کے فاصلے سے - اس لیے صحیح راے قایم کرنے کے لئے آخر کتاب تک مطالعہ لازم ہے -

اس بات کے کہنے کی شاید ضرورت نہین کہ جہان تک ممکن تھا مین نے کمال بے طرفداری و بے تعصبی سے سفرنامہ لکھا ہے اور جس جس مین جو عیب پاے اون کے اظہار مین باک نہین کیا - نہ کسی قوم کی خوبیان چھپانے کی کبھی خواہش کی - ایران کے متعلق جو کام یا خدمات مین نے کین یا کرنی چاہین اون کا حال میرے سفرنامے اور نیز ضمیمون یعنی رسائل و لفتر یر فارسی کے پڑھنے سے معلوم ہوگا - یہان صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو فرض ہم سب کا تھا اوس کا بوجھ اوتارنے کی مین نے کوشش کی ہے - مگر اس طوفان بے تمیزی اور تاریکی مین کچھ پتہ نہین چل سکتا کہ مین کہان جا رہا تھا اور مشیت ایزدی کہان لیجا رہی تھی تاہم ایک ناچیز شخص کی کوشش سے مجھکو یقین ہے کہ عراق و عرب و طہران کے متعدد اشخاص اہل ہند کی دینی - اخلاقی اور علمی کمال کی نسبت جو ادنے خیالات رکھتے تھے اب اون خیالات مین بہت کچھ تبدیلی واقع ہوگئی ہے اور سوء ظن قدرے قبول حسن ظن ہوگیا ہے -

اگر اس سفرنامے کو پڑھکر مسلمانان ہند (سُنی و شیعہ) عبرت حاصل کرین اور اپنی اخلاقی اور مالی اور دینی حالت کو درست کرنے اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑنے مین مصروف ہو جائین اور یہہ بھروسہ چھوڑ دین کہ اسلام کی تقویت یا امید بغیر مسلمانان ہند کی اندرونی اصلاح و ترقی کی بیرونی امداد سے ہوسکتی ہے تو میری محنت بیکار نہ جائیگی - کیونکہ پالیٹکل اقتدار ہر جگہہ چراغ سحری ہے - اور ہم کو اخلاقی اور مذہبی ترقی اور اتحاد کے لئے سب مخصوص باتون کو چھوڑ کر میدان

و مشہد میں جناب آیت اللہ مازندرانی یعنی شیخ عبداللہ مازندرانی و حجۃ الاسلام سید اسمعیل اصفہانی
آقائے صدر - بحضرت ائمہ کے اکثر مشہور علماء کے حالات درج ہیں اسی طرح طہران میں" والا حضرت والا قدس"
ناصر الملک نائب السلطنت و جناب اجل و اشرف موتمن الملک پریسیڈنٹ پارلیمنٹ ایران جناب حاجی آغا
ممبر پارلیمنٹ وکیل شیراز و جناب سالار ملی ستار خان (جنکا نام جنگ تبریز کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے)
قسطنطنیہ اور ٹرکی میں جناب تقی زادہ بانی فرقہ ڈیموکرات ایران" کاظمین میں جناب ابراہیم ناجی آفندی
حاکم کاظمین - بیگلر باشی [illegible] متعلق بہ سٹاف جنگی میں وغیرہ حضرات سے جو باتیں ہوئیں اونکو
لازمی اختصار کے ساتھ مگر تقریبا اونہیں کے الفاظ میں دوہرایا گیا ہے - جو کچھ پالیٹکل تغیر و تبدل افواہیں و خبریں
اوس زمانہ میں تھیں اون کو بھی روزانہ لکھا ہے - بعض حالات اون کیفیات کے ہیں جو سفر میں مجھپر گذری ہیں اور
بعض تاریخی مسائل کا حل بھی ہے اسلئے مورخ کیلئے بھی یہ روزنامچہ فائدہ سے خالی نہوگا کیونکہ مجکو ایسے
زمانہ میں سفر کا اتفاق ہوا جبکہ ایران میں بہت کچھ اور دولت عثمانیہ میں بھی کسیقدر تلاطم اور بے چینی تھی -

اس روزنامچے میں تین چہارم حصہ محض واقعات سے پر ہے اور ایک چہارم بلکہ کم راقم کی رایوں سے -
واقعات دو قسم کے ہیں ایک وہ جو میری آنکھوں نے دیکھے یا کانوں نے سنے - اونکے بیان کرنے میں صحت
کا ذمہ لے سکتا ہوں - دوسرے واقعات وہ ہیں جو بعض آدمیوں یا حالات کے متعلق دوسرے
آدمیوں سے معلوم ہوئے اون کی سچائی کا میں ذمہ دار نہیں ہوں - مگر اسقدر کہہ سکتا ہوں کہ لکھنے
وقت میں اون واقعات کو سچ سمجھتا تھا - اگرچہ یہہ ظاہر ہے کہ لوگ قدرتی طور پر مخالفوں کے
عیوب بیان کرنے میں مبالغے کو کام میں لانا ہنر سمجھتے ہیں اسی طرح ایران و ٹرکی اخباروں کی
حالت ہے کہ ہر اخبار اپنے موافق امور کو بہت وثوق و طمطراق سے شائع کرتا ہے اور مخالف واقعات
کو چھپاتا ہے - لیکن یہہ عیب ہندوستان بلکہ انگلستان کے اخبارات میں بھی اکثر دیکھا جاتا ہے
اور جب جتھے بندی ہوتی ہے تو اس طرفداری پر کوئی شرمندہ بھی نہیں ہوتا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیاحت نامۂ خواجہ غلام الثقلین

نظرِ خدائے بینان ازرہِ ہوا نباشد — سفر نباز متدان ازرہ خطا نباشد

حصۂ اوّل - عراق (عرب)

[۱۸ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

مین چار پانچ دن سے پانی پت مین مقیم ہون - ایک ماہ سے تیّاری سفر اور معاملات کو طے کرنے مین مصروف تھا - عرصہ نا یداز یک ماہ سے مقدمات لینے بالکل چھوڑ دیئے تھے اور اب مین لفضلہ تعالیٰ تمام کاروبار سے فارغ ہو کر سفر کے لئے بالکل آمادہ ہون -

دعاؤن کی سفارش

پانی پت مین میرے عزم سفر عراق و ایران و استمبول و حجاز و زیارات مقامات مقدسہ کی خبر عام ہو گئی - بہت سے عزیز خاص کر عورتین چار پانچ روز سے برابر آنی شروع ہو گئین - اکثر عزیزون اور بعض غیرون نے بھی باصرار تمام مجھ سے اس بات کی خواہش کی کہ مقامات متبرکہ مین ادن کے لئے خاص خاص دعائین مانگی جائین - جنکو مین نے اپنی یادداشت مین درج کر لیا - مین نے ادن سے بطور مزاح کہا کہ مین تو اسقدر محنت اور خرچ کر کے زیارات کرون اور تم لوگ گھر بیٹھے بلا ادا سکی فیس دعا کرا لو - مین نے سنجیدگی سے کہا کہ اصل مین دعا تو وہی ہے جو صاحب غرض دل کی ترغیب سے مانگے مگر مین انشاء اللہ تعالیٰ سب کے لئے دل سے دعا کرون گا اور دعا کرتا ہون کہ ان کی حاجتین خداوند عالم بطفیل اپنے حبیب اور ان کی آل

ترقی مین قدم بڑھانا چاہیئے - اور اس کمزوری کے زمانہ مین جو آئین سیتد نا مسیح نے سمجھ حاصل کرنا لازم ہے یہہ تحفہ پیش کر کے مین اپنا یقین و اعتماد ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اس وقت اسلام کی خدمت ہندوستان و ممالک قریبہ مین (تحت سایۂ دولت برطانیہ) جسقدر سہل ہے ایسی کسی دوسرے ملک مین ممکن نہین - یہہ سلطنت کسی مذہب کی اشاعت مین مزاحمت پسند نہین کر سکتی اور جو اخلاقی و تمدنی اور دینی ترقی ہم کرنا چاہین اوس مین مخل ہونے کا کوئی خوف نہین کیونکہ اپنے جائز شاہی حقوق کے تحفظ کے ساتھ تاج انگلستان کا وعدہ ہے کہ وہ باشندگان سلطنت کو ایک نگاہ سے دیکھے گا -

بالآخر مجکو امید ہے کہ مسلمانان ہند خود باہمی اتفاق سے رہین گے اور دیگر اہالیان ملک کے ساتھ بھی اپنی طرف سے کوئی مناسب موقعہ دوستی اور اتفاق کے برتاؤ کا ہاتھ سے نہ جانے دینگے کیونکہ مہربانی اور سلوک کا نتیجہ دیر یا سویر بہتر ہی نکلتا ہے - اور حسن خلق مین مذہب اسلام کی تعلیم ہے اس زمانے مین عصبیت اور مسابقت جتھا بندی اور رشک مسلمانون اور غیر مسلمانون مین بھی کثرت سے ترقی کرتا جاتا ہے عصبیت او مسابقت بہت اچھی چیز ہین - لیکن جب انکی بِنا صرف دنیاوی اور ظاہری اور ناپایدار فوائد کا حصول ہے تو اس ترقی کی دوڑ سے بہت جلد خطرناک نقصان حاصل ہونے لگتے ہین - انسان کو انسان بنانے اور مسلمانون کو اسلام صحیح پر قایم کرنے کے طرح جب تک دل سے کوشش کی جاوے خوف ہے کہ نتائج بد سے بدتر ہوتے جاینگے - فقط

غلام الثقلین

۲۲ اپریل ۱۹۱۳ء

تھی - اوس کی ذہانت نہایت غیر معمولی ہے - مین نے اوس نکے سوال کے جواب مین کہا کہ ریل اس وجہ سے کھڑی ہوگئی کہ تھک گئی ہے - تو اوس نے کہا "واہ آدمی تھکا کرتے ہین کہین چیز بھی تھکا کرتی ہے" !!
راستے مین بادلی اور دہلی کے درمیان عموماً باغ ہین اون کو دیکھکر بچی نے یہ مکمل فقرہ کہا "ساری زمین مین باغ ہی باغ ہین سوا ریل کی زمین کے" وہ گفتگو کے تمام آداب و اصول کالحاظ رکھکر ہاتھ ہلا کر جوش کے ساتھ اس طرح باتین کرتی ہے کہ اوس کا ڈھنگ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے - خاصکر جناب مولانا حالی اوس کی باتون پر بہت عشعش کرتے ہین اور اونھون نے ایک نظم بھی اوس کی تعریف مین لکھی ہے

گرمی مین سفر کی وجہ

اکثر حضرات نے میرے گرمی مین سفر کرنے سے تعجب کیا - مگر بات یہہ ہے کہ مین تین سال سے جاڑے مین سخت بیمار ہوجاتا ہون - اور یہہ گرمی ایک دو ماہ بعد برسات سے بدل جائیگی - دوسرے زیارات عتبات عالیات اور اسلامی خدمات کا فیصلہ کر لینے کے بعد جاڑے اور گرمی کا خیال ٹھیک نہین -

دہلی کا قیام

دہلی مین ہم خواجہ تصدق حسین صاحب بی - اے کے مکان پر ٹھیرے جو میرے عزیز ہین اور آج کل دہلی مین خفیفہ کے جج ہین - زمانۂ قیام دہلی مین جناب مکرمی کرم اللہ خان صاحب شیدا - اور جناب احسان الرحمان خان صاحب (عرف منجھلے آکا) اور مولوی عبدالرحیم خان صاحب سے جو مولانا حالی کے دوست ہین اور مجھ سے بزرگانہ تعلقات رکھتے ہین رخصت ہوا ؛

جناب کرم اللہ خان صاحب (عرف ننھے خان صاحب) نے خاص طور پر دریافت کیا کہ "چھوٹے چھوٹے بچون کو چھوڑکر اور اپنے کام کا ہرج کر کے ایسا سفر تم نے کیون اختیار کیا؟" - مین نے کہا کہ "میری راے مین ایسے سفر کا خیال خدا ہی دل مین ڈال دیتا ہے - (ع) رشتۂ در گردنم افگندہ دوست -
دوسرے یہ کہ انسان کو ایسے زمانہ مین سفر کرنا چاہیئے جبکہ اوس کے بدن مین قوت باقی ہو - جب آدمی کمزور ہو جاتے ہے اور ہاتھ پاؤن مین طاقت نہ رہے تو اوس زمانے مین سفر کرنا سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے"

دہلی سے روانگی

بہرحال سب بزرگون اور دوستون کی دعاؤن کیساتھ رخصت ہوکر ۸ بجے شب کو اسٹیشن

اظہار مکمل پوری کرے - دعاؤں کے متعلق مجکو سب سے زیادہ وہ دعا پسند ہے جو شمس العلماء مولانا خواجہ الطاف حسین حالی قبلہ کے نواسے نے جو میرے عزیز بھی ہین بتائی تھی - یہ نوجوان بد قسمتی سے ایک عرصہ دراز سے سخت مرض صرع مین مبتلا ہے اور خود مولانا ممدوح اس عزیز کے علاج وغیرہ مین بیحد روپیہ خرچ کر چکے ہین - اس نوجوان نے اپنی صحت کے علاوہ یہہ دو دعائین بتائین :- (۱) خدایا ہندسے طاعون کو دور کر (۲) بطفیل اپنے حبیب کے اس امت اسلام کو ترقی دے *

ہوتا تو وہی ہے جو مشیت الٰہی مین ہے مگر مانگنا ہمارا فرض ہے سچ یہہ ہے کہ پہلی دعا میری ذہن مین نہ تھی

[۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

آمد خواجہ غلام السبطین | آج شام کو جانے کا قصد تھا مگر دوپہر سے قبل برادر عزیز خواجہ غلام السبطین بی اے مجھ سے ملنے کے لئے یکایک لکھنؤ سے آگئے اور چونکہ وہ میرے ساتھ ہی لوٹ جانا چاہتے تھے مین نے اس خیال سے آج شام کی روانگی ملتوی کر دی تاکہ وہ کچھ دیر وطن مین رہ سکین - جن حضرات کو میری روانگی کا پہلا وقت معلوم ہو چکا تھا وہ سٹیشن پر پہونچ گئے اور اون کو تبدیل وقت کی اطلاع وقت پر ملی *

[۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۱ع]

وطن سے رخصت | عزیزون سے رخصت ہو کر اور انھین بہت روتا چھوڑ کر دن کے ۹ بجے روانہ ہوا نیز محلہ انصار کے بعض عزیزون سے اون کے گھر جا کر ملا - کیونکہ اُن کا بہت تقاضا تھا کہ ہم سے ملکر جانا - ریل پر ۱۰ بجے صبح کو پہونچا - سٹیشن پر بزرگان پانی پت کا خاصا مجمع تھا جو مجھے رخصت کرنے کے لئے جمع تھے بعض حضرات جوار ضعفی کا غلبہ اُٹھوانے کی ضرورت سے ریل تک نہ پہونچ سکے - مجھ سے گھر آکر پہلے ہی مل چکے تھے

۱۱ بجے گاڑی دہلی کی طرف روانہ ہوئی - گرمی نہایت سخت تھی - برادر عزیز خواجہ غلام السبطین اور میری چھوٹی لڑکی جس کی عمر پانچ سال کے قریب ہے ساتھ تھی - یہ بچی آنکھون کے علاج کے لئے لکھنؤ جا رہی

میونسپلٹی بمبئی کو غلط پتہ بمبئی پہونچنے کا ملا - اسلئے وہ باہنگلا اسٹیشن پر موجود نہ تھے - بعد مین معلوم ہوا کہ غلط وقت پر اور بمبئی کے دوسرے اسٹیشنون پر سب لوگ پہونچگئے تھے - مسٹر احمد علی بھائی بی - اے بورہ نوجوان کسی کام پر بڑودہ گئے ہوئے تھے اون کے والد نے میرے قیام کا انتظام کیا تھا - اون کا سارا مکان چالیس مربع گز زمین پر پانچ منزل تک چلا جاتا ہے - آخر منزل سے ایک منزل نیچے یعنی چوتھی منزل پر مین مقیم رہا - سب چیزین آرام کی تھین کہ حیرت ہوتی تھی - غسل خانہ کا آرام سب سے زیادہ تھا مسٹر احمد علی کے والد اور بھائی اخلاق و مہمان نوازی سے پیش آئے - مولوی سید علی محمد بی - اے سے میونسپل آفس مین ملاقات ہوئی - وہ بھی رات کو مجھ سے ملنے آئے - منشی امیر حسین پلگرم ایجنٹ سے ملاقات ہوئی - کوک اینڈ سنز ایجنٹ سیاحان سے ۵۰۵ اشرفی کی ہنڈیان لین جن کا روپیہ دنیا کے ہر بڑے شہر مین نقد مل سکتا ہے - اون کے ایجنٹون کے نام لین مگر چار گھنٹے انتظار کرنا پڑا - بمبئی اور تمام مقامات بیرونی مین ایک بجے کے بعد تمام دفاتر اور بنکون کے لوگ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک کھانا کھانے کے واسطے چلے جایا کرتے ہین -

پاسپورٹ (پروانہ راہداری) کی درخواست کا فارم مولوی علی محمد صاحب نے منگوا کر بھجوا دیا - جہاز وغیرہ کا خرچ پلگرم ایجنٹ کو دیدیا اور ضروریات سفر خوراک کی خریداری کا انتظام کیا ؞

[۲۳ مئی ۱۹۱۱ء]

پاسپورٹ آج صبح ہی پولیٹکل دفتر سے اس مضمون کا خط ملا کہ ۱۲ بجے آکر پاسپورٹ (پروانہ راہداری) لیجاؤ - مین ڈیڑھ بجے دفتر مین پہونچا - کلارک کھانا کھانے باہر گیا ہوا تھا ڈھائی بجے واپس آیا - اور پاسپورٹ تیار کر کے گورنمنٹ کے پولیٹکل سکرٹری کے پاس لیگیا اور برائے نام فیس یعنی صرف ایک روپیہ لیکر دستخط اپنے سامنے کرائے اور پاسپورٹ نہایت عمدہ کاغذ پر میرے حوالے کیا - مولوی علی محمد سے ملا اور ٹرکش کونسل کے دفتر مین گیا - جہان ایک کلارک نے تین روپیہ لیئے اور پاسپورٹ بھی لیا

کی طرف روانہ ہوا - دہلی مین شاہی دربار کی تیاریان بڑی دھوم دھام سے ہو رہی تھین جو دسمبر ۱۹۱۱ء
مین ہونے والا تھا - خواجہ تصدق حسین صاحب درباری کاروبار کی مصروفیت اور کسی دربار کی کمیٹی مین شرکت
کی وجہ سے رات کے ۸ بجے تک گھر نہ آسکے - مگر مین اوس وقت جبکہ مین اسٹیشن کو جا رہا تھا وہ یکایک
آ گئے اور گاڑی مین میرے ساتھ سوار ہو کر ریل تک گئے - اسٹیشن پر آکر یہہ معلوم ہوا کہ جس میل کا ٹکٹ میرے
پاس ہے وہ روانہ ہو گئی - آ - بی - سی ریلوے کا ٹائم ٹیبل محض غلط نکلا - گھبراہٹ مین دوسری ٹرین
مین سامان رکھا - معلوم ہوا کہ وہ حصار جا رہی ہے - اسباب ریل سے اوتارا اور دہلی ویٹنگ روم مین ۲ بجے
شب تک ٹھیرا رہا - خواجہ تصدق حسین صاحب نے بمبئی بڑودہ کا ٹکٹ بدلوا کر بمبئی ریلوے براہ ناگدا کا
ٹکٹ دلوا دیا - اس لائن سے راستے مین ریل بدلنی نہین پڑتی - یہ بڑی اور بہتر لائن ہے - خواجہ صاحب موصوف
نے اپنا ملازم بھی بھیج دیا کہ رات کے ۲ بجے تک میرے ساتھ رہے ؂

۲۱ مئی ۱۹۱۱ء

دہلی سے بمبئی تک ریل کا سفر

ریل کے درجے مین رات بھر تقریباً تنہا سفر کیا - سوائے ایک صاحب کے کوئی شخص درجے
مین نہ تھا - دن کے ۹ بجے سے سخت گرمی ہونے لگی - اب ۱۲ بجے ہین آج بمقام کوٹہ مین نے گذشتہ
تین دن کی ڈائری ختم کی - گاڑی مین مسافرون کا ہجوم ہو گیا - کفایت اور جفاکشی کی تعلیم حاصل کرنے کے
بجائے سکنڈ کلاس کے درمیانہ درجے مین سفر کر رہا ہون - ریاست کوٹہ کے آدمی جیسا کہ ریاستون مین
عموماً دیکھا گیا ہے پرانی تہذیب کے پابند اور زیادہ مضبوط اور خوشحال نظر آتے ہین - اس وقت راجہ صاحب کوٹہ کے
ملازم ریل مین میرے ساتھ تھے - یہہ لوگ رستے مین بہت اخلاق سے پیش آئے اور میری باتون سے جب مین جانے
لگا آپس مین کہنے لگے "شریف آدمی معلوم ہوتا ہے - دوغلا شریف نہین بلکہ خاندانی" - مین اُن کی غائبانہ
عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہون ؂

بمبئی کا قیام

صبح کو بائیکلا اسٹیشن پر اترا - میرا تار اور خط مولوی علی محمد صاحب بی اے اسسٹنٹ سکرٹری

تھی صرف ایک سوراخ سے ہی ہوا آتی تھی- خوش قسمتی سے مین نے اوپر کی بنچ پر قبضہ کیا- ہوا کچھ کچھ آتی رہی- مگر گرمی سخت تھی-

سہ پہر سے طبیعت بگڑنے لگی- کچھ کھانا نہ کھایا گیا- بنچ پر پڑا رہا- دوران سر رہا- سمندر مین تلاطم تھا سب مسافرون کا یہی عالم تھا اور یہہ خیال ہوتا تھا کہ کیا اچھا ہوتا جو یہہ زحمت نہوتی- اس وقت سفر کرنے پر پشیمانی تھی اور خواجہ حافظ کے ان اشعار کا مطلب آج حل ہوا- ؎

شکوہ تاج سلطانی کہ بیم جان درو درج است	کلاہ دلکش است اما بدرد سر نمے ارزد
بس آسان می نمود اول غم دریا ببوے سود	غلط گفتم کہ ہر موجش بصد گوہر نمے ارزد

[۲۶ مئی ۱۹۱۱ع]

سمندر کے پانی مین غسل کیا- دو دفعہ استفراغ ہوا یعنی کچھ پھل اور ستو جو کھائے تھے وہ نکل گئے- برف جہاز پر نہین ملتی- برف مین سرد کیا ہوا جنجر اور سوڈا وغیرہ- البتہ ملتا تھا ایک بوتل پی- ڈوما کا ناول پڑھتا رہا مگر صرف وقت کاٹنے کے لئے- دن بھر کوٹھڑی مین بند رہا- رات کو نیند نہ آئی- بنچ پر بیٹھنے سے بھی سخت تکلیف ہوتی تھی ٭

سنا گیا کہ اوپر فرسٹ کلاس اور تھرڈ کلاس مین اس سے بھی زیادہ تکلیف ہے

میرے درجہ مین دو مسافر ایک بصرہ کا عرب سوداگر تھا- جسکے باپ کا نام عبد الوہاب جلادہ ہے وہ درجہ اول کا مسافر تھا اور دوسرا زنگبار کا- محمد علی ایک نوجوان اثنا عشری خوجہ کربلائے معلے و دیگر زیارات عراق کو جاتا تھا- اس کے چند ہمراہی درجہ سوم مین تھے- ہم سب مسافر پریشان تھے- مگر باہمی اتفاق سے یہہ سفر طے ہوا ٭

[۲۷ مئی ۱۹۱۱ع- مقام کراچی]

جہاز کا کراچی پہونچنا اور ڈاکٹری ملاحظہ

آج صبح جہاز کراچی پہونچا- طوفان رفع ہوا- ہوش و حواس بجا ہوئے غسل کیا کھانا کھایا

اور یہ کہا کہ کل ۱۲ بجے دفتر مین درج رجسٹر کر کے دیا جائیگا۔

یہ پاسپورٹ انگریزی کونسل کے دفتر سے کل ایران کے سفر کے لئے دیا گیا تھا۔ اور ٹرکش کونسل کے دفتر والون نے کہا کہ ہم کل سلطنت ٹرکی کا پاسپورٹ آپکے واسطے بنا دین گے ؎

صبح سید نذر عباس جو یہان صیغہ حفظان صحت مین انسپکٹر اور میرے بھائی کے شاگرد ہین اور ایک عرصہ تک اونھون نے بانکی پور مین تعلیم پائی ہے مجھ سے ملنے آئے سیٹھ علی بھائی صاحب سے بمبئی کے بعض دولتمند سیٹھون کا تذکرہ ہوا جو عارضی دولت کیوجہ سے کسی کو اپنی برابر نہین سمجھتے۔ تاجر مین دولت کا غرور بدتر چیز ہے

[۲۴ مئی ۱۹۱۱ع]

دعوت اور بعض احباب سے ملاقات

کسٹم ہوس اور ترکی کونسل خانہ مین گیا۔ ترکی کونسل کا مکان سمندر کے قریب خوشنما اور صاف بنا ہوا ہے کسٹم ہوس مین بہت انتظار کرنا پڑا۔ حالانکہ پاسپورٹ کافی تھا۔ مین سکنڈ کلاس مسافر ہوتا تو بہت زیادہ تکلیف ہوتی۔ شام کو مولوی علی محمد نے ایک مقام پر جو بمبئی سے گیارہ میل ہے اور جہان وہ رہتے ہین دعوت کی۔ مولوی صاحب موصوف سیٹھ نذر علی اثنا عشری خوجہ کے مکان مین مقیم ہین۔ یہان سیٹھ صاحب سے ملاقات ہوئی اور اونھون نے نجف اشرف اور مشہد مقدس کے بعض احباب کے نام دو خط دیئے۔ اِن کے والد حاجی دیلوجی سیٹھ نے تقریباً ایک لاکھ کے خرچ سے ایک مسافر خانہ بمبئی مین بنایا ہے جس کو مین نے ۲۴ مئی کو دیکھا تھا اور وہان جناب ملّا باقر صاحب نے مدارات کی تھی اسکے بعد سید نذر عباس کے مکان پر گئے۔ مسٹر احمد علی علی بھائی مجھ سے ملنے کے لئے بڑودہ سے بمبئی آگئے۔ اونھون نے چار پانچ انگریزی ناول جہاز مین پڑھنے کو دیئے ؎

[۲۵ مئی ۱۹۱۱ع]

جہاز کی سواری اور دورانِ سر

سیٹھ احمد علی صاحب کی گاڑی مین اُن کے ہمراہ جہاز کو روانہ ہوا۔ بندر مین نہایت دقت تھی کیونکہ سیکڑون اسباب کے چھکڑے آرہے تھے۔ جہاز کے سکنڈ کلاس مین ہوا مطلق

کی وجہ سے کمرون کے سوراخ جن مین سے ہوا آتی تھی بند کر دیئے گئے اور کمرہ حمام سے بدتر ہوگیا۔ اوپر یہ حال تھا
کہ پانی جہاز پر ایک طرف سے چڑھتا ہے اور دوسری طرف نکل جاتا ہے۔ مجکو ان دو دن مین ایسی زحمت ہوئی
کہ طبیعت سفر سے بیزار ہوگئی۔ بفضل الٰہی آج صبح کچھ افاقہ ہوا ؟

ایک ہندی قاضی و درویش بغداد جا رہے تھے۔ یہ قاضی صاحب نقیب صاحب بغداد کے پاس ایک ہمین کا
تحفہ اب بھی لیجاتے ہین۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی اولاد مین جو سجادہ نشین ہوتا ہے اوسے نقیب کہتے
ہین۔ قاضی صاحب موصوف بڑے عابد اور نمازی آدمی ہین۔ مجھ سے کہتے تھے کہ "آپ کا نام اخبارون مین
دیکھا ہے" یہ صاحب جہاز کے تیسرے درجے یعنی ڈک پر کھلی ہوا مین مقیم تھے۔ اون کے پاس چار پانچ
گھنٹہ بیٹھا رہا تکلیف مین افاقہ ہوا۔ وہین نماز پڑھی۔ باتین کین۔ دل بہلایا ؟

صبح کو روزانہ سمندر کے پانی سے غسل کرتا ہون درجہ دویم مین ایک نوجوان خوجہ ہے جس کا نام غلام حسین
ہے نہایت معقول شخص ہے۔ یہ صاحب زنگبار سے مع اپنی زوجہ اور بال بچون اور ملازم کے زیارات عراق کو جا رہے
تھے۔ میرا نام پوچھا۔ مین نے نام بتایا تو کہا کیا آپ خواجہ غلام الحسنین کے بھائی ہین جنھون نے ہربرٹ اسپنسر
کا ترجمہ کیا ہے؟ اور سیرت النبی ایک کتاب لکھی ہے"؟ مین نے کہا ہان! اوتھون نے کہا کہ "مین نے
اخبار اثنا عشری اور اصلاح مین آپ کا بہت ذکر دیکھا ہے آپ مشہور آدمی ہین"۔ مین نے کہا کہ میرا
ذکر یکطرفہ اور برائی کے ساتھ دیکھا ہوگا"۔ آج ایک نوجوان گازرونی سے بھی ملاقات ہوئی جسنے
گازرون ضلع شیراز مین تعلیم پائی ہے۔ ظاہر حال خستہ لیکن وہان کے زمیندارون مین ہے۔ باپ سے
ناراض ہوکر بمبئی چلا گیا تھا۔ وہان سے عزیزون نے لوٹا دیا۔ خود تجارت کا شائق ہے اور باپ زراعت
کا۔ اسپر بھاگ آیا۔ فرانسیسی کچھ کچھ جانتا ہے اور عربی بھی۔ اخبار حبل المتین کا وکیل اور مضمون نگار ہے
اس کا نام سید عبد الحسین نائب الصدر ہے۔ ایرانی پالیٹکس (سیاسی معاملات) سے بخوبی واقف
ہے۔ فارسی بہت عمدہ لکھتا ہے۔ عمر چوبیس ۲۴ سال کے قریب ہے۔ اس بچارے کو دشمنون نے گولی

جنابِ سید علی فرزند پیش نماز مسجد مغول بمبئی جو ایک نوجوان و نیک نفس ایرانی ہین برابر کے درجے مین تھے
ان کے باپ بڑے عالم ہین اونھون نے تربوز کھلایا جس سی پیاس دفع ہوئی - مین نے غلطی سے ڈاکٹر
کا پاس بمبئی مین نہ لیا تھا - منشی امیر حسین بلگرام ایجنٹ نے کہا تھا کہ کراچی مین معائنہ ہوگا - لہذا ہم کو
چھ میل کراچی لے گئے اور سب مسافران درجہ سوم کو بھی مع اون کے بسترون کے لیگئے - درجۂ دوم مین صرف
وہ لوگ رہ گئے جن کے پاس ڈاکٹری پاس تھا - پولس کی سٹیم لانچ (دُخانی کشتی) آئی اور سب کو بلا کرایہ لیگئی
تھرڈ کلاس کے مسافرون کو زیادہ پریشانی تھی - اون کے بازو پر مُہر لگائی گئی - بستر کو دوا دُن کا دُخان
(دُھونی) دیا گیا - دھوپ مین سب کو کشتی کے ذریعہ سے آنا جانا پڑا - یہہ بات بالکل سمجھ مین نہین آئی کہ جب
بصرہ مین قرنطینہ سات دن کا ہے تو کراچی مین اس قدر طول امل کی کیا ضرورت ہے؟ - نیز ڈاکٹر جب جہاز پر آتا ہے
تو کیون لوگون کی نبض نہین دیکھ لیتا یا معائنہ نہین کر لیتا - بہر حال آج سہ پہر کو واپس آکر طبیعت کچھ بہتر ہوئی
کچھ کھایا خدا کا شکر ادا کیا - ایک کارڈ وطن بھیجا اور ڈائری لکھی ؎ مسافران عراق کیلئے بہتر ہے کہ کراچی سی سوار ہون
رستے مین تبریز کے ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی جو قسطنطنیہ مین تاجر تھا اور اب بغداد تجارت شروع
کرنے جاتا ہے مضبوط اور وجیہہ آدمی ہے اور بلحاظ عقاید کے بہت پکا مسلمان ہے - سر پر کلاہ ترکی
رکھتا ہے - مگر کھانے پینے کا اوس کو جہاز مین پرہیز نہین یعنی یورپین کے ساتھ کھاتا ہے - یہ قسطنطنیہ
کی معاشرت کا اثر ہے - اوس کی ماں بھی زیارات کی غرض سے جارہی ہے - وہ نہایت پرہیزگار و متقیہ
بی بی ہے - اس شخص سے راستے کے حالات معلوم ہوئے ؎

[۲۹ مئی ۱۹۱۱ع مقابل مسقط]

جہاز کی روانگی مسقط کی طرف

جہاز رات کو روانہ ہوا - سید زین العابدین جنھون نے آٹھ بار زیارت کربلائے معلّے اور
ایک بار حج کیا ہے کہتے ہین کہ اسقدر طوفان اور تکلیف جو اس پچھلے ۲۰ گھنٹہ مین گذری ہے
پہلے کبھین دیکھنے مین نہین آئی - کھانے سے طبیعت سخت متنفر رہی - چلتے پھرتے سر مین چکر آتا تھا - طوفان

عرب مشنری جہاز حرکت میں ہے۔ کل مسقط سے جو لوگ سوار ہوئے اون مین دو نوجوان تھے جن کے لباس عربی تھے اور سوائے عربی کے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ معلوم ہوا کہ موصل کے رہنے والے اور مسیحی مذہب کے عرب مشنری ہین مسقط مین مقرر ہین اور بصرہ کی طرف جارہے ہین یونیٹیڈ ڈسٹرکٹ چرچ سے تعلق رکھتے ہین ہمارے جہاز مین ایک اور شخص ہے جو اٹھ زبانین جانتا ہے بظاہر عیسائی وضع رکھتا ہے لیکن یہودی ہے اور قرآن کا بھی قائل ہے۔ اوس کا ان مشنری عربون سے بہت مباحثہ ہوا۔ اوس نے کہا کہ فلان بات حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت قرآن مین یون لکھی ہے۔ مسیحی مشنریون نے کہا "قرآن کوئی چیز نہین ہم نہین مانتے" اوس نے بائبل کا حوالہ دیا کہ "خدا ایک ہے اور مسیح خنزیر (سؤر) نہ کھاتے تھے اور سبت (تعطیل سنیچر) کے قائل تھے"۔ عیسائی لاجواب ہو گئے۔

مین نے اگلے دن اُن سے پوچھا کہ "فاران جہان خدا کا آنا لکھا ہے کہان ہے؟"۔ انھون نے کہا "مسلمان کہتے ہین کہ مکہ مین ہے مگر اس امر مین اختلاف ہے"۔ ان لوگون کی بولی کتابی عربی تھی اس لئے دیر سے سمجھ مین آئی ۔

فرقہ اباضیہ مسیحی مشنری سے مین نے اباضیہ (خوارج مسقط) کا حال دریافت کیا اوس نے کہا کہ "وہ دیگر مذاہب سے تعصب نہین رکھتے اور نجاست غیر مسلم کے قائل نہین"۔ خاص مسقط مین شیعہ اور سُنی بہت ہین۔ مگر باہر ملک عمان مین فرقہ اباضیہ کی آبادی زیادہ ہے۔ یہ لوگ حقہ کو بہت ناپاک جانتے ہین۔ اور حج کو ایسا ضروری نہین جانتے جیسا شیعہ اور سُنی جانتے ہین۔ اون کے مُلا صرف ایک علم پڑھتے ہین یعنی علم نحو۔ جو شخص نحو زیادہ جانتا ہے وہی بڑا عالم دین ہے۔ سیدنا علی ابن ابی طالب کو نہین مانتے۔ مگر اس مسیحی عرب نے کہا کہ "مین اون کو مانتا ہون کہ وہ شجاع تھے۔ عالم تھے۔ فصیح تھے اور خدمت اسلام مین مثل حضرت رسول کے ایستادہ رہتے تھے"۔

ایک نابینا کا لکھنا پڑھنا ایک نئی بات جہاز پر دیکھی۔ یعنی ان لوگون مین ایک نابینا عیسائی عرب

ماری بھی جس کی شکایت اوس نے حبل المتین مین بھی لکھی ہے ✤

آن بمبئی کا طرز گفتگو

میرا تجربہ بمبئی کا اور جہاز کا یہہ ہے کہ گوا - بمبئی اور گجرات کے لوگ لہجہ مین عموماً اکھڑ ہین - اور ہمارے خیال مین تو تہذیب ہی سے آدمی کو مخاطب کرتے ہین - مگر شاید اُن کی نیت یہہ نہ ہو کہ سختی سے گفتگو کرین - ممکن ہے کہ کرخت لہجہ اہل عرب سے اُنھون نے لیا ہو - اس صوبہ مین ایک عیب تو اچھے پڑھے لکھے لوگون سے لیکر عوام تک مین ہے کہ اُن کے نزدیک کسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے تو بغیر ٹوکے نہ رہین گے - تحمل و ملائمت نہین جانتے - مگر اُن کی نیت غالباً بُری نہین ہوتی - تربیت کی کمی اِس کا باعث ہے ✤

مسقط

آج جہاز بہت دیر مین مسقط پہونچا - اندر جانے کی بسبب قرنطینہ کے اجازت نہین - سامنے مُلکِ عرب کے پہاڑ ہین اور یہان سے حجاز تک سلسلہ کوہ برابر چلا جاتا ہے - یہہ پہاڑ بالکل خشک اور بلا درخت ہین - یہان سُلطان یعنی امام مسقط کی عملداری ہے مگر انگریزی اثر بہت زیادہ ہے کئی کئی منزل کی پختہ عمارتین نظر آتی ہین جو بمبئی کی پُرانی عمارتون کی نقل ہین - ایک سہ منزلہ عمارت پر سلطان کا سُرخ جھنڈا نظر آتا ہے - جو لوگ کشتیون مین آئے وہ عموماً حبشی یا کم رو اور عرب کے اصل باشندے ہین - مسقط کا حلوا اور میٹھا لیمون ہم نے بھی خرید کیے - میٹھا لیمون آدھ آدھ آنہ کو آیا اور ایک ٹین کا بکس (حلوے کا) ۲ ر کو ملا - حلوے کا نام ہی بڑا ہے خوبی صرف یہہ ہے کہ الائچی کی وجہ سے منہہ مین خوشبو ہو جاتی ہے اور اوس مین ہندوستان کے حلوے کی طرح شکر اور گھی کی کثرت نہین ہوتی ✤

مسقط مین کچھ بہت مرد اور دیگر مسافر جہاز سے اُترے اور بہت سے معزز آدمی سوار بھی ہوئے - اس وقت جہاز ٹھیرا ہوا ہے اور نہایت طپش ہے - آج کئی دن کی نماز پڑھی - بڑا ارج لکھی - خدا کا شکر ادا کیا کہ زندون مین شمار رہا ✤

[۲۰ مئی ۱۹۱۱ء درمیان لنگہ و بوشہر]

قاضی غلام حسین قاضی کولھاپوری کے پاس سامان خورونوش نہ رہا تھا اونھون نے روٹیان اور تھیر کے
مزدورون سے نہایت گران قیمت پر خریدے +

سید غلام حسین قاضی کولھاپور

قاضی صاحب کولھاپور ایک عابد اور معقول آدمی معلوم ہوتے ہین۔ کئی بار اُن کے
ساتھ کھانا کھایا۔ تازہ کھانا اون کے بعض مُرید تیار کردیتے ہین۔ مدت سے
راجہ کولھاپور (وارث سیواجی) سے اون کی تکرار ہے جس کی وجہ یہہ ہے کہ مہاراج سلطنت عادل شاہیہ
کے ایک بادشاہ (علی عادل شاہ) کی بنوائی ہوئی نہایت عالیشان اور خوبصورت مسجد پر قابض
ہوگیا ہے اور نہین چھوڑتا۔ قاضی موصوف نے تمام اخبارون اور گورنمنٹ مین تحریک کی۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ
راجہ صاحب کو تنبیہہ ہوئی۔ مگر اونھون نے بہت سی باشندگان شہر کو لوٹ لیا۔ اس لئے قاضی صاحب
کو پھر شکست ہوئی۔ قاضی صاحب بغداد و کربلاے معلی جارہے ہین اور اسی مسجد کے لئے کوشش
کرنیکی غرض سے امیر عبدالرحمن خان سے بھی ملنے گئے تھے۔ افغانی پالٹکس مین بھی اون کو دخل
ہے۔ مگر ہوائی خیالات ہین۔ قاری عبدالرحمن مرحوم پانی پتی سے ۱۸۷۶ء مین قرأت
پڑھی ہے۔ اون کے عملیات وتعویذات کا بمبئی مین زور ہے جس کو وہ خود بھی سے کہتے ہین
کہ "مکر چکر" ہے۔ راجہ کے آدمی اور رانیان بھی اون کے تعویذات کے قائل ہین +

آقا سید عبدالحسین نوجوان گازرونی سے بھی بہت ملاقات ہوگئی۔ نیز آقا سید علی اور اون کے
رفیق سید زین العابدین سے (جو بالمعاوضہ حج وزیارات کیا کرتے ہین اور ایک صاف گو سخت ظریف
اور غریب آدمی ہین) خوب ملاقات ہوگئی۔ سید عبدالحسین نے ایک عریضہ کاظمین مین ڈالنے
کے لئے مجکو دیا اور اصرار کیا کہ ایک قرآن شریف نہایت مختصر مطبوعہ اسکے ہدیہ لیجاؤ مین نے قبول
کرکے واپس کیا اونھون نے بہاولپور ہمراہی قاضی کولاپور کو دیا اونھون نے قبول کرلیا +
سید موصوف آج بوشہر اتر گئے اور اون کی جدائی سے افسوس ہوا۔ عمدہ خیال کے نوجوان تھے

دیکھا جسنے بغداد مین اندھون کے مدرسہ مین تعلیم پائی ہے - وہ شخص لکھتا ہے اور پڑھتا بھی ہے - ایک فرانسیسی نے اوسکو نوشت و خواند کی تعلیم دی ہے اور ایک سوئی سے ہر آواز پر کچھ نقطے بناتا ہے اور پھر انگلی سے مس کر کے اون کو پڑھتا ہے - چنانچہ مین نے یہہ عبارت بتائی: "خواجہ غلام الثقلین ساکن پانی پت از مضافات دہلی - ملک ہندوستان" - اوسنے اپنے لفظون مین عبارت لکھی پھر اونہین لفظون مین مگر کسیقدر بدلے ہوئے تلفظ مین اوس کو پڑھدیا - یہہ طریقہ اٹھارویں صدی کے آخر مین ایک فرانسیسی پادری نے نکالا تھا - یہ بیچارہ انقلاب فرانس ۱۷۹۳ء مین قتل ہوا ✠ وہ گونگون اور بہرون کو بھی اسی طرح تعلیم دیتا تھا - پادریون نے بغداد مین اندھون کا اسکول کھولا ہے جس مین چالیس پچاس طالب علم بیان کئے جاتے ہین ✠

بندرگاہ لنگہ آج دو اور تین بجے کے درمیان ہم بندرگاہ لنگا مین پہونچے جہان ایک گھنٹہ جہاز ٹھیرا دور تک مکانات دو منزلہ بنے ہوئے اور کھجورون کے درخت تھے - ایران کی عملداری مین یہہ پہلی زمین نظر آئی - انگریزی جہاز بھی موجود تھے - کشتیان مسافرون کو لیکر آئین مگر کوئی فروختنی چیز نہ تھی چنانچہ مسافرون کو مایوسی ہوئی ✠

کل انشاء اللہ بوشہر اور پرسون بصرہ پہونچ جائینگے آج کا دن اچھا گذرا - مگر شام کو طبیعت کسی قدر بگڑ گئی ✠

[۳۱ مئی ۱۹۱۱ع]

بوشہر جہاز تین بجے کے قریب بوشہر پہونچا - مال کشتیون مین بھرا گیا - ایرانی دشتی قبائل کے بیس پچیس حمال جہاز مین آئے سب فارسی بولتے تھے ✠

آقا سید علی شوستری پسر حاجی آقا امام مسجد مغول بمبئی جو سیکنڈ کلاس مین اپنی والدہ اور ایک عزیزہ کے ساتھ جارہے تھے اون سے میری اور میرے ہمراہیون کی خوب ملاقات ہوگئی - ہمارے ساتھی

اورجائے پیدائش کا ظن بتاتے ہین - کل اُمید ہے کہ جہاز محمّرہ اور بصرہ مین پہونچے ÷

[یکم جون ۱۹۱۱ء - مقابل محمّرہ]

آج جہاز شط العرب مین ۹ بجے پہونچا - یہان سے شیرین پانی کا دریا شروع ہوا - اسمین دجلہ و فرات و قارون ملتے ہین - قریب تینیس ۳۳ میل کا فاصلہ ۳ بجے سہ پہر تک طے ہوا ÷

ریاست محمّرہ کے حالات | دریا کے ایک طرف علاقہ ایران ماتحت شیخ محمّرہ کے ہے اور دوسری طرف علاقہ عثمانیہ ہے - نہایت زرخیز زمین ہے جسپر جگہہ جگہہ کھجور کے اونچے اونچے درخت اور باغات ہین لیکن اور کسی چیز کی زراعت کی طرف زیادہ توجہ معلوم نہین ہوتی - کمپانی نفت (یعنی مٹی کے تیل کی عظیم الشان انگریزی کمپنی) کا کارخانہ محمّرہ سے باہر ہے - اور ساحل ایران پر انگریزی اثر اور نفوذ کے آثار ہشیار نظر آتے ہین - البتہ لوشہر کے مقابل ایک جنگی جہاز یعنی کروزر ایران کا تھا اور شیخ محمّرہ کی ذاتی متوسط درجہ کی چھوٹی جنگی کشتیان بھی تھین جن پر بیرق سلطنت ایران یعنی خورشید اور شیر کا نشان تھا - محمّرہ کے لوگ عربی زیادہ اور فارسی کم بولتے ہین - یہان مال زیادہ اُترتا ہے اور اہواز ادر اصفہان تک ایران کو جاتا ہے - یہان مسقط کے عرب اور جلفہ کا ایک ایرانی ارمنی پادری اُترا - معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر قرنطینہ محمّرہ سے کچھ معاملہ کرکے الگ کشتی مین چلا گیا - ڈاکٹر مسیحی معلوم ہوتا ہے ÷

ڈاکٹر قرنطینہ | جہاز ڈمرا جس مین سوار ہون اوس کا ڈاکٹر بھی ایک دیسی عیسائی ہے - ایک پھنسی میرے رخسار پر ہوگئی ہے - آج دو دفعہ ڈاکٹر کے پاس جاکر مین نے کہا کہ اسپر دوا لگادو - پہلی دفعہ اوس نے کہا کہ جب ڈاکٹر قرنطینہ محمّرہ کا معائنہ ہوچکے گا تو لگاؤن گا - دوسری دفعہ یہہ جواب دیا - شام کے کھانے کا وقت قریب ہے - کل صبح دوا لگاؤن گا یا خود ملا لون گا - ان لوگون کو اپنے پیشہ کے فرائض و اخلاق کا نہایت ہی خفیف احساس ہے ÷

آج جہاز مین میرا کھانا پھل روغیرہ ختم ہوگئے - جہاز شام تک بصرہ نہ پہونچ سکا - جانا ہے تھا لیکن

آج عرصہ کے بعد گرم و تازہ دال قاضی صاحب کے ساتھ کھائی جو نہایت مزے کی معلوم ہوئی ۔

سیٹھ غلام حسین خوجہ

خوجے بھی محبت کے ساتھ پیش آتے ہین ۔ خاصکر غلام حسین محمد ولی وارثی ساکن ننگیا
بیچارے بار بار پوچھتے ہین کہ آپ کچھ تازہ کھانا نہین کھاتے اور چاے سے تواضع بھی کرتے ہین ۔
مین بھی اون کے بچون کی اور اون کی مدارات کرتا رہتا ہون ۔ جہاز مین تھوڑے سے اخلاق کی
بدولت باہم جلد موافقت پیدا ہوجاتی ہے ✣

بندر بوشہر

بوشہر کے مضافات ۵-۶ میل سے کم نہین ہین ۔ خود بندرگاہ کے پختہ دو منزلہ اور
سہ منزلہ مکان سمندر کے کنارے ہین ۔ شیرین پانی یہان کم ہے مشکل سے دستیاب ہوتا ہے ۔ آب و ہوا
بری ہے ۔ زمین بھی زرخیز نہین ۔ لیکن یہہ مقام جنوبی ایران کی سب سے بڑی تجارت گاہ ہے ۔ ہم کو
بسبب قرنطینہ اندر جانیکی اجازت نہوئی ۔ دو میل کے فاصلے پر ہمارا جہاز کھڑا ہے ۔ پانی اول
نہایت نیلا تھا پھر کم نیلا ہو گیا ۔ پھر سبز ہوا اور اب مٹیلا سفیدی مائل معلوم ہوتا ہے ۔ اور یہہ سب
تغیرات دو گھنٹے کے اندر ہوئے ہین ۔ اب یہ سمندر بمقابل سابق کے زیادہ سرد ہے کیونکہ ہوا خشک
ہے ۔ بوشہر کی آبادی جہاز پر سے بیضوی دائرے کی شکل مین نظر آتی ہے ۔ مختلف گورنمنٹون کے
نشان کونسل خانون پر ہین اور بڑی گورنمنٹون کے گارڈ بھی رہتے ہین ۔ قرنطینہ کا ڈاکٹر ایک ہندوستانی
ہندو ساکن صوبہ بمبئی معلوم ہوتا ہے ۔ گورنمنٹ ایران کا ملازم ہے ۔ وہ اور چند چپراسی جو معقول لباس
پہنے ہوئے تھے جہاز پر آئے ✣

ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو عبدالرحمن کے نام سے مشہور ہین اصل نام علی اصغر ہے ۔ ایران و
ایشیاے روم اور عاشق آباد کی راہ سے مشہد مقدس اور قسطنطنیہ وغیرہ کا سفر کر چکے ہین ۔ اون سے
تفصیلی حالات ایسے سفر کے معلوم ہوئے ۔ پوستہ کی ڈاک گاڑی مین اُنھون نے سفر نہین کیا اور اس سے
واقف نہین ہین ۔ یہہ شخص تجارت پیشہ ہین ۔ صرف تیس ۳۰ سال کی عمر ہے ۔ اپنا اصل وطن ہندوستان

حمالانِ حبشی باسکے اکثر نوجوان (جو چوڑ مشہور ہین) جہاز پر آب لیے ہوئے ہین۔ اُن مین سے ایک لڑکے کو مین نے دو خشک مدو ٹیان آج دین۔ سنفام کو میرا سامان اوپر ڈک پر لایا۔ اور کہا کہ آپ سے مزدوری نہ لونگا۔ اخلاق کا بہتر اثر ہے *

[۲ر جون ۱۹۱۱ء قرنطینہ بصرہ]

بصرہ رات کو محمرہ کے مقابل جہاز رہا اور ۴ بجے صبح سے قبل بصرہ کے قرنطینہ کے سامنے پہنچا۔ خدا خدا کر کے بہت دیر کے بعد کشتیان قرنطینہ کے مقام پر پہونچین۔ اسباب اُتروا کر ایک کشتی مین بیشمار اسباب والے ہمراہیون کے ساتھ روانہ ہوا۔ جہاز کے نیچے پانی کا زور کشتیون کا قریب سے نکلنا جہاز کی موریون سے بوجہ دھونے جہاز کے پانی کا گر کر اوپر آنا۔ رستون پر سے جو کشتیون کے سر پر بندھے تھے زور شور سے پانی کا گرنا۔ الغرض سخت کشمکش اس حالت مین تھی قرنطینہ کے کنارے پہونچے میرا سامان زیادہ نہ تھا پھر بھی اوس کا اوٹھانا میرے لئے مشکل تھا۔ یہان کوئی حمال یا مزدور نہ تھا دو ترک ایک حبشی افسر و مہتمم اور ایک عیسائی ڈاکٹر یہان ہین۔ اوّل اُنھون نے معاینہ سرسری کیا۔ سات سات روپیہ سب سے لئے۔ ہمارے جہاز کا ڈاکٹر اول درجے کی سند رکھتا تھا۔ اس لئے کہتے ہین کہ یہان ۷ یوم کا قرنطینہ ہے۔ دو تین آدمیون نے کہا ہم غریب ہین اون سے فیس قرنطینہ نہین لی۔ حکّام سختی نہین کرتے مگر کوئی خاص ہمدردی بھی کسی سے نہین۔ ہمارے ساتھی قاضی صاحب نے کہا کہ "مین تو شیخ عبدالقادر کے سجّادہ نشین کے پاس تحفہ لیکر جاتا ہون"۔ حبشی افسر نے کہا "لَا نَعْرِفُ الشَّیْخَ وَلَا نَعْرِفُ الْاِمَامَ نَعْرِفُ الْفُلُوْسَ" (ہم امام کو جانین نہ شیخ کو روپیہ کو جانتے ہین)۔ مگر گھنٹہ بھر کے بعد ان لوگون کو جنھون نے قرنطینہ کی فیس ادا کرنے سے انکار کیا تھا فیس سے بری کر دیا گیا۔ ہمارے ہمراہی مسافر بڑے بڑے صندوق خود اوٹھا کر قرنطینہ کے مکان مین لائے۔ یہ مکان پختہ اینٹون کا بنا ہوا ہے۔ مگر اینٹین عمدہ طور پر پکی ہوئی نہین۔ کوٹھریان بھی ہین۔ مگر دروازے

۱۶ اپریل پر رات کو اسی جگہ رہگیا - صبح پہونچیگا - محمرہ کے ایک عرب سے کھرے اور روٹیان خریدین - کھرا عرب
و ایران مین روٹی کے ساتھ بلا تکلف بطور سالن کے کھایا جاتا ہے - حاجی سید عبد الحسین تبدال تجار
کی وہ مسکہ کے ساتھ کھائی گئی - صبح کو قاضی غلام حسین قاضی کولا پور نے اصرار سے تازہ کھانیکی دعوت کی

شیخ محمرہ و باشندگان محمرہ

محمرہ اور جنوب ایران کے لوگون کے جسم عموماً شمالی ہندوستان کے مسلمانون کی مانند
ہین اور شکل بھی اون سے بہت ملتی ہے - ذہین ہین مگر زیادہ جفاکش معلوم نہین ہوتے - شیخ محمرہ خزعل
قبیلہ کا سردار ہے اور جب سے مشروطہ حکومت ہوئی اوس کی موافقت کا اظہار کرتا ہے لیکن اب
خراج دینا دلانا نہین - وہ جناب اخوند کا مقلد سمجھا جاتا ہے اور شیخ بحرین اور امام مسقط بوجہ لیاقت
و ہوشیاری اوس کو اپنا لیڈر سمجھتے ہین - اوس کے پاس دس ہزار کے قریب فوج ہے اور اگر ایران کی
تائید مین لڑے تو تیس ہزار عرب میدان مین لا سکتا ہے - اس صوبہ کو عربستان ایران کہتے ہین
اور باشندے عموماً امامیہ ہین - یہہ علاقہ خاص ایران کا حصہ سمجھا جاتا ہے - شیخ کی حکومت بہت سخت ہے
انتظام مستبدانہ (یعنی خود مختارانہ) ہے - مگر عمدہ ہے کہین بد امنی نہین +

یہان تک لکھ چکا تھا کہ ڈاکٹر جہاز خود میرے پاس آیا اور ساتھ لیگیا - میرے رخسار کی پھنسی
کو دیکھکر کہا معمولی پھنسی ہے کوئی اندیشہ کی بات نہین اور میرے اصرار پر تھوڑا سا مرہم لگا دیا -
مین نے جو رائے ڈاکٹر کی نسبت قایم کی تھی وہ ضرور قابل ترمیم ہے - ڈاکٹر دوبارہ میرے پاس بطور
معذرت آیا جب اوس کو معلوم ہوا کہ مین اپنا روزنامچہ سیاحت لکھتا رہتا ہون +

شط العرب کا پانی شیرین اور اچھا ہے اور اگر آبپاشی باقاعدہ ہو تو کچھ شک نہین کہ یہان ایران و ٹرکی
ہر دو کی آمدنی ایک ایک کروڑ روپیہ سال سے زیادہ ہو سکتی ہے - بشرطیکہ امن کامل ہو اور آبادی کو
ترقی دی جاوے - یہ آمدنی چار پانچ سال کے اندر بڑھ سکتی ہے - یہان کھجورین نہایت کثرت
سے ہین اور اون کی تجارت دور دور ہے - کہا جاتا ہے کہ سب سے عمدہ کھجور یہان سے یورپ کو چلی جاتی ہین +

ساتھی دوسرے مشنری کے درمیان (جو موصل کے عرب مشنری ہیں) اور جن کا ذکر پہلے آچکا ہے دریا کے کنارے بہت بحث ہوئی۔ عجمی عالم نے کہا کہ مسیح کی الوہیت پر تمھاری کیا حجت ہے؟ مسیحی مشنری نے کہا کہ "مسیح روح اللہ ہیں؟ اور اس کو قرآن و انجیل دونوں مانتے ہیں"۔ عجمی عالم نے کہا "کیا تم مسیح کو ایسا ہی مانتے ہو جیسا قرآن میں لکھا ہے؟" مسیحی مشنری نے جواب دیا "لا (نہیں)

عجمی عالم۔ "تم مجکو مسلمان نہ سمجھو ایک وحشی یا دھری سمجھو اور دلیل بیان کرو؟

مسیحی مشنری۔ "معجزات مسیح دلیل ہیں"

عجمی عالم۔ "یہ خبر ہے۔ خبر میں صدق و کذب دونوں کا احتمال ہے۔ سماعی بات کا کیا اعتبار؟"

مسیحی مشنری۔ "مذہب کے ثبوت میں عقل کا کام نہیں۔ تم ثبوت محمدؐ (صلعم) ثابت کرو"۔

عجمی عالم۔ "اس فقرہ کو لکھدو کہ عقل سے مذہب ثابت نہیں ہوتا۔ میں ثابت کردوں گا"۔

میں نے کہا کہ بس بحث ختم ہوگئی۔ جب عقل (جسکے ذریعہ قوموں کو مذہب کی دعوت دیجاتی ہے) کوئی چیز نہیں تو معاملہ ختم ہوگیا +

جو خط پرسوں سے لکھا ہوا رکھا تھا وہ ایک بصری تاجر کی معرفت ہند کو روانہ کیا۔ رات کو مدت کے بعد زمین پر سونے کا اتفاق ہوا۔ مڈل کا امتحان دینے کے زمانہ میں زمین پر لیمپ کے سامنے سویا کرتا تھا تاکہ جب آنکھ کھل جائے پڑھنا شروع کردوں۔ غالباً اوس وقت سے اب ایسا اتفاق ہوا + م

مچھر | بصرہ کے مچھر نہایت غیر معمولی ہیں اور بقول مسٹر غلام حسین زنگباری اس طرح کاٹتے ہیں جیسے قینچی جسم میں داخل ہو۔ مگر یہاں نہ مسہری ہے نہ پلنگ بعض آدمیوں کو لکڑی کے تخت مل گئے ہیں لیکن میں نے اس مبارک سفر میں مناسب نہ سمجھا کہ اصرار کرکے آرام کا سامان حاصل کروں ورنہ ممکن تھا کہ ایک تخت مل جاتا +

[۲۸ جون ۱۹۱۱ء در فرنطینیہ بصرہ]

کواڑ ایک بھی نہین - میری کوٹھری مین اور تین آدمی یعنی سید محمد رضا شیرازی - سید عبدالحسین یزدی اور عبدالرحمن بصری بھی مقیم ہین - ہم نے کھانا شامل کر لیا - یہہ سب حضرات بہت محنت کر کے کھانا تیار کرتے ہین - مگر کھانے کی تیاری مین سوا کوئی کام نہین +

دوکان پر خمیری روٹی اور پنیر اور کسیقدر کھجورے ملتے ہین - سب نے خرید کر کھائے - مجھے یہان پر بھی جتانا چاہیئے کہ ایران اور عراق عرب مین خشک پنیر کھجورے یا سکنجبین کے ساتھ روٹی کھاتے ہین - اور ایک سوکھی روٹی ہوتی ہے اوس کو نان دو آتشہ کہتے ہین اور یہہ روٹی مثل بسکٹ کے ہو جاتی ہے اوس کے ٹکڑے کھاتے ہین - اگر یہ روٹی کہین تازی مل جاوے تو اور بھی بہتر ہے - بصرہ کے کسی صاحب نے کھجورے اور کچے انگور ترش اور روٹیان آقا سید علی کے لئے بھیجی تھین او نھون نے ہمارے لئے بھی روانہ کین -

قرنطینہ مین سب کے بستروں اور نیچے پہننے کے کپڑون اور سب صندوقون کے اوپر کی سطح کو دہونی دی گئی - اور پھر سب لوگون کو قرنطینہ کے مکان مین چھوڑ دیا - مین نے غسل کر کے کپڑے بدلے اور پاک و پاکیزہ ہو کر شکر خدا ادا کیا - چھوٹی سی کوٹھری مین اسباب لگایا - اِس وقت صرف یہ تکلیف ہے کہ خاک اڑتی اور بستر پر آتی ہے - کیونکہ کوٹھری مین کواڑ نہین پردے ہم نے ڈال دیئے ہین - خط لکھا ہوا رکھا ہے - کوئی آدمی ڈاک لیجانیوالا نہین +

[۳ رجب ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء در قرنطینہ بصرہ]

آج قرنطینہ مین دوسرا دن ہے - رات کو اور بعض اوقات دن کو بھی یہان کے مچھر بہت تکلیف دیتے ہین - سمادات کو سردی خوب پڑتی ہے - رزائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے +

شط العرب کا پانی نہایت ہاضم اور شیرین ہے اور یہان میری بھوک دو گنی ہو گئی ہے +

ایک عالم ایرانی اور عرب مسیحی کی بحث

آج صبح ایک عالم ایرانی ساکن سامرہ اور عبدالمجید مسیحی مشنری اور اوس کے

کتاب کے گورنر بصرہ کو روانہ کروں گا۔ عملۂ قرنطینہ میں نصف بلکہ زیادہ شیعہ ہیں اور نصف سے کم اہل سنت وجماعت ہیں۔ غالباً زائروں کے آرام کے لئے ایسا کیا گیا ہے کیونکہ اکثر زوار شیعہ آتے ہیں۔ یہاں سُنی اور شیعہ پاس پاس مصلیٰ سے نماز پڑھتے اور بود و باش مد رکھتے ہیں۔ ایک کو دوسرے سے کسی قسم کا سروکار یا مذہبی نزاع نہیں۔ قرنطینہ کی آمدنی بہت ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آمدنی دولت (سلطنت) تک نہیں پہونچتی۔ ایک بات یہ ہے کہ بندوقوں سے مسلّح سپاہی قرنطینہ کے گرد رہنے چاہئیں۔ کیونکہ چور ڈاکو آ کر لوٹ لیتے ہیں۔ یہاں کا عملہ یعنی چپراسی اندر باہر سوتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس ہتھیار نہیں یہ سب معاملات گورنر کی خاص توجہ کے لائق ہیں۔ اگرچہ مسلّح آئیں تو نہ اہل قرنطینہ کچھ کر سکتے ہیں نہ ملازمان و مسافران۔ لہذا ڈاکوؤں (حرامیوں) کی مہربانی ہے کہ مکان قرنطینہ پر حملہ نہیں کرتے +

[۶ر جون ۱۹۱۲ء]

قرنطینہ میں پانچواں دن آج شام کو بصرہ میں سرکاری طور پر یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ اب وبا نہیں ہے اس لئے جو لوگ بعد ختم قرنطینہ بصرہ جائیں گے ان کو دوبارہ قرنطینہ میں آنا نہ پڑے گا۔ آج رات کو سویرے ہی یہ شور ہوا کہ حرامی (یعنی چور) آ گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ۹ آدمی کشتی پر سوار ہو کر آئے تھے ایک کشتی والا گھاٹ کو ڑا بیچکر آتا تھا اس سے ۲-۳ اشرفیاں (عثمانی لیرا) زبردستی لے لیں۔ اور اس کے سر کو زخمی کیا۔ قرنطینہ کی عمارت کے دوسری طرف یہ لوگ بیٹھے تھے۔ چونکہ لوگ غیر مسلّح تھے اور قرنطینہ کے عملہ کے پاس بھی بندوقیں نہ تھیں اس لئے خوف زیادہ تھا۔ کتوں نے سخت بھونکنا شروع کیا اس سے اور پانچ بجے صبح چور گھبرا گئے ہوں گے کہ اگر کوئی قریب نہیں آیا +

[۷ر جون ۱۹۱۲ء قرنطینہ بصرہ]

آج ایک ترکی جہاز بجانب بغداد روانہ ہونے والا ہے بعض لوگوں سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر سے ملاقات

قرنطینہ میں یوں بھی لوگوں کو نہیں آنے دیتے اور آجکل تو بیان کیا جاتا ہے کہ بصرہ میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس لئے زیادہ ترممانعت ہے۔ لہذا کوئی چیز خریدنا ممکن نہیں سوائے اوس ڈال کے جو ایک لڑکا اپنی مرضی سے شہر سے لے آیا ہے۔ جو لوگ ملاقات کو آتے ہیں اون کو بھی اہل قرنطینہ سے ہاتھ ملانیکی اجازت نہیں۔ ایک شخص مچھلیاں فروخت کرنے کشتی میں سوار ہو کر آیا تھا نکال دیا گیا ✦

کم از کم اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رشوت کا بازار گرم نہیں۔ حبشی داروغہ کوٹ پتلون اور ترکی کلاہ پہنے ہوئے سختی کے ساتھ انتظام کرتا ہے ✦

رات مچھروں کی وجہ سے بمشکل گذری۔

[۵ رجون ۱۹۱۱ع در قرنطینہ بصرہ]

قرنطینہ میں بدستور قیام ہے اور معمولی تکالیف میں تخفیف ندارد۔ کھانیکا انتظام عبدالرحمن آفندی اور یزدی نوجوان کی بدولت بہت خاصا ہے۔ چہرہ کی پھنسی جو باہر نکل آئی ہے سوتے وقت زیادہ تکلیف دیتی ہے

انتظام قرنطینہ میں ممکن اصلاحیں

قرنطینہ کے انتظام کی خرابیاں عدم توجہی کی وجہ سے ہیں مثلاً کمروں میں اگر کواڑ لگا دئے جاویں۔ فرش پختہ کر دیا جاوے۔ ایک ریفرشمنٹ روم۔ اور چا کی دوکان کا ٹھیکہ کسی کو دیا جاوے جس سے سرکار اور ٹھیکہ دار دونوں کو فائدہ ہو۔ مسافروں کو آرام پہونچانے اور کھانا وغیرہ لانے کے لئے آدمی مقرر ہوں۔ اسباب اوٹھانیکا ٹھیکہ حمالوں کو دیا جاوے۔ پاخانے سلیقے سے بنا دیئے جائیں تاکہ الٹا دریا کا پانی نجاست سے ملکر آدمی پر نہ پڑے تو بہت تھوڑے سے خرچ یعنی ایک ہفتہ کی آمدنی خرچ کرنے سے بہت سی شکایات رفع ہو سکتی ہیں۔ یہاں کی زمین بہت عمدہ ہے۔ پچاس یا سو روپیہ خرچ کرکے ایک چمن لگایا جا سکتا ہے۔ ایک چبوترہ نماز کے واسطے ضرور ہونا چاہیئے جس پر فرش بھی ہو۔ کچھ بنچ دریا کے کنارے ڈال دیئے جائیں۔ مگر ان باتوں کی طرف گورنمنٹ کو توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ میں انشاءاللہ بوقت فرصت اپنے اس نوٹ کا ترجمہ بعد شائع ہونے

گمرک (کسٹم ہوس) مین انتظام زیادہ عمدہ ہے اور رشوت خور شخص کو تکلیف سے بچنے کی غرض سے پہلے دینی پڑتی تھی اب گویا بند ہے۔ اور ہمارے ساتھی سید زین العابدین نے بیان کیا کہ مجھ سے گمرک والے نے کہا کہ ہمنے تم سے کچھ نہین لیا۔ مگر بصرہ مین جا کر تم یہ کہوگے کہ ہمنے رشوت دی ہے۔ سید موصوف نے کہا استغفراللہ!

محلہ علی مقام | علی مقام دریا کے کنارے ایک محلہ ہے جہان امیرالمومنین نے مقام کیا تھا۔ وہان ایک برج بنایا گیا ہے اور مسجد بھی ہے۔ یہان ایک سرای بالکل دریا کے کنارے ہے نیچے چارون طرف بازار اوپر کمرہ ہے ہر کمرہ پختہ ہے۔ مگر سپیدی شاید ۵-۶ برس سے نہین ہوئی۔ کمرہ خاصا ہوادار ہے *

کشتی والے نے آدمیون او اسباب کو یہان تک لانے اور جہاز تک لیجانیکی اجرت ہر شخص سے آٹھ آنے مقرر کی ہے۔ کل سامان کو کشتی تک اور پھر کشتی سے جہاز تک لیجانا اوس کا ذمہ ہے۔ یہ شخص شیخ محمد کاظم خادم کاظمین کی طرف سے زائرون کی خدمت اور نگرانی کے واسطے مقرر ہے *

یہان روٹیان بہ نسبت قسطنطنیہ کے نصف قیمت پر ملتی ہین یعنی دس خمیری روٹیان سہ ریا ایک قران مین آتی ہین *

[۸ رجون ۱۹۱۱ء۔ سرائے علی مقام۔ بصرہ]

علی مقام مین دریا کے کنارے نہایت پر رونق بازار اور چہار منزلہ اور پنج منزلہ مکانات ہین جو بمبئی کے نمونے پر بنے ہوئے ہین۔ دوکانین شاندار ہین اور بڑے بڑے قہوہ خانے ہین جن مین ہر قسم کا مال بکتا ہے دریا مین بیشمار کشتیان چلتی ہین *

مسجد علی مقام | علی مقام کے مغرب مین اوس مینار کے نیچے جہان کہا جاتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین نے قیام کیا تھا اور جہان بطور یادگار ایک برج بنا ہوا ہے شیعہ نماز پڑھتے ہین۔ مسجد کی زمین ناہموار ہے پانی بکثرت برتنون مین بھرا رہتا ہے معمولی سی عمارت ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوا کہ شیعہ چاہتے ہین

کوشش کی کہ آج شام کو جانیکی اجازت دیدی جائے مگر ڈاکٹر کل اجازت دیگا - ہفتہ کو انگریزی "لنچ
کمپنی" کا جہاز بغداد روانہ ہوگا ؂

ایرانی پالیٹکس میرے ساتھ ایک ایرانی یزدی ہے جو سنجیدگی سے اور ہنسی دل لگی مین بھی محمد علی شاہ
معزول بادشاہ ایران کا خیر خواہ وفادار ہے اور کہتا ہے کہ ملاؤن نے ناحق بادشاہ کو معزول کیا -
گبر و یہود وغیرہ ملاؤن کو رشوت دیتے ہین تاکہ کفار کو مسلمانون کے برابر حقوق ملین ملا لوگ سب کام
روپیہ سے کرتے ہین - ایک اور ایرانی حاجی بھی بادشاہ کا طرفدار معلوم ہوتا ہے - مگر حضرت علماء سے
اسقدر بدظن نہین - ان لوگون کے بیان سے یہ پتا چلتا ہے کہ بدامنی اور کشت وخون دیکھکر ایک گروہ
گذشتہ امن وامان پر حسرت وخواہش سے نظر ڈالتا ہے - یہان بعض ہندی زوارون کی حالت دیکھکر
نہایت رحم آتا ہے معمولی آدمی والے بوڑھے آدمی عورتون اور بچون کو ساتھ لئے ہین بعض بیمار بھی
ہین - صرف اعتقاد ان لوگون کو زحمتون کا متحمل بناتا ہے ؂

[۸ جون ۱۹۱۱ء - علی مقام بصرہ]

بحمد اللہ قسطنطنیہ سے نکلے - ایک ترک نے آکر قسطنطنیہ کی طرف سے روپیہ کی رسید دی جو ترکی اور فرانسیسی
دونون زبانون مین چھپی ہوئی تھی - اس کو بھی تذکرہ کہتے ہین کشتی کرکے اور اسباب حمالون سے اٹھوا کر ہم
دریا کے دوسری طرف روانہ ہوئے - دریا مین اول تو مقابلہ پولیس کے افسر سے ہوا جو پاسپورٹ دیکھتا
تھا - ہم نے کہا بصرہ مین دیکھنا اس وقت صندوق سے نکالنا مشکل ہے اوس نے قبول کیا - بعد ازان
کسٹم ہوس (چنگی خانہ) پر کشتی مین دو تین ترک آگئے اور کنارے پر اون کا افسر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
کہ "صندوق کھولو" - میرے صندوق اور بیگ کو دو دو دفعہ دیکھا - ایک صندوق کھولا ہی نہین - ۵ منٹ
سے زیادہ زحمت نہین ہوئی پھر چھوڑ دیا - کوئی چیز محصولی نہ تھی - چونکہ افسر موجود تھا اور چار پانچ آدمی
بھی تھے اسلئے رشوت لینے کا موقع نہ تھا - یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب سے پارلیمنٹ کا نیا انتظام ہوا ہی

[مین سفر سے واپسی کے بعد گورنمنٹ عثمانیہ کی خدمت مین اُن کے متعلق تحریک کرنیوالا تھا - مگر مصروفیت جنگ کی وجہ سے آج کل سلطنت کے پاس روپیہ کہان ؟ سفرنامہ کے چھپنے کے بعد انشاءاللہ اس تحریر کا ترجمہ روانہ کرنیکا ارادہ ہے]

شہر بصرہ ۔ بصرہ مین آکر اول دفعہ مین نے بازار مسقف یعنی پٹے ہوئے دیکھے اگرچہ جغرافیہ مین مشہور ہے کہ تمام اسلامی ایشیا مین چھت کے بازار ہوتے ہین - مگر ایسے بازار دیکھنے کا کم اتفاق ہوتا ہے ٭

دوکانین کچھ شاندار نہین ہین - لیکن ہر چیز کا بازار جُداگانہ ہے مال بکثرت ہے اور نہایت سلیقے سے لگایا گیا ہے - دوکاندار بھی عموماً خوش پوشاک ہین - دوکاندار عجم بہت زیادہ ہین اور شاید یہودی اُن سے بھی زیادہ ہین - ولایتی چیزون کی قیمت ہندوستان سے کسی قدر کم معلوم ہوتی ہے ہمنے ایک دوکان پر جہان ایک شخص ترکی کُلاہ پہنے کھڑا تھا شربت پیا - یہہ بہت بڑا مکان تھا - راستے مین ایک سقہ نے کہا کہ یہہ شخص یہودی تھا - آپ لوگ ناواقف معلوم ہوتے ہین - مین نے کہا بیشک - مگر اس خیال سے صبر کیا کہ بمجبوری ہندوستان کے مُسلم ریل کے ہوٹلون پر چاء پیتے ہین - یہودی بہرحال خنزیر سے پرہیز کرتے ہین اور طہارت کے چند قواعد رکھتے ہین - یہان موچیون کی دوکانین دیکھین جہان چند مُسلمان عرب جوتی بناتے تھے - ایک خوشنما جوتا چار روپیہ مین خریدا - عام لوگون مین تمیز کم معلوم ہوتی ہے اور تمدن کم ہے مثلاً ہمنے رستے مین دیکھا کہ سقے چھڑکاؤ کے لئے مشک بھرتے ہین مگر دہانہ مشک کا دریا کے اوتار کی طرف کر کے ہاتھ سے پانی مشک مین ڈال رہے ہین ٭

بیت الخلا کی تکلیف ۔ سرائے مین جہان ہمارا قیام ہے اول دفعہ سنڈاس سے مقابلہ ہوا - بیت الخلا نہایت مَیلا اور گندا مقام ہے نہ کبھی اسپر سپیدی ہوئی نہ اس مین صفائی ہے - اور چھت کے مختلف مقامات پر لوگ بیٹھ جاتے ہین اور مہینون کا پاخانہ پڑا ہوا ہے جس کو ایک کونے مین کر دیتے ہین - سرائے مین جو ٹین کا برآمدہ ہے اور دوسری طرف جو ٹین کی چھت بادہ رکی ہے اوسپر مہینون کا کوڑا پڑا ہوا ہے - سڑکون پر خاص صفائی

کربیاس کے گرد کی تمام عمارت اون کو مل جائے تو وہ عمارت بنائین - مگر بیاس کے گرد تقریباً ۳/۴ حصہ اہل سنت کے قبضہ مین ہے وہ نہین دیتے اور اونھون نے چھت پر بڑی مسجد تیار کی ہے اس وجہ سے مقام خراب پڑا ہے - میرے نزدیک یہہ شیعون کی غلطی ہے یہ مقام متبرک ہے اور اوس کو ضرور درست کرنا چاہیے دس ہزار کے خرچ سے جو یہان کے دولتمند شیعون کے نزدیک کوئی بات نہین عمدہ عمارت اور مسجد بن سکتی ہے - مینار کے اوپر علم یا پنجہ ہے اور اندر چند خوبصورت کتبے اور جھنڈیان نصب ہین - یہان بخورات (یعنی لوبان وغیرہ خوشبوئین) جلائی جاتی ہین - عرب - کرد و عجم وغیرہ آتے ہین اور ادب سے زیارت کرکے اور نماز پڑھ کے چلے جاتے ہین - یہ مقام ہماری سرا کی چھت سے متصل ہے - منزل بالا پر بجانب مشرق اہل سنت وجماعت نماز پڑھتے ہین اور نیچے جانب غرب شیعہ - بعد مغرب مینار کے اوپر چڑھکر بعض لوگ قرآن مجید کی آیات یا شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کی تعریف مین صدائین دیتے ہین +

شہر بصرہ آج ہم کشتی مین سوار ہوکر بصرہ گئے جو یہان سے تقریباً ڈیڑھ یا دو میل ہے - کشتی کا کرایہ بابت آمد و رفت فی کس آدھ آنہ کے حساب سے دیا گیا - دریا کے ایک طرف زیادہ تر خرما کے بڑے بڑے باغ ہین اور دوسری طرف پختہ سڑک ہے - یہہ دریا کی ایک شاخ ہے جو بصرہ مین لائی گئی ہے اور اوس سے چھوٹی چھوٹی نہرین دونون طرف نکالی گئی ہین اور اب بھی نکالی جاتی ہین - جانب غرب سڑک ہے جسپر گاڑیان چلتی ہین لیکن سڑک اور دریا کے بیچ مین کوئی کٹہرا یا حد فاصل نہین - سڑک پر فٹن گاڑیان چلتی ہین جن مین دو گھوڑے ہوتے ہین - یہہ گاڑیان اونچی اور بھاری اور پرانی وضع کی ہین - دریا مین لوگ برتن دھوتے ہین - کپڑے دھوتے ہین طہارت کرتے ہین پیشاب کرتے ہین اور اسی کا پانی پیتے ہین - میرے نزدیک دریا کے کنارے پینے اور برتنے کے پانی کے حوض جدا جدا بنانے چاہئین اور دریا کو جو شہر مین جاتا ہے پاک رکھنا چاہیئے - یہی وجہ ہے کہ پانی متعفن معلوم ہوتا ہے - ڈاکٹرون اور حکیمون کو لازم ہے کہ پانی کو گندہ کرنے کی ممانعت کرین -

ہندوستان میں شیعہ علماء و فقہاء اس بات کو عیب سمجھتے ہیں شاید اس وجہ سے ہو کہ وہم میں سُنی علماء کو بھی دوکان کرتے میں نے نہیں دیکھا۔ مگر اس میں عیب ہی کیا ہے ؟

[یوم شنبہ ۱۰ جون ۱۹۱۱ء]

آج ہم صبح ہی اوٹھکر جہاز پر آئے۔ لوگ رات سے جہاز پر موجود تھے۔ ہوادار مگر مختصر جگہ ڈک پر ملگئی سابق میں بصرہ تک جو سکنڈ کلاس میں آئے اوس سی یہاں زیادہ آرام ہے۔ ایک عرب نے آکر کہا کہ میں ٹکھٹ لئے دیتا ہوں اور زائروں کے ٹکٹ خریدتا ہوں۔ چنانچہ ہم کو بھی تکلیف کم ہوئی اور اوسی کی معرفت ٹکٹ خریدے۔ کچھ عرصہ کے بعد سخت آندھی چلی۔ اوپر کا شامیانہ جو جہاز پر لگا ہوا ہوتا ہے اُٹھا دیا گیا گرد کی کثرت سے بہت تکلیف ہوئی۔ رات بھر اور شاید ختم سفر تک دھوپ اور آسمان کے نیچے رہنا پڑیگا رات کو بدن میں درد اور بدہضمی سے تکلیف رہی ؛

اہل شہر کو جہاز پر پہونچانے کے لئے بہت سے آدمی آئے تھے جن میں دس پندرہ نوجوان بالکل اُس وضع کے تھے جیسے ہماری علی گڈہ کالج کے فیشنبل نوجوان۔ البتہ یہہ لوگ زیادہ وجیہہ تھے۔ اکثر انگریزی کپڑون پر ترکی ٹوپی اوڑھے تھے اور بعض اعلے درجہ کی عربی قبا وعبا پر ترکی ٹوپی رکھتے ہیں میں یہہ دیکھکر خوش ہوا کہ مسلمان ترک بہت خوشحال ہیں۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب یہودی ہیں لیکن انھیں کی دوکانیں زیادہ ہیں غلطی سے میں اُن کو ترک سمجھتا رہا ؛

جہاز پر بیحد ہجوم ہے کیونکہ دریہان بصرہ اور بغداد کے سفر کا یہی طریقہ اسی علاقہ میں ہے۔ جہاز ایک اونٹ گاڑی کی چال سے زیادہ نہیں بلکہ شاید کچھ کم رفتار ہو۔ کمپنی کا مالک مسٹر لنچ ممبر پارلیمنٹ انگلستان ہے جو ایران کی طرفداری میں مشہور ہے ؛

[۱۱ جون ۱۹۱۱ء یکشنبہ۔ جہاز لنچ کمپنی]

صبح کو اوٹھکر سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ نماز قضا پڑھکر نصف پارہ قرآن شریف سورہ کہف و مریم

ہے مگر مکانوں کی صفائی کم معلوم ہوتی ہے۔ عراق عرب او عراق عجم بلکہ اسلامی دنیا کا ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ یہی صفائی اور غلاظت کا مسئلہ ہے جس کی طرف اون کو خاص طور پر متوجہ ہونیکی ضرورت ہے۔ پیشہ ور بھنگی جو قدیم آبادیوں کی بنیاد ہیں اون کے نہونے سے ان ممالک مین ہم لوگون کو تکلیف ہوتی ہی

پولیس — پولیس کی وردیاں بہت خوشنما اور جوان بھی اچھے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب سے حکومت مشروطہ ہوئی پولیس اور فوج کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ انتظام قایم رکھنے کے لئے بیشک یہ بات بہت ضروری ہے۔ فوج کے لوگ جو گردش کرتے ہین اون کی کمر مین کارتوس برابر لگے ہوئے ہین اور بندوق ہاتھ مین ہے لیکن وہ کسی سے کچھ مزاحمت نہین کرتے۔ پولیس اور فوج کے انتظام سے فارغ ہونے کے بعد گورنمنٹ ترکی کو لازم ہے کہ صفائی کا انتظام کرے اور مسافرون سے جو بنام نہاد قرنطینہ خواہ تصدیق تذکرہ جو زاید ٹیکس لیا جاتا ہے اور جو مہذب دنیا مین ایک تکلیف دہ بات ہے اوس کو دفع کرے۔ غریب آدمی جو زیارات کو آتے ہین اون سی ستائیس روپیہ قرنطینہ اور تین روپیہ فیس تصدیق تذکرہ لے لینا واقعی سخت ہے۔ ایسی چھوٹی چھوٹی اصلاحون سے ممالک اسلامیہ سے رشتۂ اخوت و اتحاد مضبوط ہو جاتا ہے۔ گورنمنٹ انگریزی بہت ہی کم فیس ایسے موقع پر لیتی ہے +

[بصرہ ۹ جون ۱۹۱۱ع - بر جہاز نج کمپنی]

تمام دن سرا مین مقام ہوا۔ بازار علی مقام بھی بہت بڑا ہے۔ یہان دوپہر اور شام کو ایک لوکنڈہ (مکان طباخی) مین کھانا کھایا اور کچھ چیزین خریدین۔ یہان سپاہی اور غیر سپاہی سب آکر کھانا کھاتے ہین ہم ریادہ سے زیادہ ایک وقت آدمی کھانا کھا سکتا ہے۔ گوشت مین نمک مرچ نہین ہوتا بالکل ابلا ہوا ہوتا ہے۔ بازار مین فروخت کرنے کے بعد دوکاندار جب چیز دیتا ہے تو کہتا ہے "مبارک ہو" اور جب روپیہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ ادا کرتا ہے۔ بعض بقال ہین کہ دوکان پر بیٹھے قرآن شریف پڑھتے رہتے ہین بعض دوکاندار ایسے ہین جنھون نے نجف اشرف مین مولوی کی سند حاصل کی ہے یہ بات تعریف کے قابل ہے۔

گئے ہیں - مگر دونوں طرف کوئی کاشت نظر نہیں آئی - البتہ کہین کہین کھجوروں وغیرہ کے باغ تھے - بھیڑین گائین - اور کہین کہین بھینسوں کے گلے نظر پڑے - خاصکر بھیڑین کثرت سے ہین - راعیوں کے جھونپڑیان اور بلوچوں کے مختصر خیمے اور چند مکانات بھی ملے ✣

[۱۲-۱۱ جون ۱۹۱۱ع برجہاز]

مقابل عمارہ | ہمارا جہاز آج صبح عمارہ پہونچا - نہایت بارونق قصبہ ہے - سیکڑوں آدمی کنارے پر کھڑے تھے اور باشندے عموماً مسلمان ہین - بازار لداؤ کا مسقف اور شاندار ہے اور بصرہ سے بہتر بنا ہوا ہے - مکانات پختہ ہین - بہت سے مسافر یہان اُترے - قہوہ خانے بھی بصرہ سے بہتر نظر آتے ہین - دریا کے ۵-۶ قدم کے فاصلے سے بیچ مین سڑک چھوڑکر دوسری طرف پختہ عمارتین شروع ہوگئی ہین - ابتک ہم نے جتنے مقامات دیکھے عمارہ سب سے زیادہ صاف اور قابل قدر ہے ✣

دریا پر ایک شاندار پُل واقع ہے کیونکہ دونوں طرف آبادی ہے اس پُل کے ایک حصّہ کو جہاز کی آمدورفت کے لئے کھول دیتے ہین - یہان اور دوسرے مقام پر بھی کل شام مسافرون کو اُترنے ندیا بلکہ الگ کنارہ پر اُتارا اس وجہ سے کہ بصرہ مین بیماری ہے - لیکن درحقیقت بصرہ مین بیماری کو ختم ہوئے اور قسطنطنیہ موقوف ہوئے کئی دن گذر چکے ہین - ابتک ان مقامات پر تار یا دوسرے ذریعہ سے اطلاع نہین آئی - اگر یہی بے پروائی ہے تو شاید ہم کو بغداد مین بھی یہہ صورت پیش آوے ✣

رات کو تبریزی تُرک اور سید زین العابدین اور آقا سید علی سے ملاقات ہوئی - سید زین العابدین سے معلوم ہوا کہ جنت البقیع مین اگرچہ خدام کو سلطان کے یہان سے تنخواہ ملتی ہے تاہم وہ روضہ جناب سیدہ و ائمہ پر جانے مین مزاحمت کرتے ہین اور ع۔ ۲ ہر شیعہ سے لئے بغیر اندر جانے نہین دیتے اور ۱۰ ماہ تک دروازہ بند رکھتے ہین - پہلے زمانہ مین اس قسم کی سختیون کی اجازت ہو تو ہو مگر پارلیمنٹ و مشروطہ مین ایسا عمل بُرا ہے - بہتر ہے کہ پارلیمنٹ مین اس کی بابت سوال کیا جاوے * ✣

* مدینہ منورہ کے حالات سے معلوم ہوگا کہ صرف اہل ایران کے ذمے یہہ اور چند دیگر ایسے ہی ٹیکس ہین ۱۲

اور آنحضرت صلعم کے متعلق دعا صحیفہ کاملہ اور صحت بدن کی دوسری دعا پڑھی ❖

قصبہ کورنیہ قصبہ کورنیہ صبح کو آیا جو دجلہ اور فرات کے سنگم پر واقع ہے یعنی ایک طرف فرات اور دوسری طرف دجلہ ہے لیکن نہ زیادہ رونق ہے نہ تجارت ہے۔ حالانکہ یہ اعلےٰ درجہ کی منڈی اس علاقہ مین بن سکتی ہے ❖ مکانات پختہ بھی ہین۔ مگر یہان پختہ مکانات کی اینٹین بدنما اور مثل کچی اینٹون کے گلی معلوم ہوتی ہین بصرہ مین بھی یہی حالت ہے۔ البتہ جو مکانات چوبی بنے ہوئے ہین یا جو نئی وضع کے ہین وہ خوشنما ہین ❖

جہاز پر ایک تکرار کل ہمارے ساتھی شیخ عبدالرحمن ہین (جو عربی و فارسی و اردو بہت خوب بولتے ہین) اور ایک عرب ملازم کمپنی مین جو مسافرون کو جہاز پر بٹھاتا ہے اور ہر ایک کو جگہ بانٹتا ہے خوب تکرار ہوگئی۔ اس عرب ملازم ترک کمپنی نے ایک بیچاری ہندی کو جس کے ساتھ بی بی تھی سختی سے مخاطب کیا اور جگہ سے ہٹانا چاہا اور ہم کو بھی نہایت حکومت سے کہا کہ اپنی جگہہ جاؤ۔ شیخ عبدالرحمن نے اوس کو بہت برا بھلا کہا اونے کہا کہ اپنا روپیہ لیکر جہاز سے نکل جاؤ۔ اُنھون نے کہا تو کیا ہے ابوالکپتان بھی نکال نہین سکتا اور قانون سے کم جگہہ نہین دے سکتا۔ ایک نوجوان ترک پولیس کا اسسٹنٹ سکتر یا افسر دویم تھا اوس نے اس سخت دل عرب سے کہا کہ اگر مین دیکھ لیتا کہ تو نے عورت پر سختی کی ہے تو ابھی چالان کر دیتا۔ تم لوگ اس کمپنی کے بڑے بدخواہ ہو لیکن ترکی کمپنی مین ایک ایک زائر کو دس آدمیون کی جگہہ دلاتے ہو۔ بہر اس افسر پولیس نے کہا کہ اگر سختی کرے تو مارو۔ اس مین شک نہین کہ ہندیون کی وقعت کم ہے اور ہندی بھی سفر مین بقدر شکستہ حال رہتے ہین کہ برخلاف سب قومون کے یہ لوگ اس لئے پھٹے اور میلے کپڑے پہن لیتے ہین تاکہ اچھے کپڑے ختم سفر پر کام آوین۔ اس زمانہ مین جبکہ سب قومین حیثیت سے بڑھکر صاف لباس پہنتی ہین یہ پالیسی میلے کپڑون کی سخت مضر ہے ❖

راہ مین ملک کیحالت آج راستے مین دونون طرف وحشی عرب ملے جن کے لڑکے عموماً ازسرتاپا برہنہ ہوتے ہین جہلون جہاز کے ساتھ مانگتے خشکی اور پانی مین بھاگے گئے ہین۔ تانے دریا مین سے جگہ جگہ نکالی

عورتون کو ساتھ لاوین (اور ساتھ لانا ضروری ہے) تو عرب سے زیادہ پردہ پر اصرار نہ کرین ورنہ ایسے
موقع پر عورتون کا پیچ مین بندھا ہوا رہنا بیماری کا موجب ہے - جیسا کہ مولوی صاحب مسبوق الذکر کی
بی بی سخت بیمار ہین -

کنارہ دریا کے ملک کی حالت

آج بدؤن کے بہت سے خیمہ گاہ دریا کے ہر دو طرف آئے جن مین بیشمار دنبے - بھیڑین
بکریان - اور بعض جگہ بہت سی عمدہ عربی گھوڑے تھے - یہہ لوگ پورا لباس پہنے تھے اور
زیادہ متمدن معلوم ہوتے تھے - باغ کہین کہین ضرور ملے اور دو ایک جگہ ہل بھی چلتے تھے - مگر اس وسیع زمین
مین کھیتی کاشت معلوم نہ ہوئی - اور یہہ زمانہ فصل کا بھی نہین ہے - یہہ زمین آباد ہو جاوے تو یقیناً
سالانہ کئی کروڑ روپیہ کی آمدنی سلطنت کو بڑھ سکتی ہے - اور صوبجات سرویا - بلگیریا - اور رومیلیا
کے نقصان کی تلافی ہو سکتی ہے - مگر خوف ہے کہ اندرونی جھگڑے اور بیرونی سازشین ترکونکو انتظام کی مہلت نہ دینگے

[۱۴ر جون ۱۹۱۱ء بر جہاز]

عربی دیہات کی حالت

آج صبح سے آبادی یعنی عربون کے دیہات زیادہ آئے اور بعض مقامات مین کٹے
ہوئے غلہ کے انبار بھی ملے - عرب صحرائی کا خرچ گویا کچھ نہین ہوتا - خانہ بدوشون کے خیمے عموماً اون کے
بالون کے کمبل کے ہوتے ہین اور دیہات مثل ہمارے دیہات کے ہین - اون کے مکان بھی خام ہین اور
بورئے کی چھتین ہین - البتہ مکانات ہمارے دیہات سے بڑے ہین - کچی دیوارین ہین - کھانے کا خرچ بھی
ہندوستان سے بہت کم ہے - اس پر بڑی بڑی قیمت کی گھوڑیان ہین جن کو فروخت کر لیتے ہین - اوس کے
روپیہ سے بندوق اور کارتوس خرید کرتے ہین اور جس کے پاس بندوقین و کارتوس زیادہ ہون
وہی زیادہ معزز سمجھا جاتا ہے - کیونکہ وہ دوسرون پر غالب آ سکتا ہے

چوری یا گمشدگی

آج میرا بٹوا جو غازی آباد مین سفر کے لئے ریل پر سے خریدا تھا گم ہو گیا - اس مین
ٹکٹ جہاز - ایک چاندی کی انگشتری جسپر پنجتن کے نام عقیق پر تھے اور خاص طور پر دی گئی تھی اور

[دریاے دجلہ - جہاز - ۱۷ جون ۱۹۱۰ء]

جہاز پر دھوپ — جہاز پر چونکہ چھت نہیں تمام دن دھوپ کی سخت تکلیف رہتی ہے۔ پردہ نہ باندھنے کی وجہ بتاتے ہیں کہ ہوا کے زور سے جہاز کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے انجن زیادہ قوی لگانا چاہئے یا جہاز ہلکا ہو۔ لوگ دن بھر کی دھوپ اور رات کی سردی سے بیمار ہو جاتے ہیں اور نیچے کی منزل جو اسباب اور ملازمین سے بھرا اور سیکنڈ کلاس کے کمروں کی ہے اس میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ بصرہ اور بغداد کے درمیان مسافر اس کثرت سے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر روز جہاز روانہ ہو تب بھی مسافروں سے بھر سکتا ہے۔ مگر دریا نہایت چکر کھا کر جاتا ہے خشکی کے راستے سے ڈاک گاڑی کا انتظام حکومت کی طرف سے ہو تو غالباً دو تین دن کا سفر رہجاوے اور بہت سے آدمی بوجہ کفایت وقت اوسی میں سفر کرنا پسند کریں۔ مگر بغداد ریلوے بننے کے بعد بصرہ اور بغداد کے درمیان ریل ہو جاویگی تو یہ دقتیں سب دور ہو جاوینگی ٭

جہاز میں پردہ کے مدارج — جہاز پر مختلف قوموں کے آدمی اور یہودی عورتیں ہیں۔ یہودی عورتوں کی شکل کشمیری عورتوں سے بہت ملتی ہے۔ مسلمانوں میں اس وقت جہاز پر پردے کے چار درجے نظر آتے ہیں۔ سب سے سخت اور باقاعدہ پردہ ایک صاحب کا ہے جو کہیں مدرس ہیں اور ضلع لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ اون کی اہلیہ جو نہایت مریض اور کمزور ہیں حالت سفر میں جہاں تک ممکن ہے سخت سے سخت پردہ کرتی ہیں۔ اور اون کی برابر جو یہودی نوجوان رات کو زبان عرب میں گاتے ہیں تو وہ بہت خفا ہوتی ہیں۔ اوس سے نصف پردہ جیسا کہ عموماً شرفاے ہند میں بوقت سفر ہوتا ہے ایک اون صاحب کا ہے جو دہلی کے باشندے ہیں اور زیارات کو جا رہے ہیں۔ اون سے اُتر کر ایک ربع پردہ مسلمان عرب اور کرد عورتوں اور جوان کی عورتوں کا ہے یہ بھی زیارات کو جا رہی ہیں اور چہرے کو بہت کم چھپاتی ہیں ٭

جہاز میں ہر شخص اپنے اپنے اشتغال و اذکار میں مصروف ہوتا ہے۔ زائرین کو مناسب ہے کہ جب

اہل عراق عرب کی جسامت

یہان کے آدمیون کی جسامت اور قویٰ اور عورتون کی شکل صورت جسامت ہمارے یہان کی
عورتون سے بہتر معلوم ہوتی ہے - لوگون کا لباس اور گھوڑے بھی بہتر ہین - لیکن نشست
و برخاست اور طریقہ بود و باش مین شمالی ہندوستان بلکہ دکن والے بھی ان پر فوقیت رکھتے ہین برخلاف
اس کے تمدن و تہذیب مین ہمارے دیہاتی یہان کے بدوی لوگون یا جنگلیون سے یقیناً ترقی یافتہ ہین

آج ایک جہاز لنچ کمپنی کا واپس جا رہا تھا اوس سے معلوم ہوا کہ بغداد مین بحمد اللہ ہم کو قرنطینہ نہین
ہوگا اور شاید آج رات کو بغداد پہونچ جاوین ٭

سایہ کی صرف ایک جگہہ اس جہاز مین ہے اوس مین یہود اور یہودنین بیٹھ جایا کرتی تھین حیدرآباد
سندھ کے لوگ جو عرصہ سے مسقط مین رہتے ہین اون کی عربی زبان ہوگئی ہے - اوںھون نے اور چند
اور مسلمانون نے قبضہ کر کے یہودیون کو نہ آنے دیا - مجکو اس قسم کی خود غرضی ناگوار معلوم ہوئی کہ اون کو
مطلق جگہہ نہ دی اور تکرار کیا - مگر اس قسم کے تعصبات ابھی مدتون تک رہین گے ٭

مٹی کے خوشنما مکانات

آج بعض مٹی کے بنے ہوئے خوشنما قلعے اور مکانات نظر آئے جن کی دیوارین نہایت
باقاعدہ اور صاف تھین - یہان مٹی کے مکانات جب باقاعدہ بناتے ہین تو بہت اچھے بناتے ہین ٭
حیدرآباد سندھ مین مجکو مٹی کے خوشنما مکانات دیکھنے کا بارہا اتفاق ہوا - وہان بھی بارش کم ہوتی ہے
اور پختہ مکانات کا رواج کم ہے - یہان بہت تعجب ہے کہ سواے ایک گاؤن کے جو اس وقت میرے
سامنے ہے - مین نے اس میدان مین باغات تو دیکھے لیکن باغ سے علیحدہ درختون کا پتہ بہت کم پایا - یا تو
درخت اُگتے نہین یا لوگ کاٹ لیتے ہین ٭

آج راستے مین زمین دریا سے بہت بلند ہوگئی - چنانچہ چرس کے ذریعہ سے پانی چڑھایا جاتا ہے
بڑے بڑے باغ نظر آتے ہین جن کے گرد اونچی خام دیوار ہے اور اعلی اور آدمیون کے مکان باہر ہین - اور
گھوڑے جو پانی کھینچنے کے کام مین لائے جاتے ہین بندھے ہوئے ہین - یہان دریا کے کنارے جو چرس

ایک مجیدی عثمانی و چند قرآن تھے تمام اسباب مین تلاش کیا نہ ملا - کپتان و نائب نے افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ کہو تو سب مسافرون کی تلاشی لین - مگر مین نے اسقدر بھلے آدمیون کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ٹکیٹ کے بابت جہاز والون نے کہا کہ اوس کی قیمت بکرنہ لیجائیگی ۔

قصبہ قوت و قرنطینہ • یہان قرنطینہ کا ایسا خبط ہے کہ اس مقام پر شام کو جہاز پہونچا - بصرہ مین ختم بیماری کو سات دن ہوگئے اور تار بھی یہان ہے - یہ بڑا بارونق قصبہ ہے - مگر مسافرون کو اُترنے ندیا اور کہا کہ بصرہ مین بیماری ہے اور کہتے ہین کہ ڈاک بھی نہ لی اور یہ کہا عزیر مین بیماری ہے - ہماری جہاز مین وہان کے مسافر ہین - حالانکہ یہہ جہاز عزیر مین بالکل نہ ٹھہرا تھا - دجلہ کے کنارے عزیر ایک بستی ہے جہان حضرت عزیر پیغمبر کا روضہ ہے ایک سبز گنبد اور ایک بہت بڑی سرا نظر آتی ہے یہود عموماً وہان زیارت کے لئے جاتے اور اُترتے ہین اور اون کو بہت مانتے ہین ۔

[۱۵ جون ۱۹۱۱ع جمعرات]

ناکافی جنس ساتھ رکھنا سفر مین ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہین کہ آدمی کے پاس روپیہ ہو اور کھانا نہین ملتا ایک مسافر کا مثل اکثر مسافرون کے خیال تھا کہ عمارہ مین جہاز ٹھہرے گا جنس مل جائیگی - لیکن یہان جہاز نہ ٹھہرا - ایک پنجابی صاحب بلا جنس کے رہ گئے ہماری پاس بھی جنس مشکل کل تک کی تھی - بزہلی کے ایک صاحب نے اون کو اپنا مہمان کر لیا - تجربہ سے معلوم ہوا کہ مسافر کو اندازہ سے زیادہ چیزین اور چند خشک چیزین کھانے کی اپنے ساتھ رکھنی چاہئین ورنہ ایسے اتفاق پیش آنے پر کہ حسب اُمید راستے مین کھانا نہ ملے فاقہ کشی کی نوبت پہونچ سکتی ہے ۔

مسلمان ملازمین جہاز کی کمی • جہاز کے ملازم سوائے دو عرلوبع کے جو جہاز کو مثل کپتان کے مددگارون کے چلاتے ہین ترکی عیسائی ہین جن کا رنگ گورا اور لمبے چوڑے آدمی ہین - یا تو مسلمان یہہ کام کر سکتے نہین یا کسی مصلحت سے عیسائیون کو رکھا گیا ہے ۔

چکر کھانے کے بعد طاق کسریٰ سے ۲-۲ گھنٹہ مین دریا سے تقریباً (۵۰۰) قدم پر آگیا - اس عمارت سے معجزہ نبوی ظاہر ہوتا ہے یعنی ولادت رسول کیوقت جو مینار یا گنبد طاق کسریٰ کا گر گیا ہے اوسی طرح شکل پھاٹک کے گرا ہوا حصہ موجود ہے - نصف کنگورہ باقی ہے - اور نصف گرا ہوا ہے - کسی زمانہ مین یہ عمارت بہت بڑی اور شاندار مثل رنگ محل اور قلعہ کے ہوگی - آنے جانے کے دو تین دروازے ایسے موجود ہین جیسے قلعہ کے دروازے ہوتے ہین آس پاس بڑے بڑے ٹیلے ہین جو شاندار عمارتون کا ملبہ ہے - اس مین شک نہین کہ ان کو کھودا جائے تو قدیم پرانی چیزین اور علامات تمدن بہت کچھ نکلین ✢

طاق کسریٰ کے متصل یعنی تقریباً ۲ میل بجانب شمال مشرق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے - یہ دونون چیزین مدائن ہی مین ہین جو دارالحکومت سلطنت نوشیروان کا تھا ✢

سلمان فارسیؓ کا درجہ صحابہ رسول مین بہت بڑا ہے جہان تک کہ بموجب روایات امامیہ ایمان کے جو دس مدارج ہین اور دسوان درجہ خاص ائمہ و انبیا کا ہے اوس مین سے حضرت سلمانؓ درجہ نہم تک پہونچ چکے ہین اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ مثل حضرت ابو ذر درجہ ہفتم سے نہین بڑھے اور آنحضرتؐ نے حدیث مشہور کے بموجب بروز خندق فرمایا تھا "سلمانؓ ہم اہلبیت مین سے ہین" - حضرت سلمانؓ بزمانہ خلافت حضرت خلیفہ ثانی بوجہ سخت بد امنی مدائن کے کہ جسکا انتظام مشکل ہو گیا تھا گورنر مدائن باجازت علی مرتضیٰؑ مقرر ہوئے تھے اور حضرت سلمانؓ نے قوت باطنی سے انتظام کیا تھا - یہین اون کا انتقال ہوا اور دفن کیے گئے اور اونکا مقبرہ دریا سے دور تک صاف نظر آتا ہے ✢

فارس کے دو بڑے آدمی

فارس نے عرب کو صرف دو آدمی دیئے - ایک نوشیروان شہنشاہ معظم نصف ایشیا کا مالک جو عدالت مین مشہور ہے لیکن اوس کا نشان صرف اسیقدر باقی ہے جسقدر اسلام کو اور آنحضرتؐ کو نبی صادق ثابت کرنے کے لئے ضرور تھا - مگر آپ کی برکت ہی ایسی کے نام نے یہ فائدہ اٹھایا کہ رسولؐ اوس کے زمانہ مین پیدا ہوئے - دوسرا غریب گمنام معمر شخص جسنے بوجہ اطاعت رسول و محبت وحمایت

(اُلٹرسے زراعتی ڈول) ہین اون مین بہ نسبت ہندوستان کے عام چرسون کے دو باتین بہتر ہین چرس کے ختم پر ایک چمڑے کی لمبی تھیلی بطور دم کے لگی رہتی ہے اور اوس مین رسّی بندھی ہوتی ہے جو چرس کے ساتھ کھنچ جاتی ہے اور یہہ دم بندھکر اوپر پہونچتی ہے۔ ہندوستان کی طرح ڈول مین سے تقریباً ایک چہارم پانی بلکہ کوئی حصہ بھی کنوین یا دریا مین گرکر ضایع نہین ہوتا ۲ ایک گول لکڑی بشکل بیلن کے کنارے پر لگی ہوتی ہے عین ڈھیکلی کے نیچے اوس پر چرس خود بخود آجاتا ہے ٭

اس سے یہہ فائدہ ہوتا ہے کہ پانی گرانے کے لئے کسی آدمی کی ضرورت نہین ہوتی اور ایک آدمی چرس کو چلا سکتا ہے۔ دوسرے لفظون مین پانی کھینچنے کے خرچ مین للعہ ر ما ہوار کی کفایت ہوتی ہے اس معاملے مین یہہ لوگ ہم سے زیادہ لایق ہین ٭

مدائن کے آثار و نظارہ آج مدائن کے کھنڈر اور طاقِ کسریٰ نوشیروانِ عادل بھی نظر پڑا۔ ایک گنبد جو معجزہ نبوی کی علامت ہے، اور شکستہ ہے وہ باقی ہے باقی سب منہدم ہوگیا ہے۔ مدائن ہی کے پاس شہر بغداد عبّاسیون نے آباد کیا تھا۔ یہ مدائن نوشیروان کا دارالحکومت تھا۔ نوشیروان ایک منتظم اور لایق بادشاہ تھا۔ غالباً اوس کو ملکِ عادل کہتے تھے اور شیخ سعدی نے جو یہ شعر اپنے ممدوح ابوبکر اتابک ابن سعد زنگی کی تعریف مین لکھا ہے ؎

سزد گر بدورت بنازم چنان ؛ کہ سید بدورانِ نوشیروان

وہ زیادہ صحیح نہین میرے نزدیک آنحضرتؐ کا یہ فرمانا "وُلِدتُ فِی زَمَانِ مَلِکِ عَادِل" (مین ملکِ عادل نوشیروان کے زمانہ مین پیدا ہوا) ایک تاریخی واقعہ کا اظہار ہے نہ کہ کوئی فخر کا اظہار۔ ملکِ عادل نوشیروان کا لقب تھا بظاہر عادل بادشاہ کے زمانہ مین پیدا ہونا کوئی فخر کا موجب نہین ہوسکتا۔ اسی طاقِ کسریٰ کی بابت کہا گیا ہے :۔

پردہ داری میکند بر طاقِ کسریٰ عنکبوت ؛ چغد نوبت میزند بر گنبدِ افراسیاب

لے لیا۔ اس کے بعد حمام میں غسل کیا۔ حمام نہایت پیچیدہ جگہ ہے اور شہر پاک مگر بہاو بے لحاظ کثیف پھر بھی لوگ بدن کو صاف کرنے کی سخت کوشش کرتے ہیں۔ اوّل درجہ کے غسل کی اجرا ایک قران ہے +

ماکولات یہاں سستے ہیں اور بصرہ اور دلی سے تقریباً نصف قیمت ہے۔ آدمی کو کباب۔ روٹی اور پلاؤ منگایا ایک قران کا ایک آقا اور ملازم کے لئے کافی ہے اور نصف آنہ یا ایک شلیک کی برف کافی ہے چونکہ ہم تقریباً ۹ بجے پہونچے اسلئے حرم مطہر میں جانیکا وقت تھا۔ راستے میں نہایت بلند و عالیشان طلائی مینار دور سے چمکتا نظر آتا تھا +

عربی وقت — مجکو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ عربی وقت انگریزی وقت سے علیحدہ ہوتا ہے یعنی ہندوستانی وقت سے کہ وہ بھی آدھی رات سے شروع ہوتا ہے اور صبحکو عموماً چھ بجتے ہیں۔ یہاں پہلے گھنٹوں کا شمار طلوع آفتاب سے ہوتا ہے اور دوسرے گھنٹوں کا غروب آفتاب سے۔ آج کل تقریباً ۱۴ گھنٹے کا دن اور ۱۰ گھنٹے کی رات ہے:

[۱۷ جون ۱۹۱۲ء = ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ]

کاظمین۔ زیر قبہ حرم امام موسیٰ کاظم و محمد تقی علیہما السلام — ۱۶ جون کی سہ پہر اور شام کو زیارات سے مشرف ہوا۔ بیرونی صحن۔ اندرونی عمارت۔ قبہ وغیرہ کی شان اور خوبصورتی کا بیان میری طاقت سے خارج ہے۔ مختصر یہ ہے کہ دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک عمارت یہ بھی ہے اور اندر کا صنعتی کام ہندوستان میں تو کیا شاید یوروپ میں بھی ایسا نہ ملیگا +

کیفیت حرم امام موسیٰ ابن جعفر — زائروں کی کثرت۔ ضریح مبارک کو بوسہ دیکر رقت کرنا۔ ہر طرف سے لوگوں کا قرآن شریف اور دعا اور سلام و نماز میں مشغول ہونا۔ دردناک لہجوں سے دعائیں مانگنا اور موسیٰ ابن جعفر (امام موسیٰ کاظم) کو اور امام محمد ابن علی (محمد تقی) کو پکارنا قلب پر ایسا اثر کرتا ہے جس کا اظہار لفظوں میں ممکن نہیں بلکہ دیکھنے اور دل سے محسوس کرنیکے لائق ہے۔ صبح سے ۱۱ بجے اور ما بعد ظہر سے عشا تک حرم مبارک کھلا رہتا ہے۔ ہر وقت لوگوں کے ہجوم سے گویا ایک میلا لگا رہتا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ آج کل

آلِ محمد انیسا نام پایا کہ جو لوگ یہاں سے گذرتے ہیں سب نہایت ادب و احترام سے روضۂ حضرت سلمانؓ کو دیکھتے ہیں میں نے یہودیوں تک کو دیکھا کہ بڑے اشتیاق سے روضہ سلمان پاک کو (جیسا کو لھاپوری قاضی کہتے تھے) دیکھتے تھے۔ جہاز پر بہت سے شیعوں نے دور سے زیارت پڑھی اور اہل سنت نے فاتحہ ؂

[۱۶ ؍ جون ۱۹۱۱ء]

جہاز رات کے ۸ بجے بغداد پہونچا۔ یہاں صبح یعنی طلوع آفتاب ۴ بجے ہوتا ہے۔ شیخ محمد کاظم کے آدمی طلوع آفتاب ہی سے موجود تھے۔ ڈاکٹر نے آکر جہاز کو دیکھا اور پولیس نے پاسپورٹ کو اور دونوں محکموں نے کسی کو تکلیف نہ دی پھر ہم ایک گول ٹوکرے میں جہاز سے اُتر کر سوار ہوئے۔ ٹوکرا ایک تکلیف دہ چیز ہے اور اوس سے سر میں چکر آتا ہے بہرحال دریا میں سے ہو کر پیدل ہو گئے اور اسباب دریا کے راستے سے معہ بعض مسافروں کے مُقابل کنارے پر پہونچا دیا گیا۔ وہاں سے اسباب کچھ خچروں پر اور کچھ ہمارے ساتھ گیا۔ گھوڑوں کی ٹریم یہاں دو منزلہ ہے یہ بہت بھری ہوئی تھی۔ کاظمین تک صرف ۱ ۔ ر کرایہ ہے۔ ٹریم میں چاء و شربت منگا کر پیا۔ کیونکہ بہت بڑے قہوہ خانے قریب ہی موجود تھے۔ چاء فی پیالی ۔ ر اور شربت برف کا ۱ ۔ ر برف کوئی تین ہفتہ کے بعد میسر آیا یعنی بمبئی چھوڑنے کے بعد پہلی دفعہ ؂

کاظمین کے راستے میں ایک لکھنؤ (ہند) کے بعض بڑے بڑے باغ اور لکھنؤ کے ایک نواب صاحب کا (جو یہاں مہاجر ہیں) ایک عالیشان مکان دیکھا۔ یہ مکان اوسی جگہ واقع ہے جہاں کشتی سے دیگر مسافر ٹریم پر جانے کیلئے اُترے تھے۔ کاظمین کی گلیاں اور بازار بھی مثل بصرہ کے چٹائی اور بانس بلیوں سے پٹے ہوئے تھے۔ شیخ محمد کاظم کا مکان نیا اور اندر سے شاندار و خوبصورت ہے۔ ایک مختصر کمرہ مجکو ملا اور سب ساتھیوں نے جُدا کمرے لئے۔ مابعد مجکو حاجی عبدالکریم برادر شیخ صاحب موصوف نے اپنا خوشنما ڈرائنگ روم خالی کر کے دیا۔ حجام یہاں آیا اوس سے حجامت بنوائی اور مزدوری دریافت کی تو اوس نے کہا کہ میں کچھ فروخت نہیں کرتا ہوں جو آپ چاہیں دیں۔ میں نے نصف قران (جو میرٹھ سے بھی کم اُجرت تھی) دیا تو اوس نے شکریہ کیسا تھ

مگر اوس کو اصرار ہے - آخر کچھ دیکر رخصت کیا ؎

انتظام از جانب کونسل جنرل بغداد کاظمین مین انگریزی کونسل کا منشی اور آدمی مقرر ہے کہ زائرون کو کوئی تکلیف ہو تو مدد کرے اور گورنمنٹ بھی مدد کرتی ہے - وثیقہ لکھنؤ یعنی خیرات اودھ سے آمدنیہ کا خرچ ہوتا ہے اور زائرون کی امداد اور تالیف قلوب کا یہ نہایت عمدہ اور مفید طریقہ ہے - کہتے ہین کہ عراق عرب تابع انگلستان مین ہر جگہ یہی انتظام ہے - افسوس ہے کہ ایران کا کونسل کہین مدد نہین کرتا اور جہان تک معلوم ہوتا ہے بس اون کا یہ کام ہے کہ بیچارے زائرون اور مسافرون سے پاسپورٹ کا روپیہ ہر جگہ جبراً وصول کرین یہ حکام بہت کم اپنے کام مین دلچسپی لیتے ہین - حالانکہ بیشمار فرائض ہین - مگر بعض اچھے بھی ہین - مین کوئی عام حکم لگانا نہین چاہتا ؎

خوفناک قسم آج مین نے بازار مین کھانا کھایا - خرچ یہان ہر جگہ سے کم ہوا - آس روپیہ سے نصف خرچ خوراک ایک ایسے شخص کو دیا جو بہت قسمین "اپنے جد" یعنی رسول کے سر کی کھاتا تھا کہ فاقہ سے ہے - خاصے کپڑے پہنے تھے - مگر اوس کے اصرار نے کچھ دینے پر مجبور کیا - یہ ناتجربہ کاری اور ہندی ہونے کا نتیجہ ہے ؎

[بمقام کاظمین - بیرونی صحن حرم]

ایک عالم کا وعظ باہر آکر ایک ملا کو دیکھا جو سیاہ عبا و سیاہ عمامہ پہنے منبر پر وعظ کر رہے تھے اور نیچے زیادہ تر عورتین سیاہ برقعے پہنے سن رہی تھین - وعظ عربی مین تھا - مگر کبھی کبھی فارسی بھی بولتے تھے جب مین گیا تو وعظ مین کہہ رہے تھے کہ "محتاج لوگ بجائے سید الشہدا کے علما کو اپنا وسیلہ بناتے ہین حالانکہ یہہ علماء سیدہ عورتون تک کو نکال دیتے ہین - اور علما کا بھروسہ خود تجار اور امرا پر ہے - اون لوگون سے جو خود محتاج ہین کچھ امید نہین - مابعد ایک کتاب مین سے کچھ پڑھی روضہ خوانی کی ؎

بیرونی صحن اور گرد کے حجرے مقام بیرون صحن بہت صاف ہے اور چارون طرف بیشمار حجرے بنے ہوئے ہین

زائرین کم ہین ؛

سائل — یہان سائلین ضرور ہین اور مختلف طریقے کے دردناک اپیل کر کے رحم بھی دلاتے ہین اور زائرین ان خوش پوشاک گداؤن سے متنفر بھی ہوجاتے ہین۔ مگر مجھے اس ڈیرہ دن مین صرف چار پانچ سائلون سے واسطہ پڑا اسلئے مین سائلون کی تعداد زیادہ نہین کہہ سکتا۔ باہر سقے سبیل پلاتے ہین۔ مین نے بھی اپنی طرف سے اور والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کیطرف سے (جن کو زیارت کا بہت اشتیاق تھا) بہ اسم سید الشہدا اور حضرت عباس سقاے اہلبیت علیہم السلام سبیل پلائی زیارات پڑھین اور جن لوگون نے بیشمار دعاؤن کی سفارش کی تھی سب کے لئے دعائین مانگین ؛

شام کو صحن مین نماز مغرب جماعت سے ہوتی ہے اور مختلف علما صحن کے حصون مین نمازین پڑھاتے ہین مگر یہہ ایک ناگوار امر ہے کہ سب لوگ ایک ہی جماعت مین نماز نہین پڑھتے جس سے شوکت دین ظاہر ہو۔ اس بے ترتیبی کا سوال کرنے پر جواب ملتا ہے کہ ایک مستقل عالم کس طرح دوسرے کا اقتدا کرے؟ گویا اقتداے نماز بھی کسی کے مذہب مسائل فقہیہ کا اقتدا ہے ؛

یہان ایک نیا طریقہ دیکھا کہ نماز سے قبل ایک منبر لا کر سامنے رکھتے ہین اور اوسپر ایک لڑکا بیٹھ جاتا ہے اور آواز سے بولتا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب نیت باندھی گئی ہے۔ اب رکوع کا وقت آیا ہے اب سجدہ کا وقت ہے وغیرہ۔ ہجوم کی وجہ سے ایسا رواج جاری ہوگیا ہے۔ مگر ہندوستان مین یہہ رسم کہین نہین دیکھی گئی۔ البتہ نماز عید یا جمعہ مین جب نمازیون کا زیادہ ہجوم ہوتا ہے اور صفون کا امام سے بُعد ہوجاتا ہے کہ لوگ اوس کی تکبیر وغیرہ کی آواز نہین سُن سکتے تو ایک یا چند آدمی امام کے ساتھ اللہ اکبر یا سبحان ربی الاعلی وبحمدہ زور سے پڑھ دیتے ہین تاکہ سجدہ اور قعدہ امام کیساتھ ادا ہو۔

آج کل مین مسجد روضہ مطہرہ مین روزنامچہ لکھ رہا ہون۔ ایک شخص میرے پاس بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مجھکو کچھ دو کہ روٹی کھاؤن۔ یہہ عجم ہے اور مین نے بار بار کہا کہ مین اپنے کام مین مشغول ہون معاف کر

اب تعجب نہین ہوتا - گفتگو بہت ہوئی - صرف خلاصہ لکھا گیا ❖

لیکن راقم کی ذاتی راے یہ ہے کہ اصول فقہ پر اسقدر زور دینا درست نہین جبتک کہ اوس کا باقاعدہ درس حاصل نکرے عالم دین نہین ہوسکتا - یہان تک البتہ صحیح ہے کہ کامل قانون دان نہین ہوسکتا - مگر علوم مین علم معرفت اللہ علم حدیث علم تفسیر تاریخ کلام وغیرہ وعلوم دنیا بیشمار ہین لیکن یہان چونکہ لوگون کے اغراض معاملات ادن مسائل سے حاصل ہوتے ہین جو اصول فقہ سے مستنبط ہین - اس واسطے عوام مین اس علم کی وقعت بہت بڑھگئی ہے - مگر بغیر اس علم کے جاننے کے فتاوی دینا صحیح نہین کسی عالم کا باوجود (اصلی یا فرضی) نقص اصول فقہ کے معاملات کے متعلق فتاوی دینا در اصل پوچھنے والون کا قصور ہے عالم کا کام نہین کہ سوال کا جواب دینے سے انکار کرے ❖

عراق عرب کی بابت اونھون نے کہا کہ تیس برس مین علماء کی آمدنی بہت بڑھگئی - اور بعض اخوند وعلماء اس وجہ سے مخالف مشروطہ ہوگئے ہین کہ آمدنی گھٹ جاویگی - مین نے کہا "ہمین طور خواہد شد" یعنی آمدنی گھٹتی ہی چلی جاویگی - اونھون نے فرمایا "بلے" - علماے نجف اشرف کی بابت اونھون نے فرمایا کہ "محترم علماء کے عقاید وخیالات غلو کے خلاف اور صحیح ہین لیکن عام شیعان سے وہ بھی ڈرتے ہین" - مین نے کہا کہ علماے شیعہ کے اس فتوے پر کہ جہلاے شیعہ سے بھی تقیہ چاہیے اعتدال سے زیادہ عمل ہوتا ہے - اونھون نے قبول کیا ❖

شیعہ کانفرنس کی بابت کہا کہ "مین آپ کے خیالات سے متفق ہون - مناظرہ جو فساد کا موجب ہو ممنوع ہے - اور ایک رسالہ کا نام لیکر کہا کہ مین اوس کو افساد[1] کہا کرتا ہون لیکن اس مقام مقدس مین ہیرا

---

[1] بطور ایک سوانح نگار کے ان باتون کا لکھنا ضرور ہوگیا ہے میرا دل اب ہر شخص کی مخالفت سے خالی ہے اور سب کو معذور سمجھتا ہون - لیکن ان باتون کے چھپانے مین ایک قسم کی خیانت تھی - اس لیے بدرجہ مجبوری مین نے ان کو مختصر لکھدیا ہے ۱۲ - مؤلف -

صحن کا بیرونی کام بہت اچھا ہے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ بیرونی صحن و عمارات فرہاد مرزا معتمد و ناصر الدین شاہ
نے ۲۵ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بنوائی تھیں۔ شاید بیرونی صحن کے گرد عمارتوں کی قیمت پچیس لاکھ روپیہ میں دو چار لاکھ روپیہ
کا مبالغہ یا کمی ہو لیکن زیادہ فرق نہوگا۔

کربلائے معلی کے ایک خادم سید ہاشم کے بھائی نے مجکو کربلا میں سید ہاشم کے مکان میں ٹھہرنے کو کہا
بلکہ پورا وعدہ لے لیا۔ ان سے معلوم ہوا کہ یہاں بیرونی صحن میں بازار لگتا تھا۔ اکثر عورتیں شب جمعہ میں بغداد سے آکر
مع بچوں کے صحن میں رہجاتی تھیں۔ ناظم پاشا نے حال میں سب دوکانیں نکال دیں اور حکم دیا کہ یہہ کاروان نہیں
جائے عبادت ہے۔ عورتیں زیارت کرکے واپس جاویں اور کربلائے معلی میں بھی صحن کے اندر بازار کی ممانعت ہے۔ یہہ
حکم بالکل حضرت عیسیٰ کے حکم و عمل کے موافق ہے۔ جب آپنے دوکانداروں کو حرم بیت المقدس سے مارکر نکال دیا تھا

اندرونی دروازے اور عمارت کی خوبصورتی

اس کے مختلف دروازے ہیں۔ ہم اسی دروازے سے جاتے ہیں جس سے یا کفش بردار
شیخ محمد کاظم کا بیٹھتا ہے اور اس دروازے کا کام مثل دیگر دروازوں کے بالکل سونیکا ہے۔ اور
ناصر الدین شاہ قاچار کا بنایا ہوا ہے بتوسط معتمد الملک یہہ کتبہ درج ہے۔ دوسری طرف ایک دروازہ اور
اوس کے سامنے کا برآمدہ ہمدان کے ایک تاجر نے نہایت ہی خوبصورت بنانا شروع کیا تھا ۳/۴ کام ہو چکا تھا کہ
تاجر کا انتقال ہوگیا۔ شیشے کی چھت یہاں اسقدر خوب بناتے ہیں کہ اوس سے بہتر خیال میں آنی مشکل ہے۔

جناب سید کلب باقر مجتہد ہندی

آج سید کلب باقر صاحب مجتہد ہندی جو آٹھ سال سے کربلائے معلی میں مقیم ہیں اور یہاں
مجھسے ملنے بھی آئے تھے۔ جس وقت میں یہاں نتھا اون سے ملاقات ہوئی۔ نہایت
نیک بزرگ ہیں۔ مولوی خواجہ عابد حسین کے رسالہ "انذار المنذرین" کا بہت ذکر کرتے تھے کہ بعض ہندی
علماء نے اوس کو فضول الزام دیا۔ اوس میں جو اصول قرار دیئے ہیں کہ ائمہ خالق و رازق نہیں ہیں اور خدا سے
مانگنا چاہیئے بتوسل ان کے وہ صحیح اصول مذہب امامیہ کے ہیں۔ انھوں نے ایک ہندی عالم کے بعض مسائل کا
ذکر کیا۔ اور کہا ہمکو تعجب ہوتا تھا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اون کی تعلیم اصول فقہ تا تکمیل نہ تھی لہذا اون کے مسائل بے

کے لئے آمادہ ہونا کتنا ہے۔ خدا ہماری اس قوم کو نیک ہدایت دے۔ مگر دولت انگریزی ایسی کمزور اور بدگمان نہیں ورنہ اتنی بڑی سلطنت کیسے سنبھال سکتی ✤

۱۸ رجولائی ۱۹۱۱ء صبح حرم کاظمین

مدارس کاظمین کا معائنہ

کل سہپر کو میں نے یہاں دو مدارس کا معائنہ کیا۔ اول مدرسہ اتحاد و ترقی۔ اس میں کوئی ۵-۶ مدرس ہیں اور ۲۵ طلباء اور تین جماعتیں ہیں معلموں میں ایک شخص نوجوان ہے صرف و نحو و زبان فارسی و عربی و ترکی و حساب جغرافیہ میں تعلیم تھی مدرسہ اگرچہ ابتدائی ہے مگر طلباء کی عمر ایسی ہے جیسے ہمارے یہاں مڈل کی ابتدائی جماعتوں کے طلباء کی ✤

حساب جغرافیہ میں کمزور باقی مضامین اور دینیات میں بہت اچھے تھے۔ اس مدرسہ میں سنی قوم کے لڑکے پڑھتے ہیں۔ مگر چونکہ کاظمین کی آبادی تقریباً سب شیعہ ہے اس لئے عقاید شیعہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ایک سال ہوا کہ چندہ سے جاری کیا گیا ہے۔ دوسرا مدرسہ انجمن اخوان ایرانی کا ہے جو عجمی مدرسہ کہلاتا ہے اس میں تقریباً سو سوا سو طلباء ہیں اور پانچ جماعتیں ہیں معلم بھی زیادہ ہیں۔ فرانسیسی ترکی۔ عربی۔ فارسی جغرافیہ۔ حساب اور عقاید میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں دو جماعتیں ہیں۔ میں نے مختلف طلباء کا امتحان لیا۔ معلوم ہوا کہ کاظمین میں ۳-۴ ہزار ایرانی ساکن ہیں۔ لڑکوں کی قابلیت و ذہانت بہت اچھی ہے اور دونوں جگہ منتظمین مدرسہ نے بہت اخلاق سے برتاؤ کیا اور امتحان لینے کی بخوشی اجازت دی۔ یہ مدرسہ چار سال سے جاری ہے اور جماعت پنجم کے بعد اگلی جماعتیں بھی بنائی جاویں گی۔ السنہ (زبانوں) میں لڑکے اچھے ہیں مگر حساب میں کم تعلیم دی گئی ہے۔ جغرافیہ و نقشہ بنانا بھی سکھایا جاتا ہے اور اچھا یاد ہے۔ افغانستان کو لڑکوں نے بتایا کہ انگلستان کے ماتحت ہے اور ہندوستان کی آب و ہوا کو گرم اور خراب اور درندوں کا مسکن بتایا جس سے مجھے بہت ہنسی آئی ✤

قدیمی سائلوں کی سہاگ گڈگری

سہپر کو میں نے زیارت کی [illegible] کے اندر دو تین سائلہ عورتوں سے [illegible]

مفصد وہان یہہ قضیے اور جھگڑے نتھے تاہم اون کے دریافت فرمانے پر مین نے کہا کہ مین صرف دو باتین چاہتا تھا اول یہہ کہ علوم جدیدہ کے جواز کا اظہار ہو۔ دوسرے ایسی تحریرات جس سے دوسری طرف عداوت اہلبیت پیدا ہوئی ہے بند ہون۔ آو کھون سنے کہا ہمارے قدیم علما مختلف علوم پڑھکر یاد رسنا ہون سے اعلے درجہ کی مناصب حاصل کرتے اور دین کی خدمت کرتے تھے اب ایسا کیون نہ کہا جاوے۔ یہان آقا سید کلب باقر[1] کا بڑا احترام ہے۔ ایک آقا جواد کھون نے روایات عجیبہ عقاید فاسدہ کی بابت کہی وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اوکھون نے فرمایا کہ جو روایات زمانہ اول مین شیخ مفید اور سید مرتضی علم الہدے نے سختی کے ساتھ رد و نامنظور کردی تھین حالانکہ اون کا زمانہ ائمہ سے بہت قریب تھا تو اب ہم ویسی روایتون کو جو غالیون[2] کی مؤید ہین کیسے قبول کرلین؟۔ مین نے کہا کہ سید کاظم رشتی کا اثر اندر اندر بہت پھیل گیا ہے پھل یہہ ہے کہ فلسفہ افلاطونی اور شیخیہ کے اثر سے عقاید کا رُخ اور خیالات کا رجحان بہت بدل گیا ہے نجف اشرف کے موجودہ مجتہدین بلکہ کربلا و سامرہ کے بھی ان اثرات کو نہین مانتے۔ مگر درجہ دویم کے فلسفی ملاؤن مین اس قسم کے خیالات پھیل گئے ہین جن مین اور غلو مین بہت باریک پردہ رہجاتا ہے۔ یہان یہہ معلوم ہوا کہ کسی مسلمان شخص نے ہندوستان سے ایک بڑے عہدہ دار دولت انگلیزکو لکھا ہے کہ فلان شخص کا ایران جانا انگریزی سلطنت کے لئے مضر ہے۔ مگر خوشی کی بات ہے کہ معزز علما یا مدبرین مین سے وہ شخص نہین ہے نہ واقعی عالم ہے نہ تعلیم یافتہ نہ مشہور شخص ہے۔ ایک سنت جماعت بزرگ کو بغداد مین جب اس خط کا ذکر معلوم ہوا۔ تو اون کو بہت غصہ آیا کہ ایک مسلمان سے ایسی حرکت کیسے ہوئی۔ مگر مسلمان ہر قسم کے بدکام

---

[1] افسوس ہے جناب سید کلب باقر کا انتقال میرے ہندوستان لوٹنے سے قبل ہوگیا۔ مین نے اون کے خیالات بلاکم وکاست بیان کردئے اور اس سے ہرگز یہہ مقصود نہین کہ مین اپنی کوئی دینی رائے ظاہر کرتا ہون ۱۲ (مولف)

[2] غالی اُس فرقے کو کہتے ہین جو اپنے آپ کو شیعہ خواہ امامیہ کہتے ہین لیکن در اصل ایسے عقاید رکھتا ہے جو جمہور شیعہ کے خلاف ہین اور ائمہ علیہم السلام اور پیغمبر مین خدا کی مخصوص صفات یا قوتین مانتا ہے دونون گروہون مین بہت سے مشابہین ۱۲ - (مولف)

جب وہ غیبت وبدگوئی کرتا اور صفات بد رکھتا ہے تو اوس کی سب عبادت سلب ہو جاتی ہے - یہہ عالم سید حضرت موسیٰ ابن جعفرؑ کی اولاد مین شمار کئے جاتے ہین بظاہر اون کے مرید کم ہین اور آمدنی بھی کم اسوجہ سے بظاہر قدر بھی زیادہ نہین دوسرے یہان واعظون کا درجہ اعلےٰ نہین سمجھا جاتا ❊

کاظمین کے عام حالات

آج دو ایک ہندوستانی کچھ قانونی مشورہ لینے آئے - میرا نام بعض ہندوستانیون کو معلوم ہے اور یہہ بھی کہ قومی کامون مین مصروف رہا ہون سہ پہر کو پھر حرم محترم مین جا کر نماز و زیارت پڑھی کاظمین کی آبادی میرے اندازہ مین ۱۰ - ۱۲ ہزار سے زیادہ نہین - مکانات کی قدر و قیمت کی کمی بیشی بلحاظ قرب حرم مبارک کے ہے کل بازار اور دوکانین مسقف ہین یعنی پٹی ہوئی - مگر مثل بصرہ کے بوریئے اور بانسون کی چھتین ہین - البتہ ایک بازار کی ڈاٹ کل پختہ ہے - تقریباً سب لوگ بازار سے کھانا خرید تے ہین سڑکین خام اور گلیان اونچی نیچی ہین - بلحاظ اس کے کہ یہہ مقام عرب مین ہے محلّون کی صفائی بہت بُری نہین - سائل بکثرت ہین - مگر مرد و عورت سب کا لباس قیمتی اور اچھا ہے - خادم بازوار کے یہان سے آدہ آنہ تک سائل لے لیگا اکثر عنہ ۲۰ روپیہ کا لباس اوس کے جسم پر ہوگا ❊

لوگون کی معاش دوکانداری کے علاوہ صرف زائرون کی بدولت ہے اور بہت اصرار سے بھیک مانگتے ہین اور پیچھے پڑ جاتے ہین ❊

روانگی بہ سامرہ و کثرت مسافران در جہاز

آج لغرض روانگی سامرہ (جہان حضرت امام علی نقی امام دہم اور امام حسن عسکری امام یازدہم کا مقبرہ اور حضرت امام مہدی کے غایب ہونیکا مقام ہے) سامان روانہ کیا - یہان مجھ سے ملنے جناب ہبتہ الدین مولانا سید محمد علی شہرستانی اڈیٹر العلم اور جناب سید کلب مہدی صاحب مجتہد نجف اشرف فرزند سید کلب باقر صاحب مجتہد مع اپنے چھوٹے بھائی کے تشریف لائے ❊

جہاز جس مین سوار ہون ایک کمپنی کا ہے جسکے زیادہ حصہ دار ایرانی ہین - کچھ زمانہ ہوا جہاز تو خرید کر لیا گیا تھا مگر چلانے کی اجازت نہ ملی تھی - حکومت مشروطہ ہوجانے کے سبب سے اسکے چلانیکی اجازت درمیان

دی کہ جلد واپس آنا پڑا۔ ہر جگہ مسلمان ملکوں میں سائل کثرت سے ہیں۔ لیکن اسقدر پیچھے پڑنے والے لوگ کہیں نہیں دیکھے گئے۔ عورتیں اپنے جد (رسول) کی قسم کھاتی ہیں کہتی ہیں کہ تم ہمارے دادا کی زیارت کو آئے اتنا خرچ کیا ہم کو بھی دو۔ دو مرد۔ ۲-۳ دن کے فاقے اور ۲-۳ بھوکے متعلقین کو بتا کر قسمیں کھاتی ہیں۔ یہ قسمیں کھانے کا مرض عرب و عجم میں بیحد ہے۔ بنبر عین عبادت کے وقت اُن کی جستجو اُن کو اپنے شکار تک پہونچا دیتی ہے ؛

میری ذاتی رائے ہے کہ حکومت کی طرف سے قبے کے پیچھے بھیک مانگنے کی سخت ممانعت ہونی چاہیے کیونکہ زائرین کے خلوص اور دعا میں سخت حرج ہوتا ہے۔

سید محمد شہرستانی "العلم" کے ایڈیٹر شام کیوقت ملاقات کو آئے۔ بہت سے معاملات قومی و دینی میں گفتگو ہوئی یہ ملا کلب باقر صاحب کے داماد و عربی کے بڑے ادیب اور روشن خیال عالم اور منشی ہیں۔ نجف اشرف میں بڑی خدمات کر چکے ہیں ان کو ہبتہ الدین کے نام سے ملقب کرتے ہیں سنی و شیعہ کے اتفاق پر زور دیتے ہیں علمائے نجف اشرف و عتبات سے قدرے مایوس تھے پھر سے قومی کام کرنے کیلئے طہران[1] کو ترجیح دیتے تھے ؛

ایک عمدہ وعظ | آج صبح بعد زیارت دیماز صحن میں اونچی عالم سید کے وعظ میں شریک ہوا۔ صرف ۸-۱۰ عورتیں سیاہ پوش اور ۴-۵ مرد موجود تھے۔ بعض عمدہ اور مفید نصیحتیں واعظ نے کیں۔ خلاصہ یہ کہ گناہ کرنی کے بعد فوراً توبہ لازم ہے اور دعاؤں میں عالم کی خیرخواہی لازم ہے نہ کہ ذاتی اغراض یہاں اکثر بہت سے لوگ دشمنوں کو کوستے ہیں یہ بیجا ہے۔ مومن کو لازم ہے کہ جو اپنے لئے اچھا سمجھے وہ سب کے لئے اچھا سمجھے اور قناعت لازم ہے اور جھوٹ بولنا بری بات ہے۔ لوگ سامنے تعریف کرتے ہیں اور پیچھے مذمت ایسی تعریف پر خوش نہونا چاہیئے۔ اچھا آدمی وہ کہلاتا ہے کہ نماز و روزہ و وظائف ادا کرتا ہے۔ لیکن

---

[1] طہران انھوں نے دیکھا نہ تھا۔ روس نکا[illegible] اور مدبرین کی خودغرضی نے اس شہر کو قومی کام کرنے کے قابل بہری وجہدگی میں نہ چھوڑا تھا۔ نااتفاقی نجف اشرف سے بہت زیادہ ہے۔ ۱۲۔ (مؤلف)

سوداخریدنے گئے تو دوسرے کو پاس آ بیٹھنے نہ دیں گے تاکہ اچھی چیزیں خود خرید لیں ❊

مگر مہذب اور خوانندہ عربوں میں یہ بات نہیں - میں جس نائب کپتان کے متعلق ہوں نہایت
خلق اور تہذیب سے پیش آتا ہے - ماوس کی نصف کوٹھری پر قبضہ کرنے کے عوض اوسنے اول تو معاوضہ
لینے سے انکار کیا اور کہا کہ تم میرے مہمان ہو اور دو مجیدی (صہ) کم نہیں - مگر چونکہ وہ اپنا ٹکٹ درجہ سوم
کے حصہ میں اول ہی دیچکا تھا اسلئے یہ رقم زاید دی اور بعض چیزیں بطور تحفہ دیں تو اوسنے قبول کیا -
کل شام کو میں یہ لکھنا بھول گیا کہ اصول ترقی اقوام و ملل یعنی ایک مضمون فارسی جو میں نے لکھا تھا
وہ سید محمد علی صاحب شہرستانی ایڈیٹر العلم "نجف اشرف" کو سنایا تھا - اونھوں نے اصرار کیا کہ مرزا محمد تقی صاحب
مجتہد العصر سامرہ جو نہایت بزرگ ہیں اون کو ضرور سناؤں اور اس معاملہ میں اون کی راے لوں ❊

حالت ملک براہ سامرہ فرات کا کنارہ دونوں طرف بلند ہے اور میرے کمرے کے سامنے ایک کشتی بندھی ہے
اس لئے زیادہ حالت اراضی معلوم نہوئی لیکن جسقدر نظر آیا اوس سے معلوم ہوا کہ بہت سی زمین بلا زراعت پڑی ہے
حالانکہ پانی وافر ہے - جہاز پر لوگ انجیر اور سیب ترش اور تربوز لائے - کوئی چیز ان میں اچھی نہ تھی - اگرچہ سامان
خوراک کی کمی کی وجہ سے سب چیزیں خریدنی پڑیں مگر زیادہ حصہ تقسیم کر دیا گیا -

[۲ جون ۱۹۱۱ع سامرہ]

آج ایک بجے رات تک جہاز مقیم رہا اور ایک بجے دن کے سامرہ پہونچا - راستے میں کنارہ بدستور بلند اور
بعض جگہہ سبزہ تھا - سامرہ پہاڑی پر واقع ہے اور جس مکان میں میرا قیام ہے بہت اچھا ہوادار ہے
یہاں اور عموماً عراق میں لوگوں کے رنگ مثل ہنود کی اونچی ذاتوں کے کھلے ہوئے ہیں اور مضبوط لوگ ہیں
شہری لوگ خلیق ہیں - مرد - عورتیں بچے غرض ہر قسم کے آدمی جو دیکھنے میں آئے اون میں ایک خمس یا ایک
چہارم ایسے ہیں جن کی آنکھیں خراب ہوتی ہیں اور دکھتی ہیں - ابھی میں اترا ہوں زیارت روضہ سے مشرف
نہیں ہوا - ایک بلند سنہری گنبد اور ایک چینی کا گنبد نظر آتا ہے - یہاں کی ہوا کے اعتبار سے اچھا مقام ہے

کاظمین و سامرہ کے لی گئی۔ دو تین دن میں جہاز پہنچتا ہے اور وہاں دو دن ٹھہر کر لوٹ آتا ہے۔ درجہ اول اور درجہ دوم بالکل پُر تھے اور درجہ سوم میں جس قدر مسافر آنے چاہئیں اوس سے دو گنے ہیں۔ اوپر جہاز کے آمد و رفت کی راہ بالکل نہیں اور لوگ بہت تکلیف سے بیٹھے ہیں اور بڑی شرم کی بات ہے کہ بعض آپس میں لڑ بھی پڑتے ہیں۔ خاصکر عرب اور مغلی ہندی زیادہ خودغرضی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ قانون ہونا چاہیئے کہ بھیڑ بکریوں کی طرح اوپر نیچے مسافروں کو نہ بھرا جاوے اور ہر جہاز کی حیثیت کے موافق ہر درجے کے مسافروں کی تعداد ہونا چاہیئے اور جو فرمان اون کو ملے اوس میں تعداد انتہائی درج ہونی چاہیئے۔

دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینے کی میرے لئے بہت کوشش کی گئی کیونکہ درجہ بالا یعنی سوم میں سخت ہجوم تھا اور دوسرے درجوں کا ٹکٹ ختم ہو گیا تھا۔ آخر نائب کپتان نے کپتان کے کہنے سے اپنے کمرے میں نصف جگہ دی۔ یہ عرب ہے اور اس سے بے تکلف عربی میں میری گفتگو ہوتی ہے۔ میں اوس کو دو مجیدی (صہ) دینا چاہتا ہوں وہ بظاہر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میری مہمان ہو مگر زیادہ لینا چاہتا ہے میں اس کمرے میں خاصے آرام سے ہوں اور اس نائب کپتان "معلّم" نے مجھکو باصرار کھانے میں بھی شریک کیا۔ میں نے عرب کو خوش کرنے کے لئے تھوڑا سا کھانا کھایا۔ مسافروں کی بصرہ اور کاظمین سے ہر جگہ کثرت ہے کہتے ہیں کہ خدام کاظمین نے جس میں ہمارے قادم شیخ محمد کاظم بھی ہیں جہاز خریدنے کو روپیہ انگلینڈ بھیجا ہے اور چاہتے ہیں کہ دوسرا جہاز چلائیں۔ مسافروں کی یہ کثرت ہے کہ تین جہاز چل سکتے ہیں۔ ابھی کمپنی کو میرے خیال میں (۴۰) یا (۵۰) فیصد سالانہ سے کم منافعہ نہ ہوتا ہوگا۔ ایک پنجم منافع ٹرکی گورنمنٹ لیتی ہے

[۱۹ جون ۱۹۱۱ء = ۲۱ جمادی الثانی در جہاز دجلہ براہ سامرہ]

عرب کا کرخت لہجہ

جہاز کے ہجوم سے لوگوں کو بہت تکلیف ہے۔ اس طرف کے عرب اور عموماً عراق کے ناخواندہ عربوں کے کلام میں شاید دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ جوش اور سختی و کرختگی ہوتی ہے اور مروت و اخلاق اسقدر کم کہ ذرا سی بات پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دو کلندار سے جہاز کے قریب

جب سے حکومت مشروطہ ہوگئی ہے لوگ ڈرنے لگے ہین - پہلے ظلم و رشوت ستانی بہت تھی خوف کم تھا - اب یہان لوگون کو مختلف خادمون اور کفش بردارون کی دست برد سے بچانیکے لئے یہہ انتظام ہوگیا ہے کہ ہر شخص سے جو ہندی ہو آٹھ آٹھ آنہ لے لیتے ہین - اور عجم سے چار چار آنے یا ایک ایک قِسرلان اور وہ مختلف مجاورون کو ملاکر تقسیم کردیتے ہین +

مگر بہت سے لوگ اس خفیف رقم کے دینے سے بھی انکار کردیتے ہین - یہ رقم آٹھ آنے اور چار آنے یعنی دو اور ایک قران کی عام ہے - اگر کوئی اس سے زیادہ دے تو اوس کی توفیق ہے اور اس وجہ سے اب دق کرنا کم ہوگیا ہے یہ کہنا کافی ہے کہ "ہمارے خادم سید حبیب ہے لو" - مگر مانگنے والے اس فقرہ پر کب مطمئن ہوتے ہین ! +

یہان مرزا محمد تقی مجتہد العصر بہت بزرگ اور عالم شخص مشہور ہین - مین انشاءاللہ اون سے ملون گا اور مرزا علی آغا معروف و فرزند مشہور مجتہد سرکار مرزا (محمد حسن شیرازی) بھی یہان مقیم ہین - آبادی چار پانچ ہزار ہے باقاعدہ خادمون کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے - چیزون کا نرخ ارزان ہے - بوجہ پہاڑ کے گلیون مین صفائی زیادہ ہے - لیکن راستے کاظمین سے بھی زیادہ بلند و پست ہین - خادمون مین سے ۱۶ کو ۱۲ ماہوار خزانہ سلطان سے کئی سو سال سے ملتا ہے اور جاروب کشون کو جُدا +

سید حبیب کے پاس جہان مین ٹھیرا ہون زیادہ بہتر مکان ہے - بخارا کے آدمی بھی جیسا کہ دیوارون کے کتبے سے معلوم ہوتا ہے یہان ٹھیرے ہین اور اون کے یہان ٹھیرنے کا مقام دو منزلہ ہے اور یہان قیام مناسب ہے - جہان مین ٹھیرا ہون چھت سے ایک قلعہ و مینار مسجد متوکل کا موجود ہے - یہ مقام جیسا میرا خیال تھا عسکر یعنی چھاؤنی عباسیون کی تھی - عباسیون کے محل کا نشان بھی ہے - ائمہ یہان قید و نظر بند رہتے تھے - یہان صاحب العصر کے غار پر جو گنبد ہے اوسی غار مین سے مدت سے اسقدر مٹی لوگ لیجاتے ہین کہ دولت عثمانیہ نے اس خوف سے کہ گنبد نہ گر جاوے اوس کو اندرونی خام حصہ کو بند کرادیا ہے -

شام کو ہمنے نماز باجماعت جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر کے پیچھے پڑھی وہ بہت معمر ہین - ۸۰ - ۸۵ کے

زوّاروں کو بہت سے خدام لینے آئے لیکن چونکہ ہم پہلے سے سید حبیب کی یہاں ٹھہرنے کے ارادے سے آئے تھے اس واسطے ہم کو ادن کی رعایت سے امان ہی۔ یہاں بھی سامرہ سے ایک میل تک بڑے بڑے ہجوم کے لوگ بطور کشتی جگہ جگہ پڑے تھے آج صبح کو جب ہم اور ایک نوجوان مسمّی قاسم فرزند خادم آئے تو لڑکوں نے آبادی کے اندر غل مچانا شروع کیا:۔ جاءالمرکب۔ جاءالمرکب (جہاز آگیا۔ جہاز آگیا) ٭

یہ بیچے۔ میں ابھی زیارات سے مشرف ہوا۔ یہاں مزار امام علی نقیؑ امام دہم اور امام حسن عسکریؑ امام یازدہم ہے اور وہ غار ہے جس میں حسب روایات امام مہدی علیہ السلام غائب ہوئے تھے اس کا اندرونی نشان پختہ بطور ایک چلہ کے الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی نے شاید چھٹی ہجری صدی میں بنوایا تھا اس بات کی یادگار کے لئے کہ یہاں امام غائب ہو گئے۔ کتبہ منجانب خلیفہ درج ہے اندھیرے میں پڑھ نہ سکا۔ مگر مرزا محمد رضا اور دیگر لوگوں نے ذکر کیا کہ کیا مضمون درج ہے۔ حضرت امام علی نقی و امام حسن عسکری کی قبریں برابر برابر ہیں اور امام حسن عسکری کے برابر حضرت حلیمہ خاتون ادن کی بہن اور حضرت نرجس خاتون کی قبریں ہیں یہ دونوں بیبیاں اپنے درجہ تقدس کی وجہ سے اہلبیت میں اعلیٰ پایہ رکھتی ہیں۔ حضرت نرجس خاتون امام مہدی کی والدہ ہیں ٭

اماموں کا بہت بڑا طلائی قبہ ناصرالدین شاہ کا بنایا ہوا ہے اور غار پر بھی قبہ ہے۔ چاروں طرف بہت بڑا اور عالیشان صحن ہے بلکہ تین صحن ہیں اندر شیشہ کا کام ہے مگر وہ خوبصورتی نہیں جو کاظمین میں ہے ہجوم زائر بھی بوجہ کمی آبادی کم ہے لیکن خاموشی اور متانت کی شان کچھ کم نہیں ٭

نماز مغرب خاص طور پر نہایت خوبی کے ساتھ مرزا محمد تقی کی اقتدا میں ہوتی ہے اور صرف ایک جماعت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا محمد تقی کے خلاف کوئی جماعت یہاں نہیں اور نہ ادن کے سامنے نماز پڑھانے کی ہمت ہوتی ہی ٭

حالات سامرہ و خدام یہاں کے خادموں اور خلایق کی عام شکایت ہے مگر ایک نوجوان قاسم (جو یہاں جاسم پکارا جاتا ہے) جو ہمارے خادم سید حبیب کا بھتیجا ہے وہ کہتا تھا کہ اب حالت ٹھیک نہیں تھی

کمرے سے سنتا رہا۔ بڑی بڑی عمر کے طلباء یا مجتہد تعداد میں ۲۰-۲۵ حاضر تھے۔ بعض لوگ اسی غرض سے
میں سفارشی خطوط لکھوا کر لیگئے تھے۔ بارہ کی بحث یہ تھی :۔ کتاب کا ایک مسئلہ پڑھا گیا کہ غلام کے مال پر
زکوٰۃ نہیں۔ اسپر فلسفی قانونی و منطقی بیسیوں سوالات خواہ اعتراضات طلاب نے نہایت جوش وخروش سے کیئے
یعنی اس لئے زکوٰۃ نہیں کہ مال آقا کا ہے۔ اگر ایسا ہے تو غلام کا مال کیوں کہا گیا؟۔ اسلئے زکوٰۃ نہیں کہ
آقا کی امانت ہے؟۔ تو "مال لعبد" کیسا؟ وغیرہ وغیرہ۔ ایک شخص اعتراض کرتا تھا اوس کا فقرہ ختم نہیں
ہوتا تھا کہ دوسرا جواب دیتا تھا۔ دوسرے کی بات ختم ہونے سے قبل تیسرا بول اوٹھتا تھا۔ ایک نئی بات کہتا
تھا۔ اوستاد کا کوئی خاص ادب واحترام تعلیم میں نتھا۔ اسی فقرہ پر یہہ بحث جو بے ترتیب تھی کوئی ۴۵
منٹ رہی پھر جماعت برخاست ہوتے پر میں نے حضرت مرزا صاحب سے مصافحہ کیا۔ اندر گھر میں جارہے تھے
بیٹھ گئے۔ میں نے نام بتایا۔ ہنسے کہ بہت اچھا اور نیا نام ہے۔ میں نے کہا دینی واسلامی معاملات میں آپسے
گفتگو کرنی ہے مگر آپ خستہ ہیں اس لئے اور وقت مقرر فرمائیے۔ کل یہی وقت یعنی ۹ بجے صبح مقرر کیا اوس
دن (جمعرات) کو درس نہیں دیتے اور نہ جمعہ کو ۔

ہمارے ساتھی نے کہا کہ بمقابلہ جناب مرزا صاحب شیرازی مرحوم کے یہہ زیادہ خشک ہیں۔ حقہ۔ سگار۔
چائے وغیرہ سے مدارات نہیں کرتے۔ مگر ان کی نیک نفسی صاف نمایاں ہے ۔ سگار پینے کے لئے جانا ہو تو
کہیں اور جانا چاہیئے! بازار سامرہ کا مختصر اور کاظمین سے بھی کوئی ایک چہارم ہے ۔

آج صبح ۷ بجے پسر جناب سرکار مرزا صاحب یعنی جناب آغا مرزا صاحب کو لکھا تھا کہ ملاقات کے لئے وقت
سہولت مقرر فرمائیں ۔

آج ایک ہندی سید اور سامرہ کے ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی۔ عرب سامرہ نے روٹی خریدتے وقت بطور
خیرات کچھ مانگا۔ ہندی زوار نے انکار کیا۔ عرب نے اوسپر سب کیا یعنی گالی دی۔ معلوم ہونے پر سید جواد نے
کہا پتا دو میں سزا کراؤں گا۔ قید کراؤں گا۔ لوگوں نے رفع دفع کر دیا کہ سفر میں ایسی مکروہات پیش آتی ہی ہیں۔

درمیان عمر بتائی جاتی ہے - جناب مرزا محمد حسن شیرازی کے جانشین و شاگرد ہین - آواز کمزور ہے مثل کاظمین
کے یہان بھی ایک لڑکا لوگون کے سامنے بیٹھا ہوا نماز کے ارکان بتاتا رہتا ہے - کیونکہ آواز مطلق نہین آتی -
صحنِ اندرونی حرم مین نماز ہوتی ہے اعلیٰ درجے کے قالین بچھے ہوئے اور سامنے لالٹینون کی روشنی
ہے - نماز نہایت خوبی و خلوص سے ہوتی ہے - اندرحرم مین ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی طرف سے برابر
روشنی ہوتی ہے اور پٹنہ کے رئیس سید بادشاہ نواب کی طرف سے بھی - حرم کے بیرونی تیسرے صحن کے دروازے
اور کواڑ البتہ قدرے شکستہ اور لایق مرمّت ہین خدا کسی رئیس کو توفیق دے کہ وہ درست کرا دے ؞

یہان اور کاظمین مین شیعہ بالکل اپنی فقہ و طریقے کے موافق اذان دیتے ہین - خدّام و ملازم یہان بھی
طرح طرح سے مانگتے ہین ؞

[۱۲ جون ۱۹۱۱ء = ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ - سامرہ - ۶ بجے صبح]

یہان بھی کونسل جنرل انگریزی وقف لکھنؤ سے خدّام کی امداد کے لئے لوگ مقرر کئے ہین - سید محمد جواد مولوی
زادہ جو جناب مفتی محمد عباس مرحوم کی بہن کی اولاد سے ہین مقرر ہین - جوان اور ذہین و خلیق ہین - خرچ بہت
مشاہرہ کم ہے - دو وقت برابر امداد کے لیئے آتے ہین آج صبح مین نے ہر جگہ زیارتین اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے
(جن کو بہت شوق تھا کہ یہان آئین) پڑھین - اگلے دن والد مرحوم کی طرف سے بھی پڑھین - پھر دیگر عزیزون
کی طرف سے ؞

جناب مرزا محمد تقی | مین آج جناب مرزا محمد تقی مجتہد سامرہ جانشین جناب مرزا صاحب کے مکان پر گیا - ان کا
درجہ شیعہ علماء مین بہت بڑا گو یا نمبر سوم یا چہارم سمجھا جاتا ہے لیکن خواص ان کو سب سے بڑھکر سمجھتے ہین مکان
بیرونی سادہ ہے اور ۲ - ۳ ہزار روپیہ سے زیادہ کی مالیت نہین - فرنیچر یعنی فرش مختصر مگر صاف - چند
کتابین - تعداد مین شاید اکیسویں الغرٰی اخبار (نجف) کے چند پرچے بھی رکھے تھے - اور ایک دو
پرچے ماہوار اور عربی رسالہ "العلم" بھی موجود تھے - جناب مرزا صاحب درس مین مشغول تھے - مین برابر کے

وہ بھی دیا - پھر کہا آپنے کھانا کھایا اوس کا معاوضہ دیجئے - کہا چشم وہ بھی دیا - پھر کہا کہ مین نے آپکو صلاح دی کہ کپڑے اوتار دیجئے ورنہ وہ چوری جاتے اور جیب کا روپیہ بھی لوٹ لیا جاتا - اوس کا بھی اپنا مدوس کا معاوضہ دیجئے - سید صاحب نے قبول کیا - آخر چلتے وقت کہا کہ مہربانی کرکے جو کپڑے و نقد امانت رکھے تھے وہ واپس کیجئے کہ مین یہان سے رخصت ہوتا ہون تب مالک مکان نے کہا کہ دیکھئے آپ یہہ کپڑے پہنکر زیارت کو جاتے تو بیعزتی کے ساتھ چوری ہوتی مین نے نہایت احترام اور آرام سے کپڑے اُترواے ہین اسواسطے مین ان کپڑون کا مستحق ہون - سید صاحب نے مان لیا اور اپنا سا مُنہہ لیکر چلے آئے ❊

آج صبح حسب معمول ۱۲ رکعت نمازین مختلف مقامات پر بہ نیت قربت زیارت پڑھین - اور زیارات حضرت حلیمہ خاتون عمہ امام حسن عسکری و حضرت نرجس خاتون زوجہ امام حسن عسکری و عسکرین (یعنی امام حسن عسکری و امام علی نقی) کی پڑھین نیز حسب معمول قرآن شریف پڑھا اور جس جس کی جو سفارش تھی وہ زیارتین پڑھین ❊

بے مرمت در

حرم کا باہر کا دروازہ شکستہ ہے اور دو تین صحن جو اندر باہر ہین اون مین سے دو بیرونی صحنون مین سامرہ کے شمالی اور جنوبی آبادی کا راستہ ہے - مقام یہان کا کاظمین سے زیادہ کشادہ ہے مگر بیرونی حصہ صحنون کا اور بیرونی دروازے مرمت طلب ہین - کوئی باثروت باجازت دولت عثمانی مرمت کردے تو بہتر ہے - دروازون کی مرمت مین چار پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کا خرچ معلوم نہین ہوتا ❊

غار امام مہدی (صاحب الزمان) کے سبز قبہ پر زیر کلس جو جگہ ہے وہان یہ عجیب بات ہے کہ کلس سے نیچے ایک گھونسلا کسی جانور کا ہے اور اوسپر لقلق بیٹھا ہے جسکو لوگ حاجی لقلق کہا کرتے ہین امام علی نقی و حسن عسکری کے مقبرے کے دو سبز مینار جو دونون طرف ہین اونپر مین نے لقلق کو بیٹھے دیکھا ❊ تعجب ہے کہ گنبد بالکل ڈھلوان مثل دہلی کی جامع مسجد کے ہے اوسپر گھونسلا کیسے بن سکتا ہے اور وہ بھی لقلق کا ! ❊

نماز جماعت سبیل ہو د شتی

کل شام نماز جماعت مین بہت کثرت تھی - مرزا محمد تقی صاحب مجتہد العصر نے نماز پڑھائی تھی یہان اذان کا یہ عجیب طریقہ دیکھا کہ نیچے ایک شخص اذان دیتا ہے اور میناروں پر جو نہایت بلند ہین

اس کا زیادہ خیال بیجا ہے اصلی بات یہہ ہے کہ خود ہمارے یہان بلی ہین روز بڑائیان لڑتی بھی سخت ہوجاتی ہین
مگر اس سے ساری قوم کو بدنام نہین کرسکتے ❖

[سامرہ صبح - ۲۲ جون ۱۹۱۱ء = ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ بروز پنجشنبہ]

اہالی سامرہ — سامرہ کے لوگ جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے سوائے مجتہدین وطلباء کے اور ایک دو خدام کے اہلسنت وجماعت ہین اور مفلس ہین - چونکہ زوار کو پہلے سے ان کی سختی معلوم ہے اسلئے وہ ان کو کچھ نہین دیتے اور نہ یہان زیادہ ٹھہرتے ہین اس سبب سے یہ لوگ ناراض ہوکر کبھی کبھی اکے دکّے زائر کو لوٹ لیتے تھے - اس لئے بدنام ہوگئے - اور بعض زائر یہان نہین آتے - لیکن اب میرے خیال مین عام سائلون کی حالت کاظمین سے قدرے بہتر ہے تھوڑا سا دو تو ان کو کافی ہوجاتا ہے مین نے ہر مقام پر جہان مختلف نیازین ہین اور صندوق رکھے ہین کہین ایک قران کہین نصف قران صندوق مین ڈالا اور خدام کو علاوہ ان دو قران کے دیا جو سب کے لئے مقرر ہین اسی کو ان لوگون نے بڑی دولت سمجھا ❖

ایک دلچسپ تاریخی لطیفہ — اہل سامرہ کی سختی اور لالچ جس کی شکایت بیشک ہے دراصل ان مین پاسنگ بھی نہین - جب مین قسطنطنیہ سے جہاز مین بیروت کی طرف آرہا تھا تو راستے مین کتاب قصص العلماء مین ایک دلچسپ قصّہ سید نعمت اللہ جزائری مرحوم کا دیکھا - یہہ مشہور عالم زمانہ طالبعلمی مین نجف سے سامرہ آئے تو ایک متشرع شخص ہر استقبال کو آیا اور کہا اہلاً وسہلاً ذرا تبرّکاً ہمارے خچر پر سوار ہوجایئے اور مکان پر تشریف لایئے - اصرار سے اپنے خچر پر سوار کیا جب مکان پر پہونچے تو مالک مکان نے بہت تقاضے سے مسور کی دال جو ابلی ہوئی تھی اور جس کے اندر چند سیاہ دانے بھی تھے کھلائی - پھر ارشاد ہوا کہ یہان کے لوگ چور اور بیدیانت ہین آپ زیارات کو جاتے ہین تو اچھے کپڑے اتار کر معمولی کپڑے پہن لیجئے - چنانچہ علّامہ موصوف نے خوشی سے کپڑے اتار کر پرانے کپڑے پہنے پھر جب زیارت کرکے آئے تو مالک مکان نے کہا کہ میرا حق زیارت کروانیکا دیجئے - سیّد موصوف نے کہا بجا ہے - کچھ نقد دیا - پھر کہا کہ میری خچر پر گانون کے باہر سے آپ آئے - اور کرایہ ؟ عرض کیا بجا ہے

معلوم ہوتے تھے صرف مسجد کی فصیل کھڑی تھی - ایک جرمنی نے اجازت لیکر پرانی کتابون کے بموجب کھودنا شروع کیا تو حمام اور حجرون اور مکانات کی بنیاد پتھر کی اور بڑی اینٹون کے مضبوط فرش جہان جہان نکلے وہ موجودہ زمین سے ۴ - ۵ فیٹ نیچے ہین - عمارت کو بھی گیارہ سو برس گذرے - مسجد کے گرد کی دیوار میرے اندازہ مین ۴۵ فیٹ سے زیادہ بلند ہے اور بڑا آثار ہے - ہر چہار طرف ۵ - ۵ بڑے اور دو دو چھوٹے چھوٹے دروازے ہین مشرق کی طرف اور مغرب کے ہر دو جانب عمارتین کھود کر نکالی گئی ہین - اور بیچ مین بھی حمام اور حوضون کے نشان موجود ہین در شرقی کے باہر عمارتین ہین اور دیوے غالباً بنولون اور تیل کے بطور طاقچے کے ہین جن مین بنولے یا روئی وغیرہ تیل مین ملا کر ڈالتے ہون گے اول کی اینٹین اینتک سیاہ ہین - فرش کے طول و عرض مین خشت نصف نصف گز ہے اور مسجد سے شرق کی جانب عمارتون سے ملا ہوا اور مسجد سے باہر ایک مینار ہے جو خوبصورت تو نہین مگر بلند و جسیم و شاندار چکر دار ہے - اوس کی بلندی میرے اندازہ مین کم و بیش سو گز ہوگی - ہندوستان کی گنبدون کے خلاف زینے کے چکر اندر نہین بلکہ باہر کی طرف بنے ہوئے ہین - مسجد کا طول تخمیناً ۱/۸ میل اور عرض ۱/۱۲ میل ہوگا - کم از کم مسجد شاہی لاہور جو ہند کی سب سے بڑی مسجد ہے یا مسجد بھوپال جو اوس سے بھی بڑی ہے یا مسجد گلبرگہ جسکے کل ۱۷۱ برج ہین اور جامع مسجد دہلی میرے خیال مین یہ مساجد اس کے اندر آسکتی ہین - یہ مسجد اوس زمانہ مین ضرور آباد ہوگی - اور نہ یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر یہان آبادی ہوگی کیونکہ ایسی مسجد بنائی گئی ہے جس مین یقیناً ایک لاکھ نمازی ایک وقت مین آسکتے ہین - مسجد خانۂ خدا ہی اسلئے باقی ہے اگرچہ غیر آباد ہے - ایک جرمن نے اسکے آثار معلوم کئے ہین - یہان سے ایک فرسخ پر تخت گاہ عباسیہ نظر آتا ہے جو بالکل ویران اور کھنڈر ہے کہتے ہین کہ یہان وہ تہہ خانہ تھا جس مین ائمہ اثنا عشر کے آخری ائمہ مدتون قید یا نظر بند رہے تھے یہ حالت دیکھکر عبرت ہوتی ہے اور قدرت خدا نظر آتی ہے کہ عباسیون کا وہ جاہ و جلال کہ شعرا اور قصہ گویون کے قلم اوس کے بیان سے عاجز ہین - اور اہل بیت کی وہ مظلومیت کہ اون سے ملنا یا اون کے

دائین اور بائین ایک ایک آدمی وہی اذان دہراتا جاتا ہے - اذان واقامت و نماز بہت آہستہ آہستہ
دیر مین پڑھی جاتی ہین اور بعد نماز عشا کے روضہ پر قرآن خوانی ہوتی ہے - تھوڑی دیر معمولی روضہ خوان
جا کر پڑھتے ہین - مگر اوس اثنا مین بہت سے لوگ چلے جاتے ہین کچھ آجاتے ہین - جہان جماعت کی نماز روضہ کے
شرقی چبوترے پر ہوتی ہے سامنے ایک سلسلہ لالٹینون کا روشن کر دیا جاتا ہے - اور بعد مین کوئی شخص پانی
کی سبیل کرتا ہے - جو نمازی پینا چاہے سقے کو کچھ دیتا ہے وہ اون لوگون کو پلاتا ہے - بہت سے آدمی موم
بتیان لیے پھرتے ہین اور لوگون سے کہتے ہین کہ حرم مین روشنی کرا دو - ایک بنڈل ایک قران کو آتا ہے -
اس مین آٹھ بتیان ہوتی ہین وہ روشن کرتا ہے اور تھوڑی دیر مین بجھا کر اپنی جیب مین رکھ لیتا ہے - مگر لوگ
جو منت یا ارادہ کر کے آتے ہین اوسی حرم کے کسی حصے مین جہان روشنی کم ہو روشنی کرا دیتے ہین اور بموجب اپنی
نیت کے ثواب حاصل کرتے ہین - یہ اور بات ہے کہ روشنی کرنیوالا فوراً گل کر دے ؂

مین نے بھی روشنی کے دام دیے اور بعد نماز اوس نائب کلیدبردار نے کچھ شمعین دکھائین کہ وہ میرے لیے روشن کی
ہین مگر ہمارے خادم کے فرزند کو یقین نہ آیا مین نے جھاڑ نواب صاحب رامپور کے بھیجے ہوئے روشن دیکھے اور کاظمین
مین بھی - جب زوار ہندی آوین تب مجبور گر روشن کرنے ہی پڑتے ہین اور چونکہ کوئی جھاڑ ایسا نہین ہوتا کہ جس مین کچھ
زوار نہ آئین - اعلیٰ حضرت ہز ہائینس نواب صاحب و دیگر رؤساء کے وقف کا منشاء پورا ہوتا ہے اور پیچھے بھی سنا ہے
کہ روشنی ہوتی ہے - چونکہ خرچ کافی ملتا ہے اس مین سے اگر کچھ خدام کو بچ جاتا ہو تو تعجب نہین اور نہ حرج ہے ؂

آثار قدیمہ

صبح کے گیارہ بجے (صبح کے سات بجے عربی) سامرہ سے باہر ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک بہت
بڑی مسجد کا بقیہ ہے جسکو غالباً متوکل باللہ خلیفہ عباسی کی بنا کہا جاتا ہے - اسکو دیکھنے گیا - راستے مین سامرہ
کی فصیل آئی جو اچھی حالت مین ہے اور اس جدید قصبہ کی بنی ہوئی ہے - اصلی سامرہ کی آبادی جیسا کہ موجودہ
کھنڈرون سے معلوم ہوتا ہے ۵ - ۶ میل طول اور اسی قدر عرض مین ہوگی - نشانون سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر کی طرف
مسجد مین چارون سمت عمارات تھین اور ایک طرف باہر کی طرف بھی - مگر اب ایک دو سال قبل صرف مٹی کے تودے

متین تقریر کی اور کہا کہ "سب قوموں سے میل جول چھوڑنا ایک عمومی جنگ میں پڑ جانا ہے اور یہہ ممکن نہیں" اصلاح اخلاق کافی اور جامع لفظ ہے"۔ میں دو دن سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اُنھوں نے افسوس کیا کہ آخر میں جب وقت کم رہگیا آپ سے ملاقات ہوئی۔ اِن کے نام مرزا احمد حسن و مرزا محمد علی کاملی ہیں۔ ایرانی الاصل ساکن رنگون اور حال وارد سامرہ ہیں۔ سلطان نے کہا کہ ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی ہیں۔ یہاں کوئی مکتب بچوں کے لئے نہیں۔ وہ کہتے تھے کہ یہاں بعض لوگوں کا قول ہے کہ بچوں کا فحش میں مبتلا رہنا مکتب بد میں تعلیم پانے سے بہتر ہے۔ مگر سوال یہہ ہے کہ اگر تعلیم بھی ظاہر پرستی اور خود غرضی سکھانے والی ہو تو اوس سے کیا نتیجہ ہے؟

ملاقات با حضرات دماکرات در سامرہ

بعد فراغت زیارت بھر ۲½ گھنٹے ملاقات رہی۔ میرے لئے اونھوں نے کربلا اور نجف اشرف میں تین آدمیوں کے نام خطوط دیئے جن سے ملاقات لازم ہے۔ یہہ تینوں شخص فرقۂ دماکریٹ سے (جس کا ذکر مابعد آئیگا) تعلق رکھتے ہیں۔ اوس فرقے کا چھپا ہوا پروگرام بھی اونھوں نے دکھایا۔ میں نے اوس میں ۷-۸ سواد کو مُضر اور ۱۰-۱۲ سواد کو قبل از وقت بتایا۔ باقی ۴۶-۵۰ سواد کی تائید کی۔ سواد (مادہ کی جمع ہے) یہاں دفعات کو کہتے ہیں۔ ان صاحبوں نے کہا کہ "بہت سے مُلّا عموماً جناب سید کاظم طباطبائی کے ہمخیال ہیں اور مشروطہ حکومت کو ناپسند کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض مُلّا جناب اخوند مُلّا محمد کاظم خراسانی کے حق میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو بدترین انسانوں کی حق میں بھی مستعمل نہیں ہوتے اور خفیہ جلسوں میں اون کو بدزبانی سے یاد کرتے ہیں۔ جناب شیخ عبد اللہ مازندرانی جناب اخوند کے ساتھی ہیں اور بس[۱]۔ لیکن باقی لوگ ایسے پھر گئے ہیں۔ میرا مقصد چونکہ کسی خاص فرقے سے تعلق پیدا کرنا نہیں بلکہ عموماً ایک صلاح دینی ہے کہ سب مسلمان اپنے تمدن کی اصلاح کریں اس لئے کوئی خاص نسبت دماکرات یا اعتدالی سے رکھنا منظور نہ تھا تاکہ مجھپر اون کے اختلافات کا اثر نہو۔ جناب مرزا محمد رضا فرزند جناب مرزا محمد تقی مجتہد العصر سامرہ (جانشین جناب سرکار مرزا)

---

[۱] لیکن واقعی شیخ عبد اللہ مازندرانی کے علاوہ آقائے شریعت اصفہانی۔ آقائے صدر مرزا محمد تقی شیرازی مرزا حسین صاحب یہ حضرات کم و بیش شخصی حکومت اور پرانے مظالم کے خلاف رائے ظاہر کر چکے ہیں ۱۲

پاس جانا بھی جُرم تھا لیکن اب عباسیون کا نام ونشان مفقود ہے۔ مگر ایک ویران سی جگہ اور اوس کے سامنے شاندار طلائی قبہ والی مظلوم نوجوان ائمہ کا نظر آتا ہے جو کم عمری مین زہر سے ختم کردیئے گئے۔ اور اسی مسجد کے نیچے سے ہزارہا آدمیون کے قافلے چلے آتے ہین۔ اون کی ظاہری حکومت نہونے پر باطنی حکومت لوگون کے دلون مین کسقدر ہے کہ انسان اوس کا اندازہ کرنے سے قاصر ہے اور جو لوگ محض ظاہری حکومت رکھتے تھے گو وہ کیسی ہی شاندار تھی اون کا نام صرف اہل بصیرت کے لئے موجب عبرت ہے۔ جو لوگ ظاہری دولت وحکومت اور ٹیپ ٹاپ شان وشوکت پر فخر کرتے ہین اور خالص للّٰہیت اور سچی اسلامی حقانیت کو حقارت سے دیکھتے ہین اون کو یہ منظر اور تصرف بہتر نصیحت سکھا سکتے ہین۔ مگر کتنے ہین جو آنکھ یا کان رکھتے ہین۔ بعض جاہل ہندوستانی شیعہ اون لوگون کو مطعون کرتے ہین جو مسجد یا کھنڈرات کو دیکھنے جاتے ہین۔ مگر مین نے کہا کہ شیعون کو کہین حکم نہین کہ سفر مین آنکھون پر پٹیان باندھ لین اور دماغ گُدی کے پیچھے ڈال دین ÷

یہان سے دریائے دجلہ کے دوسری طرف کچھ ٹیلے نظر آتے ہین جن کی نسبت مشہور ہے کہ اصحاب کہف کے غار ہین اور کُتے کے بھونکنے کی آواز رات کو آتی ہے۔ مرزا محمد رضا فرزند جناب حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی مجتہد العصر کہتے تھے کہ یہہ عوام کا خیال ہے ہمارے خادم کے لڑکے قاسم نے بھی کہا کہ اصحاب کہف کا کُتا رات کو بھونکا کرتا ہے ÷

– آخر مین فارغ ہو کر مرزا آغا صاحب فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی (سرکار مرزا) کے یہان گیا۔ اُنھون نے وقت مُقرر کیا تھا۔ معمولی اخلاق سے وہ اور جملہ حاضرین کھڑے ہوگئے۔ مین نے اپنا مضمون "ترقی اقوام وملل" سُنایا۔ چند دیگر علماء بھی تھے۔ سب نے تعریف کی۔ رائے کو کہا تو اُنھون نے فرمایا کہ میری یہہ رائے ہے کہ اس مسودہ مین بہت با زیادہ ہونی چاہیئے کہ ایسی کارروائی ہو کہ بد مذہبون کی صحبت سے ایران کے لڑکے نہ بگڑین اور علماء کی وقعت مین فرق نہ آوے اور دین پر عمل ہو۔ وہان دو لائق جوان موجود تھے جنھون نے نہایت

ہین بہت اعتبار کرلیا ہے - پھرے سوال پر اونھون نے کہا کہ بعض جُہلا، جو مقابر ائمہ علیہم السلام کو سجدہ خواہ بوسہ بطور سجدہ کرتے ہین وہ ممنوع ہے - عوام جاہلانہ طریقے سے جناب امیر کی تعریف کیجاے تو خوف ہے جو ہین جس سے دین ہین فرق پڑنے کا اندیشہ ہے - اونھون نے شیخ مفید کی شرح اعتقادیہ مصنفہ شیخ صدوق کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ اس لایق ہے کہ انگریزی ہین اوس کا ترجمہ کیا جاوے - شیخ مفید نے تمام خلاف عقل باتون کی تردید کردی ہے - خود جناب سید کلب باقر نے پختہ اور سلیس عربی نظم ہین ایک کتاب اعتقادات مین لکھی ہے وہ مجکو دی - واقعی بہت خوب لکھی ہے - اگرچہ طویل زیادہ ہے اور بعض جگہ الفاظ قدرے سخت ہوگئے ہین اوسلئے وہ خود کتاب کے بعض ابواب دوسرے فرقون کو پڑھنے کیلئے نہین دیتے - یہہ رسالہ ہندوستان مین چھپا ہے اس وجہ سے غلطنامہ جو یہان کا تحفہ ہے بہت طویل ہے - یہ بھی فرمایا کہ مرزا محمد تقی صاحب سب علماء سے زیادہ محتاط (عالم) اور نیک نفس ہین اور لوگ خود اونکے ممبر پر بیٹھکر دوسرون کو تقلید کا وعظ کہتے ہین - مگر باوجود لوگون کو اشتعال دینے کے وہ کوئی شکایت نہین کرتے - جسقدر محترم لوگ کربلا اور نجف ہین ہین وہ مرزا محمد تقی کی تقلید کرتے ہین - لیکن چونکہ طریقہ اشتہار کو وہ ناپسند کرتے ہین لہذا ہند کے لوگ اوس سے ناواقف ہین - ہندوستان کے لوگون ہین اوس کو مانا جاتا ہے جسکے اشتہار دینے والے زیادہ ہین اس وجہ سے دو تین آدمیون کے سوا ہین نے جناب مرزا محمد تقی کا نام کسی سے نہ سُنا تھا ؁

بازار بغداد بغداد ہین بنک شہنشاہی عثمانی ہین چک بھنانے گیا - مالکان بنک ہین زیادہ حصہ دار انگریز یا بعض فرانسیسی ہین - بنک کا نام شہنشاہی عثمانی ہے - آج بوجہ شنبہ ہونیکے جو یہود کی عام تعطیل کا دن ہے دو ثلث سے زیادہ دوکانین بند تھین - بازار بیرونق تھا - یہ بازار مسقف ہے - اوس کا عرض پانچ چھ گز ہوگا - پانی پت کے بڑے بازار سے زیادہ نہین - مگر دوکانین اور اوس کے پیچھے عمارتین مال سے لبریز ہین - مُسلمانون کی دوکانین سواے چند دوکانون کے کم اور کم رتبہ ہین - ؁

ایڈیٹر العلم مطبع آداب ہین سید محمد علی شہرستانی ایڈیٹر العلم سے ملنے گیا - یہ عربی و انگریزی ٹائپ کے

بھی موجود تھے۔ وہ بہت ذہین اور عمدہ خیال کے نوجوان ہیں یہ تینوں صاحب بہت دور تک جہاں تک مجکو پہونچانے
آئے۔ حرم میں دربار زمین بوس ہونے کے بعد یہان کے خدام نے مجھپر ہجوم کیا اور ہر جگہ اُن کو کچھ کچھ دینا پڑا۔ واقعی یہان کے
لوگ سخت مفلس ہیں اور بے تمیزی سے مانگتے ہیں مگر یہ غنیمت ہے کہ دو چار روپیہ میں سب کا بھگتان ممکن ہے جس
خادم کے یہان ٹھہرے اوس کا کرایہ مکان وغیرہ البتہ جدا ہے۔ جناب مرزا محمد تقی مجتہد سے دوبارہ نہ مل سکا
اس خیال سے کہ اُن کے سامنے اپنا مضمون عرض کرنے میں بہت دیر لگیگی اور اصلاح تمدن کے خیالات کا ایک گھنٹہ
میں ذہن نشین کرنا شاید مشکل ہو صرف جناب اخوند صاحب کی خدمت میں عرض کرنا کافی ہے۔ یہان رخصت کے وقت
دائیں بائیں دونوں طرف ہو کر شانہ کو بوسہ دیتے ہیں۔ کاظمین میں بھی معزز آدمیوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔
بعض لوگ کان میں دعا بھی پڑھتے ہیں میرے ساتھ مرزا محمد رضا اور اون کے ساتھیوں نے ایسا ہی کیا۔

[۲۳ جون سنہ ۱۹۱۲ء = ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ]

شام کو جہاز پر آگیا۔ خادم کا فرزند سید قاسم انسانیت سے کافی کھانا اپنے گھر سے لایا۔ میں نے اوس کو
بطور تحفہ ایک چیز دینی چاہی تو اوس نے نہایت اصرار کے بعد لیا۔ اور پھر بھی بار بار واپس کرنا چاہتا تھا اور
کہتا تھا کہ مجکو لینے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ نوجوان عربی کتب بے تکلف پڑھتا تھا۔ میں نے اوس کو اپنے زمانہ
قیام میں سمجھایا کہ محض خادمی میں اتنے لوگوں کی معاش ممکن نہیں تم زراعت یا تجارت کرو مگر وہ نہ سمجھا اور یہ
جواب دیا کہ میرے پاس سرمایہ نہیں لیکن اس کے خاندان کے پاس اراضی قریب سامرہ موجود ہے۔

رات کو جہاز سامرہ ہی میں کھڑا رہا اور صبح کو روانہ ہوا۔ واپسی کا سفر ۲ گھنٹے کا ہے۔ کیونکہ دریا کے
اندر پر چلنا ہوتا ہے اور اس میں ایک تہائی وقت خرچ ہوتا ہے چنانچہ بعد ظہر کاظمین پہونچے۔ شام کو زیارت حرم سے
مشرف ہوا۔ رات کو یہان صحن میں خوب روشنی اور رونق اور آدمیوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔

ملاقات با مجتہد مہدی و مذہبی گفتگو

صبح کو مولانا سید کاظم باقر سے ملاقات ہوئی۔ اونھوں نے فرمایا کہ عموماً جاہل شیعوں نے
غلات کی روایات پر جو ان لوگوں نے بہت کثرت سے خلاف قرآن و حدیث بنا دی

مسیّب | مسیب جو کربلائے معلی سے ۱۶ - ۱۷ میل پر وہ مقام ہے جہان حضرت مسلم کے فرزند دن کا مقبرہ ہے اور ایک کوئی بزرگ حضرت مسیب نے اس دھبے کو مٹانے کے لئے کہ وقت پر فرزند رسول کی کربلا میں مدد نہین کی چند ہزار آدمیون کو لیکر ابن زیاد اور یزید پلید کی فوجون پر یکدم حملہ کیا اور سب قتل ہو گئے - مسیب خاصا بارونق اور آباد قصبہ معلوم ہوتا ہے - بڑے بڑے قہوہ خانے جس مین لکڑی اور بان کے بیشمار بنچ پڑے ہوئے تھے دریا کی دوسری طرف موجود ہین - دہان سے دریا کے دوسری طرف گاڑیان بدل لی جاتی ہین - پل لکڑی کا ہے مگر باقاعدہ نہین یعنی تختون کے بیچ مین جگہہ کھلی ہوئی ہے - غفلت ہو تو دریا مین گر جاوین یا پیر پھنس جاوے خاصکر رات کے وقت روشنی پل پر کافی ہوتی ہے یعنی قطار لالٹینون کی چلی جاتی ہے جو دور سے خوشنما معلوم ہوتی ہین - اس مقام کا فاصلہ بغداد سے چالیس میل کے قریب ہے ؎

[کربلائے معلے - ۲۴ جون ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

تقریباً ۸ بجے پہونچے - زمین کربلائے معلی کی خراب اور قابل زراعت نہین - بہ تکلف باغ وغیرہ بنائے گئے ہین یہان میرا قیام سید ہاشم خادم کے مکان مین ہے جس کا مردانہ و زنانہ مکان ملا کر مرحوم میر صاحب خیرپور نے ساٹھ ستر ہزار روپیہ کے خرچ سے بنوایا تھا اور پھر اپنے خادم ہی کو دیدیا - خود قیام بھی نہین کیا بلکہ خیمے مین مقیم رہے - اصلی خادم سید ہاشم موجود نہ تھے اون سے اور میرے چھوٹے بھائی خواجہ غلام السبطین سے جب وہ ریاست خیرپور مین تھے خوب ملاقات تھی - اون کے بھتیجے سید حمید نے اصرار سے ٹھیرایا - مکان بہت عمدہ ہے اور خوش وضع - خدام مین رقابت ہے - سید عبود کے لوگ اس بات سے راضی نہوئے کہ مین وہان نہ ٹھیرا - مگر وعدہ کر چکا تھا اس لئے اپنے ساتھیون کو چھوڑ کر وعدہ پورا کرنا پڑا - یہان بھی کونسل خانہ کے آدمی ہندی زائرون کے استقبال کیلئے موجود تھے ؎

موٹرکار کا انتظام ہونا چاہیے | بالفعل یعنی دس برس تک (جبتک ریل ہو جاویگی) بہتر ہے کہ سرکار برطانیہ مواقع کو دور کر کے کوئی کمپنی موٹر کار جاری کر دے - کیونکہ یہان کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کی آمدنی صرف [illegible]

حروف کا قاعدہ مطبع ہے۔ ایک کمپنی مالک ہے اور اکثر لوگ عرب عجم وغیرہ برابر آتے رہتے ہین ✣

سید محمد علی صاحب نے یہ سنکر کہ سامرہ مین مکتب نہین بنا بہت حسرت سے کہا کہ "بس شیعون سے کچھ امید نہین اون کو بحال خود چھوڑ دو"۔ ایک نوجوان اون کا رسالہ لینے آیا جو کسی مدرسہ مین غالباً فوجی مدرسہ مین معلم یا افسر تھا بظاہر ترک تھا عربی بولتا تھا۔ مگر معلوم ہوا یہودی ہے ✣

روانگی جانب کربلائے معلےٰ | بسبیل مراجعہ روانہ ہوا چار پانچ بجے دن کو گاڑی جاتی ہے بیس گاڑیان چار چار گھوڑون کی تھین اکثر گھوڑے نے تین تین سو چار چار سو روپیہ کم کے نہین راستے مین بغداد سے ایک میل تک گاڑی کے گرنے اور لوٹنے کا نہایت سخت اندیشہ تھا۔ کیونکہ آبپاشی کی بلند نالیون پر جو معمولی طور سے چھپی ہوئی تھین گاڑی نہایت تیزی سے جاتی اور گرتی اور چڑھتی تھی۔ اس حصے مین نئی آدمی کو بہت سنبھل کر بیٹھنا چاہئیے۔ گاڑی مین ہجوم تھا اس لئے مین کوچ بکس پر بیٹھ گیا۔ مگر یہان اتفاق سے شریر اور شراب سے بدمست مخمور قاطرجی سے کام پڑا دو گھوڑے بدپائے تھے جو راستے مین نہایت خوفناک لاتین مارنے آتے تھے اور جوت پیرون مین پھنس جاتا تھا مگر قاطرجی نے اوس کا یہ علاج رکھا تھا کہ زیادہ پیٹا جاوے تاکہ گھبرا کر اور بیتاب ہو کر خچر پاؤن مارے اور کبھی نہ کبھی ان خچرون کی ٹانگین پھندے سے نکل جاوین۔ قریب تھا کہ گھوڑے کی ٹانگ یا میری ٹانگ ٹوٹ جاوے۔ مگر اس چار گھنٹے تک خدا نے محفوظ رکھا۔ ایسا خطرہ زندگی کا یا کم از کم ایک عضو کے ٹوٹنے کا اب تک کبھی نہوا تھا اس وقت جان کا بچ جانا خدا کی مہربانی اور معجزہ تھا۔ سڑک کچی اور چندان بُری نہین مگر راستے مین پانی کی نالیان اور بہت ہی اونچی نیچی ہین اس وجہ سے گاڑیان چڑھتی اترتی رہتی ہین۔ کھلانے والے بالکل احتیاط نہین کرتے بے تحاشا نکلتے ہین۔ خاصکر جہان جہان خراب راستہ ہو وہان ان کا جوش بڑھتا ہے۔ میرے خیال مین پندرہ بیس ہزار کے خرچ سے دس بیس جگہ مختصر سڑکین بنادی جاوین تو تکلیف چھوٹ جاتی رہجاوے۔ راستے مین آبپاشی چھوٹے چھوٹے رجبون کے ذریعہ سے بہت تھی۔ لیکن عموماً کم قیمت چیزون کی کاشت ہوتی ہے۔ البتہ کربلائے معلےٰ کے قریب کھجورون اور میوون کے باغ بہت ہین ✣

جدا ہے - قبہ سے باہر حضرت حبیب ابن مظاہر کی قبر بھی جدا ہے۔ اگرچہ یہہ امر مشتبہ ہی اور باقی سب شہدا
ایک ہی قبر مین مدفون ہین یہان سے کوئی ۱/۲ میل یا ۱/۴ میل حضرت عباس علمدار کا روضہ ہے جس کی اندر خوشنما
شیشے کا کام ہے - روضہ چھوٹے پیمانے پر سید الشہدا کے روضہ کی طرح بنا ہے درمیان ہر دو روضون کے نہایت
خوبصورت بازار ہے جس مین بہت کچھ تجارت ہوتی ہے - لوٹ کر شیخ عبدالرحمن (علی اصغر) و مرزا عابد الحسین
سے جو سفر مین شریک ہوئے ہین ملاقات ہوئی یہان اتفاق سے ایک اور ہندی صاحب سے ملاقات ہوئی وہ مشہور
صاحب اخباری عالم مولوی مرزا محمد اخباری کے فرزند مولوی حسن یوسف صاحب ہین اوںھون نے چاے کی دعوت کو کہا
شام کو ہم نے حجۃ الاسلام جناب سید محمد باقر کے پیچھے نماز پڑھی صحن مین آقاے صدر و شیخ حسین مازندرانی
فرزند شیخ زین العابدین مازندرانی و شیخ الاسلام اردکانی کی جدا جماعتین ہوتی ہین حضرت اردکانی و مابعد آقاے صدر
کی نماز مین لوگ زیادہ تھے ✤

وعظ حاجی شیخ محمد شام کو مغرب کے ایک گھنٹے بعد ایک نہایت معمر اور قدرے مقدس شکل کے عالم نے
جن کا نام حاجی شیخ محمد ہے صحن مین وعظ کہا - یہہ ایرانی ہین اور نہایت بلند منبر پر بیٹھکر جو صحن مین رکھا ہوا
ہے وعظ کہتے ہین شکل شاندار اور لہجہ پُر اثر ہے - اول ایک خطبہ عربی مین پڑھا جو میرے بھائی خواجہ
غلام الحسنین کے خطبون سے بھی دُگنا تھا - پھر اصلاح اخلاق کے متعلق ایک خطبہ نہج البلاغہ کا پڑھکر
اوس کا ترجمہ فقرہ بفقرہ کا سنایا - ما بعد بتایا کہ اصل منشاء مذہب کا یہہ ہے کہ انسان اپنے کو پہچانتے
اور اوس کے دو طریقے ہین - اول تہذیب الاخلاق یہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ اپنے سے بڑے اور اپنے برابر
اور اپنے سے چھوٹے کو پہچانے اور اون کے فرایض ادا کرے - آیات قرآن اس کی متعلق پڑھین - دویم
تدبیر منزل - وہ یہ کہ اپنے متعلقین کو پہچانے اور اون کے حقوق ادا کرے - سویم سیاست مدن یعنی برے
کامون کی سزا - سیاست مدن کے بیان مین اوںھون نے کہا کہ بھائیون اور بہنون صاحب العصر کے منتظر رہو
کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ اخیر زمانہ مین شریعت کے احکام اوٹھ جاینگے - مین بلا پردہ کہتا ہون کہ اب مذ

بغداد و کربلائے معلےٰ کے ممکن ہے اور اگر درمیان کربلا و نجف اشرف ایک لاکھ کی آمدنی سمجھی جاوے تو ڈھائی لاکھ کی آمدنی ہو سکتی ہے - آج بیس عرابانہ تھے ۹ - ۹ مسافروں کی جگہ ہر گاڑی میں ہے جس کی میزان آمدنی دو دو روپیہ آٹھ آنہ فی مسافر کے حساب سے ۴۵۰ روپیہ کی ہوئی - اگر والیس ازکربلا کا کرایہ آج کا صرف ۱۲۰ روپیہ سمجھا جاوے تو ساتسو روپیہ روزانہ اور اکیس ہزار ماہوار سے زیادہ آمدنی ہوئی جس کی میزان تین لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ ہوتی ہے - اگر ہم کربلائے معلی و نجف اشرف کے درمیان آمد و رفت کو دو لاکھ اسی ہزار ہی سمجھیں تو چھ لاکھ روپیہ سالانہ گاڑی کو مسافروں سے آتا ہے ✣

ہماری گاڑی پر گاڑیبان مختلف منزلوں پر عرب ایرانی ہر دو تھے - مگر عرب گاڑی بان قدرے وحشی او بیدرد تھا - حالانکہ نوجوان تھا - ایرانی ایسا نتھا - مگر ایرانی شاگرد (یعنی کوچبین کا مددگار) زیادہ چالباز و آرام طلب تھا اور ایک ترکیب سے میری نصف جگہہ پر قابض ہو گیا ✣

[مقام کربلائے معلی - ۲۴ جون ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

عام حالات کربلائے معلی مولوی جلال الدین حیدر ایم - اے کے برادر مولوی شبیر حسین و شیخ باقر علی صاحب (جو یہاں کے منتہی طلباء میں سے ہیں) مجھ سے ملنے آئے - سید حمید نے دعوت بھی کی - وقت کی کمی کے باعث سہ پہر کو حاضر روضہ ہو کر زیارت سے فارغ ہوا - قبہ اور صحن کی مشابہت کاظمین سے بہت ہے البتہ عمارت ویسی نئی نہیں اور میناروں پر سے کہیں کہیں کام اُتر گیا ہے جس کی مرمت ہو رہی ہے - آدمیوں کا ہجوم بہت زیادہ ہے - ناظم پاشا نے جن کی لیاقت تو ماہ کے اندر عجیب طور پر ظاہر ہوئی بازاروں کو جو روضہ سے متصل ہیں یا جو روضہ سید الشہدا اور حضرت عباس کے درمیان چلے جاتے ہیں دکانوں کو یکساں و خوبصورت کر دیا ہے بعض کی تعمیر اب بھی جاری ہے مگر بسبب موقوفی والی موصوف اب سستی سے تعمیر ہو رہی ہے ✣

[۲۵ جون ۱۹۱۱ء - زیر قبہ سید الشہدا]

روضہ میں اندرونی قبہ امام حسین علیہ السلام سید الشہدا اور حضرت علی اکبر پسر نوجوان سید الشہدا کی قبر جدا

میونسپلٹی سے باہر ہوئی ہین جنپر کندہ ہے کہ آبدہ حریت یعنی زمانہ آزادی کا آغاز فلان تاریخ کو ہوا - یہ تبرک [illegible]
مین اس غرض سی ہر مقام پر بتقلید انقلاب فرانس لگائی گئے ہین کہ لوگ آزادی کے نام سے واقف ہو کر آیندہ کوئی
خطرہ ہو تو حریت کی مدد کرین اور حریت کے معنی سمجھین - آج باہر سے یہان کا جیلخانہ دیکھا - بہت بڑے مکان مین
جسکا احاطہ وسیع ہے واقع ہے مگر مکان بوسیدہ اور پرانا ہے - شہر مین فقیرون کی بہت کثرت ہے مگر پہلے
دن کا تجربہ ہے کہ زیادہ پیچھا نہین کرتے اور یہان اون کو ملتا بھی زیادہ ہے تاہم جہان جاؤ فقیر ملینگے
صبح کو سید حسن یوسف صاحب پسر مرزا محمد صاحب اخباری جو مشہور عالم اخباری مشہر تھے اون کے یہان شربت
اور چاء کی دعوت تھی اور ہم نے کل شرکت کا وعدہ کیا تھا - وہان جناب شیخ حسین صاحب مجتہد العصر پسر شیخ الاسلام
شیخ زین العابدین مجتہد بھی تشریف رکھتے تھے خاص طور پر محبت و احترام سے ملے اور فرمایا افسوس ہے کہ تم
جیسے آدمیون کو ہم یہان نہین رکھ سکتے ورنہ یہان آپ سے بہت فائدہ ہو - اور دیگر تعریف و توصیف کی -
اور کہا انشاء اللہ یہہ سفر ایران و اسلام کے مفید ہوگا - ان کے برادر جناب شیخ محمد آجکل طہران مین ہین -
مجلس تمیز کے افسر ہین اون کے نام خط دینے کا وعدہ کیا - مرزا محمد صاحب کا بڑا زبردست کتب خانہ ہے - اون کے
انتقال کو چند ماہ گذرے ہین - چند فرزند چھوڑے جو سب موجود ہین اون کا ایک قیصریہ یا گنج ہے (یہ دومنزلہ
عمارت ہے نیچے دوکانین ہین اوپر دوکاندار رہتے ہین اور برابر کے مکان مین خود رہتے ہین - جن کا کرایہ
چار روپیہ ماہوار ہے - یہان بازار کی طرف دروازہ رکھکر گنج بنانے کا طریقہ مرزا محمد صاحب
نے جاری کیا ہے - اس عمارت کو قیصریہ اخباریہ کہتے ہین - بمبئی مین کہین کہین
ایسے گنج ہین شکل اس طرح کی ہوتی ہے



مدرسہ جعفریہ حائریہ ہندیہ

یہ مدرسہ جس مین مولوی ابن شبیر حسین صاحب بھی رہتے ہین ایک چھوٹا سا مکان [illegible]
روپیہ ماہوار کا ہے اوپر امام باڑہ (حسینیہ) جس مین طلبہ پڑھتے ہین - کرایہ عزاداری مین صرف ہوتا ہے
زیادہ تر خرچ مولوی ارشاد حسین صاحب کے ذمے ہے اور مدرسہ کا نام مدرسہ جعفریہ حائریہ ہے - کچھ کم [illegible]

سارق کے ہاتھ کاٹے جاتے ہین بلکہ قید کی سزا ملتی ہے۔ نہ شرابخوار کی حد ہے۔ زنا کی حد کے احکام دُنیا سے اوٹھ گئے۔ آخر مین عظمت رسالتمآب اور اطاعتِ رسُول پر اونھون نے زور دیا +

ایک معمر عالم سے ایسے ہی وعظ کی توقع تھی۔ مگر مجھے سخت تعجب ہوا کہ اونھون نے اس پیرایہ سے گویا سابق شخصی سلطنت کی تائید کی۔ گو سلطنت بنی اُمیہ یا بنی عباس یا قاچار یا سلاطین عثمانیہ مین کب اور کہان شریعت پر پورا عمل ہوتا تھا۔ تمام بادشاہ اور اُمراء شرعی احکام کے اوسقدر حصے پر عمل کیا کرتے تھے جسقدر اون کی اغراض کے خلاف نتھا یا جسکو وہ قابل عمل سمجھتے تھے۔ باقی جن باتون سے اون کا نقصان ہوتا تھا اوسپر آجتک بادشاہون سے لیکر مُلّاؤن تک شاید ہی کسی نے باقاعدہ عمل کیا ہو۔ اخلاق خراب تھے رشوت اور ظلم کا زور تھا۔ اب اگرچہ بد اخلاقی ہے تو انصاف کے لحاظ سے حالت بہتر ہے۔ پہلے بھی بہت سی باتین شریعت کے خلاف ہوتی تھین اب بھی ہوتی ہین صرف شکل بدل گئی ہے۔ پھر اونھون نے چند عورتون کے لئے کہا کہ "مُفلس ہین۔ مین نے بھی دیا تم لوگ بارہ قران (۸ ہے) دیدو اور مجھے خود ضرورت نہین"۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اکثر غریبون کے لئے چندہ کرتے رہتے ہین۔ اسقدر رقم شاید کسی نے نہین دی۔ مگر ایک شخص نے کچھ دیا۔ واعظون کو اپنی لیاقت خانگی گداگری کی امداد مین صرف نکرنی چاہیئے بلکہ کوشش کرکے ایک محتاج خانہ قائم کرنا چاہیئے۔ مگر یہان گداگری مثل خادمی کے خاصہ محترم پیشہ ہے۔ ہر جگہ مُسلمانون مین ذرائع معاش کی ترقی دینے کے لئے اور زراعت و کارخانون کے ذریعہ سے لوگون کو کام مین لگانیکی نسبت اس بات کو پسند کیا جاتا ہے کہ جو لوگ کماتے ہین دوسرے اون سے مانگ کر گذر کرین +

آج ایک واعظ نے منبر پر بعد روضہ خوانی کے اگلے ہفتہ مجالس مین پڑھنے کے لئے امداد چاہی۔ مین نے صحن حرم مین والدین مرحومین کی طرف سے وعظ و مجالس کرنیکے لئے اوس کو کچھ دیا +

[۲۵ جون ۱۹۱۱ء۔ کربلائے معلّی]

جیسا مین نے دوسری جگہ لکھا ہے کربلا مثل بغداد کے ایک بہت بڑا شہر ہوتا جاتا ہے۔ چند مینار عمارت

(۳) گالیان نہ بکو۔ (مین نے صلاح دی کہ عرب وعجم کی جو بد عادت قسمین کھانیکی ہے اوس کی بھی ممانعت کی جاوے)

(۴) نماز باقاعدہ ادا کرو۔ حرم مین روز صبح حاضر ہوکر زیارت پڑھو۔

(۵) اوستاد کی اطاعت کرو۔

(۶) بہت سویرے مُنھ ہاتھ دھوکر مدرسے مین حاضر ہوا کرو وغیرہ وغیرہ۔

جس طرح ہندؤن کے لڑکے پہاڑے یاد کرتے ہین یہ آداب یاد کرائے جاتے ہین۔ یہہ قاعدے ہند مین بھی جاری ہوجاوین تو بہت اچھا ہے۔ لیکن شرط یہہ ہے کہ مذہب کا قلبی احترام منتظمین کے دل مین موجود ہو اور صرف بیگار کی طرح وہ کام نہ کرین۔ اس مدرسہ کے طلباء اکثر ذہین تھے اور تھوڑے عرصے مین ادھون نے خاصی ترقی کی تھی ۳-۴ سال پڑھ گئے تو یہہ طلباء خاصے تعلیم یافتہ ہوجاینگے۔ اُستاد یہان بھی جسمانی سزا دینے کے عادی ہین۔ میرے خیال مین جسمانی سزا خاص قصور پر اور بہت کم دینی چاہیئے ٭

درس کا مرتب ہونا اور جماعتون کی تقسیم لازم ہے اور ریاضی پر زیادہ زور ہو تو بہتر ہے۔ جب مین انگریزی یعنی تُرکی کوٹ اور ٹوپی پہنے امتحان لے رہا تھا۔ ایک شخص منتظمون سے کہہ رہا تھا کہ انگریزی طریقے تعلیم کے سخت حرام ہین۔ فرنگیون سے کوئی چیز نہ سیکھنی چاہیئے۔ سچ کہا ہے لسان قوم نے ؎

خندہ زن ہے اس مسلمانی پہ کفر ؛ جیسی ہے حالی مسلمانی مری

یہی لوگ نہایت محترم مجتہدین یعنی مرزا محمد کاظم خراسانی اور اُن کے ساتھیون کو کافر و زندیق و بابی و نصاریٰ کیا کیا کہتے ہین اور جہلا سے کہلواتے ہین۔ آمدنی کے ابواب کم ہوجانے سے یہان کے عام لوگ مشروطہ پر لعنت کرتے ہین۔ حالانکہ قصور محمد علیشاہ کا ہے کہ ملّت سے اوسنے جنگ کی اور ملک مین خرابی اور آمدنی گھٹ گئی۔ آمدنی جاتی رہی۔ مگر جو لوگ مفت خوری سے خوش ہین اون کو سگِ اصحاب کہف ہونا اچھا ہے جو چیز کھانے کے کام مین آئے اچھی ہے۔ جو روپیہ ہمارے پاس آتا ہے وہ ظلم کا ہے یا رشوت کا ہم کو کیا؟ ملک

سے جاری ہے۔ تعداد طلباء (۴۰) ہے ۲۴ لڑکے اون ہندیون کے ہین جو یہان آباد ہوگئے ہین۔ اون کے سوا ۱۶
۱۷ عرب اور عجم مین خرچ ماہواری تخمیناً ۵۰ روپیہ ہے ایک ہیئت (انجمن) کی متعلق یہ مدرسہ ہے اون کے ایک
رکن مفتی احمد علی صاحب پسر جناب مفتی محمد عباس مرحوم مشہور عالم لکھنوی بھی ہین اور وہ مفت تعلیم دیتے ہین۔
حساب کی تعلیم بعض کو بلحاظ مدرسہ کے ابتدائی ہونے کے اچھی ہے۔ جغرافیہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ فارسی و عربی
و عقاید بھی۔ مگر درس کا کورس (نصاب) مرتب نہین ہوا۔ چند روز مین کمیٹی ترتیب دینے والی ہے۔ دو معلم
تنخواہ یاب و محنتی ہین اور شوق سی پڑھاتے ہین افسوس کہ اکثر طلباء کو مثل مکتبون کے جدا جدا درس دیا جاتا ہے۔ امتحان
یعنی جانچنے بھی اچھی طرح نہین ہین۔ لڑکے دیوان حافظ پڑھتے ہین اچھی طرح پڑھ لیتے ہین معنی نہین
سمجھتے۔ مین نے صلاح دی کہ گلستان علاوہ باب پنجم کے پڑھائی جاوے۔ خواندگی کیساتھ معنی بھی بتائے
جاوین۔ قرآن شریف بھی بعض طلباء عمدہ لہجے سے پڑھتے ہین بہترین لہجہ عرب پھر عجم اور مابعد ہندیون کا
پایا گیا۔ لڑکے عموماً ذہین ہین۔ اوستاد ہندی الاصل ہین۔ ایک ماہ سے نئے معلم نے مدرسہ ہاتھ مین لیا ہے
اور ترقی دی ہے۔ طالب علم بطور کورس کی ملکر عقاید بلند آواز سے پڑھتے اور سناتے ہین۔ ان عقاید کے اونیس ۱۹
حصے کیئے گئے ہین نہایت عجیب اور خوش لہجہ طریقے سے فارسی مین بطور راگ کے پڑھتے ہین۔ یہہ لڑکے عبارت
عقاید و اصول کو ایک گت کے ساتھ پڑھتے ہین اور جب سب آواز ملاتے ہین بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔
مدرسہ بجانب برٹش کونسل جنرل بھی لایق امداد ہے اور کوئی محترم ہندی رئیس بھی اگر کچھ مدد دے تو نہایت عمدہ کام ہے
جب آدمی ہی نافہم اور جاہل رہگئے ہین تو پھر کوئی قومی کام کیونکر درست ہو +

یہان کے اور کاظمین کے مدارس مین یہ عمدہ بات دیکھی کہ سبق کیساتھ اوستاد کچھ نصایح لڑکون کو حفظ
کراتا ہے۔ مثلاً :—

نصایح جو لڑکونکو حفظ کرائی جاتی ہین

(۱) مان باپ کا ادب کرو۔

(۲) راستے مین شور و غل لڑائی نکرو۔

آپکا ارادہ رکھتے ہین وہ بھی قائل ہین کہ ایرانیون مین ذہانت وطباعی و مادۂ تقلید بہت ہے لیکن سریع التاثر ہین عملی قوت نہین رکھتے ❊

سرسید کی بابت دریافت — سرسید کی بابت سوال ہُوا انہون نے کہا کہ وہ قوم کے بہت خیرخواہ تھے لیکن چونکہ عام مُسلمانون کا فرقہ ایسا ہے کہ وہ عقل کو بمقابلہ نقل و تقلید فضول سمجھتے ہین و اس لئے سرسید نے بجای اشاعرہ کے اُصول و عقاید کے اُصول معتزلہ کی تعلیم دی - صرف مسئلہ خرق عادات (معجزہ) مین وہ اکثر معتزلہ کے خلاف تھے لیکن علانیہ اپنے کو معتزلہ کہتے تھے - اوکھون نے اپنا لقب "ٹھیٹ مسلمان" رکھا تھا - وہ نہایت بلند فکر و خیرخواہ خلایق تھے - ایک مدرسہ اُنھون نے ایسا بنایا ہے کہ دُنیای اسلام مین جس کا ثانی نہین ❊

مین نے جو تجویز اصلاح تمدّن کی ہند مین درست کی تھی اور بعد کسی قدر ترمیم کے فارسی مین لکھی ہے بلکہ اوس کی اصلاح عبارت مین جناب مؤیّد الاسلام (اڈیٹر حبل المتین) کا مشورہ شریک ہے اون کو سُنایا وہ مجھ سے متفق ہین مگر ڈرتے ہین کہ باہمی اختلاف کی وجہ سے علماء اوس پر متفق نہون گے ❊

وایس کونسل انگریزی در کربلا — وایس کونسل انگریزی نواب محمد حسن صاحب قندھاری مقیم کربلا سے مُلاقات ہوئی معقول شخص ہین - مشروطہ ایران سے زیادہ اُمید نہین رکھتے اس وقت ایک ہی مُسلمان وایس کونسل تمام سلطنت برطانیہ مین باقی ہین ❊

[۲۷ جون ۱۹۱۱ء = ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ]

جناب شیخ حسین مازندرانی سے ملاقات — آج صُبح حسب قرارداد جناب شیخ حسین مجتہد فرزند حضرت شیخ زین العابدین کی خدمت مین حاضر ہُوا - نہایت تپاک و اخلاق سے ملے اور ساتھیون سے کہا کہ یہ فلسفی و عالم و خیرخواہ اسلام وغیرہ ہین - بھائی بہنون والد مرحوم سب کے حالات دریافت کئے - مین نے اپنا فارسی مضمون اصول ترقی اقوام و ملل سُنایا جس مین تجویز ہے کہ عملی طور پر اصلاح اخلاق و بیکاری ایرانیان و اسلامیان و تعلیم اتفاق کس طرح ہوسکتی ہے" - جناب شیخ صاحب موصوف نے بہت پسند کیا اور وہ مضمون رکھ لیا - مگر اُنہون نے

بگڑ گئے اور سلطنت جاتی رہی ہم مستحق ہیں ہم کرو پہیہ چلے - ظاہر میں یہہ لوگ بھی نہیں جانتے کہ ہم ذاتی
اغراض کیلئے کررہے ہیں - مگر عاقل سمجھتا ہے کہ منظم اور باقاعدہ اور مشورہ کی حکومت میں یہی اصل خرابی لوگ
دیکھتے ہیں اور دل بتا رہا ہے کہ عائدات (آمدنی و منافعہ) میں فرق آجاویگا ۱؎ +

مجھسے کئی ہندی تعلیم یافتہ آج ملنے آئے ایک ان میں صوبہ بہار کے پرانی وضع کے ہندی ایڈیٹر و ناظم
مولوی علی اظہر صاحب عزیز ہیں - انھون نے کہا کہ یہان آپ کی نہایت ضرورت ہے - آپ اگر پورے ایک سال
رہیں تو خیالات میں بیحد انقلاب ہوجاوے -

کل مولوی شیخ باقر علی صاحب اور سید ابراہیم مجتہد عراق کے صاحبزادے آئے - دیر تک قومی معاملات
اور دینی مطالب میں گفتگو رہی اور اونھون نے مقرر کیا کہ شام کو چند احرار جمع ہوکر آپکے پاس آنا چاہتے ہیں -
مین نے خود جانیکا وعدہ کیا - بعد زیارت و نماز (عقب جناب شیخ محمد حسین) وہان گیا ۷ - ۸ ایرانی زیادہ تر
جوان و عالم لوگ تھے - اون میں جناب صدر الدین پسر آقاے صدر و جناب شیخ محمد رضا برادرزادہ جناب شیخ حسین
و پسر آقا شیخ زین العابدین بھی تھے اور دوسرے نہایت بلند خیال بزرگ تھے - ایران کے معاملات سے پہلے
اونھون نے ہندوستان کی سیاسی حالت سرسید کے متعلق حالات دریافت کیے - معلوم ہوا کہ عراق
عرب میں احرار کم ہیں اور یہہ حضرات بھی بجاے پارٹی بازی کے خواہشمند ہیں کہ اخلاق و عادات
کی اصلاح اور تعلیم عام ہو - مجتہدون کے موجودہ پسران و عزیز محمد عبدہ و سید جمال الدین مرحوم کے ہمخیال ہیں
بعض اُن میں سے سر سید احمد خان بہادر کی عظمت بھی کرتے ہیں - میں نے کہا کہ پارٹیون کی تقسیم درمیان
اعتدالی و دموکرات ۱؎ بری نہیں لیکن ایک دوسرے سے دشمنی ٹھیک نہیں اور اصلاح اخلاق و درستی انتظام
نشر تعلیمات ایسی مشترک چیزیں ہیں کہ اون میں سب کو متفق ہونا لازم ہے - یہہ حضرات جو کل میرے پاس

۱؎ میری بیزاری کربلا سے چلی ہی تھی - مگر مشروطہ جو خود بھی زمانہ سلف کی بدعنوانیوں کا وارث ہے انصافاً
بے قصور نہیں ہے اور ان لوگون نے بھی عمدہ کام نہیں کیا - ۱۲

انھون نے تعلیم بھی پائی ہی اور اون کی جائداد بھی موجود ہے - مین نے دو سال قبل ہندوستان مین جو لیکچر
دورہ مین دیا تھا جسکا عنوان تھا "اسلام و اصلاح معاشرت" اور اوس کو حسب فرمایش ہر ہائینس بیگم صاحبہ
بھوپال بطور ملخص لکھکر اون کی خدمت مین بھیجا تھا اوس کا مسودہ میرے پاس تھا - جناب محمد باقر صاحب
اور دیگر منتہی طلباء کو سنایا - اون کے اصرار سے دو ثلث کا ترجمہ فارسی مین کیا اور ایک ثلث ابھی باقی ہے -
یہ لیکچر ہندوستان مین اس سے قبل کبھی شایع نہ ہوا -

اہل عرب کا ماتم و مرثیہ خوانی

یہان رات کو حرم مین بہت ماتم ہوا - ماتم ایک قاعدے اور گت سے کرتے ہین - روضہ خوان بیٹھا
جاتا ہے یا غول کے غول صحن مین جمع ہوکر نوحہ پڑھتے اور ماتم کرتے ہین - عربون کا طریقہ مرثیہ اور ماتم
کا ہندیون بلکہ عجم سے بھی نرالا ہے - جسقدر آدمی ہین وہ ایک جگہہ دائرہ مین بیٹھ جاتے ہین - ایک عرب (مُلا
یا خواندہ ہونا ضروری نہین) کھڑا ہوجاتا ہے اور کچھ دردناک اشعار پڑھتا اور ٹہلتا رہتا ہے اور خاص خاص لفظون
یا شعرون کو آنکھ سے یا انگلی سے اشارہ کرکے اور مجلس کے کسی خاص آدمی سے مخاطب ہوکر کہتا ہے اور اوس کے
قریب کے آدمی ماتم کرنے جاتے ہین اسی طرح پھر دوسری طرف جاکر بین کرتا اور ماتم کرتا ہے ÷

حرم حضرت عباس پر بھی شام کو حاضر ہوا - یہان بھی نہایت ہجوم تھا ÷

کہتے ہین کہ یہ مخصوصی یکم رجب کی چونکہ موسم زراعت مین واقع ہوئی ہے اسواسطے اس بار عرب کم آئے -
ورنہ صحن اور بازارون مین راستہ نہ ملتا - عربون کی عورتین ہمارے مردون سے زیادہ بیباکی سے لوگون کو ہٹاکر
حرم مین داخل ہوتی ہین خواہ ضریح سے پیوستہ ہوجاتی ہین - یہان تک کہ جگہہ ہم لوگون کو مشکل سے ملتی ہے -

[۲۸ جون ۱۹۱۱ء = یکم رجب ۱۳۲۹ھ]

آج رات کو بہت سے آدمی صحن و قبہ مین رہے اور اگرچہ روز روشنی رہتی ہے مگر آج روشنی زیادہ تھی - خاص
عبادت کی شب سمجھی جاتی ہے کیونکہ رجب و شعبان و رمضان کے مہینے خاصکر اول و اوسط بہت مبارک سمجھے
جاتے ہین - مین عربی کے ۱۱ بجے صبح اور ہندی کے ۴ بجے صبح اوٹھا مگر مکان سکونتی کا دروازہ نہ کھل سکا

کہا کہ اُس مین یہ مطلب ہم بڑھانا چاہتے ہین کہ اہل علم (علماے دین) کے اثر و حقوق زائل نہین اور مردمان بے علم کے ہاتھ مین انتظام نہ آجاوے مین نے قبول کیا۔ یہ بھی اُن کی راے ہے کہ تمام مجتہد ملک ایران و غیر ایران کے شیعون سے اپیل کرین کہ ایک ایک تومان عسکر باقی دین تاکہ تقریباً دو کروڑ روپیہ جمع ہو جاوے۔ مین نے اس تجویز کی تعریف کی اور عرض کیا کہ عملی تدبیر کیجیے اگر اس سے راہ آہن (ریل) بنائین۔ دس لاکھ روپیہ سال آمدنی ممکن ہے ؞

اوُنھون نے کہا کہ عتبات مین اہل ایران یقیناً ایک ملین سالانہ روپیہ صرف کرتے ہین۔ کار دین مین خرچ کرنے کے لئے ایرانی نہایت فیاض قوم ہے۔ محرم مین زیارات مین حج مین۔ زکوٰۃ مین خمس مین۔ رمضان مین۔ رجب مین وغیرہ وغیرہ۔ نیز اوُنھون نے کہا کہ بغیر علماء کے کوئی حرکت ترقی اس قوم مین نہین ہوسکتی ؞

عرض کیا گیا خوب ہے۔ لیکن مناسب و ضروری ہے کہ علماے نجف و کربلا اتفاق کرین اور آزاد خیالون کو بھی موافق کرین اور اپیل کرین کہ کم از کم ہر شخص اسقدر خدمت اسلامی کے لئے دے۔ اسکے متعلق اخبارات مین اپیل شایع کرین اور واعظین مقرر کرین ؞

کل یکم رجب ہے اکثر لوگ بہت آ گئے ہین مخصوصی کا دن ہے۔ مخصوص اُس روز کو کہتے ہین جس دن کوئی خاص ولادت یا برکت کا موجب ہو۔ جبکہ زیارت و عبادت کا ثواب زیادہ ہے ؞

ذو القدر بہا

آج ملاقات کے لئے ذو القدر بہادر پنشنر ڈپٹی کلکٹر تشریف لاے۔ یہہ صاحب دس برس سے یہان رہتے ہین۔ ان کے بھائی سید جوّاد مرحوم ڈپٹی کلکٹر اور متولی وقف حسین آباد لکھنؤ تھے۔ ان کی ایک ساتھی سے معلوم ہوا کہ کربلا جو فی الجملہ ہندوستان کی شہرون سے بہت سستا ہے دس سال قبل تو چیزون کی قیمت یہان اب سے نصف تھی۔

شیخ باقر علی صاحب طالب علم جو بہت نیک نہاد و قابل جوان ہین اور شیخ زین العابدین کے پوتے شیخ محمد رضا اور سید حسن یوسف صاحب اخباری اور مولوی سید حسن اور راجہ ابو جعفر صاحب کے مختار اور دیگر دو چار شخص ملاقات کو آئے راجہ ابو جعفر صاحب ایک لائق اور منتظم تعلقہ دار ضلع فیض آباد اودھ کے ہین یہان

یہان نہین آتا۔ لہذا مین چار ہفتے سے تازہ خبرون سے محروم ہون۔ مجکو تار پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہوا کیونکہ یہی تار ہندوستان سے پڑھکر آیا تھا۔ البتہ یہان یہہ معلوم ہوا کہ سردار اسعد فرنگستان کو روانہ ہو گئے۔ میرے پاس سردار اسعد کی ملاقات کے لئے بھی مؤید الاسلام کلکتہ کا خط ہے ٭

مین آج اپنے ہمسفر عبد الحسین یزدی کے یہان ملنے گیا پُر رفع اوڑھے اون کی مان ہمارے کمرے مین آئین اور کسی قسم کا تکلف نشست برخاست مین نہین دیکھا گیا۔ عجمی عورتون کا لبس اسی قدر پردہ ہوتا ہے۔

ترکی وایرانی سکے — نئے آدمیون کو سکّون کے سمجھنے مین دقّت ہوتی ہے اب چونکہ مجکو تجربہ ہو چکا ہے۔ اسلئے کسی قدر مفصل کیفیت سکّون کی لکھتا ہون۔ یہان ایرانی سکہ ہر جگہ چلتا ہے اور انگریزی بھی بوشہر سے بصرہ تک اچھی طرح چلتا ہے۔ سب سے چھوٹا سکہ جو عموماً چلتا ہے وہ پول یا شاہی ہے۔ اصل مین ایران کا سکّہ ہے اور ہمارے دھیلے کے برابر ہے ٭

پول یعنی دو شاہی = انگریزی ـ /

نیم منتلیک (خوبصورت طرح کی سکہ الیومنیم کا) = ـ / ۲

منتلیک (ایضاً) = ۰ / ۲

قری (سکہ ایرانی) = ۲ منتلیک = ۱ /

واضح رہے کہ بغداد تک اور سب انگریزی سکّے لے لیتے ہین مگر اکنی کو اس سفر مین ردی سمجھتے ہین اور نہین چہنیتے اور نہ قبول کرتے ہین۔

نیم قران ایرانی = ۲ /

نیم قران عثمانی = ۲ /

قران ایرانی = ۴ / بصرہ مین اور دوسری جگہ ۴ / کہین ۴ /

قران عثمانی = ۴ / " " "

الغرض قریب طلوع آفتاب حرم مین گیا۔ نہایت مشکل سے قریب ضریح پہونچ سکا۔ یہان قبہ مبارک کے نیچے شب و روز عجیب نظارہ ہے کہ سیکڑون آدمی مختلف جگہ نماز یا دعا یا زیارت پڑھنے مین مصروف رہتے ہین اور نہایت خشوع و خضوع سے گڑگڑا کر دعا مانگتے ہین۔ بیسیون آدمی ایسے تھے جنھون نے میرا ہاتھ یا دامن پکڑ کر کہا کہ "التماس دعا" یہان کی عام رسم ہے ایران مین بھی اور عراق مین بھی۔ راہ مین ہزارہا لوگ کہتے جاتے ہین "التماس دعا" "التماس دعا"

ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی

مین یہ لکھنا بھول گیا کہ کل سہ پہر انجمن اتحاد و ترقی مین گیا جو یہان کربلائے معلی مین بھی کھلا ہے۔ یہ بڑا کمرہ ہے اور مکان بھی اس کے متعلق ہے۔ عربی۔ ترکی۔ فارسی کے کوئی بیس اخبار آتے ہین۔ ایران نو (طہران) شمس روزانہ (اسلامبول) اور حکمت (قاہرہ) اور نجف (نجف اشرف) فارسی کی اخبارات تھے۔ حبل المتین دو ہفتے سے نہین آیا تھا۔ مجھے مہتمم کتب خانہ اور سب ترکون نے تعظیم دی۔ شیخ محمد رضا اور محمد باقر صاحب سے میرے مختصر حالات دریافت کیے۔ اخبارات منگا کر دیئے اور قہوہ اور شربت و سگار کی تواضع کی۔ مگر مین شربت پی کر آیا تھا۔ قہوہ اور سگار سے محروم تھا۔ مہتمم نے ذکر کیا کہ مسٹر شبیر حسین قدوائی سے اون کی ملاقات قسطنطنیہ مین ہوئی تھی۔ اور کہا مسٹر شبیر حسین صاحب تصانیف بھی ہین۔ نیز بیان کیا کہ مین نے اون سے کہا کہ اتحاد اسلام (پین اسلامیزم) کی گفتگو بیکار ہے اس سے یوروپ گھبرا جاتا ہے۔ اسلام خود کافی لفظ ہے۔ کیونکہ خدا نے سب کے دلون مین بموجب آیت قرآنی دوستی ڈالی ہے ؎

اس ریڈنگ روم مین موٹے حرفون مین دیوارون کی مختلف سمت حریت سویت اخوت لکھا تھا۔ میرے ذہن مین آیا کہ لفظ "عدالت" بھی ہوتا تو بہتر تھا۔ اتنے مین نظر اوٹھائی تو عدالت بھی لکھا ہوا تھا۔ تصاویر سلطان رشاد (محمد خامس) مدحت پاشا۔ کمال نامق بے کی آویزان تھین۔ یہ ایک ترکی شاعر و مصنف تھا جسکو وہان مولانا حالی کا مرتبہ حاصل ہے۔ بہت سال ہوئی یہ حریت کا خواہان تھا۔ ایران نو کا پرچہ بڑا اور ٹائپ کا چھپا ہوا تھا اور اوس مین بہت سے پولٹیکل مضامین تھے مگر تحریر مین سختی تھی غالباً ڈاکرات کا پرچہ ہے۔ موجودہ کیبنٹ کو مُردہ لکھا تھا۔ اخبار نجف مختصر سے چار چھوٹے صفحے ہین۔ کوئی اردو انگریزی اخبار

مجھے دیا اس نمبر روزانہ مباحث مجلس درج ہوتے ہین مگر سیاحت کو پڑھنے سے ہیوقوفی یا بدبینی کی جگہہ تا تجربہ کاری زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً اس جزوی امر کی بابت تجویز پیش ہوتی ہے کہ یوسف مجاہد کو چار تومان پنشن دی جاوے۔ مجلیا وزیر نے ۱۲ دی یا ۱۴ تومان جیسا ترمیم پیش کیجاتی ہے کمیشن حقوق نے کہا ہے۔ اس ایک تومان (ہے) ماہوار پر شاید ایک گھنٹا بحث مین لگا ہوگا۔ حالانکہ یہہ ضروری چیز ہے اور اس کو سررشتہ مال سی تعلق ہی نہ کہ پارلیمینٹ سی۔ پارلیمینٹ کے ہر صیغہ کے لئے ایک رقم معین کردینی چاہیئے غالباً مشکل یہہ ہے کہ وزرا یا افسران سررشتہ کو اختیار دین تو خوف ہے کہ وہ سعی و سفارش پر عمل کرین گے ÷

آج شام کو زیارت روضہ سید الشہدا اور روضہ حضرت عباس سی پھر مشرف ہوا بہت ہجوم تھا اور حسب معمول اندر اور باہر وعظ و مجلس عزا و ماتم و نماز برپا تھی۔ کئی ہندوستانی بھی موجود تھے ÷

مین آج شام کو جناب ملا محمد باقر اصفہانی سی ملا۔ ۸ - ۱۰ سال ہندوستان رہکر یہان آگئے ہین نہایت اخلاق سے پیش آئے اور بہت دعا دیتے تھے۔ نہایت بزرگ خصلت آدمی ہین۔ کاظمین مین مجھ سے سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ انھون نے بنارس مین میری برادر بزرگ مولوی خواجہ غلام الحسنین (پانی پتی) کا مشہور وعظ اسلام کے متعلق سنا تھا اوس کی ہر شخص سی تعریف کرتے تھے اور حق یہہ ہے کہ اسلام قرآن اخلاق نبوی۔ توحید و نبوت کے متعلق باقاعدہ سائنٹفک طور سے اور مسلسل بیان کرنے مین اس وقت خواجہ غلام الحسنین سی بہتر مقرر موجود نہین۔ لسانی او فضول عبارت آرائی اون کا شیوہ نہین عراق مین اون کی شہرت ہندوستانیون تک پہونچگئی ہے ÷

فارسی تجویز اصلاح تمدن و ملاقات با آقا صدر

(۲۹ جون ۱۹۱۱ء = ۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری - کربلائے معلی) مین نے ایک تحریر لکھی ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک انجمن ہو جس کی شاخین ہر جگہ ہون اور تہذیب و تعالی اخلاق - تہیہ کار برائے بیکاران و رفع نفاق مین کوشان ہو اور اوس کے متعلق ایک آرٹیکل بھی ہے - جناب آقا ے صدر کے یہان صبح کو گیا تھا اون وقت تمام مکان فتوی طلب کرنے

ربع مجیدی = ۱۰ رسیا ۲ قران ایرانی (لیکن عموماً ۱۰ قیمت ہے)۔

نیم مجیدی = ۴ یا ۵ قران ایرانی (عموماً ۵ قیمت ہے)

مجیدی = ۹ سے ۱۰ تک تومان ایرانی روپیہ سے دگنا چاندی کا سکہ ہے۔ مگر بازار میں لیتے وقت ۹ میں ملیگا اور اسی طرح روپیہ کو یہاں کے سکے میں چلاؤ تو بصرہ میں پورا اور آگے ۱۵ ۱۰ میں چلیگا۔

لیرا عثمانی = ۱۰۰ پیاسٹر = ۱۲ ۔ مگر قیمت ۱۲ سے ۱۳ تک بدلتی رہتی ہے۔

۱۰۹ پیاسٹر = ۱۵ مگر ۱۶ بٹہ لگتا ہے عموماً = ایک پونڈ یا "انگلیسی لیرا"۔

شیخ علی مازندرانی سہپر کو آغا شیخ علی شیخ العراقین پسر جناب شیخ زین العابدین کے پاس گیا۔ لایق اور سمجھدار شخص ہیں اور یہاں پالیٹیشین ئیں سمجھے جاتے ہیں۔ مطالبات قومی میں علماء کو متفق کرنیکی صلاح میں خواہ ایران کی اصلاح میں وہ بالکل مایوسانہ باتیں کرتے تھے مگر یہہ کہتے تھے کہ کوشش ہونی چاہیئے۔ خواہ نتیجہ کچھ ہو۔ مین نے کہا تہذیب اخلاق ایرانی کے لئے ایک ہیئت (انجمن) بنائیے مین مدد کیجئے۔ اونھون نے کہا مین موجود ہون مگر آپ آقائے صدر سے بھی اول ملئے۔ مین نے اپنے مسودا دکھائے۔ مسودہ جناب شیخ حسین صاحب کے پاس سے واپس آیا ہے تاکہ صاف کرنیکے بعد دون تو وہ ابھی ارائی لکھین گے ۔

مجلس شورای ایران پر شیخ علی صاحب کی رائے آقا شیخ علی ایرانی کے ممبران پارلیمنٹ کی بابت سخت رائے رکھتے ہین کہ وہ اکثر جاہل و خودغرض ہین اور مطلق مشروطہ کے معنی نہین سمجھتے نہ اوس کے لئے سامان مہیا کرتے ہین اونھون نے کہا کہ اہل مجلس واعلی قرض لینا چاہتے تھے تو مین نے کہا تھا کہ کوئی تم کو قرض نہ دیگا۔ اندرونی قرض لیجئے بلکہ ایک ایک تومان فی شخص جبری چندہ وصول کیجئے تو کافی روپیہ ہو جاوے گا۔ قرضہ کی ضرورت نہوگی۔ ایسی تجویز کو ابتدائے مشروطیت مین ملانا مشکل تھا اسلئے مجلس تو ابھی نازک وقت مین اسپر عملدرآمد کرسکتی ہین دانشمندی کی ایران کا سرکاری گزٹ (جریدہ رسمی) اونھوں نے پارلیمنٹ کی بحثین پڑھنے کے لئے

سلطان سلیم عثمانی کی لڑائیان ایران سے اکثر رہین اور اوسی نے مصر فتح کر کے خلافت کو عباسیون کے گدی نشین سے کچھ پنشن دیکر اپنی طرف منتقل کرالی تھی - یہ بہت دیندار تھا اور اوس کو حامیٔ دین و مذہب ہونیکا بہت شوق تھا اوسنے اسکو چونہ گچ کا بنوایا - چارون طرف بازار لگائے اور بیحد روپیہ عربون کو دیکر چند روز کے اندر زمانۂ قیام مین نہر لگائی - یہان کی روایت کے بموجب اوسنے روپیہ زمین مین بچھادیا کہ نہر کھود کر روپیہ لیجاؤ اسی نے سید الشہدا اور روضۂ حضرت عباس پر خادم مقرر کیئے جن کی اولاد کے پاس اس نیکنام سلطان کے فرامین ابتک موجود ہین ؞

حال مین ناظم پاشا نے بازارون کو باقاعدہ اور سڑکون کو وسیع کیا - یہان کا متصرف (کلکٹر) خود آکر قلیون کی طرح کام کرتا تھا اور اونچی اونچی پیڑون پر چڑھجاتا تھا اور سخت محنت کرتا تھا - اسی کی برکت سے بقول خود وہ اب گورنر بصرہ ہوگیا - حال کا متصرف بھی بعض اوقات خدام کے ساتھ جاکر اپنے ہاتھ سے روشنی کرتا ہے ؞

دو پارٹیان یہان عراق عرب مین دو گروہ ہین مشروطہ جناب آخوند ملا محمد کاظم کے اور مستبد جناب سید محمد کاظم یزدی (طباطبائی) کے مقلد سمجھے جاتے ہین کثرت پچھلے فریق کی ہے - مگر بعض مستبد (شخصی یا جابر سلطنت کے شیدا) ہین جو جناب آخوند کے اور بعض مشروطہ جناب سید کاظم کے بھی مقلد پائے گئے ہین لیکن عموماً تقلید شخصی اغراض کے ماتحت ہوتی ہے ؞

شام کو آقا شیخ محمد رضا نبیرۂ شیخ زین العابدین مرحوم سے ملاقات ہوئی جو نہایت روشن خیال اور عمدہ تعلیم یافتہ نوجوان ہین اور دیگر روشن خیال علماء سے بھی صحن حرم مین ملاقات ہوئی - قرار پایا کہ اگر آقایان نجف نہ بھی اپنی طرف سے اپیل کرین تب بھی کوشش راہ آہن مین کرنی چاہیئے ؞

[۳۰ جون سنہ ۱۹۱۱ء = ۳ رجب سنہ ۱۳۲۹ ہجری]

آقا سید حسین قزوینی صبح کو آقا سید حسین قزوینی کے مکان پر گیا یہ ایک مشہور مجتہد کے پوتے اور زبردست

والون میں بھرا ہوا تھا اسلئے اُنھون نے ۹ بجے عربی (۲ بجے سہ پہر کو) بُلایا۔ آقاے صدر کی عمر ۷۰ سال سے کم نہین قُویٰ مضبوط اور چہرہ شاندار ہے بلند قامت ہین۔ بلکہ بعد سر سید احمد خان بہادر کے ایسا وجیہہ آدمی میری نظر سے نہین گذرا۔ جب مین سہ پہر کو گیا تو بہت خلق و اکرام سے پیش آئے اور باصرار اپنی برابر بٹھایا اور مجوزہ اسکیم کو پسند کیا اور اوس کی بہت تعریف کی۔ کہا کہ ابتدا نجف اشرف سے ہونی چاہیئے یعنی اپیل منجانب علمار نجف ہو تب کامیابی ممکن ہے اوس کو بھی اس شرط پر تاکہ کل علمار نجف اشرف شریک ہون آتے وقت بہت دُعائین دین کہ خدا انھین برکت دے ÷

| حجۃ الاسلام سید محمد باقر | صبح کو حجۃ الاسلام سید محمد باقر مجتہد سے ملا۔ اونھون نے بھی مطلب کو پسند فرمایا۔ مگر دیگر عرب |

آگئے اس مین دیر ہو گئی۔ یہہ بھی ایک معمر اور مشہور مجتہد ہین مگر خلائق کا رُجحان بمقابل آقاے صدر اور شیخ حسین کے ان کی جانب کمتر ہے۔ آقاے صدر کو بعد وفات مرزا محمد حسین شیرازی کے سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن ایک تو اُن کی عادت مین سائلون کیساتھ صاف گوئی اور کھرا پن زیادہ ہے دوم فتاویٰ کے جواب دینے مین بہت حجت و تعویق کرتے ہین اور ہمیشہ نجف اشرف کا حوالہ دیتے ہین کہ اول وہان پوچھو۔ اور وہان کے جواب آنے پر کہتے ہین کہ اب میری ضرورت کیا رہی۔ غرض ڈپلومیٹ اچھے نہین اس وجہہ سے خلائق کا رجحان اون کی طرف کم ہو گیا ہے مگر نہایت زیرک یعنی ہوشیار مشہور ہین۔ کیونکہ اپنے اوپر فتویٰ دینے کی ذمہ داری کمتر لیتے ہین ÷

زیارت سید الشہداء سے صبح و شام و زیارت حضرت عباس ع سے صبح کو مشرف ہوا۔

| چونہ پیسنے کا عجیب طریقہ | یہان چونہ وغیرہ پیسنے بلکہ غلہ نکالنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا ہے۔ یعنی اکثر راستون اور گلیون |

مین ڈال دیتے ہین جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ گدھون کے چلنے اور آدمیون کے پانْون سے وہ پس جاتا ہے پھر اوٹھا کر کام مین لاتے ہین ÷

| روضہ کی تعمیر | کربلاے معلی کی بابت معلوم ہوا کہ اول روضہ مقدس کا گنبد معمولی مٹی اور اینٹ کا تھا۔ |

قے بزمانۂ وزارت علی اصغر خان ہیں اسلطان شیخ الاسلام کردستان کا فرمان دیا بروایتہ کہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ایران کا کوئی حق کردستان پر نہیں۔ نہ وہان دفاتر نہ انتظام صرف گورنر مالگذاری نوشتے ہین اور ایک شخص سی دو ہزار لیرا لیتے ہین اور اسکے بعد وہ مقام پر نہیں پہونچتا کہ معزول ہو جاتا ہے۔ مین نے تعجب سے کہا "کہین ایسا بھی ہوتا ہے زمانہ مین"؟۔ وہ اندر گئے اور صندوق کھولکر ایک فرمان محمد علی شاہ کا لائے جو نہایت ہی اعلی کاغذ پر بہت خوشخط لکھا ہوا تھا ؞

دو ہزار لیرا دولت اور وزیر کو دیکر فرمان حاصل کیا تھا اور قبل پہونچنے مقام کے تار معزولی کا پہونچ گیا۔ وہ اب ایران کے خلاف کردون مین برابر کوشش کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ مین ہمیشہ کوشش کرونگا کہ وہ عثمانیہ کا صوبہ ہو جاوے ؞

مین نے کہا اب اپنے ملک سے صلح کر لیجئے۔ کہتے تھے۔ کہ اب جانا اور زحمت اوٹھانا مشکل ہے۔ ناصر الملک نائب السلطنت کی بہت تعریف کرتے تھے ایسا لائق اور نیک شخص ہے کہ عراق مین تو جملہ شیعون کا فرض ہے کہ بیا عث علالت اُسی کی سب تقلید کرین[۱] ؞

مشروطہ کی بابت وہ کہتے تھے کہ یہان کے علما، اپنی آمدنی اور خرچ کو مثل یہود کے مذہبی افسر کے منتظم نہین کرتے۔ اون کی طرفداری مشروطہ کی زبانی ہے ؞

یہ کہتے تھے کہ مین نے مجتہدین سی کہا کہ تم خود اپنا موازنہ آمد و خرچ بناؤ۔ با قاعدہ سی خرچ کرو اور قاعدہ سے روپیہ جمع کرو۔ مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ مین نے شیخ حسن سی کہا کہ نوجوان ترکون نے اس زمانہ مین کم از کم دو بڑے کام کیئے یعنی بحری قوت حاصل کی جو انگلستان یا جرمنی کی بحری قوت کے درجے تک تو سیکڑون برسون مین پہونچیگی مگر یونان کے لیئے کافی ہے۔ دوسرے یہ کہ تنخواہین فوج کو ملنے لگین۔ اوٹھون نے کہا کہ زمانہ سلطان عبد الحمید خان مین کل دو لاکھ مرتب فوج تھی۔ باقی کاغذ پر تھی۔ مین نے کہا نہین دس لاکھ تھی اُنھون نے کہا یہہ

[۱] مگر شیرازی کی قابلیت اور نیابت سلطنت کی لیاقت مین قدرے فرق ہے۔ ۱۲ منہ

مضمون نویس ہین خود بھی کامل تحصیل رکھتے ہین فلسفیانہ عبارت لکھتے ہین - نہایت شوق سے ادنھون نے حدیث
انی تارک فیکم الثقلین کے متعلق ایک فلسفیانہ مضمون سنایا - ان کے مضامین حبل المتین و مصر مین شایع
ہوتے ہین - کونٹ ٹالسٹائی کی تصانیف اور سوشیلسٹ کی کتب عرض مصر مین جو کتب و تراجم اہل فرنگ شایع
ہوئے ہین اون سے واقف ہین خود سند اجتہاد اخوند و سید کاظم طباطبائی سے رکھتے ہین - شب جمعہ نماز و دعا مین
مشغول رہتے ہین - اس وجہ سے صبحکو ملاقات ہوئی - جوان آدمی ہین بال بچون کے ساتھ یہان رہتے ہین -
تکلف فرش چند قیمتی قالینون کا جو یہان طلاب علما نہ حیثیت سے تھا کمرہ مین بچھا تھا - مین نے اپنی تقریر کا فارسی ترجمہ
بغرض اصلاح سنایا انھون نے بہت کم تبدیل کی ❊

اردو اخبارونکی جہالت — آج یہان کے طالب علم فخر الافاضل باقر علیخان صاحب نے ایک شیعی اخبار کے دو پرچے دکھائے
معلوم ہوتا ہے کہ خزائن عتبات کی ضبطی کی بابت شیعیان ہند کے جلسے ہو رہے ہین - یہان نہ کسی کو معلوم
نہ کوئی چرچا اور نہ واقعی خزائن کی متعلق خصوصاً عتبات کا نام آیا - یہ ہے برکت اوپر والون کے تارون کی اور واقف
عصر حضرات کے ناواقف ہو نیکی - دخل دینے کا لوگون کو شوق ہے مسئلہ سمجھنے کی ضرورت نہین - نواب صاحب
روٹھہ کا تار کافی ہے ❊

ریڈنگ روم انجمن اتحاد و ترقی — قرأت خانہ انجمن اتحاد و ترقی مین گیا - وہان ایک صاحب نے جو خاص طور پر مقیم ہین شربت
وچای کی تواضع کی - مین نے عذر کیا تو انھون نے کہا کہ آپ مہمان ہین - مین نے اپنی ذاتی
طرف سے تواضع کی ہے - انجمن کا یہ قاعدہ نہین ہے مین نے اعتراض کیا تھا کہ قرأت خانون کا یہ دستور نہین -
اون کا نام شیخ حسن کردی ہے - اصلی رعیت ایران کی ہین - ان کے بزرگ کردستان ایران کے شیخ الاسلام تھے
یہان گویا سنت و جماعت کے ملا ہو کر آئے ہین سو ۹ لیرا ماہوار جو لا تعداد ۱۲ روپیہ کے مساوی ہی پاتے
ہین بہت باخبر آدمی ہین - انجمن اتحاد و ترقی و نوجوانان ترکون کے مداح تھے - تین سال قبل ان کو محمد علی شاہ

سلہ یہ عتبات ہی کا اثر ہے کہ پالٹکس مین آزاد خیال شخص بھی نماز و روزہ و منا زکی سچے دل سے پابند ہین دو کسر مقامات پر یہ باتین کم ہین مین

طباطبائی اور شیخ علام حسین مرندی (عرب) فقہ و اصول فقہ کا درس دیتے ہیں ٭

ملاقات با علامہ ابوالقاسم و درسیات عراق

مین آج علامہ ابوالقاسم صاحب سے ملا۔ نہایت خلق و محبت سے پیش آئے میرا ذکر مولوی باقر علی صاحب سے سن چکے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہ علماء اون معاملات مین جن کا تعلق مطلق کسی خاص فرقے سے نہین کیون متوجہ نہین ہوتے؟۔ مثلاً تہذیب تعالی اخلاق۔ شراب خواری و رشوت و قطاع الطریق دزدی۔ گداگری کو دور کیا جاوے۔ اونھون نے بہت معقول بات کہی کہ "جب تک اغراض شخصی کو اغراض قومی پر ترجیح دی جاویگی کوئی کام نہوگا"۔ ان کی عمر علمائے صاحب درس مین چالیس سال ہوگی زیادہ مشہور نہین ہوئے ٭

اونھون نے ایک بات نہایت معقول او رمفید کہی کہ "یہان عتبات مین صرف چند مسائل کی تعلیم ہوتی ہے یا اصول فقہ کی ادب تفسیر حدیث فلسفہ منطق وغیرہ کا درس نہین دیا جاتا۔ نہ تاریخ اسلام کا"۔ واقعی یہ سخت کمزوری ہے اور اسی وجہ سے خیالات مین جمود ہے۔ کچھ شوقین طلبا بعض علماء سے علاوہ صرف و نحو۔ فقہ و اصول فقہ کے دیگر علوم بھی پڑھتے ہین مگر ان علوم کا درسیات مین شامل ہونا لازم ہے۔ میرے نزدیک عراق عرب خواہ ہندوستان کے نصاب تعلیم مین انگریزی یا فرانسیسی کا داخل ہونا اسقدر ضرور نہین جیسے اس بات کی حاجت ہے کہ ایسے مضامین اور کتابین پڑھائی جاوین جن سے محبت قومی اور عام ہمدردی کا خیال ہو بلند خیالات پیدا ہون اقتصادی اور اخلاقی اصلاح کے اصول معلوم ہون تزکیہ نفس کی خواہش ہو۔ ورنہ بقول آقا سید محمد فرزند جناب سید کاظم طباطبائی تمام عمر جو لوگ نجاسات و طہارات مین مبتلا ہین اس کشمکش کی زمانہ مین لوگون کی کیسے رہنمائی کرسکتے ہین ٭

اصلاح نصاب کی عراق عرب مین سخت ضرورت ہے۔ مگر یہان ہندوستان مین بھی وہ ضرورت کم نہین صرف شمس العلماء مولانا شبلی سنجیدگی سے اوس کی اصلاح مین کوشان ہین کہتے ہین کہ ہندوستان مین منشی نثار حسین اور مولوی بشیرالدین نے کانپور کے کسی جلسہ مین اصلاح نصاب کے مسئلہ کیطرف توجہ کرکے ندوہ بنائی تھی ۵

سرّ خدا کہ عارف سالک بکس نگفت	در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید؟

فرضی تھی - کوئی حاضر نتھا - اب واقعی دس لاکھ فوج ہے - جنگ یونان کا مین نے حوالہ دیا افسون نے کہا کہ کل
کارآمد عساکر وہان جمع تھے باقی خدا حافظ -

مین نے افسوس کیا کہ عربون کی تالیف قلوب نہین ہوتی - اوھنون نے دو جواب دیے اوّل یہ کہ عرب زبان ترکی
پڑھنے سے انکار کرتے ہین - حالانکہ شام مین عیاشی و نفسانی اغراض کیلیے فرانسیسی زبان پڑھتے ہین -
عراق مین روپیہ کمانیکو فارسی و اردو تک جانتے ہین - اون کو بغیر تعلیم تمدن وہ عہدے کیونکر مل سکتے ہین
جنکے وہ خواہشمند ہین" - یہ دلائل گویا انجمن اتحاد و ترقی کی ہین - یہ ضرور نہین ہے کہ ان کو یکطرفہ قبول کر لیا جائے

محمد باقر صاحب کے بھائی نے شام کو چاہ کی دعوت کی - وہان آقاے نجفی صفہانی جو اصفہان کے
بہت بڑے رئیس و عالم ہین اون کے بھائی بھی تھے اور جنکا حکم تمام اصفہان مین بوجہ ریاست و علمیت چلتا ہی
اون سے اور آقا سید ابو القاسم کے پسر سے (کہ وہ بھی حریت خواہ ہین) ملاقات ہوئی ؏

[یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۷ رجب ۱۳۲۹ھ]

حالات کربلا | یہان کی آبادی بموجب احصار (مردم شماری) اسّی ہزار نفر اور آٹھ ہزار مکان کہی جاتی ہے -
(ایرانیون کی آبادی بغداد مین ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے) اور علاوہ ان کے زیارت کے لیے بیشمار اشخاص ہزارون
تکالیف اٹھا کر اور ہزارون تومان خرچ کر کے آتے ہین - بھوک کے مارے اور بیماریون سے بھی مرجاتے ہین - ایسے
آدمی جو ہندستانی اصل کے ہین پانچ ہزار ہین جس مین سے پانسو کے قریب ایسے ہین جو انگریزی کونسل سے تجدید پاسپورٹ
کرتے ہین اور انگلستان کی اب بھی باقاعدہ رعایا ہین - یہان کربلا مین دس بارہ ہزار عرب رعایاے دولت عثمانیہ
ہین - ایک مدرسہ رشدیہ یعنی ابتدائی ہے جس کے دیکھنے کی مجکو فرصت نملی - عمارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت بڑا ہے
تکمیل تعلیم بغداد و قسطنطنیہ مین ہوتی ہے - اس مدرسہ مین زیادہ ترکون کے لڑکے پڑھتے ہین عرب کے بھی پڑھتے
ہین مگر کم - ترکی عورتون کا مدرسہ جداہے - ایک شاخ "اخوت ایرانیان" کی ہے - مختلف علماء مثلاً آقاے صدر
حجۃ الاسلام سید محمد باقر اور جناب شیخ حسین مازندرانی فرزند شیخ زین العابدین مرحوم اور علامہ ابوالقاسم

زقوم لیکر اجازت دیتے ہین یہ سب روپیہ صیغۂ اوقاف مین جمع ہوتا ہے اور مرمت حرم یا دیگر ضرورتون مین وقتاً فوقتاً خرچ ہوتا رہتا ہے ؛

مضمون اصول ترقی اقوام ملل پر جناب حجۃ الاسلام شیخ حسین مازندرانی مجتہد فرزند شیخ زین العابدین نے تصدیق کردی کہ اس مین نہایت عمدہ خیالات بدلائل قرآن درج ہین اور یہہ خیالات قابل تائید و تحسین نہین ؛

آج روانگی نجف اشرف ہونی چاہیئے تھی مگر گاڑی مین جگہ نہ ملی حالانکہ دو کمپنیان ہین جن کی گاڑیان نجف اشرف جاتی ہین کشتی کا انتظام بھی نہ ہوا اور نہ لوگ کشتی مین چلنے پر راضی ہوئے - کیونکہ اوس مین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے ؛

ذرایع معاش کربلائے معلےٰ مین

کربلائے معلےٰ مین خاصکر "زمانہ زیارت" جبکہ ایران و عرب کے لوگ بھر جاتے ہین کپڑے کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے اور کھانیکی چیزین مثلاً روٹی گوشت - دہی - شربت چاء - چلاؤ (بغیر گوشت کا پلاؤ) کی ہر وقت مانگ رہتی ہے - سجدہ گاہین - لکھے ہوئے کفن جن مین دعائین لکھی ہوتی ہین تسبیحین خوب بکتی ہین - پانی فروخت کرنیکے شربے (یعنی سپید ہری دُمدار صراحیان جن مین پانی سرد رہتا ہے) لئے ہوئے سقے ہر وقت پھرتے رہتے ہین اور چار پیسے لیکر سبیل کا پانی پلا دیتے ہین تاکہ لوگ پیاسے نہ رہین - چنانچہ ایک دو دفعہ مین نے بھی سبیل پلوائی - دوکانات و مکانات بھی لوگ بناتے اور کرایہ پر چلاتے ہین اس سے بھی اچھی آمدنی ہوتی ہی - مختلف شہرون کے طلباء کے پاس اون کے وطن کے لوگ خرچ بھیجتے ہین - علمائے مشہور کو روپیہ خمس وزکوٰۃ و وجوہات کا پہونچتا ہے وہ تقسیم کرتے ہین - روپیہ خدام کو زوار سے ملتا ہی اور کبھی کبھی کوئی ایسا رئیس آجاتا ہے جو اسقدر روپیہ دیتا ہے کہ پشتون تک مالدار ہوجاتے ہین - مثلاً مشہور ہے راجہ سر امیر حسن خان مرحوم والی محمود آباد نے ایک خادم کو تقریباً ایک لاکھ روپیہ دیا - اوس کا نام شاید صالح تھا - سر فیض محمد خان مرحوم خیر پور نے بھی ایک لاکھ روپیہ عنایت و لقد ملا کردیا اور مجتہدین کو اسکے علاوہ - راجہ مرحوم محمود آباد کی نسبت مشہور ہے کہ جب اون کو معلوم ہوا کہ جناب شیخ زین العابدین مازندرانی ساٹھ ہزار کے مقروض ہین تو وہ قرضہ ادا کردیا - ایران و ترکی کا کمیشن عملداری روس

ملاقات کے طریقے — کربلائے معلے مین علمی جماعت کے طلباء کا احترام اون کے اوستاد مثل علماء کرتے ہین تعظیم کا یہان عام رواج ہے اوستاد و شاگرد کی اس مین کچھ تمیز نہین - ملنے جلنے کے طریقے مین عراق مین عرب عجم ترک سب مین اخلاق زیادہ ہے چاء - شربت - سگار وغیرہ کا تعارف (یعنی تکلف) ہر ملنے والے کے ساتھ لازم ہے یہان شہر کے معزز آدمی ہمارے یہان کے وحشی لوگون کے مقابل نہین بلکہ ہمارے عام شرفا سے بہت زیادہ مہذب ہین اور بہتر اخلاق سے برتاؤ کرتے ہین *

روزنامہ عصر — آج پھر قرأت خانہ انجمن مین فارسی کا جدید اخبار روزنامہ عصر دیکھا - اوس سے معلوم ہوا کہ نائب السلطنت طہران یعنی ناصر الملک کے پاس تجار کا ڈیپوٹیشن گیا اور اون نے کہا کہ ہم دولت کی تائید سے اس لئے ابتک علیحدہ رکھے گئے مایوسی تھی - اب امید ہوگئی ہے نائب السلطنت نے کہا کہ یہہ بُری بات ہے کہ اچھے آدمی گوشہ نشین ہو جائین اور معاملات بُرے آدمیون کے ہاتھ مین جاوین - اب جو انتخاب ہونے والا ہے آپ لوگ بہت احتیاط سے ممبر منتخب کرین جبکہ تم ایک محرر کو بھی سوچ سمجھکر دفتر مین رکھتے ہو تو اپنے ممبر کو زیادہ سوچ سمجھکر پارلیمنٹ مین بھیجنا لازم ہے -

حالات خدام کربلائے معلےٰ — شام کو زیارت سید الشہدا اور حضرت عباس سے مشرف ہوا - یہان کل ۳۰۰ خدام ہین جن مین سے ۱۶ سرکاری تنخواہ پاتے ہین - اول حرم کے بیرونی چبوترے پر جمع ہوتے ہین اور ایک نیم دائرہ بناکر کھڑے ہوتے ہین - ایک ایک زرد شمع تخمیناً ایک ایک گز لمبی ہاتھ مین لیتے ہین - ایک شخص اون مین سے طولانی دعا عربی زبان مین مانگتا ہے سب آمین کہتے جاتے ہین - ان کے علاوہ دوسرے فراش وغیرہ ہوتے ہین جن کے ہاتھ مین شمع نہین ہوتی پھر یہہ لوگ اندر سو دب جاکر روشنی کرتے ہین *

قبور مومنین در روضہ — صحن کے گرد جو حجرے ہین اون مین سے اکثر مین اور نیز حرم کے اندر مختلف مقامات پر لوگ دفن ہوتے ہین اون کے واسطے قرآن خوان ہمیشہ قرآن پڑھتے ہین یہ لوگ تھوڑی تھوڑی تنخواہ پاتے ہین - اکثر امراء کے مُردے دُنیا بھر سے آکر دفن ہوتے ہین - ان مین سے بعض کے مقبرے جداگانہ بھی خوبصورت بنے ہوئے ہین - ایک مُردے کے دفن کے لئے ڈیڑھ گنی سے دس بارہ گنی تک سلطنت لیتی ہے تب بلحاظ قرب قبر سید الشہدا مختلف

سونا بھی میسر ہوا ؎

سید عبود — سید عبود کبھی ہندوستان نہین گئے مگر اُردو کے فقرے خاصے بول لیتے ہین کیونکہ ہندی ان کے یہان ٹھہرتے ہین۔ ایک ظریف آدمی ہین۔ سید ہاشم پارلیمنٹ (مشروطہ) ایران کے خلاف گفتگو کر رہے تھے۔ مین نے جو اون کے سامنے دلائل بیان کئے تو سید ہاشم موافق ہو گئے اور وہ بھی نیم موافق ہمارا کوچبان علاقہ کاکیشیا کا روسی رعایا تھا اور مستبد یعنی شخصی سلطنت کا حامی تھا اوسنے جناب آخوند کی شکایت شروع کی کہ اُن کے حکم سے مبصر کئی بھائی بادشاہ سابق سے لڑکر مارے گئے۔ خدا اُن سے سمجھے! یہ بھی جناب سید کاظم طباطبائی کا معتقد تھا جو مخالفین پارلیمنٹ کے سرغنہ سمجھے جاتے ہین۔ یزدی سید جو ساتھ تھے اون کا خیال نائب السلطنت ناصر الملک بہادر کی نسبت البتہ اچھا تھا۔ مگر کہتے تھے کہ اون کو مار ڈالین گے۔ اس طرح نصف شب باتون مین گذر گئی خُدام آپس مین عربی بولتے تھے۔ یہہ سب خوانندہ اور بعضے معمولی ذہین ہین۔ عربی اشعار اکثر پڑھتے رہتے تھے۔ رات کو منزل اسرا آشور مین گھوڑے بدلے۔ عرب کے لڑکے اور لڑکیان پانی کے شربت لیکر مُصر ہوتے ہین کہ ایک ایک پول (ادھیلے) کو پانی خرید لو۔ یہان وضو کرکے نماز پڑھی کھانا کھایا ؎

مرزا محمد حسن شیرازی مرحوم مجتہد سامرہ کے متعلق جو حکایت ہمارے ہمسفر یزدی سید نے بیان کی وہ دلچسپی سے خالی نہین۔ یہ ایکبار سامرہ مین کچھ روپیہ مرزا صاحب کے پاس لیکر گئے اور روپیہ سامنے رکھکر کہا کہ مالک اس روپیہ کا رسید چاہتا ہے۔ اونھون نے کہا کہ میرے پاس پہونچ گیا۔ پھر اونھون نے تقاضا کیا کہ درست ہے مگر مالک کو اصرار ہے کہ رسید حاصل کرکے اوس کو دون۔ اونھون نے کہا کہ روپیہ میرے پاس پہونچگیا۔ تم مالک سامنے بیٹھے ہو رسید کس غرض سے مانگتے ہو؟ تب سید موصوف نے کہا کہ مین تبرکاً اپنے کفن مین رکھنا چاہتا ہون چنانچہ مرزا صاحب موصوف نے رسید دیدی ؎

ایک چیز جو مجھکو کربلائے معلی مین خاص معلوم ہوئی وہ یہہ ہے کہ فوجی سپاہی عموماً بھلے آدمی اور شریف الطبیعت ہین اور باقاعدہ چلتے ہین۔ دوسرے یہہ کہ اتنے بڑے شہر مین تقریباً ہوم رول ہے یعنی سلطنت کے عہدہ دار کمتر نظر آتے ہین۔ شہر کی رونق بڑھانے اور آرام دینے مین حکومت بہت مصروف ہے۔ باقی لوگ یہان کربلائے معلی

کے مسلمان اپنے اہل وطن علماء سے بہت فیاضانہ سلوک کرتے ہین - مگر سواے تجارت کے یہہ ذرایع معاش جو نذر و نیاز و
خمس و زکوٰۃ وغیرہ سے ہین اب روز بروز کم ہوتے جائینگے اور اسوقت جو مشہور علماء ہین اون کے جانشینون کو لاکھون
روپیہ نہین مل سکتا - اس لئے آیندہ جبتک حالات کی اصلاح اور معاش جدید کے ذرایع حاصل نہون کام چلنا زیادہ مشکل ہوگا

[۲ جولائی ۱۹۱۱ء = ۵ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

دعوتین آج صبح مرزا حسن یوسف نے پرتکلف دعوت کی اون کا سرداب (تہہ خانہ) بہت اچھا اور سرد تھا - اور قلیلون
سے مزین - آقا سید علی اصفہانی نے جو احرار طلباء بلکہ علماء مین سے ہین چاء اور شربت کی دعوت کی اور ۸-۱۰ احرار
جن سے پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی وہ بھی بلائے گئے تھے اون مین سے ایکدو فرقۂ دماکرات مین سے تھے - مگر
سب کو بعد مباحثہ قبول کرنا پڑا کہ ایران اس فرقہ کے خیالات کے لئے تیار نہین ٭

لطیفہ قصہ آقا سید علی نے سید جمال الدین (استرآبادی) معروف بہ افغانی کی نسبت ایک حکایت بیان کی
جبکہ وہ ناصر الدین شاہ قاچار کے بلائے ہوئے طہران مین مقیم تھے - تو ایک جلسے مین ایک بڑے عالم کی تقریب کیگئی
اور کہا کہ اونھون نے فقہ و اصول فقہ کی فلان زبردست کتاب کئی ہزار صفحے کی لکھی ہے - سید موصوف نے جیب سے حمائل
نکالکر کہا کہ یہہ کتاب بالکل کافی ہے اس کی تعلیم لوگون کو آپ نے کہان تک دی ہے - کسی نے کہا کہ یہہ اسلام علوم کو
مروج دینے مین - سید نے کہا کہ اگر اسلام کا رواج ہوتا تو یہ مغرور بڑی مونچھون والا (بادشاہ کے محل کی طرف انگلی اٹھا کر)
یہان کیسے موجود رہتا - یہ آپ لوگون کی غفلت کا نتیجہ ہے" - یہہ کہکر سید جمال الدین وہان سے اوٹھ کھڑے ہوے

روانگی بہ نجف اشرف پہونچانے کے لئے مولوی باقر علی سید علی اصفہانی اور دوسرے چار پانچ حضرات آئے سپہر کو روانہ ہوا
راستہ بہت صاف تھا - گاڑی مین ایک سید کے ایرانی تھے جو مشروطہ سے ذرا ناخوش ہین اور آقا سید کاظم طباطبائی
کے مقلد ہین علاوہ اس کے کاظمین کے ہندی خادم شیخ عبدالکریم - کربلا مین اہل ہند کے خادم سید محمود اور نجف
اشرف کے خادم سید ہاشم ساتھ تھے تکلیف کم ہوئی سڑک بہت بہتر تھی - مگر رستے مین بعض جگہہ فرات کا پانی
ایک ایک میل تک پھیلا ہوا تھا لیکن چارون عمدہ گھوڑے گاڑی کو بے تکلف کھینچتے ہین - رات کو سیفدر

پر ہوئی ایسی کہیں نہ ہوئی تھی - واقعی جیسا شیخ احسان اللہ عباسی نے تاریخ الاسلام میں لکھا ہے امیرالمومنین پر خاصکر (اپنے زمانۂ خلافت) پورے پانچ سال میں جو متواتر روحانی صدمے پہونچے ہیں اون کو ماہران سیاست اور واقفان رموز باطن ہی خوب جانتے ہیں اس لحاظ سے یہہ تکالیف نہایت گران ہیں کہ پانچ سال متواتر رہیں اور امام حسین اور اون کے ساتھیوں پر صدمات بے اندازہ ہے مگر زیادہ تر ۴۸ گھنٹے بلکہ ۲۱ گھنٹے اور ایک معنی سے چند ماہ کے اندر وہ ختم ہو گئے *

جب میں زیارت کے بعد نماز میں مشغول تھا تو اندر ایک بڑا مجمع لڑکوں اور نوجوانوں کا آیا اور نہایت زور شور سے اونھوں نے ماتم کیا - یہہ زیادہ تر عرب ہی تھے باہر ایک محمل لائے تھے اور بہت سے علم سیاہ و سبز جن پر یا علی یا دوسرے الفاظ تھے لئے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ آج چونکہ امام موسیٰ کاظم کی وفات کا دن ہے اسلئے یہہ خاص جلوس اور ماتم ہوا ہے - عثمانی فوج کے چند سپاہی نہایت ادب سے ضریح کو بوسے دے رہے تھے اور اوس کی مٹی تیمناً اپنے بدن پر مل رہے تھے *

مجتہدین نجف اشرف اور پالیٹکس

یہاں کے علما تمام شیعوں کے دینی افسر مانے جاتے ہیں - مگر ایک تو اخوند ملا محمد کاظم خراسانی ہیں جن کے درس میں مجتہدین بیٹھتے ہیں اور علم اصول فقہ میں کہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے اور بعض مجتہدین ایک طور پر ایران کی مشروطہ (پارلیمنٹ) کے بانی ہیں - یعنی یہہ نہ ہوتے تو پارلیمنٹ کجا محمد علی شاہ اس وقت بادشاہ ہوتا اور کم از کم شمالی ایران ورنہ کل ایران کا شہنشاہ روس ہوتا - مگر دوسرے مشہور مجتہد سید کاظم طباطبائی ہیں جو عوام الناس اور اعراب عراق خصوصاً ان کو زیادہ مقدس مانتے ہیں - یہہ نئے خیالات کو سخت ناپسند کرتے ہیں اور پارلیمنٹ ایران و عثمانیہ ہر دو کو مکروہ جانتے ہیں کیونکہ یہہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے بعض خلاف شرع امور زیادہ رائج ہو گئے ہیں یا ہو جاوینگے - نیز چونکہ نئے انتظام سے یہاں کے لوگوں اور شیوخ کو اب سرکاری مالگزاری باقاعدہ دینی پڑتی ہے پہلے عمال کو رشوت دیکر چالیس کی جگہ بیس ۲۰ روپیہ سکہ ادا کر کے لئے دیتے تھے - عشر (یکدہم) حق حکومت پورا وصول نہ ہوتا تھا - اور نیز سید کاظم صاحب بڑے سید ہیں اس وجہ سے

نیز کاظمین میں رضے کے اندرو باہر بالکل آزاد و مختار ہیں۔ حکومت کی مداخلت کا پتہ نہیں چلتا۔
یوروپ میں بھی علاوہ روس کے یہی حالت سُنی جاتی ہے کہ اندرونی معاملات و انتظامات سے سلطنت عموماً علیحدہ رہتی ہے ٭

[۲۳ جولائی ۱۹۱۱ء = ۶ رجب ۱۳۲۹ھ]

نجف اشرف میں صبح کو یہاں پہونچا۔ امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابیطالب کے روضہ کا سُنہری گُنبد دُور سے نظر آتا تھا۔ راستے میں ایک قبرستان ملا جس پر کاشی کے کام کے سبز قُبّے بیشمار بنے ہیں۔ قبرستان نجف سے باہر خود ایک شہر معلوم ہوتا ہے اور بقول خادم کم از کم بیس ہزار مُردے بوجہ قربت امیر المومنینؑ تمام دُنیا سے یہاں دفن ہونے آتے ہیں اس کا نام دار السلام ہے۔ کچھ لوگوں نے قُبّے میں بعض نے قبروں کی برابر کوٹھریاں بنا رکھی ہیں۔ اس مقام (دار السلام) سے لوگ دُرِ نجف پہلے ڈھونڈ کر لیجاتے تھے اب بہت کم ملتے ہیں ٭

خود آبادی بلندی پر واقع ہے چاردیواری مثل قلعہ کے ہے جس دروازہ سے گذر کر ہم داخل ہوئے اوس کے اندر اجزائیہ بلدیہ کا دفتر ہے (یعنی میونسپلٹی کے عاملانہ احکام کا نافذ ہوتا ہے) خادم کا مکان جس میں عام زوّار ٹھہرتے ہیں الگ ہے۔ مگر میں اون کے سکونتی مکان میں ہوں جو نہایت پختہ و عالیشان ہے۔ سید علی کمونہ ایک معمر بزرگ یہاں سب ہندیوں کے خادم ہیں اور اون کے فرزند سید ہاشم اون کی طرف سے کام کرتے ہیں۔ باپ بھی آتے اور بہت خاطر کرتے ہیں۔

زیارت روضہ نجف اشرف بعد غسل و حجامت زیارت سے مشرف ہُوا۔ یہاں آداب زیارت بہت زیادہ ہیں اور دروازہ کے باہر و اندر اذن دخول پڑھے جاتے ہیں۔ اوّل زیارات رسُول خدا۔ پھر امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب اور پھر حضرت آدمؑ و نوحؑ کی (کہ وہ بھی بموجب یہاں کی اور مذہب شیعہ کی روایات کے یہیں مدفون بیان کی جاتے ہیں) زیارت پڑھی جاتی ہے ٭

قُبّے اور میناروں پر سونے کے موٹے پتر چڑھے ہوئے ہیں۔ گرد کی عمارتیں کاظمین سے بھی زیادہ شاندار ہیں۔ اگرچہ اندر کا قبہ اتنا بڑا اور ایسا خوشنما نہیں۔ البتہ صحن کاظمین سے کم عرض رکھتا ہے۔ مجھے جسقدر رقت اس روضہ

کہ دوسرے فریق سے مل کر اطلاع دیجیئے جہان تک ممکن ہوگا مین بھی کوشش کرون گا۔

میری صلاح اونھون نے مان لی کہ صلح کا یہ طریقہ ہے کہ کسی ایسے امر مین شریک ہوجاوین جس مین (۱) صلاح امت ہو (۲) امر دینی ہو لیکن کسی خاص فرقہ سیاستی پر اعتراض نہو اور کہ دولت (سلطنت) اوس سے کمزور ہو۔ محض یہ معلوم کرنا کہ صلح ہوگئی ہے عوام پر بڑا اثر رکھتا ہے ☆

شام کو زیارت امیر المومنینؑ مکرر باقاعدہ کی۔ یہان بھی محتاجین و فقرا کا ہجوم ہے ☆

مولوی نیاز حسین مرحوم بہرتی کے دونون پوتے اور امروہہ کے دو ہندی طلبا صحن مین ملے۔ عبد الرسول جن کے نام سامرہ سے خط بغرض ملاقات تھا کوفہ مین ہین شاید کل آئین ☆

۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء = ۷ رجب ۱۳۲۹ ہجری

ایک شریف غریب شخص سید ہادی کو ایک قران روز پر ملازم رکھا۔ صبح کو امیر المومنینؑ کی زیارتین از جانب والدہ مرحوم پڑھین کل شام از جانب والدہ زیارت و نماز پڑھی۔ قرأت خانے مین اخبارات دیکھے۔ الشمس۔ نجف۔ حبل المتین۔ ایران نو۔ تبریز۔ جنوب وغیرہ آتے ہین۔ ۷-۸ آدمی پڑھنے بھی آگئے ہین ☆

ملاقات با فرزند جناب اخوند

آدمی کو آقا مؤید الاسلام (ایڈیٹر حبل المتین) کے خط کے ساتھ بخدمت جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی ملاقات کے لئے وقت مقرر کرنے کے لئے بھیجا۔ سبق کی تعطیل ہے۔ وہ مکان ہی سے نہین نکلتے اور استفتون کے جواب مین رہتے ہین۔ دوسرے آدمی (مدیر قرأت خانہ) نے اون کے بیٹے سے ملاقات کا وقت معین کیا۔ چنانچہ مین فرزند جناب آخوند یعنی آقا مرزا مہدی سے ملا۔ بہت سے آدمی بیٹھے تھے موقع تفصیلی گفتگو کا نتھا۔ آج عصر کا وقت (۱۰ بجے عربی) مقرر ہوا ان سے اور جناب اخوند سے تخلیہ مین ملاقات کرنے کے لئے مقرر ہوا ☆

بازار نجف اشرف

جو بنا جاتا ہے نہایت خوبصورت ہے۔ اور چیزین بکثرت ہین۔ مین نے یہان سے آٹا اور ہندوانہ (تربوز) خریدا جو عراق مین سب جگہ سے اچھا تھا۔ یہان طلبا بیشمار ہین اور اکثر صحن مین صبح کو جگہ جگہ بیٹھے ہوتے ہین ☆

عراق عرب مین ارزیادہ لوگ جناب سید کاظم یزدی ہی کے مقلد ہین ایران کے عوام مین بھی مخالفون نے یہہ خیال جمادیا ہے کہ پارلیمنٹ کے ہونے سے شراب علانیہ فروخت ہوگی اور پردہ ٹوٹ جائیگا۔ لوگ فرنگی تابع ہوجاوینگے۔ اسلئے اکثر لوگ جناب اخوند سے ٹوٹ کر یزدی مجتہد جناب سید کاظم صاحب کے مقلد ہو گئے۔ مگر گورمنٹ ایران اور روم پر جناب اخوند کا بہت اثر ہے اور کوئی باقاعدہ انجمن شخصی سلطنت یا محمد علی شاہ کے موافق نہین جو سید کاظم صاحب کے ماننے والے اسی وجہ سے منتظم نہین ہین۔ بظاہر پرانے خیالات والون کی کثرت ہے اور عام لوگ مشروطہ کے خلاف ہوگئے ہین۔ مگر مستبدین (ظلم پسند یا شخصی سلطنت والون) مین لائق لیڈر نہین ہین اور وہ حکومت سے خائف بھی ہین اور نہ اون کا کوئی اختیار ہے ؎

آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم

مین سب سے اول آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم صاحب سے ملا۔ خود جناب آقا سید کاظم کوفہ مین ہین۔ کیونکہ یہان تعطیل ہے اور وہ کچھ بیمار بھی ہین۔ اون کے مدرسہ کی عمارت بہت شاندار ہے اور نہایت صفائی اور انتظام اوس کے اندر ہے یہہ خود بھی عالم ہین اور درس دیتے ہین ؎

آن سے مین نے خواہش ظاہر کی کہ ترقی اخلاق و بیکاری وغیرہ کے زوال کیلئے ایک انجمن علما ایران کے حکم کے تحت ایران مین قایم ہو۔ دوسرے خصوصاً سب شیعون سے اور عموماً محبان اہلبیت سے ۱۰/۸ (ایک تومان) فی خانہ لیکر مشہد مقدس مین تا حافلقین ریل بنادین۔ جس قدر ممکن ہو اوس کی آمدنی نشر علوم دینی اور تہذیب اخلاق مین خرچ کرین۔ الغرض اصلاح معاشرت اور ترقی مسلمین کے لئے ایک صورت عمل کی پیدا کی کہ یہہ خیالات عمل مین آوین۔ تیسری بات مین نے آخر مین یہہ کہی کہ علماء نجف کی نااتفاقی سے حد درجے بے رعبی اور ہتک ہوتی ہی۔ کیونکہ ہر جگہ لوگون مین فساد ہے اور ایک عالم کے معتقد دوسرے عالم کو بُری نظر سے دیکھتے ہین ؎

اوںھون نے معقول بات کہی کہ مادہ سویم ضروری ہے۔ یہہ ہوجاوے تو باقی باتین بآسانی ہوسکتی ہین۔ میرے پاس بغرض تقریب ملاقات ایک عالی درجہ رئیس کا خط تھا اور اوس مین میری خدمات اسلامی و واقفیت علوم جدیدہ کی بہت تعریف لکھی تھی۔ الغرض بعد گفتگو آقا سید محمد نے کہ وہی آقا سید کاظم پر حاوی بیان کئے جاتے ہین کہا

سید کاظم طباطبائی رضی نہونے ہیں نے اس گفتگو کی تفصیل مفصلت فارسی میں درج کی ہے - اور ایک خط جو لکھا تھا اوس کی نقل بھی درج ہے - جن حضرات کو موجودہ تاریخ انقلاب ایران کی اس فصل سے دلچسپی ہے وہ اوکو ضمیمہ میں پڑھ سکتے ہیں - افسوس یہہ ہے کہ تعصبات اور اغراض نفسانی جب سب میں مل جاتے ہیں تو یہہ معجون مرکب نا قابل اصلاح ہوجاتا ہے ÷

ملاقاتین | صبح کو زیارت سے مشرف ہوا - مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مکتب علویہ میں ملاقات کے لئے گیا - جدید طریقے کا یہ مکتب جاری کیا گیا ہے - وہان ایک عربی گیت (وطنیہ) لڑکے چھٹی کے وقت پڑھ رہے تھے ÷

یہ خیالات حب وطن کی بنیاد ڈالتے ہین - کتب خانہ معقول حالت مین ہے - سید عبدالرسول سکرٹری (مدیر) قرأت خانہ اعتدال (جو خود دما کرات ہین) اور مرزا محمد علی بادکوبی جن کے خرچ سے دو مکتب چل رہے ہین جن میں ایک میں سو سوا اور ایک میں اٹھاسی طلباء ہین اور ۲-۶ جماعتین ہین) اور جناب سید محمد علی برادر مؤید الاسلام مالک مطبع نجف (جو ٹائپ کا کام کرتا ہے اور نجف اخبار وہان سے نکلتا ہے) اور شیخ محمد حسین پسر امام جمعہ مسجد ول یمنی جو کاشانی ہین اور بہت معقول آدمی ہین اور ہمارے برست کے مولوی نیاز حسین صاحب مجتہد کے فرزند و رام مرو ہے کے دو منتہی طلبا جو جناب سید کاظم صاحب کے معتقد و مقلد ہین - ملاقات کو آئے ÷

مین نے اپنے مضمون "اسلام و اصلاح معاشرت" (فارسی) کا بڑا حصہ سنایا اور چھپنے کے لئے مالک مطبع نجف کو دیدیا - قرار پایا کہ ایک تقریر ایک جلسہ عام نجف اشرف میں صبح جمعہ کو کرون ÷

شیخ عبداللہ مازندرانی | نجف اشرف مین شام کو جناب آقا شیخ عبداللہ مازندرانی کے پیچھے نماز پڑھی - یہ حرم کے صحن سے پرے - مگر حرم سے بالکل ملی ہوئی ایک عمارت بکتاشی فرقے کے قبضے مین ہے - ہر مقام مقدس مین صوفیا کے ایک فرقے کے پاس ایسی ایک ایک عمارت حرم سے ملی ہوئی موجود ہے - اسی مسجد کی چھت پر جناب شیخ عبداللہ نماز پڑھاتے ہین - اخوند ملا محمد کاظم سے ۲-۳ سال عمر مین کم ہین اور شخصی سلطنت کے مخالف ہین جناب اخوند کے بعد سب سے زیادہ انھون نے کام کیا ہے - معمر اور مقدس آدمی ہین اور ان کا درس بھی مشہور ہے -

چونکہ آج کل درس نہیں ہوتا اسلئے بیکار ہین - ایک طالب علم ہندی امروہہ کا رہنے والا جناب عبد الله کاظم صاحب کے مدرسہ مین رہتا ہے - اوس نے کہا کہ مشروطہ مین بابی بہت ہین کیونکہ اونھون نے شاہ فضل الله کو قتل کیا - مین نے کہا اس بات کا ثبوت؟ - طالب علم نے کہا علمار کا قتل - مین نے قدرتی جواب دیا کہ اگر علمار نے قتل دوسرون کو کیا ہو تو دولت کیون نہ سزا دیوے؟ - اور تم کو کیا معلوم کہ فتوائے شرع سے وہ قتل کئے گئے یا ظلماً - کہا مین نے معتبر آدمیون سے افواہاً سُنا ہے - مین نے کہا افواہ کوئی چیز نہین اور قانوناً و شرعاً ایسے معاملے مین راے قایم کرنی مناسب نہین [۱] ؂

پہلی ملاقات با جناب آخوند

شام کو جناب مرزا مہدی اور اخوند ملا محمد کاظم سے ملاقات ہوئی صبح سے وہ فتاوی لکھنے مین مصروف تھے - ۱۰ بجے ملے بہت اخلاق سے پیش آئے - مگر اونھون نے صلح کی بابت کہا محال ہے - مین نے اپنا مضمون اصول ترقی اقوام ملل اون کے فرزند کو دیا - اونھون نے پڑھا اور جناب اخوند صاحب سے تفصیلی ملاقات کے لئے دوسرا وقت مقرر کرنے کو کہا مگر جناب اخوند نے مجکو مصالحت کے لئے کامل اختیار اس شرط پر دیا کہ کوئی ایسی بات نہو جس سے سلطنت کمزور ہو جاوے ؂

مرزا حسین قلی خان

شام کو آقا محمد سید فرزند جناب سید کاظم سے وقت مقرر تھا - مگر صحن مین ملاقات نہو سکی وہ آج نہین آئے - کتاب منہاج الطالبین جناب مرزا حسین علی خان سابق ارمنی مسیحی جو اونھون نے مجکو دی تھی جس مین اون کی سوانح عمری اور فوٹو بھی ہے دیکھی عمدہ کتاب ہے - مصنف مجھ سے ملنے کربلاے معلی مین آئے تھے ایک وافقکار و عالم تاجر ارمنی الاصل ہین اوس وقت تک مین اُنکو نہ جانتا تھا - مین مکان پر تھا - کتاب چھوڑ گئے - واقعی اس شخص کے دل مین اسلام کا بہت درد معلوم ہوتا ہی اور قرآن و مذہب پر عبور رکھتا ہے ؂

[۵ جولائی ۱۹۱۱ء - نجف اشرف]

مکرر ملاقات با آقا محمد

آج آقا محمد سید سے بہت دیر تک ملاقات رہی - صلح کے بارہ مین اون کے والد آقا

---

[۱] اب میری راے مین قتل شیخ فضل الله بالکل مضر اور اسلام کی ہتک کا موجب تھا - مؤلف ۱۲

پرسون دیکھا تھا بہت صاف تھا ۔

خوشنما تہ خانے یہاں عموماً تہ خانے بہت صاف اور پختہ بناتے ہین ۔ مین جس مکان مین مقیم ہون اوس کا تہ خانہ بھی پختہ ہے ایک صاف ایوان یا ہال معلوم ہوتا ہے ۔

[نجف اشرف ۔ ۶ ۔ جولائی ۱۹۱۱ع]

آج ایک ترکی الاصل اور ہندی نژاد بزرگ آقا محمد تبریزی پدر مرزا ابوالقاسم سے ملاقات ہوئی یہ سید کاظم صاحب طباطبائی کے سمدھی ہین ۔ اونھون نے خود خواہش کی تھی اور میرا نام مولوی سید نجم الحسن صاحب سے سُنا تھا شیعہ کانفرنس کے حالات اور باعث اختلاف دریافت کیا اور افسوس کیا کہ ایسی عمدہ باتون میں یعنی عاپتان و ظروف کے روکنے یا مغربی علوم کے پڑھنے مین کون سی بات ہے جس سے بعض ملا لوگ مخالف ہو گئے ۔ نیز معاملہ اتفاق باہمی علما مین بہت سے مجبال تھے ۔ آقا سید محمد بھی آگئے ۔ بلکہ میرے ملنے کے لئے اونھون نے خود کہا تھا کہ بلانو پھر گفتگو ہوئی کہ امور دینی مین آقایان متفق ہون ۔ آخر کار آقا محمد سید پسر جناب سید کاظم صاحب نے کہا کہ اگر ہم اتفاق کرین تو لوگ کہین گے کہ سید کاظم مشروطہ ہو گئے اور آخوند مستبد (حامی شخصی سلطنت) ہو گئے اور دونون کو چھوڑ دین گے ۔ یہ اصل بات کہی جس کو مین پہلے ہی اپنے نوٹ مین درج کر چکا تھا کہ معاملہ اتفاق مین وہ مقلدون سے اسی طرح خائف ہین جیسے تمام دُنیا مین لیڈر کہ اپنے پیروؤن کی مرضی پر چلتے اور خوش ہونے مین کہ ہم رہنما ہین ۔ مگر بقول ایک انگریزی مفکر کے عموماً سر دُم کو نہین بلکہ دُم سر کو کھینچتی پھرتی ہے ۔ خیر خدا مسلمانون پر رحم کرے ۔ مگر آقا محمد سید لایق و ذہین بزرگ ہین اونھون نے ایک بات خوب کہی کہ بدمعاشی ہین قاچار کی برابر آجکل کے لوگون مین بلکہ ایران مین نہین ہے ۔ مگر قاچار علماء کی طرف سے فسق و فجور کے لئے مجاز نہ تھے ۔ یہ پارلیمنٹ ملاؤن کی طرف سے مجاز ہے ۔ یہ خرابی ہے ۔

جناب شیخ عبداللہ مازندرانی جناب آیت اللہ شیخ عبداللہ مازندرانی نے ملاقات کا وقت کل مغرب مقرر کیا تھا اون سے ملاقات ہوئی ۔ آپ نحیف معمولی بوریہ پر نشست رکھتے تھے ۔ مؤید الاسلام کا خط پہلے بھیج چکا تھا ۔ نہایت

ان کے پیچھے بھی بہت سے نمازی تھے - جناب آیت اللہ مازندرانی عبادت و تقدس مین مشہور ہین ٭

صحن نجف اشرف اور پانی | صحن مین دس پندرہ آدمی نماز جماعت سے پڑھاتے ہین یعنی سیکڑون بلکہ ہزارون آدمی نماز پڑھتے ہین - بہشتیون سقے کوزے لئے پھرتے ہین پانی یہان دور سے آتا ہے اسلئے کمیاب ہے - چونکہ نجف اشرف پہاڑی پر ہے ایک پول یعنی دھیلے کو ایک گلاس شربت کا دیتے ہین جس مین شکر نہایت کم ہوتی ہے - یہان صاف قند جو بکتی ہے شیرینی اوس مین بھی بہت کم ہوتی ہے یعنی آج ۲-۳ میٹھے گلاس مُلانا تہون کو پلاےئے - ایک قران (۴ مد) کی شکر ختم ہوگئی ٭

مدارات کے تکلفات زیادہ ہین | یہان تعارف (تکلف) بہت ہے جو شخص ملنے آوے لازم ہے کہ میزبان چاء - شربت سگار وغیرہ سے اوس کی تواضع کرے - مین چونکہ حقہ - چاء نہین پیتا اسلئے شربت کی تواضع کرتا ہون اور سگار بھی منگواتا ہون

صحن کی رونق | شام کو نجف اشرف کے صحن مین مثل دیگر مقامات عتبات یعنی کربلا و کاظمین و سامرہ کے روشنی اور رونق عمدہ رہتی ہے مگر یہان کا مجمع زیادہ تعلیم یافتہ و مہذب ہوتا ہے - ایک شاہنشاہ کا دربار بھی روزمرہ ایسا بارونق نہین ہوسکتا ٭

آزادی کے معنی | آج گفتگو مین ایک دو لڑکے جو پارلیمنٹ اور آزادی کے معنی یہہ سمجھتے تھے کہ عورتین جب چاہین خاوند کو چھوڑ دین جب اون کو اصلی معنی بتاے گئے تو انھون نے کہا تب تو مشروطہ ٹھیک ہے - یعنی بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنی مرضی سے کام نکرے بلکہ عقلاے ملک کی صلاح سے کام کرے ٭

مدرسہ سید کاظم | بورڈنگ (جسے یہان مدرسہ کہتے ہین) جناب سید کاظم صاحب کو جسکے لئے وزیر بخارا نے ایک لاکھ روپیہ دئے ہین - مین نے دیکھا - واقعی بہت صاف اور پختہ عمارت ہے اور کاشی کا کام ہے - لیکن مین جو علیگڑھ کا بورڈنگ دیکھ چکا ہون میری نظر مین زیادہ نہین جچا - کمرے اسقدر مختصر اور تنگ ہین جیسے زندان عمارت دو منزلہ ہے اور صحن مین خوشنما حوض اور چمن بھی ہے - نجف اشرف کے بورڈنگون مین سلیقہ و صفائی کی پہلی مثال قایم کی گئی ہے - عمارت خوشنما اور لائق تعریف ہے اگرچہ آرام کی نہین - سرداب کا ایک حصہ

جناب امیر کی جو زیارات پڑھی جاتی ہین اوس مین دو دفعہ رسول اللہ صلعم کی زیارت بھی مدینہ کی طرف رخ کر کے اول عدا وسط مین ہوتی ہین - طلاب علم عجم کے پانچ ہزار تو اس پریشانی کے عالم مین جاتی ہین کہ ایران سے روپیہ کم آتا ہے - ہندی بھی دس بارہ طلبا ہین اون کو بہت کم روپیہ ملتا ہے - حالانکہ ہندی روپیہ پانچہزار ماہوار نجف مین اور اسی قدر کربلا مین خرچ ہوتا ہے - روشنی اچھی ہوتی ہے - آب وہوا نہایت گرم ہے چنانچہ نادرشاہ تمام عمارات پر سونا چڑھاتا تھا مگر گرمی کے خوف سے لوگون نے اوس کو اس خیال سے باز رکھا - اس موسم مین رات کو بارہ بجے جاکر خنکی ہوتی ہے - آبادی ۳۰ - ۴۰ ہزار کے درمیان ہے اکثر مکانون مین قبرین ہین ؛

جدید مکاتب | دو مکتب علوی و مرتضوی جدید وضع کے بنائے گئے ہین - مکان بڑا ہے - اور تقریباً ۱۰۵ طالب علم مکتب علوی مین ہین - مین نے ریاضی و جغرافیہ و عقاید مین بعض طلباء کا امتحان لیا - کل تعلیم دو سال کی ہے اس لحاظ سے نتیجہ بہت خاصہ تھا - خرچ دو سو روپیہ ماہوار ہے اور آمدنی فیس سے ۵۰ روپیہ ماہوار ہے ؛ گداگری بدقسمتی سے یہان بھی عیب نہین - مگر بعض ہندی طلاب بیچارے تو مجتہدون سے بھی نہین ملتے - تاکہ یون نہ سمجھا جاوے کہ مانگنے آئے ہین ؛

[۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = مطابق ۱۰ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ]

مکتب مرتضویہ مین جو جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی نے قریب بہ حرم قایم کیا ہے میری تقریر ہوئی - سود و سو اصحاب لیکن زیادہ تر اہل شرط موجود تھے - بیچون پر نشست تھی ایک گھنٹہ تک یہ لیکچر ہوا - چھاپہ خانہ مین دیا گیا لوگون نے بظاہر بہت پسند کیا - اس کا ترجمہ ضمیمہ سفرنامہ ہذا مین درج ہے - اس مین اول زبانی تمھا اور بانون کے جناب امیر کا یہان آنا اور اس وجہ سے عجم مین حب اہلبیت کا پھیلنا اور مدینہ منورہ اور دارالخلافت کی تبدیل کے وجوہات بھی بیان کئے گئے تھے اور کفایت شعاری پر بھی زور دیا تھا - اول ایک زبانی تقریر کی تھی - جناب سید محمد برادر جناب مؤید الاسلام نے فرمایا کہ بڑے بڑے آدمی نجف مین مرعوب جاتے ہین اور لوگون کو یہہ لیکچر جس کا عنوان "اسلام و اصلاح معاشرت" تھا پسند ہوا -

بے تکلف اور سادہ مزاج بزرگ ہین عمر ستر سے زیادہ ہے بڑے عابد وزاہد ہین۔ مین نے کہا آقا محمد سید صاحب کہتے ہین کہ تائید دولت ایران چھوڑ دو تو اتفاق ہوسکتا ہے۔ فوراً کہا "دولتِ اسلام دولتِ شیعہ است چرا تائید نکنیم" فرمایا کہ یہہ دولت جاتی رہے تو ہم مثل یہود کے ہوجاوین گے۔ مین نے کہا اون سے بدتر کیونکہ اون کے پاس روپیہ تو ہے۔ مین نے اون کا شکریہ ادا کیا کہ مشروطہ قائم کرنے مین جناب نے بہت محنت کی ہے۔ اوُنھون نے کہا اس محنت کو خدا قبول کرے۔ آہستہ آہستہ حالت بہتر ہوجاویگی۔ شربت وبرف منگا کر ہم کو باصرار پلایا۔

جناب اخوند سے دوسری ملاقات

جناب اخوند صاحب اور اون کے پسر سے بوقت عصر حسب وعدہ ملاقات ہوئی۔ مین نے اپنا آرٹیکل یا لائحہ (مسودہ دستور العمل) جسکے قریب قریب مضمون بغرض اصلاح معاشرت مسلمین عصر جدید مین چھپ چکا ہے سُنایا پسند کیا۔ مگر ایرانیون کی حالت پر سخت افسوس کرتے تھے کہ کچھ کرنا نہین چاہتے۔ اور ایک مدت ان اصلاحون کو اور قیام انجمن کے لئے چاہیئے۔ وعدہ کیا کہ ایران مین خطوط انفرسیاقات کے لکھینگے۔ مین نے کہا کہ نائب السلطنت ایران ایک معتدل مزاج اور لائق شخص ہین اون کو سفارش لکھدیجے کہ اصلاح معاشرت مین مدد دین۔ فرمایا انشاء اللہ یہہ راے کو طیار ہون" مگر نائب السلطنت نیز آخر ایرانی است" (یعنی عیب سے خالی نہین) مین نے کہا کہ "ذکی الحس" ہین۔ کہا یہی بات ہے آپنے مقام پر مر جانا چاہیئے۔ استعفا دینا کیا معنی؟ عمرو دفعہ نہین ہوتی۔ جناب اخوند نے اہل ایران کے حالات پر افسوس ظاہر کیا کہ باتین بہت اور کام کم کرتے ہین[1]۔

مزید حال نجف

روضہ کی عالیشان عمارت صحن کے اور میناروں اور گنبد پر سونے کی اینٹین نادرشاہ کی لگوائی ہوئی ہین۔ شمالی دروازے پر ایک لمبی سونے کی زنجیر لٹکتی ہے۔ کیونکہ نادرشاہ جب داخل ہوا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق مثل کتے کے گلے مین زنجیر ڈال کر آیا تھا اور ضریح سے باندھ دیا گیا تھا۔ یہہ زنجیر بطور یادگار اب تک لٹکی ہوئی ہے۔

---

[1] سفر ایران کے بعد اور اب کہ جناب اخوند کا انتقال ہوگیا اس بات کے ظاہر کرنے مین مجھے تامل نہین کہ اون کی راے حضرت ناصر الملک اور ایرانیون کے متعلق کسیقدر ملکی وسخت تھی میری راے اور بھی خراب ہے۔ ۱۲

یہ مسجد نہایت مقدس ہے اور اکثر انبیاء و ائمہ کے مقامات اس میں بتائے جاتے ہیں جس میں ہر جگہ دو دو رکعت نماز اور دعائیں مقرر ہیں متصل حضرت مسلم اور حضرت ہانی کے گنبد آمنے سامنے ہیں - اون کی زیارت بھی کی - یہ دونوں حضرات کوفیوں کی غداری سے قبل واقعہ کربلا بحکم عبید اللہ ابن زیاد شہید کئے گئے - اول نہایت شجاعت سے حضرت مسلم نے جنگ کی اور تنہا نصف فوج ابن زیاد کو گھنٹوں تک مغلوب رکھا ❊

مسجد کوفہ کا عبادت خوان لڑکا

مسجد کوفہ میں زیارت دعا ایک لڑکے نے پڑھی - حالانکہ میرے پاس کتاب تھی یہ لڑکا سخت اصرار کرتا تھا کہ میں پڑھوں چونکہ میرے ساتھ دوسرے آدمی ہو گئے تھے اسلئے میں نے اوس کو اجازت دی اوس کی آواز نہایت عمدہ اور دردناک تھی - بعد فارغ ہونے کے وعدہ سے زیادہ میں نے اوس کو دیا شروع میں تو وہ کہتا تھا کہ میں خدا کے لئے پڑھوں گا ہرگز اجرت طے نہ کروں گا - پھر لڑنے لگا کہ ۳۰ آدمیوں میں میرے حصے میں کیا آئیگا - یہاں کے خدام لڑکا ہر بہت مفلس معلوم ہوتے ہیں چونکہ میرا اصول ہے کہ میں لڑکوں کو خیرات کبھی نہیں دیتا تاکہ عادت نہ بگڑے - اسلئے جب باہر سڑک پر اوس نے بتایا کہ ٹریم آنیوالی ہے تب اوس کو زاید انعام دیا ❊

ساٹھ برس قبل کا اور اب کا مقابلہ

مسجد کوفہ کے متصل دوکانیں اور بازار ہیں - میرے والد مرحوم نے ۱۳-۱۴ سال کی عمر میں اپنی والدہ بی بی صغرا اور نانا خواجہ احمد علی مرحوم کیساتھ ۱۸۵۵ء کے قریب زیارت کی تھی اس کو آج ۷۵ برس ہوئے وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں مسجد کے پاس صرف ایک گھر خادم کا ہے اور دو چار گھر اور ہیں - آبادی شروع ہوئی ہے - مگر اب آبادی ۸-۱۰ ہزار ہو گئی ہوگی کیونکہ اس پارلیمنٹ کے زمانے میں رونق بہت بڑھتی جاتی ہے - ٹریم جاری ہے - دوکانات اور مکانات بن رہے ہیں کشتی کوفہ و کربلا کے درمیان چلتی ہے - برف کی مشین بھی ایک وہاں ہے - ایک نجف میں ہے - اس شدت گرمی میں برف یہاں بڑی نعمت ہے اور ہمارے ڈیڑھ پیسے میں جو یہاں کے سولہ پول ہیں اتنی برف مل جاتی ہے کہ چار گلاس اس سے سرد ہو جاویں میں جب اوس سفر کا مقابلہ کرتا ہوں جو میرے والد نے کیا تھا جبکہ خود میل گاڑیاں بنا کر بھوپال و اندور

مطبع نجف ملکیت مؤیدالاسلام مین بغرض تصحیح نطق گیا مطبع نجف ۶ ماہ سے جناب سید محمد علی برادر مؤیدالاسلام
کی نگرانی مین نجف مین کھولا گیا ہے۔ ٹائپ کا چھاپہ ہے۔ مگر ابھی مطبع مین خرچ زیادہ آمدنی کم ہے مین نے
پوچھا کہ یہان لوگ چھپواتے کیون نہین؟ سید صاحب جو خود عالم ہین کہنے لگے یہان افلاس ہے مین نے
کہا کہ روپیہ اسقدر کہان جاتا ہے؟ کہا پیٹ مین جاتا ہے یعنی کھانیکا خرچ بہت ہے ÷

مولوی نیاز حسین مرحوم — مولوی نیاز حسین مرحوم برستی کے پوتون سے اور ہندی طلباء کی ملاقات کے لئے مدرسہ
(بورڈنگ) ہندی بناکردہ جناب نواب نوازش علیخان صاحب مین گیا۔

ایک درخواست کونسل جنرل کو ہندی طلبا کی طرف سے لکھی کہ جو ہندی طلباء حاضر ہین اون کے لئے مجتہدون
سے سفارش کیجاوے تاکہ اون مین سوا ایک کی امداد ایک ایک مجتہد بھی کرے تو کافی ہے ÷

کربلا مین ۱۰ مجتہدین کو ضمار ضمار ۵۰ روپیہ ماہوار اور اسیقدر نجف اشرف مین ۱۰ مجتہدین کو ضمار ضمار روپیہ
اودھ کے وقف سے ملتا ہے کل ۱ ہزار روپیہ ماہوار وثیقہ سے دیا جاتا ہے۔ یہ روپیہ کسی مخیر بیگم اودھ نے زمانہ شاہی مین
جمع کردیا تھا خرچ ہوتا ہے۔ اگر باقاعدہ خرچ ہو تو کیا کچھ فوائد اس دس ہزار ماہوار سے حاصل ہوسکتے ہین مگر وہی
کون سی کل سیدھی ہے ÷

[۸ جولائی ۱۹۱۴ء = ۱۱ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

مسجد کوفہ — آج صبح ٹریم گاڑی مین مسجد کوفہ کو روانہ ہوا۔ یہ نجف اشرف سے ۴۔۵ میل ہے۔ ٹریم گاڑی کا نظم
ایسا ہے بلکہ ۱۸۹۴ء مین جیسی لاہور مین تھی اوس سے بھی بہتر اور دو منزلہ ہے مسجد کوفہ سے نصف میل کوفہ جدید
کی آبادی ہے۔ ایک نیا بازار دریا کے کنارے سے بہت چوڑا اس قسم کا جیسا کربلا و نجف مین بنا ہے یہان بھی
زمانہ نجیب کی یادگار ہے۔ دریا فرات کے کنارے چائے و شربت کی دو دکانین ہین ÷

مسجد کوفہ کے گرد ایک بہت بڑی بلند دیوار بنی ہے مسجد کا صحن عظیم الشان ہے اور گویا امیرالمومنین حضرت علیؑ
کا دارالامارہ تھا۔ کچہری کے مکان کا نشان موجود ہے اور شہادت جس محراب مین ہوئی اوس کا خوشنما جنگلہ بنا ہوا

کیونکہ تعطیل تھی عتبہ کاظم صاحب جو فقہ میں مشہور ہیں اون کی ایک گروٹ ٹائپ کے حروف میں کسی عرب نے چھپوائی ہے بڑی کتاب ہے حالانکہ صرف عبادات کے حصہ کا ایک جزو چھپا ہے معاملات نہیں چھپے۔ پرانی کتابوں پر جو مستند ہیں اون کی حواشی بہت ہیں ✦

[۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۲ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی اور اون کے فرزند اور شیخ محمد حسین پسر جناب شیخ ابوالقاسم امام جماعت مسجد خوجگان بمبئی سے ملاقات ہوئی اور باقی اکثر ہندی طلباء سے معلوم ہوا کہ بدقسمتی سے یہاں بھی ہندیوں کی ٹولیاں ہیں

ع ، بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا است

جناب آخوند سے پھر ملا اونھوں نے لفظ انشاء اللہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ایران کو تجویز اصلاح تمدن کے بارہ میں خط لکھیں گے۔ اون کی مجلس میں ایک صاحب نے میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ جو خطبہ یعنی "لکچر" بروز جمعہ نجف میں کیا تھا۔ آج تک کسی تقریر نہیں ہوئی ۔ جناب آخوند نے فرمایا کہ خدا توفیق دے۔ مگر دو چار آدمیوں کے نیک خیال ہونے سے کام نہیں چلتا خدا سبکو توفیق دے کیونکہ ایسے آدمی کم ہیں ✦

اخوند ملا محمد کاظم اس وقت تمام لوگوں کے جو ظلم اور شخصی حکومت کے خلاف ہیں گویا سردار ہیں ۔ چاروں طرف ایران وغیرہ سے تار اون کے پاس آتے ہیں جہاں کہیں (سچ یا جھوٹ) ظلم ہو۔ لوگ لکھتے ہیں کہ آپ بچایئے وہ لکھنے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ ہزار ہا روپیہ جو آتا ہے اوس سے زیادہ خرچ کر دیتے ہیں اور مقروض ہیں یعنی روٹی کا چھ دس ہزار روپیہ اون کو دینا ہے۔ جو طلباء کو کھلا دیا گیا ہے ✦

جناب اخوند کی عجیب جرأت

یہاں خدام نجف اشرف میں ایک خادم حضرت طلب سید مسلم نامی ہے وہ مجھ سے جناب اخوند کا قصہ آج بیان کرتے تھے کہ جس وقت حسب الحکم سلطان عبدالحمید خان (با انجمن محمدی) پارلیمنٹ عثمانیہ پر گولہ اندازی ہو کر وزارت بن گئی اور گویا سلطنت مشروطہ کے خلاف سخت سازش ہوئی تو جناب اخوند نے سلطان کو اس مضمون کا تار دیا کہ حضور ایسی کارروائیاں نکریں جیسی محمد علی شاہ نے کی نہیں کہ ہم کو اوس کی تکفیر کی ضرورت

ہوتے ہوئے ۲-۳ ماہ مین بمبئی پہونچے تھے اور پھر بادی کشتیون مین بصرہ و بغداد آئے اور پھر کربلا و نجف و کوفہ - اور جو جو زحمتین راستے کی اور گرمی کی انھون نے برداشت کین اور اب جو آرام ہے کہ ہندوستان سے تین دن مین بمبئی اور ۱۵ دن مین کاظمین و بغداد اور ایک یکدن مین کربلا و نجف پہونچ جاتے ہین - ہر جگہ کھانا اور برف ملتا ہے خادمون کے مکانات ہر مقام پر پرشان اور آرام دہ مع سرداب (تہ خانون) کے بنے ہوئے ہین اور نہ صرف یہہ مقامات زیارات کے لیئے بلکہ سیر کے لئے بھی قابل دید ہین - تو اپنی کم ہمتی اور اون لوگون کی ہمت اور پختگی اعتقاد پر حیرت ہوتی ہے ٭

کوفہ سے واپسی کے وقت ہوا ایسی گرم تھی کہ تنور کی ہوا سے کچھ ہی فرق ہو تو ہو - گرمی سے سرسام کی سی نوبت ہونے لگی - اسی وجہ سے جناب سید کاظم صاحب طباطبائی سے کوفہ مین نہ مل سکا - کل ثقۃ الاسلام جناب مرزا عبدالرحیم بادکوبی سے مطبع نجف مین ملاقات ہوئی وہ چاہتے ہین کہ میری اور آقا سید محمد کی گفتگو میرے پاس لکھی ہوئی ہے اوس کی نقل اون کو دون - مین نے وعدہ کیا ٭

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی

ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم باکو علاقہ کاکیشیا کے رہنے والے ہین جو ایران کا علاقہ تھا - کاکیشیا کے دمی آزادی کے بڑے حامی سمجھے جاتے ہین - یہ پہلے جناب سید کاظم صاحب کے خاص آدمیون مین سے تھے اور شروطہ کے ابتدا مین اون کو دو کا کہ علانیہ مخالفت نکرین اور اون سے جب پکا وعدہ لیا تو خدمت مشروطہ کے لئے جناب اخوند محمد کاظم کے ساتھ شریک ہوئے - اب فرقہ ڈماکرات عراق مین ممتاز ہین - یہان ثقۃ الاسلام حجۃ الاسلام یعنی مجتہد کامل سے دوسرے درجہ کا خطاب سمجھا جاتا ہے ٭

اخوند ملا محمد کاظم خراسانی و سید کاظم طباطبائی

جناب اخوند ملا محمد کاظم خراسانی جن کی تصنیف کفایہ اصول فقہ کے آخری درس مین داخل ہے - حبل المتین نے جو لکھا تھا کہ ان کے درس سے پچھلے ۵ سال مین ۵ ہزار مجتہد نکل چکے ہین - وہ کچھ بھی مبالغہ نتھا - کیونکہ درس خارجی مین پانچ سو طلبا اون کے ممبر کے نیچے رہتے ہین اور یہہ سب تحصیل تمام کر چکے ہین - اس اندازہ سے یقیناً پانچ ہزار عالم اون کے شاگرد ہونگے - افسوس ہے کہ مین درس نہ دیکھ سکا

عورتون کا نڈر اور بیباکی

عراق عرب کی عورتین نہایت بیباک کہی جاتی ہین - ایک شخص نے کربلا کا ایک چشم دید قصہ بیان کیا کہ لوگ عورتون سے اسقدر ڈرتے ہین کہ ایک عورت نے ایک دوکاندار مرد کے دو طمانچے مارے مگر باوجود قوی ہونیکے وہ بیچارہ خاموش رہا - عورتون کو بہت آزادی ہے - ضریح کے گرد عموماً مردون کو ہٹاکر بیٹھ جاتی ہین اور کہتی ہین "یا ابوالحسن ہماری فلان فلان خواہش پوری ہو"۔

یہان گداگر بھی سیاہ عبا ضرور پہنتے ہین اور عورتین سیاہ برقع - مگر مین اپنے ہندی لباس یعنی اچکن و ترکی ٹوپی مین ہون - مجکو اکثر لوگ نواب کہتے ہین - ان کے خیال مین ہر ہندی جو معمولی صاف کپڑا پہنے ہو امیر ہے اور نواب کے نام سے خوش ہوتا ہے اسلئے وہ نواب کہکر پکارتے ہین لیکن مین جواب دیتا ہون کہ "مین صرف ایک طالبعلم ہون نواب کے لئے ضروری ہے کہ بہت سا روپیہ رکھے اور دھوکے مین جلد آجائے - مجھ مین دونون باتین نہین" ۔

جناب شیخ محمد حسن نے اپنے گھر پر دعوت کی اور اصرار کیا کہ اپنا فوٹو اون کو جہان دستیاب ہو وہان سے بھیجون ۔

نجف کے مزید حالات

نجف مین پانی خوب نہین یہان نل کی بہت ضرورت ہے اور محکمہ حفظان صحت بھی چاہیئے - یا بلدیہ (میونسپلٹی) کی طرف سے ایک آدمی ہو کہ لوگون کو گلیون اور راستون مین رفع حاجت سے منع کرے - گلیان بھی پختہ نہین ہین - اگرچہ لمبے لمبے ہتون سے روزانہ جھاڑو ہوتی ہے - آٹا پیسنے کے کوفہ و نجف مین دوکان رکھا ہین ۔

ایک دولتمند کلید بردار

یہان آقا سید جواد کلید بردار نہایت دولتمند شخص مین بلکہ کہتے ہین کہ ایک لاکھ سوا لاکھ روپیہ سال سے زیادہ آمدنی ہے - مگر ایک شخص جو اُن کی طرف منسوب ہے سب لوگون سے جو ضریح کو بوسہ دیتے ہین پیسے مانگتا ہے - یہ نہایت شرم کی بات ہے - سنا ہے کہ پہلے حکومت سے ممانعت ہوئی تھی کہ فقیر اس طرح ضریح کو گھیرے کھڑے نہ ہون مگر اب حکم کی تعمیل نہین ہوتی - کیونکہ گورنر یعنی ناظم پاشا بدلگیا ۔

آج آیت اللہ زادہ خراسانی (یعنی مرزا مہدی) سے ملاقات نہو سکی - اگرچہ ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم

پڑے - ورنہ ہم مجبوراً ایسا ہی کرین گے "۔ یہہ تار اوس وقت دیا جبکہ سلطنت شخصی کی واپسی کی خبر آئی تھی - مگر نتیجہ یار سہو پہنچا ہی تھا کہ ایک ہفتہ مین سلطان عبدالحمید خان جو اپنے کو امیرالمومنین وخلیفہ رسول کہتے تھے اور عام لوگون نے بھی اون کو ایسا ہی سمجھا تھا اون کو بوجہ امور خلاف شرع تکفیر کی دھمکی دی گئی - جب فوراً معزول ہوگئے لطف یہہ ہے کہ عبدالحمید خان جو اپنے کو امیرالمومنین ... جب قیصر فوج نجف کو معلوم ہوا تو اوسنے آکر اون کے پاؤن کو بوسہ دیا اور کہا کہ سلطنت مین کسی اور عالم نے ابتک ایسی جرأت نہ کی تھی ⁜

مین نے کل تبرکاً ایک جگہ دستخطی تحریر جناب آخوند کی بھی سیاحت نامہ پر لے لی ہے کہ آیندہ یادگار رہے - اگر ممکن ہوا تو اس کا عکس چھپوا دون گا وہ عبارت یہہ ہے :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

انشاءاللہ تعالیٰ درین مسافرت چنانکہ موفق بزیارت عتبات عرش قباب خصوصاً زیارت امام ثامن سلام اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ وابنائہ المکرم خواہند شد موفق باکام ثیابت حسنہ ہم خواہند گردید[۵] ⁜

- حررہ الاحقر الجانی محمد کاظم خراسانی -"

[۹ جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۳ رجب ۱۳۲۹ھ]

کل شام و آج پھر علاوہ زیارت کے وقت کے مطبع مین اکثر اوقات درستی نطق (لیکچر) و پروف مین مصروف رہا - ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی جن کے کامون سے سلطنت روس سخت ناراض ہے ملاقات کے لئے آئے - دیر تک اون سے روس کے بارہ مین باتین ہوا کین - یہ یہان پالٹیکل دماغ رکھتے ہین - بہت سی باتین جو اس ۴-۵ سال مین علماء کے ذریعہ سے ہوئین اون مین یہہ شریک تھے اور ان کا اثر حکام عثمانی مین بھی اچھا ہے - یہہ سنی و شیعہ کے اتفاق کی بھی علانیہ تائید کرتے ہین ⁜

جناب آخوند اور اون کے فرزند سے پھر ملا - میرے لئے خط لکھنے کو کہا ⁜

---

[۵] یہ گویا ایک پیشینگوئی ہوگئی - ایران کی خانہ جنگی نے مجکو مشہد جانے سے روکا اور وہان لوگ خانہ جنگی مین مصروف تھے - (مصنف)

مین بھی چلنا مشکل ہے اور چھپت کفش برداری کی جو شرق رویہ ہی اونسپر سے مین نے اور مولوی شیخ باقر علی نے (جن کا ذکر پہلے آچکا ہے اور پہلے بھی میری ساتھ رہتے تھے) ایک طرف کے صحن کے لوگون کی تعداد کا اندازہ کیا تو دو ہزار آدمی تھے کل صحن مین آٹھ ہزار سے کم مرد و عورت نتھے حالانکہ یہہ وقت گرمی کا تھا - اندر یعنی برآمدون مین اور زیر قبہ ملا کر اس وقت دس ہزار آدمی موجود ہین - حالانکہ مخصوص زیارت کل شروع ہوگی - سیٹ طرف ہر منٹ مین ۴۰ - ۵۰ آدمی نکل جاتے و ویسے داخل ہوتے ہین یعنی تخمیناً ... ہزار آدمی ہر گھنٹہ آتے جاتے ہین - پھر بھی اسقدر آدمی ایک وقت مین پائے جاتے ہین +

انتظام از حکومت | آج فوج اور پولیس کے آدمی نئی وردیان پہنے ذرا زیادہ ہین - کئی انجنیر نقشے بنا رہے ہین کیونکہ صیغہ اوقاف سے ۱۳ ہزار پونڈ کی منظوری آئی ہے تاکہ ایک طرف کا برآمدہ جو بوسیدہ ہوگیا ہے اوس کی مرمت کیجاوے - ایک مہندس (انجنیر) نقشہ کھینچکر اندازہ بنا رہا تھا - روپیہ قبرون کی زمین کی فروخت سے جمع رہتا ہے اوسی سے ہمیشہ مرمت ہوتی رہتی ہے +

گنبد کا اندرونی کام | سید الشہداء کے گنبد و کے نیچے حصے پر کاشی کا کام تھا اور اوپر سونے کا - کسی متمول سوداگر نے اجازت لیکر سب گنبدون پر سونے کی اینٹین لگوانے کا بندوبست کیا ہے ایک مینار کے ۳/۴ حصہ پر سونے کا خول لگا ہے - لیکن کام بند کردیا گیا - کہتے ہین کہ اقرار کے موافق اوسنے اعلیٰ درجے کا سونا نہین لگایا - لہذا تمام طلائی خول کے اوکھاڑنیکا حکم ہوا ہے +

جدید حکم دولت عثمانیہ | یہان نجف اشرف مین یہہ خبر مشہور ہے کہ اسلامبول سے حکم آیا ہے کہ روس و ایران کی جو رعایا عراق مین رہتی ہے اون مین سے جو شخص وزیر خارجیہ کا سارٹیفکیٹ حاصل کریگا وہ رعایائے غیر سمجھا جاویگا عتبات و بغداد مین ایک لاکھ سے زیادہ ایرانی شیعہ رہتے ہین اور کا کیشی شیعہ بھی جو روسی رعایا ہین ہزارون ہین علماء اور طلباء جو فقہی علم دین پڑھتے ہون فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہین - باقی رعایائے عثمانی ۲۲ سال کی عمر سے حسب قاعدہ فوج مین کام کرنے پر مجبور ہے - ایرانی اس جدید حکم سے بہت گھبرا گئے ہین - میری رائے مین

بادکوبی اسی غرض سے گئے - مین ٹکٹ لیچکا تھا اسلئے مسودۂ دستور العمل منگا لیا اور اون کو کہدیا کہ مین ٹھیر نہین سکتا - مرزا عبد الرحیم کا وعدہ ہے کہ جناب اخوند کی طرف سے خط کل تک کربلا مین میرے پاس پہونچ جاویگا آج جناب اخوند کہین ملنے گئے ہین +

روانگی از نجف اشرف | مجکو آقا شیخ حسین اور مولوی نیاز حسین صاحب کے پوتے جواحید آبادی ہو گئے ہین اور شیخ حسین پہونچانے آئے - سخت گرمی تھی - سید ہاشم خادم بھی آئے گاڑی کے منتظمون نے سخت جھگڑا کیا کہ صندوق ساتھ نہین جاسکتا - حالانکہ بوجہ مخصوصی (یعنی زیارت کے مقدس دن کے) کرایہ بجاے عہ کے عہ دینا پڑا تھا - آخر مین نے دھمکی دی کہ مین یہان کے کلکٹر (قایم مقام) کے پاس جاتا ہون اور کہتا ہون کہ تم دوگنا کرایہ لیتے ہو - صندوق آخر رکھا گیا اور اول دو قران پھر ایک قران مانگتے تھے اور لے لئے - کسی وجہ سے ہمارے خادم نے ایک قران واپس کرا دیا +

مبر لیکچر اسلام و اصلاح معاشرت تیار ہو گیا تھا - اسی نسخے نجف اشرف مین تقسیم ہو گئے - کچھ مطبع مین بغرض تقسیم رکھوا دیئے باقی واسطے تقسیم کربلاے معلی و کاظمین و ایران کے لے آیا +

[۱۱ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۴ر رجب ۱۳۲۹ ہجری]

واپسی کربلاے معلی | علے الصباح کربلا پہونچا - مولوی شبیر حسین - شیخ باقر علی - مولوی حسن یوسف اور کونسل خانہ کے ملازم کربلا منشی باقر علی ملاقات کے لئے آئے - صبح کو زیارت سید الشہداء اور شام کو زیارات حضرت عباس و امام حسین کی کی - گرمی بہت سخت تھی - قرائت خانہ مین گیا - نطق نجف بعض لوگون کو تقسیم کیا - یہان عراق عرب مین رسائل پڑھنے کا لوگون کو بہت شوق ہی - خود پڑھنے کے بعد ڈاک مین مضامین و رسالے اپنے عزیزون کو بھیج دیتے ہین یا دوستون کو +

زوار کا ہجوم ۱۵ر رجب کی زیارت کے لئے | کل مخصوصی کا دن ہے - کیونکہ ۱۵ر رجب ہے - تمام عراق اور کاظمین سے نجف شریف تک کے معزز لوگ جمع ہین صحن مین اور قبے کے اندر عورتون اور مردون کے چلنے کی وجہ سے بلکہ بازارون

لیکن اذیت تکلیف نہین ہوئی ۞

زہاد کربلا میں | کربلا مین آج جناب سید حسین قزوینی مجتہد نے یہان کے ظاہری زہاد کی ایک عجیب لفظی تصویر کھینچی ہے کہ سواے زیارت اور نماز اور سونے اور بہشت کے خواب دیکھنے اور لاطائل روایا بیان کرنے یا سُننے کے کچھ نہین جانتے - اوُنھون نے کہا کہ تاریخ مین امیرالمومنین کی جو کیفیت اور حالات ہے اگر وہ جناب آج اسی طرح آوین اور ظاہری وضع مُلّایانہ اور زاہدانہ نرکھین تو لوگ اون کو کبھی قبول نکرین - اور ایک روضہ خوان کا چشم دید حال بیان کیا جو کہتا تھا کہ صفوف جنگ مین جناب امیر جب نماز کا وقت آتا تھا تو فوراً درمیان صفوف کے نماز پڑھنے لگتے تھے - اور یہ فقرہ بھی کہا کہ دیکھو ایسے بُرے اور سخت وقت مین جناب امیر عبادت الٰہی کو نہ بھولتے تھے - جاہل خوش ہوتے مین کہ کیا عمدہ بات کہی ہے - سید صاحب موصوف نے نہایت غصہ سے کہا کہ یہ بیوقوف سمجھتا تھا کہ گویا امیرالمومنین کی جنگ و جہاد محض مردم کشی تھی عبادت نتھی کہ خصوصیت کے ساتھ کہتا ہے کہ عبادت کو نہ بھولے - مگر انصاف یہ ہے کہ عراق عرب اور ایران کے واعظ و روضہ خوان ہندوستان و لکھنؤ کے رسمی واعظون سے پچاس درجہ بہتر ہین ۞

کفش برداری کا انتظام | عراق مین ہر جگہ جب اندرونی چبوترے یا قبۂ متبرک مین داخل ہوتے ہین تو چند شخص ہر راستے پر مقرر رہتے ہین اور ہر خادم کے الگ الگ کفش بردار ہین جو جوتیان اوٹھا کر رکھ لیتے ہین اور ہر ایک کے پاس ایک ایک بانس ہوتا ہے اوس سے اندر سے باہر آنے وقت ٹٹما دیتے ہین - بانس مین ایک آہنی کانٹا لگا ہوتا ہے - ان لوگون کو جوتون کی عجیب شناخت ہوتی ہے آدمی کے آتے ہی اوس کا جوتا فوراً مل جاتا ہے حالانکہ ہر وقت سیکڑون جوتے وہان رکھے رہتے ہین ۞

ہجوم حرم اور عورتین | آج حرم مین بہت ہجوم تھا - عرب کے بدو جات کی عورتین بالکل چہرہ کھُلا ہوا بیباک پھرا کرتی ہین اور مردون کو برو رآگے سے ہٹا دیتی ہین - ان کی شکلین ہمارے یہان کی رانون اور جاٹنیون سے بہت ملتی ہین غول کے غول سیاہ بُرقعہ اوڑھے کھُلے چہرہ بچون کو بدن سے لپٹائے پھرا کرتی ہین - مگر کمال عصمت اور نیکی جنی

جب کونٹ مستقل ہے تو سلطنت کا حق ہے کہ مثل اور رعایا اون سے فوجی خدمت لے علاوہ اسکے یہ لوگ بھی فوجی مشق حاصل کرکے اپنے ملک کے لئے مفید ہوسکتے ہین۔ مگر یہہ لوگ ایسی عمیق مصلحتین نہین سمجھتے۔ ورنہ دس پندرہ ہزار قواعد دان ایرانی ترکی فوج مین ہون تو اون کا بقدر اخلاقی اور پالیٹکل اثر ترکی و ایران کے معاملات پر پڑ سکتا ہے۔ مگر آرام طلبی و عدم اندیشی کو دوسری سلطنت کی کہتی ہے ❖

پانی کی ضرورت | ایک بڑی ضرورت [illegible] کے متعلق مین ہے اور جو دو ہفتے بعد جب نہر آصفیہ کا پانی (جو نواب آصف الدولہ مرحوم اودھ نے بنوائی تھی) خشک ہوجائیگا تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا اور یہہ بات محسوس ہوگی کہ ہوگی یعنی گرمی بھر نہر مین کنوین کھود کر پانی لیتے ہین اور وہ پانی شور ہوتا ہے لہذا سخت ضرورت ہے کہ کربلا کے متعلق مین نل لگایا جاوے۔ یہہ کام آسانی سی چند لاکھ کے خرچ سے ہوسکتا ہے اور بالفعل مرمت حرم سے زیادہ ضروری اور ثواب کا یہ کام ہے۔ اگر مثل ناظم پاشا کوئی لائق والی بغداد ابتک ہوتا تو ضرور ایسا کرتا۔ وزارت داخلہ اسلامبول کو توجہ کرنی چاہیئے ❖

[۱۲ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۵ ر رجب ۱۳۲۹ھ]

آج مخصوصی کا دن تھا اور ہجوم بہت۔ اس لئے صبح ہی روضہ سید الشہدا جناب عصری ۸½ بجے اور بحساب انگریزی ۴ بجے زیارت و نماز وغیرہ کے لئے گیا اور پھر روضہ حضرت عباس پر اور مابعد رخصت ہوا اور جو جو فرمائشین دعا کی تھین وہ حسب معمول دعا مین مانگ کر لوٹا۔ آج بہت سی طلباء کونسل خانہ کے ملازم اور تعزیہ یا انجمن احرار کے سب ارکان یعنی شیخ محمد رضا صاحب نبیرہ شیخ زین العابدین مرحوم مجتہد سید حسین قزوینی مشہور فارسی مضمون نگار شیخ باقر علی صاحب دبیرگان مولوی نیاز حسن مجھے پہنچانے آئے۔ نیز سید علی صاحب اور ۴۔۵ دوسرے بزرگ ملنے آئے۔ شیخ محمد رضا صاحب نے میری اوس گفتگو کی نقل کی جو مجھ مین اور جناب آقا سید محمد مین ہوئی تھی جناب مولوی حسن یوسف صاحب بھی آئے اور اون مین سے اکثر گاڑی تک پہونچانے بھی آئے عصر کے وقت کربلا سے روانہ ہوا سخت گرمی تھی واپسی کیوقت جگہہ کی تنگی سے سونیکا موقع بمشکل تھوڑا سا ملا۔

لینے سے ہمیشہ انکار کیا اور کہا کہ یہہ حق فقرا کا ہے مین خدا کے سامنے کس طرح حساب دونگا حالانکہ یہہ خود بھی گویا فقیر تھے - بی بی بھی ان کی خدمت کرتی تھین ٭

ایک عالم کی اُمید افزا باتین

ایک کشمیری عالم گویا اب کربلائی ہو گئے ہین اور صاحب درس ہین اور حرم مین نماز بھی پڑھاتے ہین اون سے حسب فرمایش فرزند اصغر جناب مولانا کلب باقر ملاقات کی - طہران مین اون کے بھائی ایک عالم ہین اون کے نام خط بھی اونھون نے دیا - یہہ بہت لایق اور گویا آدمی معلوم ہوتے ہین اور گویا فرقۂ اُمید (آپٹمسٹ) کے خیالات رکھتے ہین اونھون نے کہا کہ ابھی ایران کی حالت نازک نہین ورنہ سید کاظم صاحب اور جناب آخوند فوراً اتفاق کرلین - اور یہہ بات معقول کہی کہ اِن تین سال مین بہ نسبت سابق کے بہت کچھ ہُوا - پہلے نہ دفاتر مرتب تھے نہ فوج تھی نہ کچھ تھا - اب روشنی اور تاریکی کا مقابلہ ہے - جو قبیلے باہم جنگ کرتے ہین اون کو معلوم ہو جاوے کہ مُلک خطرہ مین ہے تو صلح کرلین گے - اے کاش ایسا ہو اور یہ باتین تجربے سے درست ثابت ہون ! ٭

درمیانی راہ کربلا و کاظمین کا امن

راستے مین حسب معمول ایک فوجی پولیس کا آدمی بندوق و کارتوس لئے تمدنی کپڑے پہنے گارڈون کے ساتھ کاظمین تک آیا - راستہ بالکل پُر امن ہے اور آتے وقت برخلاف سابق کم خوفناک معلوم ہوا - اگرچہ سوتے وقت ۴ - ۵ دفعہ سر گاڑی سے زور سے ٹکرایا - کیونکہ گاڑیان بے تحاشا ہنکتے ہین -

[۱۳ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۱۶ر رجب ۱۳۲۹ھ]

صبح کو کاظمین مین پہونچا - تکان بہت ہا - سید اکبر جان مددگار انگریزی پوسٹ ماسٹر منشی منظر حسین منشی کونسل خانہ بغداد (صیغہ زوار) مولوی سید کلب مہدی پسر مولانا سید کلب باقر - نیز مولانا سید کلب باقر سے ملاقات ہوئی اسباب کم کرنیکی غرض سے انگریزی ناولون کی جلدین منشی عبد الرب صاحب مترجم دفتر کونسل خانہ کو بھجوادین کچھ پُرانا سامان اور بوٹ اور جوتا اور صندوق بھی تقسیم کردئے صرف ایک لوہے کا صندوق بستر دو بیگ لوٹا - لیمپ دان اور ۸ - ۱۰ کتب مین اپنے ساتھ رکھین کہ طہران کی روانگی کا بندوبست کر دون

بیان کی جاتی ہین - یہہ بدوی عورتون کا حال ہے - شہرون مین شاید ایسی حالت نہین ہے ۔

حاجی حسین قلیجان اور انکی تصانیف

کہلائے معلی مین حاجی حسین قلیجان جدید الاسلام جو ۴۰ برس کی عمر مین مذہب مسیح سے مسلمان ہو گئے ہین اور پہلی اپنی سوانح عمری فارسی مع کتاب بھا بیان دے گئے تھے دو بار ملاقات کے لیئے آئے اور مسلمانون کے باہمی اتفاق کی بابت بہت کچھ مفید اور عمدہ باتین کہتے رہے - ان کی دوسری عربی کتاب جو مصر مین چھپی ہے اور اس کا نام کشف الظلمہ ہے - اس کتاب مین فرقہ بہائی اور مسیحیون کا رد جدا جدا کیا ہے اور ۱۸۰ صفحے ہین - یہہ کتاب محکودی اس مین انجیل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کہین خدائی کا دعویٰ نہین کیا - اور جہان خود کو خداوند (آقا) کہا ہے دوسرون کو بھی اس مین شریک کیا ہے ایک پادری اور حاجی موصوف کے درمیان یہہ مکالمہ ہے جس مین دونون نے اپنے اپنے دلائل بیان کئے ہین - میں نے قیمت اون کو دی کیونکہ مین اس بات کو برا سمجھتا ہون کہ مصنف اپنی لاگت کثیر سے کتاب چھپوائے اور لوگ مفت لے لین - ہر لینے والا سمجھتا ہے کہ ایک نسخہ دینے سے مصنف کا دیوالہ نکلے گا - اگر ہم یہہ سمجھین کہ ایک کتاب کی قیمت دین گے تو ہمارا دیوالہ نکلے گا تو بہت بہتر ہو اور مصنفون کیلیئے یہہ تجویز بہت حوصلہ افزا اور مفید ہے - اور پڑھنے والون کو بھی ثواب مین شریک ہونیکا موقع ملے - یہہ صاحب کربلا مین صابون کی تجارت کرتے ہین - اور بہائیون کے اصلی کاغذات اور ان کے خطوط اونھون نے جمع کر لیئے ہین جس سے اس فرقہ کی کسادبازاری ہوتی ہے ۔

بی عجمی صاحبہ

بی عجمی صاحبہ جو محمد علیشاہ مرحوم پدر واجد علیشاہ کی بیوہ ہین اور ۵۵ برس سے کربلا مین رہتی ہین اب اون کی عمر تقریباً ۸۵ سال ہے - اونھون نے میرا ذکر کسی سے سن لیا تھا خاص طور پر بلایا اور وہان سے دو گھنٹے پہلے مین گیا - لکھنؤ مین دیانت الدولہ جن کی مشہور کربلا منصور نگر مین ہے وہ ان کے بھتیجے تھے نہایت خلق سے پیش آئین - اور سمجھ کی باتین کہین عمدہ طرح اردو اور فارسی بولتی ہین - یہان اون کی بہت عزت ہے اور ایک باخدا اور بہت زاہد ہندی مجتہد مولوی محمد حسن کو رکھتی تھین جنھون نے خیریہ (مدد) ضماً روپیہ ہوا

خود بادشاہ کے خلاف ہو گئے اوس وقت تک علماء کا طرفدار تھا۔ الغرض ناصر الدین شاہ نے شاید ۵۰ لاکھ خسارہ کمپنی کو دیا۔ جناب مرزا حسن شیرازی نے چونکہ عارضی طور پر تنبا کو حرام کہدیا اس معاملہ مین تمام ایران نے اون کی اطاعت کی۔ خود خاندان قاچار کی حکومت بھی ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۲ء مین خطرہ مین ہو گئی۔ اوس وقت سے گویا علماء ملک کی آزادی کے علانیہ حامی سمجھے گئے۔ مگر ایران کے قرضہ کی بنیاد بھی اوسی وقت شروع ہوئی جس سے تمام موجودہ خرابیان نکلی ہین۔ یہہ کامیابی انگریزون کے خلاف روس کی خفیہ اور علماء کی علانیہ مخالفت سے ہوئی تھی۔ چنانچہ سترہ سال بعد ۱۹۰۷ء مین پھر آپس کی رقابت کے خوف سے روس و انگلستان نے باہم سمجھوتہ کرلیا کہ آپس مین لڑنا فضول ہے۔ دونون آہستہ آہستہ ملک کو اپنے اقتدار مین لے آوین ؛

مشہور و زندہ مجتہدین عتبات

بعد انتقال جناب میرزا محمد حسن شیرازی کے سامرہ مرکز علم نرہا بلکہ نجف اشرف ہو گیا۔ یہان بہ سال قبل سے شیخ مرتضیٰ کے نہایت نامور شاگردون مین جناب آخوند ملا محمد کاظم خراسانی اصل فقہ کا درس دیتے ہین اور اصول فقہ کو اونھون نے اپنی کتاب کفایہ مین منضبط بھی کیا ہے۔ جناب مولانا کلب باقر صاحب مجتہد کہتے تھے کہ وہ جب ۱۳ سال ہندوستان سے کربلائے معلیٰ آئے تو آخوند صاحب کے درس خارجی مین (۲۵۰ - ۳۰۰) منتہی طلبہ شریک ہوتے تھے۔ درس خارجی سے مراد وہ علمی مباحث متعلق قانون و اصول فقہ ہین جو بعد فارغ التحصیل ہونے کے شاگردون اور استاد کے درمیان ہوتے ہین۔ اوس زمانے مین جناب سید کاظم طباطبائی کہ وہ بھی شاگردان شیخ مرتضیٰ سے ہین ۸ - ۱۰ طلباء کو درس دیتے تھے۔ اب جناب آخوند کے پاس باوجودیکہ عوام الناس اون کے خلاف ہین (۵۰۰) علماء درس مین حاضر ہوتے ہین اور (۷۵) - (۱۰۰) کے درمیان جناب سید کاظم کے پاس۔ لیکن فقہی کتب پر حاشیہ لکھنے مین سید کاظم صاحب کی خدمات بہت زیادہ ہین اور آپ فقیہہ اعظم سمجھے جاتے ہین مگر اصول فقہ کے اسقدر ماہر نہین سمجھے جاتے۔ طہران مین آخوند کے حامی شیخ فضل اللہ نوری تھے جو واقعی بقول اون کے ایک شاگرد کے جواحرار مین تھا "ملا ئے خوب و نہ فقیہے بزرگ بود" اور مرزا حسین مرزا خلیل جو کل مجتہدین مین متقی و متورع سمجھے جاتے ہین اور نجف کے سائن

کتاب کشف الظلمہ | کتاب عربی کشف الظلمہ فی معتقدات البہائیہ و المسیحیہ مصنفہ مرزا حسین قلیخان کا حصہ دوم متعلق بہ الوہیت مسیح قلم بند کیا ہوا تھا۔ تقریباً ۱۴۰ صفحون مین مصنف کی بحث اور مضامین ہین اور جواب مین پادری اناستاس کی تحریرا ور مصنف کا جواب الجواب ہے۔ بحث یہہ ہے کہ آیا موجودہ انجیل مین حضرت عیسیٰؑ نے خدا یا ابن اللہ ہونیکا دعویٰ صراحتہً یا کنایۃً کیا ہے یا نہین؟ پادری کہتے ہین کہ "ہان کیا" مرزا حسین قلیخان کہتے ہین "نہین کیا" دونون نے دلائل دئے ہین اور واقعی نہایت تہذیب متانت سے ہر قسم کے ادلہ سے بحث کی ہے۔ اور حسین قلیخان نے اپنے دعوے کو انجیل و تاریخ کلیسیا سے ثابت کیا ہے[۵] +

اب کہ میرا سفر عراق گویا ختم ہوتا ہے۔ یہان کے علمار جو عتبات کے پالیٹکس کے مرکز ہین اون کے متعلق مختصر کیفیت لکھنی ضرور ہے۔ ممکن ہے کہ اس بیان مین بہت سی جزوی غلطیان رہگئی ہون مگر عام واقعات کی صحت کا مین یقین رکھتا ہون +

عتبات کی مذہبی سرداری اور مذہبی پالیٹکس عراق کے | اول یہان شیخ مرتضیٰ صاحب ایک مشہور مجتہد نجف مین تھے اور دُنیا کے شیعہ اون کے شاگردون کے مقلد سمجھے جاتے ہین۔ اون کے بعد شیخ زین العابدین مازندرانی کی شہرت ہوگئی۔ ہندوستان و کربلا کے لوگ زیادہ تر اون کو مانتے تھے۔ شیخ زین العابدین کے انتقال کو ۱۷۔ ۱۸ برس ہوئے میرے بچپن مین ہند کے لوگ صرف شیخ زین العابدین مرحوم کو جانتے تھے۔ جب ان کا آخر زمانہ تھا تو مرزا محمد حسن صاحب شیرازی مرحوم کی شہرت سامرہ مین بڑھنی شروع ہوئی۔ یہان تک کہ بعد انتقال شیخ زین العابدین وہ تمام شیعی دُنیا کے مُسلّم مرکز ہوگئے۔ لیکن مرزا حسین مرزا خلیل جن کے انتقال کو دو سال ہوئے اور سو برس کی عمر مین وفات پائی اون سے علیحدہ نجف مین مستقل مجتہد تھے اور بہت سے مُقلد و شاگرد رکھتے تھے۔ مرزا محمد حسن شیرازی نے بمشورہ سید جمال الدین افغانی ایک مشہور انگریزی کمپنی کا ٹھیکہ تڑوا دیا جسنے تمام ایران مین تمباکو فروشی کا ٹھیکہ ناصر الدین شاہ سے لیا تھا۔ تمباکو کی حرمت کا فتویٰ شایع ہوا۔ جسپر کمپنی کے خلاف اور

[۵] مناظرین اسلام جو عربی دان ہون کربلائے معلی مین مصنف کے پتہ سے ٹکٹ قیمت (۱۰) بھیجکر یہ کتاب منگا سکتے ہین ۱۲-

اتفاق تھا لیکن اون کی علمیت و بلند خیالی شہرۂ آفاق ہے - علمائے سامرہ اور کربلا صاف کہتے ہین کہ نجف کے تابع ہین - الغرض سوائے دو چار علماء کے عتبات مین سب علماء دین کی پابندی کیساتھ دنیاوی ترقی اور جدید علوم کے حاصل کرنے کے علانیہ موافق ہین کربلا مین صاحبان تقلید مین صرف جناب آقائے صدر اور شیخ حسین مازندرانی مجتہد ہین اور درس و تدریس مین حجۃ الاسلام سید باقر صاحب بھی ہین - سید اسمعیل آقائے صدر ایک ہوشیار مگر سخت گو شخص ہین - فتاوی کا جواب دیتے ہین احتیاط کی وجہ سے اکثر انکار کر دیتے ہین ؎

اکثر لوگ بعد مرزا محمد حسن شیرازی آن کے مقلد ہو گئے تھے - اور سنا ہے کہ ہند مین جناب مولوی ناصر حسین صاحب بھی گویا انھین کے معتقد یا مقلد ہین - مگر چونکہ یہہ غیر خلیق مشہور ہین (ہم نے اپنے لئے ان کو سب سے خلیق پایا) اس سے لوگ ان کے پاس کم ہونے لگے جناب شیخ حسین کے مقلد کم ہین مگر اون کا نام بہت مشہور ہے اور اون کے بھائی شیخ علی معروف بہ شیخ العراقین پالیٹکس مین بہت چلتے ہوئے جانے جاتے ہین - ایک بھائی جو ادیب صوفی منش شیخ محمد نامی ہین وہ طہران مین محکمہ اپیل کے اعلی جج ہین ؎

سامرہ مین مرزا محمد تقی صاحب نہایت مرنج و مرنجان و تارک الدنیا شخص ہین - جھگڑون سے اونھین تعلق نہین جناب آقائے صدر کا رجحان مشروطہ (پارلیمنٹ) کی طرف ہے مگر نہایت رزنگ (ہوشیار) مشہور ہین صاف طور پر بادشاہ پسندون کے خلاف نہین - جناب شیخ حسین علانیہ مشروطہ ہین مگر سب سے باخلاق و سلوک پیش آتے ہین - حجۃ الاسلام سید باقر بھی عمدہ خیالات رکھتے ہین کسی گروہ مین نہین معلوم ہوتے ؎

واعظین مجتہدین کے بعد دوسرا درجہ واعظین کا ہے ان مین سے اکثر پرانے خیال کے ہین - اور تیسرا درجہ روضہ خوانون کا ہے - یہہ سوا سید جواد ہندی کے (جن کی ننھیال مین کوئی ہندوستانی بی بی ہین) جو نہایت عمدہ عربی کے مقرر ہین - اکثر جاہل ہوتے ہین علوم رسمی سے واقف نہین یہہ سب عموماً بادشاہ پسند ہین - چوتھا درجہ مسئلہ گویون کا ہے جن کے منبر جگہ جگہ رکھے ہوتے ہین یہہ مجتہدین کے مسائل و عام شرعی مسائل عام لوگون کو سمجھاتے ہین اور جبتک کوئی آدمی واقف نہوگا خیال کریگا کہ یہی سب سے بڑا عالم ہے مگر وہی بطور

تھے اون کے نائب سید عبد اللہ خان صہبانی تھے دونون ذی اثر عالم تھے آپس مین رقابت تھی جب مشروطیت کا مطالبہ ہوا تو ان دونون طہرانی علماء اور ہر دو مجتہدین نے پارلیمنٹ کی تائید کی مابعد محمد علی شاہ اور غالباً علی اصغر امین السلطان وزیر مقتول نے شیخ فضل اللہ نوری کو توڑ لیا۔ مگر اخوند ملا محمد کاظم اپنے اصول پر قایم رہے اور مرزا حسین مرزا خلیل بھی اب شیخ فضل اللہ نوری نے سید کاظم طباطبائی سے تعلقات بڑھائے مگر جب دو سال ڈھائی سال قبل سپہدار نے طہران فتح کر کے محمد علیشاہ کو معزول کیا اور از سر نو پارلیمنٹ قایم ہوئی تو بیچارے شیخ فضل اللہ نوری کو اس الزام مین کہ وہ محمد علیشاہ کے مظالم قتل مین شریک تھے اور علمائے نجف نے اون کو مفسد کا لقب دیا تھا۔ بر سر بازار پھانسی دیدی گئی۔ سید عبد اللہ صہبانی کو ایک ہی سال بعد احرار خواہ روسی جاسوسون نے قتل کر دیا۔ سید کاظم طباطبائی کے بعض خواص نے اون سے حلف لے لیا کہ وہ علانیہ پارلیمنٹ کی مخالفت نہ کرین گے۔ چنانچہ اونھون نے کوئی فتوی نہ دیا وہ اور اون کے فرزند شخصی سلطنت کے موافق اور علوم جدید کے مخالف ہین اور بعض لوگ یہان تک کہتے ہین کہ وہ مسلمانون کے عام اتفاق کو ناپسند کرنے والے ہین۔ تاہم وہ اپنی وضع کے پکے ہین اور اپنے خیالات کے موافق نیک نیت ہین اور طرفداران روس اون کو بہکاتے رہتے ہین کہ یہہ پارلیمنٹین دین کی دشمن ہین۔ روس کی تائید دین اسلام و ملت جعفری مضحکہ انگیز مگر وقت پر یہہ اسلام کے حامی ہوجائین گے۔ ان کی جماعت نے عراق عرب اور ایران مین ترقی کی اور سنا گیا ہے کہ بعض نہایت متعصب مجتہد ۹ ربیع الاول کو جناب اخوند اور مرزا حسین مرزا خلیل کا سوانگ نکالتے ہین۔ اگرچہ اب عثمانی پارلیمنٹ کی وجہ سے مرعوب ہوگئے ہین عرب عموماً اور مغربی ایران کا بڑا حصہ خصوصاً ایسے ہی خیالات رکھتا ہے اور اگر سلطنت عثمانیہ نے اون کو نہ سمجھایا تو ترکی پارلیمنٹ عراق مین ضرور خطرے مین ہے۔

نجف کے نہایت مقدس مجتہدین اور صاحبان اثر مین شیخ عبد اللہ مازندرانی بھی ہین۔ ان کی عمر بھی بڑی ہے۔ یہ اور اخوند ہر بات مین متفق ہین اور ان کے بعد آقائے شریعت اصفہانی ہین۔ یہ تینون حضرات علانیہ مشروطیت یعنی پارلیمنٹ اور موجودہ گورنمنٹ ایران کے مؤید ہین۔ افسوس ہے کہ مجکو آقائے شریعت صفہانی سے ملنے کا

فقہا و عبادات میں جناب سید محمد کاظم کا درجہ بہت بڑا ہے - اور ہم کو اس سے کوئی مطلب نہ ہونا چاہیئے کہ وہ متنبد یعنی شاہ پسند کہے جاتے ہین - علم فقہ مین اُن کی مہارت اعلیٰ درجہ کی ہے ✤

علماء کی مالی حالت

بلحاظ آمدنی کے جناب سید کاظم صاحب کے پاس اس وقت روپیہ سب سے زیادہ آتا ہے - اون کا ایک مکتب ڈیڑھ لاکھ مین بنا ہے - بہت سے اُمراء اون کو دیتے ہین - آمدنی دوئم درجہ پر جناب خوند صاحب کی ہے مگر لوگ اون سے سب لے لیتے ہین اور وہ مقروض ہین - باقی اکثر بڑے مجتہدین خوشحال ہین اور جو مشہور نہین اُنھین کھانے کو بمشکل ملتا ہے سب کا مکان سادہ - کیسکے مکان مین تکلف و فرنیچر نہین - سب سے ٹوٹے بورئیے شیخ عبد اللہ صاحب مازندرانی کے ہین علمیت مین یعنی صرف فقہ و اصول فقہ مین یہان کے طلباء ہمارے یہان کے مجتہدین سے بھی زیادہ مستعد ہوتے ہین - اور ہند مین جو گدی پدری کا قاعدہ ہے وہ یہان نہین مثلاً جناب مرزا محمد حسن شیرازی کا درجہ اون کے فرزند کو نہین ملا وہ معمولی مُلّا سمجھے جاتے ہین بلکہ آقائے صدر اور مرزا محمد تقی کے درمیان یہ معاملہ زیر بحث تھا - حاجی مرزا حسین مرزا خلیل کے فرزند کو اُن کا اجتہاد نہین دیا گیا - یہہ افسوسناک عادت لکھنؤ ہی کی ہے کہ بیٹا یا بھتیجا یا داماد کتنا ہی کم عمر اور اُصول فقہ سے ناواقف ہو یاران جلسیہ یا معتقدان و مُریدان پدری گو اوس کی گدی پر بیٹھا کر مسائل پوچھنا شروع کردیتے ہین - ہر شخص جو مثلاً علم طب یا کلام مین کامل ہے - یا واعظ اور منشی اچھا ہے تو اوس سے تاریخ مین بھی سوال کرین گے یا اوس کے دادا نے عمدہ تصنیف کی تھی اور دین کو رواج دیا تھا تو پوتا کیون نہ مجتہد ہو - ایک چھوٹا سا رسالہ یہہ لوگ عملیات کا لکھوا کر یا لکھکر ٹائیٹل پیج پر اپنے لمبے چوڑے القاب کے ساتھ لفظ مجتہد چھاپ دیتے ہین ایک صاحب جو عراق بھی ہو آئے تھے اونھون نے لکھنؤ مین ایک کتاب مجھکو عصر جدید مین ریویو کے لئے دی - کتاب پر نام کیساتھ لفظ مجتہد تھا - مین نے چند سطری ریویو مین لفظ لکھدیا اونھون نے ایک دلیرانہ مقدمہ مین اپنے مجتہدی کے ثبوت مین رسالہ عصر جدید کا ریویو پیش کرنا چاہا - مگر اتفاق سے مین خود وکیل تھا اوس ریویو کو پیش نہ ہونے دیا ✤

شہر بغداد کی فتوح

(۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء) بغداد مین گیا - آج جمعہ کا دن تھا - اس وجہ سے عسکر اور پولیس کے مدرسہ

ملازم کے قدما کہتے ہین وہ چلبک سے اپنی چندہ بھی طلب کرتے ہین اول روز مجکو بھی دھوکا ہوا تھا کہ یہہ بڑے عالم ہین کیونکہ بڑے طول وتفصیل وسے مسائل بیان کرتے تھے مگر یہہ مسائل مجتہدین کے تھے نہ کہ خود اون کے ✦

اصول شیعہ اور تقلید — شیعون مین جو بڑا فرقہ امامیہ کا ہے اوس مین اکثر لوگ اصولی اور بہت تھوڑے اخباری ہین اصولی شیعون کا ایک مسئلہ یہہ ہے کہ اعلم کی تقلید کرنی چاہیئے۔ تقلید سے مطلب یہہ ہے کہ جن مسائل مین حکم خدا اور رسول و ائمہ نے مثل قرآن وحدیث مین صاف حکم نہین او علما مین اختلاف ہے تو کسی عالم کو جو اپنے نزدیک زیادہ ماہر ہو منتخب کر لیتے ہین اور اوس کے کہنے پر عمل کرتے ہین مگر یہہ اطمینان کر لیتے ہین کہ یہ عالم قرآن وحدیث وعقل واجماع کو سمجھکر مسئلہ کا جواب دیگا۔ بات بہت معقول ہے مگر جاہلون نے اس کو پیری مریدی کی گدی کر لیا ہے۔ ایران کے لوگ اور قفقاز یعنی روسی علاقہ کوہ قاف والے اسی قاعدہ پر پوری طرح عامل ہین اور چونکہ نجف اصول فقہ و فقہ کا مرکز ہے اسلئے یہہ سب علما نجف کے مقلد ہین۔ ہندوستان کے شیعہ اکثر تو کسی کے مقلد نہین ہین اور جو لکھنؤ کے مقلد ہین وہ خود جانتے ہین کہ لکھنؤ کے علما نجف کے ہین اور اعلم نہین ہین بلکہ وہان سے مسائل پوچھتے رہتے ہین پھر بھی اول درجے کو چھوڑکر دوم اور سوم درجہ کی تقلید کرتے ہین سچ یہہ ہے کہ اصول فقہ مین نجف کے درس خارجی کا متوسط طالب علم یہان کے بڑے بڑے علما کو درس دیسکتا ہے اگرچہ وہ صرف اصول فقہ مین بڑھا ہوا ہوگا ادب کلام وتفسیر مین ہمارے یہان بھی اچھے عالم ہین جو بعض باتون مین نجف کے بہت آدمیون سے بہتر ہین مگر تقلید صرف اصول فقہ پر مبنی ہے۔ بہرحال اگر ہندوستان کے شیعون کو تقلید کی ضرورت ہے تو یقیناً جس شخص نے آجکل اصول فقہ کو شیعی دنیا مین رائج کیا اور پانچہزار عالم جسکے شاگرد زندہ ہین یعنی آقای آخوند ملا محمد کاظم کے مقلد ہین ان کی تصانیف شایع ہو چکی ہین ✦

نجف مین بلحاظ تقدس وعبادت کے جناب شیخ عبداللہ مازندرانی سب سے بڑھے ہوئے ہین[۱] اور بلحاظ تصانیف

[۱] اب بعد انتقال جناب آخوند آقائے شریعت اصفہانی جیسا عالی دماغ اور زبردست عالم نہین مل سکتا۔ مجکو ان کا ایک فتوے پڑھکر اون کے عالی خیالات اور محب اسلام کا پتا ملا۔ منہ۔

بغداد ساتھ گئے تھے ؎

[۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۱۸ رجب سنہ ۱۳۲۹ ہجری] آج "معظم" کے راستے سے دوبارہ بغداد جانا ہوا معظم

بغداد کی مکرر سیر

اوس محلہ کا نام ہے جہاں ایک عالیشان بڑی مسجد ہے اور اوس میں ایک گنبد بھی ہے جسپر کاشی کا کام ہے اور جس میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی دفن ہیں۔ مین نے مقبرہ اور مسجد دیکھی یہاں فقرا کم ہیں اور مثل عتبات کے تکلیف دہ نہیں کیونکہ بظاہر خیرات دینے والے بھی کم ہیں۔ اس محلہ مین لوگ عموماً آشوب چشم مین مبتلا پائے گئے۔ بغداد مین بینک کی طرف گیا شہر سے باہر بھی پکی سڑکین دیکھا طبیعت خوش ہوئی ؎

واقف حضرات کہتے ہین کہ اگر ایک سال پہلے بغداد کو دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ کتون کی کثرت ہے کیچڑ ہر جگہ بھری ہوئی۔ گلیان نہایت تنگ۔ ایسے صاف سڑکین اور عمدہ راستے سب ناظم پاشا کی بدولت ہین اسی طرح کربلاے معلی کے راستے و بازار خراب حالت مین تھے۔ ارک یعنی قلعہ جس مین چھاونی اور عدالتین اور محبس ہین نہایت عالیشان جدید عمارت ہے جسکو صرف باہر سے دیکھ سکا ؎

آرام دہ قیدخانہ

محبس مین قیدیون سے کام نہین لیا جاتا اور کھانا بافراط ملتا ہے وہ کبوتر اڑاتے ہین۔ بال بچے بیوی قیدیون کے پاس چلے جاتے ہین ؎

اب سنا ہے کہ نئے طریقہ سے کام لیا جاویگا۔ مگر پھر بھی قیدی محبس کے نام سے بہت ڈرتے ہین۔ ہماری ہندوستان کی سی سزائین ہون تو لوگ جرم کا نام لینا چھوڑ دین۔ ایک دفعہ کسی کو سزا موت ملی تھی تو برسون لوگ اوس کی نظیر دیکر ڈرایا کرتے تھے ؎

مے نوشی کی کثرت

بغداد وغیرہ مین اہل عرب بہت کثرت سے شراب پیتے ہین بلکہ مجکو معتبر ذریعے سے معلوم ہوا کہ شادیون مین شراب دی جاتی ہے۔ عجم اور ترک بھی جو دولتمند ہین شراب پیتے ہین بلکہ عوام بھی۔ اور جو شخص سوسائٹی مین شریک ہوے یہ سمجھتے ہین کہ دنیا کے نئے خیالات کی اوسی ہوا نہین لگی۔ یہودی تو شراب پیتے ہین بلکہ تمام مسیحی ہی ہین۔ جائز سمجھتے ہین۔ جو لوگ یہان محتاط ہین وہ اس خیال سے قہوہ خانون مین شربت اور چاء

میں تعطیل تھی - فوج کے بیشمار افسر اور سپاہی اور فوجی مدرسہ کے طلباء بہت صاف کپڑے پہنے پھرتے تھے اور کچھ فوج
بھی باقاعدہ باجا بجاتی نکلی - اس زمانہ حریت میں فوج کی طرف بہت توجہ کی گئی - اون کی ٹوپیاں خوبصورت ہیں
اور شکل میں ایرانی اور ترکی ٹوپی کے درمیان ہیں اور اوپر کلغی خوبصورت لگی ہے - کپڑے بھی صاف ہیں جوان یادہ تر
عراق عرب کے لوگ ہیں اور اب یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی لے لیا ہے - لوگ سب مضبوط تھے اور ہندی
سپاہیوں میں سکھوں اور پنجابیوں سے قد میں کم تھے - مگر جسم کی مضبوطی میں پنجابیوں کو چھوڑ کر سب ہندوستانیوں
سے بہتر تھے - سپاہیانہ طرز اور جفاکشی کے عادی معلوم ہوتے تھے - نئے افسر عموماً کم عمر نوجوان ہیں - ان کی حالت
اچھی اور اپنے عہدہ پر نازاں معلوم ہوتے ہیں - چار سال قبل یہاں کی فوج شکستہ اور خراب حالت میں تھی کپڑے
پھٹے رہتے تھے - پاؤں میں بوٹ ثابت نہ تھے - جب سے ناظم پاشا افسر فوج ہوا - حالت درست ہونے لگی ؎

ملاقات با کونسل جنرل انگلستان

دفتر کونسل خانہ میں آ کر جب کونسل جنرل کے یہاں گیا - اول مولوی عبدالرب صاحب سے دفتر میں ملا
انھوں نے بہت اخلاق سے سلوک کیا - مابعد جناب کونسل جنرل دولت انگلیس (جن کی کوٹھی نہایت
عالیشان ہے اور بیشمار دفاتر پوسٹ آفس اور سپاہی اوس میں رہتے ہیں) اونھوں نے فوراً بلا لیا جیسا اس ملک میں
مدارات کا قاعدہ ہے سگار و کافی کی تواضع کی گئی - مگر میں دونوں سے محروم تھا محض اس خیال سے کہ وہ برا نہ مانیں
پینے کو صرف برف کا پانی مانگ لیا -

کونسل جنرل صاحب نے کہا کہ "آپ کا خط آیا تھا مگر میں نجف کے طلبہ کی امداد اس وجہ سے نہیں کر سکتا کہ گورنمنٹ نے
ماحال وقف اودھ کی نسبت فیصلہ نہیں کیا - باتوں سے معلوم ہوا کہ اون کو سمجھا دیا گیا ہے کہ جناب سید کاظم صاحب
طباطبائی مدت سے با اثر ہیں بر خلاف اس کے جناب آخوند کی شہرت صرف مشروطہ کی وجہ سے ہوئی ہے - میں نے کہا
کہ تعلیم یافتہ اور علماء و حکومت سے مانتے ہیں اور اون کا اثر ایران میں بہت ہے - انھوں نے کہا ہاں جب جاؤ گے تو
ٹھیک معلوم ہوگا - یہ کونسل جنرل باتوں سے روس کے طرفدار معلوم ہوتے تھے - میرا لیکچر ان کے پاس پہلے ہی پہونچ
چکا تھا آج دن بھر مولوی سید کلب مہدی کا مہمان رہا - بہت مہمان نواز اور بے تکلف جوان ادیب و عالم ہیں وہ بھی

(۲) عجمی لک حماقت عجمی = احمق - گویا عرب کے محاورہ مین عجم کے لفظ مین حماقتین شامل ہین - صرف گونگے کے معنی نہین ہر عرب ہندیون کی نسبت مفصلۂ ذیل مثلین کہتے ہین :—

ہندی بابا بالکوخہ یمشی ولیعد الفروخہ } ہندی بابا جھونپڑی مین رہتا ہے چلتا ہے اور اپنے بچون کو گنتا ہے - یعنی ہندی مثل مرغیون کے بے شعور ہین اور اپنی اولاد کو نہین پہچانتے ؛

یہان مسلمانان ہندوستان کو ہندی یا ہندو اور جمع ہنود - اور ہندو کو ہندو کہتے ہین اور شام مین مجوس کہتے ہین -

عرب لوگ ترکون کو کہتے ہین :—

اترکوا الترک ولو کان اخوک } ترکون کو چھوڑ دو اگرچہ بھائی ہوا ہو وہ اگر محبت کریگا تو
ان یحبوک یا کلوک وان یبغضوک یقتلوک } تجھے کھا جائیگا اور دشمن ہوگا تو مار دیگا اگر بغض رکھیگا -

[کاظمین - ۱۵ جولائی ۱۹۱۱ء = مطابق ۱۸ رجب ۱۳۲۹ھ]

آج صبح مرزا محمد رضا جو مرزا محمد رضا طہور شاعر کے پوتے اور مولوی کلب مہدی عبد الرب صاحب سے ملنے آئے اول ہم لکھنؤ کے ایک رئیس نواب سجاد علیخان اور اون کے بھائی کے یہان گئے جن کا ایک بہت بڑا پختہ مکان دجلہ کے کنارے ایرانی کونسل خانہ کے پاس ہے - ان کے یہان ایک شاہزادے شاہ شجاع کی اولاد مین موجود تھے جو دو سو روپیہ ماہوار پنشن دولت عثمانیہ سے پاتے ہین - بحث طعام اہل کتاب کے متعلق رہی - معلوم ہوا کہ نجف اشرف کے کئی مشہور مجتہدین اگر طعام حرام نہو تو اون کے ہاتھ کا کھانا جائز بتاتے ہین عبد الرب صاحب نے کہا کہ مین نے اپنے کانون سے سنا ہے مگر اہل کتاب کے ساتھ حرام سے پرہیز مشکل ہے ؛

| ملاقات با کونسل جنرل | بعد مین کونسل جنرل ایران سے ملاقات کی جو ایک ساٹھ برس کے پرانے بزرگ مین حال مین مقرر ہوئے ہین انھون نے بہت اخلاق سے سلوک کیا - مولوی عبد الرب صاحب نے میری لمبی چوڑی تعریف کی - کونسل جنرل نے مامورین دولت ایران کے نام ایک گشتی حکم لکھا کہ فلان شخص بہت عالم وفاضل ہے اوسکا احترام

نہین پیتے کہ سب لوگوں کے جھوٹے برتن وہان ہوتے ہین- مگر عام لوگ اس شعر پر عمل کرتے ہین- معالی ؎

تم یہین کھاتے ہین جب محتاط شیخ ✤ ہم کرین پینے مین پھر کیون احتیاط

عراق کے جاٹ — مولوی عبد الرب صاحب آج ملنے آئے- بقول ان کے عراق کے عربون مین عجم- ترک- عرب اور ہندیون کا میل ہے کہ امیر معاویہ نے تیس ہزار جاٹون کو ہندوستان سے لاکر عراق مین آباد کیا تھا- اور بھنڈی اور تربوز (ہندوانہ) انھین جاٹون نے یہان جاری کیا- نیز عباسیون کے زمانہ مین ہزارہا جاٹ بلائے گئے اور آباد کئے گئے- اور ان لوگون نے ایک زمانے مین بباعث اپنی کثرت کے اور جنگلون مین محفوظ رہنے کے بغاوت بھی کی تھی اور مدت مین فرو ہوئی- مجکو بہت سی عرب عورتون کو دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ان کی شکل جاٹنیون سے کیسے ملتی تھی اگر کوئی نہ بتاتا تو حرم کاظمین مین یہہ معلوم ہوتا کہ جاٹنیان اپنے بچون کو لیکر آگئی ہین مگر مولوی عبد الرب صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ جاٹ واقعی یہان آباد ہین- اور ہندی بابا والی مثل انھین سے متعلق ہے کہ وہ سب علیحدہ اکر جھونپڑون مین رہتے تھے اور عربون سے نہ ملتے تھے بھنڈی کو یہان اب بھی ہندی کہتے ہین ✤

مولوی عبد الرب — مولوی عبد الرب صاحب نہایت معقول شخص اور کونسل جنرل کے سررشتہ دار ہین پہلے میرے دوست سید سجاد حیدر تھے- مولوی ملنے آئے اور ہم ۵ گھنٹے ٹھیرے رہے اون کا لڑکا مدرسہ مین پڑھتا ہے- اور اون کی کوشش سے اجازت ہو گئی ہے کہ ایرانی و ہندی بھی ترکی مدارس مین داخل ہو سکین- یہان مدارس اعدادی (ابتدائی مدارس) کے طلباء کی وردی نیم فوجی بہت خوبصورت ہوتی ہے- عبد الرب صاحب مین حرارت دینی زیادہ ہے اور سرسید کے اکثر خیالات کے تابع اور اسلام کے خیر خواہ ہین ✤

چند عربی مثلین — یہان کی چند مثلین جو ایک دوسرے کے تعلقات کی بابت ہین درج کی جاتی ہین :-

(۱) ترک و ہندی و دوستی قصہ آب و آتش است- گرگ بہ گلہ آشنا مے شود این نمے شود-

---

۵ "ادلہ ٹا بے" بعد واپسی سفر مین نے ایک مضمون از کوہ منصوری مین میر رائے معقول ٹھیری کہ یہان کے مسلمانون کو عبا اپنے لباس پر رکھنی چاہیئے- واقعی عربی و عجمی عبا (یعنی عراق کی) نہایت عمدہ ہے مین اس کو اختیار کرنا چاہتا ہون اور سید سجاد حیدر کی اس رائے سے متفق ہون- مؤلف- منہ

یہ عمارتیں کابل آدمیوں کی مانند ہیں۔ مگر خرچ وقف سے ملتا ہے غنیمت ہے کہ نذر ہوں کے پیٹ میں کچھ پڑھتا ہے۔ متولی ہی سارا نہیں کھا جاتا ہے۔ مسجد میں سنگ سماق کے ستون ہیں۔ فقیر کم ہیں۔ لیکن کفش بردار یہاں بھی بغیر پیسا لیے پیچھا نہیں چھوڑتے ہیں۔ بمبئی اور پنجاب، سندھ و دکن کے مسلمان پیران پیر کے جن کو یہاں شیخ کہتے ہیں زیادہ معتقد ہیں مگر عرب کم اعتقاد رکھتے ہیں شاید اسکی وجہ یہ ہے کہ شیخ صاحب عجمی تھے ✤

میں یہاں ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بہت کوشش کر کے شیخ صاحب کا مقبرہ دیکھا اور مجکو افسوس ہے کہ عموماً شیعہ یہاں نہیں جاتے۔ ایک ایرانی نوجوان عالم نے کہا کہ وہاں جانا کم از کم اتفاق کے لیے لازم ہے پہلے اکثر اہل سنت بغداد سے تین میل کاظمین زیارت کو نہ جاتے تھے مگر اب اکثر کاظمین بلکہ کربلائے معلی و نجف اشرف بھی جاتے ہیں۔ اور نہ جانے کی وجہ بھی نہیں کیونکہ ائمہ اثنا عشر تمام لوگوں کے عقاید میں یقیناً شیخ صاحب سے افضل و مقدس تر ہیں اور صوفیا کا اصول ہے کہ مرید پیر سے نہیں بڑھ سکتا اور یہ ظاہر ہے کہ سب کے مرشد ائمہ اثنا عشر و حضرت علی ہیں۔ میر فیض محمد خان مرحوم والی خیرپور سندھ بھی دو سال قبل جب زیارت کو آئے تو شیخ صاحب کے مقبرہ پر گئے۔ اسی طرح ناصرالدین شاہ قاچار بھی آئے تھے ✤

انگریزی رعیت بننے کی کوشش

یہاں کے لوگ چونکہ ابھی تک پالیٹکس امور سے واقف نہیں اس لئے عموماً عرب و عجم اپنی سلطنت کی تبعیت یعنی رعایا پن کو چھوڑ کر کوشش کرتے ہیں کہ روپیہ دیکر دولت انگلستان کی رعایا بنجاویں لیکن چونکہ ہماری گورنمنٹ کے عہدہ داران کارروائیوں کو پسند نہیں کرتے۔ اس واسطے یہہ لوگ اس بارے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ مگر اب دولت عثمانیہ بہت بیدار ہوگئی ہے اور دیگر ممالک کی رعایا کو پہلے جیسے حق نہیں دیتی۔ یہاں کے ہندی جو انگریزی رعایا ہیں نہایت آرام سے ہیں مسٹر ٹکسن ریذیڈنٹ بہت نرم و خلیق ہیں ہندی اس وجہ سے بری ہیں۔ اور ایک نرم اور خلیق گورنمنٹ کی خوبیوں سے فائدہ اوٹھاتے ہیں اور ایک زبردست گورنمنٹ کے تعلق کی وجہہ سے محفوظ اور امن میں رہتے ہیں ✤

اہل ہند تقلید میری راے اس بارہ میں کہ یہاں ہندی علما کسی کی تقلید کریں کوئی وقعت نہیں رکھتی

ہر جگہ ہونا چاہیے اور سوار بھی حفاظت کے لئے مقرر کئے جاوین اور ایذا نہ ہو ۔

مین نے یہان بھی زور دیا کہ باہم لڑائیان جو مختلف پارٹیون مین ہوئی ہین اون کو مشترک امور مین داخل نہ کرنا چاہیئے۔ کئی علماء بھی یہان بیٹھے تھے اونھون نے کہا نہایت عمدہ بات ہے ؛

بغداد کے بازار

آج مین نے بغداد کا دوسرا حصہ دیکھا - شیخ عبدالقادر صاحب کے مقبرہ کے قریب جو سڑک تھی پہلے وہ نہایت تنگ تھی بلکہ خناق یعنی گلا گھونٹنے کی گلی کہلاتی تھی اب سڑک بہت چوڑی ہے اور ناظم پاشا نے مکان ڈھوا کر چوڑی کرائی ہے - ناظم پاشا کا جو رعب عرب مین تھا اور جس طرح اونھون نے تمام لوگون مین کام کرنے کی روح پیدا کردی تھی اوس کے آج بھی کئی قصے معلوم ہوئے - واقعی نو ماہ مین عجیب عجیب کام اوس شخص نے کئے ۔ اور اس ملک مین اسقدر امنیت اپنے زمانہ مین قایم کی کہ درمیان بغداد و کربلا کے رات کو تنہا سفر کرنا ممکن ہو گیا - حالانکہ پہلے خاص حرم مین لوگ جیبین کترتے تھے - بغداد مین عہد عباسیہ کی ایک پرانی مسجد دیکھی جس کا قدیم دروازہ پختہ گچ کا تھا - اور یہان محمد ابن یعقوب کلینی مرحوم کی (جو مشہور جامع حدیث اور قدیم ترین علماء امامیہ اور اصول کافی و فروع کافی کے جامع تھے) قبر بھی کنارہ بازار پر ہے اوس پر فاتحہ پڑھی ؛

مقبرہ شیخ صاحب

مین اور مولوی عبدالرب و مولوی سید کلب مہدی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقبرہ پر گئے خاص طور پر دروازہ کھلوایا گیا چینی کا مختصر گنبد ہے اور اوس کے نیچے فرش سنگ مرمر اور سنگ سیاہ کا ہے - باہر ایک مسجد ہے ضریح چاندی کی ہے - اندر ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ایک خوشخط لکھا ہوا بہت بڑا قلمی قرآن شریف ہے جسکے حاشیہ پر ۳ تفسیرین جلالین حسینی اور ایک اور تفسیر ہے اور ترجمہ فارسی نہایت خوشخط ہے - خود خط عربی نہایت جلی و خوشخط اور صفحے بہت بڑے بڑے ہین - ہر صفحے پر گلکاری اور سونے کا کام بہتر ہے - لہذا یہ قلمی قرآن شریف خاص طور پر دیکھا متصل گنبد ایک بڑی لمبی جگہ ہے اور ایک وسیع گنبد جسکے گرد گیلری ہے یہ حنفیون کی مسجد ہے اور اوس کے اندر شافعیون کی دوسری مسجد ہے - دو طرفہ عمارتین ہین جس مین افغانی - بربری - ہندی فقراء وغیرہ رہتے ہین جن کو کھانا دونون وقت مفت ملتا ہے اور بقول ہمارے ساتھی مولوی عبدالرب صاحب کے

یہان کے شیعہ مسلمان جن کی عراق مین کثرت ہے اون کو پاک نہین سمجھتے مگر عثمانیہ گورنمنٹ سبکو مجبور کرتی ہے کہ ایک برتن سے پانی لین اور ساتھ کھاوین ÷

(۴) عرب برخلاف مشروطہ کے ہین اون کو رضامند کرنے کے لئے مناسب تدابیر لازم ہین ÷

نیز مین نے پوچھا کہ عرب کو عہدے ملتے ہین یا نہین اس کے متعلق اونھون نے نہایت عمدہ تقریر کی اور کہا کہ باتون سے عرب خوش نہ ہونگے جب تک واقعی عدالت نہ ہو ابھی تک یہہ حال نہین اور محصول زیادہ ہوگیا ہے۔ عربون کو بلحاظ تعداد بہت کم عہدے ملتے ہین لیکن بہت عرب عہدون پر بھی ہین اور تعلیم بھی اون مین ترکون سے کمتر نہین عربون مین کمی تعلیم اس وجہ سے سمجھتے ہین کہ ترکی مکاتب مین تعلیم پاکر وہی لباس اور زبان عرب اختیار کرلیتے ہین۔ اور ایک وجہ عرب کی ناراضی کی یہہ ہے کہ فرنگی مآب ترکون نے چند حرکات نامناسب کین ÷

ناجی آفندی کے خیالات

نمبر ۳ کی بابت کہا کہ یہہ جزوی اصلاح ہے۔ نمبر ۴ کے متعلق بہت گفتگو ہوئی اور اونھون نے کہا کہ ہماری حزب (پارٹی) کی یہہ رائے ہے کہ مساوات جسپر گورنمنٹ زور دیتی ہے مناسب نہین۔ قوانین و قواعد ہر صوبہ کے مقامی حالات کے لحاظ سے ہونے چاہئین اور نہ صرف عراق مین بلکہ سب جگہہ اس قسم کے مسائل پیدا ہوگئے ہین۔ مین اوس پولیٹکل پارٹی سے متعلق ہون جو چاہتی ہے کہ بلحاظ حالات مقام و موقع قوانین نافذ ہونے چاہئین۔ ہوم رول کے ذکر پر اونھون نے کہا کہ ہر ولایت مین کونسل شوریٰ ہے۔ بغداد مین بھی ہے۔ نصف رکن سرکاری نامزد اور نصف مختلف شعبون۔ قصبون اور قبیلون سے منتخب ہوکر آتے ہین مگر ابھی ہر جگہ کافی عملدرآمد شروع نہین ہوا ÷

ناجی آفندی اور اصلاح کے خیالات

مین نے اپنا پروگرام اصلاح تمدن کا اون کو سمجھایا تو اونھون نے کہا کہ کنسٹیٹیوشن اور پارلیمنٹ اور ریل وغیرہ سے مقدم اصلاح اخلاق مسلمین ہے۔ مین کہ عرب عباسی ہون اور اونھین خلفاء بغداد کی اولاد سے ہون جن کی حکومت سینکڑون برس بغداد مین رہی آزادی سے کہتا ہون کہ قومون مین ابتداً سادگی اور سچائی ہوتی ہے پھر غیر قومون کے اخلاق بد سیکھ لیتے ہین جیسی عرب نے بیس پچیس سال مین رومیون اور شامیون کے اخلاق سیکھ لئے اور دنیا کی خواہش غالب ہوگئی جسکی وجہ سے تینو علی

مگر گروہ منقلدین متقبلین ۔ مرنج و مرنجان خانہ نشین کے لئے جناب مرزا محمد تقی صاحب شیرازی جانشین جناب مرزا شیرازی سی زبان نے لفص و پاک طبیعت فقیہہ و مجتہد نہین بن سکتا اور جو لوگ قومی ترقی کے خواہان ہین اور زمانہ سے پیچھے رہنا نہین چاہتے اون کے لئے جناب خوند مرزا محمد کاظم صاحب خراسانی سے مسائل پوچھنے کے سوا چارہ نہین یعنی مسائل شرعیہ مین ان ہر دو بزرگون کے رسائل پر عمل کرین[۱] لیکن سید کاظم صاحب کی بزرگی مین بھی کلام کرنے کی معقول وجہ نہین اگرچہ اس کا توسل اون کا طرفدار بتایا جاتا ہے ۔ اور جو لوگ آزادی اور نئے خیالات کو برا سمجھتے ہین اور پرانی شخصی حکومت کو ترجیح دیتے ہین اون کو جناب سید کاظم صاحب کا ماننا لازم ہے ÷

ملاقات با ناجی آفندی

صبح کو پھر زیارت کی ۔ یہان ایک نوجوان عرب جنھون نے بغداد اور قسطنطنیہ مین تعلیم پائی ہے اور جن کا نام ابراہیم ناجی سوید آفندی ہے "قائم مقام"[۲] کاظمین ہین ۔ میرا ذکر سنکر ملاقات کی خواہش کی ۔ مین گیا تو وہ کچہری مین صبح نہ پہونچے تھے ۔ تھوڑی دیر کے بعد خود میرے مکان پر تشریف لائے ۔ یہہ نوجوان خلفاے عباسیہ کی اولاد سے ہین اور ان کے بزرگ عموماً علما و مصنفین گذرے ہین بہت کچھ تاریخ و فلسفہ و تمدن حالیہ سے واقف ہین اور بجید اخلاق اور انکسار سے پیش آئے ۔ اور اصرار کیا کہ خط و کتابت سے اون کو فراموش نکرون میری اون کی گفتگو اس طرح ہوتی تھی کہ وہ نہایت فصاحت اور جوش سے کتابی عربی بولتے تھے اور مین فارسی بولتا تھا ۔ وہ میری فارسی سمجھتے تھے اور مین اون کی عربی سمجھتا تھا کبھی کبھی توضیح مطلب کے لئے وہ فارسی اور مین عربی مین کچھ کچھ کہتا جاتا تھا ÷

مین نے مفصلہ ذیل باتون کی طرف اون کو متوجہ کرایا اور کہا کہ حکام متعلق کو مطلع فرماوین :۔

(۱) دجلہ کا پانی بصرہ مین غلاظت کی وجہ سے خراب کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ اس کا انتظام ہونا چاہیئے

(۲) قرنطینہ مین روپیہ کافی لیتے ہین مگر آرام کم دیتے ہین ۔ اول تو قرنطینہ ہی کا رعایا پر بار پڑتا ہے ۔

(۳) یہود و عیسائی و مسلمان سب ایک جگہہ عراق کی فوج مین کھانے پینے پر مجبور ہوتے ہین ۔ حالانکہ

---

[۱] بباعث انتقال اخوند صاحب مرحوم اب اونکی جگہ آقاے شریعت اصفہانی کا نام سمجھنا چاہیئے ۔ [۲] قائم مقام یعنی کلکٹر

مگر عراق عرب والے سب نمکے سرتاج ہین - چنانچہ کل طے ہوگیا تھا کہ ذوفیرا (اشرفی عثمانی) مین ہم کو پوری گاڑی خانقین تک پہونچادیگی آج گاڑی والا غائب تھا اور صرف یعقوبیہ تک آنے آدمی کو بتا گیا کہ دو مجیدی مین گاڑی دیدینا - میرے ساتھی اس سفر مین لکھنؤ کے ایک مدرس ہین جن کی بی بی جہاز مین سخت بیمار تھی اور کاظمین مین بہت دن تک علاج کرایا اور کربلا جا کر دو دن بعد مرگئین ٭

نہایت مشکل سے یعقوبیہ کو گاڑی ملی - و مجم ایک سوداگر کاظمین اور ایک عالم یعنی درس خارجی جناب مرزا تقی کے اعلیٰ طالب علم ہمدان جارہے ہین ہم نے بجائے کوچ بکس کے اون کو اندر جگہ دیدی - خوشی کی بات ہے کہ وہ نے تکلف گاڑی کے زیادہ حصے پر قابض ہوگئے - بارہ بجے شب کے یعقوبیہ پہونچے ٭

[۱۸ جولائی ۱۹۱۱ء - ۱۲ رجب ۱۳۲۹ھ]

سفر خانقین یعقوبیہ پہونچکر دو میل پیدل چلنا پڑا مگر چاندنی رات تھی پھر دریا آیا - وہان ایک قُفّہ (ٹوکرا) بہت دیر کے بعد ملا - مسافرون مین ایک ترک یا عرب جو شاید سپاہیون کا جمعدار تھا اور ترکی فوج کا ایک عرب سپاہی اوس کے ساتھ تھا اپنی عورتون کو سب سے اول بٹھانے کیلئے بہت بُری طرح سب لوگون کو جو اوپر چڑھنا چاہتے تھے مارتا تھا - مجکو بُرا معلوم ہوتا تھا سپاہی بھی اوس کا ساتھ دیتا تھا - سہ پہر کو ایک میل سے کچھ کم دور تک پیدل چلے اور ایک قہوہ خانے کے پیچ پر جا پہونچے - وہان ایک دو گھنٹے کے اندر دوسری گاڑی فوراً ہی مل گئی - چونکہ ہمارے پاس ایک ایک صندوق تھا یہان بھی گاڑی والون نے دوگنا کرایہ لیا اور ساری گاڑی کرکے روانہ ہوئے صبح کو دن چڑھے دوسری منزل شہروان مین پہونچے - اوس قصبہ مین میوہ کثرت سے بکتا تھا - کاروانسرائے مین اسباب لیکر گئے - یہان بھی گاڑی تیار تھی - مگر گاڑی والون نے اجنبی جان کر دوسرے دن دوگنا کرایہ لیا - اور سپر طرّہ یہہ کہ چند آدمی گاڑی مین اور بھر دیے - یہان سے چند میل کے بعد پہاڑی ہوجاتا ہے - بہت سے کوہ کرماشاہ کے راستے مین روٹی اور غلہ کے گدھے اور خچر لئے ہوئے ملے یہہ راستہ خاصا آباد دیکھا - آدھے راستے پر جاکر گاڑی والے نے ایک کاروان سرائے مین جہان گھوڑے بدلتے ہین اوتار دیا اور کہا کہ پرسون کل کو چلون گا - بعد دوپہر کے یہان سے

رضی اللہ عنہ سے معاویہ نے مقابلہ کیا۔ پھر عباسیون نے بہانۂ طلب خون حضرت امام حسین سلطنت حاصل کی اور علماء نے حرص زر سے فتاوی دیدیے جس سے سادات اور اہلبیت قتل کئے گئے اسی وقت سے مسلمانون کی حالت نہایت خراب ہے۔ اسرافات کی اصلاح کی بابت اونھون نے کہا کہ یہہ مشکل ہے بہرون سے اصلاح شروع ہونی چاہیئے اس مین سلطنت کچھ نہین کرسکتی ❊

بیکاری اور گدائی کی نسبت اونھون نے کہا یہان بیشک کام وافر اور زمین بکثرت ہے سلطنت عثمانیہ اس کام مین امداد دیسکتی ہے۔ تہذیب و تعالی اخلاق مین صرف آہستہ آہستہ کامیابی ممکن ہے ❊

مین نے کہا کہ آپ جیسے تعلیم یافتہ مسلمان عثمانیہ کے مامور (عہدہ دار) ہین تو یقیناً تین چار سال مین حالت پلٹ جاویگی۔ اونھون نے (انکسار سے) کہا کہ اکثر مجھ سے بہت بہتر ہین۔ اس بات مین اونھون نے اتفاق کیا کہ یورپ کی برائیون کو روکنے کی بھی ضرورت ہے ❊

جاے قیام کاظمین | مین یہان حاجی عبد الکریم برادر (شیخ محمد کاظم) خادم کاظمین کے مکان مین مقیم رہا جن کا ہال نہایت شاندار و خوبصورت ہے اوس مین ملاقات ہوتی ہے ۵-۶ دیگر مسکین اور مفلوک ہندی زائر یہان مقیم ہین جو بیچارے خادم کو کچھ دینے کی جگہ الٹا کرایہ اور کھانا طلب کرتے ہین ❊

عصر کے وقت معظمہ اور پھر بغداد پہونچے۔ گاڑی والون نے وعدہ کرکے کہ دو مجیدی مین اگلی منزل العیقوبیہ تک پہونچادینگے انکار کیا اور گاڑیان چلی گئی تھین ❊

قبل از وقت چلے جانے کی معقول وجہ یہہ بتائی کہ آپ سے تو کہا گیا کہ رات کو ۱۰ بجے (بعد غروب) گاڑی جاتی ہے اور پھر کہا غروب کے وقت۔ مگر غروب سے ۲ گھنٹہ پہلے اسلئے روانہ ہوگئین کہ ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے سویرے آگئے تھے اونھون نے کہا کہ روانہ ہو جاؤ !!!

{ ۱۷ر جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۰ر رجب ۱۳۲۹ھ }

آج عصر تک گاڑی کا انتظار کرکے پھر معظم گئے۔ گاڑی والے یون تو ہر جگہ بدمعاش اور بد معاملہ ہوتے ہین

نیچے دریا کے کنارے قہوہ خانہ ہے بہت خوشگوار پانی اور خوشنما مقام ہے۔ دریا میں سے نہرین بستی میں آتی ہین جہان میں کبھی نہایا نہایت صاف اور سرد پانی تھا ✣

ٹکٹ کرمانشاہ تک کا لیا جس میں ایک لیرا۔ اور ہر یعنی تخمیناً للعہ روپیہ دینے پڑے اسباب کا کرایہ اسکے علاوہ ہوگا۔ ایک نوجوان نجف کا طالب علم جو ہمارے ہمسفر تھا اوس کی مان بیمار تھی اور اوس کو فوراً وطن بلایا گیا تھا اوسنے مجھ سے کہا کہ وطن یعنی اصفہان جانے کے لئے خرچ نہین ہے۔ ایک نجف کی عبا بالون کی بُنی ہوئی اور زنانہ کپڑے لایا ہون۔ فروخت کرتا ہون۔ مین نے صبح کو کہا آؤ۔ وہ بیچارہ آیا۔ مجکو اوس کی یہہ بات پسند آئی کہ بجاے مانگنے کے اپنے ساتھ جو سوغات لایا تھا اوس کو فروخت کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ مین نے تیس قران مین وہ عبا جو خاص نجف مین بالون کی بنی ہے اوس سے اپنے بھائی مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب کو بطور ہدیہ دینے کو خریدی وہان کی بالون کی عبا مضبوطی مین مشہور ہے ✣

ایک دلال نے اوس بیچارے طالب علم کو معمولی قیمت سے زیادہ پر ٹکٹ بیچنا چاہا جو کل اُس کے لئے خریدا تھا لیکن اُسکو دیا نتھا۔ مین اُسکو مسلمان عجم سمجھا وہ ایک قران اپنا حق دلالی زیادہ مانگتا تھا۔ مین نے اوس سے کہا کہ کیون ایذا دیتے ہو تم بھی مسلمان ہو یہہ بھی مسلمان ہے۔ طالب علم ہے اور اپنی عبا اسنے بیچی ہے مگر ایک شخص بولا کہ یہہ تو یہودی ہے ✣

عصر کو ۵ بجے خانقین سے گاڑی پوستہ مین روانہ ہوئی اسباب کا کرایہ ۵ روپیہ سے ۶ ر روپیہ لیا دفتر مین وہی یہودی صبح والا صراف اصرار کر رہا تھا کہ خوردہ لیلو۔ مین نے دو قران کا خوردہ لیکر ۲ قران دئیے اور اوس کے ساتھ ہی گاڑی خانہ کے وکیل نے کرایہ گاڑی کا مانگا چنانچہ دیا اوسی وقت یہودی نے پھر دو قران مانگے۔ مین نے کہا دیچکا ہون۔ اوسنے کہا آپکو شبہہ ہوا ہے۔ ورنہ صرف گاڑی کے دفتر مین دیا ہے ایک ایرانی نے بھی میری تائید کی کہ تم آکو دو قران دئے تھے۔ لیکن آخر دوبارہ مین نے دیا۔ یہان کے یہودیون کی دیانت پر اطمینان نہ رکھنا چاہیے۔ اسلئے یہہ قصہ بیان کرنا ضرور ہوا۔ فقط

جانے کی اجازت نہیں ہے کئی دن ہوئے صحرائیوں نے لوگوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ ہم کو خانقین پہونچنا بسبب پوسٹ (ڈاک) ایران کے ضروری ہے اور یہ ڈاک کل جاتی ہے اوس کو سمجھایا اور دھمکایا۔ مگر عراق کا گاڑیبان بیجا بے پروائی اور بے انصافی کا پتلا ہوتا ہے اوسنے کہا کہ سرکاری حکم لا دو تو چلونگا۔ ہمارے ساتھی جو عجم تھے وہ ایسے بودے نکلے کہ کچھ نہ کہا آخر ایک ہمنا کو لیکر اور سوداگر کو ساتھ لیکر سرہنگ یعنی تھانہ دار کے یہاں شکایت کو چلے۔ گاؤں سامنے تھا مگر عرب لڑکا راستے میں دق کرنے لگا کہ میں تو گھر بتانے کا ہم پول (زر) نہیں لونگا بلکہ ایک آنہ لونگا اور ہٹ گئی دیدو ورنہ عصر تک گھر ملیگا اور پہلے مجکو بتاؤ کہ ضابطہ سے کیا کہوگے؟ میں ان لوگوں سے متنفر تھا میں نے اوس کو نکال دیا اور آسانی سے مکان کا پتہ نکال لیا ⁂

خوش قسمتی سے ضابط (مجید آفندی) فارسی سمجھتا تھا۔ شاید عرب تھا یا ترک اوسنے کہا عربی (گاڑی والا) بکتا ہے جب خانقین پہونچا نیکا کرایہ لیا ہے تو اوس کو جانا پڑیگا۔ البتہ عصر کے مابعد چلنے کی اجازت نہیں۔ نوکر سے کہا کہ فلاں ضابط (پولیس کا سپاہی) کو جا کر حکم دے۔ ہم اوس کے یہاں پہونچے وہ ادھیڑ عمر کا آدمی نہایت ہشیار کارنوس لگائے ساتھ ہوا اور دو گھنٹہ کی محنت سے گاڑی جری آخر کار میں نے ضابط کو ایک قران دیا جسکے لینے سے وہ انکاری تھا اور کہتا تھا مجکو کچھ نہیں چاہیے اور بہت سی دعائیں دیں اور سلام کئے۔ نصف قران سرہنگ کے آدمی کو دیا ہمارے یہاں سپاہی کبھی ایک دو روپیہ سے کم نہ لیتا شکریہ اور دعائیں تو کجا ⁂

آخر مغرب کے وقت ۶ گھنٹے متواتر سفر کے بعد خانقین تک پہونچے۔ باہر نہایت شاداب باغ ہیں اور ایک پل کے نیچے دریا مثل چشمہ کے صاف رواں ہے۔ کاروان سرا میں اوپر کا کمرہ لیا اور حساب اور روزنامچہ دو دن کا لکھکر اب ۹ بجے شب کے فراغت پائی آتے ہی ہمارے ساتھی عجم تاجر نے کہا کہ کل پنجشنبہ عصر پوستہ ڈاک گاڑی جاویگی ابھی سے ٹکٹ لیلو ورنہ ایک ہفتہ یا تین روز معطل رہنا پڑیگا۔ ہم تھکے ماندے تھے پھر بھی کہہ آئے کہ صبح کو ٹکٹ لینگے پوستہ کے وکیل نے خاص طور پر دینے کا وعدہ کیا اوس کے نام کا خط بغداد سے تھا ⁂

خانقین میں ایک دریا جو پہاڑی سے نکلا ہے بہتا ہے اوس پر نہایت خوبصورت پتھر کا پل ہے پل کے

روزنامچہ سیاحت

{حصۂ دوم}

سلطنت ایران مین ستّر دن

گاڑی پوستہ گاڑی پوستہ کو یہ سمجھو کہ ہمارے یہان کا ایک نہایت مضبوط چھکڑا ہے۔ معمولی چھکڑون سے ڈیوڑھا لنبا چوڑا۔ گرد نصف نصف گز کی دیوار ہے جس مین لوگون کا اسباب اوپر تک بھرا ہوا تھا ایک شخص نے جس کو نائب پوستہ کہتے ہیں سب لوگون کے بستر کھولے اور سامان رکھکر جگہہ ہموار کردی اور سامان متفرق رکھکر اوپر بستر لگادیا۔ بس تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہہ ہر شخص کے حصے مین آئی۔ اور نہایت سخت دھوپ مین روانہ ہوے۔ گاڑی خانہ کے وکیل نے کہا کہ سایہ کپڑے وغیرہ کا اسلئے نہین کرنے کہ وزن زیادہ ہو جاویگا۔ گاڑی مثل بتھر کے وزنی ہوگئی تھی۔ اگر لکڑی کا کٹہرا سایہ کے لئے لگایا جاتا تو آرام بہت تھا لیکن چندمن وزن بڑھجاتا۔ اس مین ۱۶ مسافر سوار ہوئے۔ راستہ عموماً پتھریلا اور پست وبلند تھا۔ ہر وقت گرنیکا اندیشہ رہتا تھا ؁

مرگ آخر خدا خدا کرکے قصر شیرین مین پہونچے۔ قصبہ سے باہر نصف میل پر صیغہ کسٹم کا دفتر ہے ایک باشندہ بلجیم تھا اور اوس کے ماتحت ایک عجم تھا جس کی وضع ہندوٗن سے ملتی تھی اس شخص نے مجھ سے پوچھا کہان سے آتے ہو؟ مین نے کہا بغداد و کاظمین سے کہا پاسپورٹ بھی یہان دیکھتے ہین اور مالگذاری۔ مین نے کہا بہت سے اسباب کے نیچے دبا ہوا ہے۔ بلجیک افسر ایک موٹا آدمی تقریباً ۵۰ برس کا احاطہ مین نظر پڑا جہان مال بھی بھرا ہوا تھا اوس نے کچھ کہا مین لہجہ سے سمجھا کہ درشتی اور بدمزاجی سے کچھ کہہ رہا ہے۔ اوس کی نائب صاحب میری طرف

مسلمانانِ عراق عرب پر عام نظر

بدقسمتی سے مسلمان اپنی کشورکشائی مین مصروف رہنے سے اس قابل نہ ہوئے کہ دجلہ فرات - شط العرب کے ساحل کو بھی خالص اسلامی ملک بناتے - بہت سے یہودی اور کچھ عیسائی اور بعض صابی وہان اب بھی ہین جن کی زبان عربی ہے اس لئے بدوی سادگی ندارد ہے - شہری اخلاق مین چھاونی کی خرابیان موجود ہین +

باشندے جوشیلے اور جنگجو اور اہل شہر خلیق اور خوش پوشاک ہین - لوگ مقامات مقدسہ کی زیارت کے بہت شائق ہین - بدوی اعراب تقریباً تین چوتھائی اور شہری نصف سے کچھ کم شیعہ اور باقی اہل سنت ہونگے - مگر دونون فرقون مین باہم ہندوستان کی نسبت ظاہری میل جول درموافقت قدرے زیادہ ہے اور وہان میرے نزدیک ظاہر و باطن مین زیادہ فرق نہین ہندوستانی مین باطنی تعصب ظاہری مذہبی منافرت سے چندگنا زیادہ ہے +

عام طور پر ملک مین زیادہ افلاس معلوم نہین ہوتا - زمین زرخیز اور پانی بافراط ہے - زراعت کی طرف توجہ نہین - سندھ کے جاٹون یا رائیون کی طرح کوئی متدین کمیٹی یا جماعت وہان جاکر کاشت کرے تو عجب نہین کہ ۵۰ فیصدی منافع حاصل ہوسکے - کیونکہ زمین بہت ارزان ملکی مفلس دریا ہمت ہندیون کے لئے ترقی معاش کا اچھا میدان ہے جو شخص ان کا طریقہ جانتا ہو اوس سے بہت خلق اور تہذیب سے پیش آوین گے ورنہ اکھڑ پن سے +

دیہاتی لوگ تعلیم مین بہت ہی کم ہین اور اہل شہر کی تعلیم بھی اہل ہند سے کمتر ہے - نئے خیالات کو عراق عرب کے مسلمان ایرانیون کے جلد جذب نہین کرسکتے - ان مین مذہبی حرارت کافی معلوم ہوتی ہی مگر پالیٹکل داؤ پیچ سے دبی ہوئی ہے - ریل کے آجانے سے مادی ترقی ضرور ہونیوالی ہے - مگر دیکھنا یہ ہے کہ روحانی ترقی بھی ہوگی یا نہین ان کو ترکون سے کچھ زیادہ انس نہین معلوم ہوتا - لوگ عموماً سلطان معزول عبدالحمید خان کے زمانے کو یاد کرتے ہین - شیوخ اور سرداروں مین قومی خیرخواہی کے لئے روپیہ خرچ کرنیکی عادت نہین ہے +

{ سیاحت نامہ حصہ اول متعلق بہ عراق عرب ختم ہوا + }

اونھون نے ہمارے رفیق سفر ہمدانی عالم مقیم سامرہ اور سوداگر کاظمین یعنی آقا عبد الحسین مرزا محمد کریم کو تو بلا اختلاف داخل کیا باقی جو بحث ہوئی جس سے کمال بدسلیقگی اور انتظامی قابلیت کی کمی معلوم ہوتی تھی - مالیہ پوستہ کے نائب نے کہا ہندوں کا سامان زیادہ ہے ان کو پیادہ کر لو مگر نا منظور ہوا - تین عورتین اور ایک نوجوان طہرانی ساتھ تھے وہ بوجہ احترام نسوان پاس کیے گئے ؎

پوسٹ ماسٹر نے جس کا تبادلہ کہین ہو گیا ہے اس بہانے سے لوگون کو پیادہ کیا تھا کہ قاعدہ کے مطابق ۸ آدمیون سے زیادہ بیٹھ نہین سکتے - پھر خود اور اوس کے چار ساتھی بیٹھ گئے اور اپنا سنگین اسباب بھی بھر دیا ؎

[۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۴ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

رات بھر بیٹھے بیٹھے گذری جب نیند آئی تو لوگون کے گرنے کا خوف ہے بیدار ہو جاؤ - چنانچہ سونا میسر نہ ہوا صُبح کو ایک مقام پر جہان چڑھائی ہے بیشمار اونٹ ملے اور کئی میل تک کم و بیش چلے گئے - ایک غریب عرب اونٹ والے کو ہمارے نائب پوستہ نے جو ڈاک لیے رہا تھا " اوش اوش " یعنی آہستہ آہستہ کہنے پر اسقدر سخت مارا کہ سکو نا گوار ہوا - بلکہ پیچھے گردار ہے تھے اون کو بھی بُرا معلوم ہوا - ڈاک کا پوسٹماسٹر دبی زبان سے اور کمزور طور پر روکتا تھا - باقی لوگ خاموش تھے - مین نے کرمانشاہ کے قریب پہونچکر نائب پوستہ جو ہمارا منتظم تھا اوس سے کہا کہ تم کو ظلم کی یہہ پرانی عادت چھوڑنی چاہیئے ورنہ تمھارا ملک بدنام ہوگا - اوسنے قسم کھا کر کہا کہ مجھے خود شرمندگی ہوئی - مین نے کہا جب عرب نے کہا تھا " انا مُسلِمٌ انا غریبٌ " تو ہر مسلمان کا فرض تھا کہ فوراً ہاتھ روک لیتا - نہایت افسوس ہے کہ تم نے پروا نہ کی ؎

مین یہہ لکھنا بھول گیا کہ قصر شیرین مین دو کُرد سپاہیون نے کہا کہ ہم کو دولت (حکومت) کی طرف سے کچھ نہین ملتا - آپ کچھ دیجیے - مین نے اول تو بحث کی اور پھر یہہ سوچا کہ یہہ وحشی ہین ایذا نہ دین دو قِران دیدیئے مالیہ معلوم ہوا کہ یہہ راستہ کردون کے ایک رئیس سردار داؤد خان کے سپرد ہے اور یہہ لوگ اُس کی رعایا ہین اور سرکار کو سلطنت نے خراج معاف کر رکھا ہے یا اوس کا کچھ مقرر ہے کہ لوگون کو لوٹ سے بچائے ؎

اشارہ کرکے لوگان کا تعداد ہین یا پاسپورٹ ہیئے! - مین نے کہا تم غلط کہتے ہو میرے صندوق مین پاسپورٹ ہے
بلجیک سے مین نے انگریزی مین کہا کہ "تم اسقدر ترشی سے کیون باتین کرتے ہو سنبھل کر باتین کرو" - کونسل جنرل ایران
مقیم بغداد کی تحریر بھی مین نے دی - نائب اندر لیگیا اور واپس لایا کہ کافی نہین پاسپورٹ چاہیئے - بالجملہ کل
اسباب آدمیون کا نکالا - اور خلاف دستور عثمانی یا انگریزی ایک ایک کپڑا صندوق مین سے نکالکر باہر ڈالنا
شروع کیا - کوئی چیز محصولی نہ تھی - میرا پاسپورٹ اور سفارش مخصوصہ دفتر مین سے فوراً واپس کیا اور شکایت کی
کہ آپ جیسے محترم آدمی سے بعید تھا کہ ہمارے ساتھ ایسی باتین کرتے !! - آخرانہ بجے رات مین مقام قصر شیرین مین پہنچے

ایران کے بلجیک ملازم

مجکو یہ بیان کردینا چاہیئے کہ بلجیم کے افسر جو غیر ملکی چنگی کے اوپر سرحد پر مین متعین ہین یہ آمدنی ایک
حد تک روس کے قرضہ مین مکفول ہے - خدا مسلمانون کی آرام طلبی اور فضول خرچی کا برا کرے کہ اپنا
روپیہ ضایع کرتے ہین اور کماتے نہین دوسرون سے قرض لیکر اون کو ملک مین دخل دیتے ہین اسی قرضے کی بدولت
کئی زبردست سلطنتین اور تیس لاکھ میل مربع کم وبیش اسلام کے قبضے سے میری پیدایش کے بعد سے نکل گیا ہی
یہ بلجیم والے بالکل روس کے خوشامدی ہین اور ایران کی پروا نہین کرتے - ان کی کج خلقی کا برتاؤ لوگون کو خود
ایران سے ناخوش کردینا ہے ٭

رئیس پوسٹ کی بیقاعدگی

قصر شیرین مین پوسٹ ماسٹر کے حکم سے تمام اسباب گاڑی مین سے نکالنا شروع ہوا - میرے
اعتراض پر کہا رئیس کا حکم ہے وہ آوے تو کہو - ایک نوجوان جس کے داڑھی موچھ نہ تھی اور
سواے ٹوپی کے بالکل انگریزی کپڑے پہنے تھا آیا مین نے اس کو بلاکر سفارش مخصوص دکھائی - اوس نے کہا
کہ دونون ہندی گاڑی مین رہین گے - اور صرف آٹھ آدمی رہین اور باقی اتر جاوین - اب اون کے انتخاب مین متواتر
فضول بکواس اور جھگڑون مین دو تین گھنٹے گذری پوسٹماسٹر کے حکم پر دو مسلح کرد ون نے اعتراض کیا کہ غضب ہے کہ سید
کو اتار دین اور یہودی ساتھ جاوین - مسافرون مین چند ایرانی سید بھی تھے اون کو اتار دیا تھا اور پوسٹ ماسٹر
کے ساتھ ایک یہودی جانیوالا تھا - ان کردون کی مداخلت پر اس لڑکے نے کہا اچھا پھر تم ہی انتخاب کرلو

میان طاق | قبل از مغرب یعنی عصر کو ہم مقام میان طاق پہونچے - یہہ نہایت آباد گانون کُردون کا ہے اور
یہان ایک بڑا قہوہ خانہ اور سگار کی دوکان بہت بڑی ہے باغ اور بعض چشمے نہایت سرد اور شیرین بہتے
ہین یہہ آبادی اور سب آبادیان جو ہم کو اس سفر مین ملین قدرتی چشمون کے بڑے بڑے نالے کہ اُن مین ملے کوئی
عمدہ انتظام کرنے والا ہو تو یہان نہایت شاداب باغ اور خوش منظر آبادیان بن سکتی ہین - میان طاق مین ۳
بجے کُرد ڈھول کی آواز پر جمع ہونے لگے سب کے پاس بندوقین تھین اور گرد کمر کے کارتوسون کا زنجیرا تھا - راستے
مین ہم نے سب کُردون کو اسی طرح مسلّح دیکھا - گھوڑے بھی اچھے تھے - ان کے سردار داؤد خان کا پوتا کہین
جا رہا تھا - سردارون کا لباس جامہ وار اور ریشمی خوشنما تھا اور پائجامہ ڈھیلا جیسے شلوار ہوتی ہے - مگر ہر جگہ
اون کا مجمع باجے کی آواز پر بڑھتا جاتا تھا - اگرچہ یہہ لوگ ظاہر نہ کرتے تھے مگر قیاس سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ
سالار الدولہ برادر محمد علیشاہ معزول جو داماد داؤد خان کا ہے اور ڈیڑھ دو ماہ اسی ولایت کے پہاڑون مین
مخفی ہے اوس کی مدد کو لوگ جا رہے ہین - اگرچہ اس وقت تک یہہ نہ کہتے تھے کہ سلطنت سے لڑنے جاتے ہین - سوار برابر
ہمارے سامنے کو نکل جاتے تھے یا پہاڑون پر بے تکلف پھرتے تھے - بعض دفعہ محض شوقیہ یہہ سوار گھوڑون کو
لیکر چٹان پر چڑھا دیتے اور پھر اوتار لیتے اس سے اون کی شہسواری معلوم ہوتی تھی ؂

اثنائے راہ مین ایک معقول کُرد سے قہوہ خانہ مین ذکر آیا - مین نے پوچھا کہ آیا یہہ صحیح ہے کہ کُرد علی اللّٰہی ہین
مسلمان نہین ہین ایک کُرد نے جو نہایت متین و فہیم تھا کہا کہ صرف کرن اور ایک مقام کا نام لیا یہان کے
لوگ علی اللّٰہی ہین - قہوہ خانے مین دو چار اور کُردی بیٹھے تھے - ایک نے پوچھا سُنّی بہتر ہین کہ علی اللّٰہی ؟
دوسرے نے جواب دیا کہ "سُنّی" کیونکہ وہ کئی باتون مین ہم سے موافق ہین" - مین نے کہا کہ مذہب شیعہ مین
سُنّی پاک ہین اور علی اللّٰہی مشرک ہین - اونھون نے قبول کیا - بلکہ کہا کہ یہہ وحشی ہین اور سور تک کھاتے ہین -
اس ۸ گھنٹے کے سفر مین تقریباً ۲ مقام پر پیدل ہونا پڑا لیکن صبح کو چند گھنٹے بعد ایک ۴ ایسا بلند مقام
آیا کہ سب پیادہ ہو گئے کیونکہ گاڑی جگر سے جاتی تھی اور ہم سیدھی طرح جا پہونچ سکتے تھے - مجبور راستے مین

یہان لوٹ کھسوٹ کا اوسط ہندوستان سے زیادہ نہین مگر تفتیش کافی نہین ہوتی ÷

قوم کرد

تمام راستے مین اونٹ مال سے لدے آتے جاتے تھے اور کرد بکثرت تھی۔ کردون کے مکانات عموماً گھانس اور ہلکی لکڑی کے ہوتے ہین اور چھت بھی ایسی ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ بدوش ہین۔ عورتین پردہ نہین کرتین۔ کرد مرد سفید رنگ اور وجیہہ مضبوط معلوم ہوتے ہین اور گھوڑے بھی اون کے اچھے ہین۔ اون کی عورتون کی شکل خوشنما ہے مین نے اپنی گاڑی مین اور دوسری جگہ کردون کو نماز پڑھتے نہین دیکھا۔ اگرچہ ان کی بڑی بڑی ٹوپیان کاظمین و کربلا مین اکثر نظر پڑین وہان نماز بھی پڑھتے ہین زیارت بھی کرتے ہین۔ شام کو جہان کہین پانی کی ضرورت ہوتی تھی کرد عورتین پانی مفت دیتی تھین۔ برخلاف عراق عرب کے جہان بغیر پیسے کے پانی نہین ملتا [illegible]ت نہین کہ وہان پانی کم ہے۔ بلکہ دریا پاس ہو تب بھی پانی عراق عرب مین بقیمت ہی ملیگا۔ دن بھر نہایت دشواری سے گذرا۔ چارون گھوڑے کہین چھ میل اور کہین نو میل پر بدلے جاتے تھے جہان گھوڑے بدلتے تھے وہان چاء ضرور ملتی تھی۔ ۱½ اپول ہمارے یہان کے ایک پیسہ اور ایک پائی مین ایک اس[illegible] (شیشہ کی مختصر پیالی) ملتی ہے جس مین گرم و سرخ چاء کا پانی خون کے رنگ کا بھرا ہوتا تھا۔ کربلائے معلے و بغداد مین ایک ایک اپول لیتے ہین ہر جگہہ اعلیٰ درجے کی روسی شکر جو ہندوستان کی شکر سے بہر حال بہتر ہوتی ہے ڈالی جاتی ہے ÷

کرد علی اللّٰہی

تمام راستے مین پہاڑ آتے ہین اور بعض اوقات نہایت خطرناک راستہ تھا شب کو ایک منزل کرن مین ایک گھنٹہ قیام کیا۔ مابعد معلوم ہوا کہ یہہ بستی "علی اللّٰہی" مذہب کے کردون کی ہے جن کو ایران کے شیعہ مسلمان بہت نا پاک سمجھتے ہین۔ یہ علی اللّٰہی فرقہ وہ ہے جس کے یہان کوئی شریعت یا قانون نہین۔ صرف امیر المومنین علیؑ کو خدا کا اوتار بلکہ عین خدا سمجھتے ہین جاہل مرثیہ گو اور ہندوستان کے جاہل شیعہ ان کا ذکر کس قدر فخر سے کیا کرتے ہین۔ بلکہ مرزا غالب مرحوم مشہور شاعر دہلی نے بھی مزاحاً اس فرقے سے اپنا انتساب ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ کہتے ہین ؎ منصور فرقۂ علی اللّٰہیان منم ÷ آوازۂ انا اسد اللہ در افگنم ÷

ناصرالدین شاہ کا بڑا بیٹا اور اصفہان کا سابق زبردست مگر ظالم گورنر تیس ہزار آدمیون کے ساتھ شیراز مین وارد ہو گیا
دوسرے قہوہ خانہ مین جہان آج دوپہر آرام کیا ایک کُرد کہتا تھا کہ اخوند ملا محمد کاظم خراسانی کے بیٹے کو کرمانشاہ
مین قتل کرون گا - راستے مین گزرتے وقت معلوم ہوا کہ محمد علی شاہ وارد تبریز ہو گیا ہے تبریز گورنر کرمانشاہ سے بھاگ گیا ہے
ایک قہوہ خانے مین ایک شخص نے جناب اخوند پر تبرا شروع کیا - ہمارے ساتھی یعنی تاجر کاظمین اور ملا سے سارے ہر دو
ایرانی تھے مگر بیحد رذیل لوگ تھے - راستے بھر مجھ سے پالیٹکس مین چپکے چپکے گفتگو کرتے جاتے تھے مگر اس شرط پر
کہ آواز بلند نہ کرون آخر اونھون نے کہا کہ جناب اخوند کو لوگون نے دھوکا دیا - وہ تو غریبون کی ہمدردی چاہتے تھے -
کہ بڑے لوگ غریبون کو نہ چبا جائین - لوگون نے لوٹ سی کی اور برا مشروطہ قایم کیا - جناب اخوند عالم مین ایسا
جملہ نہ کہو - یہہ کرد کہتا تھا کہ مین نے قسم کھائی ہے فرزند اخوند کو قتل کرونگا جب وہ مشہد مقدس سے لوٹینگے تا کہ شیخ
فضل اللہ کے قتل کا انتقام ہو - ہمارا ساتھی ایک طہرانی عربیت طالب تھا اوس نے کہا عالم کی شان مین ہرگز ایسا نہ کہو
یہہ سب لوگ کہہ رہے تھے کہ بابیون اور شیخیون نے یہہ مشروطہ برپا کیا ہے ٭

مین خاموش تھا کہ یہہ جاہل لوگ خود اپنے آپ کو برا کہہ رہے ہین - کیونکہ مجلس شوری کے معنی ہین کہ انھین
لوگون کے نائبون کے شوری سے سلطنت کا کام چلایا جاوے ٭

ایک کرد نے سوال کیا کہ مشروطہ زمانہ رسول مین تھا؟ - مین نے کہا کہ "رسول معصوم تھے خطا نہین کرتے
تھے اون کو ضرورت نہ تھی - پھر بھی قرآن مین رسول کو معاملات مین مشورہ لینے کا حکم ہے" - ہمارے ساتھی نے
کرد سے پوچھا کہ بھائی قہوہ خانہ عام جگہہ ہے سب طرح کے لوگ آتے ہین اگر کوئی پوچھے کہ مشروطہ نے تمھارے
ساتھ کیا برائی کی؟ تم کیا جواب دوگے؟ - اوس نے کہا کہ "میرے دو گانون ضبط کر لئے" - مین نے سمجھا کہ اس شخص
نے کوئی بغاوت کی ہوگی جبھی اوس کی جائداد ضبط ہو گئی ٭

آج خبرون کی نہمانہ تھی - خود ملا زبن پوست کہتے تھے کہ مشروطہ اوٹھ گیا مجلس کو آگ لگ گئی - یہہ سب لوگ
جاہل اور پارلیمنٹ کے خلاف تھے کسی نے سچ کہا ہے ؎

تکان اور پیاس کا بعدر غلبہ ہوگیا کہ قریب تھا کہ بالکل گر جاؤن اور تقریباً نوبت غشی کی ہوگئی - دھوپ بھی سخت تھی اتفاق سے اوس موڑ پر گاڑی قریب آگئی اور تقاضا کرکے اوسی پر سوار ہوا - بلکہ سید سرفراز حسین نے گاڑی بان کو دھمکایا بھی - یہ واقعہ دوپہر کے وقت میان طاق کا ہے ؎

راستے کے گرنے سے بچنے کا نیا طریقہ

رات کو مین نے اور حاجی عبدالکریم سوداگر نے جھکڑے پر گرنے کے خوف سے کمر سے دوپٹہ باندھ لیا اور ایک دوسرے کی پشت کرکے بیٹھ گئے چنانچہ نہایت تنگ جگہ مین یعنی گاڑی یا جھکڑے کے عرض مین جہان ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی اور ایک دوسرے کے مقابل دوسری طرف رخ کئے ہوئے تھا - مین نے یہ صلاح دی کہ ہم لوگ نصف جگہ لیکر دو دو عرض مین گاڑی کے لیٹ رہین - چند گھنٹے تک اسی طرح کچھ نیند لے لی اس تمام سفر مین قدرے باہمی تعدی ہر مسافر ایک دوسرے کی جگہ پر کرتے تھے - کیونکہ واقعی جگہ تنگ تھی اس لئے یہ لوگ قابل معافی ہین ؎

[۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۶ رجب ۱۳۲۹ ہجری]

حسب قاعدہ آج ہم کو دس بجے بحساب انگریزی کرمانشاہ مین پہونچنا چاہیے تھا - مگر حساب کیا گیا تو آپ عصر سے پہلے نہین پہونچ سکتے - راستہ عموماً پہاڑون مین تھا جہان بید بلندی پر تقریباً چوٹیون تک پہونچ جاتے تھے اور مابعد مختصر میدانون مین اترتے تھے - کل جگہ چشمے اور سرسبزی تھی - ہر جگہ شور و تلاطم تھا کہ "سالارالدولہ آگیا ہے مشروطہ بھاگ گیا ہے"۔

پالیٹکس کا زور اور جہالت کا شور

تمام کردستان مین خاصکر کردون مین تیاری نظر آتی ہے اور سالارالدولہ کے موافق علانیہ جوش اور مشروطہ کے خلاف شور ہے - ایک مقام پر جہان آج دوپہر پہونچے لوگ کہتے ہین کہ سالارالدولہ آج عصر کو وارد کرمانشاہ ہوگا - ایک شخص جس کی ایک آنکھ بندھی ہوئی تھی اور احول تھا دانت پیس پیس کر کہہ رہا تھا "ہزار لعنت بر این مشروطہ" - نیز خبر تھی کہ سالارالدولہ کل کو کرمانشاہ مین پہونچے گا - کوئی کہتا تھا کہ اوس کے پاس دس ہزار سوار ہین اور دس ہزار سوار داؤد خان لیجا رہا ہے - ایک جگہہ گرم خبر تھی کہ ظل السلطان[۱] محمد علی مرزا تا دولتمند [illegible]

[۱] ظل السلطان کے آنیکی خبر بالکل گپ تھی اگرچہ یہ قیاس صحیح ہے کہ اس خانہ جنگی مین ظل السلطان نے بھی باوجود سابق ناراضی کے اپنی بخت [illegible] کی بدد کی تھی - میری نزدیک باوجود ظالمانہ طبیعت لکھنے کے ایران کے لئے بہتر ہوتا اگر ناصر الدین شاہ کی بعد یہ شخص بر سر حکومت ہوتا اور پھر مشروطہ ہوتا کیونکہ یہ [illegible]

مہمان نوازی | مقام قریب راہ مین ایک غریب کُردی عورت سے بعض مسافرون نے چھاچھ مانگی اوسنے کہا کہ اپنے آدمیون کے لائق نہین ہے مگر ایک بڑا پیالا عورتون کے لئے جو گاڑی مین تھین لائی جسکو ۷ - ۸ آدمیون نے پیا اور سارا سے ویناچاہا مگر بڑھیا کُردنے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ مین نے تو بطور مہمان نوازی دیا ہے کہ آپ لوگ دائر ہین - باوجود وحشت جہالت لوٹ کھسوٹ اور شقی کے کُردون کی یہہ عزت چشمی قابل تعریف ہے

مقام کرمانشاہ - ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۲۷ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ

کرمانشاہان | مہمانخانہ مشہدی محمد مین قیام رہا - یہہ پختہ دو منزلہ چونے کی عمارت ہے - یہان ایک ہفتہ قبل عوام نے عدالت خانہ کو آگ لگادی تھی قتل اور لڑائی بھی ہوئی تھی - مابعد امیر الممالک افسر عدالت خانہ نے کونسل انگلیش کے گھر مین پناہ لی - اس کے بعد بھی ۸ - ۱۰ آدمیون کو روز بازار مین قتل کرتے تھے - بدامنی تھی مگر طرفداران شاہ معزول کہتے ہین کہ سالار الدولہ برادر محمد علی شاہ کے آنے کی خبر سے امن ہو گیا - محتشم الدولہ گورنر جنکے نام میرے پاس خط تھا طہران کو روانہ ہو چکے ہین اور حکومت سنجر خان کے ہاتھ مین ہے جو کُردون کے سردار کا مُطیع ہے کل سالار الدولہ اور کُردون کے آنے کی خبر ہے مگر شہر سے باہر قیام ہوگا -

یہان کا بازار بہت بارونق اور چھت بھی بہتا بہت خوشنما ہے حمام مین گیا - لوٹتے وقت بازار دیکھا اور چوک بھی بہت خوبصورت ہے - بلکہ اس جنگل پہاڑ مین ایسا شہر قابل حیرت ہے - میوہ بکثرت ہے اور برف ایک پیسہ کی دو سیر کے قریب بکتی ہے کیونکہ آسمانی برف جاڑے مین جمع کر کے گرمی مین بیچتے ہین ؛

یہان اس زمانے مین موسم بہار شروع ہے ؛

کونسل انگلیش ایک معمر شخص ہین میرے ہمسفر سید ظہور الحسن ہندی اون سے ملے تھے اون سے معلوم ہوا کہ واقعی شاہ سابق مع ترکمانان تبعہ دولت روس خاک ایران مین داخل ہو گئے ہین[۱ط] - طہران سے آٹھ دس آدمی آئے

۱ط واقعی جو ترکمان محمد علی مرزا کے ساتھ ہین وہ عموماً ایران ہی کی رعایا تھے اور سرحد پر روس کے لوگ بھی تھے کچھ روپیہ دیکر چار پانچ ہزار آدمی ساتھ کر لیے تھے ۱۲ - (منہ)

دل کے پھپولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے ¦ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اصل بات یہ ہے کہ نا واقف اور جاہل محکومون کو اپنے افسرون پر بھروسہ ہو تو اس صورت مین اُن کو جو چاہو سمجھا دو۔ خبرون کا یہ عالم تھا کہ طہران سے مجلس بھاگ گئی۔ حکومت باقی نہین رہی۔ عصر کے وقت ہم جس منزل پر پہنچے وہان سے پیادہ چلنا پڑا۔ غالباً ان ظاہری جوشیلے اسلام پرست اور مخالف مشروطہ گاڑی بانون نے میرا تام چینی کا توشہ دان جس مین برتن اور ولایتی بسکٹ بھرے تھے نکال لیا۔ دو تین میل چلنے کے بعد معلوم ہوا۔ مگر یہ حرکت بہت نزدیک نائب لوپستہ کی تھی اس شخص نے آج یہ بھی انتظام کیا کہ گاڑی سست چلے تاکہ ہم دن سے وارد کرمانشاہ نہ ہون۔ گاڑی کو عمداً آخری منزل مین نہایت آہستہ لائے۔ تین چار گھڑی رات گئے وارد کرمانشاہ ہوئے اور کسی قسم کی روشنی گاڑی کے پاس نہ لائے۔ اندھیرے مین لوگون کا اسباب بٹا۔ مین نے نائب کو بطور انعام دو قران دینے چاہے تھے اوسنے کم سمجھکر واپس کر دئے۔ میرے ساتھی تاجر ہمدانی کی عبا ایک پونڈ کی گم ہو گئی تھی اور نائب پر شبہہ تھا اونھون نے انعام دیا۔ اِسی وجہ سے گاڑی مین سے میرا کمبل جو مظفر نگر کی ساخت تھا غائب کر دیا اور اندھیرے مین صندوق بھی غائب کر دیتا مگر میرا ساتھی پہونچ گیا اور سامان ہم نے نکال لیا۔

جہان گاڑی اُتری وہان سامنے ایک پختہ اور اچھی مہمان سرا تھی اوس کی بالائی منزل پر ہم گئے اور رات کو بہت عمدہ کھانا آش پز نے بھیجدیا۔ چاول تو عمدہ تھے اور گوشت و روٹی بھی ہر جگہہ سے اچھی تھی رات کو ایک معتبر شخص نے کہا کہ والی کرمانشاہ بھاگ گیا۔ یہ شیرازی تھا جو ہمارا سامان لایا تھا یہ بھی مشروطہ کے مخالف تھا۔

کردُون کی تعلّی کردُون کی شیخی بھی بہادری سے بڑھی ہوئی ہے یہ دِل سے عموماً دولت سے لڑتے ہین کبھی شکست ہوتی ہے کبھی فتح۔ ایک کُرد کہہ رہا تھا کہ ہمارے پاس سردار ہو تو چار ملک فتح کرلین "یکبار با چہار دولت جنگ بکنیم" ایک نے کہا کہ ایک کُرد بچاس عثمانی فوج کو کافی ہے۔ محمد علیشاہ نے حماقت کی کہ بھاگ گیا۔ یہان آتا تو پھر بادشاہ ہو جاتا اور سالار الدولہ اگر محمد علیشاہ سے کہتا کہ گالی دیکر کہ تو کون ہوتا ہے مین بادشاہ ہون" تو ہم اوسی کو بادشاہ بنا لیتے ❖

معلوم ہوا کہ طہران مین بالکل امن ہے نائب السلطنت موجود ہین اوس نے کہا محمد علی شاہ کے آنیکی خبر لغو ہے تار سے دریافت ہو چکا ہے اور جو گورنر جدید کرمانشاہان کے لئے مقرر ہوا ہے وہ فوج کا افسر ہے اور فوج سالار الدولہ کے مقابلے کے لئے سہ منزل پہ جمع ہو رہی ہے ٭

راستہ مین کثرت سے خچر - گدھے اونٹ وارون کی قافلے ملے کل سڑک اور راہ آباد معلوم ہوتی ہے ٭

منزل صحنہ کے لوگ | رات کو منزل صحنہ مین قیام کیا - یہان کے کرد بدتمیز اور خاصے ایذا رسان نکلے - یعنی لکڑی وغیرہ چیزون کے لئے بھاری قیمت لیتے تھے - ایک کچی کوٹھڑی رات کو دی اور اوس کا کرایہ ایک قران لیا اور پھر تقاضا کہ کھانا دو مرغ کی ذبح کرائی دو مرغ کے صاف کرنے کی مزدوری الگ - چھت جو کوٹھڑی کے پاس ہے اوس پر دو آدمی گھنٹہ بھر تک بیٹھے تھے اور نماز اونھون نے پڑھی تھی لہذا اوس کا کرایہ دو ورنہ نماز قبول نہ ہوگی - وجہ یہہ کہ کوٹھڑی کا مالک اور تھا اور چھت کا مالک دوسرا شخص تھا ٭

جہالت و مذہبی حالت | مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہان ملا ہے لیکن کوئی مسجد نہین - اذان کی آواز میرے کان مین آئی تو پوچھا اگر مسجد نہین تو یہہ اذان کہان ہو رہی ہے؟ نہایت سادہ دلی سے گاؤن کے کرد نے کہا کہ ایک اذانچی مقرر ہے وہ اذان دیدیا کرتا ہے - گویا اسی قدر عبادت بنا بنا کافی ہے - مجھے ہندوستان کے وہ دیہات یاد آگئے جن مین مسلمانی کی علامت صرف ایک بیچے کی ٹیڑھی ہوئی چھری ہوتی ہے جسپر کئی پشت پہلے کلمہ پڑھا جا چکا تھا اور وہ ٹیڑھی ہوئی چھری لوگون کو اسلام سے وابستہ رکھتی ہے - مگر یہہ بات درصل ان جہلا کا قصور نہین بلکہ اون علما کی آرام طلبی ہے جو دین کی خدمت کافی طور پر نہین کرتے اور ان لوگون کو خواہ وہ ایران مین ہون یا ہندوستان یا عرب مین دین کی باتین اور اخلاق کے معمولی اصول بھی نہین بتلاتے - حالانکہ چند صدیان گذر چکی ہین - غالب مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرا بہ سادہ دلی ہاے من توان بخشید ٭ گناہ کردہ ام و عفو آرزو دارم

راہ کی حالت | ۲۵ کو یعنی آج صبح سے کنگاور راستے مین خوشنما و عمدہ ملین یعنی باغات و درخت و مکانات

ہین اون سے معلوم ہوا کہ طہران مین گھبراہٹ ہے - وزراء نے استعفا دیدیا ہے *

مین نے اور مولوی سرفراز حسین نے بوجہہ ہمراہی سید ظہور حسین ٹکٹ طہران کا لے لیا - گاڑی پسا یہ کرنیکا وعدہ ہے اور ایک دن قم مین قیام کرکے انشاء اللہ چھہ دن کے بعد بسبیل پوستہ وارد طہران ہونگے *

آقا عبد الحسین پسر آقا سید فاضل اور حاجی محمد کریم ہمدانی (ساکن سرے گاشن) نے ہمارے جدا ہونے کا بہت افسوس کیا - آخر الذکر نے تقاضا کیا کہ مشہد پہونچکر خیریت سے اطلاع دینا اور اول الذکر نے کہا اگر نئے تعلیم یافتہ آپ جیسے خیالات کے دس پندرہ بھی یہان ہوتے تو مشروطہ قائم رہتا - جو لوگ حاوی ہو گئے تھے اور جو جرائد (اخبار) نویس ہین اونھون نے دین کی ہجو شروع کر دی ہے اور لوگ اس بات کا یقین کرنے لگے ہین کہ مشروطہ ہونے سے دین کی عزت اوٹھ جائیگی پھر کہا کہ "مشروطہ شرعی کہ شما میخواہید ابدا نخواہد شد در ایران"

[۲۴-۲۵ جولائی ۱۹۱۱ء = ۲۸-۲۹ رجب ۱۳۲۹ھ یکشنبہ و دوشنبہ]

۲۴ جولائی کو روانہ طہران ہوئے ہمارے ساتھ دوسرے پوستہ مین ایک نئی وضع کا لباس پہنے ہوئے تعلیم یافتہ ایرانی نوجوان ہے، جس کو کئی جگہ کروڑون نے روکا کہ تو مشروطہ ہے - اور ایک دوسرا متوسط العمر شخص تھا اوس نے ہم سے کہا کہ آپ کہدین یہ بھی زائر ہے - منزل صحنہ جہان شام کو پہونچے وہان یہ شخص غائب ہو گیا اور اگلے دن صبح کو پھر اوس گاڑی مین ملا خوف یہ تھا کہ مشروطہ یا ملازمان حکومت کو کرد پکڑ لین گے کیونکہ بغاوت کا آغاز ہو گیا ہے

ایرانی نوجوان فرانسیسی زبان جانتا ہے - اور کرمانشاہان کے عدلیہ (صوبہ کے جج) کا مددگار رہتے - عوام نے عدالت خانہ کو جلادیا - رئیس عدلیہ میر الممالک کونسل خانہ انگریزی مین پناہ گزین ہے - مددگار دو ایک روز کردون اور اپنی والدہ کے ساتھ طہران جارہا ہے - اوس کی والدہ ایک معزز اور معمر خاتون پوستہ مین ہے اوجری پہلے ایک گاؤن مین کردون سے کہنے لگی کہ مین نہین جانتی کہ یہ شخص جو آیا ہے (یعنی سالار الدولہ) کیا فائدہ اوس سے ہوگا - چیزین اور گران ہو گئی ہین *

ایرانی نوجوان سے اور مجھ سے الگ درختون کے پیچھے گفتگو ہوئی آسی خوف سے کہ لوگ سن لین - اوس سے

گاڑی سوتومان (ساڑھے تین روپیہ) میں کی تھی مگر ٹوٹ گئی تھی۔ ان لوگوں سے معلوم ہوا کہ طہران میں بالکل امن ہے اور نائب السلطنت موجود ہیں۔ کردوں میں جو خبریں مشہور ہیں جھوٹی ہیں۔ میں نے ان کو صلاح دی کہ خود کو راستے میں مشروطہ ظاہر نہ کریں صرف زائر کہیں زوار کو نہیں چھیڑتے۔ اونھوں نے ہنسکر کہا کہ "ہم زوار مشروطہ نہیں بلکہ زوار محض ہیں بلکہ زوار مستبد یعنی مستقل زوار ہیں" *

فحش قصہ گوئی

یہاں قہوہ خانے کے سامنے ہم کو پانچ گھنٹے عرابچی نے کردے۔ دھوپ میں ڈالے رکھا۔ عداوت سے نہیں بلکہ بے تمیزی وجہالت سے اور اندر قصہ خوانی ہو رہی تھی جس میں ایک نہایت فحش قصہ ایک شخص جو معلوم ہوا کہ ڈیہات سے بیان کرنا چاہتا ہے کسی بادشاہ کا قصہ تھا۔ اور بیچ میں کہتا جاتا تھا جیسے ہمارے یہاں روضہ خوان اور واعظ کہتے ہیں کہ پڑھو صلوٰۃ فحش قصے قہوہ خانوں میں کہنا یا دولت کی ہجو کرنا سخت ممنوع ہونا چاہیے اس قصہ میں حکومت مشروطہ کی ہجو بھی تھی *

ایک جگہ گاڑی بان ملا جس نے اپنے آپ کو فخریہ رعایا سے (اپر) طور روس بتایا تھا کیونکہ کاکیشیا کا رہنے والا تھا۔ سنگل سے معلوم ہوا کہ چانڈو پیتا ہے۔ ہمارے رفیق سید ظہور حسن صاحب نے پوچھا کہ مجھے لگان بہت ہے۔ منزل پر چانڈو کی دو کانیں بھی ہیں۔ اوس نے کہا کہ چانڈو کیا پوچھتے ہو اب چند قیمت ہو گئی ہے کیونکہ محصول زیادہ لگایا گیا ہے یہہ بھی سید ظہور حسن صاحب سے معلوم ہوا کہ کرمانشاہان میں بھی بیشمار لوگ علانیہ حقے میں افیون پیتے ہیں اور شیشے کی پیالیاں اس کے لئے مخصوص ہیں *

کردوں کی مرد وعورتیں

اس تین دن میں جہاں ہم ٹھیرے وہاں بھی کردوں کی عورتوں میں مطلق پردہ نہ تھا۔ یہہ لوگ عموماً زراعت پیشہ ہیں۔ ان کے بچوں اور عورتوں کا رنگ کشمیریوں بلکہ فرنگیوں سے بھی زیادہ سرخ وسپید ہوتا ہے۔ عورتیں خوش وضع ہیں مگر سب عورتوں کا نقشہ اچھا نہیں ہوتا۔ مردوں کا جسم اچھا ہے اور رنگ تمازت آفتاب سے گندمی ہو گیا ہے۔ عورتیں مثل گون کے ایک لمبا سا کورتہ پہنے رہتی ہیں جو عموماً سرخ ہوتا ہے۔

راستے کی حالت

یہ موسم زرد آلو کا ہے آج کل یہاں راستے میں قافلہ کثرت سے ہے۔ ڈھائی ماہ قبل جب میں

وضع قطع ہے مگر جیسا یہان سب جگہہ ہے اندر صفائی کچھ نہین چھپر وغیرہ کے مکانات یا خام عمارتین ہین جن کا ظاہری منظر خوشنما نہین چھوٹے قصبے ہمارے دیہات کے وضع کے ہین حالانکہ قدم قدم پر چشمے اور نہرین جاری ہین دونون دن ہین ۵ - ۷ پہاڑیون پر سے اُترے اور چڑھے اور خمیدہ وادیون مین آئے ؎

حکایت موضع صحنہ | صحنہ مین ایک کرد کے لڑکے سے مین نے پوچھا آیا تو کرد ہے ؟ - اوسنے بہت خفا ہو کر پوچھا کہ یہ سوال کیون کیا ؟ - مین نے کہا کہ وہ مہمان نواز اور زوار کے خاطر کرنے والے مین نے پائے مگر تم لوگون کو لوٹنے اور اون کے کان کترتے ہو - "گوش بریدن" ایرانی محاورہ لوگون کو نقصان پہونچانے کے معنے مین مستعمل ہوتا ہے اوس کے ناراض ہو کر چلے جانے سے میرے ساتھی رات بھر خوف کرتے رہے کہ کچھ حملہ نہ ہو مگر بفضلہ خوف بیجا تھا - ان بیچارے لوگون کو آجکل گرانی اور عام مفلسی نے بھی پریشانی مین ڈال رکھا ہے - اس مختصر گاؤن مین بھی برف بکتی ہے چنانچہ دو شاہی (۵ پائی) مین ہم نے کوئی ڈیڑھ سیر برف خریدی ؎

دو دن ہم اوس راستے مین گذرے جہان کردون کا زور ہے اور یہہ سب شروطہ کے خلاف ہین - اگرچہ طہران کی باقاعدہ ماتحتی نہین رہی اور مرکزی حکومت عرصہ سے ضعیف تھی تاہم ابھی تک حکومت کا جوا ہٹا نہین مگر بالکل تیار ہین کہ کسی دوسرے کی حکومت قبول کرین - راستے مین کردون کے بہت سے بچے ملے جو نہایت اچھی شکل کے اور تندرست مگر بالکل جاہل اور بے تمیز ہین - افسوس ہوتا ہے کہ یہہ لوگ بوجہ بدعملی اپنا وقت فضول بیکار کھوتے ہین ؎ [۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء = ۳۰ رجب سنہ ۱۳۲۹ھ شنبہ]

مقام چوکار | آج دن بھر صرف ۸ فرسنگ سفر ہوا - منزل جمیل آباد مین پہونچے تو ایک گھوڑا کم تھا کئی دن پہلے اوس کے گولی لگ گئی تھی چار گھنٹے پڑے رہے اور باوجود اصرار و دھمکانے اور اسلامی جوش دلانے کے ملاحون نے چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ گھوڑے نہین چل سکتے - جب دوسرے رُخ سے دوسری ڈاک آئی تب روانہ ہوئے -

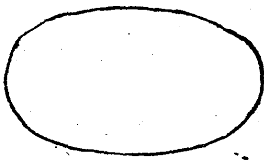
زوار متنقل | جمیل آباد مین ایک گاڑی دلیجان نامی ملی - یہہ فرانسیسی لفظ ڈلیجینٹ (جسکا تلفظ بھی دلیجان ہے) سے ماخوذ ہے اوس مین قم کے بہت سے آدمی زیارت عتبات کے لئے جارہے تھے - قم سے خانقین تک ان گاڑیون

آخر سڑک سے آدھ میل بازو پر گلشن آباد نامی ایک گاؤن مین چشمہ تھا جس کا پانی کم تھا اور منبع پر بھی بہت سی چھوٹی مچھلیاں تھیں وہان سیر ہو کر پانی پیا۔ اگلی منزل یعنی دولت آباد روانہ ہوا وہ ۴۳ میل تھی اتفاق سے گلشن آباد کے موڑ پر جب سے خستہ ہو گیا تھا اور راستہ بھی بھولا ہوا تھا ہماری گاڑی پہونچ گئی۔ سوار ہو کر دوپہر کے قریب دولت آباد پہونچے

شہر دولت آباد دولت آباد کی سڑکین صاف ہین ادھر ادھر غلاظت نہین ہے۔ بازار نہایت شاندار اور پر تکلف سامان سے بھرا ہوا اور رونق مین بغداد کے اچھے بازارون سے مقابلہ کرتا ہے۔ اگرچہ آبادی بغداد سے بہت کم ہے۔ یہان صوبہ یزدجرد کا گورنر رہتا ہے اسی ولایت یزدجرد کے بعض حصے کے متعلق دولت عثمانیہ اور ایران مین کشیدہ ناچاقی رہتی ہے کیونکہ حکومت عثمانی کا یزدجرد کے ایک حصے پر دعوی ہے۔ اصل بات یہہ معلوم ہوتی ہے کہ حکومت عثمانی کے چند فوجی حلقون مین آمد و رفت کا سلسلہ اوس وقت تک صاف نہین ہو سکتا جبتک یزدجرد کے صوبے کے کچھ پہاڑ اور نیچے کا علاقہ اون کے پاس نہ ہو ان فوجون مین آمد و رفت جاری ہونے سے روس کے مقابلے مین عثمانیہ کو آسانی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے چند سال سے وہ آہستہ آہستہ ادھر کی زمین کترتی رہتی ہے۔ یہان میونسپلٹی بھی ہے جسنے نہر کے کنارے رفع حاجت یا کپڑے و برتن دھونے یا نہانے کی ممانعت کر رکھی ہے۔ مدرسہ بھی ہے جس سے یہان کے عام آدمی ناخوش ہین۔ وہ پرانے زمانے کا ملا انصاف چاہتے ہین۔ نظمیہ یا پولیس بھی ہے اس سے بھی لوگ شاکی ہین کہ وہ بابیون کے ہاتھ مین ہے اور ثبوت یہ شخص نے یہہ دیا کہ ایکبار عباس آفندی پسر بہاؤاللہ (خداے بہائیان) کو ایک شخص سر بازار گالیان دے رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لیا کہ کوئی گالی دینے کا حق نہین رکھتا۔ بلوہ کا اندیشہ ہے اور اب آزادی ہے کسی مذہب کے پیشوا کو برا نہ کہو۔ مین نے کہا کہ شاید تہذیب کی وجہ سے ممانعت کر دی ہو شاید عباس آفندی کو سر بازار فحش گالیان دیتا ہو۔ شہری نے کہا نہین ایسا نہین ہوا۔ میرا قیاس یہہ ہے کہ اوس نے عباس کو میران مشروطہ طلب کا کہکر گالی دی ہوگی نہین تو پھر عباس ایسا ہے جس سے گرفتار کیا گیا۔

بہرحال یہان حیدر بابلی ضرور مین حاجی نے چند گھنٹہ ہم کو ٹھہرنے کی جگہ دی اور ایک کرسی لا کر دی۔ یہان

ہندوستان سے چلا تھا وہان فصل کٹ رہی تھی آج بھی زراعت پہاڑیون کی گھاٹیون پر بہت ملی بستیون کے پاس باغات بکثرت ہین چار پانچ پہاڑون کو آج بھی عبور کرنا پڑا - اینک ملک کی یہہ کیفیت ہے کہ ایک پہاڑی پر سے جب اُترے تقریباً بیضوی یا دائرہ کی شکل کا ایک میدان آتا ہے - کہین چھوٹا اور کہین بڑا لیکن ½ ۱ میل یا دو میل قطر سے بڑھکر اس تنگ میدان نہین پایا اسکے چارون طرف پہاڑ ہوتے ہین -



پھر دوسرے پہاڑ پر چڑھے اُترنے کے بعد چھوٹا یا بڑا بیضوی میدان ملتا ہے جیسا اس شکل سے معلوم ہوتا ہے - - - - - - - -

پہاڑون کے نیچے برابر چشمے اور چھوٹی چھوٹی نہرین جاری ہین اور زراعت اور باغات ہین - ملک کی حالت ایسی ہے کہ اگر فوجین - توپخانہ اور نئی میکسم بندوقین ہون تو دشمن کا بہت نقصان کرسکتے ہین اور یہان سے گذر نہایت مشکل ہے سفر اور چڑھائی کا یہہ حال ہے کہ ہندوستان کے رہنے والے یہہ زحمت نہین سہہ سکتے جو پتھریلی غیر مرتب سڑک پر چڑھنے اوترنے سے ہوتی ہے - [۲۷ر جولائی ۱۹۱۱ء = یکم رجب ۱۳۲۹ھ]

منزل چوکار رات کو گاڑی کا چوبی ٹوپ جسپر فرش لگا ہوا تھا زمین پر اوتار کر اوس کے نیچے مٹی پر بستر کیا - دو آدمی گاڑی مین سوئے باقی قہوہ خانے کی دوکان مین سو گئے - صبح کو روانہ ہوئے تو دو گھنٹے کے بعد ایک ایسا سخت ناکہ چڑھائی کے دوران مین آیا کہ ۲-۳ گھنٹے گھوڑے اٹک گئے - جب لوگ اُتر گئے (اور اوترنا تو روز ۴-۵ بار پڑتا ہے) تو گاڑی والے نے گھوڑے کو پیچھے سے زور سے مارنا شروع کیا اور ایک نے آگے سے کھینچا - مگر ان سخت پتھرون پر پاؤن نہ اوٹھتا تھا گاڑی پر بھی پتھر سے زیادہ سنگین اسباب لدا تھا - گھوڑے چار قدم بڑھتے اور آٹھ قدم پیچھے (ہٹتے) تھے آخر گاڑی کا سرپوش جو لکڑی کا تھا اوتارا اور بندل کپڑے جو ۸ عدد لدے تھے اون مین سے ۳ بڑے گز لگائے جب گاڑی قلعہ کوہ کے اوپر پہونچی ہمارے ایک ساتھی اور گاڑی بان نے اون بھاری بوجھون کو اوٹھانا شروع کیا - مین نے صرف گاڑی کو دھکیلنے کی محنت اوٹھائی ہے اور جب گاڑی چند قدم بڑھے تو پہیے کے پیچھے پتھر رکھ دیتا ہون - پیاس کی وجہ سے پہاڑ سے اُترا اور پانی کی تلاش مین روانہ ہوا - مگر یہہ پہاڑ سلیٹ کا تھا - دو میل تک پانی کا چشمہ نہین ملا

مغرب کے وقت منزل حسین آباد مین پہونچے - دودھ مشکل سے میسر آیا جس مین روٹی ڈال کر کھائی جو دولت آباد مین خریدی تھی ایک کوٹھڑی ملی اوس مین بیٹھکر روزنامچہ لکھا +

[۲۹ جولائی ۱۹۱۱ع]

منزل نوار | آج حسین آباد سے نوار تک تقریباً (۱۰) فرسخ پہونچے - اور راستے مین ٹھہرا ہون کی کئی گاڑیان ملین تو معلوم ہوا کہ ہمدان کے راستے سے چند ہزار فوج جلوگیری (مقابلہ) سالارالدولہ کی مزاحمت و مقابلہ کے لیے روانہ ہوئی ہے[۱] - ایک گاڑی کارتوسون کی بھی ملی فوج کا ایک کپتان با افسر بھی تھا اوس نے کہا کہ شاہ سابق اور ظل السلطان کے آنے اور فوج روس کے داخل ہونے کی سب خبرین جھوٹی ہین - دوپہر کو ایک منزل ساوقی مین ایک قہوہ خانے مین ٹھہرے لوگ بہت متواضع اور خلاق سے پیش آئے - یہان بھی شخصی سلطنت والون کی کثرت پائی جاتی ہے ہمارے ساتھی سید جو طہران و مشہد جا رہے ہین اون کے ساتھ ایک نوعمر خواجہ کشمیری الاصل مگر کربلا کی پیدائش ہے اوسنے کئی دفعہ کنوین مین منہ دھویا - آج پھر کنوین مین تکبیر پڑھی - باوجود مخالفت کے اوسنے اصرار کیا کہ کنوان ناپاک نہین ہو سکتا - عرب کے عام آدمیون کی یہی حالت ہے کہ شرعی پاکی کے سامنے صفائی اور پاکی کی کچھ پروا نہین کرتے - شرعی پاکی کا لحاظ بھی مذہبی مقدس لوگ کرتے ہین +

آج ہم شہر عراق سے ایک منزل پرے اُتر گئے - کیونکہ گاڑی والے نے ٹال مٹول کر کے شام کر دی - یہان ہم جس کوٹھری مین اُترے وہ ایک مزدور کی تھی جو باہر سے سامان اندر لایا تھا صبح کو مین نے کوٹھری کے مالک کو نیم قران اوس کی اجرت کو ٹھری کا کرایہ دیا - مگر اوسنے مشکل منظور کیا اور کہا کہ مین نے تو کرایہ پر نہ دی تھی - یہ ایک بوڑھا غریب حاجی تھا بے غرضی کی یہ نہری مثال ملی +

[۱] مابعد مجکو طہران مین معلوم ہوا کہ یہہ فوج جب اہل ہمدان کو مرعوب کرنے کے لئے شہر مین گردش کر رہی تھی تو اوس کے سپاہیون نے "زندہ باد محمد علیشاہ" کے نعرے بلند کیے اور افسران کو باہر چھپا و فی ین لے آئے اور بالعموم اوس کا اکثر حصہ سالارالدولہ سے مل گیا - ۱۲ منہ

لوگ ڈرکر سالار الدولہ کا ذکر یوچھتے ہین یعنی وہ جو آنے والا ہے کہان ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی قوت یہان کچھ زیادہ ہے ایک لڑکا جو مجکو بازار دکھانے گیا تھا اوس سے راستے مین معلوم ہوا کہ نصف لوگ مشروطہ اور عدالت خواہ ہین اور نصف خلاف ہین - لر جو ایک وحشی اور چور اور ڈاکو قوم زمانہ سا سانیان سے چلی آتی ہے وہ بھی قریب ہی رہتی ہے اور یہان کے غریب لوگون کو بہت ستاتی ہے اور خود کو بادشاہ پسند ظاہر کرتی ہے - حالانکہ بادشاہی زمانے مین بھی یہی کام کرتی تھی - آجکل سب ڈاکوؤن کو سلطنت سے لڑنے اور رعایا کو لوٹنے کا اچھا حیلہ ہاتھ آگیا ہے گورنر اس صوبہ کا امیر مفخم[1] تین ہزار فوج لیکر قبیلہ لر کا انتظام کرنے اور اون کو سزا دینے گیا ہوا ہے یہہ گورنر (یا سابق گورنر) لائق آدمی معلوم ہوتا ہے - شہر سے باہر سڑک کے ہر دو طرف جدید درخت خوشنما طریقے سے دور تک لگائے گئے ہین اور شہر واقعی قابل دید ہے - یہان کی پر رونق بستی ایرانیون کا سلیقہ ثابت کرتی ہے اگر اونکی توجہ شرط ہے

یہان سے روانہ ہو کر عصر کے وقت ہم ایسے مقام پر پہونچے جہان گھوڑے بدلے جاتے ہین یہہ چھاونی ہے مین نے دولت آباد مین کونسل جنرل ایران مقیم بغداد کا حکم دکھایا اور اصرار کیا کہ میرا احترام کیا جاوے یعنی میرے کہنے پر مال (گھوڑے) باندھکر گاڑی کو فوراً روانہ کیا جاوے - نائب نے تعمیل کی اور کہا کہ "چشم" - دوسری جگہہ بھی کچھ انعام کا لالچ دیکر ہم لیٹ ہمار روانہ ہوئے - ایک افسر جو ۱۴ سوارون کا جمعدار ہے پہاڑون پر بطور گارڈ کام کرتا ہے وہ گاڑی کے ساتھ ہوا اوس کو چار خوری کا پول یعنی ایک آنہ بطور انعام دیا گیا اور پہاڑ کے نیچے تک اوسنے سوارون کو ساتھ کیا - معلوم ہوا کہ یہہ سوار ہین جن کو ۵ تومان ماہواری ہر سوار کو اوسطاً عہ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور گھوڑے کا خرچ بھی اسی مین ہے - اس سے ظاہر ہے کہ افسر زیادہ لیتا ہوگا - ان لوگون کو اس ٹیلے کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہان سے قوم لر کی آمد معلوم ہو سکتی ہے اور یہہ ناکہ ہے -

---

[1] یہ بختیاری رئیس ہے بادشاہ پسند تھا اور محمد علیشاہ کی طرف سے خوب لڑا تھا - اس کے پاس سات آٹھ ہزار فوج طہران کی حکومت نے جمع کر دی تھی اور وہ یہہ بھی دیا تھا کہ سالار الدولہ سے لڑے - جب مین طہران مین تھا وہ سب فوج لیکر باغی شہزادے سے جا ملا تھا - طہران کے اخبارون نے اس خبر کو چھپایا تھا - مگر واقعی موقعہ نازک ہو گیا تھا - ۱۲ - منہ

اور نائب السلطنت نے تجار و علما کو دعوت دی جس مین راز کے طور پر ایک تقریر بھی کی ÷

اسی اخبار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سردار اسعد نے فرانس سے تار دیا ہے کہ بختیاری مشروطہ قائم کرنے مین سخت کوشش کرین موقعہ نازک ہے سپہدار دوبارہ وزیر اعظم اور صمصام الدولہ وزیر جنگ ہو گئے اور دماکراٹ و معتدلہ مین اتفاق ہو گیا - یار محمد خان نے خط بھیجا کہ خدمت کو حاضر ہون یہہ بھی افواہ ہے کہ ۱۲ بڑے سردار بھی محبوس کیے گئے یہ خبر اخبار مین تھی کہ چار ہزار مشروطہ کی ہجو کی وجہ سے مشہد مین گرفتار ہوئے ÷

شہر عراق کی رونق

عصر کے وقت ہم عراق سے روانہ ہوئے - یہان کا بازار واقعی شاندار اور پختہ اور بعض لحاظ سے سب شہرون سے ممتاز ہے گنبج بڑے بڑے اور شاندار بنے ہوئے ہین اور برف ۴ ½ پائی کا اسقدر آیا کہ ۴ - ۵ گھنٹے تک رہا - بازار کی چھت پختہ ہے شہر صرف ایک سو سال سے آباد ہوا ہے - سب چیزین ہندوستان سے زیادہ گران ہین مگر زرد آلو (جو ایک عمدہ میوہ ہے) اور انگور بہت سستے ہین - ہین تے دو پیلین لے کر وایہ بیش ۱۲ ار (۳ قران) کو لیا - ہمارے یہان سے یہہ قیمتین بہت زیادہ ہین ÷

عصر سے روانہ ہو کر ہم دوسری منزل پر پہونچے تو گھوڑے نہ تھے اور باوجود سخت اصرار و تقاضے کے داروغہ نے انھین گھوڑون کو جن سے ہم آئے تھے ۱۲ بجے شب کے بعد (عربی ۵ بجے) گاڑی مین لگایا - پھر اگلی منزل ابراہیم آباد جو شہر عراق سے ۸ فرسخ ہے وہان آکر تین گھنٹے ٹھیر گئے اور صبح تک چورون اور ڈاکوؤن کے خوف سے پڑے رہے ÷

۲۹ جولائی ۱۹۱۱ع = ۳ شعبان ۱۳۲۹ھ

قوم لُر کی حالت و سرکشی

کل راہ مین قوم لُر سے دو منزل تک بہت خوف تھا - گاڑیبان نے "یا حضرت عباس مدد" چپکے چپکے کہنا شروع کیا - اور ایک شخص جہان چڑھائی ہوتی تھی اوس قلہ پر چڑھ کر جھانکتا تھا کہ قوم لُر کے تو اور ڈاکو تو نہین اور پستول کا فیر کرنا جاتا تھا - مگر کوئی شخص ظاہر نہین ہوا - تاہم اس منزل مین گاڑی ایسی تیزی سے چلی کہ گولی اثر نہ کر سکے - لُر ایک قدیم ڈاکو قوم ہے جو زمانہ قبل اسلام سے سوائے ڈاکہ زنی کوئی کام نہین کرتی صوبہ عراق کے ایک جزیرہ نما پہاڑون کے ایک گوشے مین یہ قوم آباد ہے - اور سیکڑون دفعہ لشکر کشی ہوئی اور ہتھیار لُر بار کے رکھی گئے

آج کا راستہ عموماً خراب تھا اور پہاڑ بھی زیادہ خشک او پہاڑون مین ہمدان بھی بلسے بلے ہین اس منزل مین بجید
گرانی ہے ملکیت سپہدار اعظم فاتح طہران کی ہے کہتے ہین کہ اون کی آمدنی جاگیر کی لاکھ روپیہ سال کی ہے[۱] اور ایک انگریز
تاجر انتظام جائداد پر مقرر ہے اس تاجر کی کوٹھی عراق مین ہے - سپہدار چند روز پہلے وزیر اعظم تھے استعفا دیکر روانہ لات
ہوئے مگر ایک شخص سے معلوم ہوا کہ واپس بلائے گئے ہین اور صمصام السلطنت بختیاری رئیس الوزرا مقرر کئے گئے ہین

[۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء = ۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

شہر عراق اور اوسکی تجارت

آج منزل ساروق سے چل کر شہر عراق مین پہونچے - یہ مقام صوبۂ عراق عجم کا دار الحکومت ہے اور اسکے
باغات دُور تک پھیلے ہوئے ہین شہر مین داخل ہوتے ہی تمدن کے علامات نظر آئے یعنی ایک
عمارت جدید جہان چند ایرانی نوجوان عمدہ کپڑے پہنے کھڑے تھے و سپر لکھا تھا "ادارۂ عتیقات" یعنی پرانی
کمیاب اشیاء کا دفتر - گاڑی خانہ کا دفتر بھی اچھا تھا - وہان کے افسر سے مین نے اون سختیون کی مختصر کیفیت بیان کی
جو میرا انہون کے ہاتھ سے پہونچی تھین - اور کہا کہ ایک حد تک میری سرگذشت سیاحت نامۂ مرزا ابراہیم بیگ سے مشابہ
ہے بزرگون کو ایران چھوڑے ستاسو برس ہوئی یہان آکر عجب تکلیف اوٹھاتا ہون - اوسنے ایک مخصوص خط لکھدیا
کہ ان کو طہران تک تکلیف نہ ہو یہان ایک مہمان خانہ بھی پختہ اور خوبصورت زیر تعمیر ہے جسکے ایک حصے مین
ہم ۴ - ۵ گھنٹے ٹھیرے - نہا دھو کر کھانا کھایا شہر مین بعض لوگ نہایت اعلے درجے کی ٹی لینڈ و مین جارہے ہین
اور ادارہ (کارخانہ) کے صندوق - جرودت مین کٹا ہوا تھا "زندہ باد مشروطہ" اسی مقام پر تصدیق ہوا کہ
محمد علیشاہ سابق بادشاہ ایران داخل ایران ہوگئے اور استرآباد مین مقیم ہین - لیکن یفرم خان چار ہزار سوار لیکر
مقابلہ کو روانہ ہوئے[۲] - اخبار ایران نو سے جو مین نے دفتر سے منگایا معلوم ہوا کہ طہران مین مارشل لا جاری ہے

---

[۱] افسران قبائل کو چھوڑ کر شاید سپہدار سے بڑھکر کوئی رئیس ایران مین نہو گا - دولت بھی ان کی سب سے زیادہ ہے مگر ایران مین
کوئی مسلمان ہمارے راجہ صاحب محمود آباد کے مقابل کا نہین نہ غالباً کوئی ایسا آدمی ہے جو قومی کامون مین راجہ صاحب ممدوح
کی طرح ایک ایک لاکھ روپیہ چندہ دیسکے یا دینے کی ہمت کرے ۱۲ - منہ

[۲] یہ خبر دراصل غلط تھی ورنہ ابھی سستی اگر مرکزی گورنمنٹ دکھاتی تو یہ روز بد نصیب نہوتا ۱۲ - منہ

اور اون لوگون کا ہے جو سفر مین مسافرون پر گذران کرتے ہین - ان کی بنا پر کسی ملک کے اخلاق کی نسبت رائے قائم کرنا یقیناً ظلم ہے - لیکن ان لوگون کی عادت مین جھوٹ بولنا مثل سچ بولنے کے قابل تعریف ہے - چانڈو اور افیم کا استعمال (اور لوگ کتنے ہین شراب کا بھی) بکثرت ہے فحش گوئی صبح سے شام تک جاری ہے اور قسم کھانا ایک کھیل ہے - ان کے عادات و اخلاق و طریقہ مدارات بجز بعض صورتون کے وحشیانہ اور قابل نفرت ہین - بعض اوقات سوال کا جواب دینے سے بھی کارہ ہین مگر بات یہہ ہے کہ جس چیز کو یہہ لوگ معمولی سمجھتے ہین وہ ہمارے نزدیک سخت کج خلقی ہے - کیونکہ اون کے طریقے دوسرے ہین اور ہمارے ہندوستان کے اسی طبقہ کے آدمی ان کے مقابل غنیمت ہین - وہان دو کا ندار مسافرون کو اسقدر ایذا نہ دین گے نہ بھٹیارے ایسے لالچی ہون گے ان امور مین زیادہ باعث افلاس کا بھی ہے کہ چھوٹے مقامات پر تجارت کم ہے - شہر کے لوگ پھر بھی غنیمت ہین اور پڑھے لکھے لوگ تو خوب خلیق معلوم ہوتے ہین +

جس راستے سے ہم پچھلے دو دن مین گذرے وہ اسقدر شاداب نہین اور پانی بھی کم ہے - لیکن جہان پانی ہے وہان بستی بھی ضرور ہے اور بڑے بڑے گاؤن ہین +

غلہ گاہنے کا بہتر طریقہ ایک جگہ مین نے فن زراعت مین ان لوگون کو ہندوستان سے بھی زیادہ متمدن پایا - ہمارے یہان جو غلہ گاہتے ہین اوس کا طریقہ یہہ ہے کہ لان کو زمین مین ڈالدیتے ہین بیلون کو اوسپر چلاتے ہین بیلون کے پیچھے ایک شخص ہانکتا جاتا ہے - یہان بیلون کے پیچھے ایک کھٹولا سا لگا ہوا ہے اوسپر بیٹھکر آدمی ہانکتا ہے جس سے آدمی تھکتا نہین اور بیلون کا بوجھ بھی کسیقدر زیادہ زمین پر پڑتا ہوگا +

سرای سنگین قم سے باہر چار فرسخ پر ہم کو سرای سنگین ایک مقام ملا - یہان بہت عرصہ کے بعد خربوزہ و تربوز میسر ہو جو یہان کے حساب سے گران تھا - مگر ہندوستان کے نرخ کے برابر تھا - یہان پختہ سرای بنی ہوئی ہے اور آرام کرنیکے لئے جگہہ ہے - رات کو قم مین پہونچے - مہمانخانہ کا ایک کمرہ جو دو منزلہ عالیشان عمارت ہے ایک شب و روز کے لئے کرایہ پر لیا اور اوسپر آرام کیا - جو سڑک عراق سے طہران تک ہے اوس کو ایک انگریزی کمپنی نے درست کیا ہے اور

کمر نشیجہ پہنچ - ہمارے ساتھ عراق سے ایک طہرانی آتش پرداز ریلوائی گاڑی میں چڑھا ہے جو بقول خود ضرورت
تھوڑی سی افیم (چاندو حقّہ میں) پیتا ہے - اون سپاہیوں کی طرح نہیں جو نشہ کی غرض سے پیتے ہیں یہہ بہت سخت
مشروطہ ہے اور کہتا تھا کہ محال ہے کہ شاہ سابق کامیاب ہو سکے کیونکہ اکثر قبائل مشروطہ ہیں - اس میں شک نہیں کہ ایل
بختیاری فی الحقیقت مشروطہ ہیں عرب شیخ محمرہ کے ماتحت ہیں اور خود شیخ دل میں خلاف مشروطہ ہے مگر بظاہر
مشروطہ کے موافق - کیونکہ وہ ایران کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے - لہذا کسی فریق کی مدد نہ کریگا
نمونہ کے طور پر ایک قصہ اُس شخص نے جسکو مشہدی رضا کہتے ہیں کُرد قوم کی نسبت بیان کیا وہ یہہ ہے کہ ۸-۱۰ سال قبل بزمانہ
مظفر الدین شاہ عین الدولہ یا کسی دوسرے امیر کے والی ہونیکے زمانہ میں اس ڈاکو قوم کُرد کا سردار پکڑا گیا
اوس کی بیوی دس ہزار تومان لائی کہ اوس کو رہا کردو - گورنر نے انکار کیا - کچھ عرصہ کے بعد سالار الدولہ نے
(جو کُردستان میں اب بخلاف گورنمنٹ ایران جنگ کی تیاری میں مشغول ہے اور اوس وقت کردستان
کا گورنر ہوگیا تھا) چار ہزار تومان (بارہ ہزار روپیہ) لیکر چھوڑ دیا تھا - اوس دن سے آج تک کبھی سرکاری مالیہ
قوم کُرد کے سردار سے وصول نہیں ہوا -

کل کی منزل میں سہ پہر کو ایک نائب (جو عربانچی سے اوپر گاڑی خانہ کا عہدہ دار ہے) کو میں نے پھر عراق
کے دفتر کا سفارشنامہ دکھایا جو اوس کے افسر نے لکھا تھا - اس غرض سے کہ جلد روانگی ہو - اور راستے میں معطلی نہ ہو
اوس نے پوچھا کہ ایک بخشی اردلی کے حصے اوس کو دیا تھا اوس کے پاس پھینک دیا - مجھکو بہت برا معلوم ہوا اور میں نے
کہا کہ تمھاری قوم میں اپنے افسر کے احترام کا اور دوسرے آدمیوں کے احترام کا کیا یہی دستور ہے ؟ - اوس نے سفارش لکھنے
والے کو فحش گالیاں دینی شروع کیں کہ مال (یعنی اسپ) موجود نہیں اور حکم دیتے ہیں کہ مال لگاؤ - بس
میری شکایت کردو - لیکن جب اوس بے تہذیب آدمی کو میں نے دھمکایا تو آخر میں مجھکو دعا دی کہ "خدا پدرت
را بیامرزد" میرا کیا قصور ہے ؟ چ

اخلاق مردم راہ | لیکن جو تجربہ مجھکو ہوا وہ یہ تھا کہ بدقسمتی سے صرف قاطرچی - گاڑیبان گاڑی خانے کے لوگ

سے نکلا ہوا ہوں مجکو ۲ ماہ تک ہرات مین قید رکھا گیا کہ تو رعایا ئے بہرے اور ایران بھاگ کر جاتا ہے پھر واپس نہ آویگا اور میرے ڈیڑھ ہزار روپیہ لیے۔ لیکن مین نے کہا کہ رعایائے انگلیس ہون اور کرم وہلی کا رہنے والا ہون تب عرصے کے بعد چھوڑا۔ مین نے پوچھا کہ قم کے آدمی کیسے ہین تو دوسنے تعریف کی۔

صحن مین سیاہ عبائین اور برقع پہنے ہوئے عورتین اور بعض مرد جمع ہین اور ایک بڈھا واعظ روضہ خوانی کر رہا تھا۔ مین نے شہر مین اول مرتبہ مہذب اور مرتب سپاہی وردیان پہنے دیکھے جو پولیس کے محکمہ سے متعلق شہر مین پھر رہے تھے اور جن کی وضع عثمانیہ سے کمتر مگر ہندوستانی پولیس سی قدرے زیادہ خوشنما تھی بات یہ ہے کہ ٹرکی اور ایران نے اپنی پولیس کی وردی کم وبیش یوروپ کے نمونہ پر بنا لی ہے ہندوستان نے ایسا نہین کیا۔ ادارہ گاڑی خانے مین بھی گاڑیان خیمون سے بھری کھڑی ہین اور راستے مین بھی ملین۔ غالباً افسران فوج کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ یہان افسر چھوٹے خیمون مین رہتے ہین جس کو چادر کہتے ہین اور سپاہی زیر آسمان بسیرا کرتے ہین ❊

تصاویر — مین نے حضرت معصومہ کے مزار پر تصویرین لٹکی ہوئی دیکھین جن کو جناب امیر اور حسنین اور دیگر صحابہ جناب پیغمبر اور رسول کی تصاویر بیان کیا جاتا ہے۔ مجکو ان باتون سے قدرتاً کراہت ہے کیونکہ تصویرین غلط ہین خوشنما نہین ہین اون کی تعظیم نہ کیجاوے تو نامناسب ہے اور کیجاوے تو گناہ ہے شبیہہ کا بنانا بھی خراب ہے اور کھینچنا بھی ناجائز ہے اور پُر غلات اور جہال شیعہ سے اندیشہ ہے کہ تعظیم نہ کرنے لگین مگر خدا کا شکر ہے کہ اوپر کے طبقہ علما سے نجف و کربلا کے خیالات بہت سلجھے ہوئے ہین اور وہ درپردہ ایسی حرکات کو روکتے رہتے ہین تاکہ اسلام کی باگ عوام کے ہاتھ مین آکر دینی خطرے واقع نہ ہون اور وہ علانیہ مخلوق پرستی نہ کرنے لگین۔ مخلوق پرستی کے لئے ہر ملک اور ہر مذہب کے عوام اور عورتین ہمیشہ تیار رہتی ہین اور آسانی سے تیار ہو سکتی ہین کیونکہ خالص خدا شناسی خواص کا کام ہے عتبات مین ایسی تصاویر کہین کہین ہین مگر اسقدر کم کہ مجھے یاد نہین پڑتا کہ کہان دیکھی ہین اور کسقدر۔ یہان بعض تصاویر شاہان صفویہ اور اون کے دربار کی بھی معلق ہین ❊

ہل کبھی ہر ایک گاڑی کا ایک تولہ (۱۲) کرایہ لیتے ہین اور سوارون سے اس سے کم مگر پیدل سے کچھ نہین لیتے۔ واقعی نظر کے لحاظ سے خوب ہے یہ مسافر خانہ بھی انتظر فیچ کی کمپنی نے بنوایا ہے۔ ایک دوہرے کمرے کا کرایہ ۵ قران یا عہ کچھ ایسا زیادہ نہین ہے باقی بغیر فرنیچر کے کمرون کا دو قران وہ کرایہ ہے ؂

[بمقام قم۔ دوشنبہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۱ء = ۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو قم کے بازار کا ایک حصہ دیکھا۔ میوہ یہان بکثرت اور ارزان ہے۔ قالینین خورجیان اور نوار کی خرجیان بہت عمدہ بکتی ہین۔ گلدستے اور صراحیان او مٹی کے برتن جنپر سبز و سرخ روغن او رکام ہوتا ہے بہت عمدہ اور ارزان ہین راستے کے بوجھ کی وجہ سے خریدنا بیکار تھا۔ البتہ ۲۲ قران کو ایک قالینی خورجی لی جس مین میرا اسباب و بستر علاوہ بکس کے سب آگیا۔ یہان برف سب جگہ سے زیادہ ارزان ہے۔ ایک ڈلا ۳۔۴ سیر کا ایک شخص لئے ہوئے کہتا تھا ایک شاہی (ایک پیسہ ایرانی) دو تو حضرت عباسؑ کے نام کی سبیل کر دون۔ یہان کے لوگ عبادت و زہد مین مشہور ہین مگر مجکو جانچ کا کافی موقع نہین ملا ؂

مزار معصومہ قم — یہان حضرت فاطمہ خواہر امام علی ابن موسی الرضا اور دختر امام موسی کاظم علیہ السلام جو زہد و ورع اور تقوی مین بینظیر ورجہ رکھتی تھین دفن ہین۔ ان کا گنبد طلائی او مینار کاشی کے کام کا اعلیٰ درجے کا ناصر الدین شاہ قاچار کا بنایا ہوا ہے صحن اور اندر عمارت مین شیشے کا کام اور صفائی وغیرہ اچھی ہے مجموعی حیثیت سے صفائی و خوشنمائی کربلائے معلے سے زیادہ اور خرچ ساخت کمتر ہے۔ اندر سنگ مرمر کا فرش ہے اور نماز کے لئے قالین جابجا بچھے ہوئے ہین برآمدون مین نہایت خوشخط شیشے کے چوکھٹون مین تختیان لگی ہین جن مین دعائین اور قرآن کی سورتین لکھی ہین جیسا مزارات عتبات مین ہر جگہ دستور ہے یہان بھی محرابون پر اور قبے کے اندرونی و بیرونی حصون مین اور جگہ جگہ آیات کلام الٰہی درج ہین۔ بلکہ یہان کے دروازے پر جو نہایت خوبصورت ہے مین نے یہ نئی بات دیکھی کہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا[1] سنہری حرفون مین کندہ تھا۔ اندر ایک فقان ساکن علاقہ کرم کا ملا وہ کہتا تھا کہ بیس سال سے

---

[1] ایران مین اکثر بڑے مکانات کے دروازون پر یہہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۱۲

کوئلہ کی لکھی یادگارین تمام عراق عرب ایران وغیرہ مین جو لوگ پھرتے ہین وہ ٹھہرنے کے مکان پر کوئلے قلم یا پنسل سے اپنا نام اور پتہ لکھ دیتے ہین اور اوس کو کہتے ہین "یادگار فلان ابن فلان" ہندوستان مین بھی دیوارون برجون وغیرہ پر نام لکھنے کا دستور ہے - منزل حسین آباد پر جو طہران سے ۸ میل ہے خوبصورت نئی وضع کے برج اور قلعہ نما عمارت مع کوٹھی کے بنی ہوئی ہے - اس راستے مین علی عسکر ترک تبریزی رعایاے روس ساکن کاکیشیا کا باغ و مکان ہے - اوس شخص کی ڈاک گاڑی تمام ایران مین چلتی ہے اور یقیناً ہزار سے زیادہ اسکے گھوڑے خانقین سے مشہد تک ہونگے - ہر گھوڑا صرف دو سو پچاس کا رکھا جاوے تو گھوڑون کی قیمت ڈھائی لاکھ روپیہ ہوئی - گاڑی کا عملہ لوگون کو بہت دق کرتا ہے اور چھوٹے مکار لوگ اوس کے ماتحتون مین بھرے ہوئے ہین - اس وجہ سے بعض مہمانخانون مین نہ صرف مالک گاڑی خانہ پر لعنت و نفرین لکھی ہے بلکہ جو شخص اوسپر نفرین نہ بھیجے اوسپر بھی لعنت لکھی ہے - یہ قصہ مین نے شیخ محی الدین عربی کی کتاب فصوص الحکم کی بابت سنا تھا کہ علماے روم نے فتوے دیا تھا کہ جو شخص اس کتاب پر لعنت نہ کرے وہ بھی ملعون ہے لیکن ایسا ہی فتوی مسافرون کا اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ۞

قلعہ محمد علیخان منگل کی عصر تک ہم کو طہران پہونچنا چاہیے تھا مگر گاڑی والون کی معمولی سہل انگاری اور اس حیلہ سے کہ گاڑیون مین سرکاری مال بطرف ہمدان وغیرہ بوجہ جنگ جا رہا ہے اور گھوڑے تھکے ہوئے ہین ہر جگہ دیر ہوئی - ظہر سے قبل قلعہ علی محمد خان مین ہم پہونچے جہان ایک بہت بڑا مکان مثل قلعے کے بنا ہوا ہے قصبے مین ہر طرف تک آبادی ہے مگر کم ہے - نالے اور چشمے نہایت کم اور جو ہین وہ شور پانی کے ہین - پینے کے لئے مہمان خانون اور گاڑی خانون سے شیرین پانی کے خزینے بنے ہوئے ہین جہان کہین نل بھی ہے - وہان سے پانی لایا گیا - قلعہ محمد علیخان مین لوگون نے نہایت کثرت سے تحریرین لکھ رکھی ہین - بعض پولیٹکل بھی ہین مثلاً "مین مدبرین کو مطلع کرتا ہون کہ استبداد شخصی کی طرف کی جانب داری) پھر زور پکڑ گئی ہے - وکلا ہوشیار رہین" - ایک جگہ یہ شعر و عبارت لکھی تھی جس کا ایک لفظ مین نے چھوڑ دیا کیونکہ گندہ تھا - دیدی کہ چسان خورد دلدار اندر — خود غرض ۞ یک شب ز استبداد و یک شب ز مشروطہ

"بر شما باد اتحاد و اتفاق و ترک ہواہاے نفسانی" محمد علی الموسوی

طہران کی تازہ خبر یہ سُنین کہ مجدالدولہ اور ظہیرالدولہ داماد مظفرالدین شاہ کی گرفتاری واقع ہوئی +

قم کی آبادی | قم کی آبادی طول مین دو میل ہوگی - بعض مکانات نئی وضع کے بھی ہین اور عام طور پر بخلاف دیہاتی لوگون کے یہان کے باشندے مفلس نہین معلوم ہوتے ہماری یہان کاشتکارون مین جاٹ اور وہین سلطنت برطانیہ کے انتظام کیوجہ سے تمول مین بیحد ترقی کر رہے ہین - بخلاف اس کے باوجود زمین کے نہایت اعلیٰ ہونے کے تمارجی اسباب ایسے ہین کہ مزارعین یہان زیادہ دولتمند نہین پائے جاتے - لوگ کم فہم اور زود رنج ہین - اس بات سے ناراض ہین کہ مشروطہ تے مبادہ سے چیزون کو دو سال مین درست کیون نہ کر دیا - لہذا مشروطہ بری چیز ہے اور وہی چیز اچھی ہے جس سی مشروطہ مین یہہ خرابیان پیدا ہوگئین یعنی وہی جہالت اور شخصی حکومت جسنے لوگون کی طبائع کو خراب کرکے اون سے اپنے نیک وبد سمجھنے کا ملکہ نکال لیا تھا +

قم کا پل | قم کے وسط مین پل ہے اور اوس کے نیچے کچھ بہت خفیف پانی کسی چشمے کا آتا ہے مگر شور ہوتا ہے - مین اوس کے کنارے جا کر نہایا +

مرقوم در طہران سہ شنبہ و چہار شنبہ - ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء - ۲۴ شعبان ۱۳۲۹ھ

نیا قم | کل عصر کو قم سے روانہ ہوئے - راستے مین نیا شہر ملا اوس کی وضع ایسی تھی جیسا ہماری یہان دہلی - لاہور وغیرہ سے باہر صدر ہوتا ہے - سڑکین چوڑی اور صاف اور مکانات خوش قطع تھے - یہہ بات بتا دینی چاہیے کہ تمام ایران مین جہان جہان مین گیا ہون کم از کم ۹۵ فیصدی مکانات مٹی کے ہوتے ہین اور اون پر پنڈول پھرا ہوتا ہے اور پختہ اینٹون کے مکانون کا ایک حصہ بھی کچا ہوتا ہے نئے فیشن کے مکانات کاروان سرا وغیرہ مستثنے ہین - قم سی طہران تک جسقدر مکانات راستے مین آئی بلکہ قم سے پہلے بھی سب برابر چھت اور مٹی کے خوبصورت گنبد تھے اور چونکہ مثل ملک سندھ کے یہان بھی بارش بہت کم ہے اسلئے خام مکانات بہت عرصہ تک قائم رہتے ہین - قم سے آگے ہر منزل پر نئی وضع کے مہمان خانے ملے جو پختہ کوٹھی نما تھے اور لنچ کمپنی جسنے سڑکین درست کی ہین ان کو بھی اسی کمپنی نے بنایا ہے - عام طور پر یہہ بات کچھ کم شرمناک نہین کہ اتنی بڑی قوم اپنی سڑکین نہ بنائے +

طہران

آج طہران مین دو گھنٹہ دن چڑھے داخل ہوئے - شہزادہ عبد العظیم سے طہران تک جو سڑک ہے وہ کچی اور نہایت لغو ہے - شہزادہ عبد العظیم کا بازار چھوٹا اور پر رونق ہے - ہم حرم کے اندر نہین گئے - مگر ایک بڑے باغ مین طلائی گنبد اور کاشی کے کام کے عالیشان مینار اور شاندار دروازہ نظر آتا تھا *

خاص طہران سے باہر جہان تک ہم آئے مکاتب اور مدارس کے بہت سے بورڈ ملے - مثلاً مدرسہ سعادت مدرسہ حریت - مکتب کاسبان مکتب ہمت مکتب حمیت اس قسم کے نام تھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ طہران مین تعلیم کا خاص زور ہے - اگرچہ یہ تعلیم ابتدائی یا اوسط درجے کی ہے - نہ صرف اس زمانہ تہذیب مین بلکہ ہمیشہ ایران مین طبقہ اعلے اور اوسط اپنے اپنے زمانہ کی معقول و منقول تعلیم حاصل کرتا رہا ہے -

حمام مین جا کے کپڑے بدلے اور آرام کرنے کے بعد ایک گاڑی جس مین فرانس کی طرح صرف دو آدمیون کی نشست ہے اور جس مین خوبصورت مخمل کی سیٹ ہے تخت زمرد تک ۲ قران مین کرایہ کی تاکہ مرزا محمد باقر کشمیری مجتہد سے جن کے نام خط ملاقات تھا ملون راستے مین میدان توپخانہ ملا جس کی بابت مابعد ذکر کرون گا اور ۳ - ۴ میل بازار گلیان اور مکانات طے کرنے کے بعد بہت مشکل سے مکان کا پتہ لگا - عالم موصوف کوئی ۳۵ برس کے جوان اور مہذب آدمی ہین انھون نے بہت خاطر کی ایران اور انگلستان کی رعایا کے درمیان جو مقدمات ہون وہ اوس مین منجانب ایران جج ہوتے ہین اون کا خوشنما مکان ہے - حالات موجودہ سے متنفر تھے - خصوصاً اس بات سے کہ ارکان مجلس کے خیالات مذہبی برے ہین - مین نے کہا اچھے آدمی کیون منتخب نہین کرتے - تو انھون نے کہا کہ لوگ جانتے نہین یہین کی نامردگی ہو جاتی ہے شیخ فضل اللہ نوری جو مشروطہ کی مخالفت کی وجہ سے یہان سے چلے گئے اون کے باغ کے سامنے اس عالم کا مکان ہے - مگر شیخ نوری کے باغ کے نام سے ہمنے پوچھا تو کسی نے یہ کہا کہ ہم شیخ نوری کا مکان جانتے ہین گویا اس شیخ کو بالکل بھول گئے *

ان مجتہد نے کہا کہ آپ کو شبہہ ہو مین مستبد نہین ہون مگر مجھے حجۃ العصر کے ظہور سے قبل ایران کی اصلاح

میری عادت نہین کہ اس طرح دیواروں پر لکھوں لیکن یہان پہلی دفعہ مین نے ایرانیوں کے لیے سچا تازیانہ اگوچہ سخت دیوار پر دیمارا یعنی خودغرضی[1] - محبت زر[2] - دروغگوئی[3] - شراب شرابک[4] - فواحش[5] - دشنام[6] - نااتفاقی[7] - دزدی[8] - کار ملک خراب کردند[9]*

رات کو ایک منزل حسن آباد مین پہونچے وہان قہوہ خانہ تھا - اس سفر مین تخمیناً ہر ۳ میل پر قہوہ خانہ ہے جہان ایک نہایت مختصر سادہ چار کی استکان یا پیشتی کا آدھ آنہ لیا جاتا ہے - اس قہوہ خانہ سے نہایت گران معمولی خوردنی چیزین ملین اور رات بھر اور دن بھر چلکر اور ٹھہر ٹھہر کر آخر ۲۷ میل طے کئے اور علی الصباح قصبہ شہزادہ عبدالعظیم پر پہونچے جو طہران سے ۳ میل ہے - اس مقام سے قبل رات کو ۰۳ بختیاری سواروں کا گروہ ملا -

بختیاری | یہ بختیاری ایران کی ایک قدیم قوم ہے اور مثل فریدیون کے جری اور نشانہ باز ہے - اور جب سے سردار اسعد و سپہدار نے طہران فتح کیا - یہ لوگ مشروطہ کے حامی سمجھے جاتے ہین - کردون کا رنگ تو کھلا ہوا ہے ان کا رنگ تاریک و سانولا ہے - اگرچہ ان کی ناک مثل کردون کے بڑی اور ماتھا چوڑا ہے لیکن جسامت کم ہے - چوری اور ڈاکے مین بھی کسی قدر بدنام ہین اور ہم نے آج شام سے قبل سنا کہ کرمانشاہ جاتے وقت بعض زائروں کو انھون نے لوٹ لیا تھا - اس وجہ سے ہمارے ایک ساتھی جن بیچارے کا سارا روپیہ ان کے بکس مین تھا سخت ڈر رہے تھے - یہہ لوگ طہران سے ۸ میل پر ایک قہوہ خانے پر کھڑے اور معمولی نرخ یعنی دو پیسے کی پیالی کا آدھ آنہ دے رہے تھے اور کوئی تعدی نہ کرتے تھے لکھنوی ساتھی کو تھوڑا سا خفقان ہو گیا کہ بس اب لوٹ لین گے مگر جب انھون نے توجہ نہ کی تو انھون نے سوچا کہ قہوہ خانے کی روشنی کی وجہ سے ڈرتے ہین - گاڑی آگے چلیگی تو ضرور لوٹین گے - مگر ہمنے پروا نہ کی اور گاڑی چلوا دی - چنانچہ بخیریت بیرون طہران آ گئے *

[۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء]

---

[1] لیکن یہہ بھی نادرست نہین کہ خود ہمارے ہندوستان کی خرابی بھی انھین اسباب سے ہوئی - دیکھنا یہہ ہے کہ جو دوا ایران کو بتائی گئی وہ اوس وقت تو ملی جب مرض لاعلاج ہو گیا تھا ۱۲ - منہ

غالباً سونا مہنگا ہونے کی وجہ سے لوگون نے اون کو ہنگھلا کر سونا بنا لیا ہے - البتہ ایک تومان کے نوٹ جسکو اسکناس کہتے ہین بینک شاہنشاہی ایران بکثرت جاری کرتا ہے - بازار مین خرید و فروخت اس طرح ہوتی ہے مثلاً گاڑی کا کرایہ میدان توپخانہ سے تخت زمرد تک کیا ہے ؟ - جواب - دو ہزار دینار - نیا آدمی ایک دم گھبرا جاوے - مگر گھبرانے کی بات نہین - مطلب ہمارے سکہ مین ۹ رہے - مجکو پہلے دن بہت تعجب ہوا تھا ✤

پولیس

پولیس با امنیہ طہران مین کئی ہزار ہے لیکن اکثر کم عمر لڑکے ہین - نہین معلوم اسمین کیا مصلحت ہے - اور ان لڑکون کا رعب لوگون پر کیا ہو سکتا ہے ✤

فوج کے لوگ بھی پھرتے ہین - پولیس اور فوج دونون کی وردیان اچھی ہین - مگر مین بہت سے لوگون مین افیم و چانڈو کے صاف نشان پاتا ہون جس سے چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے ✤

یہان طہران مین لینڈو اور وکٹوریہ بہت گاڑیان نظر آتی ہین - بعض کے پیچھے سوار بھی ہوتے ہین شہر مین کال من ہے -

[طہران - ۱۳ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج روزنامچہ کا اخبار سے مقابلہ کر کے معلوم ہوا کہ کئی دن کہین غائب ہو گئے کیونکہ آج بموجب اخبار وہی تاریخ ہے جو مین نے اوپر لکھی ہے ✤

نبیرۂ شیخ زین العابدین

آج آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے مکان پر گیا - وہ نہ تھے - شیخ حسین صاحب مجتہد کربلا کے فرزند موجود تھے - میرا مفصل حال اون کو شیخ محمد رضا نے لکھ دیا تھا - آج کل چچا شمران گئے تھے جو ایک پہاڑی آبادی طہران سے ۵ - ۶ میل پر ہے - وہان گرمی مین اکثر لوگ چلے جاتے ہین ✤

اس مکان مین لوگ عموماً موجودہ گورنمنٹ کے خلاف تھے - ایک نوجوان جو سوائے ٹوپی کے باقی کل لباس وضع فرنگی پہنے ہوئے تھا اور دبیر الملک اوس کا خطاب تھا کہتا تھا کہ لوگ حکومت موجودہ کے بہت خلاف ہین محمد علی شاہ کو بھی پسند نہین کرتے - اگر کوئی اور ہوتا تو ادھر کو فوراً سب مائل ہو جاتی - آپ کے ہاتھ مین مشہور مقنن اور عاقل ملک فرانس مونٹسکو کی کتاب سپرٹ دی لا (روح القوانین) کا اور فرانسیسی زبان

آتیہ نہیں۔ ان سے یہ خبر بھی معلوم ہوئی جیسا ہر شخص ابھی بازاروں میں کہتے ہیں کہ شاہ سابق ایران سے بھاگ گئے
وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجلس نے اون کے سر پر ایک لاکھ تومان (تقریباً ۳ لاکھ روپیہ) کا اشتہار دیدیا ہے
اور روپیہ بینک میں داخل کردیا ہے۔ شاہ کو کسی پر بھروسہ نہ رہا اس لئے چلدیئے ۰

اخبار استقلال (جو فرقہ اتفاق و ترقی کا ہے) میں نے اوس میں یہ خبر نہیں دیکھی۔ کل یہ اخبار میں نے ار
کو خریدا۔ ٹریموے پر خود اخبار فروش لڑکے لاتے ہیں۔ اوسنے لکھا ہے کہ محمد علی مرزا کا آنا موجب برکت ثابت ہوا
کہ مختلف فرقوں میں اتفاق ہوگیا۔ اور اب وہ سب ملکر شاہ سابق سے جنگ کرتے ہیں ٭

اخبار آئینہ عیب نما ایک اور اخبار آئینہ عیب نما ۴ صفحے کا بطور پنچ ہفتہ وار طہران سے لیتھو میں چھپکر نکلتا ہے اوس کے
کچھ پرچے میں نے لئے جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک تصویر سپہدار۔ ناصر الملک سردار اسعد سلطان احمد مرزا
اخوند ملا محمد کاظم کی تھی اور ان سب کی تعریف تھی یہ اخبار اتفاق کی خوبیاں اور مستبدوں کی برائیاں کرنے اور
اون کی بھونڈی تصویریں عجیب طریقہ سے چھاپنے کے لئے مخصوص ہے اور آخر کالم پر پولیٹکل نصیحتیں ہوتی ہیں۔

ایرانی سکے میں یہاں ایرانی سکوں کی تفصیل لکھتا ہوں سب سے اول ایک فرض سکہ دینار ہوتا ہے جو بازار میں
نہیں ملتا ہماری دمڑی سے بھی کم ہے ٭

۵ دینار = ۱ شاہی یعنی تقریباً ہندوستان کا ایک پیسہ ۴ شاہی = ۱ عباسی (صرف حسابی سکہ ہے)

۲ شاہی = ایک سنار (یعنی صد دینار) ۵ شاہی = ربع قران (سکہ نقرہ مگر کامیاب)

۱۰ شاہی = نیم قران (سکہ نقرہ)

۲۰ شاہی = ایک قران۔ نقرئی سکہ جس میں حساب ہوتے ہیں اور اوس کو ایک ہزار دینار کہتے ہیں۔

دو قران = یا دو ہزار سکہ نقرہ جو کثرت سے چلتا ہے۔

ایک قران ہندوستان کے ۵ سو سے بھی کم اور کبھی مساوی ہوتا ہے۔

۱۰ قران = ایک تومان یہ بھی محض حسابی سکہ ہے۔ بہت کم طلائی تومان نظر پڑے گو موجود ہیں۔

تھی کہ دُزدو۔ درد چشم شکست اور بدن میں ہنوز صبح کچھ حساب اُسکے ذمے باقی تھا۔ بعض چیزیں لانے کو کہا اوس نے کہا
چشم - اوس کے بعد دوسرے آدمی کا کام کرنے چلا گیا۔ اور جب دھمکایا گیا تو بولا کہ کل میں نے چند کام کئے تھے
عوض میں یہ بقایا رکھ لیا۔ نوکری منظور نہیں - ایرانی لڑکوں کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ دوسرا ایک تیرہ سالہ کم عمر
لڑکا جو نہایت ہوشیار اور چلتا ہوا (زرنگ) ہے۔ مگر سب لڑکے آکر ایک دوسرے کی بدی بیان کرتے ہیں۔
یہ لڑکا واقعی اچھا کار گذار ہے لیکن مدرسے میں پڑھتا ہے۔ اوس کے باپ نے دو دن کے بعد اوس کو نوکری سے بُلا لیا۔
ٹریم وے | شہر میں ٹریم ہے مگر ضرورت سے کم۔ اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ لوگ عموماً کھڑے رہتے ہیں۔ ٹکٹ فرانسیسی حروف
میں چھپتے ہیں۔ پانچ شاہی (ایک آنہ) فی آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام تک بکتے ہیں۔ ٹریم بنانے
والی کمپنی بلجیم کی ہے۔ سلطنت کا حق جو اوس میں تھا وہ معلوم ہوا کہ کسی قرضے میں کمپنی کے ہاتھ بک چکا ہے
مجلس اور ایران نو | جریدہ ایران نو نے سپہدار کو بُرا کہا تھا - ۵-۶ دن سے موقوف ہو گیا۔ جریدہ مجلس میں نے خریدا
اس اخبار اور اخبار استقلال دونوں میں ایک سلسلہ عثمانیہ تاریخ کا چھپ رہا ہے اور یہ دونوں اخبار مشروطہ کے
موافق ہیں۔ یوں تو طہران میں کوئی اخبار سلطنت شخصی کے موافق علانیہ ایک لفظ نہیں چھاپ سکتا اور جو
خبر چھاپتے ہیں اوس میں مشروطہ ہی کا فائدہ ہوتا ہے۔ خلاف خبروں کو دبا دیتے ہیں۔ ٹیرسے ٹیرسے ورق
شائع ہوتے ہیں اور یہ شاہی یعنی ایک آنہ کو ایک پرچہ آتا ہے۔ ان دو پرچوں میں بھی باہمی اتفاق اور ٹرکی
کے متعلق مضامین تھے۔ ایک خط محتشم السلطنت سابق وزیر خارجہ کا تھا جس پر لوگوں نے یہ الزام لگایا تھا
کہ اوس کو شاہ سابق کے آنے کی اطلاع تھی مگر محتشم السلطنت نے تار و خبر نہ دی نہیں۔ محتشم السلطنت جو ایک
زمانے میں کونسل جنرل بمبئی تھے اس کی تکذیب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں
میں نے جن مصالح سے استعفا دیا ہے وہ والاحضرت نائب السلطنت کو بتا دئے ہیں اور میں کل خبریں نائب السلطنت
کو بتا دیتا تھا۔ کوئی ایسا تار نہ تھا جو میں نے دبا دیا ہو تو اخبار مجلس نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ یہ قصہ میں نے
اسلئے لکھا کہ یہاں اخباروں کی کیسی وقعت اور قوت ہے۔ ایک بات بابت محتشم السلطنت بہت خوب لکھی ہے

سے ماہر تھا۔ یہہ کتاب اب سے ڈیڑھ سو برس قبل لکھی گئی تھی اور اس سے انقلاب فرانس کی بانیوں پر بڑا اثر ہوا تھا

بازار و خیابان آج جس حصہ سے گذر ہوا وہان کے بازارون کو زیادہ غور سے ہمنے دیکھا۔ یعنی میدان توپخانہ کا بازار۔ بازار میدان سپہ۔ ان کی قطع الہ آباد کے بیرونی حصے کے سڑکون کی چوڑائی اور دوکانون سے بہت ملتی ہے اور یہہ بیرونی حصہ کلکتہ اور بمبئی کے یوروپین حصہ کا تو نہیں لیکن دیسی آبادی کا مقابلہ کرسکتا ہے دوکان ہمفارسی و فرانسیسی مین نام لکھا ہے۔ مثلاً کتابخانہ ملت۔ کتابخانہ رحمت۔ کتابخانہ سعادت۔ ان سے مراد صرف کتب فروشوں کی دکانین ہین۔ کتابون کو سلیقے سے لگایا گیا تھا جیسا انگریزی کتب فروشون کا قاعدہ ہے۔ ایک کتاب بچون کی تھی جس مین مصنفین کے مختصر حالات و نصائح (۸۰) صفحے پر تھے اس کو ہمنے خریدا اوسپر قیمت دو قران لکھی تھی۔ کتب فروش نے ۲½ قران مانگا اور پھر ایک قران لے لیا۔ کتاب کی قیمت کا متعین نہ ہونا عیب کی بات ہے مگر ہندوستان مین بھی یہی بیماری ہے۔ بال کاٹنے کے سیلون بھی سنا ہے موجود ہین کرجہان کی خاتونین ہے بال کٹوانے جاتے ہین۔ خیاطی کی وضعدار دوکانون کی بہت کثرت ہے اور قالین وغیرہ دیگر فرنیچر بھی کثرت سے بکتا ہے ۔

مرکز پولیس اضلاع ایک بہت عالیشان مکان ہے جو تمام ملک کی پولیس (امینہ) کا ادارہ مرکزی ہے۔ اوس کا دروازہ مثل ایک شمی درگاہ کے شیشے کے کام سے آراستہ ہے۔ یہہ گویا انسپکٹر جنرل پولیس اضلاع کا دفتر ہے اور یہان کی خوشنما عمارتون مین ہے ۔

قواعد فوج صبح کو میدان توپخانہ کے سامنے ایک میدان مشق ہے اوس مین ذرا دیر مین پہونچے۔ میدان بہت وسیع ہے اور اکثر فوج باہر گئی ہوئی ہے۔ پھر بھی مختلف جگہ کوئی دس پندرہ مختلف کمپنیان قواعد کررہی تھین۔ فارسی زبان مین اون کی صدا دی جاتی ہے۔ قواعد اچھی تھی اور لباس بھی خاصکر نیلا خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ مگر سپاہی قدآور نہ تھے متوسط القامت اور چھریرے بدن کے تھے ۔

ملازم طفل کم عمر ایک لڑکے کو جو بظاہر نیک چلن تھا کل ہمنے ملازم رکھا تھا اور اوس کے باپ سے شرط کی

سے رحمی سے اون کو پارلیمنٹ پر گولا اندازی کرنے کے بعد مار ڈالا تھا - مرحوم ایک بلا کا آتش فشان منشی منہ پھٹ نوجوان اور نا عاقبت اندیش فدائے وطن تھا ٭

ملاقات با میرزا محمد محسن حجۃ الاسلام

[۵ / اگست ۱۹۱۱ء = ۱۰ / شعبان ۲۹ھ]

مین آج صبح کو میرزا محمد محسن حجۃ الاسلام داماد جناب آقا سید عبداللہ صبہانی سے ملا - سید عبداللہ صبہانی بڑے تلے تھلے کے آدمی اور ایران کے مشروطہ کے زبردست حامی اور اسقدر ذی اثر تھے کہ محمد علیشاہ کو اندیشہ تھا کہ وہ ایران کو جمہوری کرکے خود پریسیڈنٹ بننا چاہتے ہین - سال گذشتہ خفیہ دشمنون نے اون کو مار ڈالا - مختلف گروہون پر شبہہ ہے - مین ان کے نام فرزند جناب اخوند کا خط منجانب [illegible] ملاقات لایا تھا - نہایت خلیق و تپاک سے ملے اور نائب السلطنت سے ملاقات کیلئے کہا کہ چہارشنبہ کو اس کا بندوبست کرون گا - اتنے مین ایک ایرانی امیر داڑھی مونڈا - ۴۰ سال عمر فربہ جسم آیا اور اون سے چپکے چپکے باتین کین - معلوم ہوا کہ صاحب قطب الملک ہین اور انھین کے ذریعے سے ملاقات ہوسکتی ہے - کیونکہ یہہ نائب السلطنت کے اسٹاف مین ہین - مین چونکہ باقاعدہ لباس مین نہ تھا اور مین نے جو یادداشت بابت اصلاح حالت ایران لکھی تھی وہ بھی صاف نہ ہوئی تھی اس لئے قطب الملک کا یہ کہنا کہ "اسی وقت مکان دربار" مین ملاقات ممکن ہے" مین نے ٹال دیا -

جناب شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز اور اون کے ایک عزیز کی بے تمیزی

آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے یہان گیا وہ آچکے تھے عام طور پر ہندیون سے ملکر خوش ہوتے ہین - چونکہ یہہ ہندوستان اور حیدرآباد دکن مین بہت رہے ہین - مین نے اون کو پندرہ سال قبل کتبخانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مین دیکھا تھا اب اون کے کل بال سفید ہوگئے ہین - مولانا شبلی سے اور اون سے بہت ملاقات رہتی تھی - مشہور ہے کہ وہ خیالات صوفیانہ رکھتے ہین - محض فقیہہ نہین ہین - میرے خیالات جو دربارہ اصلاح ایران تھے اون کو زیادہ قابل عمل اونھون نے صورت موجودہ مین نہ پایا - اردو مین بھی باتین کرتے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ایسے خیالات اور یہہ ہمت ایرانیون مین نہین - مین نے جو ایرانیون کی بابت کہا کہ وہ افیم مین مبتلا ہین اور چہرون سے پتہ چلتا ہے تو جناب شیخ حسین کا فرزند جو موجود تھا اور ذرا بیباک اور

یعنی کہ وزرائے خدامِ ملت ہین اور جو وزیر مستعفی ہوجاتے ہین وہ اڑے وقت کے لئے ذخیرہ ہین اس لئے استعفا دینے مین کوئی برائی نہین - لیکن استعفا دینے والے کو بدنام کرنا آیندہ کے واسطے ملک کے خادمون کے لئے مُضر ہے

[۴ اگست ۱۹۱۱ع = ۹ ار شعبان ۱۳۲۹ھ]

کرایہ کا مکان | ایک منزل ۴½ تومان ماہوار پر کرایہ لی - اس مین دیگر ہندی رفقا کو بھی جگہ دی - ایسا مکان ہمارے ہان کے شہرون مین مثلاً لکھنؤ مین بھی اسی کرایہ پر مشکل سے ملیگا - اس مین حوض ہے کمرے صاف ہین سپیدی ہے اگرچہ مکان مختصر ہے مگر شرط کرایہ یہہ ہے کہ ایک ماہ سے قبل چھوڑ دین تو ۵ تومان (للعہ) دینا ہوگا اور ایک ماہ کے بعد ۴ تومان (لعہ) ماہانہ کرایہ ہوگا ❊

آج سفر گویا ختم ہوا اور سخت ماندگی اور تھکن محسوس ہوئی - ایک شخص سید حسین قُمی نے مہربانی کرکے یہہ مکان لیکر دیا کیونکہ وہ یہہ مکان چھوڑ چکے تھے اور جانے والے تھے اسلئے زیادہ احسان رکھکر زیادہ کرایہ ہمپر ڈال دیا - تاہم کاروان سرے مین سخت تکلیف تھی کیونکہ وہان لوگ جاہل تھے اور قابل تعریف نہ تھے دوسرا لڑکا بھی جو رکھا تھا صبح کو بھاگ گیا اوس کے باپ نے اصرار کیا کہ مکتب کو جاوے ❊

خیابان نامریہ | آج میدان توپخانہ کے شرقی حصہ (خیابان نامریہ) کو دیکھا - بہت شاندار عمارات اور دکانین دونون طرف ہین - دندان ساز - خیاط - مردانہ و زنانہ ڈاکٹر - طبیب طہران مین زیادہ ہین - عورتون کو ہم نے آج کئی گاڑیون مین کھلے چہرے بیٹھے دیکھا - مگر برقع سیاہ پہنے تھین اور یہ عورتین عمر رسیدہ تھین ❊

ارمنی اور مسلمانون کا لباس | یہان بہت سے لوگ مثل پرتگال کے آدمیون کے معلوم ہوئے - انگریزی ٹوپی اور لباس پہنے ہوئے ہین لیکن وہ عموماً ارمنی ہین مسلمان عموماً خوش لباس ہین اور لباس لوگون کا زیادہ تر یکسان ہے یعنی کوٹ - پتلون - ایرانی ٹوپی اور عبا - یا قبا و پائجامہ و عمامہ اور کمربندی - یہ دوسرا پرانے فیشن کا لباس ہے - جہان ہمارا مکان ہے اوس کے متصل ایک مدرسہ جہانگیر خان کے نام سے ہے - یہ نوجوان صور اسرافیل کا ایڈیٹر تھا اور ۲۲ سال کی عمر مین بوجہ سخت جوشیلی تحریرون کے شاہ سابق محمد علی مرزا نے (یہان شاہ کہنا مجتمع ہی

ان کا خیال بیجا ہے اور تجربہ نے بتایا کہ واقعی ایسی ہی ضرورت ہے مگر غیر سلطنتیں امید نہیں کہ جبرئیل فرشتے کو بھی اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیں اگر وہ ایران کے بچانے کی کوشش کرے ٭

محمد علی شاہ مازندران میں پہونچگئے

اخباروں میں نہیں چھپا مگر مدیر مجلس اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ شاہ مخلوع مازندران میں پہونچگئے - اور آج ایک سخت مضمون روزنامچہ مجلس میں شاہ اور اون کے برادر سالارالدولہ کی حرکات کے متعلق شایع ہوا جو اونھوں نے اپنے زمانہ اختیار میں کی تھیں ٭

مخالفین مرکزی اور گورنمنٹ کی سستی

ان لوگوں کی سستی اس سے ظاہر ہے کہ دو ہفتہ قبل کرمانشاہ بالکل خالی اور سالارالدولہ کے قبول کے لیئے بالکل تیار تھا - مگر نہ سالارالدولہ داخل ہوا نہ گورنمنٹ طہران نے اوس کو فتح کیا - کرمانشاہ نہایت شاداب اور عمدہ مقام ہے مگر آجتک بھی سالارالدولہ اس میں داخل نہیں ہوا - کردستان کے پہاڑوں کو مستحکم سمجھکر وہیں مقیم ہے - جیسی حالت ہو تو ذرا مشکل ہے کہ یہ لوگ طہران فتح کر سکیں - یہہ ظاہر ہے کہ جسکے ہاتھ میں طہران ہے گورنمنٹ اوس کے ہاتھ میں ہے - تار اور ڈاک اور پولیس اور فوج اور خزانہ اور دفاتر اور جواہرات وغیرہ اور خارجی تعلقات سب سلطنتوں کے ساتھ ہیں - اکثر عوام ملا ضرور بادشاہ کے ساتھ ہیں اور انجمن ولایتی اور بلدی اور تاجر اور وہ معزز لوگ جنھوں نے بادشاہ کو تخت سے اوتارا سب گورنمنٹ کے ہمراہی ہیں تار پر تار دیتے ہیں جو روز اخباروں میں چھپتے ہیں - عوام پر اس سے یہہ اثر ہوتا ہے کہ سب ملک بادشاہ سابق کے خلاف ہے - مگر واقعی صرف وہی لوگ خلاف ہیں جو تار لکھتے یا مضامین درج کرتے اور شایع کرتے یا جو مجاہدین لڑنے کے لیئے جارہے ہیں ٭

آقا شیخ محمد مازندرانی و حکومت موجودہ کی تائید

آج آقا شیخ محمد صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ عام شہرت ہے کہ انتظام و معاملات بابیوں اور بہائیوں اور ملحدوں اور طبیعیین (نیچریوں) کے ہاتھ میں ہے - اس میں کہاں تک سچ ہے - اور واقعی عقیدتاً اہل طہران و اہل مشروطہ صحیح مسلمان اور اثنا عشری ہیں یا نہیں؟ - اونھوں نے کہا یہی لوگوں کی بدبختی ہے کہ جو کوئی انتظام درست کرنا اور باقاعدہ دفتر قایم کرنا چاہے اور قانون پر اصرار کرے اوسکو لامذہب اور

بے تمیز تھا کہنے لگا کہ اوس وقت اون کی شکل ہندوان کی سی ہوجاتی ہے"۔ مین نے کہا کہ "تم نے ہندیون کی شکل مین تریاک کشی (چانڈو پینے) کے نشان کسی جگہ دیکھے"؟ کہنے لگا کہ "چہرے سیاہ ہوجاتے ہین"۔ بالعجب میری طہران مین شہرت ہوگئی کہ ایک دن اونھون نے آکر معافی چاہی ٭

ملاقات با ایڈیٹر مجلس — جناب مرزا محمد محسن سے مین نے اخبار مجلس و استقلال کے ایڈیٹرون سے ملاقات کے لئے خطوط لئے تھے اون کے دفترون مین بھجوا دیئے۔ ایڈیٹر مجلس سے ملا اور اپنے حالات مختصر لکھکر دئے اور تجویز بابت اصلاح ایران سنائی اوس نے بیحد تعریف کی اور اوس کے چہرے سے بشاشت ظاہر ہوئی۔ یہہ شخص تقریباً ۴۰ سال عمر رکھتا ہے اور بہی خواہ ایران ہے اور معتدل فریق کا حامی ہے مشہور منشی اور ایڈیٹر ہے۔ مخالف کہتے ہین کہ ملتان تریاک کشی کا اوس پر صاف ہویدا ہے۔ ان کا نام شیخ محمد یحیٰی کاشانی ہے او تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اون کے بعض کارنمایان حریت طلبی مین بزمانہ مظفر الدین شاہ ہوئے تھے۔ یہہ اخبار مجلس گویا نیم سرکاری اخبار ہے اونھون نے کہا کہ مین اخبار مجلس مین آپ کا مضمون کسی قدر سلیس کرکے چھاپونگا اور پس کردونگا اور آپکے پاس آؤنگا اور کوشش کرونگا کہ آپ کے آنے سے طہران کچھ فائدہ اٹھائے۔

ایک نوجوان عرب شیخ احمد نجفی جسکا خاندان روضہ خوان اور اصلاً ایرانی ہے اور خود کو علماء کا پرورده بیان کرتا ہے اور سفر مین عراق سے ساتھ تھا اوس کے اصرار سے آج ایک قران روزانہ پر نوکر رکھا۔ یہ عربی و فارسی دونون مین کچھ کچھ لکھ پڑھ لیتا ہے ٭

جناب شیخ محمد ہمدانی — جناب شیخ محمد بہت بے تکلف اور عمدہ آدمی ہین۔ قانون محکمہ تمیز کے متعلق اونھون نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ محکمہ تمیز عدالتون پر لعبدالت اپیل کے بطور نگرانی کے ایک محکمہ ہے جس کا کام ہے کہ قانونی غلطی پا کر مقدمات کو از سر تنقیح جدید فیصلے کے لئے واپس کردے۔ وہ کہتے تھے کہ ایران کو ایک مختار الملک (سرسالار جنگ مرحوم) کی ضرورت ہے جو مجلس کی طرف سے مجاز ہو اور زبردستی انتظام کو جاری کرے جس طرح مالیات کی درستی کے لئے فرنگستانی امریکائی کر رہے ہین کوئی آدمی کل انتظام ملک کے لئے دستیاب ہونا چاہیئے

انگریزی جانتا ہے بچپن مین چند ماہ بمبئی رہا ہے اپنا لقب انھون نے مترجم نظام رکھا ہے۔ عمر ۲۴-۲۵ سال کے قریب ہوگی اوس کا ایک بھائی طہران مین مشروطہ کی طرفداری مین مارا گیا اور دو پسران محمد شاہ سابق سپاہ کے لیے روانہ ہو چکے ہین۔ دو ہندی (یعنی ایک بنگالی اور ایک مرہٹہ) امریکہ سے آئے ہوئے تھے۔ فرقۂ انقلابیون مین تھے ایک کا نام گھوش تھا اور جزوی قواعد اوس نے سیکھ لی تھی۔ یہ اپنے شوق سے فوجی لباس پہنکر محمد علی مرزا سے لڑنے کے لیے روانہ ہوئے ہین یعنی مترجم نظام یہہ کام انجام پایا مسٹر گھوش کا قیام بھی اسی قرأت خانہ مین تھا مترجم نظام ظاہراً و باطناً روس کے سخت مخالف ہین کہتے ہین کہ ہمارے تمام دفترون مین روس کا ہاتھ ہے اور عموماً لوگ روس سے ڈرتے ہین۔ تنخواہ لیتے ہین۔ تجار مین روس کی بینک کا روپیہ پھیلا ہوا ہے۔ "فتح طہران کے موقع پر ہم نے کہا تھا کہ ہمین تین آدمیون کو پھانسی دید و جو روس کے آدمی ہین اور طہران کا سک کو نکال دو تب انقلاب کامل ہو جاویگا مگر ملاؤن نے اور حکام نے نہ مانا اور چند آدمیون کو پھانسی دینے پر واہمدادہ و اسلامادہ کی صدا بلند کی"۔ یہہ بھی کہتا تھا کہ صدر العلما و مرزا محمد محسن علماء (یعنی اعتدالی فرقہ کے لوگ) انقلاب کی تکمیل کے خلاف تھے۔ ورنہ یہہ سب جھگڑے نہوتے اسنے کہا کہ وزیر خارجہ سابق حسین قلی خان نواب ہندی الاصل ہین آپ اون سے ضرور ملین

قرأت خانہ طہرانہ قرأت خانے مین جب گیا تو مین عمامہ پہنے ہوئے تھا۔ یہہ عجیب لطف ہے کہ یہان ایک فرقہ نصیحت کرتا ہے کہ ٹوپی ایرانی پہنو اور دوسرا عمامہ پہننے کو۔ مین بالتخصیص کبھی ٹوپی اور کبھی عمامہ پہن لیتا ہون۔ مگر طہران مین ٹوپی والون کا زیادہ زور معلوم ہوتا ہے ٭

اس نوجوان سے مین نے ایران کے عادات و اخلاق کی خرابی کا ذکر کیا تو اوسنے تسلیم کیا۔ آج یہہ قصہ ہوا کہ ایک شخص نے راہ مین پرچہ فوق العادۃ میرے ہاتھ مین دیکھکر پڑھنے کے لئے مانگا اس مین فتوے نجف کا درج تھا اور پڑھکر رنج و نفرت سے لوٹا دیا اور کہا کہ "ہیچ اثر ندارد"۔ مین نے کہا "ما را چہ حکم آقایان است" جب مین نے قرأت خانہ مین سید حسین سے کہا تو وہ اوچھل پڑا اور کہا مجھے بتا دیجیے مین اوس کو پولیس کے سپرد کرتا ہون وہ ضرور مستبد (شاہ پسند) تھا۔ مین نے کہا راہگیر تھا مجھے کیا معلوم کون تھا کہان

بابی کہہ دیتے ہین ورنہ حقیقتہً یہ لوگ صحیح عقاید رکھتے ہین ٭

[۶ اگست ۱۹۱۱ع = ۱۰ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

آج دو پہر تک غالباً باہر سونے کی وجہ سے کسی قدر حرارت ہے - خود ہی علاج کیا کہ شربت بنفشہ باسی پانی مین ملا کر پیا اور نتر لیند سفیرین کھایا - کسالت اور حرارت دور ہوگئی - عماد الاسلام مرزا محمد تقی کے یہان گیا وہ مکان پر نہ ملے ایک لڑکا چلا آتا جاتا تھا کہ "حکم نجف یعنی محمد علی مرزا شاہ سابق کے معاملے مین مجتہدین نجف اشرف کا حکم" یہ فوق العادہ پرچہ تھا جو ایک شاہی (۔ر) کو بیچتا تھا - خریدا - اوس کی عبارت دلچسپی سے خالی نہین یہان نقل کرتا ہون :-

فوق العادہ لمدزل   حکم محکم آیات اللہ نجف

خدمت عمدہ آقایان علماء اعلام و امراء و روساء عشائر و کلیہ غیر تمندان اسلام ایدہم اللہ تعالی بصرہ برائے براندازی سلطنت قدیم ایران و محو آثار اسلام محمد علی مرزا بہ ایران فرستادہ شدہ است دراین موقع خطرناک کہ در حقیقت مقابلہ کفر با اسلام است - اگر خدا نخواستہ لعلی شود کفر در ایران عود آثار سینہ اسلامیہ بکلی مخروبہ خواہد شد - بر تمام اہالی باحمیت وامراء عظام و سرحد داران وشیعیان متدین واجب است کہ باقدم ثابت و عزم راسخ در دفاع این دشمن بذل جان و مال مضائقہ نفرمایند و دفع این حملہ را از وظائف مسلم قانونی دانند ہرگاہ خدا نخواستہ اندکے تعلل شود فعلے الاسلام سلام - البتہ ہمہ قسم مساعدت را بایکدیگر فرمودہ فرد گزاری نفرمایند"

بتاریخ ۵ رشعبان   محمد کاظم الخراسانی - عبد اللہ مازندرانی

ایک قرأت خانہ اور پالیٹکس پر رائے

تعجب ہے کہ طہران مین گو نہایت کثرت سے لڑکے اور لڑکیون کے مدرسے ہین مگر اخبارون کے ریڈنگ روم بہت کم ہین آج دریافت کرنے سے قرأت خانہ خیابان ناصریہ کا پتہ چلا -

یہان کی اصطلاح مین جو بازار چھپا ہوا ہو اوس کو بازار کہتے ہین اور جو کھلا ہوا ہو چوڑی سڑک کا جس مین ہمیشہ درختون کی قطارین ہوتی ہین اوس کو خیابان کہتے ہین - متوسط تین کمرے تھے - ایک خوبصورت نوجوان یوروپین وضع اور ایرانی ٹوپی اوڑھے بیٹھا تھا اوس نے اخلاق سے بٹھایا اور روزنامہ منگایا معلوم ہوا کہ اوس کا نام سید حسین ہمدانی ہے -

[طہران - ۷ اگست ۱۹۱۱ع = ۱۲ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

قرائت خانہ وطنیہ اور آقا مرزا محمود خان

آج قرائت خانہ وطنیہ مین پھر آقا ہیند حسین سے اور ایک صحیح آقا مرزا محمود خان سے بھی جنکی عربی اور فرانسی واقفیت وسیع اور خیالات عالی تھے ملاقات ہوئی - یہہ صاحب ہمدان کے دفتر تار کے افسر ہین اور جب کبھی قومی اور ملی کام ہوتا ہے یہان پہونچ جاتے ہین - اون کے دو لڑکے مدرسے مین پڑھتے ہین - انگریزی بھی جانتے ہین - مین نے ایران کی تاریخ اور جغرافیہ مین اون کا امتحان لیا - ایرانی شرفاء کے لڑکے عموماً یہان کی بہ نسبت زیادہ مودب و مہذب معلوم ہوتے ہین - آن سے معلوم ہوا کہ ہمدان مین جو فوج گورنمنٹ کی گئی اوس نے کچھ کام نہین کیا اس وجہ سے کہ افسر در پردہ سالار الدولہ کا حامی ہے - ایران کی حالت اُنھون نے سخت نازک بیان کی - مین نے دریافت کیا کہ آخر نتیجہ کیا ہوگا؟ کہا کوئی دست غیب اس ملک کو بچا رہا ہے ورنہ بچنے کی کوئی صورت نہین ؛

جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات کے لئے رقعہ لکھا مگر وہ شمران گئے ہوئے تھے ؛

مشروطہ کے عہد کی خرابیان اصلی و فرضی

آج مشروطہ کی خرابیون پر مفصل گفتگو سید حسین اور دیگر حضرات سے ہوئی - وہ کہتے ہین کہ اہل مشروطہ پر لامذہبیت و طبعیت کی محض ایک تہمت ہے جو بدنام کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے شراب پہلے ملک مین رائج تھی اور خفیہ تھی اب محصول لگا دیا ہے کہ سستی فروخت نہو - یہود و مجوس وغیرہ بیچنے والے ہین - کوئی مسلمان علانیہ نہ پی سکتا ہے نہ فروخت کر سکتا ہے نہ خرید سکتا ہے - مین نے سمجھا کہ حریت کے یہہ معنی نہین نہ مشروطہ کے کہ ہر شخص کا جو جی چاہے کرے بلکہ سب پر لازم ہے کہ قانون کے دائرے کے اندر عمل کرین اور چونکہ ملکی قانون اس مملکت اسلام ہے سوائے شراب کی علانیہ فروخت کا منع کرنا عین مشروطہ اور پابندی قانون ہے - جندی خانون (فواحش خانون) کے تفصیلی حالات معلوم نہین ہوئے مگر سب لوگ کہتے ہین کہ ایسے مکان اور سب جو تین طہران مین شخصی حکومت کے وقت مین بھی ہمیشہ تھین - اب پولیس نگرانی کرتی ہے کہ لوگ اون مکانون مین بلوہ اور جھگڑا نہ کرین اور کچھ فیس لے لیتے ہین مگر واقعی اب ان امور کا زور کس قدر

اوسے کیون ڈھونڈون ؟

اس قرأت خانہ کا تعلق کسی حزب (پارٹی) سے نہین اس لئے بے رونق ہے بیچارہ سید حسین یا اوس کے دوست خرچ دیتے اور اوس کا انتظام کرتے ہین ۔

قومی کامون مین دیانت | جو کچھ مین لکھتا ہون وہ ہرگز میرے دوست کی بابت نہ سمجھنا چاہیئے ۔ مگر وکیل رعایا وغیرہ ممبران پارلیمنٹ کے حالات دیکھکر یہان اپنی رائے دیتا ہون جلبش ایرانی پیسے کے معاملے مین قابل اعتبار نہین ۔ روپیہ خوب وصول کرتے ہین اور کھا جاتے ہین اور کہتے ہین کہ امداد نہین ملی ۔ اسی وجہ سے لوگ پبلک آدمیون پر بھروسہ نہین کرتے ۔ جناب مؤید الاسلام ایڈیٹر حبل المتین نے ایک جگہ اپنے اخبار مین لکھا تھا کہ "جنس ایرانی روپیہ کے معاملے مین بھروسہ کے قابل نہین اگرچہ وہ اویس قرنی ہون" مین امید کرتا ہون کہ یہہ رائے مبالغہ آمیز ہوگی ۔[1]

ہندوستانی انجمنون کی بابت | [1] اس موقع پر نا مناسب نہ ہوگا اگر مین ہندوستان کی اسلامی انجمنون اور مدارس کی دیانت کے متعلق کچھ مختصر رائے لکھدون چھوٹی انجمنین جو غیر معروف آدمیون کے ہاتھ مین ہین اون کی دیانت پر عموماً بھروسہ بہت کم ہے ۔ البتہ بڑی انجمنین جو مشہور اور متمول آدمیون کے ہاتھ مین ہین یا تعلیم گاہین جو شہرہ آفاق ہین اُن کی نسبت مجکو اکثر شبہہ ہوا کرتا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ بعض آدمی دوسرون کو کامون مین دخل دینے وقت پیش و پس بلکہ دائمی سازش کرتے ہین اور جب ٹھیکے اور کام ایک ہی مختصر گروہ یا اُن کے حاشیہ نشینون مین محدود رہتے ہین تو یہہ شبہہ یقین کے قریب پہونچ جاتا ہے کہ بڑے بڑے آدمیون کی دیانت مشتبہ نہ سہی تاہم اپنی سستی یا حب قومی کی کمی سے وہ کامون کو [illegible] ور ناقابل اعتبار آدمیون کے ہاتھ مین دیدیتے ہین اسطرح یہ کہ جب کبھی ماتحتون کی چوری یا غبن کھل جاتی ہے تو اوس کو چھپاتے ہین اور جو لوگ ایسے غبن ظاہر کرتے ہین اون کو دشمن قوم کہکر قبل از وقت مطعون کرنے لگتے ہین دولت اور حب زر اور نمائش اپنے عیب اور اپنی سزا اپنے ساتھ لاتے ہین اسواسطے یہان مین برائیون کے بجز ذکر کا ذکر کرتا ہون تاہم ہندوستان کے قومی و اسلامی نام لیوا لوگونکو کبھی فراموش نہین کر سکتا کہ لاکھون روپیہ وصول کرکے بیدردی سے خرچ کرتے ہین ۔ اگر پردہ اُٹھا دیکے اور اوٹھے تو اندرونی منظر کچھ زیادہ خوشنما نظر نہ آوے ۔

ہندوون کی انجمنون کا حال مجھے معلوم نہین ۔ مگر قومی روپیہ کو اس طرح خرچ کرنا کہ اوس سے بہتر فائدہ ہو ایک حد تک روپیہ کو

ضمیمہ: یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کی انجمنون کی ... اور ... کے خلاف بین ... (ص)

باوجود اپنے نقائص کے امتحان مین کسی قدر پاس ہوگئی ہے۔کیونکہ دو سال قبل بوقت جرنیلی شاہ سابق ایران کے پاس کارآمد لشکر ۸-۱۰ ہزار سے زیادہ نتھا۔مگر کاغذ پر ایران کا لشکر عرصے ایک لاکھ سمجھا جاتا تھا۔عجب میں بجنیاری کسان میلے کپڑے پہنے بندوق لیئے آرہے تھے یہہ لوگ اپنے افسر قبیلہ کے پورے مطیع ہین اون کو اور طرفدار النیٹرون کو مجاہد کہتے ہین یہہ لوگ جنگ کے لیئے بجانب مازندران بر خلاف شاہ سابق وکرمانشاہ بر خلاف سالارالدولہ جارہے ہین ؛

پارلیمنٹ ایران کی کیفیت

[طہران-۸ راگست ۱۹۱۱ع=۱۳ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج مجلس دارالشورے مین گیا۔بلٹ (ٹکٹ) مل گیا تھا۔اسپر لکھا تھا کہ ہتھیار ساتھ نہ ہون۔ مجلس کے عالیشان مکان کے دروازے پر سپاہی کھڑے تھے اونھون نے بھی ہتھیارون کو دریافت کیا۔اندر ایک زینے سے گئے جسپر نہایت قیمتی قالین لگے تھے۔دو طرف منزل بالا پر اور ایک طرف منزل زیرین پر جہان تماشائیون کی کرسیان لگی تھین وہان اور ہال مین (جو علی گڑھ کالج ہند کے سٹریچی ہال سے دوگنا لمبا اور دو ثلث چوڑا تھا) نہایت عمدہ قالین بچھے تھے۔ممبرون کے لیئے بنچ تھے جن کے آگے بغرض تحریر تختے لگے ہوئے تھے جو بوقت تقریر یا آمد و رفت ہٹ سکتے تھے۔بلندی پر ایک پلیٹ فارم پر تھا جسپر مؤتمن الملک پریسیڈنٹ جو ایک خوددار شخص ہے بہت متانت سے بیٹھا تھا اور ذراسی سرگوشی اور بیقاعدگی پر گھنٹی بجاتا تھا۔بنچون کے اوپر اور کمر لگانے کی جگہ پر مثل پارلیمنٹ کی بنچون کے عمدہ گدے لگے ہوئے تھے۔یہ بنچ سلسلہ وار چلے جاتے تھے اور پلیٹ فارم پر پریسیڈنٹ سے نیچے نیچے نصف دائرہ کے [figure] طریقے سے پریسیڈنٹ کے سامنے لگے ہوئے تھے۔پریسیڈنٹ کی میز کے پاس دو ایک میزون پر کچھ لوگ پارلیمنٹ کا عملہ یا ماتحت عہدہ دار بیٹھے تھے اور نیچے سرکاری رپورٹر تھے اور ایک خاص گیلری مین رپورٹر اخبار تھے جس مین روس کے اخبار نووی وریمیا کا ایک ایرانی رپورٹر بھی تھا۔اوس کو دیکھکر ہمارے رفیق آقا سید حسین نے کہا کہ یہہ ایک بے حمیت ایرانی ہے کہ روس کی خدمت کرتا ہے۔بحث قانون انتخاب کے متعلق تھی جو چند ماہ بعد ہونا ہے[۱]

[۱] کبھی ایسا کوئی انتخاب ہونے والا نہ تھا بظاہر تو اندرونی سازشین اور بیرونی معاملات اس مجلس کو ختم کر چکی تھین اور (۲) آج قدرح لنکسن کا آن سابق نمائندگان

بڑھتا جاتا ہے اگرچہ پہلے بھی ایسے اعمال ناشایستہ خفیہ ہوتے تھے ÷

آج روزنامچہ مجلس سے معلوم ہوا کہ مشہد مقدس میں چند آدمیوں پر بغاوت کا شبہہ تھا - اون کو گرفتار کرنے گئے اور اونھوں نے ایک سپاہی کو مار ڈالا لہذا دو آدمیوں کو پھانسی دی گئی - اخبار فروش لڑکے کہہ رہے تھے "مفسدین را بدار زدند" ایسی صداؤں سے اخبار خاصے بک جاتے ہیں ÷

دار الفنون | آج میں وزارت خانہ معارف و اوقاف میں جو خط علاء السلطنت وزیر کے نام تھا اوسکو لیکر ملنے گیا تاکہ ایک کمرے میں لیکچر کا بندوبست و اجازت ملے عمارت بہت صاف اور اچھی تھی جیسی دو منزلہ کوٹھی ہوتی ہے مگر وجہہ تعطیل سب خالی تھی - نیچے ایک بڑا مدرسہ ہے - جگہہ جگہہ قلمی جلی خط کے نوٹس آویزاں ہیں کہ اندر بلا اجازت داخل نہوں اور وقت ضائع نہ کریں - ٹیلیفون بھی لگے ہوئے تھے - ایک طرف سرکاری مطبع بھی تھا - آقا سید حسین ہمارے ساتھ تھے جن کی وجہہ سے لوگ مجھ سے باخلاق پیش آتے تھے - صرف ایک کمرہ کھلا تھا جس میں ایک کمیٹی سی ہو رہی تھی اور اوسپر لکھا تھا "فلاحت و لسان روسی" - اس کمرے میں زبان روسی اور فن زراعت پڑھانے کی جماعتیں بٹھائی جاتی ہیں - طہران کی تعلیم واقعی کالجی تعلیم نہیں بلکہ کالسجیٹ اسکول کی تعلیم سمجھنی چاہیئے - اگرچہ یہہ تعلیم بہت عام ہے ÷

دو دن کی تعطیلیں | یہاں جمعہ اور دوشنبہ کو دو عام تعطیلیں ہیں - وزیر معارف و اوقاف جن کا دفتر اس عمارت میں ہے علاء السلطنت ہیں - بغرض جلسہ تاج پوشی شاہ جارج پنجم لندن گئے ہوئے تھے ÷

پولیس طہران | کل میدان توپخانہ کے جنوبی طرف خاص طہران کی پولیس کا ادارہ ایک خوشنما اور بلند عمارت ہے وہان اہل پولیس نیلی اور خاکی وردی یعنی کوٹ پتلون پہنے جمع تھے - ہزار سے زیادہ جوان ہونگے اون کو افسر کچھ بتارہے تھے غالباً رات کا واچورڈ (خفیہ نشان) تھا - خاص طہران میں پولیس کا انتظام برا نہیں اور لشکر بھی ہر جگہہ نظر آتا ہے - سپاہی اچھے اور وردی پہنے ہوتے ہیں - اگر کل لشکر جو اس وقت دولت ایران کے پاس تنخواہ یاب ہے جس کی تعداد سوار پیادہ ملاکر غالباً پچاس ہزار ہے ایسا ہی ہو تو میں سمجھونگا کہ مشروط

پرچہ روزنامہ نویس کا دیا معلوم ہوا کہ باوجودیکہ پارٹی کی طرف سے دو صد تومان ماہوار (ساڑھے پانچسو روپیہ) اس اخبار کو ملتا ہے۔ تب بھی آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہے اور نقصان رہتا ہے۔ یہاں کے مالک سابق نے مالک حال کو جو پہلے محض ہیڈ کلارک دفتر اور ایڈیٹر تھا اخبار مفت دیدیا۔ یہ اخبار کو بوجہ اُردو ہونے کے یہاں دفتر میں کوئی نہیں سمجھتا۔ مگر ایڈیٹر نے کہا کہ میں اسلامی اتحاد قایم رکھنے کے لئے تبادلہ کو برقرار رکھتا ہوں۔

سید حسین کے عزیز ایک نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی جو بظاہر نہایت ذہین وخوش فہم اور عمدہ آرٹیکل نویس ہے اس کا نام سید عبدالعلی ہے مگر عام ایرانیوں کی سستی اوس پر بھی غالب ہے۔ ہمدان کا باشندہ ہے یہاں یوروپ جانے کے لئے وظائف لینے کی غرض سے آیا تھا۔ مگر سعی وسفارش کی کمی سے کامیاب نہیں ہوسکا۔ اوس نے مرکز ایران کے خواص وعوام کے کچے حال بیان کئے جنکے سننے سے سخت افسوس ہوا۔ اوس نے بتایا کہ عموماً بددیانت ورشوت خوار ہیں اور روپیہ فضول خرچی جائز ناجائز جس طرح ملے روپیہ وصول کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ✣

[طہران - ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۹ اگست ۱۹۱۱ع]

عید شعبان کی روشنی آج رات کو عید شعبان اور ولادت امام مہدی کی خوشی ہوتی ہے۔ جگہ جگہ لوگوں نے لیمپ روشن کر رکھے تھے۔ ہم محل بادشاہی کے ہجوم میں پہونچے۔ مگر بڑی مشکل سے جگہ ملی دس پندرہ ہزار آدمی اور دو تین ہزار سپاہی موجود تھے ✣

حسب رواج روشنی محل قدیم کے سامنے تھی اور بینڈ بجتا تھا اور سپاہی جو شہر میں ہیں قطار باندھے کھڑے تھے۔ کہتے ہیں آتشبازی امسال کم چھوڑی گئی کیونکہ پریشانی وخانہ جنگی ہے۔ اور بادشاہ ونائب السلطنت دونوں باہر شہر ان میں موجود ہیں۔ مگر آگے پیچھے دور تک آتشبازی کے چکر خوبصورت لگے ہوئے تھے۔ اور ہزار روپیہ سے زیادہ کی آتشبازی ہوگی ✣

مجلس تقریباً دوسال سے ہے - اکثر ممبر نوجوان ہین بعض بالکل مُلّا معلوم ہوتے ہین تقریرین عموماً مختصر اور تھمیں تھین موقع بھی کمیٹی کے اجلاس کا تھا یعنی اصولی بحث نہ تھی صرف تفصیلی مضامین پر گفتگو تھی - بلکہ فقرہ فقرہ قانون انتخاب کا پڑھا جاتا ہے اس بات پر بہت بحث ہوئی کہ جس جگہ کا ممبر ۶ ماہ تک بلا وجہ غیر حاضر ہو مجلس اُس کی جگہ دوسرا آدمی مقرر کرے - بعض لوگ کہتے تھے کہ خود اہلِ مقام انتخاب کرین - کوئی کہتا تھا کہ ممبر غیر حاضر جس پولیٹکل گروہ یا فرقے کا ہے اوسی فرقے مین سے منتخب ہو ایک شخص کہتا تھا ممبر کو مجلس کیسے موقوف کر سکتی ہے قوم نے انتخاب کیا ہے اور سے اختیار ہے کہ جیسے آدمی کو چاہے انتخاب کرے خواہ وہ حاضر ہو یا نہ ہو ہم کو کیا مطلب - "قائم مقام یا نائب وزیر داخلہ جسکے صیغہ کا مسودہ تھا اوس کی آواز دھیمی تھی وہ اعتراضون کا مختصر جواب دیتا تھا - بیچون کے سامنے چارون طرف ملازم پھرتے رہتے ہین جو ممبر گفتگو کرنا چاہے اپنا نام لکھکر اُن خادمون کو دیتا ہے - وہ پریسیڈنٹ کو دیتے ہین - پریسیڈنٹ سلسلہ وار اُن لوگون کو نام لیکر پکارتا ہے - مثلاً آقائے زنجانی" تب وہ تقریر کرتے ہین - بعض لوگ شروع کارروائی مین اطلاع دیتے ہین کہ ہم فلان فلان فقرہ کے متعلق مخالفت کرین گے - مسودہ کے موافق بولنے والون کو بولنے کا زیادہ موقع نہین دیا جاتا - اور یہہ اچھی بات ہے کہ جب مسودہ کی مخالفت ہولی ہے تب جواب دینے والے بھی تقریر کرتے ہین ❊

مین اخبارون کے پڑھنے سے مجلس دارالشورائے ملی کی لیاقت و دانش کا جو اندازہ سمجھتا تھا اوس سے دون پایا - لاکن زبردست لیڈر یا مقرر نظر نہ آتا تھا محض متوسط لوگ تھے جن پر غالب آجانا اور جن کا لیڈر بن جانا مشکل نہین ❊

ملاقات با شیخ یحییٰ کاشانی ایڈیٹر مجلس

آج روزنامہ مجلس کے دفتر مین شیخ محمد کاشانی کے پاس گیا اوتھون نے ملاقات کے لئے نہ آنیکی معذرت کی - [1] یہہ روزانہ اخبار کا پیکیٹ تبادلہ مین آتا ہے - اوتھون نے پیکیٹ اور ایک

---

[1] اصل بات یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ میرا قیام قرائت خانہ مین تھا جہان ڈیماکریٹ زیادہ آتے ہین اسلئے بہت شخص اور کئی اوراعتدالی ملنے نہ آسکے - بعض چھپ کر آتے تھے ۱۲ - منہ

جس کی شاخین ہر جگہ ہوتی ہین +

اس اخبار نے ایک خیر مقدم لکھا ہے جو حاشیہ پر درج ہے اس سے آجکل کی فارسی نویسی کا نمونہ معلوم ہو سکتا ہے ۵۱

[طہران ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج اخبارون مین سخت پریشانی معلوم ہوتی ہے - لوگ ذکی الحس اور متلون ہین - ذرا سی خبر سے مثل فرانسیسیون کے سخت پریشان یا ازحد خوش ہو جاتے ہین - کوئی خبر شکست کی آئی ہے جس کو صاف طور پر ظاہر نہین کرتے +

یخ | برف کو یہان یخ کہتے ہین اور طہران جیسے بڑے شہر مین بھی اسقدر ارزان ہے کہ ایک شاہی مین دس آدمیون کے لئے کافی آ جاتی ہے - خود پانی بھی سرد ہوتا ہے - یہان لوگ پہاڑ پر سے کاٹ کر برف کے بڑے بڑے ٹکڑے مثل مینروا کے گدھون پر لے آتے ہین سردی مین برف ہر جگہ خود گرتی ہے - یہان ہلکا گوٹی سخت بکھی جاتی ہے - مگر

---

۵۱ خیر مقدم | جناب فاضل جلیل و عالم بے مثیل و بدیل خواجہ غلام الثقلین ہندی چند روز سے شوق شہر طہران ازراہ خانقین و کرمانشاہان در عراق ورود فرمودہ و پس از توقف چند روز خیال حرکت بہ سمت خراسان و زیارت روضۂ اقدس رضوی علیہ السلام والصلوٰۃ را دارند +

این فاضل جلیل را زیارت کردہ بحرے مواج از علم و ادب و اخلاق یافتیم با فرقے سرشار و جوشے بیرون از عدد را بہ ترقی اسلامیان و تہذیب نفوس و تکمیل اخلاقی و رجحان و اولی مسلمین و مقالات مفصل بزبان انگلیس و ہندی و فارسی در ہر سہ کمال لیاقت را دارند - نوشتہ و نقشہ یک انجمن عالی را ترمیم و قواعد و نظامات اساسی آن را ہم روے کاغذ آوردہ اند کہ برائے فہم علو خیال ایشان یک برہان کافی است امروز لکچر ایشان را درخصوص انجمن فوق نشر میدہیم و در نمرۂ آئیندہ شرح زندگانی ایشان را درج و بہ نظر قارئین عظام خودمی رسانیم با این لائحہ دارائے یک مقدمۂ بسیار مفصل و علمی ست کہ بواسطۂ ضیق صفحات از درج صرف نظر کردیم - نفقط شرح تشکیل قواعد را اینجا ثبت مے نمائیم و مقدم این خیرخواہ عالم اسلامیت را با ہمہ قلب تبریک مے گوئیم -"

(روزنامۂ مجلس طہران - مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ)

شہر کی افواہین آج شہر مین عجیب خبرین مشہور ہین اگرچہ صرف ایک خبر کی توثیق ہوئی ہے - ایک یہہ کہ دمغان کے قلعہ کو افسر فوج نے مع توپ کے بادشاہ معزول کے حوالہ کر دیا ہے دوسرے یہ کہ ایک لڑائی ہوئی جس مین مشروطہ کی فوج کو شکست ملی - ایک یہ کہ محمد علی شاہ کے لشکر کو شکست ہوئی - ایک نوجوان بیچارہ قرأت خانہ مین آیا تھا - مجاہد تھا - ایک دو دن مین پچاس ہمراہیون کے ساتھ جنگ مین جانیوالا تھا اوس نے کہا کہ ہم اس لئے لڑتے ہین کہ ہماری ناک نکالنے پائے رہے ورنہ شاہ مخلوع کے آنے پر ہم قدس کے پاس چلی جاویگی روس کے خلاف طہران کے احرار مین سخت جوش ہے اور ارکان مجلس بھی روس کے خلاف ہین - برخلاف اس کے احرار مین آجکل انگلستان کے خلاف مین نے کوئی جوش نہین دیکھا - کہا جاتا ہے کہ اعتدالی یعنی مُلّا اور تجار شاہ پسند اور روس کے طرفدار ہین - تجار تو البتہ اپنا نفع چاہتے ہین اور روسی بینک کی ضمانت پر مال لیتے ہین - مُلّاؤن کی نسبت مین یقین نہین کرتا لیکن یہہ ظاہر ہے کہ شاہ سابق کا آنا روس کی چشم پوشی اور خفیہ امداد اور بعض اسلحہ کے براہ راست پہونچنے اور روسی رعایا کو بھرتی کرنے سے ہوا ہے - اور اگر شاہ مخلوع نے تخت حاصل کر لیا تو یقیناً ایران روس کے ماتحت ہو جاویگا اور ہندوستان کو بھی خطرہ کا سامنا ہوگا - لیکن بہت سے مُلّا سمجھتے ہین کہ شاہ سابق کا آنا اون کے لئے مفید ہوگا ٭

ایک تقریر کی تیاری آج مین نے اپنی تقریر فارسی "ضرورت حالیہ ایران" کے عنوان سے تیار کی کل بھی کسیقدر لکھی تھی اخبار ایران نو جو معطلی سے دو تین دن ہوئے نکلا ہے اوس مین اعلان چھپا ہے کہ دار الفنون مین کانفرنس بغرض بالا ہوگی "کنفرانس" یہان فرانسیسی اصطلاح کے بموجب لکچر کو کہتے ہین (یعنی میرے لکچر کا اعلان اخبار ایران نو نے شایع کیا ہے - روزنامہ استقلال نے میری تحفہ اشرف کی تقریر چھاپنی شروع کی ہے دو ثلث چھپ گئی ہی اور لکھتا ہی کہ "صاحب کنفرانس (لیکچرار) جناب وحید دانشمند خواجہ غلام الثقلین است کہ در مکتب مرتضوی کہ از تاسیسات جناب آقای مرزا رحیم بادکوبی است این کانفرنس را در تحفہ اشرف دادہ اند معرفت مراتب این شخص بزرگ نزد عموم دانشمندان محتاج بہ رسالہ است" ٭

روزنامہ مجلس کا خیر مقدم روزنامہ مجلس (معتدلی) نے آج وہ کل دستور العمل ۲۵ دفعہ کا چھاپا ہے جو مین نے ایران کے اتفاق و تمدن کی اصلاح کے لئے بغداد مین لکھا تھا اور جس کی رو سے ایک خاص انجمن کے بنانیکی ضرورت ہوتی ہے -

[طہران - ۱۵ر شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۰ اگست ۱۹۱۱ع]

محل شاہی میں ۱۵ر شعبان کو فوجی سلام

آج صبح عید شعبان (ولادت صاحب العصر کی خوشی میں) افواج کی سلامی تھی - محل کے اندرونی حصے میں جانے کی ممانعت تھی مگر آقا سید حسین مدیر (سکرٹری) قرائت خانہ نے ایک معمر بزرگ سے جو انگریزی لباس وایرانی ٹوپی پہنے تھے میرا کچھ ذکر کیا اور اندر ساتھ لے گئے - یہ بادشاہ حال کے اتابیقوں میں ہیں بہت سے صحنوں اور عمارتوں کے اندر گزر کر محل کے اندر گئے - محل کا صحن ایک عظیم الشان باغ ہے جس میں پتھر کا فرش حوضوں کے کنارے پر ہے اور حوضوں کے اندر فوارے لگے ہیں اور نہریں حوضوں میں جاری ہیں ان حوضوں میں چاروں طرف سے پانی اُبلتا رہتا ہے اور بڑے بڑے سایہ دار عالیشان درخت دور تک دونوں طرف چلے جاتے ہیں صحن کے ایک طرف مختلف درباری تعداد میں کوئی تین چار سو عموماً سیاہ اور بعض اور رنگ کا لباس پہنے موجود تھے - نائب السلطنت ناصر الملک بھی گذرے - تصویر اون کی عموماً اچھی نہیں آئی - فربہ اندام بلند قامت ایک خاموش اور متین شخص ہیں - داڑھی بھی ہے مگر چھوٹی عمر ۶۰ سال سے کچھ کم ہے ان کا لباس انگریزی نہ تھا - بلکہ حاشیہ دار کی عبا اور اوس کے نیچے ایک رنگین قبا تھی صحن کے چاروں طرف فوجیں مع اپنی جھنڈا و علم اور نشان کے سلامی کی غرض سے کھڑی تھیں وردیاں سب کی نئی اور اعلیٰ درجے کی تھیں اور جہاں تک میں نے دیکھا مفصلہ ذیل قسم کے سپاہی تھے :-

(۱) کاسک یا قزاق جن کے افسر روسی ہیں اور جن پر دولت مشروطہ کو بھروسہ نہیں کیونکہ دو سال قبل انھوں نے بادشاہ مخلوع کی طرف سے سخت جنگ کی تھی ان کی ٹوپیاں بھی روسی وضع کی ہیں - ان سپاہیوں کی تعداد کم تھی اور سلاح بھی اون کے پاس گویا نہ تھے - منجملہ کئی ہزار کے ایک سو موجود ہوں گے -

(۲) کیڈٹ یعنی فوجی افسروں کے مدرسے کے طلبا فوجی لباس میں تھے -

(۳) مدرسہ حربیہ کے طلبا نہایت عمدہ اور صاف لباس میں بہت عمدہ طریقے سے چلتے تھے - یہ ایک نیا دستہ بھرتی کیا گیا ہے کوئی یکصد ہوں گے -

ہندوستان سے بہت کم ہے ٭

گوشت | طہران اور عراق عرب اور جملہ شہرون مین گوشت باہر سے ذبح ہو کر آتا ہے نہایت فربہ دُنبہ یا بکرا جس کی کھال نکلی ہوئی کپڑا چھلا یا جسپر سرخ یا سبز مُہر لگی ہوئی ہے باہر سے سیکڑون آتے ہین اور دوکانون پر لٹکے رہتے ہین جو اُسی مین سے حسب مرضی خریدار کاٹ کر دیتے ہین گوشت یہان مہنگا ہے اور ہمارے یہان کے حساب سے ۴ ر یا ۵ ر سیر ہوتا ہے مگر وہان سے بہت بہتر ہے - باشندے عموماً صبح کو روٹی اور کھانا بازار سے لیتے ہین - صرف خورش وغیرہ گھر پکواتے ہین بعض مہمان خانے واقعی نہایت عالیشان ہین اور اون مین نہر جاری ہے گملے لگے ہین - میز و کرسیان بچھی ہوئی ہین - لوگ وہان جاکر کھانا کھاتے ہین - ۱۳ ر یا عہ روپیہ مین ایک وقت اعلیٰ درجے کا کھانا کھا سکتے ہیں

خُلق | متعجب لوگ بیحد خُلق سے پیش آتے ہین - قربان شما - فداے شما - خیلے خوش بختی من کہ فائز شدم بخدمت حضرت عالی - بندہ اہل ہند را خیلے دوست دارم خدا نگہ دار مسلمین ہند را" یہہ بعض عام فقرے اخلاق و تعارف کے ہین جو قرات خانے مین آنیوالے میرے ساتھ برتتے ہین ٭

ایک ہندوستانی نوجوان | ایک انتہائی پسند ہندوستانی مسلمان نوجوان جو انگلینڈ مین بھی رہ چکا ہے براہ اصفہان وارد ہوا اسکے خیالات عجیب و غریب ہین مجکو بار بار ضرورت پڑی کہ اہل ایران پر ظاہر کرون کہ مسلمانان ہند کی پالیسی حکومت انگلستان کے بالکل موافق ہے - اگرچہ لوگ عموماً اور آزادی طلب خصوصاً اس پالیسی سے بھڑکتے ہین اور مسلمانان ہند کو بُرا کہتے ہین مگر ہماری ضرورتون سے ناواقف ہین ٭

۷ا بحیثیت سیاح مجکو صحیح واقعات لکھنے چاہئین کہ یہہ رائے ایران سے باہر عرب و ترک و مصری سبکی ہی کہ "جو سیاسیات ہند سے مسلمانون کو مخالفت نہ چاہیئے" ملکی اتفاق اعلیحضرت جارج پنجم اور والاحضرت آغاخان کی بھی صلاح ہے - بعض لوگ جن کی نظر دفترون کی کلارکی اور قانون گوئی کی تعداد اور ہندی اور اُردو کے رسم خط سے آگے نہین بڑھی اس اتحاد کے علانیہ مخالف ہین اور بعض تنگ نظر اور کوتاہ بین ہندو اخبار و اہل عملہ اپنے طرز عمل سے ایک عمدہ بنا جُدائی چاہنے والون کو دیتے ہین اور ہندوستان کے مستقبل کو خطرہ مین ڈالتے ہین مگر وہ وقت دور نہین کہ جاہلانہ تعصب حسد اور نوکری کا لالچ دونون مین کم ہو - منہ

مگر اوس کے چہرے سے بھی اکثر لوگون کی طرح اداسی اور پریشانی برس رہی تھی کسی نے قصیدہ پڑھا وہ بھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا - مگر یہہ کہ بادشاہ سایۂ صمدی ہوتا ہے - بعد مین معلوم ہوا بادشاہ کی تقریر یہہ تھی کہ "خدا کا شکر ہے کہ عید ولادت امام سے اوسنے ہم کو موفق کیا اور امید ہے کہ خدا ہم کو دشمنان داخلی و خارجی سے بھی نجات دیگا" ظاہر ہے کہ یہہ تقریر نائب السلطنت یا وزراء کی ساختہ تھی - اس کے بعد تمام فوج کی واپسی ایک دروازے سے ہوئی اس موقع پر مین نے فوج کو اچھی طرح سے دیکھا اور اچھی حالت مین پایا - مگر گورمنٹ ایران کو پرانے سپاہیون پر اطمینان نہین اس لئے نئے مجاہد اور بختیاری محمد علیشاہ کی جنگ کے لئے بھیجی ہے +

ناصر الدین شاہ کا فرزند جو بزرگ مجکو اندر لے گئے تھے اونھون نے ایک شخص کو جو فوج مین غالباً لفٹنٹ کا درجہ رکھتا تھا سلام کیا اور بتایا کہ یہہ ناصر الدین شاہ قاچار کا بیٹا ہے اور فلان فوج مین ہے - دریافت کیا کیا سب کا افسر ہے؟ کہا نہین! چونکہ اوس کی خدمت سپہ ہے اس لئے محض چند سپاہیون کا افسر ہے - مین نے بھی دیکھا تو اوس جوان کی شکل ناصر الدین شاہ سے بیحد مشابہ تھی - چونکہ ناصر الدین شاہ کی حرمین بہت تھین غالباً اون کی اولاد بھی ہے +

ایرانی فوج کا تخمینہ جہان تک اندازہ ہوتا ہے اس وقت ہر قسم کی فوج اور ملٹری پولیس ملاکر ۵ ہزار قواعد دان آدمی طہران مین موجود ہین یہہ سب مع عمدہ سلاح اور وردیون کے ہین اور اسی قدر باہر بھیجے ہوئے ہون گے - اندازہ سے دس ہزار فوج صوبۂ فارس مین ہے جہان کی بدامنی نظام السلطنت گورنر نے دور کی ہے اور دو تین روز ہوئے اوس کی موقوفی ہونے والی تھی مگر تار پر واپسی ملتوی کی گئی کیونکہ لوگون نے بہت فریاد کی - صوبۂ آذربائجان مین بھی دس ہزار فوج کے قریب ملاکر موجود ہوگی[۱] - اور صوبۂ عراق و یزد جہر دین گروہون کی تنبیہ کے لئے جو فوج بھیجی گئی چھ ہزار ہوگی - صوبۂ ہمدان مین دو تین ہزار فوج ہے اور صوبۂ خراسان مین ۳-۴ ہزار فوج یا شاید کچھ زیادہ ہو - باقی صوبون مین مشاہرہ یاب فوج کی تعداد اگر ۱۲-۱۴ ہزار بھی سمجھی جاوے تو ایران کے پاس اس وقت قابل جنگ ساٹھ ہزار مہذب فوج ہے +

---

[۱] مابعد شجاع الدولہ جو گورنر آذربائجان مقرر ہوا تھا زیادہ حصہ فوج لیکر محمد علی شاہ کا طرفدار ہوگیا اور روس اُس کا سرپرست بنا - آج کہ مین یہ سطرین لکھ رہا ہون لیڈ مغلوب ہوگئے ہمنے اوسنے بہ تائید روس تبریز پر قبضہ کرلیا -

(۴) ریفارم یہہ ایک فوج کا نام ہے جو جدید طریقے سے درست کی گئی ہے۔ اسکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہوگی۔

(۵) قدیم سپاہی تانبے کی ٹوپیان پہنتے یہہ پُرانے زمانے کی یادگار تقریباً تیس چالیس سپاہی تھے جن کے سرون پر خود نما ٹوپیان تھین۔ چونکہ گرمی مین تکلیف دیتی ہین اسلئے باقی فوج کے سرون پر مُنڈلون سے منسوخ ہین۔

(۶) فوجی پولیس یا جنڈارمی یہہ بھی ایک ہزار سے کچھ کم ہون گے۔

سلطان احمد شاہ ۔ کل فوج دو تین ہزار اور درباری چارسو ہون گے۔ سلطان احمد مرزا کو ہم نے قرائت خانے سے دیکھا مدبر قرائت خانہ کی رائے تھی کہ اون کی سواری قریب آنے پر ہم لوگ کھڑے ہون کیونکہ بادشاہ مستبد اور اپنے باپ کا خیر خواہ ہے اور مشہور ہے کہ چند ہفتہ قبل روس کے سفارت خانے مین بھاگنے والا تھا۔ مگر روک لیا گیا اور شمران بھیجدیا گیا میلس ہین نے اصرار کیا کہ تعلیم کرنی چاہیئے۔ احمد شاہ تصویرون سے جسقدر کم عمر معلوم ہوتا تھا دیکھنے مین ایسا نہین۔ جسم بہت فربہ ہے اور دربار مین جانے وقت لباس بالکل سادہ یعنی سپید چھوٹا کوٹ اور سپید پتلون اور ایرانی ٹوپی پہنے تھا۔ یہ شاہ معصوم دربار مین مخملی فوجی لباس اور کلغی دار تاج نما ٹوپی پہنے ہوے نظر آیا۔ اوس کے چہرے سے ہوشیاری اور ضد کی علامات نمایان ہین۔ اوس کی تعلیم کی طرف بہت توجہ کی جاتی ہے۔ لیکن اصلی حالت معلوم نہین کہ واقعی عمدہ خیالات و معرفت رکھتا ہے یا نہین۔

تمام لوگ سواے نائب السلطنت اور بعض شاہزادون کے منجملہ اون کے مظفرالدین شاہ کا ایک فرزند بھی تھا) ڈرائنگ روم سے نیچے صحن مین اور نائب السلطنت اور چند خاص لوگ مع بعض خدام اوپر کمرۂ ڈرائنگ روم مین کھڑے تھے۔ اس ڈرائنگ روم کی تمام سقف شیشون اور فانوسون سے بھری تھی۔ برآمدہ مین صرف شاہ بیٹھا تھا اور نائب السلطنت ان کے برابر کھڑے تھے ÷

شاہ نے اپنی زبان سے کچھ کہا مگر ایسی چھوٹی آواز سے کہ ہم جو تقریباً ۲۵ قدم کے فاصلے پر تھا نہ سن سکا پھر بینڈ نے سلامی ادا کی اور فوج نے اور خطیب نے خطبۂ عربی پڑھا۔ جناب رسالتمآب حضرت امیرالمومنینؑ یا امام مہدی کا جہان نام آتا تھا تو شاہ سے لیکر خادم تک سب سر جھکاتے تھے۔ شاہ لیدرمین فوجی لباس مین تھا

کاسک ایران اور مشروطہ آج ایک مہمانخانہ مین جوڈموکرات کا مرکز اور شاہی محل کے سامنے ہے کہانا کہایا۔ ایک نوجوان کرد جس کو شاہزادہ کہتے تھے اور جو سخت مشروطہ ہے یہان بیٹھا تھا اور ایک قزاق (کاسک ایرانی) سپاہی جو اوس کے پاس تھا انہین سے کہہ رہا تھا کہ تم قزاق خانہ سے استعفا دیکر شاہ معزول سے جنگ کے لئے ساتھ چلو۔

کاسک رجمٹ شہر مین ایک بلند پختہ عمارت مین مقیم ہے اور گورنمنٹ کو اوسپر کم بھروسا نہین اس لئے ایک ہزار ارمنی فوج شہر سے باہر کیمپ مین ہر وقت تیار رہتی ہے کہ وہ بغاوت کرین تو اون کا انتظام کیا جاوے۔ یہان کی باقاعدہ فوج پر بھی بھروسا نہین بلکہ اس طرح لشکر محمد علی مرزا سے لڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے کہ اوّل دستہ باقاعدہ سربازان دولتی کا رہے گا اون کے پیچھے بختیاری اور دستہ مشروطہ مجاہد (والنٹیر) جب یہہ لوگ غفلت کرینگے یا دشمن سے ملنا چاہینگے تو پیچھے کی فوج اون کو بندوقون سے اڑادیگی۔ اس سے موجودہ گورنمنٹ کی مشکلات کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس ناگہانی بلوے سے جبکہ رعایا و فوج سب خلاف ہے اون کو کیسی بڑی دقت کا سامنا ہے

ایک انسپکٹر جنگ ایک انسپکٹر محکمہ جنگ جسنے شہر پیرس فرانس مین بھی قیام کیا ہے اور جو بظاہر بہت مہذب معلوم ہوتا ہے اوس سے گفتگو ہوئی۔ اوس کا مشاہرہ ۵۰ تومان = ۱۵۰ روپیہ ماہوار ہے اور سابق شاہ کے یہان اوس کا بھائی وائلن باجہ بجانے پر ملازم تھا۔ خود کو بہت محب وطن ظاہر کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ رجمٹ کاسک تیار ہین کہ ہتھیار دیدین مگر مصلحتاً اون سے ہتھیار نہین لئے گئے۔ مین نے کہا کہ اون کو الگ سمجھا یا کیون نہین جاتا کہ مقابلہ اپنے ملک کے روس کی موافقت مناسب نہین۔ اس شخص نے کہا کہ مین نے بہت سمجھایا وہ شاکی ہین کہ روسی انسر قریب نصف تنخواہ کے خوردبرد کرلیتے ہین۔ اور روسی افسر سب سے خوش نہین ہین۔ مگر شکایت کرتے ہوے ڈرتے ہین۔ اتفاق و ترقی۔ اعتدالی ڈیمو کرات اور مستبد سب پارٹیان اون کی فوج مین ہین ٭

پولیٹیکل فرقے مین مناسب سمجھتا ہون کہ ان مختلف اصطلاحون کے معنی ظاہر کردون کیونکہ یہان بار بار اون کا استعمال ہوتا ہے۔

مستبد استبداد سے مستبد نکلا ہے اس کے معنی خودسری یا استقلال کے ہین جو لوگ چاہتے ہین کہ بادشاہ کو پورے

لیکن جب تک اندرونی امن نہ ہو یہ سب خارجی دشمن کے مقابلے مین کام نہین آسکتی اور روپیہ ہو تو اون کی تعداد آسانی سے واقعی دو لاکھ ہو سکتی ہے ❖

علاوہ اسکے ساٹھ ہزار فوج کے ایل قشقائی ایل بختیاری ایل شاہسوون کرد - شیخ محمرہ وغیرہ اگر دولت کا حکم تسلیم کرین تو ضرور ایک لاکھ چالیس ہزار مسلح آدمی میدان مین لاسکتے ہین - اگر کسی بیرونی دشمن سے مقابلہ ہو تو کم و بیش اس بُری حالت مین بھی بشرکت شیخ محمرہ ایران دو لاکھ فوج لا سکتا ہے - اس مین باقاعدہ اور بیقاعدہ دونون شامل ہونگی جس طرح دولتِ عثمانیہ بارہ لاکھ اور سلطنت برطانیہ ساڑھے تین لاکھ فوج ہند مین لاسکتی ہے - مگر ایران کے پاس روپیہ مطلق نہین اس لئے اوس کی طاقت بیکار ہے اور کبھی ایک مرکز پر جمع نہین ہوسکتی کیونکہ خرچ جنگ آجکل تہیہ کن ہے ❖

لیکچر دارالفنون آج شام کو دارالفنون مین ضروریات حالیہ ایران پر فارسی مین لکچر دیا - تقریباً سو ڈیڑھ سو آدمی تھے آجتک ایسا سخت اعتراض ایرانیون پر شاید کسی نے بالمواجہہ وارد نہ کیا تھا - تقریر سخت تھی اور میرے تلفظ فاصکر اصلی ماخذ سے عربی الفاظ نکالنے کے یہ لوگ عادی نہین ہین خاص خاص لوگ بہت تعریف کرتے تھے مگر جلد بولنے کے شاکی تھے - یہ تقریر یہان کے اخبارون مین دی جاویگی اگر گنجایش ہوئی تو اس سفرنامہ مین بطور ضمیمہ بھی شایع کرونگا یہ تقریر اگرچہ ایران کی تمدنی اور اخلاقی ضرورتون کے متعلق ہے مگر حق یہہ ہے کہ اوس کا نصف بلکہ نصف سے زیادہ حصہ ہندوستان اور بیرون ہند کے عام مسلمانون کی اصلی کیفیت ہے ❖

مہمانخانہ ناصریہ رات کو مہمانخانہ ناصریہ مین جو ایک عالیشان عمارت و باغچہ ہے فالودہ کھایا - فالودہ جس مین کُٹی ہوئی برف ملی ہوتی ہے لذیذ اور عمدہ ہوتا ہے - یہان اسی طرح شام کو مہمانخانہ مین جس مین باغ و حوض و میز و کُرسی برقی روشنی اور سامان آرایش و شربت ہوتے ہین ہر قسم کے لوگ جمع ہوا کرتے ہین - اور ہر پارٹی یا حیثیت کے آدمی اپنے اپنے مذاق کے مہمان خانون مین جاتے ہین ❖

طہران - ۱۶ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۱ اگست ۱۹۱۱ء

دل سے محمد علی شاہ کے بادشاہ مستقل بننے سے خوش نہین اس خیال سے وہ مثل ایک گورنرون کے ہوگا اور جنوب
مین بھی کامل دخل رکھیگا - ممکن ہو کہ سفیر انگلستان کا خیال ہو کہ سوائے ڈاکٹر کے سچے دل سے کوئی گروہ سابق شاہ
کا مقابلہ نہ کریگا - مگر کہا جاتا ہے کہ پچھلے دو سال سے چونکہ سارے عہدے معتمدین شخصی حکومت کے ہاتھ سے آ گئے ہین اس
لئے کام چلنے مین دقتین واقع ہوتی ہین - علاوہ اس کے ایک زبردست گروہ ہے جس کو طنزاً اسکناسیون کہتے
ہین یعنی زرطلب - اسکناس روسی زبان مین ایرانی نوٹ کو کہتے ہین - یہہ فرقہ ہر جگہہ بہت قوی اور قدیم باقندار ہے
ایران پر موقوف نہین ؛

ارتجاعی ایک اور گروہ ہے جسکا بہت زور بتایا جاتا ہے یعنی وہ لوگ جو پہلے مشروطہ اور آزادی طلب تھے مگر حالات
خراب دیکھکر پچھلے پاؤن ہٹ گئے ہین ان کو ارتجاعی کہتے ہین یعنی اپنی رائے اونھون نے بدل دی ہے بڑے بڑے
سردار اُمرا بلکہ علما بھی اس گروہ مین سمجھے جاتے ہین - مگر مشروطہ جس سے ناراض ہوتے ہین اوس کو ارتجاعی کہتے ہین -

بہائی یا بابی حصہ مین بہائی یا بابی جہان تک معلوم ہوا اب کسی قدر ظاہر ہونے لگے ہین - مگر سب لوگ انکو ناپسند کرتے ہین
کہتے ہین کہ روسی کونسلخانہ مین اور محکمہ کسٹم مین جہان بلجیم کے لوگ ہین اکثر دفاتر مین بھی لوگ بھرے ہوئے ہین

فتح مشروطہ و گرفتاری رشید السلطان مین آج شام کو سیر کے لئے خیابان نامی مین گیا - بہت چوڑا کھلا ہوا بازار ہے جسکے دونون
طرف شاندار دوکانین ہین - مہمان خانے اور ہوٹل ہین - آج کثر لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد
دے رہے تھے اور مشروطہ لوگ بیحد خوش تھے اور جگہ جگہہ جمع ہوتے تھے اس کا سبب بھی معقول تھا - اس وقت تین فوجین
برخلاف طہران جنگ کر رہی ہین جو تین سردارون کے ماتحت ہین - ایک مازندران مین ماتحت محمد علی مرزا شاہ مخلوع -
دوسرے کوہ ماوند جو کہ طہران کے شمال مین ہے اوس سے نیچے ماتحت رشید السلطان کے جو ایک چھوٹے قبیلے کا افسر
ہے اور گورنمنٹ طہران کی طرف سے کسی جگہ گورنر مقرر ہوا تھا - مگر باغی ہو کر از طرف شاہ سابق جنگ کرنے لگا تیسری
مہم کردستان مین زیر سالار الدولہ ہے - خبر آئی ہے کہ رشید السلطان زخمی ہو کر گرفتار ہو گیا اور دو ایک دن مین
گرفتار ہو کر آنے والا ہے اور اوس کے لشکر کے (۸۰) آدمی مارے گئے ہین - گویا جو سخت کام اب درپیش تھا اوسکے لئے

اختیارات حاصل ہوں اور رعایا اُنکے طریقے پر چلے اور پُرانے رسوم و انتظام باقی رہیں وہ مستبد کہلاتے ہیں ÷

مشروطہ | وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ اختیارات بادشاہ اور ہر شخص کے ایک مساوی قانون کے ذریعے سے جسکو قانون اساسی کہتے ہیں محدود ہو جاویں تاکہ ہر شخص اپنا درد سمجھ جاوے ÷

اعتدالی | جو شخص یہہ چاہتا ہے کہ ایران کے اوضاع بدلنے میں احتیاط اور اعتدال سے کام ہونا چاہیئے - اور بڑی حد تک اُمرا اور علما کی موافقت لازم ہے - اور مثل کنسرویٹو کے ہیں یعنی باوجود مشروطہ کے طرز حکومت مان لینے کے سب باتوں کو اُلٹ پلٹ کرنا نہیں چاہتے - یہ فرقہ اپنے آپ کو اعتدالی کہتا ہے اور روس اور انگریز سے ایکدم بگاڑ کر لینے کو بُرا سمجھتا ہے ڈماکرات کے دراصل دو آتشہ مشروطہ ہیں - اور چونکہ اعتدالیوں میں بہت سے مستبد اور شاہ پسند چھپے ہوئے ہیں اس لئے احرار اون سب کو چھپے ہوئے مستبد کہتے ہیں ÷

ڈماکرات | طہران میں ڈماکرات کی تعداد معتدل سے کم نہیں یعنی جو لوگ پالیٹکس میں دخل دیتے ہیں اون میں ڈماکرات نصف سے زیادہ اور مستبدوں میں تقریباً ایک چوتھائی ہوں گے - یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مساوات قایم کریں - امیروں اور علما کا زور توڑ دیں اور مثل یوروپ کے سوشیالسٹ کے مزدوروں اور کاسبوں کے حقوق میں ترقی دیں ان کا سرغنہ آقا تقی زادہ ایک جری اور بیخوف نوجوان ہے آجکل قسطنطنیہ میں رہتا ہے - ان لوگوں نے واقعی جدا ہو جانے میں بڑی غلطی کی ہے کہ اون کے خیالات کو اعتدالی لوگ سننا تک نہیں چاہتے یہ معمولی مشروطہ میں ملے رہتے تو ملک کو بہت فائدہ پہونچا سکتے تھے خاصکر معتدلین کو مشروطہ کا ہمدرد رکھتے - مگر اب علما اور وزرا وغیرہ سب اون کے خلاف ہیں - یہ لوگ روس کی مخالفت میں بہت سخت ہیں اور اعتدالی روس سے کبھی کبھی نباہ لیا کرتے تھے ان کا رجحان انگریزوں کی طرف ہے - اگرچہ روس و انگلستان کے معاہدہ ۱۹۰۷ء سے جبکہ دونوں ملکوں نے کچھ نہ کیا تھا ڈماکرات کا بھروسہ انگلستان پر نہیں رہا - لیکن طہران کے سفارت خانوں میں ایک حد تک رقابت جاری ہے - چنانچہ موجودہ کیبنٹ وزرا کی جو دو ہفتے سے بنی ہے - اور جو ڈماکرات کہی جاتی ہے اوس کے بنانے میں انگریزی سفیر کی شرکت بیان کی جاتی ہے اور مجکو اس خبر کے سلئے تعجب ہوگا کہ برخلاف روس کے انگریزی قوم

کرد کا تعلیم یافتہ اور ممبر پارلیمنٹ

میرے لیکچر دار الفنون میں ایک دو تعلیم یافتہ پٹھان کرد بھی شریک تھے۔ میں نے لیکچر میں کہا تھا کہ یزید کا ظاہر عمل شریعت پر نہ تھا وہ علانیہ شراب پیتا تھا اس لئے امام حسین ع نے اوس سے بیعت نہ کی۔ برخلاف اس کے معاویہ بن ابی سفیان نے ظاہر شریعت میں خلل نہیں ڈالا اس لئے امام حسن ع نے اوس کی اطاعت منظور کی۔ اس کی با بت اونہوں نے شکایت کی (باقی لیکچر کی بہت تعریف کی)۔ میں نے سمجھایا کہ ہند کے سنی و شیعہ جو تعلیم یافتہ ہیں اون میں مسلم ہے کہ مسلمانوں کی خرابی امیر معاویہ بن ابی سفیان کے وقت سے پیدا ہوئی۔ اونھوں نے یہہ بات تسلیم کی اور کہا کہ ہمارے نئے تعلیم یافتہ لوگ بھی اسے تسلیم کرتے ہیں مگر عام لوگوں کے خیال سے میں اس بات کو کہتا ہی نہ تھا کہ دوسرے لوگوں نے کہا کہ یہاں تعلقات سنی و شیعہ بہت اچھے ہیں۔ یہہ لوگ مشروطہ ہیں اور جس سے میری گفتگو ہوئی وہ کردستان کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوا تھا۔ مگر مستبد لوگوں نے تصدیق نامہ نہیں دیا۔ یہہ لوگ کردستان سے بوجہ شورش سالار الدولہ فرار ہو کر آئے ہیں۔ میں نے اون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں سنی و شیعہ میں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے سنی کرد بھی اکثر سالار الدولہ کے حامی ہیں وہ اپنے کو وہاں سنی ظاہر کرتا ہے ✤

پسر شیخ فضل اللہ

مجلس میں ایک لاابالی جوان آغا مہدی سے ملاقات ہوئی جو شیخ فضل اللہ نوری مجتہد کے فرزند ہیں اور جن کو شاہ پرستی میں پھانسی دی گئی۔ اس بات سے عام لوگ بہت خلاف ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے ایران میں کسی عالم دین کو ایسی سزا نہیں دی گئی آغا مہدی اُن کے فرزند سخت ڈیماکرات اور حریت طلب ہیں۔ مگر قدرے مراقی ہیں۔ کیونکہ اپنے باپ کے مارے جانے کے دن یہ شخص پھانسی کے نیچے موجود تھا اور کہتا تھا کہ بہت اچھا ہوا وہ اسی قابل ہے۔ دشمن ملت ہے۔ مگر یہاں تک صحیح ہے کہ چندہ دینے میں یہہ آغا مہدی بھی شریک تھا۔ یہہ خاصہ ملا ہے مگر کہتا ہے کہ مذہب کو معاملات ملکی سے سروکار نہیں۔ صیغہ عدالت میں اس کا کچھ عہدہ بھی ہے۔ نجف میں تعلیم پائی ہے۔ یہہ ملا جب بگڑتا ہے تو حد سے گذر جاتا ہے ✤

شیخ محمرہ کا تار وجلسۂ پارلیمنٹ

آج شیخ خزعل شیخ محمرہ کا تار بنام وزرا شایع ہوا ہے کہ میں ہر طرح خدمت ملک کے لئے حاضر ہوں۔ محمرہ ایک عرب ریاست ماتحت ایران کے ہے اور اوس کے پاس دو تین جنگی کشتیاں اور پانچ چھ ہزار

ہے اوس کا ایک ثلث حصہ ختم ہوگیا ہے - رشید السلطان شجاعت اور بہادری میں مشہور تھا - اور ایک اعتدالی عیسی سردار مجی نے اوس کو شکست دی ہے ؎

[۱۷ر شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۲ر اگست ۱۹۱۱ء عیسوی]

ایڈیٹر ایران کو جو ایک ادھیڑ عمر کا ڈماکراٹ ہے اوس سے ملاقات ہوئی اپنا لیکچر چھپنے کے لئے دیا - لیکن اوس کو اعتدال آمیز خیالات پسند نہیں آئے لیکچر چھاپنے میں اوس نے پس و پیش کیا اتنے میں خود اخبار حکماً بند کر دیا گیا -

جلسہ پارلیمنٹ | مجلس شوری میں دوبارہ گیا - موتمن الملک رئیس (پریسیڈنٹ مجلس) سے سرسری ملاقات کی اور شنبہ بغرض ملاقات مقرر ہوا اسی طرح معنہ لین اور ڈماکراٹ کے لیڈر ون سے بھی ملاقات کی -

شہزادہ شیخ الرئیس سے جو ناصر الدین شاہ قاچار کے ابن عم اور مشہور واعظ اور مشروطہ طلب ہیں ملاقات ہوئی کل مجلس شوری ملی میں بھی تفصیلی ملاقات کا وعدہ ہے - نائب وزیر تعلیمات اور دو چار اور ممبران اور وایس پریسیڈنٹ مجلس سے ملاقات کی وہان ایک مختصر سا ہوٹل ہے جس میں شربت چاء - لیمونیڈ اور دوغ دیخ ملتا ہے یہان کھانے کے بعد مثل بغداد و عراق کے اکثر لوگ چھاچھ برف میں ملا کر پیتے ہین جس سے وقتی عرصہ تک خنکی رہتی ہے -

مجلس میں بھی چھاچھ و برف ہوٹل سے ملتا ہے مجلس شوری ملی میں آج بہت سی رپورٹین پیش اور منظور یا نا منظور ہوئین - جنگ کے لئے غیر معمولی اور خفیہ اخراجات کی غرض سے ۳ لاکھ تومان (تخمیناً ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ) منظور ہوئے - ایک کمیٹی جو اس غرض سے مقرر ہوئی تھی کہ وزرا اور مجلس میں اتحاد قائم رہے اوس کے ممبرون نے استعفا دیدیا بدین وجہ کہ اُن کی کوئی شنوائی نہیں اور کمیشن سے فائدہ نہیں نہ وزرا سے کوئی مخالفت ہے بعض ممبر کہتے تھے کہ ایسے وقت میں کمیشن لینے میں تو حرج نہیں مگر ممبرون نے نہ مانا - بعض دیہات جو ویران ہوگئے تھے کسی معاملہ پر اون کا اجارہ بغرض آبادی دینا منظور ہوا بعض ممبر اس کے بھی خلاف تھے کہ یہ معاملہ وزارت سے متعلق ہے - مگر چونکہ بجٹ پر اثر پڑتا تھا اسلئے مجلس شوری میں پیش کیا گیا[1]

---

[1] پارلیمنٹ اور وزرا میں کشمکش شروع ہوگئی جس کی پارلیمنٹ شکست کر دی گئی اور دوسری مجلس ابتک طلب نہیں ہوئی اور وزرا اپنا وقار کھو کر رہ گئے

[illegible]

کی خفیہ ڈائرکٹوریٹ (سرداری) ہے اور اون کا حکم مانتے ہین۔ ان حضرات نے تسلیم کیا کہ مسلمان صحیح بھی اون میں شامل ہین اور ظاہری اختلافات ایسے مسائل ہین ہین مثلاً ڈاکٹر بٹ کہتے ہین کہ محصول براہ راست ہونا چاہیئے اعتدالی اسکے خلاف ہین۔ مین نے کہا یہ نہایت مسئلہ علم پالٹیکل کانمی کا ہے جس کو طوطے کی طرح یاد کر لیا ہے۔

(۲) اوقاف کا انتظام ہونا چاہیئے (ان صاحبون نے قبول کیا کہ اس مین حرج نہین) ایسے ہی دو تین جزوی مسائل ہین۔

مرزا ابوالفضل طالقانی کی ملاقات

ابھی اثنا مین مرزا ابوالفضل و میرزا طالقانی ملنے آئے۔ یہ عدالتون کے وکیل ہین۔ وکیلون کا یہان امتحان نہین ہوتا۔ فریقین مختار خاص مقرر کرتے ہین۔ وکلا سے کچھ وکلا کے قواعد مرتب ہوئے ہین ان کی آمدنی بہت کم ہے۔ یعنی بڑے وکلا کی سو تومان یا پونے تین سو روپیہ ماہوار[۱]۔ عدالتون مین تعطیل ہے۔ لہٰذا اون کا دیکھنا ممکن نہ ہوا۔

مرزا ابوالفضل سے معلوم ہوا کہ یہان دیانتدار بہت کم ہین۔ ہمارے یہان بھی عدالتون کا عملہ سخت پریشان کرتا ہے۔ مگر اوپر کے لوگ عموماً محتاط ہین۔ لیکن جب مرکزی آدمی بددیانت ہون جن کا حکم و دستخط لاکھون روپیہ پر اثر رکھتا ہے اور ہزارون آدمیون کو تباہ کر سکتا ہے تو نقصان بے اندازہ ہوتا ہے۔

[۱۹ر شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۴ر اگست ۱۹۱۱ء]

حاجی آغا ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

آج حاجی آغا شیرازی جو فرقہ اعتدالیہ کے مشہور رکن اور مقرر ہین ملاقات کے ملنے آئے۔ دیر تک ایران کی پارٹیون کے متعلق گفتگو رہی۔ مین نے کہا کہ یہان عمارت بنیاد سے نہین اٹھاتے چھت سے نیچے کو لاتے ہین یعنی ملک مین سیاسی احزاب نہین۔ خود اپنی پارٹی کو فرض کر کے فرانس کی نقل اتارتے ہین۔ اونھون نے تسلیم کیا۔ احزاب سیاسی اور یہ اختلاف اوس وقت جائز ہے جبکہ ملک مین امن ہو عسکریہ درست ہو اور واقعی اہل ملک کے خیالات مین ایسا ہی اختلاف ہو جیسا مبعوثین پارلیمنٹ مین۔ حاجی آغا مجلس از جانب شیراز ہین۔ میری تجویز اصلاح تمدن وغیرہ کی بابت اونھون نے تائید کی مشہد منفرد

[۱] وکلا کی کثرت یا اون کی آمدنی کا بڑا ہونا ملک کے لئے ہمیشہ مفید نہین بلکہ ایشیا مین تو مضر ہے ۱۲۔ منہ

باقاعدہ فوج ہے - اور اگر ضرورت ہو تو اپنی فوج کے ۲۵ - ۳۰ ہزار آدمی لڑنے کے لئے جمع کرسکتا ہے - شیخ محمرہ کے تعلقات دولت انگلیشہ سے دوستانہ ہین اور اوس کو خطاب جی سی آئی ایس ملا ہے - شیخ کا نام اپنے قبیلے پر خزعل ہے - شیخ موصوف بظاہر مشروطہ کا دوست ہے مگر لوگ انگریزی سیاح سنتے ہین کہ شیخ سخت مستبد ہے - بہرحال اون کا انتظام اپنے علاقہ مین بہت اچھا ہے اور ایران کی ماتحتی اور خیرخواہی سے بظاہر اوس نے کبھی انکار نہین کیا - جناب آخوند اور شیخ عبداللہ مازندرانی کا خود کو معتقد ظاہر کرتا ہے اور مشہور مدبر ہے -

[طہران - ۱۸ شعبان ۲۹ھ = ۱۳ اگست ۱۹۱۱ع]

نجف آباد کی چھاؤنی آج مترجم آقا سید حسین کے ساتھ نجف آباد کے اُردو (چھاؤنی) مین گیا - جہان ارامنہ اور مسلمان مجاہد جمع ہین - شہر سے ۲ - ۳ میل ہے - چھاؤنی کے اندر جانے کی ممانعت ہے - ایک افسر نے کہا آدمی جنگ کو رفتہ رفتہ روانہ ہوتے ہین آج بھی روانہ ہون گے - پوچھا کہان؟ تو اوس نے کہا یہ نہین بتایا جاتا - تحریری ہدایات دی جاتی ہین - لوگ سب طرح کے ہین اس لئے لشکر کے بھیجنے اور خبرون کے محفوظ کرنے مین جو احتیاط کیجاتی ہے بیجا نہین

بعض ایرانی بزرگون کا ملاقات کو آنا میری ملاقات کو آج کئی آدمی آئے - مرزا فضل علی تبریزی جو پچھلی پارلیمنٹ ایران مین رکن مجلس تھے اور اعتدال کی وجہ سے بدنام ہوئے - مجدالملک جو خاندان مجتہدین سے ہین اون کے باپ سخت مشروطہ طلب تھے -

یہہ دونون حضرات ڈماکرات کے مسلک اور پروگرام کے اسقدر شاکی تھے جس قدر اون کے طرزعمل سے کہ یہہ لوگ سب کو بدنام کرتے ہین اور علماء وغیرہ سے کام نکالکر یہہ چاہتے ہین کہ اختیار ہمارے ہاتھ مین رہے - کسی کو کہتے ہین کہ اوسنے روس سے رشوت لی ہے اور فلان نے انگلستان سے - نیز یہہ فرقہ مذہب سے سروکار کم رکھتا ہے - علماء مین صرف ایک آقا کے ترجانی اور دوسرے ایک اور شخص زمرۂ علمائے درجہ دوم مین اون کے ساتھ پارلیمنٹ (مجلس) مین ہین - مین نے ان حضرات کے بہت سے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ واقعی بغیر امداد علماء و امراء کے ایران کا کام نہین چل سکتا جیسا مین نے دارالفنون کے لیکچر مین بھی بیان کیا ہے - ان سے معلوم ہوا کہ ڈماکریٹ کا کوئی ایک سرگروہ نہین - بلکہ تو ہم دیون

ہین امام جمعہ کا بڑا درجہ سمجھا جاتا ہے۔ اور چونکہ شیخ فضل اللہ کو مرزا حسین مرزا خلیل مجتہد بزرگ نجف اشرف نے جن کی عمر سو سال کی تھی ایک تار مین مفسد کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور قرآن شریف مین مفسد کی سزا قتل ہے اس دلیل پر شیخ کو قتل کیا گیا شیخ فضل اللہ اپنے ظاہری زہد و تقویٰ اور دولتمندی مین مشہور تھے اور زبردست مُلا یا عالم تھے لیعنی مسائل کو سمجھے اور استنباط کرنیکا بڑا ملکہ رکھتے تھے اور عالی اونکے حکم سے آج سے تین سال قبل شاہ معزول نے چند آدمیون کو قتل کیا تھا۔ شیخ فضل اللہ کی خانگی زندگی مین نے سنگین الزامات سُنے اور وہ غلط بھی نہ تھے۔ کیونکہ اون کے دوستون کو ان الزامات سے انکار نہ تھا۔ اون کی بزدلی اور پست ہمتی کا اقرار کیا گیا۔ لیکن بعض حریت طلب معروف علماء بھی ایسے بدترخیالات رکھتے تھے۔ (حالی) ؎

سلامتی کو وہان قافلون کی ورگذر ہین ٭ جہان ہو راہزن خلق رہنما ایک ایک

سید عبداللہ مجتہد بہبہانی کا قاتل مین نے ایک نوجوان معظم السلطان (ڈماکراٹ) سے دریافت کیا کہ سید عبداللہ بہبہانی جو مشہور مجتہد تھے اون کو کس نے قتل کیا؟ - اونھون نے کہا کہ میرا نام لکھ لو کہ اون کو بلا اجازت انجمن مرکزی ڈماکراٹ کے بعض مفسد ڈماکرٹ نے قتل کیا۔ اس پر جو لوگ موجود تھے اون مین ہنگامہ ہوا غلط ہی مگر فحوائے کلام سے ثابت ہوا کہ یہہ بات صحیح ہے یہ سچ ہے کہ قاتل ایک مفسد مجاہد روس کے علاقہ قفقازیہ کا رہنے والا تھا اور مابعد پارک (اتابک) مین آنیکے بہانے سے باقی مجاہدین سے جو عموماً اعتدالی تھے لڑائی ہوکر ہتھیار بھی لے لئے گئے مگر یہہ جذبہ ایک حد تک فرقہ ڈماکرات کے ایک گروہ پر باقی رہیگا۔ نوجوان معظم السلطان نے جو بہت ہی وضعدار نوجوان ہے اور آجکل قسطنطنیہ مین سفر کرکے سوئم مددگاری کے لئے کوشش کررہا ہے۔ ڈماکرات کے متعلق بعض الفاظ سخت بھی کہے کہ وہ آزادی کے معنی یہہ سمجھتے ہین کہ جیسے افعال شنیعہ چاہین کرین۔ مگر ایسا خیال بہت تھوڑے گروہ کا ہے ٭

ڈماکرات کا اعلان آج فرقہ ڈماکرات کی طرف سے ایک جوشیلا اعلان شایع ہوا کہ لوگ جنگ وجہاد کو روانہ ہون اعتدالیون نے اعلان شایع نہین کیا۔ مگر اب کہ فتح کی خبرین آنے لگی ہین لڑائی پر جانیکا شوق بڑھتا جاتا ہے علماء طہران نے

کی مجوّزہ ریل کی بابت مین نے کہا کہ حضرت نائب السلطنت و مجتہدین نجف اشرف اپیل کرین اور ریل کا ایک حصہ اس روپیہ سے بنا کر یا مدات واسطے ترقی و رفاہ اسلام کے خرچ ہو اور باقی کی شرکت ہلکا کیا جائے۔ اونھون نے کہا کہ بہت مشکل نہین مگر ضمانت و اطمینان درکار ہے۔ حاجی آغا نے یہہ بھی کہا کہ اہل ایران کی خصلت مین سرعت اور ذہانت زیادہ ہے۔ نہایت جوش سے ایک کام کو شروع کرتے ہین لیکن جلد تھک جاتے ہین اور پھر اوس کام سے سیر ہو جاتے ہین۔ میرا خیال ہے کہ یہہ نتیجہ عیش پرستی کا نتیجہ ہے *

قیام در قرائت خانہ و عادت ہجو نوجوانان

یہان قرائت خانہ مین آج مین نے ایک خاصا آراستہ کمرہ خیابان ناصریہ مین کرایہ پر لیا۔ دو قران روز دینے طے پائے۔ سب قسم کے لوگ خاصکر سید حسین (مترجم نظام) کے دوست یہان آتے ہین۔ ان لوگون مین غیبت کی عادت زبردست ہے۔ اور ہر شخص دوسرون کی جو اُن کا دوست نہ ہو ہجو کرتا ہے۔ اور اوس کی طرف بدترین نیات و خیالات منسوب کرنیکی ازحد عادت ہے۔ ہندوستان کے مسلمانون مین بھی یہ عیب ہین اور تعلیم یافتہ بھی اس سے خالی نہین مگر یہان آجکل زیادہ ہے *

شیخ فضل اللہ نوری مجتہد کا آخری وقت

آج ایک نوجوان آقا سید رضا جو ایک تاجر کے بیٹے ہین اور سخت ڈیماکراٹ مگر مذہبی اور متین شخص ہین اور بطور نائب وکیل سرکاری مقدمۂ شیخ فضل اللہ مین کام کرتے رہتے ہین۔ اون سے معلوم ہوا کہ شیخ فضل اللہ آخر تک نہایت جرأت اور بے پروائی سے اپنی عدالت سے سلوک کرتے رہے۔

اور یہہ جو مشہور ہے کہ اونسے اپنی سزا کو حق قرار دیا۔ جیسا لوگون نے کہا تھا " نشان راہ بود گفت نیک جزائے کن کہ دین راہ دینا فروختم " غلط ہے۔ نیز پروفیسر براون نے تاریخ انقلاب ایران مطبوعہ سنہ حال مین جو لکھا ہے کہ شیخ نے کہا کہ " لوگو! نہ مین مستبد تھا اور نہ سید عبد اللہ بہبہانی مشروطہ۔ ہم دونون ایکدوسرے پر فوقیت لیجانا چاہتے تھے " یہ بھی غلط ہے اور شاعری ہے۔ کم ازکم پھانسی پانے کے وقت ایسا نہین کہا اپنے پھانسی دینےوالون کو کہا کہ " جھاپا پیوں مجکو مار ڈالو " یا یہ کہ " اے کمینو! تم سب پاپی ہو گئے ہو "۔

جس عدالت نے مقدمہ کیا اوس مین ۸ - ۱۰ رکن تھے اور امام جمعہ طہران بھی شریک تھے۔ یہان علماء سرکاری

نیز اخبار مین مشہور ہے کہ محمد علی مرزا (شاہ مخلوع) کا پتہ نہین - دونون خبرین صحیح ہین۔ ہمدان تک گویا نصف راہ طہران کی ہے اور یہان سے ۶ دن کا راستہ ہے - وہان کا لشکر ابھی تک مخالف سے نہین ملا - مگر ساڑھے تین ہزار فوج موجود ہے اوس مین تین ہزار (محمد علی شاہ زندہ باد) کا نعرہ لگا چکی ہے - افسر فوج اس فوج کی علیحدہ چھاونی رکھتا ہے

میری تجویز بابت خرچ جنگ

روزنامہ مجلس مین میرا ایک خط شائع ہوا کہ نائب السلطنت سے لیکر افسر محکمہ تک ہر ایک کو ایک ایک ماہ کی تنخواہ خرچ جنگ کے واسطے دینی چاہیئے تاکہ تین لاکھ تومان (۹ لاکھ روپیہ) کم از کم جمع ہو جو روپیہ سخت شرائط پر اجانب سے قرض لیا گیا ہے اوس کو خرچ کرنا ٹھیک نہین - زبانی دعوی آزادی خواہی اور مشروطہ طلبی کا کسی طرح موثر و مفید نہین - اگر قوم ایسا کرے تو ۵۰ تومان (مالہ) مین بھی سفر خرچ مین سے چندہ دون گا ۞

پارلیمنٹ ایران مین شرکت

مین مجلس شورائے ملی مین گیا - ممبر قانون انتخاب بنانے مین مصروف تھے - اس دفعہ انتخاب غالباً بہت زور شور سے ہوگا - اگرچہ بسبب بغاوت بعض جگہ انتخاب عمل مین نہ آویگا - پریسیڈنٹ موتمن الملک بغیر ایک منٹ ضائع ہونے دینے کے کام لیتے ہین - اور واقعی قابل تعریف اور قابل نمونہ رئیس مجلس ہین ۞

رائے زنی نوجوانان

شام کو اس قرائت خانے مین ۸ - ۱۰ آدمی جوشیلے احرار کا مجمع تھا کہ سالار الدولہ ہمدان تک چلا آیا ہے کیا کرنا چاہیئے؟ کسی نے کہا ہمدان توپخانہ مین جلسہ عام کر کے سب کو والنٹیر بنانا چاہیئے - کوئی بولا کہ مجلس شورائے ملی اور وزراء کو عرضی دینی چاہیئے کہ پوری کوشش کرین - بعض کی رائے معلوم ہوئی کہ کوئی خطرہ نہین نہ سالار الدولہ نہ شاہ سابق یہان زندہ وارد ہو سکتے ہین[1] -

شام کو بغرض ملاقات مرتضی قلیخان لیڈر فرقہ اعتدال و ستار خان کے گیا لیکن وقت [illegible]

مرزا ہاشم اصفہانی و ایرانی پالٹیکس

ملاقات کرنے کے لئے مرزا محمد ہاشم اصفہانی سوداگر [illegible] آئے - ان کی [illegible] انجمن [illegible] کمیشن کا نفر [illegible] کے وقت سے میری ملاقات ہے اور ہمارے [illegible] آج سے [illegible] پہلے ممبر ہوئے

---

[1] مین بعض مرتبہ ہندوستان واقعات کو ملا کر اور غور و خوض کر کے [illegible] پالیٹکل [illegible] اور [illegible] کی مداخلت کے جو اسباب سمجھے ہین اون کو سفرنامہ ہذا کے ضمیمہ مین [illegible] کروں گا - (مصنف)

پارلیمنٹ میں بذریعہ ایک تحریر کے البتہ مخالفت شاہ معزول کا اظہار کیا اور دیگر علماء کو مختلف مقامات پر تار دیئے ۔

ملازم کی چوری

آج صبح معلوم ہوا کہ میرا ملازم احمد (جو صرف ۲۰ سال کی عمر کا نوجوان تھا اور اوس کا باپ عباد کے سلسلے میں ہے مجتہدین کے مقربوں میں کہا جاتا ہے) اوس کو شنبہ گذشتہ میں نے غیر حاضری - فریب ہی اور بکررسہ کرنے جھوٹ بولنے پر موقوف کر دیا تھا میری غیر حاضری میں صندوق میں سے دو نوٹ منجملہ ۱۷ نوٹوں کے جو شمار کر کے رکھے تھے نکالکر بھاگ گیا - اوس کی باپ نے کہا کہ شیطان و مردود ہے - میں کیا کروں؟ اوس کی عادت نہ تھی اور خود یہہ لڑکا شنبہ گذشتہ مجھ سے کہہ چکا تھا کہ میں بہت نیک اور سچا تھا کیا کروں شیطان مجکو ورغلاتا ہے - یہ نتیجہ شریف نما مکار آدمیوں پر رحم کرنیکا ہے اوسنے دو روز تک مجھ پر تقاضہ کیا تھا کہ اوس کو ملازم رکھوں - تاہم میں ممنون ہوا کہ میرے سارے نوٹ نہ لیگیا ۔

مہمان خانہ خیابان لالہ زار

شب کو مہمان خانہ خیابان لالہ زار میں گئے - اس میں عالیشان عمارتیں اور باغیچے اور دلکشا مقام بھی ہیں - تقریباً ایک آنہ میں برف کی قلفی (آئسکریم) اور اسیقدر قیمت میں گلاس فالودہ ملتا ہے - ایک شخص جو خادم تھا اوس کو ایک کاغذ ہمارے ساتھی نے دیا کہ رکھ لو - وہ سمجھا کہ کوئی اعلان شاید مشروطہ میں ہے بولا کہ میں شروع میں مشروطہ تھا اب سے بڑھکر مستبد ہوں میرے خسر مشروطہ کے واسطے مارے گئے میرا تمام مال تباہ ہوگیا - اب میں بس نوکری پر مجبور ہوں میں خاصا دولتمند تھا اب تباہ ہوگیا -

یہ تعجیل جو ایرانیوں میں ہے کہ ذرا سی تکلیف سے گھبراکر داد و فریاد کرنے لگتے ہیں اور بعد کامیابی کے اون لوگوں سے بے پروائی برتتے ہیں جن کی مدد سے ترقی کی ہے دونوں عادتیں مضر ہیں - یہہ امر موجب خوشی ہے کہ آخر کار یعنی اب مجلس شورائے ملی اون لوگوں کو جنھوں نے خدمات کی ہیں یا اون کے ورثاء کو آٹھ آٹھ یا دس دس روپیہ ماہوار پنشین دے رہی ہے چنانچہ عموماً جا بجا طرف سے سفارشیں آرہی ہیں ۔

[طہران - ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

سالار الدولہ کا قبضہ ہمدان

آج خبر مشہور ہوئی کہ ہمدان کو شاہزادہ سالار الدولہ نے لے لیا یعنی اون کے آدمی داخل ہوگئے ۔

شربت - سنراور - خربزہ - روٹی جو سب کے آگے رکھی تھی اوس کے کھانے مین مصروف ہنے تھے - یہ انجمن مرکزی حیثیت رکھتی ہے - جگہ جگہ اسنے محمد علی مرزا کے خلاف اور مشروطہ کے موافق تار ہی زمانہ مین روانہ کئے - جن مین سے ۵ شہرون کے جواب بھی آئے جو پڑھے گئے - وہان کے علماء انجمن مرکزی طہران سے اطاعت و اتفاق کا اظہار کیا - انجمن بذا دیکھنے مین ایسی ہی موقر اور با اثر اور تہہ مین اسی قدر جاندار ہے جیسے مسلمانان ہند کی متقدر انجمنین جن کی ہر جگہ شاخین ہوتی ہین اور جن کے نام دوہرانے کی ضرورت نہین یعنی بیرونی نام سنا اندار اور اندر ہیچ - میرے متعلق جناب حاجی آغا نے جو پارلیمنٹ مین از جانب شیراز وکیل ہین بہت تعریفی الفاظ مین تقریر کی اور مین نے بھی کوئی ۵ - ۷ منٹ فی البدیہہ فارسی مین تقریر کی کہ ایران کو بہائیون کی مذہبی اور ڈول کی پالیٹکل سازش نے خراب کیا ایک طرف استبداد اور روس کا خوف ہے دوسری طرف الحاد اور بہائیون کا جو اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے ایران کو نہین چھوڑتے کہ آرام لے - مین نے کہا کہ آپ لوگون کا فرض ہے کہ اخلاق کی درستی اور اتفاق باہمی کے لئے انجمن قایم کرین - اور آپنے ایسا نہ کیا تو یہہ کام ضرور ہوگا - مگر غیر مذہبی طریقے سے جس سے مذہب کو صدمہ پہونچے گا اور جسکے باعث علماء کی وقعت مین اضافہ نہوگا - یہہ زمانہ خاموشی کا نہین - نیز رپل کی بابت صلاح دی کہ علماء ملکر سرمایہ جمع کرین - یہہ سب علماء میرے خیالات سے خوش معلوم ہوتے تھے - مگر بقول اورنگ زیب "واقف از قلوب سالک دہات"

شمران آج سہ پہر کو واسطے ملاقات والاحضرت اقدس نائب السلطنت کے شمران گیا - جو یہان سے ۴ - ۵ میل ہے اور کوئی ۱½ میل تک چڑھائی ہے جگہہ جگہہ کوٹھیان اور باغ کوہ دماوند سب سے اول روسی سفارتخانہ آتا ہے جسکے گارڈ مین سے تہ - ۵ قزاق تھے - اُن کا لباس اُون کا ایرانی قزاقون کا سا - مگر بہت گورے چٹے اور وجیہہ جوان تھے جو انتخاب کرکے بلائے گئے ہین - راستے مین چند قہوہ خانے بھی ہین ✦

حفاظت مکان نائب السلطنت نائب السلطنت ایک بہت بڑے باغ مین مقیم ہین جس کے صحن مین خوشنما حوض ہے اور پانی کے چشمے جاری ہین ایک دو منزلہ کوٹھی ہے جو ہز ہائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی کوٹھی سے کوئی چوتھائی

تھے۔ ان کا فوٹو کا عکس بھی صیغۂ اصلاح کے گروپ مین میری پاس ہی۔ اب ان کے بال سپید ہو گئے۔ مردمان ایران کے خراب عادات و اخلاق سے شاکی تھے۔ پارٹیون مین گروہ ڈماکرات کو حرب ملک اور مُفسد بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ لوگ کبھی کامیاب نہین ہو سکتے۔ ملک مین بیچینی رکھین گے۔ پھر اونھون نے ایک عجیب بات کہی کہ تقی زادہ یقیناً چھپا ہوا بابی ہے اور یہہ کہ تقی زادہ سے پہلے بالشیکل وجود سے ایران مین قتل تھا۔ تقی زادہ نے اوس کو رواج دیا۔ بلکہ وہ تو اسقدر کہتے تھے کہ سید عبد اللہ بہبہانی اوسی کے جوشیلے نوجوان مگر بہت پُر مدبر کے حکم سے مارے گئے[۱]

مین نے لکھا کہ اسلامبول جا کر مین تقی زادہ عقاید وغیرہ کی بابت تحقیقات کرون گا۔

مرزا یحییٰ دولت آبادی	کانفرنس بین الاقوامی یوروپ مین از جانب ایران گئے اون کو یہہ بھی تقریباً کھلا بابی بتاتے

تھے۔ اوس کے ازلی بابی ہونے کے اور لوگ بھی مُقر ہین۔ مین فراغت جانے کے جس کمرے مین اس وقت بیٹھا ہون اوس مین عکسی تصویر مرزا یحییٰ دولت آبادی کی آویزان ہے۔ شکل سے بہت ملائم مزاج اور شریف معلوم ہوتا ہے اور ایک ملائم مشنری سپرٹ اوس کے چہرے سے عیان ہے۔

ملاقات با صدر العلما	صدر العلماء سے بلا معرفت سابقہ صبح ملنے گیا۔ اونھون نے میرے خیالات اصلاح تمدن و اخلاق

از مشہد تا خانقین سے نہ صرف ہم رائی ظاہر کی بلکہ کہا کہ مین خود اس خیال مین ہون کہ اصلاح اخلاق کے لئے علماء کوشش کرین مگر نہ کوئی سُنتا ہے نہ روپیہ دیتا ہے۔ صدر العلماء یہان رئیس بھی ہین اور خاندانی علماء سے بھی ہین پارلیمنٹ سے بھی معقول مشاہرہ پاتے ہین۔ مابعد اونھون نے اصرار کیا کہ مین حوزہ علمیہ (انجمن علماء مجتہدین طہران) کے جلسے مین شریک ہون جو بعد ایک ساعت ہوگا۔

حوزہ علمیہ طہران	چُنانچہ ۳۰۰-۳۵ علماء مُجتہدین جمع ہوئے۔ ایک سلیکٹ کمیٹی ۱۴ آدمیون کی منتخب ہوئی

کہ کار ہا ئے متعلق خدمت اسلام انجام دین۔ حاجی مرزا آقا شیرازی وکیل مجلس ان علماء کے روح روان سے تھے اور بار بار انتظام قایم رکھنے کے لئے اپنی لکڑی زمین پر پٹکتے تھے۔ اکثر لوگ ہنستے تھے جیسے بچون کا مجمع ہوتا ہے۔ چاہو

[۱] بعد ملاقات با تقی زادہ در قسطنطنیہ مجھکو اس بات کے باور کرنے مین بہت تامل ہے (منہ)

خیلے اشتیاق داشتم - خیلے خوشنود شدم" - مین نے کہا جناب عالی کا متشکر ہون کہ مجھے موقعہ دیا - جناب عالی
یہان بہت ہی چھوٹا لفظ نائب السلطنت کے لئے ہے اپنے سے برابر کو کہتے ہین - بلکہ مین مجکو شرمندگی ہوئی -
مین نے والاحضرت کا لفظ استعمال کیا - اوںھون نے کہا کہ آپ کی تعریف مجکو بہت لکھی ہے - مین نے کہا کہ اپنے
خیالات مین نے انگریزی میموریل مین باقاعدہ درج کئے ہین - کہئیے تو پڑھون - اونھون نے فرمایا انشاء اللہ ملاقات
مفصل میکنم امروز خیلے گرفتار ہستم - این چیز را خواہم خواند - مین نے اپنا موریل متعلق بہ اصلاح اخلاق و معاشرت
و یا اور خواہش کی کہ وقت نکالکر اوس کو اور انگریزی پمفلٹ متعلق بہ ایران کو پڑھین - اونھون نے کہا کہ مین آپکا
انگریزی پمفلٹ پڑھ چکا ہون (مین نے اون کو آٹھ ماہ قبل ایران کے پتہ سے بھیجا تھا مگر وہ یوروپ مین تھے)
پھر عمارت موسومہ بہ باغچی طہران مین مکان شاہی مین مفصل ملاقات کا وعدہ کیا - مین چلا آیا - نائب السلطنت جیسا
مین نے اوپر بیان کیا ہے خاصے وجیہہ بلند قامت متین اور خوش خلق آدمی ہین - اور ایران مین مشہور ہے کہ
وہی تمام مدبرین مین عالم کامل ہین - لباس یوروپین رکھتے ہین - مگر اسپر عبا اور ٹوپی ایرانی ہے *

[۱۶ اگست ۱۹۱۱ع = ۱۸ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

ایک غلط خبر آج خبر نہایت گرم ہے کہ بادکوبہ سے تار آیا ہے کہ محمد علی شاہ مخلوع کو ایک قفقازی نے وہان مار ڈالا ہے
مگر بعد مین یہہ خبر بالکل جھوٹ ثابت ہوئی اس کی بنیاد یہہ معلوم ہوئی کہ باکو (فارسی - بادکوبہ) مین یہہ خبر مشہور ہوئی
کہ محمد علی مرزا مارے گئے اور باکو کے قونسل جنرل نے تار اس مضمون کا بغرض استفسار طہران مین دیا - یہان یہہ خبر مشہور
ہوئی کہ مارے جانے کی خبر آئی ہے - بات صرف استفسار معلوم ہوتی ہے کہ خود محمد علی مرزا اور اون کے روسی ہواخواہ
اوس کے مرنے اور فرار کی خبرین طہران وغیرہ مین مشہور کرتے ہین تاکہ تعاقب کرنے والے دھوکے مین رہین *

پارلیمنٹ ایران اور ہیئت مجلس آج ایک دو آدمی ملاقات کو آئے - مجلس دارالشوریٰ مین پھر گیا - قانون انتخاب پر حسب معمول بحث تھی -
ان جلسون مین مجکو رئیس مجلس یعنی جناب موتمن الملک کی باقاعدگی اور سختی بہت پسند آئی کہ وہ ایک
منٹ ضائع نہین ہونے دیتے مجکو ایک رکن مجلس (پارلیمنٹ) سے معلوم ہوا کہ پچھلے ہفتہ جب سپہدار نے وزارت سے

ہے اور باغ کے مقابل بہت چھوٹی ہے۔ باغ اور کوٹھی سپہ سالار اعظم کی ملکیت ہے جو ابھی حال ہی میں وزیر اعظم تھے۔ اور اب بیمار ہیں۔ یہاں کثرت سے ان کی کوٹھیاں ہیں۔ ناصر الملک کا اصلی مکان شہر میں ہے اور وطن ہمدان میں۔ ایک سو سوار و پیادہ وہاں ہر وقت رہتے ہیں اور گارڈ بدلتا رہتا ہے یعنی دو سو آدمی رہتے ہیں۔ تقریباً ایک سو آدمی یعنی ایک کمپنی اب بھی حاضر تھی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نائب السلطنت کو حفاظت کی ضرورت ہے۔ میں ایک منصب دار یعنی فوجی افسر کے خیمے میں ٹھہر گیا۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ نائب السلطنت آرام کر رہے ہیں۔ دو گھنٹہ بیٹھا رہا۔ معمولی خیمہ تھا لیکن فرش قالین کا تھا اور قالین بھی نہایت عمدہ۔ اس عرصے میں ہمارے خیمے سے باہر چند ارمنی

ارمنی گارڈ

(مسلح پولیس) کا مشہور ارمنی کمانڈر چیف جس پر اہل شہر کو بہت بھروسہ ہے اور واقعی اس نے بہت خدمات بھی کی ہیں اور ایک عمدہ فوج بنائی ہے یعنی اس وقت یپرم خان آیا اور درختوں کے نیچے باہر بیٹھا۔ ہماری ان کو بار نہیں ہوا۔ یپرم خان ایک چھریرے بدن کا آدمی ہے جس کا قد متوسط ہے اور چہرہ معمولی۔ اپنی پولیس اور سپاہیوں سے خوب کام لیتا ہے۔ آجکل شہر والے اس کے مداح ہیں۔ مگر چونکہ یپرم خان مذہب کا خیر خواہ نہیں۔ لوگ اس کے خلاف ہر طرح کے خیالات پھیلا رہے ہیں کہ وہ ارامنہ کو قوت دے کر ارمنیوں کی ایک چھوٹی سی ریاست بنانا چاہتا ہے۔ بعد میں ایک شخص نے آ کر مجھ کو کہا کہ جب تک آقا نہ بلائیں آپ کہیں نہ جائیں۔ اور معمولی چاء بھی لایا جو ضروری ہے۔ قطب الدولہ شہر سے آ گئے اور نائب السلطنت کے یہاں سے مدارات کے لئے مختصر قلفی برف اور چاء انھوں نے منگوائی۔ غالباً اسی وجہ سے بعض ایرانی اجنبی کی مدارات اور صرفہ ہونے پر بہت فخر کیا کرتے ہیں ؛

ملاقات نائب السلطنت

اس عرصے میں جناب آخوند کے فرزند آ گئے مجھے بعزت قریب بلایا گیا۔ ناصر الملک نے بحیثیت ایران اگرچہ خود کو مثل شاہان یورپ کے غیر ذمہ دار ظاہر کرتے ہیں لیکن در پردہ معاملات پر خوب نگران ہیں۔ ایک کرسی پر منزل بالا میں بیٹھے تھے سامنے ایک تپائی پر کثرت کے ساتھ ترشے ہوئے تربوز، خربوزہ، انگور وغیرہ میوے طشتریوں میں رکھے تھے قطب الدولہ وغیرہ سامنے کھڑے تھے مجھ کو انھوں نے اپنے سامنے داہنی جانب کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے تمام حیدر آبادی سلام کیا۔ میرے بیٹھنے کے ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ملاقات

تک مشروطہ خراب بنا دی ایران - بہائیان پادشہ ور تکو گفتگو رہی - کل صدر العلماء سے اور آج تک سے اور وکیل عمومی سے
دریافت کیا کوئی شخص بہائیوں کی ابتدائی تعداد بھی بیان نہیں کر سکتا - اور صدر العلماء خراسانی نے کہا کہ ہم ممبروں کے
داخل کرنے میں بہت احتیاط کرتے ہیں کہ ڈیموکرات میں بہائی شامل نہ ہو جاویں - سید محمد رضا کا خیال ہے کہ بہائیوں کی
وجہ سے بیحد خرابیاں ہیں - اگر اون کو آزادی دیجاوے تو یہ خرابیاں دور ہو جاوینگی - کیونکہ اوس وقت معلوم
ہوجاویگا اور یہ لوگ الگ کردئیے جاوینگے - گو پہلے بار بہت بدنام کریگی کہ انہوں نے بہائیوں کو آزاد کر دیا ہے
اس خوف سے مجلس آزادی نہیں دیتی - مگر بہائی خود آزادی نہیں چاہتے - اونکا فائدہ اسی پوشیدہ رہنے میں ہے ؛

درگاہ شہزادہ عبد العظیم

آج شہزادہ عبد العظیم کی زیارت کو گیا - عمارت نہایت عالیشان اور مختلف صحن ہیں - ہزاروں آدمی
جمعہ کو بغرض زیارت اور بیشمار عورتیں طہران سے جاتی ہیں - ریل میں جگہ ملنی بہت مشکل ہوتی ہے
شہزادہ عبد العظیم میں بازار بھی بہت بڑا ہے - چاء اور قہوہ اور شربت کی متعدد دکانیں صحن میں ہیں - عمارت کے اندر
مثل قم کے مختلف کتبے لگے ہوئے ہیں جن میں دعائیں ہیں - چاروں طرف بڑے بڑے آدمیوں کے مقبرے ہیں -
ناصر الدین شاہ جہاں قتل ہوئے وہاں شہزادہ عبد العظیم کے برابر شاہ موصوف کا ایک بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے
جس میں نہایت خوبصورت شیشے کا کام ہے اور ایک خوبصورت سنگ مرمر کے اندر جو قبر پر لگا ہے ناصر الدین شاہ کی
تصویر لگی ہوئی ہے - شہزادہ عبد العظیم میں جانے اور آنے وقت ریلوں میں جگہ نہیں رہتی - اور وہاں اچھے خوش
پوشاک آدمیوں کا ہر جمعرات کی شب کو تیس پچیس ہزار تک ضرور مجمع ہو جاتا ہے سب روضہ میں اور چاروں طرف آبادی
اور باغات میں پھیل جاتے ہیں -

ناصر الدین شاہ نے شہزادہ عبد العظیم کا طلائی گنبد بنایا تھا اور عالیشان مناروں کو بھی - اسی طرح شاہ موصوف نے
قم اور سامرہ کا بھی بنایا ہے - طہران کو بھی ناصر الدین شاہ نے بیحد رونق اور ترقی دی - ناصر الدین شاہ کی نسبت
یہاں کے مشروطہ کے خیالات بہت خراب ہیں - اون کی عورتیں تین سو اور آٹھ سو کے درمیان بیان کی جاتی ہیں
اور ملک کی کسی عورت کو اون سے پردہ کی اجازت نہ تھی - مگر بہر حال ناصر الدین شاہ مذہب میں سخت پختہ تھا - بدقسمتی سے

استعفا دیدیا تھا اور سخت پریشانی تھی - ۵ گھنٹے تک تمام مجلس کے اوکان نے زور دیا - کہ آپ وزارت عظمیٰ (جسکو یہاں رئیس الوزرا کہتے ہین) قبول کرین - مگر اونھون نے انکار کیا کہ ملک مین میرا اثر کافی نہیں ہے - رئیس مجلس کوئی مشاہرہ بھی نہین لیتے - گھر سے نہایت خوشحال و متمول ہین - اوتھون نے وعدہ کیا کہ صمصام السلطنت رئیس الوزراء ہون تو وہ اون کی اعانت اپنے مشورہ سے برابر کرتے رہین گے - رئیس کے معنی ایران مین پریسیڈنٹ کی ہین

جلسۂ ادب یعنی انجمن ڈماکرات مین جانا

شام کو وکیل عمومی ملاقات کو آئے اور مین جلسۂ ادب مین گیا - یہ ایک عمارت ہے جسکے دو حصے ہین - پہلے حصے مین ایک شخص دروازے پر کھڑا رہتا ہے - اور بغیر ٹکٹ کے اندر آنے نہین دیتا - ٹکٹ ممبری فرقۂ ڈماکرات کا ہے - مجکو منجانب ایک ممبر کے بوجہ معرفی یعنی تقریب ہو جانے کے اندر جانے دیا - اندر ایک ایک سپید کاغذ ایک ایک آنہ کو بیچتے ہین - جن کے ذریعے سے چاء - برف - شربت وغیرہ منگاتے ہین - پھر دوسرے حصے مین چارون طرف محرابون (طاقون) مین لوگ بیٹھتے ہین - اور کرسیون پر جن کے سامنے تپائیان لگی رہتی ہین یہان بیٹھکر باتین کرتے ہین - کنارے پر کمرے ہین جن کے اندر میزین اور اخبار ہین اور خانگی جلسۂ ڈماکرات کا ہوتا ہے مین نے اس جلسہ مین سوائے کھانے پینے اور بیکار بیٹھنے کے لوگون کو کچھ کرتے نہ پایا لیکن چونکہ دُنیا مین اکثر لوگ اس مزاج کے ہوتے ہین کہ کھانے پینے اور مجمع کے شوقین ہون اس واسطے یہ ترتیب شاید مُفید ہے - جلسۂ ادب مین صدر العلماء خراسانی ممبر پارلیمنٹ فرقۂ ڈماکرات سے ملا - اصلاح اخلاق کی بابت اون سے مُفصل بحث ہوئی - وہ کہتے تھے کہ آپ لوگ سمجھنے لگے ہین کہ فرقۂ ڈماکرات ملک کا خیر خواہ ہے ٭

[۱۷ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۲ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو کونسل خانۂ انگریزی مین خط لکھا کہ واسطے حصول پاسپورٹ کارروائی کی جاوے کہ مین ترکستان کے راستہ ریل سے مشہد مقدس مین جا سکون اور مرزا محمد ہاشم اصفہانی جو کل شمران جا نیوالے ہین اون کے گھر پر خط دیدیا کہ انگریزی کونسل کو پہونچا دین وہ ملاقات کو جانے والے ہین ٭

سید محمد رضا رکن پارلیمنٹ سے ملاقات

آقا سید محمد رضا ممبر پارلیمنٹ (فرقۂ اعتدال) بغرض ملاقات آئے اون سے تین گھنٹہ

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے +

طہرانی عورتون کی حالت

سلسلۂ زیارت حضرت شاہ عبد العظیم مین مجکو مختصراً لکھنا چاہیئے کہ طہران کی خاتونین عموماً سواے اوپر کے بُرقع کے فرانسیسی لباس وطرز کی مقلد ہین - صرف ایکدفعہ ایک عورت کا لباس زیر برقع دیکھنے کا اتفاق ہوا - اوس نے غالباً عمداً برقع برطرف کردیا تھا - نہایت خوشنما لباس ہوتا ہے - یہان عورتین ہوا خوری کو باغون مین (چہرہ پر برقع ڈالکر) جاتی ہین - چنانچہ کسی شاعر نے یہی مضمون کس خوبصورتی سے باندھا ہے ؎

"برقع برخ افگندہ برد ناز بہ باغش + تا نکہت گل بیختہ آید بہ دماغش"

اور چونکہ نیک چلن اور بد چلن عورت مین فرق نہین لہذا عموماً ان کے اخلاق خراب اور فاسد مشہور ہین جس مین مبالغہ ضرور ہوگا - مگر جب یہان کے لوگ اسقدر زور سے شاکی ہین تو یہ اون کی بدنامی بلاوجہ اور محض تہمت نہین ایران کے دوسرے شہرون مین یہ اخلاقی خرابی کمتر بیان کی جاتی ہے +

[ہفتہ - طہران - ۱۸ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۳ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

چندہ خورد برد

مین نے طہران مین مشہور آدمیون مین دریافت اور تلاش کیا کہ آخر ایسے آدمی کون ہین جن پر روپیہ کے معاملے مین اطمینان ہو سکے - ایک شخص وکیل عابا نامی جو خود تاجر ہے کہتے ہین کہ اوسنے بسبیل آغاز لوگون سے قومی بنک خواہ امداد مشروطہ کے نام سے ایک لاکھ تومان سے زیادہ جمع کیا تھا - اس طرح پر کہ عورتون نے اپنا زیور تک دیدیا تھا اس جوش مین کہ قومی بینک بنے گا اور ملک کی رفاہ ہوگی - مگر یہ اُمیدین نقش بر آب ثابت ہوئین - کوئی صحیح اور سچا حساب اوسنے نہین دیا - یہان تک کہ کئی کمیشن پارلیمنٹ کی بیٹھین اور کئی وزیرون نے حساب جانچا - دو کمیشنون نے حساب کو غلط اور چند وزراء محکمۂ مال نے صحیح بتایا - بہت سا روپیہ لوگ کھا گئے - اور کہا جاتا ہے کہ جن اخبارون نے زیادہ اعتراض کیا اون کو بھی دیا گیا اور بعض نامور مدبرین کو دیا گیا - نتیجہ یہ ہوا کہ معاملہ دب دبا گیا - لیکن قومی چندون کا اعتبار درمیان سے اوٹھ گیا - روپیہ کے مقابلہ مین راہ آہن حسینی کے واسطے جو اپیل کیا جاوے اور اُمناء مقرر کئے جاوین یہ لوگ کیا دیتے ہو؟

مفصلہ ذیل صحیح آدمی ایران مین معلوم ہوئے اور مین بخوشی اون کے نام درج کرنا چاہتا ہون :-

اون کے زمانے مین ایران کی ترقی مین مُلّا حائل تھے اور روس ناصرالدین شاہ کے خلاف بہت سخت سازش بذریعہ علماء کے کیا کرتا تھا اور ملّا اون کو رشوت دیتا تھا۔ اوس کا وزیر علی اصغر خان امین السلطان تمام کامون کو بگاڑتا اور روس کی چالون پر کام کرتا تھا۔ اس وجہ سے مین خود ناصرالدین شاہ کی ذات پر زیادہ الزام عائد نہین کرسکتا مگر وہ زمانہ ایسا تھا کہ روس بظاہر کسی قسم کی مداخلت معاملات مین نہ کرتا تھا۔ بلکہ نرمی سے۔ رشوت سے۔ دھوکے سے کام نکالتا تھا۔ اب کھلم کھلا دھمکی۔ نئے تہذیبی اور خفیہ سازش ورشوت جاری ہین ÷

ڈماکرات سے بحث آج کئی ڈماکرات سے بحث ہوئی اور مین نے اون کو سمجھایا کہ تم علماء کے خلاف جو کچھ کرتے ہو وہ بالکل غلط اور مضر ہے۔ تمھارا یہ اصول کہ قوائے روحانی وسیاسی کا انفکاک کیا جاوے ایسا ہے کہ سلطنت ایران کا کوئی مذہب باقی نہ رہے۔ ڈماکرات اپنے خیالات مین بہت تعصب رکھتے ہین۔ ایک دو آدمی اپنے خیالات مین کسیقدر متزلزل ہوتے ہین ÷

مرزا ہاشم و ڈماکرات آج مرزا ہاشم اصفہانی شب کو ملنے آئے۔ وہ بھی کہتے ہین کہ مین نے ڈماکرات کو سمجھایا کہ تم مشتبہ آدمیون کو نکال دو تاکہ بہائیت کا شبہہ نہ ہے اور وہ مصروف ہین کہ اپنی پارٹی کو صاف کرین۔ اگر ایسا ہو تو بہتر ہے مگر میرے نزدیک جبتک بہائیون کو آزادی کامل نہ ملے اون کے شر سے محفوظ رہنا مشکل ہے ÷

مرزا یحیٰی دولت آبادی جو رکن مجلس تھے اور متہم بہ بابیت ہین (ازلیت یعنی مرزا صبح ازل د علی محمد باب کے مرید نہ کہ بہاء اللہ کے جو کہ مظہر خدائی کا دعویٰ کرتا تھا) اون کی نسبت سید محمد رضا سے دریافت کیا۔ اون کا خیال ہے کہ اوس کا کوئی خاص مذہب اور عقیدہ نہین ایک تعلیم یافتہ اور لامذہب شخص ہے۔ نجف مین آقا سید محمد سید نے اون کو معروف بہ بابیت بیان کیا تھا۔ مگر بہت لوگ اون کو باوجود بابیت اچھا کہتے ہین۔ میرا بھی یہ خیال ہے کہ اپنے دین وعقائد کی حفاظت کرنے کے باوجود معاملات وتعلقات مین صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ فلان شخص کیسا ہے۔ اوس کا برتاؤ۔ عادات۔ اخلاق۔ معرفت و تربیت کسدرجہ کی ہے؟۔ اگر اس کسوٹی پر وہ ٹھیک اوترے تو بعض خاص عقاید کی وجہ سے نفرت کی کوئی وجہ نہین۔ اور سید رضا صاحب جو بہت کٹے مسلمان ہین اون کی تعریف سے مجھکو اطمینان ہوا کہ مرزا یحیٰی اسقدر خطرناک شخص نہین

کرائی گئی۔ اونھون نے اپنے رئیس کا بنیہ پرسنل اسسٹنٹ (دفتر) مستشار السلطان کو حکم دیا کہ میری سمرقی وزیر داخلہ اور وزیر عدلیہ سے کرین حالانکہ مجکو کوئی خاص کام وزیر عدلیہ سے نتھا۔ بہرحال کل ملون گا۔ دربار کچہری کی عمارتون کو کہتے ہین جو ناصرالدین شاہ کے بنائے ہوئے محل مین جس شاہ کے بیرونی حصے مین ہین یا نصف محل مین انگریزی وایرانی وضع کی بڑی بڑی عمارتین ہین جیسے پرانی دلی ولکھنؤ کے مکانات ہین لیکن یہہ بہت بڑے بڑے ہین ؂

[۱۹ راگست ۱۹۱۱ء = ۲۴ رشعبان ۱۳۲۹ھ]

تعارفات ایرانی | ایران مین بول چال مین بہت تکلف اور اخلاق کا خرچ ہے جسکے کچھ نمونے پہلے بھی لکھ چکا ہون لیکن عام بول چال مین جو استعمال کرتے ہین وہ یہہ ہے مثلاً وقت ملاقات کہین گے "مرحمت عالی زیاد (یا) لطف شما زیاد۔ سایہ عالی کم نشود (یا) سایہ شما کم نشود"۔ جب کسیکو پکارین گے تو اگر وہ سمجھا نہین تو کہیگا (جون) یعنی ای میری جان آپنے کیا کہا؟ - قربانت شوم - فدایت شوم - عام الفاظ ہین - جب مین رئیس مجلس دار الشوری سے ملا جنھون نے وزارت عظمی سے انکار کردیا تھا۔ تو اونھون نے فرمایا "انشاء اللہ از سرکار ملاقات خواہم کرد"۔ جب ملاقات کیجیے یا کوئی کلمہ اخلاق کی کی نسبت کہیئے تو وہ کہیگا "بندہ چاکر آقا ہستم"۔ جب کبھی آپ کوئی انکسار کا فقرہ کہین تو عرب یا ایرانی کہیگا "استغفر اللہ"۔

وزیر داخلہ سے ملاقات | آج مین پھر کابینہ نائب السلطنت مین گیا اور رئیس کابینہ مستشار السلطان نے حسب الحکم مجکو وزیر داخلہ قوام السلطنہ سے ملایا۔ ایک وجیہہ جوان انگریزی کپڑے پہنے بیٹھے تھے۔ دس بارہ آدمی اور مختصر کمرون مین تھے۔ اوس وقت مین اپنے مقاصد کو تفصیل کیساتھ کیسے بیان کرسکتا تھا۔ اونھون نے پوچھا کہ کہان کے رہنے والے ہو؟ مین خود اپنے حالات بیان کرنے سے قاصر تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وزیر عنا یہان کا روزانہ اخبار مجلس جس مین برابر مہر اذکر ہے ملاحظہ نہین کرتے مگر اپنے خیالات بابت اصلاح اخلاق مردم اور بابت مشہد ریلوے بیان کئی۔ اول الذکر کے متعلق پرچہ مجلس مورخہ ۲۴ رشعبان دیا جس مین دستور العمل درج ہے۔ اور بابت ریلوے اونھون نے کہا اپنے خیالات لکھکر دیجیے۔ چنانچہ واپسی پر ۱۳-۱۴ دفعات مین نے لکھین۔ مین چند منٹ وہان بیٹھا رہا۔ اسقدر مجمع مین ملاقات کا طریقہ نامناسب ہے۔ مگر یہہ وزیر کچھ زیادہ ذہین یا معاملات پر غور کرنے والا نظر نہ آیا۔ ممکن ہے کہ اس منصب پر ملاقات مین [illegible]

(۱) والاحضرت نائب السلطنت۔

(۲) جناب موتمن الملک رئیس دارالشورائے ملی۔

(۳) مشیر الدولہ وزیر عدلیہ۔

(۴) جناب مرتضیٰ قلیخان رکن مجلس عضو فرقہ اعتدالیئین۔

(۵) حاجی سید احمد صراف۔

(۶) جناب ارباب جمشید پارسی رکن مجلس شورائے ملی۔

(۷) جناب شہزادہ سلیمان مرزا رئیس فرقہ ڈماکرات۔

(۸) مسٹر شوستر مشیر خزانہ امریکائی۔

ایرانی قرضہ برائے ایران مین دیانتدار اور صحیح آدمیون کا بورڈ ہوا ور قیام حکومت پر اطمینان کافی ہوجاوے تو خود ایرانی کئی کروڑ روپیہ اپنی گورنمنٹ کو آسانی سے قرض دے سکتے ہین۔ مگر بالعجب والعار کہ نہایت اطمینان سے دوسری ہمسایہ سلطنتون سے قرض لیے چلے جاتے ہین اور ہمسایہ مہاجن خوشی سے قرض دیتا ہے اور دونون مین جو تباہ ہونے والا ہے وہی غالب کا یہ شعر بھول جاتا ہے ؎

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہان ✤ رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ایران کی حالت بالکل ایک ناعاقبت اندیش فضول خرچ نوجوان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ تھوڑی سی رقم لے لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کون سی بڑی بات ہے اسی وسیع جائداد مین سے ادا کر دونگا۔ مگر مہاجن اوس کو ایسی خوبیات مین مبتلا کر دیتا ہے کہ ڈکنیز کے بدقسمت لارڈ کی طرح وہ پھر قرضے مین مبتلا ہوجاتا ہے یہانتک کہ مہاجن خوش ہوکر نیلام کے زمانے تک سوچ

تابا بخت۔ یہ سب قرضہ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۱۱ء تک ۲۱ سال میں لیا ہوا ہے ✤

آج روزنامہ مجلس نے یہ لیکچر جو ضرورت حالیہ ایران کے عنوان سے تھا چھاپنا شروع کیا ہے ✤

عمارت دربار سہ پہر کو دربار مین نائب السلطنت سے ملنے گیا۔ وہان معلوم ہوا کہ آپ کا بینہ (دفتر) مین ہین۔ اطلاع

نظم قومی یہ ہے :-

پیام دوشم از سپہر می فروش آمد	ہوش بادہ کہ یک شئے بہوش آمد
ہخامنش[۱] چہ خدا خواست منقرض گردد	سکندر از پے تخریب دار کوش آمد

پھر قومی خائنان معاصران کا ذکر ہے جسکو انہوں نے دوستی کے خوف سے ظاہر نہیں کیا - آخر میں کہتا ہے :-

وطن فروشی ارث است و این تعجب نیست	چراکہ آدم از اول وطن فروش آمد

عارف کا نغمۂ قومی (درد انگیز)

ہنگام می و فصل گل و گشت چمن شد	از باد بہاری تو بہ از زاغ و زغن شد
از ابر کرم خود یہ رے رشک چمن شد	دل تنگ چو من مرغ قفس بہر وطن شد

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ !
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

خوابند و کیلان و خرابند وزیران	بردند بسرقت ہمہ سیم و زر ایران
مارا نہ گزارند بہ یک خانۂ ویران	یارب بستان داد فقیران ز امیران

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

از خون جوانان وطن لالہ دمیدہ	وز ماتم سرو قدشان سرو خمیدہ
در سایۂ گل بلبل از این غصہ خزیدہ	گل نیز چو من در غم شان جامہ دریدہ

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ !
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

[۱] ایک قدیم بادشاہ عجم کا نام ہے جو سب سے اول گذرا ہے اور دارا سب سے آخر تھا - منہ

قیاس غلط ہو ۔

قوام السلطنۃ کے علاوہ وزیر عدلیہ مشیر الدولہ سے بھی ملنا تھا مگر وہ اوس وقت جلسہ وزرا میں تھے ۔

عارف شاعر طہران

طہران میں ایک شاعر عارف قزوینی ہے - اوس کی عمر تقریباً ۴۰ سال کی ہے شراب بہت پیتا ہے اور چانڈو بھی - لیکن اب چانڈو چھوڑ دیا ہے اس وجہ سے اوس میں سوداویت کا زور ہے اور طبیعت پریشان رکھتا ہے - قومیات میں بھی کہتا ہے اور غزل بھی - ایک عورت سے تعلق رکھتا تھا وہ اوس سے بُری طرح پیش آتی تھی - ایک جلسے میں وہ آئی اوسی وقت باہر جاکر ایک غزل کہی اور اندر آنے کے بعد لوگوں کے سامنے پڑھی اور سب کو سخت رقت میں لایا - یہہ ایک درویش منش آدمی ہے اور لوگ اُس کی بہت قدر کرتے ہیں مگر کسی سے ایک پیسہ نہیں لیتا - مفصلہ ذیل غزل ایک دوست کو زبانی یاد تھی واقعی نہایت موثر اور شیرین ہے :-

بے خبر از سر کوے تو سفر خواہم کرد	ہمہ آفاق ز جور تو خبر خواہم کرد
فتنہ چشم تو اے رہزن دل تا بہ سر است	ہر کجا پاے نہم فتنہ و شر خواہم کرد
گلہ زلف تو با روز سیہ خواہم گفت	صبح محشر شب ہجر تو سحر خواہم کرد
وقت پیدا اگر از دیدۂ خونبار کنم	مشت خاکے ز غم یار بہ سر خواہم کرد

پھر اوس کو مخاطب کرکے کہتا ہے ؎

گفتہ بودم بہ رہ عشق تو دل خوش دارم	بہ جہنم کہ نشد فکر دگر خواہم کرد
تیر مژگان تو روزے ز کمان گر گزرد	اولین بار منش سینہ سپر خواہم کرد
خلق گویند اگر از کوچۂ معشوق مرو	گر رود سر من ازان کوچہ گذر خواہم کرد

اب اوس نے عہد کر لیا ہے کہ عشقیہ شعر نہ کہوں گا - صرف قومی شعر کہتا ہے - چنانچہ آج کل تمام شعراء قومیات اور وطنیات میں مبتلا ہیں اور کوئی پرچہ اخبار ایسا نہیں ہوتا جس میں ادبیات کے عنوان سے قومی نظمیں اور [illegible] نہیں ہوتے - بہت سے قومی راگ بھی لوگوں نے بنائے ہیں جن کو نہایت موثر لہجے میں پڑھتے ہیں - عارف کی ایک

مرا ز آتش هجرت گداختی یکسر	چه شد که این همه مستوجب عتاب شدم
سوال کرد ز من عارفی از پیر و بیان	وفا چه دیدی و من عاجز از جواب شدم

ایک شعر ہے حسن بیں محمد علی شاہ بہادر کے استبداد صغیر کے زمانے میں حملہ کیا ہے یہ شعر ہجریانہ تھا۔ یہ اوس زمانہ کا ہے جب محمد علی مرزا نے چند احرار کو قتل کیا اور پھانسی دی تھی۔ اور صدر العلما اور تقریباً سات آٹھ آدمی سفارت عثمانی میں پناہ گزین تھے :- ع

ز زلف بر رخ همچون قمر نقاب انداخت	فغان که هاله بر خسار آفتاب انداخت
هلاک ناوک مژگان آنکه سینهٔ ما	نشانه کرد و براو تیر بیحساب انداخت
رهانه کرد دل از زلف خود به استبداد	گرفت و گفت تو مشروطی طناب انداخت
ازان زمان که رخت دید چشم اندر خواب	قسم بچشم تو عمر مرا بخواب انداخت
براه بادیهٔ عشق عارفی میگفت	خوش آنکه سر بره یار در شتاب انداخت

قرض لینے کی عادت یہاں نہایت پڑھے لکھے اور مہذب نوجوانوں میں مانگنے اور قرض لینے کی عادت ایسی ہے کہ علیگڈھ کالج کے نہایت بگڑے ہوئے طلبا میں بھی ویسی نہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ سب مفلس ہیں بلکہ نمائشی اخراجات بہت رکھتے ہیں۔ جہاں قرض کا کسی نے تقاضا کیا دوسرے سے مانگنے میں باک نہیں دوسرے سے دستگرداں قرض لیکر دیدیا۔ لیتے وقت واپسی کا ارادہ ضرور ہوتا ہوگا بشرطیکہ یاد رہے۔ اگر دینے والا مانگنے میں غیرت کرے تو حساب برابر ہوجائیگا مگر میں ایک شخص مفلس آدمی سے واقف ہوں کہ میں نے قرض کے نام مگر دیدینے کی نیت سے اوس کو ایک قران کھانا خریدنے کے لئے دیا تھا کہیں اور سے اوس کے ہاتھ لگ گیا اور وہ مجبو اصرار سے دیگیا ۞

سکرٹری اتفاق و ترقی سے ملاقات انجمن اتفاق و ترقی میں گیا۔ یہ بھی شام کو مثل ڈماکراٹ کے جمع ہوتے ہیں۔ گھنٹہ بھر تک اون کے سکرٹری کو اپنے مقاصد سمجھائے اور کہا کہ جب تک اخلاق مردم درست نہ ہونگے نہ اتفاق ممکن ہے نہ ترقی نیز اسلام کی صحیح تعلیم ہونی چاہیے۔ اونھوں نے کہا کہ نشر تعلیم کی ضرورت ہے۔ میں نے جواب دیا

از رشک همه روی زمین زیر و زبر کن
غیرت کن و اندیشهٔ ایام بتر کن

مشت گرت از خاک وطن هست بسر کن
اندر جلوی تیر عدو سینه سپر کن

چه کج رفتاری ای چرخ چه بدکرداری ای چرخ!
سر کین داری ای چرخ - نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

از دست عدو نالهٔ من از سر درد است
جان بازی عشاق نه چون بازی نرد است

اندیشه هر آنکس کند از مرگ نه مرد است
مردیست اگر هست همین وقت نبرد است

چه کج رفتاری ای چرخ چه بدکرداری ای چرخ
سر کین داری ای چرخ - نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

عارف ز ازل تکیه به ایام نداده است
دل جز به سر زلف دلارام نداده است

جز جام به کس دست چو خیام نداده است
صد زندگی ننگ به یک نام نداده است

چه کج رفتاری ای چرخ چه بدکرداری ای چرخ
سر کین داری ای چرخ - نه دین داری نه آئین داری ای چرخ

عارف کی نسبت کہتے ہین کہ اپنی عاشقانہ غزلون کی وجہ سے تاج السلطان دختر شاہ ناصر الدین کو اوس نے مجبور کیا کہ دوستی و آمد و رفت پیدا کرے - اوس کی ایک غزل جو اس بارہ مین بہت لطیفہ ہے درج کرتا ہون - ایرانی محاورہ کے مطابق "پدر سوختہ خیلے قشنگ گفتہ" :- ؎

ز غم چشم تو بے پا من از شراب شدم
ز وقت خرقهٔ شیخ آب آتشین میخواست

خدا خراب کند خانه‌ات خراب شدم
میان میکده من از خجالت آب شدم

ز مهر روی تو لبریز گریه ام چه کنم
اگر صبح خون مرا بیگنه بریخت چو شمع

ز پای تا سر و سر تا بپا سحاب شدم
که در عداد شهیدان او حساب شدم

آخر تک مقابلہ کرتا رہا۔ اس سے ایران کو ہمت ہوئی اور بختیاریوں نے مع سپہدار کے طہران فتح کیا۔ ستار خان کا نام تمام یورپ اور مہذب دنیا میں مشہور ہے ٭

ستار خان کے بعض ساتھیوں اور بعض دیگر مبایک مفسدوں نے بالعموم اہل طہران پر رعب ڈالنا شروع کیا اور شہر میں پچھلے سال جنگ کی۔ وہ قتل کیے گئے اور بھاگ گئے۔ ان لوگوں نے ستار خان کو بھی اپنے پاس سے نہ چھوڑا اور ستار خان کو زبردستی روکے رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹانگ زخمی ہو گئی ٭

ستار خان کی گفتگو اور بہادری

ستار خان ایک عالیشان مکان میں ساکن ہے جس کا کرایہ ہمارے سکے میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے۔ مکان دو منزلہ اور فرش سنگ مرمر یا خشت کا ہے۔ ایک دو ملازم ہیں۔

میں اور مترجم نظام اور ایک جوان مسمی حاجی ناصر التجار (جن کی زمینداری کردستان میں ہے اور یہاں وہ سخت ڈیماکریٹ میں شمار ہوتے ہیں) ہم تینوں ملنے گئے۔ میری طرف سے اطلاع دی گئی کہ ایک ہندی مشتاق ملاقات ہیں۔ ہم پہونچے۔ تصاویر جو اخباروں میں چھپی ہیں اون ہی قدر سے مشابہ ایک شخص موجود پایا گیا۔ اوپر کی منزل میں لکڑیاں سہارے سے چلنے کے لئے برابر رکھی ہیں۔ زمین میں بستر بچھا تھا۔ ہم بھی برابر صاف فرش پر بعد سلام سنت اسلام کے بیٹھ گئے۔ مختصر طور پر مخاطب کے کارناموں کی تعریف کی۔ سردار ستار خان ایک ناتواں شخص ہے مگر دماغ عمدہ رکھتا ہے۔ سردار نے ہمارے واسطے چاء منگائی۔ ایران کے پالٹکس کی متعلق نہایت شاکی تھے کہ وزراء نے تمام کام خراب کر دیا ہے نہ ملک میں امنیت کی نہ عوام کو خوش کیا۔ مجھے یہ انعام دیا کہ میری ٹانگ کو زخمی کیا۔ میں نے کہا کہ مسلمانوں کو آپکی ضرورت ہے۔ آپ کو دل شکستہ نہ ہونا چاہیے۔ تب ستار خان نے کہا کہ مجھ سے نائب السلطنت نے کہا تھا "کہ تو نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟" میں نے جواب دیا کہ ایران کی رفاہ کے واسطے اگر ٹانگ میں رسی باندھ کر شہر میں تشہیر کرتے اور بعد میں مار ڈالتے تب بھی میں خوش تھا۔ مگر ملک کی بھلائی کے لئے تو کچھ کرتے ٭

ستار خان کی نصیحت راقم کو

اُس نے گفتگو میں مجھ سے کہا کہ اگر تم کچھ کام خدمت ملک کے لئے کرو گے تو تم کو بدنام کر کے قید یا قتل کر دیں گے ٭

کہ محض تعلیم درستی اخلاق کے لیئے گویا بیکار ہے مثلاً ساٹھ سال سے جب طہران مین مدرسۂ دارالفنون امیر نظام مرحوم نے قائم کیا ہے ایک حد تک یوروپین تعلیم کم و بیش طہران مین ہے اور فرنگستان مین بھی لوگ تعلیم کے لیئے جاتے ہین مگر اخلاق صحیح یعنی شراب خواری و تریاک کشی - خواہش خبیرہ مین کمی واقع ہوئی ہے یا زیادتی؟ اون کو ماننا پڑا کہ کمی نہین ہوئی - پھر اونھون نے کہا کہ ملک مین امنیت نہین ہے مین نے تسلیم کیا - مگر کہا کہ امنیت نہ ہونے کے باوجود سب کام ہوتے ہین مین نے کہا کہ مجمع اتفاق و ترقی اس کام کے لیئے کیون سعی نہین کرتا؟ - یہہ طے ہوا کہ قبیل معاودت کسی موقع پر مین اون کے سامنے لکچر کرون گا - مگر موقع نہ ملا ٭

اس انجمن کی تعداد طہران مین تقریباً دس بارہ ہزار ہے - ان کے پریذیڈنٹ وہان موجود نہ تھے - سب لوگ کہتے تھے کہ ہم کو آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا ٭

[۲۰ راگست سنہ ۱۹۱۱ع = ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ]

آج میرے لیکچر کا ایک حصہ روزنامہ مجلس مین چھپا ہے جس مین غیر قومون سے رشوت لینے اور حفظان صحت کی طرف توجہ کرنے اور تنبا کو نوشی کے خلاف تقریر کا حصہ درج ہوا ہے - یہہ لیکچر روزنامہ مجلس مین ۸ - ۱۰ نمبرون مین ختم ہوا ہے اس کا پڑھنا ہم اہل ہند کے فائدے سے خالی نہین اور ایک خاص اخلاقی کوڈ یا مجموعہ خیالات ہے اسکو حتی انشاءاللہ بطور ضمیمہ سفرنامہ ہذا کے ساتھ شامل کرون گا ٭

ملاقات ستار خان سردار ملی

صبح کو ایک گاڑی کرایہ کرکے ایک ہمدانی رئیس زادہ اور مترجم نظام کے ساتھ ستار خان سے ملاقات کے لئے گیا - ستار خان نے ایران مین سب سے اول آزادی کی جنگ کا جھنڈا بلند کیا تھا - اور تبریز جسکی آبادی دو لاکھ ہے تقریباً ہم شہر اوس کے ساتھ تھا اور ہم مخالفت - مگر اس چہارم شہر بین سے وقل پندرہ ہزار لشکر اوس نے تیار کیا - کل شہر پر قبضہ کیا اور ۱۰ ماہ تک شاہ سابق محمد علی مرزا سے جنگ کی اور باوجودیکہ کوشش کے

ئے یہانپر یہہ نکتہ تاریخی بھولنا نہ چاہیئے کہ جب لے انداز کوششون کے قریب تھا کہ تبریز چند روز مین فاقہ کشی سے مبتلا ہوکر دروازے کھولدے اور سب مشروطہ قتل ہو جاوین تو روس نے فوراً تبریز کے باہر فوجین بھیجدین اور ان کی جان بچالی - مطلب یہہ تھا کہ اگر بادشاہ کا تسلط تبریز پر ہوگیا تو سب راملک بالکل مطیع ہوجائیگا - روس کو موقعہ مداخلت کا نہ رہیگا - دونون پلّے برابر رہنے چاہئین ۔ (مصنف)

کہ آپ کے متعلق کسی کے خیالات برے نہیں اور تعریف کرتے ہین۔

ایران کی قومی کمزوری مگر قومی قوت

مابعد روس کا ذکر ہوا۔ نہایت صحیح بات ستارخان نے کہی کہ ایران قومی فوج سے کام لے سکتا ہے صاف عرض فوج کچھ نہیں۔ مین نے بہتیرا کہا کہ ملک کو تیار کرد۔ مگر نہ مانا۔ مجھ سے کام نہین لیتے کہ مین سنبد و چپ رل جاؤن گا۔ جس شخص کی شہرت ہفت ممالک مین نیکنامی کے ساتھ ہو غیر ممکن ہے کہ وہ اپنی عزت کو بیچ ڈالے۔ مین اسقدر بے حمیت نہین کہ "سترف غودرا کہ بہ ہفت مملکت مشہور است لفروشم"

ستارخان اور سالارالدولہ

مین نے کہا بعض کہتے ہین کہ سالارالدولہ (برادر شاہ مخلوع) کو جس نے اس وقت کرمانشاہ مین جنگ ہے سالار ملی (ستارخان) نے بلایا ہے۔ ستارخان نے جواب دیا۔ بات یہہ ہے

مین نے وزراء سے کہا تھا کہ سالارالدولہ کا محمد علی مرزا کے ساتھ یوروپ مین رہنا مناسب نہین اوس کو یہان بلالو اور مشروطہ کے ماتحت کرلو۔ وزراء نے قبول کیا اور کہا تم لکھو مین نے تار دیا۔ وہ رشت تک آیا۔ یہان سے ممانعت ہوگئی اوس نے مجھے اطلاع دی مین نے وزراء سے کہا کہ تم نے کیا کیا؟ اور مجکو جھوٹا کیا۔ اب وہ دوسری نقشہ کشی مخالفت دولت کریگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اب وہ دوسرے ارادہ سے آیا ہے اور لوگون کو میرا تار دکھاتا ہے۔

ستارخان اب زیادہ فربہ ہے اور عادات مین شاید وہ سادگی نہین جیسی چاہیئے۔ پارلیمنٹ اسکو چارسو تومان یعنی تقریباً گیارہ سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیتی ہے۔ اور واقعی جس شخص کی جرات اور تلوار نے پارلیمنٹ قائم کی اور تقریباً سو چھوٹی بڑی لڑائیون مین محمد علی شاہ کے لشکر کو تبریز مین شکست دی اور روس کو بڑھنے ندیا اوس کے لئے یہ معاوضہ زیادہ نہین۔ جو شریر لوگ ستارخان کے گرد ہوکر طہران مین فساد کیا کرتے تھے اور لوگون سے بنام مجاہد روپیہ وصول کرتے تھے سردار اسعد کی کوشش سے وہ سب متفرق ہوگئے سلاح لے لئے گئے۔ مگر اونھون نے ۸ گھنٹے تک سلطنت سے سخت جنگ کی ستارخان نے اثنائے گفتگو مین کہا کہ تمام وزراء اور مجلس مستبد ہے۔ مشروطہ کو صرف تین لوگ مانتے ہین صمصام السلطنت بختیاری (اب رئیس الوزراء ہے) اور نائب السلطنت اور ٹھیکرات۔

ستارخان اول فارسی بہت کم جانتے تھے اب بولتے اور سمجھتے ہین۔ یہہ اصلا ترک آذربائیجانی اور ایک کاشتکار

ستارخان اور پالٹیکس

بابت پالٹیکس گفتگو ہوئی اور جنگ تبریز کے متعلق اوںھون نے چند قصے بیان کئے کہ اسوقت
یہ حالت ہے کہ سب روس سے ڈرتے ہین - میرے پاس روس کا کونسل جنرل تبریز مین آیا تھا کہ ہم اپنا گارڈ پچاس
آدمیون کا بڑھانا چاہتے ہین - مین نے کہا کہ یہان قومی فوج مین سے کسیکی مجال نہین کہ تم کو گزند پہونچا سکے اور
محمد علی شاہ والے اگر ایذا دین تو مین ضمانت کرتا ہون کہ مین اون کا مقابلہ کرون گا اور اون کو مغلوب کرون گا -
لیکن جو کوئی سوار تمھارا اپنا آیا مین وعدہ کرتا ہون کہ اوس کے بدن پر ایک کپڑا باقی نہ رہیگا اور تمام اسلحہ اور لباس
لیلون گا اور اوس کو برہنہ چھوڑ دون گا - چنانچہ مدت تک روس کا کونسل جنرل خاموش رہا - جب طہران فتح ہوا تو میرے
پاس ایک چٹھی لفافہ لے آیا - چونکہ دولت مشروطہ کا حکم تھا اور طہران مین عمل محمد علی کا اوٹھ گیا تھا مین نے مجبوراً اجازت
دی اور روس کا گارڈ تبریز مین بڑھ گیا - بلکہ پھر روس کی فوج داخل تبریز ہوگئی - ستارخان کا یہ خیال بالکل صحیح تھا - مگر گذشتہ
روز اول پہلی دفعہ دبنے کے بعد حکومت طہران کو بدقسمتی سے ہمسایہ سلطنتین روس و انگلستان جا دبیا اور زیادہ تر بیجا
دباتی ہین اور خوف ہے کہ یہی لیل و نہار رہیگا اور پارلیمنٹ کا زور ٹوٹ گیا تو روز دبائین گی یہان تک کہ ملک کی
آزادی کو ہضم کر جاوین گی مگر اس طرح کہ یہہ نہ معلوم ہو کس دن اوس کی آزادی سلب ہوگی - مین نے کہا کہ اخبار حبل المتین

سپہدار خان کی واپسی معرفت ستارخان

مین کچھ عرصہ قبل مین نے صلاح دی تھی کہ قومی فوج ہر جگہہ تیار کیجاوے اور ستارخان کو افسر کیا جاوے
کہ غیر ممالک مین اس کا اثر بہت اچھا پڑے گا - ستارخان نے کہا کہ مین نے کابینہ (مجلس وزرا) کے
حضور اسقدر کہا تھا کہ دس اچھے آدمی مجکو دیدو - مین روپیہ اور لشکر نہین چاہتا - تمام ملک مین پھرون گا اور ہر ولایت
مین امن کر دون گا - سب نے کہا بہت اچھا مگر پھر منحرف ہوگئے - مجھ سے اطمینان نہین رکھتے - حالانکہ جب سپہدار
فرنگستان جاتے تھے تو ابھی مجکو نائب السلطنت نے کہا کہ وہ ناراض ہین تم جاؤ اور لے آؤ مین فوراً گاڑی مین سوار ہوکر
گیا اور سپہدار کو سمجھا کر لے آیا - کیونکہ اون کا جانا بہت خطرناک تھا اور نائب السلطنت کہتے تھے کہ وہ جائین گے
تو مین بھی چلا جاؤن گا - اوس وقت میدان محمد علی مرزا کیلئے خالی رہتا - کیونکہ گھر کے لئے مالک ضرور ہے - نائب السلطنت
اور وزیر اعظم کے جانے پر سلطنتین محمد علی مرزا کو قبول کر لیتین - مجکو کہنے لگے کہ اد سے فرار کیا - مینے یقین دلایا

اور اوچھلتے تھے کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر آیا تو سولی پر لٹکایا جائے گا۔ تماشا میسر آئیگا۔ مجھکو نہ ایسے تماشے پسند ہین اور نہ بہہ اُمید ہے کہ گرفتاری ہو۔ فراری بالکل بادہ قرین قیاس ہے۔ نیز دولت ایران اعتقد رخائف ہے کہ باقاعدہ قصاص نہین لے سکتی۔

[۲۱ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۷ شعبان ۱۳۲۹ھ]

حاجی آغا سرخنہ اعتدال سے ملاقات اور ایران کے پالیٹکل خطرات

آج صبح آغا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی۔ ڈیڑھ گھنٹے تک یہان کے پالٹکس کے متعلق باتین رہین۔ اونھون نے کہا یہان سب لوگ پریشان اور خانہ جنگی مین مبتلا ہین اور حزب اعتدالین ناکارہ اور اپنی کثرت پر نازان ہے کہ جب چاہین گا ڈماکراٹ کو برباد کردون گا۔ ڈماکرات کے خوف سے اُمرا و علما ہر دو برکنار ہین اور مشروطے سے ڈرنے لگے ہین۔ فرقۂ ڈماکراٹ کو اپنے مقاصد حاصل کرنے مین نہ خدا کا خوف ہے نہ جان لینے مین یا تہمت لگانے مین باک۔ ارامنہ مسلح ہین اور قواعد سیکھتے ہین۔ ایکدن ان سے اور ڈماکراٹ سے خوب چلیگی کیونکہ دونون اپنا نفوذ چاہتے ہین کہ تمام دفاتر اور محکمون پر قابض ہو جاوین ارامنہ ابھی فاموش ہین مالود باہم دولت کا کام کرین گے اور مدعی ہون گے۔ مین نے کہا جب کیبنٹ (کابینہ) وزرا فرقہ معتدلین سے تھا تو کس وجہ سے تمام محکمون مین ڈماکرات بھر دئے۔ اونھون نے جواب دیا کہ طہران کی فتح کے بعد ہی اونھون نے جلدی سے اپنے آپ کو بھر لیا اور قبل آنے ناصر الملک بہادر کے کابینہ ڈماکراٹ (انقلاب) ۷ ماہ تک رہا اوس نے بھی مدد کی ٭

ارامنہ سے خوف کی بابت مین نے کہا یہ مسئلہ فوری نہین۔ روس کی بابت مین نے کہا کہ ہمیشہ خوف ہے حاجی نے تسلیم کیا۔ مین نے کہا کہ خدمت اسلامی یعنی اصلاح تمدن نقشہ مشہد ریلوے بنانے اور انجمن مہیا کرنے کیلئے چند روز کا قیام ایران مین کافی نہین۔ اس سوال پر کہ مین اگر تبعیت انگریزی سے یعنی انگریزی رعیت ہونے سے جدا یک زبردست میسر ہے استعفا دیدون تو مجلس شورای ملی مین انتخاب ہو سکتا ہی یا نہین؟ اونھون نے کہا کہ دورہ آیندہ سخت شورش اور لڑائی کا ہوگا۔ اعتدالی و ڈماکراٹ مین سخت کشمکش ہوگی اس دورہ مین ممکن نہین کہ دوسرا کام آپ کر سکین اس لئے بہتر ہے کہ ایک شعبہ اخلاق متعلق معارف قائم کیا جاوے اور آپ اس مین مقرر ہون جس طرح

آخر مین ستار خان نے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ اس تنہائی مین اوس کی طبیعت بہلانے مین ہم نے مدد کی ہم نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا اور واپس آئے ٭

ولادت شاہ احمد مرزا کی عید

آج شام کو بوجہ ولادت شاہ (سلطان احمد مرزا) یہان کی سرکاری عمارتون پر مثلاً امپیریل بنک ایران - پوستخانہ - محکمہ پولیس طہران وغیرہ پر چراغان تھے اور سلیقہ کے ساتھ روشنی تھی چونکہ یہان ہر جگہ برقی روشنی ہے لوچراغ مہیا کرنے کی ضرورت نہین عمارتون کے گرد ہالہ بنا لیا جاتا ہے - اور لمپ اور شیشون کی دوکانین کثرت سے ہین وہان سے لیمپ منگالئے جاتے ہین - اب کہ ملک مین خانہ جنگی اور افسردگی ہے اسلئے روشنی عام طور پر نہ تھی - سلطان احمد شاہ کی ولادت کی خوشی گویا مشروطہ کی حمایت کا اظہار ہے سب بڑی روشنی دار الشورائے ملی (پارلیمنٹ) کے اندر تھی جہان خاص آدمیون کو اندر جانے کی اجازت تھی - ہم کو اندر بیٹھنے کی جگہ تھی سپاہیون نے روکا مگر پھر اجازت دیدی بشرطیکہ جسقدر کرسیان خالی ہین اوسی قدر آدمی جاوین مین بیٹھ گیا - تھوڑی دیر کے بعد جب اون کے قریب کی کرسی خالی ہوئی تو وہان جاکر موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات کی اور ملاقات کا دن مقرر کیا اور جس خوبی سے وہ پارلیمنٹ کا کام کرتے ہین کہ ایک منٹ بھی ضایع ہونے نہین پاتا اوس کی داد دی - ہندوستان مین بھی ایسی باقاعدگی نہین - سابقاً پریسیڈنٹ بیچارے ایسے ضعیف تھے کہ بقول حاجی آغا پارلیمنٹ ایران بچون کا مکتب معلوم ہوتی تھی - مین نے مجلس مین دیگر ممبران پارلیمنٹ سے بھی ملاقات کی بعض نے میری تقریر کی جو مجلس مین چھپ بہی ہے تعریف کی - صمصام السلطنت وزیر اعظم کو بھی آج دیکھا بلند قامت اور مضبوط اور سادہ لباس شخص ہین ٭

شاہ سابق کی محصوری کی خبر

آج قبل مغرب مشہور ہوا کہ رپورٹران اخبار کو وزارت خانے مین بلایا گیا - کوئی عمدہ خبر ہے - مابعد کو معلوم ہوا کہ خبر یہ ہے اور کل بسبب تعطیل غیر معمولی ضمیمہ (اشاعۃ فوق العادۃ) کے ذریعہ سے شائع ہوگی کہ ساری دار الحکومت مازندرانی کو لینے کے بعد جس مقام (قلعہ) مین شاہ سابق محمد علی مرزا محصور ہین دو تین طرف سے دولت (گورنمنٹ طہران) کی فوجون نے اوس کا محاصرہ کر رکھا ہے - نوجوان بہت خوش تھے

نہین کین۔ مگر اس نازک موقع پر پارلیمینٹ ایران کے دونون فریقون نے اون کو اختیار دیدیا کہ جو چاہین سو کرین۔ کیا وجہ کہ وزرا اور کو بنیاد سے کھود کر نہ پھینک دین۔ مطلب یہ تھا کہ کسی گروہ کے چندیا اکثر آدمیون کی بدیانتی سے اصل چیز جسکے وہ نام لیوا ہین بگڑ نہین جاتی۔ مین نے کہا تھا فوج کو پہلی درست کرو۔ اوس کے اخلاق بہتر کئے جاوین۔ حکماً نمازادن کو پڑھائی جاوے۔ اگر ایسا کام کروگے تو روس کا مقابلہ ممکن ہے ورنہ سب تجاویز لغو ہین۔ خطرہ اجاتب قریب نظر آرہا ہے ؛

مسٹر شوسٹر اور ایرانی غیرت

ایک اخبار نیویارک ہیرالڈ آیا۔ مسٹر شوسٹر دو ماہ سے یہان مشیر خزانہ ہوئے ہین اور صوبیا امریکہ کے اکثر اخبارون کی عادت جھوٹ اور مبالغہ کی ہے اوکھون نے اس نوجوان کی تعریف مین زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کیے کہ تمام طہران اور دوزرا مین تہلکہ اور رعشہ تھا۔ شوسٹر نے اون کی ہمت بڑھائی اور نقشہ جنگ کے لئے تیار کیا اور ایران کو بچایا اور آدھ گھنٹے مین اپیل شایع کردیا اور والنٹیرون کو طلب کیا۔ اس مین شک نہین کہ مسٹر شوسٹر کی خدمات خاصکر روس کی مالی تعدیات کم کرنے اور ایرانیون کی عادت کے خلاف روس سے نہ دبنے مین بہت کچھ لایق تعریف ہین۔ لیکن یہ مضمون ایسا تھا کہ ایک باغیرت ایرانی کو ناگوار معلوم ہونا چاہیئے تھا جبکہ سب کو خائف اور بزدل اور فن جنگ سے ناواقف بیان کیا گیا۔ حالانکہ یہ بیان غلط ہے [۵۱] مگر یہ لوگ شوسٹر پرستی مین اسقدر غرق ہین کہ مین نے بہت سمجھایا کہ اس مضمون کا ترجمہ سرکاری گزٹ مین شایع ہونا مناسب نہین لیکن اون کی سمجھ مین نہ آیا۔ مین نے کہا کہ واقعات سے تم لوگ ثابت کر رہے ہو کہ تم مین خود بہ حکومت کرنیکا مادہ نہین اور روس کو حق ہے کہ تم پر حکومت کرے۔ میری اسلامی غیرت تقاضا نہین کرتی کہ اس مضمون کے ترجمے مین مدد دون۔ اگرچہ مسٹر شوسٹر کا مین سچا ثنا گو ہون۔ مگر تم دوسرون کا سہارا ڈھونڈنے کی جگہ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونا سیکھو!

---

[۵۱] اب مین سمجھتا ہون کہ وزرا مردود خائف تھے اور محمد علی مرزا کے آنیسے اپنے ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ چکے تھے بلکہ پارلیمنٹ کو کمزور کرنے اور ڈیماکراٹ کا زور توڑنے کے لئے غالباً اکثر امرا و وزرا کی سازش شاہ کے ساتھ تھی بلکہ روس کے اشارون پر چلتے تھے۔

جی جائے اصلاح تمدن میں مصروف رہیئے۔ کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ مین نے اس کام کو اپنے مذاق کے موافق پایا اور کہا کہ اگر مناسب طریقے سے مجکو معاون کیا جاوے تو آمادہ ہوجاؤن گا۔ حاجی آغا صاحب عقل و دماغ کے شخص ہین اور اونھون نے ٹھیک کہا کہ محمد علی مرزا کو روس نے اسلئے بھیجا تھا کہ جو روپیہ ہمنے قرض لیا ہی اور جو بندوقین خریدی ہین وہ ختم ہوجاویں اور ہم مفلس رہ

جمہوری و مشروطہ کے متعلق بحث

آج دن بھر مختلف مباحثون مین گزرا۔ اول منترجم نظام نے کہا کہ ایران کے لیے جمہوری سلطنت لازم ہے۔ مین نے کہا کہ ناقابل عمل اور بیکار مباحثے سے فائدہ نہین جب تک روس و انگلستان و بختیاری و قشقائی کرد و ترد و شہسوان شیخ محمرہ متفق نہ ہون حکومت جمہوری کا ہونا ممکن نہین۔ ایک صاحب جو روزنامہ استقلال کے آرٹیکل نویس تھے اور مجھ سے ملنے آئے تھے اون کی تعلیم بھی نجف کی ہے۔ بولے کہ صرف چار عقلا کی ضرورت ہے کہ ایک جگہ بیٹھکر مشورہ کرین اور ایک پروگرام بناوین جس طرح اکیلے نادر نے ایران کو اور کئی ملکون کو فتح کیا اور چند انگریز بہ قوت عقل ہند پر قابض ہین اس طرح چند آدمی جو عقل سے کام کرین جمہوری بنا سکتے ہین۔ مین نے کہا اب بھی نابالغی شاہ مین جمہوری حکومت ہے۔ اگر آسمان سے فرشتے آگئے اور اونھون نے مدد کی تو نام بھی جمہوری کا شایع ہوجاوے ان لوگون کے ہوائی خیالات سے تعجب ہوتا ہے آج کی خرابی کی خبر نہین اور سو دو سو برس کے خواب دیکھتے ہین ÷

شعائر اسلام کی سمیت

مہمان خانہ لالہ زار مین چند آدمی بیٹھے تھے ایک فتح کی خبر آئی مین نے تجویز پیش کی کہ اس خوشی مین مناسب ہے کہ ایرانی نماز جماعت جمعہ کو سمیت دین اور مثل اسلامبول نائب السلطنت و وزرا و افسران فوج و پولیس اور تمام ارکین دفاتر وغیرہ نماز مین حاضر ہون اور ایک عمدہ وعظ متعلق بہ اخلاق دیا جاوے سب نے اور خاصکر ایک جوشیلے بزرگ معتضد السلطنہ نے کہا کہ نہایت اہم اور ضروری تجویز ہے اور لوگون کو جذب کرنے اور بدگمانی دور کرنے کے لیے بھی بہتر ہے مگر ایک صاحب نے مخالفت کی کہ میرے خیال مین یہ مضر ہے۔ ملاؤن کا رسوخ بڑھیگا اس سے خطرہ ہے۔ تب مین نے کہا کہ اگر امر دائر ہو ملاؤن کے رسوخ بڑھنے اور اسلام چھوڑ دینے مین تو کونسی شق اختیار کرو گے بولے کہ ملاؤن کے رسوخ بڑھنے کو مگر یہ شخص خاموش تھا۔ پھر مین نے کہا کہ وزرا نے تبلیغ ان مین کیا کیا ہانتین

پریسیڈنٹ پارلیمنٹ سے ملاقات و گفتگو

آج صبح جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات ہوئی - وہ عمارت پارلیمنٹ مین اپنے دفتر مین تھے - آدمی بہت شریف - سادہ مزاج - متین اور باوقار ہین - جس قدر میرے خیالات تھے کہ شعائر اسلام کو طہران اور دیگر شہرون مین رواج دیا جاوے - نماز جمعہ مین وزرا و بادشاہ سے لیکر سپاہی تک حاضر ہون - وعظ کئے جاوین - باہر شہرون مین بھی ایسا ہی ہو - مثل حجاز ریلوے کے مشہد ریلوے بنائی جاوے اصلاح اخلاق و تمدن کے لئے سعی کی جاوے - دولت عثمانیہ سے اتفاق کیا جاوے - ان سب باتون کو اونھون نے قبول کیا کہ نہایت عمدہ ہین - مگر کہا کہ ریلوے کہان سے شروع ہو؟ - مین نے کہا مشہد مقدس سے اونھون نے مال اور مسافر کے پہونچنے کے اشکالات بتائے - اس کو مین نے قبول کیا اور بالعکس اس کے یہ طریقہ نہ دیکھا کہ کسی بندرگاہ سے شہر تک شروع ہو - اونھون نے یہ بھی کہا کہ ایران مین عملی غور کرنے والے کم ہین اور زیادہ نقل کرنے والے ہین ؂

آج مین ذکر کر رہا تھا کہ بعض لوگ نماز با جماعت افواج وغیرہ کے مخالف ہین اون مین ایک ہندی بھی ہین - ایک لاابالی نوجوان نے بے پروائی سے بولا کہ اس نماز سے کیا فائدہ ہے جس مین صرف اوٹھنا بیٹھنا ہے - مین تو دل مین نماز پڑھتا ہون - مترجم نظام نے انگور اون کے سامنے سے اوٹھا لئے کہ اب دل مین انگور کھا لو - اس قسم کی چند لغویات نوجوان نے اور کہین - مین نے کہا فضول باتین نہ بکو جس نماز کا پیغمبر نے حکم دیا ہے اس کی نقل اوتارنی یا تضحیک سخت حماقت و بے دینی ہے - اگر تم دہریہ بھی ہو تو ہندوستانی مسلمانون کو طہران مین بدنام نہ کرو - لا مذہبی کی رو ہر جگہ جاری ہے - مابعد اس ہندی نوجوان نے عذر کیا اور میری غیبت مین لوگون سے میری بہت تعریف کی کہ فلان شخص مین سچا اسلامی جوش ہے - میرا مطلب اس قصہ کے بیان سے یہ ہے کہ کیسا ہی آزاد خیال مسلمان ہو اگر کوئی شخص اسلام پر زور دیوے اور سمجھاوے تو وہ متاثر ضرور ہوگا - البتہ جن لوگون کو وہ اپنے سے کم لیاقت سمجھتا ہے بوجہ نخوت اون کا کہنا نہ مانیگا لہذا ہر دینی مشن اور کام مین نو تعلیم یافتہ لوگون کی شرکت لازم ہے ؂

آج پھر میرے دارالفنون کے لیکچر کا وہ حصہ روزنامہ مجلس مین شایع ہوا جو شراب اور تنباکو کے متعلق تھا -

اسلام و رہبانیت رات کو ایک صاحب سے بحث ہوئی بولے اسلام محض سیاست تمدن اور اخلاق کا نام ہے روحانیت اوس میں مطلق نہیں - میں نے کہا کیا کہتے ہو - روحانیت کے متعلق آیات و احادیث بیان کیں - بولے کہ روحانیت سے مراد رہبانیت ہے - میں نے کہا کہ روحانیت بندہ او انسان کے تعلق کا نام ہے اور یہہ تو وہ تھا اسلام نے جگہہ جگہہ سکھائی ہے - یہہ شخص قرآن و حدیث و تاریخ مذاہب سے بہت واقف تھا اور وہی سید حسین تھا جو ملاؤں کے اثر پھیلنے سے خائف تھا ؛

ایران و عرب اس مادہ میں بھی بحث ہوئی کہ ایران کے عادات و اخلاق غیر قوموں خصوصاً عرب کے ملنے سے بگڑ گئے میں نے کہا کہ تاریخ پڑھو عجم کے عادات اسلام سے پہلے اسقدر ذلیل تھے کہ آجکل سے بھی کسیقدر بدتر ظلم اور اسراف بیحد تھا تعیش بیحد تھا - نکاح میں بیٹی اور بہن تک حلال تھیں اسلام نے عجم کے اخلاق کو بہتر کر دیا نہ کہ بدتر - بلکہ برخلاف اس کے عجم نے عباسیوں کے زمانے میں عرب کے اخلاق کا ستیاناس کر دیا جن عاقبت اندیش ایرانی نے عرب کے خلاف روزانہ حبل المتین طہران میں لکھا تھا وہ ایران و اسلام دونوں کا دشمن تھا خیالات کو ہیجان میں لاتا تھا - اس مضمون کی وجہ سے جو مرزا آقا خان نے لکھا تھا روزانہ حبل المتین کو مجلس شوری نے بند کر دیا تھا اس مضمون میں نہایت جوشیلی عبارت میں بتایا تھا کہ تمدن عرب نے ایران کو تباہ کر دیا اور سوائے مذہب کے عرب کی سب چیزیں بری ہیں - مرزا آقا خان ایک زبردست منشی تھا جس کو مدت ہوئی پھانسی دی گئی تھی ؛

ایک حبشی کی چوری ایک لڑکا جو میں نے محمد علی نامی ملازم رکھا تھا آج شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ علاوہ دو تومان کے نوٹ چرانے کے وہ میری ایک ہنڈوی کوک اینڈ سنز کی جو بنکوں کے نام تھی چرا لے گیا - یہہ (۱۰) دن کا ذکر ہے - بدون وصول تو نہ کر سکتا تھا لیکن مجھکو بیچ میں ضرورت ہوئی تو سخت مشکل پڑتی - خیر پولیس میں رپورٹ کرنے کی دھمکی دی - اوس کا باپ کسیقدر معقول آدمی معلوم ہوا اور اپنے بیٹے کو جو شاہزادہ عبد العظیم گیا تھا اور اوس کا مقصد فرار تھا تلاش کر کے ہنڈوی لے آیا ؛

[۲۲ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

ایران سے کہتا ہے کہ مین محمد علی کو سمجھاؤنگا۔ تم ریل وغیرہ کے امتیازات (ٹھیکے) مجکو دیدو۔ بظاہر ایران اس کو منظور نہ کریگا ٭

[۲۴ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

سخت تکلیف رہی رات بھر تپ اور درد جسم و تشنگی کا غلبہ تھا۔ مین نے بدپرہیزی یہ کی کہ ایکدن مین کئی میوے تربوز و انگور کئی دفعہ کھائے۔ انگور یہان اسقدر سستے ہین کہ ایک دو پیسے کے انگور دو آدمی مشکل سے کھا سکتے ہین صبح کو شربت بنفشہ و عناب شہر مین تلاش کیا۔ نہ ملا ٭

طہران کی صبح یہان ایک نہایت بدنما دستور ہے کہ گویا صبح ڈیڑھ دو گھنٹے دن چڑھے تک سوتے ہین اور اس سے پہلے دوکانین تک بند رہتی ہین۔ ٹریم نہین چلتی۔ صرف کہین کہین چائے والے وہ بھی دیر مین آتے ہین۔ یہ بھی فرنگی معائب کا وہ حصہ ہے جو طہران نے سیکھا ہے لیکن رمضان مین تو اگر عصر تک نہین تو ظہر کے بعد تک تو ضرور بالکل خواب غفلت کا سامنا ہوتا ہے ٭

{۲۵ اگست ۱۹۱۱ع = یکم رمضان ۱۳۲۹ھ}

پہلا وعظ مسجد شاہ مین عصر کے وقت مترجم و آقائے معظم السلطان مجکو لے گئے کہ مسجد شاہ مین بڑا مجمع ہے۔ تہذیب اخلاق کے متعلق تقریر کرون۔ ایک منبر کہین سے لاکر صحن مین نصب کردیا۔ مین نے کوئی ڈیڑھ یا دو ساعت تک فارسی مین تقریر کی۔ اُصول دین کی تشریح ۴۰-۴۵ منٹ تک۔ پھر عدل کے ذیل مین مکارم اخلاق اور ایران کی موجودہ خرابی پر نہایت جوش و سختی سے اعتراض کیا کہ لوگ نہایت متعجب ہوئے۔ شراب۔ چانڈو۔ عمل قوم لوط۔ اسراف۔ عیاشی۔ قماربازی۔ نااتفاقی۔ اس مین سے ہر چیز کو بتایا کہ ایران کو خراب و تباہ کر رہے ہین اور یہ تباہی دولت صفویہ کے آخری زمانے سے بہت جلد جلد بڑھ رہی ہے۔

تاریخ بیداری ایران آج ایک عربی کتاب تاریخ البابیہ کا ایک حصہ و رسالہ صور اسرافیل جسکا اڈیٹر مرزا جہانگیر بہت سال تھا جسے محمد علی شاہ نے قتل کیا تھا پڑھا۔ اس سے ۳۰ سال قبل کے دلچسپ اور عبرت انگیز واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ اور روس کا ہاتھ ہر سازش مین نظر آتا ہے ٭

دورود اخبارون کا بند ہونا

روزنامہ استقلال بوجہ کمی نقدینگی کے بند ہو گیا ہے۔ اخبار ایران نو اس وجہ سے بند ہو گیا کہ اوس نے روس پر اور روس کے بلجیک عہدہ دارون پر سخت حملہ کیا تھا۔ یہان گو باوجود پارلیمنٹ اور مشروطے کے بوجہ جنگ کے ہندوستان سے کم آزادی ہے۔ اخبارون کی مالی حالت بھی خراب ہے۔ مگر پارٹیان اپنے اپنے فنڈ سے اخبارون کے نقصان کو ایک حد تک بھرتی ہین۔

طہران - ۲۳ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۹ شعبان ۱۳۲۹ھ

ایک رسالہ کی تصنیف

آج دن بھر ایک سلیس پمفلٹ کے لکھنے مین مصروف رہا جس مین مختصر طور پر میرے کل خیالات بابت اصلاح ایران تھے۔ بنسل باریک ۲۰ صفحے نوٹ پیپر کے لکھے۔

(۱) اصلاح وتہذیب اخلاق (۲) مسئلہ بہائیان و مسلمانان (۳) مسئلہ ڈماکراٹ وانقلاب (۴) مسئلہ مستبدین و مشروطہ (۵) اتحاد با عثمانیہ (۶) تقلید فرنسہ (۷) رواج شعائر اسلام (۸) درستی قشون (فوج) پر نوٹ لکھے۔

مہمان خانۂ لالہ زار

شام کو مہمان خانۂ لالہ زار مین گیا۔ واقعی ایسا بارونق مقام کھانا کھانے کا ہندوستان مین نہین مل سکتا۔ باغ و برقی روشنی و صاف میز و بینچ و تپائیان اور آب جاری۔ ایک شخص ایک کمرے مین ہارمونیم بھی بجاتا تھا۔ فارسی و انگریزی دونون قسم کے راگ تھے۔ ایک حب الوطنی کا راگ مصنفہ عارف بہت موثر تھا یعنی ؎

از خونِ جوانانِ وطن لالہ دمیدہ ۔ اس کو جسقدر جوش سے پڑھین کم ہے۔

ڈماکریٹ و نائب السلطنت

آج معلوم ہوا کہ اکثر ڈماکراٹ واقعی نائب السلطنت جناب ناصر الملک سے عقیدت نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ ناصر الملک سپہدار کے حامی ہین مگر بوجہ خوف علانیہ ظاہر نہین کرتے۔

جنگ مازندران ~~روس کی چال~~

یہہ جنگ مازندران کے پہاڑون مین جاری ہے اور ۲-۳ دن سے کوئی خاص خبر نہین آئی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ واقعی محمد علی شاہ کے پاس بہت لڑنے والے ہین۔ روس نے یہہ چال اس واسطے کی ہے کہ ایران نے جو قرضہ لیا اور دس ہزار بندوقین اعلے درجے کی خریدین وہ ختم ہو جاوین۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب

عجب نہین کہ وزارت استعفا دے یا روس مداخلت کرے۔

{ طہران - ۲۶ر اگست ۱۹۱۱ء = ۲ر رمضان ۱۳۲۹ھ }

وزرا کا استعفا و پارلیمینٹ

آج خبر مشہور ہے کہ وزراء نے استعفا دیا۔ مگر معلوم یہ ہوا کہ صرف استعفا کی دھمکی دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روس کے متعلق امتیازات وغیرہ کا مسئلہ نہین بلکہ اندرون ملک مین انتظام قائم کرنے کے لئے وزرا کو غیر معمولی اختیارات دینے سے مجلس خاصکر ڈماکرات اس واسطے ڈرتے ہین کہ ہم جو تجویز و تقریر کرتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ ہماری زبان و قلم کو کابینہ (مجلس وزرا) بوکدے۔ اور ملک کی آزادی مین خلل ڈالے۔

{ طہران - ۲۷ر اگست ۱۹۱۱ء = ۳ر رمضان ۱۳۲۹ھ }

ملاقات با کونسل انگلش

صبح ہی شمران واسطے ملاقات کونسل انگلستان گیا۔ پہاڑ پر ایک وسیع ٹکڑا جس مین دس ہندوستانی سوارون کا مجمع بطور گارڈ ہے اور ایک باغ مین سفیر انگلستان و کونسل کے مکانات ہین جنہین ایران نے دولت انگلستان کو بہ زمانۂ ناصرالدین شاہ قاچار بطور اظہار دوستی دے رکھا تھا۔ یہ وہی مقام ہے جہان ۷-۸ ہزار ایرانی مظفرالدین شاہ کے آخر زمانے مین پناہ گزین ہوئے تھے۔ ایک کچے پکے مختصر مگر خوشنما بنگلے مین کونسل مقیم ہین۔ ملاقاتی کارڈ جانے پر ڈرائنگ روم مین بٹھایا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آدمی ۲۷-۲۸ سال کی عمر کا آیا۔ اوس نے میرا پاسپورٹ بغرض اجازت سفارت روس مین بھجوا دیا ہے۔ ابتک منظوری نہین آئی۔ وحید الملک جو آجکل ممبر مجلس شورا ہے ملے ہین فارسی مین اون کا اور مسٹر براون کا شاگرد ہے۔ یہ وائس کونسل فارسی کم جانتا ہے۔ بہت خلیق اور سخت ڈماکرٹ ہے۔ کونسل نے پوچھا طہران کی کیا حالت ہے؟ مین نے اپنے خیالات ظاہر کیے۔ کہا "علماء کے خلاف ایران مین جوش ہے یا نہین؟" مین نے کہا اگر علماء نے اپنی حالت درست کرکے فعالیت اختیار کی تو فبہا ورنہ البتہ لوگ اونکو چھوڑ دین گے۔ ڈماکرٹ کی نسبت وائس کونسل کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ جلد بازی کرتے ہین۔ مین نے کہا کہ اس وقت دو ہی آن کے خلاف ہے ملا اور روس کے خلاف ہین۔ امرا اور اشراف اون کے خلاف ہین کونسل نے کہا کہ "مین بھی اون سے کہا کرتا ہون کہ تم غلطی کرتے ہو کہ یکبار تم نے دونون قوتون کی مخالفت شروع کی جنہی

پارلیمنٹ کا اجلاس اور وزراء کی حاضری

رمضان مین عشا کے بعد مجلس شورٰی ملی منعقد ہوتی ہے وہان گیا - جہاڑون مین علاوہ شمعون کے برقی بتیان بھی قمقمون مین لگی تھین اور ہال کا نظارہ بہت خوبصورت تھا - بحث دلچسپ تھی کہ مختلف خانہ بدوش اقوام (ایلات) اور چھوٹے مذاہب (مثلاً موسائی - عیسائی - مجوسی کو) کسقدر ممبر دیے جاوین -

یہ شور اول (یعنی فسٹ ریڈنگ) قانون کا تھا - مگر سخت تعجب ہوا کہ بختیارون کو صرف ایک وکیل دیا گیا حالانکہ اونھون نے مشروطیت قائم کی اور انھین کی مدد سے اب بھی محمد علی شاہ مخلوع سے جنگ ہے - یہ بھی معلوم ہوا کہ اُنھون نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے دو رکن مجلس مین ہونے چاہئین - اسی وجہ سے اونھون نے ایک آدمی بھی اس مجلس مین نہ بھیجا - برخلاف اس کے ارامنہ کو بجاے ایک کے دو رکن دیے جانے تجویز کیے گئے - اور ایک چھوٹا سا فرقہ کلدانیون کا ہے جس کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہین - روس کو ایک ممبر جدا - بعض ممبرون نے اعتراض کیا کہ کلدانی مسیحیون کی ایک شاخ ہے اون کو ارامنہ کے ساتھ ملانا چاہیے - حساب کی رو سے ارامنہ کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اون کے لیے دو رکن بہت ہین (یہان یہ اُصول ہے کہ لاکھ آدمیون کی جماعت کو ایک وکیل دیا جاوے) اسپر بہت بحث ہوئی کہ تعداد وکلا کتنی ہو بعض لوگ کہتے تھے کہ ۱۲۰ ہے اس پارلیمنٹ مین تو صرف (۷۰) جگہہ سے لوگ منتخب ہوئے تھے - پچاس مقامات سے کوئی انتخاب ہی نہین ہوا - لیکن اس مسودہ مین کل ۱۴۵ ممبر تجویز کیے گئے ہین - مجلس مین آج سب وزراء آئے تھے اور ایک تجویز لائے تھے جس کی تفصیل معلوم نہ ہوئی - وزراء چاہتے تھے کہ مسئلہ ضروری ہے (غالباً روس نے کچھ امتیازات طلب کیے ہین) آج ہی بحث ہو مجلس نے انکار کیا - آخر کار ۸ ممبرون کی کمیشن کے سپرد کیا گیا کہ اوّل وہ رپورٹ کرے - مابعد مجلس ووٹ دے - وزراء بظاہر ناراض ہوکر مجلس سے اوٹھ گئے - تھوڑی دیر کے بعد دیگر مباحث ہوتے رہے - وزراء باہر رہے - برقی روشنی کبھی بجھتی تھی اور پھر فوراً روشن ہو جاتی تھی - آخر رئیس نے مجلس کو ختم کیا - اسپر ہم لوگ باہر چلے آئے - بعض ممبران بھی اپنے گھر چلے گئے - کوئی گاڑی مین بیٹھکر اور کوئی پیدل ۲ - ۳ منٹ کے بعد معلوم نہین کیا وجہہ ہوئی - فراش اور ملازم دوڑے تاکہ سب کو واپس بلائین ہم نے نصف گھنٹہ انتظار کیا کوئی وجہ معلوم نہوئی - پھر بعض ساتھی رہ گئے کہ خبر منگوائین گے - ظاہرا معاملہ نہایت نازک ہے

شبہہ ہے کہ وہ بہائیون کے اثر مین ہین جب تک اس شبہہ کو دور نہ کرین گے کبھی ادن کو کامیابی نہ ہوگی۔ لوگ کہتے ہین
تقی زادہ بہائی نہین ازلی ہے۔ لیکن درصل یہہ سب خیالات یکطرفہ ہین اصل رائے تقی زادہ کی نسبت وہ ہے جو بعد
ملاقات قسطنطنیہ مین نے قایم کی وہ بعد مین درج کی جائیگی۔

دوسرا وعظ مسجد شاہ مین — آج مین نے مسجد شاہ مین پھر وعظ کہا۔ مجمع پہلے سے زیادہ تھا اور کئی ممبران پارلیمنٹ تھے۔
مضمون یہہ تھا کہ عرب نے عجم کے اخلاق کو بقول بعض جہان ایران خراب نہین کیا۔ اخلاق عجم پہلے سے بہت خراب تھے
عرب سادگی اپنے ساتھ لائے۔ اور پھر مین نے اخلاق اسلام بیان کئے کہ وہ کیا ہین؟۔ اور کہا کہ کسی مذہب مین
یہہ اخلاق دکھادو۔ یہہ اخلاق مین نے اپنی تقریر نجف اشرف مین بیان کئے ہین جو ضمیمہ مین درج ہین۔ اور تاریخ
سے بتایا کہ اصل اسلامی اخلاق کے پھیلنے کا موقعہ بوجہ خانہ جنگیون کے ایران کو ملا ہی نہین۔ صرف ابتدائے زمانہ
شاہان صفویہ مین سو برس تک ملا تھا۔ اوس وقت ملک آباد تھا۔ متفق تھا۔ ترقی پر تھا۔ مگر سو برس کے بعد
صفویہ بھی بگڑنے لگے۔ { طہران۔ ۲۸ اگست ۱۹۱۱ء = ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

تیسرا وعظ مسجد شاہ مین اوس کا خلاصہ — آج رسالہ اسباب ترقی ایران جو تاب کے ۴۰ صفحون مین آیا ہے اوس کا پروف درست کیا۔
عصر کو مسجد شاہ کے وسط صحن مین نطق تھا۔ آج مجمع زیادہ تھا اور تقریر مین بھی روانی اور اثر زیادہ
تھا۔ مین نے اول روز دویم کے وعظ کا خلاصہ اعادہ کیا۔ آج تیسرے دن یہہ بیان کیا کہ سنا ہے یہان بعض
لوگ طبیعتین ہین جن کی اوسط لیاقت قانون فطرت کو نہین سمجھ سکتی۔ صرف یہہ کہنا جانتے ہین کہ قانون طبیعت
کی رو سے فلان کام ہو گیا۔ اس کے خلاف نہین ہو سکتا۔ لیکن عقل انسانی اصلی طبیعت اشیاء کو کب جان سکتی ہے

۱ بابیون کا ایک نہایت مختصر فرقہ ہے جو اب تک سید علی محمد باب کو مہدی مانتے ہین اور صبح ازل یعنی مرزا محمد یحیی کو اوس کا
خلیفہ۔ اسلام سے بہت قریب ہین۔ لیکن بہائی وہ فرقہ ہے جس کو مرزا حسین علی برادر خورد مرزا محمد یحیی نے بنایا تھا اور
جو مرزا حسین علی کو مظہر خدا مانتے ہین۔ مگر مثل بدھ کے کسی خدا کے قایل نہین۔ منجملہ بابیون کے ۹۰ فیصدی بہائی ہو گئے
ہین۔ عباس آفندی ان کا امام زندہ ہے۔ یہ اسلام کو منسوخ مانتے ہین اول صرف سید علی محمد کو مہدی مانتے تھے۔ ۲۔ منہ

یا مُلّاؤن پر اعتراض کرتے یا اُمراء پر۔ دونون طرف حملہ مُناسب تھا"

نائب السلطنت کے متعلق گفتگو

بابت نائب السلطنت مین نے سوال کیا۔ کہا بہت لائق اور بڑا آدمی مگر زیادہ محتاط ہین یعنی بہت ڈرتے ہین اور ڈماکریسی کے خلاف ہین اور پارٹی اعتدال اونھون نے قایم کی ہے۔ ملہ

تقی زادہ کی بابت گفتگو

تقی زادہ ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ پہلی پارلیمنٹ مین تبریز کی طرف سے تھا اور شاہ و اُمراء کے سخت خلاف۔ خیالات انقلاب اوس نے فرانسویہ کی تاریخ سے اخذ کیئے۔ نوجوان اور بہت جوشیلا ہے۔ فرقہ ڈماکراٹ کا بانی ہے۔ علماء دین کو ماکروب یعنی طاعون کے کیڑے اور اُمراء کو غربا کا خون چوسنے والے ظاہر کرتا ہے اس کے ماننے والون مین جوشیلے والنٹیر یا مجاہدین کا دنے اشارہ سے لوگون کو قتل کرنے مین باک نہین کرتے۔ کم از کم مین نے ایسا ہی سمجھا ہے۔ مگر آدمی باجُرأت ہے۔ اخوند مُلا محمد کاظم خُراسانی نے فتویٰ دیا کہ فاسد العقیدہ ہے اور سال بھر کے قریب ہوا پچّیس سوارون کے ساتھ تقی زادہ کو ایران سے باہر کر دیا گیا۔ اب وہ اسلامبول مین مقیم ہین اور واقعی رئیس فرقہ ڈماکریٹ ہے۔ ایک مسئلہ اس فرقہ کا یعنی روحانی اور پالٹکل جماعتون مین مل کر علیحدہ ہوگیا ہو۔ علانیہ بہاء اللہ و عباس آفندی کے عقاید سے لیا گیا ہے۔ تصویر سے تقی زادہ شجاع و بلند نظر و باہمت معلوم ہوتا ہے۔ مین نے تقی زادہ کی بابت کونسل سے پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے سوائے بھلائی اون کی بابت کچھ نہین سُنا مین نے کہا کہ مین نے صرف بُرائی سنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ قتل کا ایجاد تقی زادہ ہی نے کیا ہو اس سے پہلے یہہ بات نہ تھی اور عبد اللہ بہبہانی کے قتل کا شبہہ کیا جاتا ہے کونسل نے کہا سید عبد اللہ بہبہانی کے قتل کا حکم تقی زادہ نے نہین دیا۔ غالباً ایسا ہُوا۔ جیسا ہنری دویم شاہ انگلستان نے کہا تھا کہ کوئی ایسا نہین کہ مجکو اس بلا سے نجات دے اور چار آدمیون نے ایک لشپ کو مار ڈالا مین نے کہا کہ ڈماکراٹ کی نسبت

ملہ میرا خیال تھا کہ ڈماکراٹ یا وحید الملک کی رائے سے متاثر ہو کر نائب السلطنت کے خلاف کونسل نے گفتگو کی مگر اب مزید تجربے کے بعد مین سمجھتا ہون کہ واقعاً نائب السلطنت نے فرقہ ڈماکراٹ کو گرانے کے لئے بعض تجاویز مضر ملک کو اختیار کیا اور ملک کو جو توقعات اُن سے تھے اون کو ضایع کر دیا۔ (منہ)

دھوکا دے تو یہ ہرگز نقیہ نہین - آج ایک گھنٹہ تقریر مین لگا - لوگ متوجہ اور متحیر تھے - مین اپنا وعظ (لیکچر) اس آیت سے شروع کرتا ہون " یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین "-

" اے مردمان کہ ایمان آوردہ اند ہر کسے کہ از شما از دین خود مرتد شد - پس در زمانہ آیندہ خدا ایک قوم را خواہد آورد (یعنی مرا خواہد بود) کہ ایشان خدا را دوست دارند و خدا ایشان را - بر مومنین مسکین و بر کافرین بہ غلبہ سلوک خواہند نمود "-

{ ۲۹ راگست ۱۹۱۱ع = ۵ ر رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

چوتھا وعظ مسجد شاہ مین

آج عصر کو حسب معمول مسجد شاہ مین وعظ کہا - آج لوگ زیادہ تھے اور زیادہ متوجہ تھے - اول مین نے دہریون کا رد کیا اور پھر کہا کہ ایرانی لوگ امید و استقلال کے ساتھ کام نہین کرتے - مایوسی غالب ہے - اس واسطے کام اچھی طرح نہین ہوتا - پھر مین نے تفصیل بیان کی کس طرح ایک انجمن ہونی چاہیے جس کی شاخین ہر جگہہ ہون اور لوگون کو اتحاد و اتفاق - ترک بیکاری اور اخلاق اسلامی کی طرف دعوت کرے *

میرا امر اسنامہ یا رسالہ مقاصد قومی

شام کو میرا امر اسنامہ بابت وسائل ترقی ایران چھپ کر آگیا - اوس کو اکثر ممبران پارلیمنٹ مین تقسیم کیا - آج جلسہ پارلیمنٹ جس مین وزراء جلسہ فوق العادہ مین اختیارات بابت درس انتظام مجلس سے طلب کئے تھے مقرر ہوا تھا کہ ایک کمیٹی رپورٹ کرےگی اور آج اوس پر بحث ہوگی - کمیٹی نے کوئی رپورٹ نہین بھیجی اسلئے بحث اتوار کی رات تک ملتوی ہوئی *

طلباء دینی سے گفتگو

آج شام کو یہان کے بعض مدارس دینی کے کئی طلبا آئے اور دیر تک اون سے اخلاقی حالت کے متعلق گفتگو ہوئی - وہ سب یہان کی اخلاقی حالت کی نسبت برے خیالات رکھتے تھے - یہان دینی طلبا مختلف مدارس مین پانچ ہزار ہین جن مین دو ہزار واقعی ہین - اُنھون نے کہا کہ کوئی انجمن اصلاح یہان قائم ہو تو دو سو نہایت عمدہ اور کارکن طلاب کل آوینگے جو اس کام کے واسطے آمادہ ہون اگر یہ کام ہوا تو آپ کی امداد دلینا لازم ہوگا -

{ ۳۰ راگست ۱۹۱۱ع = ۶ ر رمضان ۱۳۲۹ھ }

پھر مین نے اون کے دلائل کا رد فلسفیانہ طریقے سے کیا۔ اعتراض گیا کہ جب اسلام ایسا عمدہ مذہب اور اوس کے اخلاق ایسے پاکیزہ ہین تو کیا وجہ ہے کہ تمام دُنیا مین عموماً اور عجم مین خصوصاً حالت خراب ہے۔ مین نے جواب دیا کہ اصل الاصول اسلام جو ایثار ہے یہان نہین۔ قومی فائدے اور دینی خدمت کے لئے لوگ اپنے اوپر ذرا سا نقصان گوارا نہین کرتے۔ سید الشہداؑ کو جب مسلمانون نے شہید کیا اوس وقت سے اس بدبخت قوم نے ثابت کیا کہ چند روپیون اور حکومت کی محبت ان لوگون کے دلون مین دین اسلام اور غیرت اور توسل رسول و بزرگان امت سے بڑھکر ہے۔ جب تک مسلمان تولّا ے تام حسین ابن علی (علیہم السلام) سے نرکھینگے ان کی فلاح کبھی ممکن نہین۔ تولّا (محبت) کے معنی زبانی دعوے کے نہین بلکہ اوس مقدس نمونے کی تقلید کرنا۔ اون سے محبت کرنا اور اپنے دل کو ایسا نرم او پاک کرنا ہے کہ محبت رسول وآل رسول اوس مین سماسکے محبت شہوات اور محبت خدا دونون یکجا جمع نہین ہوسکتین۔ جناب امام حسینؑ کی زندگی ایثار ہے۔ لوگون مین ایثار کا پتہ نہین۔ ذرا سی بات پر جھوٹ بولنے کے لئے تیار رہتے ہین۔ پھر مین نے ایران کی بدنامی جو جھوٹ بولنے مین ہے بیان کی اور کہا کہ یہہ قوم صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دے مین اطمینان دلا سکتا ہون کہ دس سال کے اندر دُنیا کی سب سے بڑی قوم ہوجاوے گی۔ تمام خرابیان اس وجہ سے ہین کہ لوگون کو ایک دوسرے پر اطمینان نہین ہر شخص دوسرے کو دروغگو اور دزد جانتا ہے۔ ریل نہین بنا سکتے۔ کمپنیان درست نہین کرسکتے۔ سڑکین نہین بنا سکتے۔ پھر مین نے زور دیا کہ یہہ چار پانچ سو آدمی جو جمع ہین ان کو لازم ہے کہ اپنے اپنے گھر اور دوستون کو میرا پیغام پہونچا دین کہ ایران کے لوگ مومن کی اس علامت کو اختیار کرین یعنی اپنا نقصان گوارا کر کے بھی سچ بولین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ہے "الایمان ان توثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک" ایمان یہہ ہے کہ تو سچ کو ترجیح دے جب سچ مضر ہو جھوٹ پر جبکہ وہ مفید ہو۔ پھر مین نے بتایا کہ تقیہ کا مفہوم لوگ غلط سمجھتے ہین۔ تقیہ تفس اس لئے ہے کہ دشمنان خدا سے اپنی جان یا مال اس سبب سے بچائے کہ یہہ جان و مال خدا کی امانت ہے اور خدمت دین مین صرف ہونیوالے ہین۔ اگر نیت نیک ہو اور محض اپنے فائدے کے لئے

موجود تھے۔ رئیس الوزراء سے میرا تعارف کرایا گیا۔ مین نے وزیر اعظم سے مصافحہ کیا اور کہا کہ آپ کے زمانے مین اتحاد عمومی اور رفع نزاع بین المسلمین ہو تو بہت احسن ہے۔ اُنھون نے پوچھا (یہان کا عام دستور ہے) کہ آپ کتنے روز سے یہان آئے ہین؟ مین نے بیان کر دیا۔ اونھون نے یہ بھی کہا کہ رواجِ شریعت ممکن ہے مگر نزاعات کا دُور ہونا مشکل ہے۔ یہ فقرہ دل کو زخمی کر دینے والا تھا۔ اشتغال خارجہ ما را نمی گزارند کہ متفق شویم"۔ *

علاء الدولہ اور مترجم کا مباحثہ

اس عرصے مین علاؤ الدولہ جو ایک زمانے مین حاکم طہران تھا اور نہایت جابر شخص ہے۔ اور جب لارڈ کرزن وارد بوشہر ہونے والے تھے اور علاء الدولہ نے بحیثیت والی شیراز ملنے سے انکار کیا تھا جب تک لارڈ کرزن پہلے ملاقات کو حسب ضابطہ نہ آئین۔ اس وجہ سے بوشہر کا اُترنا ملتوی رہا۔

صمصام السلطنت وزیر اعظم ایک سیدھا سادا سپاہی آدمی ہے ذکر کیا کہ تار آیا ہے کہ قزوین مین جو دستہ مجاہدین ڈماکرات کا جاتا تھا اوس کے افسر یار محمد خان نے ایک شخص کو جو شراب پیئے ہوئے تھا۔ گرفتار کرتے وقت بندوق دکھائی اور وہ کونسل خانہ روس کے پاس سی پکڑا گیا۔ درخت سے لٹکا کر گولی سے مار دیا گیا۔ اسپر ہمارے دوست مترجم نظام نے کہا کہ بہت اچھا کیا۔ افسوس ہے کہ مرکز طہران مین ایسا کیون نہین کرتے؟ یہ سنکر علاء الدولہ نے بہت غصہ سے گفتگو شروع کی کہ ایسی باتین کہو گے تو پانچ ہزار آدمی روس کی پناہ مین چلے جائین گے۔ اب ملک کے جانے مین کیا باقی رہگیا ہے۔ تم لوگ کیون نہین صبر کرتے اور یہ خیالات چھوڑتے۔ مترجم نظام نے کہا میرا عقیدہ ہے کہ جو لوگ اجنبی سے دست آویزی یا طلب امداد کرین اُن کی یہی سزا ہے۔ غرض خوب بحث ہوئی اور جھگڑا بڑھ گیا۔ آخر مین صمصام السلطنت بھی شریک ہو گئے اور بولے کہ میرے پاس دیہات کی ثروت ہے۔ ڈماکرات چاہتے ہین کہ اوس کو تقسیم کر لین مگر جب تک جان مین جان ہے ہرگز نہ دونگا۔ اسکے بعد علاء الدولہ نے کہا کہ مثلاً مین سفارت مین پناہ لون تو دس ہزار آدمی میرے ساتھ ہین۔ تمھاری پالیسی سوائے سُرخ نکل (نکٹائی) کے کیا ہے؟۔ واضح ہو کہ یہان سُرخ نکٹائی انقلاب کی علامت ہے یعنی وہ لوگ سُرخ نکٹائی رکھتے ہین جو سمجھتے ہین کہ خونریزی کے ساتھ ہی ملکی ترقی کرنی چاہیے۔

پانچوان وعظ مسجد شاہ مین

آج بھی اگرچہ مین تھکا ہوا تھا اور میری عادت ہے کہ بغیر پانی پیئے تقریر نہین کر سکتا اور بوجہ روزہ پانی پینا ممکن نہ تھا تاہم تقریباً ایک گھنٹہ مسجد شاہ مین تقریر کی اور آج دہریت کے رد مین عقلیہ دلائل بیان کیئے اور عمل قوم لوط پر جو یہان بد قسمتی سے رائج بیان کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس بلا سے بعد سے بعض اسلامی سوسائیٹون دیگر ممالک خاصکر ہندوستان کے افراد بھی خالی نہین اُن کی نہایت سخت الفاظ مین مذمت کی اور لوگون کو غیرت دلائی ؛

ایک ہندی امریکی اور اون کی میم

ایک صاحب مسمّی غلام محمد ابراہیم جو بمبئی کے رہنے والے ہین اور بارہ سال امریکہ اور ۲ سال یورپ مین رہ کر یہان ملنے آئے - یہ امریکہ واپس جانے والے ہین - ان کا نام مرزا محمد ابراہیم ہے اور ایک ماہ سے طہران مین ساکن ہین - ان کی زوجہ ایک شریف عورت سکاٹ لینڈ کی ہے - ۱۴ سال شادی کو ہوئے - یہہ بیان کرتی تھے کہ تہران سے زیادہ فحش اور شہوانی شہر مین نے دنیا کے پردے پر نہین دیکھا - اور بعض حالات انھون نے بیان کئے کہ واقعی اون کا بیان کرنا یا لکھنا لائق شرم ہے - اسپر بھی افسوس ہے کہ بدبختی سے ایرانی عموماً تعلیم کے لیئے دار الفواحش (پیرس) ہی مین بھیجے جاتے ہین - اون کے کہنے سے شام کو مکان پر اون کی ملاقات کو گیا - اون کی میم صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی - تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قیام رہا - مکان آراستہ نہایت ۵ روپیہ ہوا ہر لے رکھا ہے - یہ کہتے تھے کہ مین اگر امریکہ لیکچر دینے کی نیت سے جاؤن اور ۳ ماہ وہان رہون تو لیکچر کی فیس کی وافر آمدنی ہو سکتی ہے اور مشورہ دیا کہ قسطنطنیہ سے سیدھا اوسی طرف چلا جاؤن کہ دس روپیہ بہت نیک کام ہو سکین گے - یہ اور اون کی میم میرے قیام گاہ پر کئی دفعہ ملنے آئین اور مین بھی گیا خلیق شریف لوگ ہین انھون نے ایک تھیٹر روس مین بنایا تھا - ایک روسی شریک اور ایک ارمنی نے کل روپیہ پندرہ بیس ہزار غبن کر لیا اور کچھ شنوائی نہ ہوئی -

وزیر اعظم سے ملاقات

آج بعد فراغت ملاقات سید حسین صاحب مترجم اور اون کے دو تین دوست مل گئے اور تقاضا کرکے سردار بہادر کے یہان لے گئے - یہہ پسر رئیس الوزراء یہان ہین - وہان رئیس الوزراء موجود تھے لیکن سردار بہادر

بھیجنا سخت مضر ہے۔ ابتک فرانسیسی تہذیب سے کیا فائدہ ہوا بجز اس کے کہ کچھ نادانوں کا ترجمہ ہو گیا۔ جو عیب ایرانیوں میں ہیں وہی عیب بلکہ زیادہ فرانس میں ہیں۔ مناسب ہے کہ (۳۰) طلبا، جو منظور ہوئے ہیں اور زیادہ اُن میں فرانس جانے والے ہیں اب سبھی انگلستان بھیجے جائیں یا جرمن و جاپان و امریکہ۔ پھر میں نے مفصلاً بتایا کہ طلبائے علوم دین طہران میں ۵ ہزار بتائے جاتے ہیں جن میں سے دو ہزار واقعی طلبا، ہیں جو پڑھتے ہیں۔ ان میں دو نیک چلن اسلام خواہ اور بادیانت چھانٹ لئے جاویں اور جسقدر اون کو ملتا ہے اوس سے دوگنا وظیفہ دیا جاوے۔ یہہ اپنے شہروں سے وظایف پاتے ہیں۔ اور بعض مد اس کے اوقاف سے لوگوں سے کہا جاوے کہ دوگنا روپیہ دو سال دو سو طلباء کو ہدایات اور دستور العمل مفصل دیا جاوے اور ایران کے شہروں میں بغرض وعظ و ہدایت اخلاقی بھیجا جاوے اس طور پر کہ ہر جگہ ایک انجمن تہذیب اخلاق کے لئے قایم کریں۔ آمدنی اپنی جیب میں نہ رکھیں بلکہ مرکز میں بھیجتے رہیں۔ اس طور پر نہایت آسانی سے ایک مشن کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ پھر میں نے اپنی تجویز کہ مثل حجاز ریلوے کے راہ آہن حسینی کس طرح بنائی جاوے مفصل بیان کی اور یہہ بھی کہا کہ یہہ سب کام ہو سکتا ہے اگر اُمید اور استقلال کے ساتھ کیا جاوے۔ گھر میں بیٹھنے اور سستی (غفلت) سے کام نہیں چل سکتا۔

مسٹر غلام محمد ابراہیم ملاقات کے لئے آئے وہ امریکہ جانے پر اصرار کرتے ہیں۔ میں بھی نیم راضی ہو گیا ہوں بشرطیکہ وہ خود لکچروں کا انتظام کرنے کی غرض سے چلیں۔

فتح طہران کے اصلی حالات دو سال قبل ماہ جولائی کے عجیب واقعات میں سے ہیں کہ مجاہدین طہران نے جن کی تعداد بہت ہی قلیل تھی طہران کس طرح فتح کر لیا۔ اس کی کیفیت جو آقا سید حسین مترجم نظام نے بیان کی وہ دلچسپ ہے اور ایک تاریخی معاملہ ہے اس واسطے درج کیا جاتا ہے۔ یہاں بادشاہ معزول کے پاس تقریباً دس ہزار فوج تیار تھی بعد جو راستہ طہران میں آتا ہے اوس پر پانچ اُردو یعنی چھاونیاں ایک ایک ہزار آدمی کی ایک دوسرے کے پیچھے پڑی تھیں جن میں پیدل سوار توپخانہ سب تھے۔ اور ۱۶ ہزار آدمی خود شاہ مخلوع کے پاس طہران سے فتح پر پہنچے

مترجم نظام چپ بوچھا ہوتے لگی تو اونھون نے مجھ سے مدد مانگی - مین نے کہا کہ میدان جنگ مین بوجہ قایم رکھنے ڈسپلن کے یقیناً جرنیل کو اختیار ہے کہ سپاہی کو مار ڈالنے کا حکم دے یعنی جنگ کے وقت کپتان اور فاٹی کا عُہدہ جمع ہو جاتا ہے - رئیس الوزرا نے کہا قزوین مین جنگ نہ تھی تب مین نے کہا کہ یہ اختیار ہرگز نہین سپرد عدالت ہونا چاہیے تھا یا از حد ۸۰ تازیانے لگنے چاہئین صمصام السلطنت نے کہا کہ ۸۰ تازیانے کی جگہ ہشتاد گلولہ بہ جسم اوزدند - بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ ڈماکراٹ کے افسر کو وزارت جنگ معزول کرنا چاہتی ہے - وہ ڈماکراٹ کی فوج کو پسند نہین کرتے -

آخر مین کل ۱۲ بجے وقت ملاقات کے لئے مُقرر ہوا اور ہم سب نصف شب کو رخصت ہوئے - چلتے وقت علاء الدولہ نے مترجم نظام سے ہاتھ ملایا - گویا صُلح کی خواہش کی -

ایک اصلاحی اعلان آج شام کو اکثر دیوارون پر اعلان تھا کہ چونکہ محکمہ پولیس کا فرض ہے کہ اخلاق کی نگرانی رکھے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ بستور قمارخانے ہین سب بند کیے گئے اور جہان کہین ہون بند کئے جاوین اور کوئی شخص بازار مین علانیہ شراب نہ بیچنے پائے - اور جو مدست ہوگا گرفتار کیا جاوے گا - اس اعلان کو لیکر مترجم نظام بھاگے ہوئے آئے اور چلائے "زندہ باد خواجہ غلام الثقلین" - مین نے پوچھا کیا معاملہ ہے ؟ - اونھون نے کہا کہ آپ کے وعظون اور تحریرون کا اثر ہے - ورنہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہین ہُوا خصوصاً آج کہ ۶ رمضان ہے اس اعلان کے کیا معنی ؟ - اگر از خود اعلان دیتے تو شروع رمضان مین دیتے - بہرحال یہ کامیابی مُسلمانون کے لئے خوشی کا موجب ہونا چاہیئے -

۳۱ اگست ۱۹۱۱ء = ۷ رمضان ۱۳۲۹ھ

جہاد عظ اور اُسکا فوری نتیجہ طہران کی آب و ہوا خشک بہت ہے - آج سحری کو کسی نے نہ اوٹھایا اسلئے صبح سے پیاس تھی - بہرحال عصر کو مین نے تقریباً ایک گھنٹہ تک پھر مسجد شاہ مین باوجود خستگی کے تقریر کی - آج عملی معاملات پر زور دیا - خلاصہ تقریر یہ تھا کہ فرانس مین پیرس کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے طلباء کو وہان

ہر ایک کے پاس (۵۰) جوان تھے۔ غرض ہ تین سو آدمی جو گھرون مین خفیہ شلیک اندازی کی مشق کرتے تھے ان مین سے دو سو آدمی مکان مجلس پر پہونچ گئے۔ اب شہر کے ایک حصہ پر یہ لوگ قابض ہو گئے۔ رات اور صبح کو تو یہ ہوا۔ مگر دوسری طرف بظاہر یہ لوگ ہٹ گئے تھے لہذا لشکر محمد علی شاہ کو خبر ہو چکی کہ مجاہدین کا لشکر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور طہران کی حفاظت چھوڑ کر حملہ کرنے کے لئے اون پر آگے بڑھے۔ یہ نصف لشکر جو پیچھے ہٹتا جاتا تھا ارات کو چکر کھا کر مع بختیاریون کے اگلی صبح کو یکایک طہران مین داخل ہو گیا۔ اور اب ان کی جمعیت نے جس مین بختیاری اور ارمنی اور مجاہد تبریزی واشی وغیرہ تھے قزاق خانہ پر جو وسط شہر مین ایک عالیشان و نظم عمارت ہے حملہ کیا۔ تین دن تک لڑائی رہی۔ اپنی غلطی پر واقف ہو کر شاہ سابق کا جو لشکر غلطی سے پیچھے ہٹ گیا تھا طہران مین متواتر داخل ہونے لگا۔ اور اب بھی شاہی فوجین مشروطہ طلب حملہ آورون سے جو گئی تھین۔ اس عرصے مین شاہی کاسکون کے مقام میدان توپخانہ پر مجاہد وارامنہ جو بمب کے گولے لائے تھے اونھون نے پھینکنے شروع کئے جس سے اون کی عمارت خراب اور وہ خوف زدہ ہو گئے۔ یفرم خان جو ایک ارمنی افسر مجاہدین کا تھا اور اوس نے روس کی خفیہ انجمنون مین تعلیم پائی تھی۔ ڈائنا میٹ کے گولے اوس کے ساتھیون کے پاس تھے انھون نے کاسکون پر پھینکے۔ مگر شاہی فوج کے مقامات سے حملہ آورون پر شارپنل یعنی ہوائی گولے توپ کے مارتے تھے اوس وقت بھی محمد علی شاہ سامنے آکر اگر اپنے لشکر کی ہمت افزائی کرتے تو فتح کچھ مستقل نہ تھی اہل مشروطہ کی حالت نازک تھی۔ لیکن تیسرے دن معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سفارت روس مین پناہ گزین ہو گئے۔ اسکا بھی بڑا قصہ ہے (جو جدا لکھونگا) کاسکون کے روسی افسر کرنیل لیاخوف نے اپنے کو مع فوج کے حوالہ سپہدار کر دیا اور طہران فتح ہو گیا۔ اس دن کچھ لوگ آدمی جو شاہ کے طرفدار یا خانہ نشین تھے بندوقین باندھے اور دستے لئے ہوئے مجلس کے پاس پہونچے۔ اور نہایت متانت سے اپنے کو مشروطہ کا خیرخواہ ظاہر کرنے لگے۔ اون کا نام طنزاً مجاہدین چہارشنبہ رکھا گیا ہے یہ وہ لوگ تھے جو فتح کے بعد نمایان ہوئے۔ ایک غیر معمولی جلسہ مجلس کے مکان مین ہوا جس مین بیس ہزار آدمی کا مجمع تھا۔ جو لوگ خفیہ لیڈر و سرغنہ تھے اونھون نے بعد مشورت باہمی طے کر کے غل بلند کیا (زندہ باد سلطان احمد شاہ)

اور دو ہزار کے قریب کُرقزاق (کاسک) طہران مین موجود تھا- آول مجاہدین نے جن کی تعداد صرف ۵۰ کے قریب تھی کسی شہر سے آئے- اور ایک پُل پر جو پہاڑی کے نیچے ہے دفعۃً علی علی کرکے حملہ کیا اور پُل پر قبضہ کرکے ایک توپ لے لی- ان کے مخالف نہین پہونچے تھے کہ وہ ایک توپ چھین کر پیچھے ہٹ گئے جس کے بعد مجاہدین نے جن کی تعداد پانچ سَو ہوگئی تھی طہران سے ۴-۵ میل باہر محمد علی مرزا کے لشکر پر حملہ کیا اور سخت جنگ کی مگر کچھ نہ کرسکے- بلکہ تھک کر سب ہٹ گئے- دوسرے دن اُنھون نے نہایت جوش سے ایک لشکر پر جو اون کی طرف آرہا تھا حملہ کیا- ۱۶-۱۵ آدمی ہر فریق کے مارے گئے کہ یکایک معلوم ہوا کہ دشمن سے مقابلہ نہین بلکہ بختیاری جو آزادی پارلیمنٹ کے حامی ہین آرہے ہین- یہہ معلوم کرکے دونون فوجین پشیمان ہوکر گلے ملین اور دونون نے آگے جاکر لشکر شاہی پر حملہ کیا- مگر توپون کے مقابل عاجز ہوکر پسپا ہوگئے اور ایک پختہ گاؤن مین آٹھیرے- گاؤن والون نے بھی اون کا ساتھ نہ دیا نہ راستہ دیا نہ پناہ دی- بیچارے پریشان ہوکر باہر بیٹھ گئے اور رات کو خفیہ کمیٹی نے جس کا نام تھا کمیٹی سفاریہ (بیادگار ستار خان فاتح ومجاہد آذربائجان) اجلاس کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے- آخر یہ چال کی کہ نصف لشکر یعنی تخمیناً پانچ سو آدمی ایک نامعلوم راہ سے آہستہ آہستہ پہاڑون مین کو طہران مین داخل ہوئے اور نصف پیچھے ہٹ گئے- چنانچہ انعام دیکر ایک جاسوس کو تیار کیا اور یہہ پانچ سو جوان آہستہ آہستہ چورون کی طرح طہران کی طرف روانہ ہوئے سپہدار اعظم (جو آج کل مشروطہ طلبون مین بہت بدنام ہین) ان کے افسر تھے- انھون نے داخل ہوتے ہی اپنے ہاتھ سے سنترادل کو جو دروازے پر تھا گولی سے مارڈالا- یہہ اور اون کے ساتھی زندہ باد مشروطہ کہتے ہوئے فوراً شہر مین داخل ہوگئے اور منہدم شدہ پارلیمنٹ کے مکان پر پہونچ گئے- رات کو جاسوسون کے ذریعے سے شہر والون کو پیغام دیدیا تھا کہ آمادہ رہین یہان کمیٹی جمالیہ (بیادگار سید جمال الدین واعظ جن کو شاہ مخلوع نے قتل کرادیا تھا) کمیٹی ملک (بیادگار ملک المتکلمین جو مشہور اسپیکر تھے) اور وہ بھی ہمسال ہوئے قتل کئے گئے- کمیٹی نوجوان ایرانیان- کمیٹی باقرخان- کمیٹی جہانگیرخان- نیز دوسری دو اور خفیہ کمیٹیان تھین ان مین سے

کونسل دیسکین - نیز بعد اسکے قانون اساسی مین ضروری ترمیم کرسکین - یہ غیر معمولی تجاویز جن مین روس و انگلستان سے دوستی کا ارادہ بیان کیا گیا - سب باتین منظور ہوگئین - غالباً فرقہ ڈماکراٹ کے لیڈرون کو اندرخانہ راضی کرلیا گیا تھا اور ڈماکراٹ جو باہر اسقدر شور وشغب برخلاف وزرا اور وکلاء مجلس کیا کرتے ہین پارلیمنٹ مین نہایت متانت اور خاموشی سے بیٹھے رہے بلکہ ان مین سے اکثر نے تمام دس باتون کو جس مین سے مادہ دوئم علانیہ ڈماکراٹ کے خلاف تھا تائید کی - چونکہ رئیس الوزرا صمصام السلطنتہ بختیاری ہے اور بغیر بختیاریون کے شاہ سابق سے مقابلہ ممکن نہین اس لئے لوگون کی خاموشی سمجھ مین آسکتی ہے - اس جلسے کا راز اور ان کوششون کی تہ اوس پالٹیکل مضمون متعلق بہ ایران سے معلوم ہوگا جو خاتمہ سفرنامہ مین جداگانہ لکھونگا - آج مین نے اپنا مرام نامہ نائب السلطنتہ کے پاس بھجوایا نیز انگریزی کونسل کو خط لکھا کہ اگر روسی حکام اجازت روانگی مشہد کی نہین دیتے تو بہتر ہے کہ پاس پورٹ کی تصدیق کردین کہ قسطنطنیہ کے راستے سے لوٹ جاؤن *

یکم - ستمبر ۱۹۱۱ء = ۹ رمضان ۱۳۲۹ھ

حاجی آغا سے ملاقات اور اون کی غفلت

حاجی آغا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی - کوئی سی تائید نہ معاملہ ریلوے مین نہ مسئلہ تہذیب اخلاق مین اون سے مل سکی - البتہ بظاہر بہت اخلاق و تواضع سے پیش آئے !! - اور وعدہ کیا کہ نائب السلطنتہ کی خدمت مین چارشنبہ کو چلین گے کہ بالفعل بلامعاوضہ صیغۂ اخلاق کا رئیس مجکو کردین مین خود جب تک کوئی مفید کام کرون معاوضہ لینا نہین چاہتا *

رسالہ اسباب ترقی اخبار مین نقل کیا گیا

روزنامہ مجلس نے میرا رسالہ اسباب رفاہ ترقی ایران شایع کرنا شروع کردیا - اگرچہ لطف دارالفنون جو مسلسل چھپ رہی ہے وہ ختم نہین ہوئی -

مین نے آج مسجد شاہ مین وعظ نہین کہا - معلوم ہوا کہ تقریباً (۵۰) آدمی خواہشمند درجمع تھے اور دو تین آدمی رات کو گھر پر بھی تقاضا کرنے آئے کہ مین سلسلہ مواعظ بند نہ کرون -

اُمرا ہونے مشروطہ ہونے کا راز

سید محمد رضا وکیل مجلس شورائے ملی ملاقات کو آئے - اُنھون نے ایک لطیفہ بطور فلسفہ تاریخ مشروطہ

سب لوگون نے صدا بلند کی غرض ایک ہزار بختیاری و مجاہد اور چار سو طہرانی کل چودہ سو آدمیون نے اپنی ہوشیاری اور لیاقت اور جوانمردی سے آٹھ دس ہزار لشکر اور طہران کے بڑے حصے کو جو شاہ پسند تھا مغلوب کر لیا۔ یا یوں کہا جاتا ہے کہ وہی آدمی جو سرکاری تھے فوراً تمام دفاتر اور محکمون میں عمدہ تنخواہون کے ساتھ بھر گئے اور اپنی بد دیانتی اور خود غرضی سے مشروطہ کو ادھون نے بدنام کیا اور خلایق کی رفاہ کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔

[۱۳ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۷ رمضان ۱۳۲۹ ہجری]

ساتوان وعظ مسجد شاہ مین

مین نے آج حسب معمول مسجد شاہ کے صحن مین منبر پر تقریر کی اور تقریرون کا سلسلہ ختم کر دیا اصلاح اخلاق کے لئے انجمن مرتب کرنے پر بہت زور دیا اور باقی وعظون کا خلاصہ بیان کیا اور صاف کہا کہ جو بہائی تمھارے درمیان ملے ہوئے ہین ان کو آزادی دو تاکہ معلوم ہو کہ دشمن اسلام کون ہے اور وہ لوگ جو تمھارے درمیان عداوت و کینہ کا بیج بوتے ہین معلوم ہو جاوین۔ مین نے کہا کہ اس وقت ان کے مذہب کی مرد یدمشکل ہے کیونکہ وہ اپنے اصول نہین بتاتے سُنی و شیعہ سب کے اصول معلوم ہین۔ مگر یہہ لوگ ہر مذہب کے سامنے کہتے ہین کہ ہم تمھارے موافق ہین صرف اسی قدر معلوم ہے کہ مرزا حسین علی بہاءاللہ کو خدا کا مظہر جانتے ہین اور قرآن شریف کو منسوخ اور کہتے ہین کہ کتاب ایقان مین اسقدر معارف ہین کہ نعوذ باللہ قرآن اوس کے مقابل ہیچ ہے۔ ان کی عبارتین طول طویل اور بےمعنی ہین بعض جگہ نظر پڑین تو اون کا کچھ مطلب سمجھ مین نہ آیا۔ مین نے سُنا کہ بعض خواص نے مجھ کو میری اس تقریر سے ناراض کر دیا۔ کیونکہ جب تک مین موجود تھا کسی نے کوئی ناراضی ظاہر نہین کی۔ خواص بھی اسقدر ڈرتے ہین کہ مہیر سے سو آج تک کسیکو ہمت نہین ہوئی کہ ایسی بات زبان سے نکالین۔

رمضان مین سحر تک سونے کا دستور

حاجی آغا وکیل شیراز سے ملاقات کے واسطے آ بجے دن کے گیا معلوم ہوا کہین گئے ہین یہان رمضان مین مغرب سے تین عشا قبل سب معززین سویا کرتے ہین اور معلوم ہوا کہ یہی حالت کابینہ میں ہے

پارلیمنٹ مین ایک ضروری قانون کی موجودگی

شام کو مجلس شوری ملی مین گیا۔ رئیس الوزرا مع کل وزرا کے موجود تھے۔ وزرا نے غیر معمولی اختیارات چاہے تھے تاکہ انجمنون اور اون لوگون کو جو انتظامی امور مین مداخلت کرتے ہین (فرقہ ڈماکراٹ)

وہان اوس نے ایک کاغذ دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ " بموجب حکم نمبر فلان وزارت داخلہ کمیسری پولیس کو از جانب محکمہ نظمیہ لکھا جاتا ہے کہ خواجہ غلام الثقلین ہندی جو مسجد شاہ مین نطق متعلق بہ ردّ ادیان و آزادی مذہب بہائیان خلاف اوضاع و مصلحت حالیہ کرتے ہین اون سے اقرار لیا جاوے کہ اس قسم کی تقریر نہ کرین گے "

مین نے اس حکم کی نقل لے لی اور پولیس افسر سے کہا جاؤ تم نے اپنا فرض ادا کیا - مین اسلام کی ترقی اور حفاظت کے متعلق اپنا فرض ادا کرون گا - چنانچہ وہ چلا گیا - اوس وقت سے اگلے دن دوپہر تک مترجم نظام مصروف ہوئے کہ پتہ لگائین - ہربٹ کلارک (رئیس کابینہ) وزیر داخلہ نے کہا ہرگز ایسا حکم تحریری نہین ہوا نہ ہم نے کوئی ایسا کاغذ محکمۂ پولیس مین بھیجا - افسر پولیس نے اصل حکم مترجم نظام کو نہ دکھایا اور ایک غیر رسمی کاغذ دکھایا - مترجم نظام نے کہا کہ اسپر دستخط وزیر کے نہین ہین - بولے ہین مگر اسکا دکھانا مصلحت نہین - نظمیہ کا معاون مشہور بہائی ہے اور افسر ارمنی ہے - بہرحال مترجم نظام نے خیال کیا کہ یہ سازش چند بہائیون کی ہے

صبح کو بھی اس حکم کا پتہ نہین چلا - وزیر داخلہ دفتر مین نہ تھے - ہمارے دوست کئی بار گئے - آخر مترجم نظام آقا سید حسین نے جاکر محکمہ پولیس کو دھمکایا کہ مسلمان عموماً ناراض ہین اور کہتے ہین کہ اس محکمہ مین بابی بھرے ہوئے ہین اسلامی وعظ کے مخالف ہین - اوٹھون نے فوراً ٹیلیفون دیا کہ فلان شخص کے وعظ کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو -

غروب سے دو ساعت قبل میرے پاس چند حضرات آئے - کہ آج وعظ نہایت لازم ہے تاکہ رفع تہمت ہو (تہمت کی تفصیل ذیل مین درج ہے) - چنانچہ مین گیا اور ایک تقریر کی کہ خطیبانہ انداز کی تھی اور لوگ آخر تک نہایت متوجہ تھے

آخری تقریر مسجد طہران مین

مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ کون سی بات مین نے خلاف قواعد اسلام و ایران کی تھی؟ جو خیالات ہندوستان مین میرے تھے اون کو سمجھایا اور ایران کے متعلق جو خیالات پیدا ہوئے ہو اون کا اعادہ کیا اور سیّد الشہداء نے جو اخلاق عاشور مین تعلیم دیئے اون کو بتایا اور کہا کہ مین ایران کو بھی ایک ایسا ملک دیکھنا چاہتا ہون کہ لوگون کی عفت پرہیزگاری - صداقت - محبت - اسلامی خدمت ایک نمونہ ہو - اور جو شخص ایشیا سے چین سے - عثمانیہ سے - ہندوستان سے - امریکہ سے آئے وہ کہے کہ یہ نمونہ اسلام کا ہے اور اسلام ایسا مجمع

خوب بیان کیا۔ کہتے تھے کہ محمد علی مرزا کا بخل مشہور تھا اور یہان کے امرا و معززین کو خوف تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا تو جسقدر عین لوگون نے مظفرالدین شاہ کے وقت مین کیا تھا اور بسبب رشوت اور ظلم سے اس زمانہ مین روپیہ لوگون نے بھر لیا تھا وصول کریگا - یہہ لوگ اس وجہ سے سب مشروطہ قانونی اور پارلیمنٹ کے خواہان تھے کہ اون کی دولت محفوظ رہے اب جب اون کی ثروت محفوظ ہو چکی - تو عموماً مستبد (شاہ پسند) ہو گئے ہین متعلق اوس تجویز کے جو پرسون پارلیمنٹ مین پیش ہوئی کہتے تھے کہ مجلس بالکل مجبور تھی - وزراء نے کہدیا تھا کہ ہمارا سارا پروگرام منظور نہ کیا تو ہم استعفاء دیدین گے اس کے بعد وزراء کہان سے لاتے اور بختیاری جن کا رئیس اس وقت وزراء کا افسر ہے الگ ہو جاتے تو محمد علی مرزا سے کون جنگ کرتا ؟ ٭

قومی نغمہ | آج یہان کا مشہور قومی نغمہ جو لوگ گاتے ہین از اثرات عارف نامی لگا یعنی ایک مدرسہ کے طالب علم کو یاد تھا اوسنے لکھوایا - مین نے اس مختصر راگ کو (کہ واقعی جب دستہ دستہ بابا جے پڑھا جاتا ہے تو عجیب اثر کرتا ہے) دوسری جگہ نقل کیا ہے ٭

اثر | کم کم میرے پاس بیٹھنے سے ایک چھوٹا سا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو چاہتا ہے کہ اسلامیت شائع ہو - تہذیب تعالیِ اخلاق عام مین سعی اور کوشش کی جاوے ٭

[طہران - ۲ ر و ۳ ر ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء = ۱۰ ر و ۱۱ ر رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ]

تقریر مشتم و حکم اور اندرونی سازش | کل مین مسجد شاہ مین بغرض لیکچر نہین گیا - مگر آج مجبوراً لوگ گئے - مین نے معمول سے زیادہ جوش و روانی سے تقریر کی اور اسلامی اخلاق کیا ہین ؟ اس کی تفصیل آیات قرآنی سے بیان کی - جب مین منبر پر اول بیٹھا تو ایک پولیس کا افسر آیا اور اوس نے چپکے سے کہا کہ مجکو کچھ کہنا ہے - مین نے کہا کہو - اوسنے کہا مابعد - جب مین تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کے بعد اترا تو اوس نے کہا کہ ایک "اقطار" نوٹس ہے مجکو دینا چاہا مترجم نظام اور چند اور لوگ ساتھ ہوئے - آخرکار وہ گھبرایا - جب سیکڑون آدمی پیچھے پیچھے آئے - مسجد سے باہر ایک خوش منظر عمارت اور باغیچہ اور مدرسہ دینی ہے اوس کے بعض طلاب میرے خیالات کے موافق ہین - ہمنے کہا وہان آؤ !!

اُمیدواری پارلیمنٹ آج بہت سے ڈماکریٹ موجود تھے اونھون نے وعدہ کیا کہ مین اُمیدوار ہون تو پارلیمنٹ کے واسطے راے دین گے - مگر مین یہان کے حالات کو پسند نہین کرتا -

شام کو ایک معزز آدمی جو ہر روز مجھ سے ملنے آتے تھے وہ کہتے تھے کہ مسجد شاہ مین شیخ محمد واعظ نے میری خلاف تقریر کی یعنی بہائیون کو مہمان رکھنا چاہیئے !! - مین نے ایک خط بھی اپنے دلائل کا مفصل صدر اعلما کو لکھا -

بہائیون کی خفیہ انجمنین ایک اور شخص نے جن پر عرصہ تک بہائیون نے جال "ڈالا تھا" کہتے تھے کہ یہان تینتیس ۳۳ خفیہ سوسائٹیان بہائیون کی ہین جن کا جلسہ شب دوشنبہ اور شب جمعہ کو ہوتا ہے اور یہہ لوگ ہر جلسے مین بعض جُہلا کو لاتے ہین - اور نہایت فصاحت سے مثل بُلبُل باتین کرتے ہین اور مابعد اکثر وہ شخص اون کے ہم عقیدہ ہو جاتے ہین - خدا یہان کے مسلمانون کو عقل رسا دے !!

طہران - ۵ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۱۰ رمضان ۱۳۲۹ھ

ارشد الدولہ کی نعش کا افت! آج میدان توپخانہ مین صبح سے ہزارہا آدمیون کا چارون طرف مجمع تھا - ارشد الدولہ جو زندہ گرفتار ہوا تھا اوس کو بحکم طہران ۱۲ گولیون سے مارا گیا - یہہ شخص ناصر الدین شاہ قاچار کا داماد تھا یعنی شاہ مرحوم کی ایک دختر اس کے نکاح مین تھی - کہتے ہین کہ اوس کا ایک تمغہ بھی اس کے گلے مین تھا - میدان توپخانہ مین پولیس کے محکمہ کے سامنے ایک چھکڑے مین اوس کی لاش ڈھلوان باندھکر کھڑی کر رکھی تھی - لباس ترکمان تھا اور آدمی بہت لنبا چوڑا اور وجیہہ تھا - مگر ڈیڑھ دن مین شکل بگڑ گئی تھی - یہ حرکت اس لیے کی گئی تھی کہ مخالف یقین نہین کرتے تھے -

ارشد الدولہ کے علاوہ آج قیدیون کے انتظار مین دسیون ہزار مین کنارے پر بیٹھے ہوئے ہین اور یہہ شہر جسکا بڑا حصہ بادشاہ پرست ہے - جیسا ایران کے دس مین سے نو آدمی بادشاہ پرست ہین - آج سب مشروطہ اور آزادی طلب ہو گیا ہے !!

محمد علی شاہ کی شکست کے طبعی اسباب اس مین کوئی شک نہین کہ نقشہ جنگ جو شاہ سابق نے کھینچا وہ برا نہین تھا - جنوب سے سالار الدولہ مع کُردون کے طہران کی طرف بڑھنے والا تھا - راستے مین شہر ہمدان ضرور تھا اور اب بھی ہمدان پر سابق گورنمنٹ طہران کا قبضہ نہین ہوا - راستے مین ہزارون آدمی جو مشروطہ کے خلاف ہین اور پرانی اوضاع کے حامی اور آپ اپنے نزدیک سچے اسلام کے طالب ہین ساتھ ہو جاتے ہین - اکثر سردار اور گورنر جو راستے مین ہین وہ شخصی سلطنت کو پارلیمنٹری حکومت

مذہب ہے کہ لوگون کے اخلاق کو اسقدر بلند کرتا ہے۔

لوگ بیحد متوجہ رہے۔ پھر مین نے کہا کہ میرا یہہ مسلک ہے کہ بہائی مذہب والے ظاہر ہوجاوین تاکہ تم کو تباہ نکرین تقیہ مین تین سو سال تک شیعون نے سنیون کو غائب کردیا ایسا نہو کہ تقیہ مین بہائی اسلام کو برباد کردین۔

روزنامہ مجلس کی مخالفت

آج روزنامہ مجلس کا ٹون بالکل بدلا تھا۔ اول تین کالمون کا مضمون خلاف میرے مرام نامہ کے فصل ششم کے تھا کہ بہائیون کا قتل آج کل خلاف مصلحت ہے اور وہ خفیہ اسلام اور ایران کو برباد کر رہے ہین لازم ہے کہ وہ آزاد کئے جاوین۔ اس کے خلاف ایک نہایت لغو مضمون لکھکر کہتا ہے کہ اس رسالے کی اشاعت کے متعلق محکمہ معارف غور کرے مضمون ۳ کالم کا ہے اور ایک خبر شہری خبرون مین درج کی کہ فلان شخص کو آج پولیس نے تقریر سے روکا۔ اوس نے نہین مانا پس مسجد سے بیرون لیگئے۔ اس وجہ سے میرے دوستون نے اصرار کیا کہ آج ضرور مین تقریر کرون۔ ایڈیٹر مجلس کے پاس پیغام بھیجا گیا کہ تم کل اس خبر کی تردید کرو۔ ورنہ تمھارے لئے اسباب زحمت ایسا اہتمام ہوگا۔ اوس کے نائب کو مین نے خود کہا کہ تم نے یہہ جھوٹ کیون لکھا۔ اوس نے کہا کل ہم تردید شایع کرین گے ہمکو ایسی ہی خبر ملی تھی۔

ایک بہائی کی ملاقات اور غلط فہمی

آج ایک بیچارہ شخص (جو غالباً بہائی تھا) اور اوسنے غلطی سے مجکو بہائی سمجھا ملاقات کے لئے آیا اور کہا کہ راز کی گفتگو بعد کرون گا۔ مین نے اوس کو کئی طرح مطلع کیا کہ مین سخت مسلمان ہون کہا کہ عتبات سے آیا ہون مشہد مقدس کا ارادہ ہے اور مابعد مدینہ منورہ جاؤن گا۔

[طہران۔ سہ شنبہ ۱۹۱۱ء = ۱۲ رمضان ۱۳۲۹ھ]

فتح دولت ایران و شکست ارشد الدولہ

آج گھر مین رہا۔ شام کو مترجم نظام (پسد مین) کے یہان میری اور چار پانچ اون کے دوستون اور مسٹر غلام محمد اور مسز غلام محمد کی دعوت تھی۔ بہت بڑی فتح طہران سے ۸۔ میل پر واقع ہوئی اور ارشد الدولہ جو محمد علی شاہ مخلوع کا جنرل تھا مارا گیا۔ یہہ شخص جنگی تعلیم حاصل کرچکا تھا اور بہت سخت اور ظالم تھا اور عجیب بات یہہ ہے کہ چند سو بختیاریون نے نہایت جوش سے حملہ کرکے دو ہزار ترکمان اور ایک ہزار دیگر آدمیون کو شکست دی مابعد باقی فوج نے کئی سو آدمی۔ توپین اور خزانہ گرفتار کیا۔

کل سہپہر کی طرح آج بھی صبح سے شام تک لوگ منتظر رہے کہ قیدی آتے ہین - متفرق توپین اور سامان آیا مگر قیدی شہزادہ عبدالعظیم سے پرے ہین اور کہتے ہین کل جمعہ کو وارد ہون گے -

ایک نامعقول واعظ مشروطہ

ارشد الدولہ کی نعش کے متعلق بعض لوگ اپنی حریت کے اظہار مین کلمات ناشایستہ استعمال کرتے تھے مین نے کئی آدمیون کو منع کیا - ایک دو شخصون نے مجمع کثیر کے سامنے حب الوطنی کی تقریرین بھی کین اور درست کہا کہ اگر یہ شخص آج زندہ وارد ہوتا (اور طہران کے گویا دروازے پر پہونچ گیا تھا) لوگ شتون کے پشتے لگا دیتا اور تم مین سے اکثر قتل ہو جاتے - ایک شخص ان مین بہاء الواعظین لقب رکھتا ہے جو بظاہر خوش لباس و خوش گذران معلوم ہوتا ہے اوسنے بہت بلند آواز سے تقریر کی کہ کچہریون کی چھت پر کئی سو قدم کے فاصلے سے کچھ لفظ سنائی دیتے تھے - مابعد یہ شخص جہان ہم کھڑے تھے آیا - ایک شخص نے اوس سے مسئلہ پوچھا کہ ارشد الدولہ مقتول ہے اوس کے جنازے کو دیکھنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے یا نہین ؟ - تو اوسنے ایسا فحش جواب دیا کہ اوس کے خیال سے مجھکو نفرت ہوتی ہے - گالی دینے کی عادت یہان نہایت خراب اور عام ہے - اور ایسے واعظ اور مشروطہ خواہ (جیسا مین نے ایک ڈماکریٹ ممبر پارلیمنٹ سے ذکر کیا جو بعد کو معلوم ہوا کہ بہاء الواعظین کا گویا دوست تھا) آزادی کو بدنام کرتے ہین -

ارشد الدولہ کی نعش بوقت ظہر اوس کی بیگم کے سپرد کی گئی اور شہزادہ عبدالعظیم کے جوار مین دفن ہوئی - اس شخص کی جرات کی نسبت مشہور ہے کہ بعد ۳ گولیان کھانے کے بھی وہ یہی کہتا رہا "زندہ باد محمد علی شاہ" اور اوس نے دو وصیتین کین ایک یہ کہ "میری بیگم اختیار السلطنت دختر مظفر الدین شاہ مرحوم کا نشان جو گلے مین ہے اوس کی ساتھ دفن کیا جاوے" - دوسری یہ کہ "محمد علی مرزا کو میرا پیغام دیا جاوے کہ مین نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہین کی مگر موت کا کچھ علاج نہین" -

[۶ ستمبر ۱۹۱۲ع]

دل برداشتگی

آج سارے دن گھر مین رہا - بغرض لکچر ہائے اسلامی امیرکہ جانیکا ارادہ کسقدر رنجیدہ ہوا - کیونکہ یہان کے لوگون کی اخلاقی حالت جیسا کہ رات ایک نوجوان سید عبدالحی کے بیانات سے پتہ چلا ناگفتہ بہ خراب ہے - اور خدا کی

حالات اخلاقی خراب ہین

عنایت یا صاحب العصر کی توثیق ہے کہ یہ خطہ ان بدکاریون اور دروغگوئیون کے باوجود قایم ہے

پر ترجیح دیتے یعنی امیر مفخم وغیرہ اور بھی ایسے جرنیل تھے۔ دوسری طرف محمد علی شاہ نے پانچ چھ ہزار ترکمانوں کو جو سرحد روس و ایران کے باشندے ہیں کچھ روپیہ قرض لیکر کچھ جواہرات بیچ کر اپنے ساتھ کر لیا تھا۔ رشید السلطان ارشدالدولہ جرنیل ساتھ تھے ہیں راستے میں تھا کہ مازندران بغیر جنگ کے شاہ سابق کے ہاتھ آگیا۔ جس طرح کرمان شاہ بغیر جنگ کے جنوب میں قبضے سے نکل گیا۔ ہمدان میں دو تین ہزار سپاہی سرکاری فوج کے جو تھے وہ بھی زندہ باد محمد علی شاہ کا نعرہ لگاتے تھے اور مشکل اون کو افسروں نے الگ چھاؤنی میں رکھا ہے

۴-۵ سخت لڑائیاں ہوئیں اور اگرچہ عموماً فتح سلطنت کے لشکر کو ہوئی مگر مخالفوں نے بھی جان توڑ کر اپنے سرداروں کا ساتھ دیا۔ شروع سے قسمت محمد علی مرزا (شاہ سابق) کے خلاف معلوم ہوتی تھی اوس کے دو بڑے افسر مارے گئے عام لوگ اگرچہ شاہ پسند تھے مگر محمد علی شاہ کے افعال و اعمال سے سب سمجھدار آدمی ناخوش تھے۔ کوئی اور شاہزادہ ہوتا تو زیادہ کامیابی ہوتی۔ علاوہ ہیں کے ترکمان جیسا کہ محمد علی شاہ ایرانیوں کے قلبی دشمن ہیں اور شیعوں کو برا سمجھتے ہیں اونھوں نے ایرانیوں کو ہر جگہ لوٹنا اور مارنا شروع کیا۔ جنوب یعنی ہمدان و کرمانشاہ میں اگرچہ جنگ نہیں ہوئی لیکن شمال کی شکستوں سے ضرور کرد وغیرہ ہمت ہار کر سالار الدولہ کا ساتھ چھوڑ دینگے۔ اور ایک ماہ کے اندر یقیناً اس جنگ کا[ف] خاتمہ ہو جائیگا۔ محمد علی مرزا کو دقت یہ ہے کہ ادسے مجبوراً اپنے کو پوشیدہ رکھنا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک لاکھ تومان (کم و بیش ۳ لاکھ روپیہ) کا انعام قتل یا اسیری کے لئے مقرر ہے۔ دوسری ہند و تین بختیاریوں کی بہت عمدہ تھیں۔ اور وہ لوگ جان کا خوف نہیں کرتے اور نہایت شجاعت اور جوش سے لڑتے ہیں۔ کیونکہ ان کے افسر سردار اسعد اور صمصام السلطنت کا حکم ہے اور نیز اس وجہ سے بھی کہ اگر محمد علی مرزا تخت نشین ہو گیا تو اون کے لئے نہایت نحوست کا سامنا ہوگا۔ یہ بھی بڑی بات ہے کہ حضرات علمائے نجف اشرف سے لیکر ہر مشروطہ خواہ تک نے کہنا شروع کیا کہ محمد علی مرزا کی کامیابی گویا ایران کی شاہنشاہی کا روس کو دینا ہے اور یہ بات واجبی اور صحیح ہے اور میرے نزدیک ان اسباب سے محمد علی مرزا اور سالار الدولہ کا طہران پہونچنا محال ہے

[ف] بر انجمنا ایک ماہ کا غلط نکلا چار ماہ جنگ اور رہی اور پھر انگلستان کی کوشش سے بادشاہ سابق نکالا گیا۔ (منہ)

کے فرزند ہین اپنے یہان دعوت مین بلایا - مکان نہایت عالیشان اور قالینون و شیشہ آلات سے آراستہ تھا یہان عموماً جو لوگ مشکل سے گذر کرتے ہین وہ بھی مکانون کو سجاتے اور صاف رکھتے ہین - ۲۰ - ۲۵ نوجوان اور بعض معمر شخص بھی موجود تھے جو بغرض ملاقات آئے تھے یہان ایک دستور ہے کہ رمضان مین لوگ صبح تک بیدار رہتے ہین اور مابعد عصر تک سوتے ہین - یہان نوجوان کئی پارٹیون مین تقسیم تھے بعض گنجفہ کھیلتے تھے بعض قومی گیت بنا کر کورس گاتے تھے - مجھکو دیکھکر اونھون نے عذر کیا کہ اخلاق اہل ایران ایسے ہی خراب ہین - لیکن انصاف یہہ ہے کہ دو گھنٹے جو مین یہان رہا تو غل اور شور اور بے تہذیبی جو ہندوستان کے شرفا کے اتنے مجمع مین نظر آتی اوس سے چوتھائی بھی نتھی اور لوگ واقعی مثل بچون کے زندہ دل تھے مگر بچون کی طرح شریر نہ تھے - کچھ عرصے کے بعد ریفرشمنٹ ایک سینی پر لائے گئے یعنی تربوز - خربوزہ - آڑو - خیار (کھیرا) چاء - شربت - ایک قسم کے بسکٹ - یہہ جلسہ جسکو کھانا مختلف آدمیون کے یہان آخر رمضان تک اسی طرح رہتا ہے - ایک بات البتہ مکروہ تھی یعنی جو پارٹی گنجفے مین مصروف تھی وہ پانچ شاہی کی شرط کرلی تھی - جو ہارتا تھا اون مین سے ہر ایک ۵ پیسے ایرانی جیتنے والے کو دیتا تھا - ان لوگون نے مجھ سے کہا کہ یہ قمار نہین بلکہ وقت کاٹنے کے لئے ایک تفریح ہے - مگر آج ہی اسی قسم کا ایک مجمع جیسا پولیس کی ایک خباری رپورٹ سے معلوم ہوا گرفتار ہوا ہے •

دوسرا خط بنام نائب السلطنت

والاحضرت نائب السلطنت کو مین نے دوسرا خط لکھا تھا جس کا خلاصہ یہہ تھا کہ یہان خدمت اسلام بہت مشکل ہے کیونکہ دشمنان اسلام خفیہ متفق تعلیم یافتہ اور مستعدی سے کام کرنے والے ہین - ہندوستان اسلام مین نفاق جہالت - تنبلی اور غفلت سے یہان انسان جلد منہم ہوجاتا ہے - ایران جسقدر اسلامیت مین ضعیف ہوتا جاتا ہے اس نقصان کی تلافی لازم ہے - اور مین ہندوستان مین ایک مشن قائم کرنی چاہتا ہون جو دو پہلو رکھے - یعنی صحیح الخیال مسلمانون اور غیر مسلم لوگون مین اسلام منتشر کرے - امید ہے کہ جب یہہ انجمن قائم ہوگئی تو حضور والا اس کے اولین مربیون مین ہون گے - مین نے اون سے خط و سفارش طلب کئے - سفیر ایران دہلی پریسیڈنٹ ایم ایچ کے نام جہان مین لکچر دینے جانا چاہتا ہون - اون کے سکرٹری نے جواب مین لکھا کہ بغیر ملاقات رکجنٹ (نائب السلطنت) کے مین ایران سے

انتخاب پارلیمنٹ اور ممبرون کا اخراج

یہان کی حالت امن اور قانون کی اس وقت بہت بہتر ہے ورنہ دو سال قبل جب پارلیمنٹ کا انتخاب ہوا کیفیت تھی کہ احتشام السلطنت ایک نہایت لائق شخص کا انتخاب سوا تین ہزار رایون سے طہران مین ہوا۔ مگر بعض نقلابی آدمیون نے اون کو اور دو چار دیگر وکلائے مجلس کو دہمکایا کہ تم مجلس مین داخل ہو گئے تو گولی سے مار دین گے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ جن لوگون کی رائین سو یا دو سو بہی نہ تہین اور وہ وکیل ہین۔ طہران کے اصل وکلا نے استعفا دیدیا۔

جو لوگ نوجوان احرار ہین اون کی حالت یہہ ہے کہ عموماً فریق بندی کرتے رہتے ہین کہ فلان شخص ابکی بار دربار کا وزیر کیا جاوے۔ اوس کے بعد جب تبدیل وزارت ہوتی ہے (اور وہ اس طرح کہ آدمی مقرر ہوتے ہین کہ بعض معزز ین وزرا مثلاً سپہدار یا سردار اسعد کو متہم کرو۔ آخر بار بار الزام کے سننے سے دق آکر وہ استعفا دیدیتا ہے۔ کیونکہ تمام شہر اوس کی بدگوئی مین مصروف ہوتا ہے) اور دو ممبر اوزیر ہوتا ہے تو سب عہدے ان لوگون سے بھر دیتا ہے۔ یہہ بھی دفترون مین کرسیون پر بیٹھے رہتے ہین کچھ کام نہین کرتے شام کو ہوا خوری کو نکل جاتے ہین۔ تنخواہین ایران مین سپاہیون سے لیکر ممبرون تک سب کی بہت معقول ہین البتہ بلحاظ ذمہ داری وزراء کی تنخواہین کم ہین۔ مگر جو وزیر گھر سے خوشحال ہین اون کو ضرورت نہین اور جو غریب ہین اون کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تھوڑے نہین۔ کہ یہہ وزیر اعظم جاپان کی تنخواہ ہے۔ علاوہ اس کے سوار وغیرہ بھی جلو مین سرکاری ہوتے ہین۔ جو وزیر بددیانت ہین وہ چند روز مین متموّل ہو جاتے ہین۔ آج کل متوسط طبقے اور متوسط لیاقت کے وزراء زیادہ ہین مگر بہ نسبت سابق دیانتدار ہین اور بیقدر ڈر کر کام کرتے ہین۔[1]

ایک بزرگ کا حسن ظن درحق راقم

آج ایک ایرانی جوان مرزا علی اکبر نے (جنکے والد صوفی اور بہت جری اور آزاد خیال ہین) مجھ سے کہا کہ میرا باپ بیحد آپ کا معتقد ہو گیا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ آج تک ایران کی بہبود کے لئے اس سے بہتر مرا سنامہ (پروگرام) نہ لکھا گیا تھا۔ مگر عام طور پر جو ناعاقبت اندیش نہین ہین وہ خلاف ہین۔

مجمع نوجوانان درشب مصفات و دعوت راقم

(۷ ستمبر ۱۹۱۱ع) روزنامچہ لکھنے کے بعد شب کو سید محمد رضا نے جو ایک مشہور تاجر

---

[1] مگر دس پسر مرغوب جنگی وجہ سے خواہ بددیانتی سے ادہمتین نے بعد مین کام بگاڑ دیا۔ (مرتب)

یہ خیال تھا کہ محمد علی شاہ کی فوج قریب آئیگی تو یہ بغاوت کریگی - کاسک کے پاس ہتھیار بہت اچھے ہین اور سوار بھی وہ عمدہ ہین ان کی تعداد ایک ہزار ہے - مگر ان مین سے مختلف حیلون سے پانچ چھ سو باہر بھیجدیے گئے ہین آج تک لوگ ڈر رہے ہین کہ ان کے ہتھیار لیکر معزول کیا جاوے -

[طہران - ۸ ستمبر ۱۹۱۱ع]

بعض طلاب دینی سے ملاقات اور اون کی ہمدردی

کل شب کو بعض طلبا عربی اور دیگر اصحاب ملاقات کو آئے - معلوم ہوا کہ شیخ محمد واعظ معروف نے حسب حکم بعض پرانے اور محدود خیال بزرگون کے واقعاً میرے خلاف مسجد شاہ مین سواد شسم یعنی بہائیون کو آزادی دینے کے خلاف دو روز قبل تقریر کی تھی - پھر بعض ساتھیون نے (جن کی تعداد یہان خاصی ہوگئی ہے چنانچہ کل دفتر عدلیہ مین بھی بعض لوگون نے میری تقریرون کی وجہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا تھا) اس مشہور واعظ پر سخت اعتراض کیا کہ آپ نے فلان شخص کی ہتک نہین کی - بلکہ اسلام کی ہتک کی کیونکہ وہ دل سے اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور بہائیون کے خلاف ہے - تم لوگ کبھی ایک جگہ بیٹھکر غور و خوض نہین کرتے - یہ بات بھی توسوچنے کے قابل ہے کہ بہائیون کا کیا علاج کیا جاوے - مگر انتظام دینے کے لئے موجود رہتے ہو - شیخ محمد واعظ نے کہا - واللہ مجکو معلوم نہ تھا - مجکو ایسا ہی حکم تھا کہ روزنامہ مجلس کی تائید کرون - اب اس کی تلافی کردونگا -

آج طہران کے بازار مین کچھ عتیقات (نایاب پرانی چیزین) خریدنے کی نیت سے مسٹر غلام محمد ابراہیم اور اعتضاد الملة اور مترجم نظام سید حسین کے ساتھ گیا - یہان کے دوکاندار قیمت چوگنی سے زیادہ کہتے ہین اور اون سے خریداری کرنا ہم لوگون کا کام نہین ہے -

[طہران - ۹ ستمبر ۱۹۱۱ عیسوی]

نائب السلطنت سے ملاقات اور گفتگو بابت ایران و اہل اسلام

کوہ دماوند البرز کے نیچے جو سلسلہ پہاڑون کا طہران سے ۲ میل پر شروع ہوتا ہے اوس کو شمران کہتے ہین - جہان بہت سے مقامات ۳ - ۴ میل تک آبادہین اور باغ اور چشمے کثرت سے ہین - نائب السلطنت (ایجنٹ ایران) ناصر الملک سے ملاقات کی غرض سے طلب کیا گیا - ناصر الملک

روانہ نہ ہون - لہذا کل علی پرسون ملنے کا ارادہ ہے -

عدالت دیوانی و فوجداری یہان عدالت ہاے دیوانی و فوجداری شہر طہران کی دیکھین - میز کرسی پر اجلاس ہے بنچ بھی ہین - عمارتین مثل لکھنؤ کی عدالتون کے عالیشان ایشیائی مکانات - دالانون اور کمرون مین ہین - حکام عموماً ناتجربہ کار و کم عمر ہین - فوجداری استغاثہ اور دیوانی متفرق دعوی مین بھی ٹمار کا ٹکٹ عموماً لگتا ہے - ناواقف آدمی کے واسطے یہہ دستور ہے کہ محرر فارم پر اوس کا مطلب لکھدیتا ہے اور شاید کچھ فیس (۴ ریال ۸) لے لیتا ہے انتظام عدالتون کا جدید ہے

پارلیمنٹ مین جلسہ فری شام کو مجلس شوراے ملی مین گیا - یہان جلسہ پارلیمنٹ ہفتہ مین دو دفعہ ہوتا ہے - اور صرف دو گھنٹے تک شب کو رہتا ہے ہمارے دوست مترجم نظام کا مسئلہ بھی پیش تھا یعنی علاوہ تیس طلبا کے جو یورپ کو بغرض تحصیل بھیجے گئے ہین مترجم کو جن کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ ہے بطور خاص امریکہ بھیجا جاوے - سخت مباحثہ ہوا اور اکثر ووٹ اگرچہ ہمارے موافق تھے مگر ہم ممبران نے مطلق کوئی رای نہین دی جسے یہان کہتے ہین کہ زرد پرچہ دیدیا - جس پر بعض نے اعتراض کیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ موجودہ ممبرون مین سے نصف سے زیادہ کی رای موافق نہ تھی اسلئے یہ معاملہ ملتوی رہا - مین نے بھی آج شام کو کوشش کی تھی اور ممبرون پر تقاضا کیا کہ وہ مترجم نظام کو رائے دین اون کے دو بھائی آزادی طلبی مین مارے گئے ہین اور وہ خود دو سال سے کوشان ہین کیا وجہ کہ اون کو بغرض تعلیم نہ بھیجا جاوے -

ایک غلط جنگی خبر اور ایرانی قزاق ایک عجیب خبر آج شہر مین مشہور ہوئی کہ شہزادہ عبدالعظیم (جو گویا طہران کا ایک محلہ ہے اور یہان سے ۴ میل پر ہے) وہان ترکمان سوار وارد ہو گئے ہین - بعضون نے کہا کہ لیث الدولہ (افسر محمد علی مرزا) اس خیال سے آگیا کہ ارشد الدولہ طہران مین داخل ہو چکا ہے اور چونکہ تار ٹوٹا ہوا تھا صحیح خبر راستے مین معلوم نہ ہوئی +

بہرحال بختیاری یہ خبر سنتے ہی سوار اور پیادہ تنہا اور اکٹھے شہزادہ عبدالعظیم کی طرف دوڑے اور توپخانہ اور رجمنٹین باقاعدہ آگئین - معلوم ہوا کہ محض فضول افواہ تھی - پچاس قزاق سوار شیراز سے آرہے تھے یہ ایرانی قزاق تھے جو روسی افسرون کے ماتحت ہین اور جن سے اہل طہران خصوصاً آزادی طلب سخت نفرت رکھتے ہین کیونکہ اوتھون نے پارلیمنٹ پر گولہ اندازی کی اور ہمیشہ شاہ سابق کے موافق تھے - اور اب بھی ان کی فوج کی نگرانی دوسری فوج کرتی ہے کیونکہ

کئے جاویں اور شیعہ بھی - اور اسلام پھیلانے کے لئے سب لیڈروں کو الگ الگ آمادہ کرنیکا ارادہ ہے -

کچھ اور گفتگو ہوئی اسکے بعد فرمایا کہ میں خود یہاں تھک گیا ہوں اور جانا چاہتا ہوں - میں نے کہا ایران کا

کیا حشر ہوگا ؟ - فرمایا کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہیگا - حالت بد سے بدتر شاید ہو جاوے - یہاں لوگ کام کرنے نہیں دیتے تہمتیں

تراشتے رہتے ہیں - میں نے کہا یہاں کار فانی اور ملیں تہمتیں تراشنے کی ہیں جن کا مقصد سوا اس کے کچھ نہیں -

نائب السلطنت نے مجھ سے کہا کہ اپنا مقصد وزیر خارجہ سے بیان کروں کہ اوس کے لئے پارلیمنٹ سے تائید ہو میں نے

کہا کہ یہ طول امل ہے اور اُمید نہیں کہ پارلیمنٹ اس کام میں مدد دے - یہ مذہبی کام ہے خود آپ مدد دے سکتے ہیں - مگر

بقول جناب آیت اللہ خراسانی حضرت آخوند ملا محمد کاظم جب میں نے نجف اشرف میں والاحضرت والا قدس ناصر الملک کی تعریف

کی کرتا ہے نہایت عاقل و سمجھدار ہیں تو اونھوں نے فرمایا تھا "وے او ہم ایرانی است" آہ! او ہم ایرانی است میں کسقدر

صداقت و طنز و جگر خراش درد بھرا ہوا ہے - میں اس فقرے کے معنی نہیں سمجھا جب تک ملاقات نہیں ہوئی -

یعنی دولت ایران پر ایک پیسہ چھوڑنا گوارا نہیں کرتے - گو خود بہت دیانتدار ہیں - مگر پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ ہوا لیکر جمع

کرتے رہتے ہیں حالانکہ خود بھی بہت متمول ہیں -

سفیر ایران متعینہ امریکہ کی بابت اُنھوں نے لکھا کہ میں نے وزارت خارجہ کو آپ کا خط بھیجدیا ہے وہ سفارش لکھدینگے

خط بنام حضرت ناصر الملک

گھر پر آکر مجھکو معلوم ہوا کہ سفیر ایران متعینہ امریکہ خود متہم بہ بہائیت ہے - اور میں اسلام

کے موافق وہاں تقریریں کرنا چاہتا ہوں اور بہائیوں کا رد کرنا مقصود ہے - لہذا میں نے رات

کو دربار میں دوسرا خط والاحضرت کے پاس کہ وہ بھی طہران میں آگئے ہیں بھیجا (کیونکہ علماء دین کی دعوت بموجب

قاعدہ شب ۱۸ رمضان کو مقرر تھی اور شاید روپیہ بھی مجلس شہادت امیر المومنین کے لئے دیا جاتا ہے) اوس میں لکھا کہ

میں آفیشیل (رسمی) خط سفیر کے نام نہیں چاہتا بعض باتیں ایسی میں نے سُنی ہیں کہ رسمی خط مفید بھی نہ ہوگا - اس

واسطے اگر حضور پسند فرماویں تو نیم رسمی (نیم سرکاری) خط بغرض ملاقات پریسیڈنٹ سلطنت جمہوری امریکہ کی خدمت میں

دیں - باقی خدا حافظ پرسوں یہاں سے روانہ ہوتا ہوں - شمران سے آتے وقت ایک شیشی عنبر کی ہدیہ کے لئے دی

لارڈ کرزن کے کالج میں پڑھا ہو اور مدت قبل وزیر مال وزیر خارجہ وغیرہ رہے ہیں اور رئیس الوزرا بھی اور اب نائب السلطنت ہیں گویا بر زمانہ نابالغی سلطان احمد شاہ بادشاہ ہیں ان کو والا حضرت والا قدس لکھا جاتا ہے- آدمی دیانت دار تعلیم یافتہ اور عمدہ سمجھ کے ہیں مگر ڈر پوک - ۵ گھنٹے تک قریب غروب ہم کو انتظار کرنا پڑا- ایران کی عام عادت کے موافق وہ بھی رمضان میں عصر کو بیدار ہوتے ہیں- میں نے اون سے صاف کہا کہ میرے خیالات ایران میں آنے سے بدل گئے میرا مقصد تھا کہ ایران میں اسلام کی خدمت کروں مگر یہاں لوگوں میں دو عیب ایسے ہیں جنکی وجہ سے کوئی کام نہیں ہو سکتا

(۱) اول یہہ کہ ایثار علے النفس کے معنی نہیں جانتے-

(۲) دوسرے یہہ کہ ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے-

نائب السلطنت نے کہا کہ "سینکڑوں برس سے ایک دوسرے کو دھوکا دینے میں مصروف ہیں- اس وجہ سے اعتبار نہیں" پھر میں نے کہا کہ یہاں اسلام کی ترقی اور تہذیب اخلاق کے مقاصد کی کامیابی نہایت مشکل ہے- ایک گروہ علماء کا ہے کہ اون کے ذاتی اغراض بہت سے ہیں اور وہ بہت سست اور غافل ہیں اصلاح حالات کے لئے اون کا جگانا اور اون پر اعتراض کرنا لازم ہوگا- وہ فوراً بدعت یا تکفیر کا فتویٰ دیدیں گے جس کی وجہ سے کام ہو نہیں سکتا- دوسرا گروہ لامذہب اور آزاد خیال آدمیوں کا نیز بہائیوں کا ہے اون پر حملہ کرو تو کام شروع ہونے سے پہلے وہ سینے میں بندوق ماردیں گے- ناصر الملک اس تمام عرصے تک کھڑے تھے- اور ۲۰ سوار ارمنی اور بختیاری وہمدانی اور گاڑی پہونچنے کا انتظار کر رہے تھے- پھر میں نے کہا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ اسلام کی خدمت کے لئے ہندوستان میں کام کیا جاوے- وہاں ایک ملین شیعہ - ۵۹ ملین سنت جماعت اور ۲۰۰ ملین ہندو اور بت پرست ہیں- ایران میں اسلامیت و شیعیت بہت ضعیف ہوگئی ہے (نائب السلطنت نے فرمایا کہ خود اسلامیت ہر جگہ ضعیف ہے) اس نقصان کی تلافی لازم ہے- میں امریکہ جاتا ہوں کہ لیکچر وغیرہ دیکر کچھ روپیہ جمع کروں اور ہند میں ایک مشن درست کروں جس کے لئے اپنی زندگی میں نے وقف کردی ہے- اس طور پر کہ ایک شاخ مشن کی تہذیب اخلاق کا کام کرے- اور ایک شاخ غیر قوموں میں نشر اسلام کرے- ہماری سنت جماعت بھائی اسلام کے پھیلانے اور اصلاح اخلاق کے کام میں آمادہ

اورغفلت اور شراب وفواحش مثل چانڈو اور عیاشی اور اعمال خلاف وضع فطری سے دور ہین ظاہر و باطن یکسان ہو مال وزر کی محبت اندازۂ اعتدال سے نہ بڑھے"۔ اگر اسلام کے یہہ معنی ہین تو مین نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ ایران مین یہہ اسلام بہت کم ہے۔ بیشک بہت سے پرہیزگار آدمی بھی ہین مگر راست گوئی اور اخلاقی جرأت کی کمی اون مین بھی ہے۔ اور بہت سے اتقیا گوشۂ گمنامی مین پڑے بتائے جاتے ہین۔

علما کی حالت علمائے دین مدت سے یہان مثل بادشاہ بلکہ بعض اوقات بادشاہ سے زیادہ اقتدار رکھتے تھے اور حکومت بلامسئولیت سے جو خرابیان پیدا ہوتی ہین سب اون مین موجود تھین یعنی عیاشی۔ خودغرضی۔ اپنے ذاتی مصالح کو مصالح عام پر ترجیح دینا۔ سستی۔ غفلت۔ جاہ طلبی۔ پارلیمنٹ کے آغاز مین ایران کے اکثر علما نے اس غرض سے مشروطہ کی خواہش کی تھی کہ عوام ہمارے ہاتھ مین ہین۔ جو پارلیمنٹ قائم ہوگی وہ علما پرست ہوگی۔ مگر نقشہ اس کے خلاف واقع ہوا۔ نتیجہ یہہ کہ لوگ ایکدم متنفر ہوکر خانہ نشین ہوگئے۔ اور معاملات کی باگ اکثر لاابالی یا آزاد خیال یا لامذہب لوگون کے ہاتھ مین آگئی۔ نیز مذہب اور اخلاق مین علیحدگی پہلے سے خطرناک تھی۔ الغرض جو ضعف حقیقی یہان کی اسلامیت مین تھا اوس کی طرف علما متوجہ نہ تھے نہ اب ہین۔ البتہ بعض فواحش جو پہلے خفیہ تھے اور بوجہ آزادی ظاہر ہوگئے اون کے شاکی ہین۔ مگر اصل شکایت صرف یہہ ہے کہ ہمارا کافی احترام نہین ہوتا۔ الحاد و لامذہبی کے روکنے کی کوئی عاقلانہ تدبیر نہین کرتے۔ جن جاگیرون یا اوقاف و وظائف پر قابض ہین اون پر قابض رہنا ہی اون کا پالیٹکس اور مقصود ہے۔ اب بھی کرورون آدمی دل سے مسلمان ہین لیکن اگر اسلامیت یہان سے چلی گئی تو نو حصے قصور ان دنیا طلب علما کا ہوگا۔

پالیٹکل خرابی کی اصلیت مین نے جو ایرانی خصلت کی خرابی بیان کی ہے یعنی ایثار کا فقدان وہی ایران (بلکہ تمام اسلامی دنیا مین) تمام ملکی خرابیون کی جڑ ہے۔ مشروطہ بعض اصلی بہی خواہان ایران نے قایم کیا تھا۔ مگر اوس کی تائید بہت سے حکام اور امرا نے کی۔ ان لوگون نے مظفر الدین شاہ مرحوم کی دہ سالہ کمزور حکومت مین بذریعہ ظلم و رشوت بہت روپیہ پیدا کیا تھا اور جاگیرین خرید کی تھین۔ ان کو خوف تھا کہ محمد علی مرزا ولیعہد جو بخیل اور ظالم طبیعت ہے

سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ دس ہزار سے زیادہ زن و مرد و بچہ سفارت خانۂ روس و انگلستان کے احاطہ میں جو مکانات اور کوٹھیاں ہیں اون میں رہتے ہیں اس خوف سے کہ ان لوگوں پر شبہہ کیا جاتا ہے کہ محمد علی مرزا سے موافقت رکھتے ہیں یہہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ آنے سے پہلے بادشاہ مذکور کے یہاں وہ بلوہ عام میں قتل کر دیئے جاویں۔ یہ شاہ پسند (مستبد) بختیاریوں کے لوٹ مار کی بہت شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک طرف سے ترکمان اور دوسری طرف سے بختیاری لوٹتے ہیں مصیبت میں جان ہے۔

مشہور ہے کہ پرنس سالار الدولہ نے جو کرمانشاہ اور ہمدان کے وسط میں ہے امیر مفخم گورنر عراق کو جو چھہ ہزار فوج کا افسر ہے (اور دل سے شاہ پسند ہے) شکست دی۔ بعض کہتے ہیں کہ امیر مذکور دشمن سے مل گیا اور اوسنے عمداً زک پسند کی بہرحال اب ایک بختیاری لشکر تیزی کے ساتھ امداد کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اہل ایران کے عادات و اخلاق

جو کچھ میں نے اس روزنامچہ میں لکھا ہے اوس سے ایران کے اخلاق و عادات کی نسبت ہر ایک کی رائے معلوم ہو گئی ہوگی لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں ایک جگہ اپنے خیالات ظاہر کروں:—

اہل ایران نہایت ذہین ہیں شہر کے رہنے والے عموماً خلیق اور متواضع ہیں۔ ان میں علم کا شوق تو ہمیشہ تھا۔ جدید علوم کا شوق بھی بڑھتا جاتا ہے عموماً اپنے ملک کی ترقی چاہتے ہیں اور اس بات سے خوش نہیں کہ اون پر کوئی دوسری طاقت حکومت کرے۔ اسلامی اصطلاحیں اور ظواہر اسلام اون میں شدت کے ساتھ رائج ہیں اور اکثر لوگ دل سے مسلمان ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلامیت باقی رہے۔

اخلاق اسلامی گویا مفقود ہیں

اخلاق اسلام واقعاً کسی مملکت اسلامی میں جیسا چاہیئے نہیں ہیں۔ مگر ایران میں سب جگہ سے کمتر ہیں۔ اگر اسلام کا منشا ہے کہ لوگ راست باز ہوں ایک دوسرے پر بھروسہ رکھیں مستعدی سے کام کریں اسلام اور وطن کی رفاہ کے لیے زحمتکش ہوں اور نقصان برداشت کریں۔ دوسرے لفظوں میں ایثار علی النفس ان میں موجود ہو۔ دین کا مرتبہ ظاہری احترام نہ ہو بلکہ قلبی عزت ہو۔ گالی اور فحش، قسم اور تہمت سے بچیں سختی

اور ڈاکہ ڈالنے کو عیب نہین سمجھتا - اون کی مدد بھی خطرے سے خالی نہ تھی اور اب بھی خالی نہین - لوگ کہتے ہین کہ بختیاری روسا دماغ مین شاہی کی بو رکھتے ہین - یہ شبہاس صحیح ہو یا غلط مگر بد امنی اور حسد پیدا کرنے کے لئے کافی ہے

باوجود انقلاب و خرابی کے آثار اُمید

بہرحال ایران کی جو ظاہری امنیت زمانہ ناصر الدین شاہ تک تھی اوائل زمانہ مظفر الدین شاہ مین وہ جاتی رہی تھی اور یہہ فساد و انقلاب تو برس سی ہی - لیکن پہلے جو روز بروز قرض لیکر ملک مین سیکڑون حقوق غیر سلطنتون کو ملتے تھے وہ اب نہین ملتے اور جسقدر ملک باقی ہے وہ محفوظ ہی[1] مگر اشتباہ نہ ہونا چاہیئے - باوجود لوگون کی خود غرضی کے دو تین علماء نجف اشرف کے بانیان مشروطہ مین کسی شخص کا پتہ نہین ملتا - جسنے بہبودی خلائق کے واسطے کام کیا ہو اور جاہ طلبی یا انتقام یا حُبِ زر اوس کے اصلی محرک نہ ہوئے ہون -

ظلم بہت کم ہوتا جاتا ہے

باوجودیکہ ملک کی حالت با امن نہین ہوئی - مین صدق دل سی یقین کرتا ہون کہ مجموعی ظلم کم ہوتا جاتا ہے لوگ آزادی کے عادی نہین مگر ایک راستہ کھل گیا ہی کہ وہ اپنے مظالم مرکز پر ظاہر کرین اور جو نئے صیغے قائم ہو رہے ہین اوس سی تغلب رشوت کی ایک حد تک جلوگیری (ممانعت) ہوتی جاتی ہے - فوج کو تنخواہ باقاعدہ ملتی ہے - اگرچہ فضول خرچی تمام صیغون مین بیحد ہے - جن لوگون نے زمانہ سابق دیکھا ہے وہ اوس زمانے کے مظالم جو بیان کرتے ہین اور تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے جو اثر مجھپر ہوا مین کہہ سکتا ہون کہ واقعی انسانی عزت اور انسانی دولت کا سابق مین کوئی احترام نہ تھا - اب ظلم کی مقدار شاید ایک ثلث بھی باقی نہین

خود پسندی

ایثار نہ ہونے کی وجہ سے خود پسندی بیحد ہے یعنی بظاہر ہر شخص نہایت خلق سے دوسرون کے ساتھ سلوک کرتا ہے مگر ہر شخص اپنے کو عقل مین ارسطو و افلاطون اور تمام مدبرین ایران کی مجموعی لیاقت سے بالا سمجھتا ہے - بزرگون کا ادب باقی نہین - نوجوان شراب آزادی اور خود پسندی مین سرشار ہین ہر شخص اخلاق ایران

---

[1] یہ مین نے طہران مین اوس وقت لکھا تھا جب پارلیمنٹ باقی تھی - اگرچہ روس اور روزراء روز بروز اوس کو کمزور اور بدنام کرتے جاتے تھے - اب تو مطلع صاف ہے اور برسون کا زوال گھنٹون مین ہو رہا ہے !! (منہ)

جب بادشاہ ہوگا تو یہہ سیف بیان ہی بہ زور نکال لیگا لہذا بہتر ہے کہ بادشاہ کے اختیارات محدود کئے جائین تاکہ وہ اون پر جبر و تعدی نہ کرسکے۔ مابعد ان اُمراء نے دیکھا کہ شاید مشروطہ یعنی پارلیمنٹ اور آزادی ہمارے مظالم کو روکے۔ ان کی ثروت محفوظ ہو چکی تھی اس لئے عموماً یہہ سابق حالات کو پسند کرنے لگے۔ ان کو مرتجعین کہتے ہین آجکل اہل حکومت مین انھین کا زور ہے۔

مامورین دولت کی خودغرضی

جو لوگ برسرکار آئے اُنھون نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا۔ اور دفاتر وادارجات مین عمدہ تنخواہون پر ایکدوسرے کو باہمی پارٹی کی مدد سے بھرنے لگے۔ کوئی خاص توجہ مُلک مین امن قایم کرنے اور ظلم اور راہزنی کے دور کرنے کی طرف نہ کی اس لئے جلد عوام بھی مشروطہ کے خلاف ہو گئے۔

ڈماکریٹ کی نافہمی وتقلید غلط

فرقہ ڈماکراٹ یا انقلابی کے دماغ مین صرف چند سبق تھے جو سطحی طور پر اوتھون نے یا اون کے سرداران تقی زادہ وغیرہ نے انقلاب فرانس کی تاریخ سے سیکھے تھے جن کا خلاصہ یہہ ہے کہ آزادی کا درخت لوگون کے خون سے سیراب ہوتا ہے لہذا مخالفون کو جلد قتل کرنا چاہیئے۔ اُمراء نے غربا کا خون چُوس کر تمول حاصل کیا ہے۔ علماء دین دشمن حُرّیت ہین ان کو معزول وذلیل کرنا چاہیئے۔ مذہب کو تمدن سے تعلق نہین۔

اعتدالی کا پناہ گیر ہونا

لیکن ان لوگون کی تعداد کم تھی اور رسائے حکومت وترقی کا میدان وسیع تھا۔ حکومت کا بغیر اکثریت کے ملنا محال ہے۔ اس وجہ سے خوف قتل اور دھمکی سے کام لینا شروع کیا۔ دوسرا فریق یعنی اعتدالی انتظام و اتفاق نہ رکھتا تھا اوس نے رُوس کی پناہ ڈھونڈنی شروع کی۔ ایکدوسرے پر جھوٹ سچ تہمت دھرنے لگے۔ عوام کی مالی اور اخلاقی حالت سے سب گروہون نے بے پروائی کی پالیٹکس پر ٹوٹ پڑے یعنی ایک گروہ کا اقتدار بڑھے دوسرے کا گھٹے اور یہی مطلب مشروطہ سے رہا۔ البتہ وزرا۔ ممبران پارلیمنٹ۔ افسران ادارجات (سررشتہ) اور حکام جن کو معقول تنخواہین مشروطہ مین ملتی تھین اور جو جانتے تھے کہ حکومت شخصی ہوجانے کے بعد وہ لاشئے ہو جائینگے۔ یہ لوگ ظاہر مین مشروطہ کے حامی بیشک ہین مگر اون کی تعداد و قوت کم ہے۔ اس وجہ سے بادشاہ پرستون کے مقابلے کے لئے بختیاریون کو لاتے ہین جو ایک شجاع قبیلہ صحرائی ہے اور مثل دُنیا کے باقی صحرائی قبیلون کے دوسرون کا مال چرانے

ادن کا دفع کرنا لازم ہے۔ اپنے اغراض کو چھپاتے ہین۔ رشوت کو تعارف کہتے ہین اور سچ ہین تو آدمی رشوت لینا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن سمجھتے ہین۔ الغرض زمانہ دراز کے بعد اس قوم کی حالت مصیبت کی انگیٹھی مین پگھلنے کے بعد درست ہوسکتی ہے اور خدا کے فضل سے یہہ دشوار نہین۔

[طہران - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ع]

آج گاڑی دلیجان مین چلنے کے لیے کافی ساتھیون کی تلاش رہی۔ آخر طے ہوا کہ شب شہادت کے بعد یعنی ہفتہ کی صبح کو روانہ ہون گے۔ دلیجان جس مین ۳ مسافر جاتے ہین نہ ملی۔ لہٰذا وہین جانے کا انتظام کیا۔

معظم السلطان ایک بلند قامت اور وجیہہ نوجوان ہے جس کو استبداد صغیر یعنی پارلیمنٹ ٹوٹنے کے بعد محمد علی مرزا کے آدمیون نے سخت اذیت دی۔ اوس کی جائداد خراب کر دی گھر لوٹ لیا تھا اور بازار مین مشکین باندھ کے راستے مین نان بائیون نے جلتے لوہے کو بدن پر داغا تاکہ اپنی وفاداری کا اظہار کرین جب پارلیمنٹ پر گولہ اندازی ہوئی تو اوسنے بازار والون کو جمع کر کے کہا تھا کہ کمبختو! تمھاری مجلس ٹوٹ گئی اور تم تماشا دیکھتے ہو۔ بازار بند کرو۔ ورنہ ڈوب مرو۔ مگر یہہ قصے معظم کے دوستون نے بیان کئے۔ دشمن نہایت مضحکہ انگیز طور پر اس سے انکار کرتے ہین۔

معظم السلطان اور اعتضاد

اب اوس کو سفارت کبریٰ اسلامبول مین نیابت سویم کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ مگر مجلس شورائے ملی نے اس طرح رائے دی کہ اکثریت نہ ہوئی۔ یعنی بعض آدمیون نے بلا دستخط پرچے بھیجے یہہ نوجوان امیر خاندان سے ہے اور یہان قرأت خانہ مین اکثر آتا ہے۔ سیکڑون گالیان ممبران پارلیمنٹ کو دیتا ہے کہ ایسے آدمیون کو گورنر اور حاکم مقرر کرتے ہین جو مشروطہ کے خلاف ہین۔ امیر مفخم گورنر عراق کے خلاف جہان اس کی کچھ ریاست باقی ہے درخواست دی وہ دشمن ہوگیا۔ ٹھیکہ دار اب روپیہ نہین دیتا اور محکمہ عدالت تماشہ سنتا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ فلان جوان مہمان خانہ لالہ زار مین آپ کو برا کہتا ہے اور آقا سید رضا کے مکان مین جب آپ آئے تو بجد تعظیم و تکریم کے لئے اوٹھا اور کہا مین آپکا ادنےٰ مخلص ہون

کو بُرا کہتا ہے اور دوسرون کی ہجو کرتا ہے مگر اس سے ناواقف ہے کہ اوس مین بھی وہ خرابیان موجود ہین۔ چونکہ تعلیم یافتہ نوجوان نہین چاہتے کہ کسی کی اطاعت کرین اور زحمت تربیت اوٹھائین اسلئے فرض کرلیتے ہین کہ ہم سب سے بڑھکر ہین یہان تک کہ ایک ادنے حمال ورحجام ممبران پارلمینٹ بلکہ نائب السلطنت کو اپنے سامنے بلحاظ قابلیت ہیچ سمجھتا ہے۔

ایرانی دوربین اور معاملہ فہم نہین

اصل یہ ہے کہ اہل ملک اپنی کثرت ذہانت و کثرت بلند نظری کی وجہ سے قریب کی خرابیان نہین دیکھ سکتے دور کی خرابی دیکھتے ہین۔ آج تک میری خیال مین ایران کے کسی عالم اور کسی انجمن نے سنجیدگی سے لوگون کو اون کے فرایض کی تعلیم نہین دی۔ مسلمانان ہندوستان کی حالت بھی کم و بیش قبل از سرسید ایسی ہی تھی۔ مگر ہم لوگ چونکہ مجبور تھے کہ اپنی حفاظت دوسری قومون کے مقابل کرین اس لئے باہمی اطاعت و باہمی اعتماد کا اندازہ لازم تھا اور ہم ایسا کرلے رہے۔ یہان شخصی سلطنت نے تمام فوائد کو مضمحل کر رکھا تھا۔ اور کوئی خوف دوسرون سے نہ تھا۔ روس اور انگلستان چند ماہ قبل بہت دور نظر آتے تھے۔ الغرض ایران مین کم از کم دس سال تک سخت قانونی حکومت لازم ہے جس کی بنا شخصی سلطنت پر ہو۔ اور بطور استبداد کام کرے۔ دس سال کے بعد اہل قابل ہون گے کہ صحیح انتخاب کرین اور ممبران پارلمینٹ اس قابل ہون گے کہ صحیح قانون بنادین اور وزیر اس قابل ہون گے کہ پارلمینٹ کی رای پر عمل کرین[1]۔

خود غرضی کو اعلیٰ الفاظ مین پوشیدہ کرتے ہین

ہر صوبے مین لایق حاکمون کے ماتحت صوبہ کی انجمنون کا ہونا لازم ہے۔ سوائے قدیم یونانیون کے کوئی قوم ایسی نہین جو اسقدر انتقال ذہنی رکھتی ہو یا خود غرضی کو بلند اور عالی الفاظ مین مثل ایرانیون کے مخفی کرسکتی ہو۔ مثلاً کہین باسم آزادی و حریت کہین باسم ملت کہین باسم مذہب کہین باسم ہمدردی انسانی کہین باسم سیدالشہدا۔ گاہے یہ کہکر کہ دشمن مثل مائکروب (اجرام امراض) ہین

---

[1] اب میری اس راے مین نئے حالات دیکھکر کسیقدر فرق ہوگیا ہے کیونکہ شخصی حکومت کے معنی روس کی حکومت ہین۔ اگر آزاد شخصی اور سخت حکومت ہو تو فواید ہوسکتے ہین۔ ۱۲ (منہ)

منبر پر سے کہی گئی۔ اگرچہ ہمارے دشمن نے کہی۔

[۱۱ ر ستمبر ۱۹۱۱ ع]

ایرانیون پر علانیہ اعتراض اور اُن کی انصاف پسندی

تمام دن منزل (مکان) مین رہا۔ بوجہ روزہ سخت ضعف تھا۔ شام کو چند لوگ ملنے آئے ایرانیون مین اب ایک عادت اچھی ہوگئی ہے جس سے آیندہ کیلئے کسیقدر اُمید پیدا ہوتی ہے یعنی خود اپنے عیب صاف صاف بیان کرتے ہین اور دوسرا بیان کرے تو برا نہین مانتے۔ چند سال پہلے یہ بات مُطلق نہ تھی اور اپنی تعریف دن رات کرتے رہتے تھے ہماری ہندوستان مین ابتک یہ عادت ہے کہ سچی نکتہ چینی سے چڑجاتے ہین۔ جیسا لارڈ کرزن نے ایکدفعہ کہا کہ اہل ہند عمومًا راست گفتار نہین تو غل مچگیا تھا اس سے دہ چند برا مین نے طہران مین ملک سٹون کو کہا مگر ان باتون سے پبلک ناراض نہین ہوئی۔ ناراضی صرف روس پرستون کی تھی یا پالیٹکل چال تھی۔ ایک دن چند ڈماکریٹ تھے جس مین مہدی آغا فرزند شیخ فضل اللہ نوری بھی تھے جن کو پھانسی دی گئی۔ (آغا مہدی بظاہر نیم دیوانہ مگر حُریت خواہ ہے اور دینیات مین اوس کی تحصیل تمام ہے) مین نے پوچھا کہ بتاؤ ایران مین خالص قومی ہمدردی اور غربا کو فائدہ پہونچانے کے لئے کسنے کام کیا؟۔ ایک نوجوان سید محمد رضا جنھون نے ایک یتیم خانہ بھی قایم کیا ہے اور میرے دوست بھی ہین اون کی طرف اشارہ کیا۔ مین نے کہا کہ مین معروف آدمیون کو پوچھتا ہون۔ سب نے نفی مین جواب دیا۔ واقعہ بھی ہے کہ ہر شخص نے حُریت طلبی مین بیحد روپیہ پیدا کیا اور کوئی کام غربا کے لئے نہین کیا۔ سر سید اور وقار الملک مولانا حالی و مولوی بشیرالدین و منشی غلام محمد[۱] ایڈیٹر وکیل کا سا ایثار نفس تو کجا اون سے نصف مثال بھی نہین ملتی۔ البتہ جوشیلی قوم ہے۔ جوش دلائے بعض نوجوان جان پر کھیلنے کو موجود ہوجاتے ہین

نوجوانون کی آزادی بزرگون کی اطاعت سے

آج ایک نوجوان سید عبدالعلی نے شکایت کی کہ میرا چچا ہمدان جانے کے لئے خرچ نہین دیتا۔ یہہ نوجوان فرانسیسی انگریزی تاریخ جغرافیہ انشا پردازی سیکھتا ہے ۱۸ برس کی عمر ہے اوسکا چچا منع کرتا ہے کہ مترجم نظام کے قرأت خانے مین نہ جاؤ ورنہ ہیچ مدد نہ کردن گا۔ مین نے نہایت زور شور سے

---

[۱] جس وقت مین یہ کتاب چھپوا رہا ہون تو مجھکو افسوس کیساتھ اظہار کرنا چاہیے کہ مولوی غلام محمد کا انتقال ہوچکا ہے ۱۲ (منہ)

معظم السلطان فحش گوئی مین اور اعتضاد قسم کھانے مین اُستاد ہین " بیک صد و بست و چہار ہزار پیمبر نہیان ایک عام قسم ہے - اس کے بعد لطیفہ یہہ ہوا کہ دوسرا نوجوان بھی آموجود ہوا - وہ بھی آزادی خواہ اور ڈماکریٹ ہے اوس سے مین نے پوچھا کہ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہے ؟ (یہ شخص خواہشمند تھا کہ میرے ساتھ اسلامبول تک جاوے اور طے ہو گیا تھا) اسپر اوس نے ہزاروں قسمین کھانی شروع کین اور کہا کہ جسنے کہا مفسد ہے اور یہہ لوگ حاسد ہین اور کہا کہ آپ مجھے کوئی جاگیر نہین بخشدین گے - یہہ لوگ ناحق بہکاتے ہین - بس مین آپکے ساتھ نہین جاؤنگا - مترجم نظام نے نام بتادیا - اسپر اوس نے کہا کہ مین یا خود مارا جاؤنگا یا معظم السلطان کو مار ڈالونگا مالیدہ مین نے اوس سے اقرار لیا کہ ہرگز نزاع اور جھگڑا اس بارہ مین نہ کرنا چاہیئے - مگر دیگر وجوہ نزاع باقی تھے اون کے متعلق اوسنے جھگڑا نہ کرنیکا اقرار نہ کیا - بعد کو معلوم ہوا کہ مسجد سپہ سالار مین جو نہایت عالیشان مسجد ہے اور جہان شب کو مجمع ہوتا ہے - اسنے معظم السلطان سے جھگڑا کیا اور بندوق اُٹھائی مگر معاملہ دفع ہو گیا

صدر العلما اور میرے خیالات

آج مترجم نظام صدر العلماء کے پاس گئے - کل شام صدر العلماء نے کہا تھا کہ مجھے بھی لیتے آوین مین نے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اُن کا ملازم نہین کہ دو دفعہ گیا اور اونھون نے بھی برائے ملاقات آنیکا وعدہ کیا - مگر پورا نہوا - خط لکھا اوس کا جواب نہ دیا - آخر شب کو صدر العلماء نے مترجم نظام کے سامنے معذرت کی کہا کہ رمضان مین نہ نکل سکتا ہون نہ جواب خط دے سکتا ہون - اون کا خط نہایت مفصل اور عمدہ تھا اور یہہ مطلب (آزادی و بہائیان) مدت سے زیر بحث ہے اور قابل غور ہے - ہم خواجہ غلام الثقلین کو نہایت پکا مسلمان اور سچا ہمدرد سمجھتے ہین - مگر عام لوگون سے مجبور ہین -

روزنامہ مجلس کی معذرت خانگی

اعتضاد الملّت نے کہا کہ مدیر روزنامہ مجلس نے کہا تھا " جب سے خواجہ غلام الثقلین آئے میری جان مین جان آگئی - مگر اون کی تعریف چھاپنے کی وجہ سے لوگون نے بہت اصرار سے کہا کہ یہ کیا غضب کرتے ہو وہ تو بہائیون کو ظاہر کرنا چاہتے ہین - اس لئے مین نے تردید کی مگر ہو دے دلائل سے تاکہ ذی فہم لوگ خود سمجھ جائین - اعتضاد الملّت نے کہا یالی لوگ نہایت خوش ہین کہ جو باتین آجتک کسی نے نہ کہی تھی وہ

اسلامی سیرگاہ ہے مسجد خشت کی ہے مگر نہایت مضبوط اور دو طرف چھ بلند مینار ہیں جن میں کاشی ہوتی ہے اس مسجد کی وضع مثل ایک قلعہ کے ہے یہ پارلیمنٹ کے باغ سے ملی ہوئی ہے اسپر آزاد لوگوں نے چڑھکر محمد علی شاہ کے سپاہیوں پر فیر کیا تھا اور اوس کی مینار پر بادشاہی فوج نے توپ ماری تھی اب بھی سوراخ اور نشان موجود ہے۔ اسی پر مشہور کردیا کہ مسجد پر توپیں ماریں اس لئے بادشاہ کافر ہوگیا!! —

وزیر خارجہ وثوق الدولہ بہادر کو امریکہ کے خط کے لئے لکھا۔ مترجم نظام کا سخت تقاضا ہے کہ چار دن اور رہیں مگر میری طبیعت یہاں سے بالکل اکھڑ گئی ہے۔ کیونکہ میں اپنا فرض گویا ادا کرچکا ہوں۔ رشت تک کا کرایہ (سلطیہ) روپیہ آج دیدیا۔ مگر جوبات اور کرایہ اسباب و انعام راہ ملاکر میزان زیادہ ہوگی۔

[طہران — ۲۱ رمضان ۱۳۲۹ھ = ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء]

ماتم علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آج صبح چند دستے چھوٹے بچوں کے "شاہ مین کشتہ شد" "شاہ ماکشتہ شد" کہتے اور ماتم کرتے گزرے۔ بوجہ شہادت حضرت امیر المومنین تمام بازار بند ہیں کھانے کی چیزیں بھی عصر سے قبل نہیں مل سکتیں ایک نوجوان ہمدانی نے کہا کہ آج سیکڑوں دستے ماتم کرنیوالوں کے ہمدان میں پھر رہے ہونگے طہران کی حالت بگڑ گئی ہے لیکن اصل یہ ہے کہ آج شہزادہ عبد العظیم میں مجمع ہے اور وہاں لوگ روضہ خوانی اور ماتم میں مصروف ہونگے۔ شہر میں گاڑی اور ٹرامویے تقریباً بالکل خالی پھر رہی ہیں کیونکہ ماتم کا دن ہے۔

پرسوں سردار بختیاری (نائب وزیر جنگ) کی طرف سے اعلان ہوا کہ موضع دراتین جو چھ آدمیوں کی گرفتاری کے واسطے بختیاری گئے تھے اور بعض مفسدوں کے دھوکا دینے سے کچھ بیگناہ آدمیوں کا مال غارت ہوگیا لہذا حکم دیا گیا ہے کہ یہ مال واپس ہوگا جو کوئی حقدار ہے آکر لے لے۔

چونکہ دراتین کے لوگ بہت زور شور سے شاکی تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے اس وجہ سے بختیاری بھی جن کی قوت سب سے زیادہ ہے عام رائے سے ڈر گئے۔

ایک ڈاکٹر کی نصیحت اور اوسکی درخواست

آج میں نے ایک نوجوان مرزا ابوالفضل سے کہا کہ کل صبح میں جاتا ہوں اور تم ڈاکٹر بنکے

کہا کہ چچا درست کہتا ہے۔ تم لوگون مین بڑون کا ادب باقی نہین۔ ہر شخص اپنے آپ کو ارسطو اور بزرگون کو خر سمجھتا ہی نہ خدا کا ادب نہ مان باپ کا وقر اسوجہ سے کام خراب ہے۔ جب بھتیجا چچا کی اطاعت نہین کرتا تو چچا کی سب ملکر کیون شکایت کرتے ہو؟ کہ وہ خرچ نہین دیتا۔ سب نے کہا کہ آپ مین ایک جنبہ یعنی کنسر وٹیو یا قدامت پرستی کا پہلو ہے۔ مین نے کہا الحمد للہ!

طہران مین شہرت اور بہائیونکی شکایت مرزا علی اکبر جو میرے ہمسفر ہونیوالے ہین کہتے تھے کہ آپ لوگون کو نہین جانتے مگر آپ کی تقریرون کی وجہ سے تمام اہل طہران مین شہرت ہے۔ مگر بہائی شکایت کرتے ہین کہ ہمارے مخالف ہین۔ مین نے کہا بہائیون کی شکایت بجا ہے مگر تعجب مسلمانون کی حماقت پر ہے کہ وہ مجھے اپنا دشمن کہتے ہین۔

سفر کا راستہ مسٹر غلام محمد ابراہیم سے گفتگو ہوئی کہ اسلامبول مین ہیضہ ہے اور ایسا نہو کہ وہان سے جانے پر قرنطینہ کا جھگڑا پڑے۔ اونھون نے دوسرا راستہ امریکہ جانے کیلئے بتایا۔ یعنی باکو سے وارسا ۲۷ گھنٹے ریل مین جاوین وہان سے برلن پھر برمین اور بعد جہاز مین امریکہ۔ بعد ازان کوک اینڈ سنز سے معلوم ہو سکتا ہی کہ سب سے اچھا اور سستا راستہ نیویارک کا کونسا ہے۔ اس راہ مین سفر سمندر بھی نصف کے قریب ہیجاویگا۔ شہر برلن و ہیمبرگ وغیرہ کی سیر بھی ممکن ہے۔ مین نے منظور کیا۔ نائب السلطنت کو پھر خط لکھا کہ امریکہ مین توصیہ بنام پریسیڈنٹ ریاست جمہور عطا فرماوین

[۲۴ ستمبر ۱۹۱۱ع]

نائب السلطنہ کا جواب حضرت نائب السلطنت کا جواب اپنے اخلاق کے ساتھ آیا کہ آپ خود قانون دان ہین جانتے ہین کہ والا حضرت خود نہین لکھ سکتے۔ وزارت خارجہ کو لکھا ہے وہان سے حسب منشی تجویز لکھی جائیگی۔

مسجد سپہ سالار مسجد سپہ سالار مین گیا۔ نہایت وسیع اور شاندار عمارت ہے۔ دو طرف خوبصورت کمرے اور علماء کے واسطے دو منزلہ کمرے اور دو طرف مسجد ہے جس مین ایک رخ مین مین نے ۲۷ محرابین گنین۔ کل مسجد کے چھوٹے حصے مین تخمیناً دس ہزار نمازی آسکتے ہین صحن مین عالیشان حوض ہے۔ رمضان مین رات کو وہان مجمع ہوتا ہے اور ہزارہا آدمی چکر لگاتے ہین گویا وہان رمضان کی شب اور خصوصاً آجکل شب شہادت امیر المومنین مین بھی یہی

اور آزاد خیال ادیب ہیں نیز اعتضاد الملۃ ہیں جو ایک خبار خاور نامی کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ اور لندن میں مسلمانوں کی جو مسجد ہے اوس میں ایران کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں ۲۶ سال کی عمر ہے۔ انقلابی رہ چکے ہیں۔ اور تقی زادہ کے مردودین میں بعد کو ہو گئے۔ دو ماہ قبل قم کی پولیس کا افسر تھے ان کا باپ علماء میں سے ہیں اور یہ ترکی۔ روسی۔ فرانسیسی و عربی خوب جانتے ہیں اور عمدہ شاعر ہیں۔ دینیات سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ ایک اور تاجر ہیں جو رشت جاتے ہیں۔

کالسکہ میں صرف میرا کرایہ طہران سے رشت تک ساٹھ روپیہ ہوا۔ اور انعام راہ وغیرہ میں عہ ۵ ہ اور خرچ ہوئے پہونچانے کے لئے مسٹر غلام محمد اور سید محمد رضا تقریباً تین گھنٹے تک ہمارے مکان پر بیٹھے رہے مگر بجائے ظہر کے عصر کے بعد جانا ہوا۔ قرأت خانہ کے لوگ یعنی مترجم نظام اور اون کے عزیز اور تین چار آدمی جن کو معلوم تھا آئے۔ افسر گاڑی خانہ نے بہت ادب اور تعظیم سے سلوک کیا۔

شہر قزدین تک حالت ملک

طہران سے قزدین تک زمین برخلاف کردستان کے نہ شاداب تھی نہ زرخیز۔ سڑک روس کی بنائی ہے جو نہایت چوڑی اور عمدہ ہے۔ ہم لوگ جس لینڈو میں سوار ہیں وہ چار اسپہ ہے اور ہر شخص کو تقریباً للعہ راستے میں سڑک کا محصول خود دینا پڑا۔ راستہ خاطر خواہ گذرا کیونکہ سب تعلیم یافتہ اور عمدہ خیال کے ہمسفر جمع ہیں۔

قتل سید عبد اللہ بہبہانی وحالات مجتہد مرحوم

آقا اعتضاد الملۃ کی زبانی معلوم ہوا کہ تقی زادہ بانی ڈیماکریٹ کا خالہ زاد بھائی بھی سید عبد اللہ بہبہانی مجتہد معروف بانی مشروطہ کے قاتلوں میں شریک تھا۔ سید عبد اللہ بہبہانی بڑے کلّے ٹھلّے اور رعب داب کے آدمی تھے اب اون کا پاسنگ بھی کوئی نہیں۔ محمد علی شاہ کی نسبت جو ننی بچگی جمعیت اون کی سواری کے ساتھ ہوتی تھی اور رئیس الوزراء علی اصغر خان تک مع تمام وزراء کے ملنے کو آتے تھے تو وہ تغافل سے کرسی پر بیٹھے رہتے تھے۔ گویا غنودگی میں ہی پوچھتے تھے "بچہ کیستی؟" اون کے پیچھے آٹھ دس گاڑیاں علماء کی چلتی تھیں اور ایک شان اسلام نظر آتی تھی۔ چالیس پچاس گاڑیاں معتقدین کی اس کے علاوہ ہوتی تھیں۔ جو لوگ سلطنت کو مذہب کا مطیع نہ دیکھنا چاہتے تھے یا علماء کے اثر سے ڈرتے تھے اوکھوں نے رات کو آکر گولیوں سے اون کو قتل کیا۔ شہر میں اسقدر شورش ہوئی کہ عاشورا سے زیادہ شور و بکا بلند ہو گیا۔ اور تقی زادہ جس کے ماننے والے

ایک دوستے کے افسر ہو دو صفتین کرتا ہون۔ ایک یہ کہ (۱) ڈماکریٹ کولازم ہے کہ اسلام کی خیر خواہی کرے۔ ایسا نہو کہ ملک اسلام سے نکل جاوے۔ (۲) یہہ کہ بغیر عدالت کی تحقیقات کے اور جواب لیے محض اپنی رای سے کسی شخص کو قتل نہ کیا جاوے۔ اونہون نے کہا کہ مین دونون باتون کو بچشم قبول کرتا ہون۔ مگر آپ اپنے سفرنامہ مین تصدیق کیجے کہ مین سچا اور سخت ڈماکریٹ ہون۔ مین نے کہا بڑی خوشی سے یہ بات سفرنامہ مین درج کرون گا۔ مرزا ابوالفضل نے کہا کہ آپ ایسا کرین گے تو گویا مجکو ایک ہزار لیرا (اشرفی) دین گے۔

نائب گورنر کی خواہش شام کو ایک صاحب جو نائب گورنر لرستان کے تھے وارد ہوئے اونھون نے یہان کی باتین سُنکر کہا کہ آپ سے اُمید ہے کہ محض ایران کے عیب ہی آپ ظاہر نہ کرین گے بلکہ اوس کے دُور کرنیکی ترکیب بھی بتا دین گے۔ تاکہ آپ سے فائدہ ہو مین نے کہا جواب سہل ہے۔ اخلاق اسلامی ایران مین نشر ہونے چاہئین۔

ایک انار فروش واعظ بابہائی ایک اور سید اور واعظ جو الاغ[1] پر سوار تھے اور انار فروشی کرتے ہین اور بظاہر سخت ڈماکریٹ ہین مترجم کی ملاقات کو آئے۔ گفتگو کے دوران مین اون کو معلوم ہوا کہ مین بہائیون کا مخالف ہون۔ بولے کیون؟ مذہب اسلام ہزار برس کے بعد مثل دیگر مذاہب کے بلحاظ مقتضیات وقت خراب ہو گیا ہے۔ خود پیغمبر ؐ نے فرمایا تھا کہ ایسا ہوگا ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ مہدی موعود مین ہون۔ اگر وہ سچ کہتا ہے تو قبول کرنا چاہیے۔ غلط کہتا ہے تو انتظار کرنا چاہیے نہ بُرا کہین نہ بھلا۔ مین سمجھ گیا کہ یہ شخص غالباً بہائی ہے۔ مین نے پوچھا کہ بہائیون کی تعداد طہران مین کسقدر ہے؟ اوس نے کہا مین ان لوگون سے نہین ملتا۔ معلوم نہین۔ مگر وزرا مین اُمرا مین سادات مین۔ علما مین۔ مامورین دولت مین غرض کثر طبقون مین ہین۔ ممکن ہے یہ شخص مجکو بہائی سمجھا ہو۔

{ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ع۔ طہران = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

روانگی از طہران مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے روانہ ہوئے میرے ساتھ مرزا علی اکبر معروف بہ ڈاکٹر ہین۔ جو بغرض معلّمی ہمراہ جاتے ہین اور بہت سی فارسی اور فرانسیسی کتب درسیہ ساتھ ہین ان کی عمر ۲۴۔۲۵ سال کی ہے۔ ان کے باپ صوفی شیعہ

[1] یہان الاغ یا گدھے پر سوار ہونا عیب نہین سمجھا جاتا۔ افراز ستہ مقدار معززعلما اکثر اسپر سوار ہوتے ہین البتہ سوار حسب حیثیت اچھا ہوتا ہے ۱۲ (منہ)

سڑک اور مہمانخانہ قزوین کے موضع بالا بالانک جہان مین اس وقت روزنامچہ لکہہ رہا ہون ملک عموماً شاداب سیراب ہے ہم نہایت بلند پہاڑیون پر سے اُترے ہین سڑک فی الحقیقت نہایت خوبصورت اور ترکیب سے بنائی گئی ہے۔ دکن اور ہندوستان مین بھی ایسی سڑک نہین دیکھی گئی مگر یہہ سڑک روس کے ہاتھ مین ہے اور راستے مین روسیون نے ہر جگہہ بنگلے اور مکانات بنا رکھے ہین جن کا کرایہ لیتے ہین۔ زمین زرخیز ہے مگر چونکہ کوہستان کے مانند چشمے کم ہین اسلیئے چندان خوش گوار منظر نہین۔ راستے مین ڈاک بنگلون مین تمام سامان مہذب ممالک کی طرح موجود تھا۔ شام کو اسقدر تیز و تند ہوا چلنی شروع ہوئی کہ ہم چھ گھنٹے تک رات کو راستے مین ٹھہرے رہے۔

فضول عشقیت ایرانیون کے خصائل کے متعلق جہان مین نے لکھا ہے وہان بعض لوگون سے بات چیت کرنے کے بعد اس بات کا اظہار بھی لازم ہے کہ شعر و سخن کا ذوق اور عشقبازی اور زندہ دلی اس قوم مین بیحد ہے اور مولانا حالی کا یہہ شعر ان پر بخوبی صادق آتا ہے۔؎

جسے دیکھیے قیس و فرہاد ہے یان | پھری سب کی وحشت سے رُوداد ہے یان

دو آدمی جو میرے سامنے اپنے قصے بیان کر رہے تھے تو فسانہ عجائب یا الف لیلہ کے عشقیہ قصون کا لُطف آتا تھا۔

مقام درہ ملا علی عشقیہ شاعری اگرچہ درجہ تنزل ہے مگر مذاق سب کا شاعرانہ ہے۔ مین چند شعر جو مجکو آج شاہان ایران کے معلوم ہوئے لکھتا ہون۔ اعتضاد نے یہہ شعر بتائے ہین :—؎

شعر ناصر الدین شاہ

دو دل از بہر چیست؟ عاشق و معشوق | عاشق و معشوق بہ کہ یکدل باشد

باگلہ خوش نیست روئے خوب نو دیدن | دیدن رویت خوش است بے گلہ باشد

شعر ظل السلطان ایک شعر ظل السلطان پسر اکبر ناصر الدین شاہ کا جو نہایت لایق و عالم مشہور ہے اور اب پیرس مین ہے پڑھا گیا۔ یہہ شعر اوس وقت کا ہے جب ناصر الدین شاہ طہران مین قتل کیئے گئے اور وزیر اعظم نے تار دیا کہ مظفر الدین شاہ (ظل السلطان کا چھوٹا بھائی) اب بادشاہ ہو گیا۔ جواب تار مین یہہ لطیفہ شعر ظل السلطان نے اپنے بھائی کو بھیجا۔؎

چرا خون نہ گریم چرا خوش بنالم | کہ دریا فرو رفت و گوہر بر آمد

کئی ہزار مسلح آدمی طہران مین ہین اور جس کے گروہ پر شبہہ تھا کہ ایسا کام اوسنے کیا ہے - اوس کی نسبت جناب آخوند کا تار آیا کہ ایک نوجوان معلوم الحال اگر فوراً ایران سے نہ گیا تو اوس کا نام لیکر اوس کے فاسد عقیدہ کو ظاہر کیا جاویگا - چنانچہ اُس وقت سے کہ تقریباً سوا سال ہو تقی زادہ جلا وطن ہوکر اسلامبول مین مقیم ہے - مگر اندرونی طور پر اب بھی فرقہ ڈماکراٹ کا لیڈر وہی ہے - کہا جاتا ہے کہ اس نوجوان کے دل مین بنیاد سلطنت کے خیالات بھی تھے - اسوجہہ سے سردار اسعد اوس کے خلاف ہو گئے اور ڈماکراٹس گویا نکل گئے - تقی زادہ کا عقیدہ ہے کہ جبتک مُلّاؤن کا اثر باقی ہے ایران کی نجات محال ہے

{ قزوین - ۱۶ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

شہر قزوین اور مسجد جامع آج وقت عصر ۴ گھنٹے مین قزوین پہونچے - قزوین بارونق شہر ہے - مین اوس کی جامع مسجد مین نماز ظہر پڑھنے گیا - واقعی نہایت شاندار مسجد ہے اور اوسی قسم کی تعمیر ہے جیسی مسجد سپہ سالار - لاہور کی مسجد شاہی کے برابر اوس کی وسعت ہے - چارون طرف عہد صفویہ کی عمارت بنی ہوئی ہے - یہہ مسجد زمانہ فتح علی شاہ قاچار مین درست کی گئی ہے نہایت عالیشان گنبد لگا ہوا ہے - صرف ایک گنبد مسجد کا ایسا ہے کہ ہزار آدمی اوس کے نیچے آسانی سے نماز پڑھ سکتے ہین اور داہئین بائین مسجد کے دوسری عمارات ہین جن مین ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار نمازی سما سکتے ہین صحن کے ایک مقام پر ایک منبر تھا جسپر ایک شخص روضہ خوانی کر رہا تھا اور ۶ - ۷ آدمی مرد و عورت سُن رہے تھے مسجد کے باہر جو راستہ ہے وہ اوس عمارت سے بہت مشابہہ ہے جو گلبرگہ کے مقبرہ سید حسین گیسو دراز یا پانی پت کے مقبرہ بوعلی شاہ قلندر سے باہر بنی ہوئی ہین - ایک عالیشان عمارت بنام ارک دولتی مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ہے جس مین کچہریان اور باغ ہین - یہان تربوز - خربوزہ کثرت سے ہے - اپنے ساتھی سے معلوم ہوا کہ یہان گاڑی خانے کے دفاتر مین عموماً بہائی ہین - اور روسی بھی قزوین مین رہتے ہین اور یہہ دونون ایرانیون کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہین - قزوین مین مجاہدین کا ایک دستہ ڈماکریٹ یار محمد خان افسر کی ماتحتی مین آیا ہوا ہے - یہ وہی ہے جس نے ایک شخص کو شراب پینے پر قتل کیا - حالانکہ کہا جاتا ہے کہ وہ خود شراب سے پرہیز نہین کرتا ÷

{ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۲۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

دل شکستہ ہو گئے اور لامذہب خوشحال و مسرت بعض علماء طہران کا مین بالکل ہم عقیدہ ہون کہ اگر قتل ہی منظور تھا
تو ایک معصوف مجتہد کو اس طرح مارنا غلط تھا - چونکہ مین قائل نہین کہ بعض شخص سراسر شیطان ہوتے ہین اس لئے خوشی کے
ساتھ لکھتا ہون کہ مجھے معلوم ہوا کہ قانون اساسی ایران کی یہ دفعہ شیخ موصوف کے اصرار سے لکھی گئی کہ پانچ علماء دین منجملہ
(۲۰) نامزدگان مجتہدین نجف کے پارلیمنٹ مین منتخب کرین اور جس قانون کو وہ خلاف شرع کہینگے وہ منظور نہ ہوگا
یہ وہ زمانہ تھا کہ شیخ فضل اللہ مشروطہ کے طرفدار تھے کسی غرض سی ہو یہ حصہ قانون کا اونکے نامۂ اعمال مین سنہرے
حرفون سے لکھا جاویگا -

روسی تجارت وراہ کی آبادی

طہران سے رشت تک اور خاصکر قزوین تک راستہ اسقدر آباد ہے اور چہاراسپہ و دواسپہ گاڑی چھکڑا
اس کثرت سے گذرتے ہین کہ ہند مین کبھی ایسی آباد سڑک پر مین نے نہین دیکھے - حالانکہ طول (۲۰۰)
میل سے زیادہ ہے - یہ سب مال روس و یوروپ سے آتا ہے اور راستے مین اونٹون - خچرون - گدھون پر لدے ہوئے
تقریباً ایک لاکھ مکس مٹی کے تیل کے ٹپرے ہوئے یا بحالت حرکت مجھے ملے ہون گے -

{ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء - دامنِ کوہ }

طہران سے باہر اطبا کی کمی

آج ہم رات کو عمدہ پلون پر سے گذرے جو تخمیناً (۷) میل تک پہاڑ کے کنارے پر بنے ہین جن کے
نیچے ایک ندی ہے اس مین آجکل پانی کم ہے - راستے مین چونکہ ہمارے ساتھ مرزا علی اکبر کیفقدر ڈاکٹر ہین
اور ڈاکٹر کے نام سے منسوب ہین کئی بیمار آگئے اس سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایران مین خاصکر طہران سے باہر
طبیب و ڈاکٹر بہت کم ہین اگر بہت سے ہندوستانی طبیب و ڈاکٹر اس ملک مین جاکر کام کرین تو بعزت و آسایش بسر کرسکین گے -

پُرفضا منظر

شب کے اکثر حصے مین اور اسوقت ہم نہایت شاداب پُرفضا پہاڑون کے درمیان گذر رہے ہین - اور
جہان تک نظر پڑتی ہے سبز درخت اور گھاس پہاڑون کو ڈھانپے ہوئے ہین - اور یہ منظر اوس سے کم نہین جیسا
مین نے کوہ منصوری (مسوری) یا طہران مین دیکھا تھا - درخت بھی ہر قسم کے ہین اور کثرت نمی سے سردی بھی زیادہ ہے

عذرات از بدعادات اہل ایران

مین یہ لکھنا بھول گیا کہ میری روانگی طہران سی قبل اور طہران کی روانگی کے بعد مترجم نظام

اس شعر مین تاسف بھی ہی اور شعار کباد بھی مگر معلوم نہین کسی اوستاد کا ہے یا خود ظل السلطان موصوف کا -

محمد علی شاہ معزول کا شعر اور تعصب سیاسی

محمد علی شاہ کا شعر پڑھنے والے نے سنایا اور تعصب سے اس شعر کو میرے سامنے مکرر نہ پڑھا اور کہا کہ "مین نہین چاہتا کہ اوس کا نام باقی رہے اور نیکنامی کے ساتھ یاد رہے" - مین نے کہا کہ یزید ابن معاویہ بھی عمدہ اشعار کی وجہ سے مشہور ہے لیکن شعر کو کوئی نہین چھپاتا - محمد علی شاہ یزید سے بدتر نہ تھا - میرے رفیق نے کہا بیشک یزید سے بدتر تھا - مین نے جواب دیا کہ تمھاری قوم کی عادت مین مبالغہ بعید ہے اور اعتدال مطلق نہین - اگر اسقدر بدگمانی اور مبالغہ ایرانیون کی خصلت مین نہ ہوتا تو بالکل قرین قیاس ہے کہ محمد علی مرزا اپنے فرائض شاہی بخوبی ادا کرتا -

مین یہان تک لکھ چکا تھا اور اس روز ناپچے کا ان فقرون کا ترجمہ ساتھیون کو سنا چکا تھا کہ مرزا علی اکبر معروف بہ ڈاکٹر نے وہی شعر محمد علی مرزا کا اپنے حافظے سے لکھوا دیا اسلئے مین خوشی کے ساتھ اسکو درج کرتا ہون - اگرچہ جب دوست نے یہہ شعر پڑھا تھا اونھون نے سخت شور کیا کہ مین نے یہہ شعر نہین پڑھا - ڈاکٹر علی اکبر کے حافظے کی داد دینا بھی لازم ہے کہ یہہ شعر اور کئی اشعار صرف ایکبار سنکر گھنٹون کے بعد سنا دیئے - ؎

شب شمع یکطرف رخ جانانہ یکطرف ؛ من یکطرف در آتش و پروانہ یکطرف

واقعی اپنے طرز مین یہہ شعر جواب نہین رکھتا -

آزادی طلبون کی بدزبانی شاہ مخلوع کے حق مین

مین نے جسقدر دریافت کیا محمد علیشاہ کے مخالفون نے اُسیقدر بدزبانی اور گالی گلوچ کا استعمال شاہ مخلوع اور اوس کے درباریون کے حق مین کیا کہ یہہ لوگ مشروطہ اور پارلیمنٹ کے دشمن ہوگئے - اور اس دن سے آج تک ایران خونریزی اور خرابی مین مبتلا ہے - خدا اس سلطنت پر رحم کرے اعتدال اور عاقبت اندیشی سے کام کرنا گویا معیوب اور حماقت سمجھا جاتا ہے -

شیخ فضل اللہ نوری کا قتل

شیخ فضل اللہ نوری مشہور مجتہد کا ذکر اس سے قبل نجف اشرف و طہران کے حالات مین آیا - شیخ فضل اللہ کی نسبت مین نے بہت کم اچھے حالات سنے اور موصوف کی سنگدلی اور حب جاہ و زرطلبی معروف ہے - تاہم مین نے طہران مین بارہا یہہ خیال ظاہر کیا کہ جس دن آپ لوگون نے اوس ملا کو پھانسی پر چڑھایا تمام محبان اسلام سرنگون اور

بغاوت حال مین شریک تھے اوس کی جاگیر ہے۔

کلام اعتضاد الملک رات کے آخری حصے مین نہایت خوش الحانی سے آقاے اعتضاد مذکور ابوصیف نے اپنے اور دیگر استادون کے واقعی نہایت اعلےٰ اشعار ایسے دردناک لہجے مین سنائے کہ رات معلوم نہوا۔ خود اون کے بعض اشعار بطور نمونہ نقل کرتا ہون:۔

(۱) مستان رہ میکدہ جمع اند خدا را	ساقی بدہ از آتش تر قسمت مارا۔
(۲) یارب بگدایان در میکدہ رحمے	برخاک نشینان بگشا خوان عطارا
(۳) لیلی رو شان ار چہ زما روے بپوشند	نے طلعت ایشان چہ صفائیست لقارا
(۴) یک بوسہ زکوٰتے بدہ از خرمن حسنت	اے محتشم از خویش مرنجان تو گدارا
(۵) خال است بران چشمہ حیوان لقرا ولی	یا سوختہ در مجمر غم چیخ شہارا
(۶) خطلیبہ چو آنخانہ حسنے در شہوار	برخلق نشاندست علامات فقارا
(۷) سرشار زبید ملت مشروطۂ جاوید	سازند رعایت چو دمائے شہدارا

یہ اشعار اور نیچے جو شعر درج ہین یہ سب میری کاپی مین اعتضاد الملک کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ یہ شعر اوٹھین کے ہین اونھون نے چلتی گاڑی مین نصف ساعت کے اندر ایک غزل مدحیہ میرے متعلق لکھی جس مین یہ مشکل صنعت تھی کہ میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ہر شعر کے شروع مین آتا ہے بطور نمونہ یہ اشعار درج کرتا ہون جس سے معلوم ہوگا کہ ایرانی نوجوان کسقدر ذہین ہوتے ہین اور شاعری سے اس ملک کے لوگ کیسی مناسبت رکھتے ہین۔

ذیل کی نظم مین صنعت توشیح رکھی گئی ہے یعنی میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ترتیب وار ہر شعر کے شروع مین آتا ہے۔ ہ

(خ) خراج ہند بہ ایران دوبارہ باز آمد	بشہر رے (طہران) چہ قدوم تو با نیاز آمد (چون)
(و) ولاے آل محمد چو در تو بود مدام	خجستہ کوکب بخت تو سرفراز آمد

اور حاجی محمد محسن اور اعتضاد الملتہ نے اپنے ملک کی حمایت مین جو عذرات مجھ سے کئے - اون کو درج کرون مترجم نے کہا کہ آپ کے ساتھ جیسا کہ چاہئے مہمان نوازی کا سلوک نہین کیا گیا اور یہہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اخلاق نہایت خراب ہین لیکن جیسا آپ نے بعض تقریرون مین کہا ہی چھہ ہزار برس سے یہی حالت ہے - اور یہ نتیجہ استبداد شخصی حکومت کا ہے مشروطہ کا قصور نہین - اعتضاد الملتہ نے کہا کہ جب ناصر الدین شاہ آخر بار فرنگستان سے آئے اور لوگون کے عرض سے تو کہا کہ ملت بیدار ہوتی جاتی ہے اوس کے سُلانے اور بہلانے کی تجویز لازم ہے - چنانچہ خیابان لالہ زار وغیرہ اور شراب خانے کھولے گئے - حاجی محمد محسن سوداگر نے کہا کہ طہران کے لوگ ایک قوم یا قبیلہ نہین ہین - کوئی کہین کا ہی اور کوئی کہین کا کسی محلہ مین دس آدمی بھی ایک جگہہ کے نہین - لہذا باہمی لحاظ نہین - اور یہ لوگ بد افعالی اور بے نمازی مین ہمیشہ مصروف رہتے ہین - روپیہ بھی اُمرا و مستبدین لوگون کے خیالات بگاڑنے کی غرض سے اراذل مین تقسیم کرتے ہین - اُنھون نے کہا کہ ان لوگون کی عادات مین اصلاح ہوگئی ہے اور مشروطہ نے امن کر دیا ہے ورنہ سابق مین عشا کے بعد گھر سے نکلنا محال تھا - چور - شرابی اور بدمعاش راہ چلتے وقت ستاتے تھے -

مین نے انصافاً یہ سب عذرات بہمین پوری واقفیت سے درج کر دیے ہین میری سامنے بڑا عذر اہل طہران کا یہ ہے اور تھا کہ ہم جنگ مین مصروف ہین دوسری باتون کی طرف متوجہ ہونا سخت مشکل ہے - چونکہ مجکو اس جنگ سے ایسا تعلق نہ تھا اس واسطے بھی اور نیز اس لئے کہ باقی سیاحون مین وہ حسب عادت مشغول تھے خود مین ان دلائل کو کافی وقعت نہین دیسکا

اس وقت گاڑی پہاڑون مین صبح کے وقت زور سے حرکت کر رہی ہے اور مین نہایت سنبھل سنبھلکر اور روک روک کر روزنامچہ لکھ رہا ہون - اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ رب العالمین اس شاداب ملک کو ان پیارے مسلمانون کے ہاتھ سے جو مثل بچون کے ہین نہ نکالے ! نہ اس لئے کہ وہ مستحق ہین بلکہ اپنے لطف و کرم سے اون کو مستحق حکومت بننے کی توفیق دے !! -

مقام سفید کتہ مین ہماری گاڑی پہونچی جو امام زادہ ہاشم کے قریب ہے - واقعی اس سے زیادہ خوبصورت مقام ابتک بلحاظ منظر نظر سے نہین گذرا - معلوم ہوا یہان یا قریب ہی شجاع السلطنت فرزند مظفر الدین شاہ جو

راستے مین ۱۶ چوکڑیان بدلی گئین - یہان کا دستور ہے گھوڑے بدلنے پر دو نقران گاڑی والے کو دیتے ہین قاعدے مین کہین نہین لکھا لیکن ایسا نہ کرو تو وہ ایذا دیتا ہے - خرچ سب ملکر دیتے رہتے ہین -

رشت ایک خوشنما مقام بحر خزر سے ۳-۴ میل کے فاصلے پر ہے اوس کے اندر سبزہ و باغ و عمارات جو شہر کے باہر ہین کراچی کی طرح پر رونق ہے - صفائی بھی اچھی ہے اور سڑکین کشادہ ہین - ابتک ایسا پر فضا شہر ایران مین مین نے نہین دیکھا - جدید شہر عراق اوس کی مثل ہے - مگر زمین ایسی سرسبز نہین - اس کی آبادی ۴۰ ہزار سے کم نہ ہوگی روسیون کے کارخانے اور دوکانین بھی بہت ہین - ہم جس ہوٹل مین ٹھہرے اوس کی مالکہ بھی ایک روسی میم ہے سامنے ایک پارک ہے جس کو سبز میدان کہتے ہین - یہان سے انزلی تک جو اصلی بندرگاہ ہے ہمتے جانے کے لئے گاڑی کرایہ پر لی - دوسرا راستہ یہہ ہے کہ یہان سے گاڑی پر ۴-۵ میل جاوین وہان سے فقط کشتی مین وہ ایک چھوٹے جہاز پر پہونچا دے اور چھوٹا جہاز بڑے جہاز پر پہونچا دے اس طرح خرچ کم مگر وقت زیادہ ہے -

رشت واقعی شہر قابل سکونت ہے - بلکہ رشت سے ۳۰ میل تک تمام میدان کی یہی حالت ہے - کہتے ہین کہ بہائی[1] مذہب کے لوگ بیشتر زیادہ ہین اور سید کاظم خلیفہ دویم فرقہ شیخیہ یہین کے رہنے والے تھے - دیگر بڑے مصنفین بھی گذرے ہین - بعض لوگ جو عالم شریعت ہونے کے مدعی ہین یہان شراب نوشی مین بدنام ہین - یہ شیشینی جاہ و امارت کا نتیجہ ہے - ؏

در عہد بادشاہ خطا بخش و جرم پوش   حافظ قرابہ کش شد و مفتی پیالہ نوش

---

[1] **فرقہ بہائی کا مختصر حال** فرقہ بہائی کا ذکر اس سفرنامہ مین کئی جگہ آیا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مختصر حال درج کرون تاکہ لوگ سمجھ سکین - کیونکہ موجودہ پالٹیکس مین ان کا درجہ اہم ہے اگرچہ سب ایرانی بھی اس بات کو نہین سمجھ سکتے کہ زیادہ تر انھون نے ایران کی حالت کو تلاطم مین کر رکھا ہے - فلاسفر اسلام کے ہمیشہ دو گروہ رہے ہین ایک ارسطو کے ماننے والے ایک افلاطون کے - دونون حکیمانہ فرقون کا اثر مذہبی عقاید پر بھی پڑتا تھا - علمائے سنت جماعت عموماً مشائین یا ارسطو اور ظاہری فرقے کے خیالات مانتے تھے اور حکما و علمائے شیعہ افلاطون کے - مگر سید مرتضی علم الہدی

(ج) جمال قبلۂ اسلام و پایۂ تخت عجم	تجلی از تو فنون کردہ عرق ناز آمد
(ہ) ہر آنکہ در بر نطق تو ملحدانہ نشست	عقیل کہ من از آن رو بہ احتراز آمد
(غ) غلامی از ثقلین از بنام تست یقین	طراز مجمع امکان صد امتیاز آمد
(ل) لعمرک اے سر محمود خصلت از ایران	چہ نبض صد چو منت بندہ چون ایاز آمد
(ا) امید دارم چنانم کہ سرفراز شوی	لوائے نصر چہ از تو باہتزاز آمد
(م) مراد و کتر و حاجی ابوالحسن بدرت	نگاہ کن کہ چنان حالت نیاز آمد
(ش) شہود و ویل کہ اینم تو میروی ز عراق	رسم محبایک چون مقصدت حجاز آمد
(ق) قدرت بموقع قد قامت از تجلی گفت	کہ سرو ماہ شبی از پلے نماز آمد
(ل) لذیذ باد ترا کام زانکہ شہد کام	ترا ز جام عسل عیش و سرفراز آمد
(ی) يَزِيدُ حُبُّكَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الْقَلْبِ	چرا کہ ساحت علمت بہ امتیاز آمد
(ن) نہان کن این ورسمو از منغ شو تو شریف	کہ تا نگوید خستی بران دراز آمد

بدست این بندہ کز بین خادم ملت جعفری اسلام و فدائے مشروطیت ایران قلمی شد

اعتضاد الملۃ

مرتضی الشریف

(نیز دستخط در فرانسیسی)

{ در راہ رشت - ۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

سرزمین سرسبز گیلان — رشت سے ۵ میل دائین اور بائین نہایت اعلی درجے کی زراعت دھان، برگ توت وابریشم کی ہے اور تمام میدان نہایت اعلی درجے کی زراعت سے لبریز ہے - ظہر سے قبل ۲۶ گھنٹے سفر کرکے شہر رشت میں پہونچے - اور

لہ صاف نہیں پڑھا گیا منغ شو ہے یا مبیع شو ہے ۱۲

نک کے واسطے لیا - یہ فاصلہ پانچ سات میل کا ہے -

رکھنی تھی [illegible] روپیہ چونکہ حکام کو مانتا تھا وہ بھی اغماض کرتے تھے اور اون کا مذہب پھیلنے دیتے تھے - یہ بابی یا ازلی ایک پہلو اسلامیت کا رکھتے ہین اور قائل تھے کہ مہدی کا ظہور ہو چکا مگر جلد ظاہر آئیگا - کچھ عرصے کے بعد مرزا حسین نے دعوی کیا کہ مین خدا کا مظہر اور مسیح ہون - سید علی محمد میری پیشینگوئی کرنے آیا تھا - مین نقطہ ہون یعنی خدا کا کامل ظہور ہون - اسنے اسلام و قرآن و بابیت کو منسوخ کیا اور اپنا لقب بہاء اللہ رکھکر اپنا نیا مذہب بہائی ایجاد کیا جس مین باطنا خدا سے منکر ہے اور الکار کیا ہے - خود نیچر کی قوت خدا ہے - جب وہ کسی انسان مین مرکز ہو جاتا ہے تو پیغمبر کہلاتا ہے - بعض انسانون مین قدرتی طور پر مقناطیسی جذب زیادہ ہوتا ہے اور یہی بڑے اولوالعزم پیمبر یا خاتم الرسل ہو جاتے ہین - زمانے کی ضرورت اور وقت کے اقتضا سے ایک ایسا شخص پیدا ہو جاتا ہے جو کل قوتون کو اپنے مین کھینچ لیتا ہے وہ نقطۂ کامل اور مظہر الہی وہی بہاء اللہ ہے

ان عقائد کے متعلق دونون برادران مین سخت نزاع ہوئی - آخرکار ۹۵ بہائی بہاء اللہ کے ساتھ ہوئے اور ۵ ازل کے ساتھ رہے - مرزا حسین نے اول لقب صبح ابد کا اختیار کیا تھا - مگر یا بعد ایک دعا فرقہ شیعہ رمضان مین بوقت سحر پڑھتے ہین جس کا پہلا فقرہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِبَہَائِكَ وَكُلُّ بَہَائِكَ بَہِیَّۃٌ - اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِیْلَۃٌ الخ - اس دعا سے ماخوذ کرکے اوس نے بہاء اللہ لقب رکھا - مرزا علی حسین کا ابتدائی زمانہ معروف ہے کہ مثل ایرانی نوجوانون کے بعض سخت فواحش مین گذرا تھا (واللہ اعلم) اور ایران کے لوگون نے اوس کے دعوے کی ہنسی اڑائی مگر وہ نہایت ہوشیار شخص تھا - سب جگہ اوس کے معتقد بڑھنے لگے - اور ۱۸۹۳ء مین جب اوسنے عکے مین انتقال کیا - تو ایران و غیر ایران مین ایک بڑی جمعیت چھوڑی - نماز و روزہ کو منسوخ یا مختصر کر دیا - عکہ کو قبلہ قرار دیا - شراب نبیل کو جائز اور منی کو پاک اور سونے چاندی کے برتنون مین کھانا مستحب قرار دیا - اوس کا بیٹا عباس ہے جسکو عبد البہا کہتے ہین اور اب عکہ مین ہے - ان کے مشن امریکہ رنگون - ہند سب جگہ ہے اور ایران مین بعض بعض جگہ کے تقریبا اور بعض مقامات کے لوگ خفیہ بہائی ہین - یہ لوگ چونکہ مخفی ہین اور نہایت فصیح ہین اور دن رات مریدون کے بڑھانے کی فکر مین ہین اور بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہین اس لیے ان کے خفیہ اور شیرین زبان اور متملق ہونے سے

ہم بعد ظہر رشت سے روانہ ہوئے - اور درشکہ ۱۲ روپیہ کرایہ پر انزلی کنارہ بحر کاسپین (حجرہ نفت)

اور محقق طوسی نے ارسطو کے خیالات اور سادگی مذہب اور عقل ظاہر کو چمکا دیا - مگر کئی صدی بعد ملا محمد باقر داماد کے وقت سے پھر فلسفہ روحانی اور اشراقی کا زور ہوا - اون کے شاگرد صدر الدین شیرازی اور اون کے شاگرد ملا عبد الرزاق بڑے حکما گذرے ہیں - اوسی سلسلے میں تقریباً ایکسو برس گذرے ایک بڑا لائق حکیم و مصنف شیخ احمد احسائی گذرا ہے - جسنے فرقہ اثنا عشری کے خیالات کا رخ بدل دیا - اس شخص کی تصانیف میں عدا امام مہدی کے ظہور کا سخت انتظار ہے اور تمام احادیث جن میں غلو ہے اون کی فلسفیانہ تاویلیں اسنے کی ہیں - بڑی بڑی عظیم الشان کتابیں لکھی ہیں جن میں شرح زیارۃ الدین بہت عجیب کتاب ہے - اور خدا کو محض وجود بحت مانتا ہے اور تکوین عالم کا بذریعہ نور محمدی قائل ہے - نور ائمہ و انبیا اسکے جزو ہیں عقول عشرہ علمائے یونان کو بھی مانتا ہے - اصول دین صرف معرفۃ اللہ - معرفۃ النبی والامام وصاحب العصر - تزکیہ نفس ہیں - معاد روحانی اور معراج روحانی کا قائل ہے - اسکے بعد سید کاظم رشتی نے اس فرقے کو قوی کیا -

یہ لوگ ائمہ کو بہت اعلی پایہ پر مانتے ہیں - بہت سے ایران میں قتل ہوئے - اور آج تک بھی مطعون ہیں - یہہ لوگ سخت پابند نماز روزہ اور عابد ہیں اور بقول سید حسین مترجم نظام کے اصلی مسلمان یہی ہیں -

سید کاظم کے شاگردوں میں سید علی محمد شیرازی ایک نوجوان تھا اوس کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ تسخیر شمس کرے - بہ شہر کی گرمی میں آفتاب کے نیچے کھڑا ہوتا تھا - دماغ بگڑ گیا - اول دعوی کیا کہ جس طرح آنحضرت صلعم کے باب (دروازہ) بمصداق حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابہا علی بن ابی طالب تھے میں امام مہدی کا باب ہوں - مابعد اوسنے خود مہدی ہونیکا دعوی کیا اور پھر کہا کہ خدا نے مجھ میں ظہور کیا ہے - ایران میں بعض علما اور بہت سے جہلا اوس کے مرید ہوگئے اور آخر وہ قتل کیا گیا اور بہت سے ماننے والے بھی قتل ہوئے - اول اول تو حکام و شاہان ایران نے بوجہ سیادت کے خاص عنایت کی مگر آخر چند سال کے بعد جب دوسری طرح بدلی تو قتل کیا - دو نوجوان لڑکے اس بہمد کے مرید تھے - کچھ عرصے کے بعد بڑے بھائی مرزا یحیی نے دعوی کیا کہ میں خلیفہ باب کا ہوں اور اپنا لقب صبح ازل رکھا - چھوٹا بھائی مرزا حسین اوسکا مرید و شریک ہوا - سب بابیوں نے اس کو خلیفہ قبول کیا - اور بغداد میں ان کا قیام ہوا - مگر حکومت عثمانی انکی نگرانی

ایک دوسرا دفتر (ادارہ) باہر جانے والون کے تذکرہ کے معائنہ کا ہے۔ وہان دو گھنٹے انتظار کے بعد دفتر کھُلا۔
تذکرہ دیا گیا اور منظور کیا گیا۔

حالات انزلی انزلی رشت سے چھوٹا قصبہ ہے مگر بہت بارونق ہے۔ ارمنی۔ یہودی۔ روسی بھی بہت رہتے ہین
ملاح عموماً مسلمان ایرانی ہین۔ اگرچہ انگریزی (روسی) ٹوپی اکثر کے سر پر تھی۔ چونکہ بار اوٹھاتے وقت ہم نے
اون کو یا محمدؐ یا علیؑ کہتے سُنا۔ اسلئے معلوم ہوا کہ مُسلمان ہین۔

رشت اور انزلی کے وسط مین بعض دیہات دیکھے جس مین لڑکے مکتب کے جمع تھے۔ اور ۳۰۔ ۴۰ لڑکے
نماز جماعت پڑھتے تھے یعنی ایک لڑکا ساتھ بلند آواز سے پڑھتا جاتا ہے۔ دوسرے اوس کا ساتھ دیتے
ہین۔ نماز یاد کرنے کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ اور نماز جماعت سے زیادہ کوئی چیز اسلامی شوکت اور پابندی دین
کو ظاہر نہین کرتی کہتے ہین کہ طہران کے مکاتب مین بھی یہ رواج ہے۔ مجکو سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان
کے شیعہ علماء (یا یون کہئے کہ عام لوگون کی حیثیت نے) نماز جماعت کے فضائل بیان کرنے پر اکتفا کیا مگر
اوس کو رواج بہت کم دیا ہے اور شرائط پیش نمازی بہت سخت ہو گئے ہین اس سے اس فرقہ کی نمازون مین
شان و رونق نہین۔ عالیشان مساجد مین بھی لوگ الگ الگ نماز پڑھتے نظر آتے ہین بلکہ بعض اوقات
ایک مسجد مین مختلف جماعتین ہوتی ہین۔

انزلی مین بعض میوے نہایت کثرت سے ہین یعنی تربوز و خربوزہ یہ میوے سستے بھی ہین مگر ہندوستان
سے گویا ڈیوڑھی قیمت ہے۔ عمدہ آٹا روس سے آتا ہے اور مثل میدے کے عمدہ بڑی روٹیان بازار مین بکتی ہین
مہمان خانے اور عمارتین بھی دُنیا کی دیگر بندرگاہون کے نمونے پر ہین نہ مثل ایرانی عمارتون کے۔

[مقام انزلی - ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان ۲۹ھ]

انزلی آج تمام دن اسی مین خرچ ہوا کہ سامان سفر خرید کیا۔ تذکرہ کا معائنہ کرایا اور روپیہ بدلا۔ انزلی
مین روسی جہاز کا ٹکٹ خریدا اور ہوٹل سے باہر آئے۔ ہوٹل والے نے جسقدر قرار پایا تھا اوس سے ڈیوڑھا

راستے مین طرح طرح کے پھول اکثر جگہہ مہکتے تھے جنگل مثل باغ کے تھا - اور جہان باغ تھا یا زراعت تھی وہ جنگل سے زیادہ شاداب و پُر فضا تھی - مغرب کے بعد سمندر کے کنارے پر پہونچے تو اوس وقت ایک جہاز روانہ ہوچکا تھا انزلی دریا کے دو بازوٗن پر آباد ہے - ایک بازو پر ہم پہونچے تو گاڑی والے نے روسی زبان مین کشتی بان سے کہا کہ ان سے دوسری طرف پہونچانے کا انعام علاوہ کرایہ کے ایک تومان (ےہ) روپیہ لینا - کشتی والے نے چلانا شروع کیا کہ دوسرا جہاز ابھی جاتا ہے جلدی چلے آؤ - اور آخرکار دو سرون سے چند کرایہ ہم سے لیکر ۱۲ قران (۱۵) مین پہونچایا - آقا اعتضاد روسی زبان سمجھتے ہین - اونھون نے کہا تم لوگ کیسے مسلمان ہو - کیون اسقدر دھوکا دیتے ہو؟ مین روسی جانتا ہون اور تمھاری چال سمجھ گیا - لیکن جہاز چل پڑا تھا اس واسطے لوٹ کر ہوٹل مین گئے - یہان ایک ہوٹل "یورپ" - ایک ہوٹل فرانسیسی " اور ایک مہمانخانہ (ہوٹل) اسلامی ہے - ہم ہوٹل اسلامی مین پہونچے - اطلاع ہوئی کہ پاسپورٹ دیکھنے کے لئے اوّل پولیس مین جانا ضرور ہے - اس محکمہ کے دیکھنے کے واسطے افسر جدید طہران سے آیا ہے اور عمدہ انتظام اوسنے کیا ہے - ہم گئے - افسر اخلاق سے پیش آیا - اور تکلیف دینے کی معذرت کی یہان چونکہ سرحد ہے - مخالفین حکومت جو یہان سے بھاگ کر روس مین ہین اور اوس طرف سے آکر ایران مین داخل ہوسکتے ہین - لہذا آمد و رفت کی سخت نگرانی ایران کی جانب سے ہوتی ہے - خاصکر آج کل زمانہ جنگ مین -

ایران مین اسلام سخت خطرے مین ہے - ہند مین - روم مین ظاہر مین وہان مباحثہ مین بند ہو جاتے ہین ایران مین عموماً عورتین بچون اور جاہلون کو رام کرتی ہین اور دائرہ اپنا بڑھاتی ہین - ایک زمانے مین پیسہ اخبار لاہور بھی اون کا مشتری مضمون چھاپتا تھا اور غالباً بمبئی مین اونکا زور بہت ہے - میری قطعی رائے ہے کہ اگر ان کو آشکارا آزاد نہ کیا تو اس ملک کا مذہب و آزادی دونون خطرے مین ہین - انمین سے اکثر شمالی دولت عظمیٰ کے جاسوس ہین اور چاہتے ہین کہ ایران مین اسلامی عملداری نہ رہے مگر چونکہ ہوشیار ہین اور جانتے ہین کہ ہم مسلمان ایرانیون سے خطرے مین ہین اس لئے ابھی اندر اندر اپنی تعداد و طاقت کو بڑھا رہے ہین جو فریق قوی ہوتا ہے اوس کا ساتھ دیتے ہین پھر اوسکے گرانے مین مدد دیتے ہین اور مجکو یقین ہے کہ بالفعل یہ خفیہ رہنا چاہتے ہین - بعض صاحبان زر اور ذی اثر گویا ظاہر ہین مگر بقال و طباخ و سبزی فروش و دیگر چھوٹے طبقے کے لوگ جن کی زوجہ و خاندان مسلمان ہین یا پوشیدہ ہین - ۱۲ (منہ) نوٹ ختم ہوا

سچ ہے کہ آخر کار اوس کو شکست ہوگی- لیکن اسقدر غفلت اور رعایا کے لٹنے اور تباہ ہونے سے اسقدر بے پروائی
قابل حیرت ہے- [۲۰ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۷ رمضان ۱۳۲۹ھ]

ناصر الدین شاہ کے زمانے کی پولیس کا ایک دلچسپ قصہ

رات سرد تھی- مگر بغیر زائد تکلیف کے کٹ گئی- مرزا علی اکبر جو میرے ساتھ ہین اون کے والد
حاجی مرزا ابراہیم خان زمانہ ناصر الدین شاہ مرحوم مین ایران کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر کی کونٹ
ایک باشندہ اٹلی کے معاون تھے اور دیانتداری کی وجہ سے مشہور تھے- زمانہ شاہ مین اس وجہ سے اکثر امراء
اون کے خلاف تھے کہ وہ کسی کے ملازم یا وابستہ کو معاف نہ کرتے تھے ایک بار ایک شخص کو جو بظاہر عُبّاد اور سادات
مین سے تھا گرفتار کیا- یہ شخص دعا اور عمل کی غرض سے لوگون کے گھر مین جاتا تھا- معتبر تھا- سپہ سالار اور شاہ
تک اسکو بلاتے تھے- اس کی عادت تھی کہ حالات معلوم کر کے چند رفیقون کو جو دزد تھے پتے دیدیتا تھا- آخر
بادشاہ نے کہا کہ اگر سید بیگناہ پکڑا گیا ہے تو حاجی کا ہاتھ کاٹا جاویگا- سخت ایذا کے بعد سید مقدس نے نہ صرف
چوری تسلیم کی بلکہ بہت سا مال نکالا- ایکبار پولیس اور توپخانے کے ملازمون مین جنگ ہوئی اور بادشاہ سے شکایت
کی گئی کہ توپ خانے والون کو "معاون نے بہت پٹوایا ہے- اور دو آدمی مارے گئے- بغیر تحقیقات کے شاہ نے
حکم دیا کہ حاجی ابراہیم کو قتل کر ڈالو- مابعد جب معلوم ہوا کہ پولیس یا حاجی کی شکایت صحیح نہ تھی معاف کر دیا اوس
دن سے حاجی نے قسم کھائی کہ حکومت کی ملازمت نہ کرون گا- باوجود سخت اصرار کے پندرہ برس سے خانہ نشین
ہین مجھ سے بھی دو دفعہ ملاقات کو آئے اور سخت آزاد خیال مگر سچے مسلمان ہین- طبیب بھی ہین مگر طبابت
اس لئے نہین چلتی کہ بدکار عورتون کی مدد سے طبابت کی ترقی طہران مین بیان کی جاتی ہے- حاجی کم رو ہین
ان عورتون مین ہر دل عزیز نہین ہین- (لطیفہ) ایک سوداگر نے ایک صبح کو طہران مین داد و فریاد
شروع کی کہ میرا سامان دس ہزار تومان کا چوری گیا- اور درگاہ عبدالعظیم مین جا کر بادشاہ ناصر الدین کی گاڑی
روک لی کہ جب تک میرا مال یا روپیہ نہ ملیگا مین بادشاہ کو جانے نہ دون گا- یا مر جاؤن گا- بادشاہ کھڑا ہو گیا
اور پولیس طہران کے حاکم کو طلب کیا اور سخت ڈرایا- پتہ نہ چلا- آخر حاجی موصوف نے دوکان کو دیکھا اور ثابت

مطالبہ کیا۔ مین نے صاف انکار کیا۔ لیکن ہمارے ساتھی نے ایک قران (۵ س) زیادہ اوس کو دیا۔

عشق آباد مین گمرک مین پہونچے۔ مگر سامان کو بہت جلد دیکھکر ایرانی عملے نجانے کی اجازت دی اور کہا کہ یہان ایک مدرسہ ہے اسکے لئے کچھ دو۔ ہمنے ایرانی قران خوشی سے صندوق مین ڈالا۔

جہاز کے حالات اور ایرانی خوف | روسی جہاز جسپر ہم سوار ہوئے پنج کمپنی کے اوس جہاز سے جسپر ہم جبلہ سے چلے تھے چھوٹا مگر صاف ہے۔ اور ابتک یعنی شام تک کوئی سختی یا بد اخلاقی روسی لوگون کی نہین دیکھی۔ ایک روسی نوجوان جو بالکل روسی لباس رکھتا اور روسی زبان بولتا تھا اور ترکی بھی جانتا تھا مگر سخت جاہل تھا۔ مجکو نماز پڑھتے دیکھکر بہت محبت سے باتین کرنے لگا۔ مین نے پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے؟۔ اوسنے کلمہ شہادت (تعویذ درست) پڑھا۔ اور کہا مجکو نماز دیکھکر از حد خوشی ہوئی۔ ہم سب ایک ہین۔ ایرانیون کی تعریف کرتا تھا کہ بہت اچھے لوگ ہین۔ ہم طہران مین اون کو جسقدر چاہین گالیان دین۔ دھمکاوین ناراض نہ ہوتے تھے!!۔ مگر بعد مین معلوم ہوا کہ تھوڑا نشہ بھی تھا۔ جس جہاز پر (زبان روسی مین پراخور کہتے ہین) ہم سوار ہین یہ ڈاک کا جہاز ہے۔

ایک مخمور تاتاری | جس نوجوان قفقازی کا مین نے اوپر ذکر لکھا ہے وہ شام کو جہاز پر سے انزلی اُتر گیا جب لوٹا تو سخت مخمور تھا۔ شراب کے نشے مین اوسنے طہرانیون اور اون کے مذہب کو۔ اور ایرانی مسافرون کو جو جہاز پر تھے اور ایک ارمنی کو جو ہمسایہ تھا فحش گالیان دینی شروع کین۔ مین سمجھتا تھا کہ یہ گالیان ایرانیون ہی مین جاری ہین یا ہندوستانی مسلمانون کے بازاری لوگون مین مگر یہہ قفقازی بھی کچھ کم مبتلا نہ پایا گیا۔ کسی نے جہاز نے بھی اسکو نہ روکا۔ پھر اوسنے محمد علی شاہ کے بخت کی قسمین کھائین اور شاہ مخلوع کی توصیف شروع کی اور کہا کہ جلد سالار الدولہ داخل طہران ہوگا۔ اوسنے ایرانیون کو بھی فحش گالیان دینی شروع کین۔ سب دم بخود رہ گئے۔ البتہ مرزا علی اکبر ڈاکٹر نے بعد اوس کو کسیقدر ملامت کی سالار الدولہ کی بابت مجکو یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ اوسنے خانقین سے شہر عراق تک عارضی قبضہ کر رکھا ہے یعنی یہہ علاقہ جو ڈھائی سو میل لمبا ہے دبا رکھا ہے اور گورنمنٹ کی فوجین قم مین ہین۔ یہ

چونکہ یہہ سرحد روس ہے لہذا یہان سامان کا معائنہ کیا جاتا ہے - ایک ارمنی کہتا تھا کہ استرا ایران مین چند روز قبل کو ۹۰ آدمی شاہسودن کے قبیلے کے سوار داخل ہوئے - دولت کی طرف سے جو حاکم تھا اوس کے پاس آٹھ سات سوار تھے وہ بھاگ گیا - یہ قبیلہ محمد علی شاہ کا طرفدار ہے اون کی طرف سے مجلل السلطان جو ملازم شاہ مخلوع ہے یہان بھیجا گیا اوسنے لوگون پر جرمانہ کرنا شروع کیا بعض وجوہات یہہ تھین کہ میرے آنے پر روشنی نہین کی قالین کا فرش راستے مین نہین بچھایا - مکانات کو آراستہ نہین کیا - لہذا اسقدر جرمانہ ہر شخص دے - تین دن کے بعد اونے اعلان کیا کہ قصبے کو چراغان کرو محمد علیشاہ طہران مین دوبارہ تخت نشین ہو گئے ہین - کہتے ہین کہ روس شاہ مخلوع کی حمایت کرتا ہے - مگر بظاہر دولت روس اس لڑائی مین کسی کی طرفدار نہین - اس بدبخت جنگ سے ایک تہائی رعایاے ایران لٹ کر تباہ ہو گئی یعنی خانقین سرحد عثمانیہ سے شاہرود قریب مشہد مقدس وافغانستان تک - مگر بہت کم لوگ طہران مین اس کی پروا کرتے ہین -

فراری مشروطہ ایرانی جہاز پر

استرا روس کی بندرگاہ سے ۲۵ - شخص اردبیلی کے جہاز مین داخل ہوئے - یہ بادکوبہ بغرض مزدوری جارہے ہین چوری اور قزاقی مین بدنام نہین ہین ان کی شکل بہت کچھ افغانستان کی سرحدی قبائل سے مشابہ ہے اور مضبوط ہین اور مثل بختیاریون کے افیم یا چانڈو کے شائق نہین - اکثر شاہ پسند ہین - مگر شکایت کرتے تھے کہ جب سے شاہ سابق کے آدمی شاہسودن آئے ہین جو کچھ رعیت کے پاس دیکھتے ہین لوٹ لیتے ہین - ایک شخص آیا اور اوس نے دھوکا دیا کہ مین حاکم ہون دس بارہ ہزار روپیہ وصول کر کے لیگیا - یہ لوگ ہم سے بیحد خلق و محبت سے پیش آتے ہین اور جو میوے وغیرہ کھاتے ہین ہم کو بھی دیتے رہتے ہین اور ہم بھی اون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین -

خفیہ بہائی

جہاز مین ایک مجتہد نفیس برادر سردار منصور ہین - سردار منصور کچھ عرصہ قبل کابینۂ اعتدال مین وزیر پوسٹ آفس تھے اور اب ڈیموکریٹ کے خوف سے پیرس مین پڑے ہوئے ہین - سردار منصور نے میلر رسالہ پڑھنے کے بعد ملاقات کی خواہش کی - مادہ وشش کے متعلق کسیقدر لطیف بحث ہوئی - مگر بالآخر ہر دو نے ایکدوسرے سے معافی مانگی - چونکہ یہہ رشت کے رہنے والے ہین اسلئے ان کی فارسی میری سمجھ مین کم آئی اور اسی طرح میری فارسی بھی اون کی سمجھ مین نہ آئی تھی

کہا کہ کوئی چوری نہیں ہوئی۔ شخص دیوالیہ بننے کے لئے یہ تدبیر کی تھی سوداگر کو خسارہ ہو گیا تھا۔

خوش لباس مفلس مجکو پہلے شبہہ تھا اور اب یقین ہو گیا کہ لوگوں کے بیان کرنے سے کہ خاص طہران میں ہزارہا خوش لباس اور تعلیم یافتہ نوجوان اور بوڑھے بالکل مفلس و بیکار ہیں۔ معاش کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے۔ ایران میں یہ مرض مثل ہندوستان کے بلکہ ہند سے بدتر ہے۔ کیونکہ زراعت و کارخانوں میں دارالحکومت کے لوگ مصروف نہیں۔ تجارت و وظائف سرکاری میں کہاں تک سما سکتے ہیں۔ میرا خیال روز بروز قوی ہوتا جاتا ہے کہ اخلاقی اور مالی ترقی اہل اسلام کے لئے بصمیم قلب سے کوشش کرنا اور ایک منتظم جماعت قائم کرنا اولین وظائف یعنی فرائض میں سے ہے۔

استرا ایران میں آج صبح یہ روزنامچہ لکھ رہا تھا کہ ایک نائب کپتان آکر روسی زبان میں پوچھنے لگا "یہ کیا ہے؟" ایک شخص نے سمجھایا تو اوسنے کہا کہ میرا ذکر بھی اپنی کتاب میں لکھدو کہ میں جہاز کا ایک افسر ہوں۔ میرا نام لگاتنیر ہے۔ میں نے ہنسکر کہا کہ ضرور تمھارا ذکر درج کروں گا۔ یہ ارمنی روسی ہے اور روس کا خیرخواہ نہیں۔ کیونکہ ایک قالین ارمنی مسافر کا ہمارے یہاں ڈال گیا کہ تم اسکو رکھ لو تاکہ محصول نہ لگے۔ اسی ارمنی ہم وطن کے پاس دو قالین تھے جو قابل وصول تھے۔ اس وقت ڈیڑھ گھنٹہ طلوع آفتاب کو گذرے ہیں۔ بندرگاہ استرا پر جہاز کھڑا ہے۔ آبادی بندرگاہ کا طول مع متعلقات کے دو میل سے زیادہ ہے۔ اور جہاں تک نگاہ پہاڑوں پر پہونچتی ہے سب درختوں سے پوشیدہ ہیں اور نہایت پرفضا منظر ہیں۔ بنگلے اور کوٹھیاں بھی نظر آتی ہیں۔ یہ بھی ایران کے اول ہم بندرگاہوں میں سے ہے جو بحیرہ خزر کے کنارے پر باقی ہیں۔ سابقاً قریباً وہ تمام علاقہ جو بحیرہ کیسپین (خزر) کے تین طرف تھا ایران کے ماتحت تھا۔ معاہدہ ترکمانچی کے رو سے جب عباس مرزا فرزند فتح علی شاہ قاچار نے سنہ ۱۸۲۸ء میں شکست کھائی تو تمام کاکیشیا جس میں ۱۹ شہر تھے روس نے لے لئے اور اس قسم کے اختیارات ایران میں حاصل کئے کہ ایران کو ترقی کی شکل دیکھنی پھر میسر نہ ہوئی۔

استرا روس و استرا ایران پر ملازم شاہ کی تاخت استرا ایران سے متصل استرا روس ہے کہ وہ بھی دو میل کے قریب طول میں ہے اور ہر دو کے درمیان لکڑی کا بڑا پل ہے۔ کوٹھیاں اور بنگلے دونوں آبادیوں میں نظر آتے ہیں

(۳) ستارخان دامن در	منقہ بوقلرون توروپ
(۴) ظالم علی ہاردن دوروپ	سرکردہ دربیک دوروپ
(۵) ستارخان چخوب ایوانہ	کوزسری نزرھرانہ
(۶) حکم ایلیوت حسین خانہ	طوپلری چکیدن شلانہ

ترجمہ اشعار بالا

(۱) ستارخان کے عالیشان محل ہین - اور اوس کا حقہ چاندی کا ہے -

(۲) ستارخان نے لڑکون کی شادی نہین کی - بلکہ قوم کے لئے اُن کو فدا کیا ہے -

(۳) ستارخان برآمدہ مین ہے - اور اپنی مونچھین تراشیدہ رکھتا ہے -

(۴) عجیب جب گھر سے اوسنے مونچھین کاٹی ہین - سردار (اسلام کا) ہے مونچھین کیون نہ کاٹے ؟

(۵) ستارخان کا محل کیسا عالیشان ہے - اوس کی آنکھین ہرن کیسی ہین -

(۶) حسین خان کو اوسنے حکم دیا ہے کہ میدان مین توپ لاوے -

اشعار بالا معمولی ہین مگر جب یہ کی مین جوش سے گائے گئے تو بہت اثر پیدا کرتے تھے - اور دیہاتیوں کی عقیدت ستارخان کی نسبت ظاہر کرتی ہین - شعرون کے لکھنے مین ترکی لفظ غلط نقل ہو گیا ہو تو ممکن ہے کیونکہ مین ترکی سے واقف نہین - آقا اعتضاد نے اپنے قلم سے میرے روزنامچے مین شعر نقل کر دیئے تھے -

ایران کو الوداع اس وقت ہم خاک روس مین داخل ہوئے ہین - مین خاک ایران کو الوداع کہتا ہون شاید یہ ہی پھر اسکو دیکھنے کا موقع ملے - اہل ایران باوجود اپنے بیجا نقصون اور عیبون کے بعض صفات مین تمام دنیا سے ممتاز ہین کیونکہ ان سے خواہ مخواہ اُنس و محبت پیدا ہوتی ہے اُنکی زبان دنیا کی سب زبانون سے شیرین زبان ہے اور خواص کی عادات بھی نہایت مہذب ہین - واقعی کوئی زبردست اور محب لیڈر ملجاوے تو دس پندرہ برس مین اُن کو ایک زبردست قوم بنا سکتا ہے -

ان کا قول تھا کہ اب ایران کی حالت بہت غنیمت ہے پہلے بہت بدنظمی اور ظلم تھے ان کو یہ اعتراض تھا کہ آپ نے اپنے مقالے مین لکھا ہے کہ بہائیون کو آزادی ملے - اور پھر لکھا ہے کہ ان کو تبلیغ کی اجازت نہ ملے - یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ اور آزادی بھی اوس وقت ملنی چاہیئے جبکہ ملک مین قانون ہو جاوے - مین نے کسیقدر سختی سے کہا کہ مجکو اسلام سے تعلق ہے نہ کہ مشروطہ سے ۔ بالعد ایک ایرانی نے جو رشت کا رہنے والا ہے کہا کہ یہہ شخص (- الملک) جو دو سال تک ازلی کا گورنر رہا ہے بہائی ہے - اور بہائیون کو جب تک جاہل پبلک طیار نہ ہو جائے ظاہر ہونیکا حکم نہین - مین اور ڈاکٹر علی اکبر بھی ایرانی کی باتون سے سمجھے کہ وہ بہائی ہے - مگر لطف یہہ کہ دوسرا نوجوان جو کہہ رہا تھا کہ بہائی کثرت سے ہین اور تعجب کرتا تھا کہ میرے ساتھی اعتقاد اور ڈاکٹر کیسے بہائی نہین جب اوس فرقے کے بعض بدعقائد کا ذکر مین نے کیا تو ناراض ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ سب اتہام ہے - جس سے ہمنے یقین کیا کہ یہ بھی اوسی گروہ مین سے ہے - !!

ترکی بین شمالی ایران کا وطنی گیت

رات کو منجملہ اردبیلی ترکون کے ایک لڑکے نے کچھ اشعار ترکی زبان مین گانے شروع کئے جو بعض عشقیہ تھے اور بعض پولیٹکل جس مین ستارخان کے کارنامون کا ذکر تھا - بوقت جنگ مجاہد تھے سنگر (مورچون) مین یہ شعر پڑھا کرتے تھے - یہ لڑکا رسّی کی جوتیان اور ایک کوٹ پہنے تھا جو کم از کم ڈیڑھ سو گیہ سے پھٹا ہوا تھا جس مین پچاس ساٹھ تو بہت پیوند تھے - جب یہ لڑکا اشعار پڑھتا تھا تو ایک باجا (بانسری) بجتا تھا اور تمام روسی افسران جہاز اور سپاہی اور ایرانی جمع ہو کر سنتے تھے - مین نے اس لڑکے کو ایک کوٹ دیا چونکہ اوسنے جرأت کیا تھا روسی جہاز مین شعر پڑھے تھے جس مین روسیون کی یعنی دشمنان ستارخان کی عملداری تھی - یہ لوگ خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہہ خلعت انعام مین دیا گیا ہے -

اشعار ترکی جو لڑکے نے گائے

(۱) ستارخان نون الوان لارمی	کموشدن دی قیلان لاری
(۲) ستارخانون خردر منو	فداے در اغلان لارمی

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

حصۂ سوم
باکو سے بیروت دمشق تک
[جس میں قسطنطنیہ کے حالات بھی شامل ہیں]

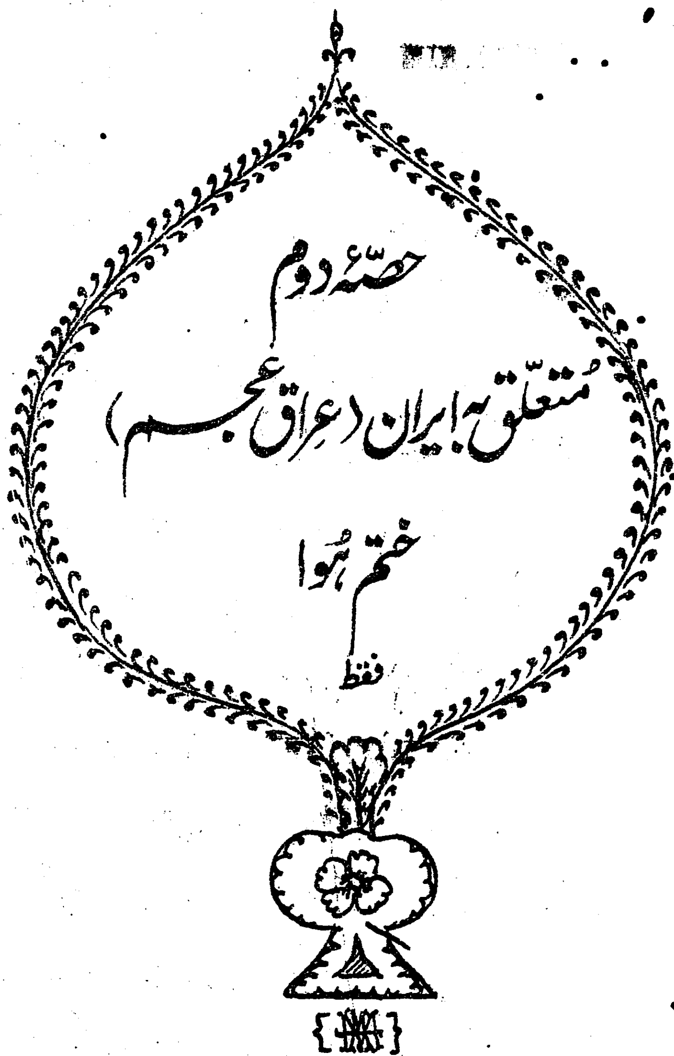
[۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء]

بیروت باکو رات کو ہوا تند تھی - جہاز ہلتا تھا - چونکہ سامنے کی ہوا تھی اسلئے جہاز کی رفتار قاعدے کے موافق کم ہو گئی تھی - بجای صبح پہونچنے کے اُمید ہے کہ ۹ بجے کے بعد جہاز باکو پہونچے گا - یہ شہر ملک کا کیشیا کا مشہور بندرگاہ ہے اور مقام حکومت بھی ہے - بہت سی فوج سلطنت روس کی یہاں رہتی ہے تاکہ خونخوار قبائل کو زیر دست رکھے - شراب کی عام طور پر اجازت ہی تاکہ رعایا بدمست رہے -

رات کو مقام لنکران سے کچھ قیدی روس کے سپاہی لائے - یہہ سپاہی اور روس کے باقی لوگ چونکہ خود کل بالنصف درجہ ایشیائی ہین ایشیا کے لوگون سے زیادہ بے تکلف اور مساویانہ سلوک کرتے ہین -

باد کوبہ جاتے وقت جہاز سے ہمکو کئی میل پر آگ کے شعلے سے ایک بلندی پر نظر پڑے - معلوم ہوا کہ مٹی کے تیل کی ایک کان جل گئی ہے اوس کا دھواں اور شعلے دور تک نظر آتے ہین - اگر جلد فرو نہ کی گئی تو لاکھون کا نقصان ہوگا اور عجب نہین کہ شہر تک آگ لگجاوے -

شہر باکو کی صفائی باکو منجملہ اون سات شہرون کے ہے جو اس خلیج کے کنارے ایران کے روس نے لے لئے ہین - اور یہ خلیج کو آب شور و لغو سمجھکر ایران نے دیدیا تھا - شہر قدیم اور ارک جو ایران کا دارالحکومت تھا ابتک باقی ہے - شہر کو



حصّۂ دوم
مُتعلّقہ ایران (عراقِ عجم)
ختم ہُوا
فقط

بہت بڑا حصہ بند تھا - کیونکہ جمعہ کا روز تھا - نصف شہر سے زیادہ عالیشان عمارتوں اور بازاروں پر مسلمانوں کے نام لکھے ہیں - اور ہر شخص کے نام کے بعد اوف کا لفظ ہے - یہ سب جمعہ کو دوکانیں بند کرتے ہیں - اخبارات بھی شنبہ کو نہیں نکلے - کیونکہ جمعہ کو تعطیل تھی -

محمد علی شاہ کی گرفتاری و مہمات صلح با سالار الدولہ

جو ترکی اخبار ہمنے پڑھا اوس میں یہ خبر درج تھی کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر بحکم وزراء فوراً مارا گیا اور قم کے قریب سالار الدولہ سے صلح ہو چکی ہے اور پارلیمنٹ میں اوس سے مصالحت کا پیغام جاری ہے نیز منظور ہو گیا ہے کہ سالار الدولہ تمام عساکر کا سردار باتحت وزیر جنگ مقرر ہو - اور ایک لاکھ تومان سالانہ اوس کو دیئے جاویں -

اگر یہ دونوں خبریں صحیح ہیں تو ایران خوش قسمت ہے - کیونکہ مستبد اور مشروطہ دونوں میں اتفاق ہو جاویگا اور دونوں طاقتیں یکی ہو جاوینگی - البتہ ڈماکراٹ کی طاقت کم ہو جاویگی - اور یہی منشاء غالباً گورنمنٹ طہران کا ہے -

سید صالح (اعتضاد الملۃ) کی روسی دانی سے بہت مدد ملی -

[شہر باکو - ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ رمضان ۱۳۲۹ھ]

کتب فروشی ترکی

فارسی میں سررشتہ تعلیم کے متعلق بیشمار کتب حساب و جغرافیہ و تاریخ و طبیعیات و ابتدائی درسیات کی لکھی گئی ہیں - میں چونکہ زیادہ وزن بباعث پوسٹ نہیں لا سکتا تھا لہذا کم کتابیں خریدیں آج ایک کتبخانہ یا دوکان کتب فروش موسوم بہ ضیا ایک قفقازی مسلمان تاجر کی دیکھی - ترکی کتابیں اوس میں کثرت سے ہیں اکثر سلطنت عثمانیہ اسلامبول کی چھپی ہوئی اور نہایت صاف ٹائپ اور عمدہ کاغذ پر چھپی تھیں - مصری یا ہندی کتب کے مانند نہ تھیں اسلام کی کئی مختصر تاریخیں - عالم کی کئی تاریخیں مثل یورپ کے صاف چھپی ہوئی موجود تھیں اخلاق نبوی کے متعلق کتابیں تھیں -

بے زبانی اور روسی انگریزی کشتی

یہاں فارسی زبان کا رواج نہیں ہے - اسلئے مجکو سفر میں تا سرحد جر[illegible] دقت ہوگی

ہمنے آج دگون (ڈربمونے) مین گشت کرکے دیکھا۔ شہر کی سڑکین چوڑی ہین اور پتھر کا فرش ہے اور پتھر بھی عموماً وہ گول گول جو دریا یا سمندر کی رگڑ سے کنارون پر جمع ہوجاتے ہین۔ صفائی اور خوبصورتی اور دوکانون کی عالیشان عمارت۔ برقی روشنی ہر لحاظ سے یہ شہر ایشیا کے بے نظیر شہرون مین شمار ہونے کے قابل ہے اور مجکو تامل ہے کہ اسکی خوبصورتی اور صفائی کلکتہ کی برابر ہے یا زیادہ۔ البتہ شہر کی وسعت کم ہے مگر پھر بھی آبادی ضرور دو تین لاکھ کے درمیان ہے۔

یہان کے لوگ عموماً مسلمان ہین۔ ہم بھی ایک بڑے ہوٹل مین ٹھیرے ہین جو اسلامی مہمانخانہ کہلاتا ہے۔ آدمیون کا رنگ مثل یورپ کے ہے مگر قفقازیون کا نقشہ بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ روسیون کی شکل وصورت ویسی ہی ہے جیسی ہم نے تصویرون مین دیکھی ہے۔ عموماً چہرا چکلا ڈاڑھی عرض مین پھیلی ہوئی ہے۔ تاتاری اور فرنگی خون کا میل صاف معلوم ہوتا ہے۔ شہر کی پولیس بڑے سیاہ کوٹ پہنے ہوئے ہے اور اونکے قد ہندوستانی پولیس سے بہتر ہین کسی قسم کی بدامنی نہین دیکھی گئی۔ بعض مسلمان قفقازی نہایت خوبصورت لباس اور زرق برق عبا پہنے اور کارتوس باندھے ہوئے ہمنے دیکھے۔ جس طرح ایران مین بطور فخر کارتوس تمام سینے پر لوگ بھرے ہوئے رکھتے ہین۔

خلاصہ یہ کہ مین سیاحون کو صلاح دونگا کہ اس شہر کو بھی ضرور دیکھین کہ وہ یورپ کے شہرون کے مثل ہے۔

اسٹیشن شہر باکو داخلاقی حالات

ہم ریلوے اسٹیشن پر گئے کہ ریلوے گائڈ خریدین۔ یہان فارسی زبان بہت کم لوگ جانتے ہین آخر ایک شخص سے پوچھا اور اوسنے ہم کو لیجاکر بڑے بڑے کاغذ کے تختے دکھائے جیسے ہندوستان کے ریلوے اسٹیشنون پر لگے ہوتے ہین۔ مگر ان مین کرایہ درج نہ تھا۔ صرف وقت کی اطلاع تھی وہ بھی اوڈیسہ تک کی کرایہ کی بابت اوسنے بتایا کہ محرر سے پوچھو محرر ندارد تھا۔ واپس آکر ایک اسلامی مہمانخانہ مین کھانا کھایا۔ وہان ایک نوجوان باجہ بجا رہا تھا اس سے مسلمانان شہر کے حالات دریافت کیے۔ اوسنے کہا کہ یہان مسلمان مرد عموماً آوارہ ہین مگر کوئی عورت بدوضع نہین ہے۔ تمول مسلمانون مین خاصا ہے۔ آپس مین ایک دوسرے کے قتل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہین مگر آجکل سخت گورنر آیا ہوا ہے۔ لوگ شراب نوشی کرتے ہین اور جو فرنگی مآب ہین اون مین اسلامی حرارت کے آثار کم ہوتے جاتے ہین۔ آج بازار کا

یہان کے مسلمان ایک تو دولت (سلطنت) کے فشار مین ہین - دوسرے ملاؤن کے فشار مین تیسرے فرنگی ماٰبون کے فشار مین - تاہم بیکار لوگ کم ہین اور سب لوگ کچھ نہ کچھ کام کرتے ہین - ہندوستان و ایران کی طرح ایکدوسرے پر بار نہین ہین - روس کی پارلیمنٹ مین چالیس مسلمان تھے کیونکہ اس سلطنت مین پٔیس ملین (دو کرڑ بیس لاکھ) مسلمان ہین اور دو قوملین متفرق تھے - اب صرف ۸ ممبر ہین - یہ ممبر سرکیشیا اور داغستان کے ہین اسلام کے لئے جوش سے کام کرتے ہین - اور خود پارلیمنٹ (ڈوما) مین زبان ترکی مین گفتگو کرتے ہین - ایران کے پالیٹکس کی بابت مین نے دریافت کیا تو انھون نے ایک معقول بات بتائی کہ روس کی قوم نہین چاہتی کہ ایران کو لیلے البتہ بعض مدبرین و اکثر تجار خواہشمند ہین - لیکن جب روس مین پارلیمنٹ صحیح ہوجاویگی تو ایران روس کے خطرے سے نکل جاویگا -

ایک مفصل خط اخلاق ایران کے متعلق جناب آخوند ملا محمد کاظم کی خدمت مین بتوسط جناب سید کلب مہدی روانہ کیا اور جناب آخوند کو لکھا کہ ایک اسلامی مشن کی سرپرستی جو ہند مین قایم کیا جاوے منظور فرماوین -

مرزا عبد الحسین مین یہہ روزنامچہ لکھ رہا تھا اور مرزا عبد الحسین سامنے بیٹھے تھے - یہہ ایک ایرانی بزرگ ہین اور سابق مدرسہ مظفریہ ایران کے سکریٹری و منتظم تھے اور طلباے علوم دینی مین ممتاز تھے - مابعد پیرس گئے اور وہان تین سال تک معلم السنہ مشرقیہ رہے اور زبان فرانسوی (فرانسیسی) اونھون نے خوب تحصیل کی - نہایت دیانتدار مرنج و مرنجان ولاابالی شخص ہین - دامغان مین بھی ایک مدرسہ شمسیہ انھون نے بنایا ہے - جو روپیہ ہاتھ لگتا ہے فوراً خرچ کردیتے ہین اور جہان مل جاتا ہے کھانا کھا لیتے ہین - اونھون نے کہا کہ مین اپنی یادگار ایک غزل خود اپنی تصنیف آپ کی کتاب مین لکھنی چاہتا ہون - مین نے بخوشی اجازت دی اسی وجہ سے ان کا مختصر حال اوپر لکھا - یہ آقاے اعتضاد کے دوستون مین سے ہین اور حال مین ماسکو سے آئے ہین اون کی غزل واقعی استادانہ ہے اور آج کل کی سادہ فارسی کی یادگار ہے - اونھون نے مرحوم مامقانی سے چار سال تک نجف اشرف مین بھی تعلیم حاصل کی ہے اور اب پورے فرنگی مآب اور آزاد خیال ہین - فقیہہ جب آزاد ہوتا ہے تو خدا ہی حافظ ہے - شراب وغیرہ کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا -

ایک کتاب روسی پرائمر ابجد کی شناخت کے لیے خریدی اور ایک ڈکشنری انگریزی سے روسی کی اور حرف شناسی گویا آج سیکھ لی راستے میں جس لفظ کی ضرورت ہوگی ڈکشنری سے اوس کو نکال کر مطلب حل کرنیکی کوشش کرون گا۔

آج تار کے ذریعے طہران سے خبر آئی ہے کہ محمد علیشاہ کو کل سب کے روبرو قتل کیا گیا۔ چونکہ مسلمان اخبارات بوجہ تعطیل جمعہ ہفتہ کو شایع نہیں ہوئے اس واسطے یہہ خبر ابھی شایع نہیں ہوئی۔ شاید انوار کے روزنامہ مین مفصل شایع ہوگی مین آج یہان کی مَیدہ کی روٹی کھانے اور مرطوب ہوا سے سیقدر بیمار رہا۔ مگر ڈاکٹر علی اکبر نے بذریعہ غذا علاج کیا۔ حالت بہتر ہے۔ اس ہوٹل مین اول بارہمکو اسبات کا اتفاق ہوا کہ ایک یوروپین (روسی) لڑکی جھاڑو دینے اور صفائی کے کام پر مقرر ہے۔

۳۰ رمضان ۱۳۲۹ھ = ۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء

ایرانی کونسل و ایڈیٹر ارشاد

آج فتح الملک کونسل ایران اور اون کے ساتھ مہدی بیگ حاجی زادہ ایڈیٹر اخبار ترکیہ ارشاد ملاقات کو آئے۔ کونسل ایران اون اشخاص مین سے ہین جنھون نے ۷-۸ برس قبل مکتب ایران مین قایم کئے تھے۔ آدمی مہذب اور واقف ہین اور اول ملاقات کے لئے بڑے بڑے آدمیون کے یہان نہین جاتے۔ یہان کے اکثر مسلمان نو تعلیم جو نئی تہذیب کے اثر مین ہین ٹوپی بھی یورپین رکھتے ہین اول تو یہہ سمجھا کہ مہدی بیگ یوروپین ہین کیونکہ کا کیشیا کے مسلمانون کا رنگ عام روسیون سے بھی زیادہ کھلا ہوا ہے۔

مسلمانان کا کیشیا کیحالت

مین نے اپنے مقاصد متعلق بہ اصلاح تمدن انکو سمجھائے نیز یہان کی حالت کی بابت سوالات کے جوابات کا خلاصہ یہہ ہے کہ یہان مسلمان اشراف عیاشی مین ضرور مبتلا ہین اور شراب پیتے ہین۔ مگر بالاعلان نہین پیتے اعمال قوم لوطاب بہت کم ہوگئے ہین۔ یہان کے مسلمان شیعہ ہین اور جو سُنی ہین اون سے بھی باہمی اتحاد ہے۔ جھوٹ کی عادت عدالت سے باہر کم ہے عدالت مین جھوٹ زیادہ بولتے ہین۔ عام طور پر مسلمانون مین اتفاق ہے مگر کینہ وانتقام کی عادت بہت زیادہ ہے۔ اور ایک شخص اگو مارا گیا تو اوس کے بدلے اوس کے خاندان کے دوسرے شخص کو مار ڈالتے ہین اور پھر یہہ سلسلہ انتقام ختم نہین ہوتا۔

حمال نے کہا کہ مجکو بیس روپیہ دو مین ٹکٹ لیکر اسباب ریل مین رکھون گا اور اسباب تلواؤن گا ہمنے انکار کیا - اسپر اوسنے سب حمالون کو بہکا دیا اور ریل کے باہر مزدورون کو بھی نہ آنے دیا - یہ روس کا ایک جعلباز یہودی حمال صیغہ ریل کا تھا جس سے تکرار کرنی پڑی - آخر ہم خود اوٹھا کر سامان دوسرے درجے مین لے گئے - یہان ٹکٹ خریدنے کا یہ طریقہ ہے کہ کھڑکی کے سامنے آدمی گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سے آکر جمع ہو جاتے ہین - اور پلیس قطار باندھ دیتی ہے - نمبروار ہر شخص کھڑا ہو جاتا ہے اور کھڑکی کے سامنے سے ٹکٹ لیتا ہوا گذرتا ہے اس سے ہجوم نہین ہوتا اور کمزور آدمی کو دقت نہین ہوتی - مجکو بھی کھڑا ہونا پڑا - مگر ایک دوسرے مہمانخانے کا شخص چند ایرانی حاجیون کے لئے ٹکٹ لینے آیا تھا - وہ مجھ سے اوپر تھا اوس کو روپیہ دیا تو اوسنے ٹکٹ لا دیا اور اسباب کا ٹکٹ بھی حاصل کیا - اس خدمت کے عوض اونھون نے نہایت کراہت سے ۸ روبل سلامتی وصول کیا -

راہ سفر کی تبدیلی | ابتک میرا ارادہ تھا کہ یہان سے الیکزنڈرا سرحد روس کا ٹکٹ لون گا - وہان سے برلن ۱۲ گھنٹے کا راستہ ہے اور برلن چھ[6] گھنٹہ کا - وہان سے امریکہ جانے کے لئے جہاز لون گا - مگر یہان کے حالات جب دیکھے کہ لوگ ڈاکو ہین اور زبان نہ جاننے کی وجہ سے لوٹنا چاہتے ہین تو ارادہ بدل دیا اور اوڈیسہ کا ٹکٹ لیا تاکہ وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہون - ساتھی چند ایرانی ہین جو معتبر شخص ہین -

قواعد کرایہ روسی ریل | روسی ریل کا کرایہ نسبت ہندوستان کے گران ہے مثلاً اوڈیسہ تک مجکو ۱۷ روبل (۲۶ روپیہ) دینے پڑے اور ایک صندوق اسباب کے لئے ۱۲ روپیہ - گاڑی مین ایک درجے سے دوسرے درجے مین راستہ ہے اور دو دو بنچ اوپر نیچے لگے رہتے ہین - جو شخص سونے کے لئے کرایہ زیادہ دیتا ہے اوس کو پورا بنچ مل جاتا ہے - اس بنچ کا نام کارت پلاس یعنی جائے خواب ہے - روسی عموماً برخلاف انگریزون کے غلیظ ہوتے ہین - مین نے شاید ایرانیون کی بابت لکھا ہے کہ اون کے گھرون مین بلکہ نہایت سجے ہوئے طاقون مین بھی اوگالدان نہین ہوتا - جہان تھوکا جوتی یا بوٹ سے مٹا دیا - روسیون کی حالت اس معاملے مین اس سے بھی بدتر دیکھی - مگر غنیمت ہے کہ ریل مین قلی رہتے ہین اور برابر جھاڑو دیتے رہتے ہین -

غزل مرزا عبد الحسین مظفر

(۱) کس نیست کہ بار غمے از یار ندارد | گل نیست کہ زخمے بہ دل زار ندارد
(۲) در میکدہ دیدیم کہ شیخ از سر مستی | خرقہ زبر افگندہ و دستار ندارد
(۳) این زہد ریائی بجز از دور زتقوی است | اے بیخردان این سخن انکار ندارد
(۴) عامی نکند فہم گر این مسئلہ نیست | اعمی خبر از لذت دیدار ندارد
(۵) غیر از تسلیم و رضا ہیچ متاعے | در کوے خرابات خریدار ندارد
(۶) تا طلب مظفر شدہ مر آمدہ است | شاشش ہمہ روز و شب تار ندارد

اشعار کی شگفتگی۔ خیالات کی بلندی اور زبان کی خوبی تعریف سے بالا ہے۔

[۲۹ ر رمضان ۱۳۲۹ھ]

مرزا علی اکبر — آج افسوس ہوا کہ مرزا علی اکبر مرو کو روانہ ہو گئے۔ مجکو جہان تک اتفاق ہوا۔ راستبازی درست معاملگی اور لیاقت واقعی میں ان کو مین نے ایرانیون مین فرد پایا۔ دروغگوئی و حیلہ سازی دوسرون کی طرح ان مین نہ تھی۔

۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء = یکم شوال ۱۳۲۹ ہجری

روز عید اور ملاقات با کونسل ایران — آج عید کا دن ہے۔ نماز یہان بھی ہر مسجد مین ہوتی ہے۔ ایک مخصوص مقام نہین۔ بازدید کو کونسل ایران کے یہان گیا۔ وہان بیشمار ایرانی ملاقات کو آئے تھے۔ کونسل کا مکان بہت آراستہ تھا او قفقازی لباس مین جو یہان عموماً پہنا جاتا ہے اور حسین پر تکلف عبا تصویر لینے کے قابل تھی ہر ستخدم موجود تھے۔ کونسل نے بیحد تعریف کے ساتھ لوگون سے ملاقات کی تقریب کی اور سب ایرانیون کی طرف سے میرا شکریہ ادا کیا کہ مین وہان آیا۔ اون کی مبالغہ آمیز تعریف کے اعادہ کی ضرورت نہین۔

مرزا عبد الحسین کے پاس بھی بازدید کے لئے گیا۔

شہر باکو کے حمال — ایرانیون کی طرح قفقازی حمال اور اہل شہر بھی مسافرون پر مہربان نظر نہ آئے۔ مثلاً ریلوے اسٹیشن کے

(مضمون فارسی)

جائز نبود که این موجودات عالم موجود باشد- حالانکه این موجودات موجود است پس باید مبدأ وجود موجود باشد ازلی و اورا اولیت نباشد-

(۲) و باید مبدأ وجود لامکان باشد بجہت آنکه اگر مکان در وجود مقدم باشد بر مبدأ الوجود- این باطل است و خلاف فرض مبدائیت است زیراکه مبدأ الوجود آن است که ازو مقدم چیزے نباشد و مسبوق بغیر نشود- پس مکان در وجود موخر از مبداء الوجود مے شود پس مبداء الوجود بالذات لامکان میشود و مستغنی از مکان می شود-

(۳) و ہم مبداء الوجود مرکب نیست زیراکه مرکب مسبوق است به اجزاء مثل سکنجبین به سرکه و انگبین- و لے مبداء الوجود باچیزے مسبوق نیست پس نسبت ترکیب به او جائز نیست- خواه حقیقت خواه اعتباری چون او را ترکیب جائز نیست بسیط محض میشود و تجسم و تشکل و تغیر از تغیر و تبدل اجزاء و انضمام ترکیب حاصل مے شود-

(ترجمہ اردو)

تو وہی خرابی لازم آویگی که عدم وجود کا منتج نہیں ہو سکتا ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ موجودات عالم موجود ہوتیں لیکن عالم موجود ہے پس لازم ہوا کہ اون کا مبدأ (منبع) ایسا وجود ہو جو ازلی ہو اور اوس سے پہلے کوئی نہ ہو-

(۲) یہ بھی چاہیئے کہ وجود کا مبدا مکان نہ رکھتا ہو کیونکہ مبدأ الوجود سے اگر مکان مقدم ہو تو یہ باطل ہے اور مبدأ ہونے کے مفروضہ کے خلاف ہی- کیونکہ مبدأ الوجود وہی ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو- پس مکان کا وجود بعد مبدأ الوجود کے ہوا- پس مبدء الوجود کی ذات لامکان اور مکان سے مستغنی ہوئی-

(۳) نیز مبدء وجود مرکب نہیں ہو سکتا کیونکہ مرکب سے پہلے اجزاء کا وجود لازم ہے- مثلاً سکنجبین سے پہلے سرکہ اور شہد- مگر مبداء وجود سے پہلے کچھ نہیں ہوتا پس اسکو مرکب کہنا غلط ہے وہ محض بسیط ہوتا ہے اور تجسم اور تشکل اور تغیر اجزا یا مرکب جات کے تغیر و تبدل سے پیدا ہوتا ہے جسکے اجزاء نہیں اور جو بسیط ہے اوس میں یہ باتیں نہیں ہو سکتیں-

ملّا مناف مُلّا مناف ایک نہایت باخبر مُلّا ہین انکی تعلیم نجف اشرف کی ہے بہلہ (دہیل) کے رہنے والے ہین - اسلئے اُمید ہے کہ اطرا نیون کی طرح خود غرضی مین مبتلا نہین اور فلسفہ سے بخوبی واقف ہین - باکو مین تجارت کرنے ہین مجھ سے ملاقات کے لئے آئے - اونھون نے مذہب کے متعلق یہ خیالات ظاہر کیے کہ حلال و حرام بسبب حسن و قبح عقلی انسانون کی بہبود کے لئے ہے اور اخلاق بھی اسی بُنیاد پر ہین - علماء نے صرف جزئیات مسائل فقہ پر توجہ کی ہے اور ایک ایک مسئلہ مین سے پانچ پانچ سو مسائل بنائے ہین - تمدن تعلیم اور اخلاق کو ضروری نہ سمجھا - قرآن شریف اور نہج البلاغۃ کو نہ سمجھا جس سے یہ حالت ہوئی ہے - ان کی رائے تھی کہ مکہ معظمہ مین ہر قوم کے دس آدمیون کی کانفرنس ہونی چاہیئے تاکہ وہ غور کرے کہ اسلامی اصلاحون کی ضرورت ہے - مگر یہہ سب حضرات سیاسیات (پولیٹکس) کو دوسری چیزون پر مقدم سمجھتے ہین اور یہہ مسلک میرے خلاف ہے - مین اخلاقی اصلاح کو مقدم سمجھتا ہون آج مُلّا مناف نے مہمانخانے مین کاغذ لیکر ایک مختصر مضمون متعلق بہ توحید مجکو لکھکر دیا - اون کا مضمون حکیمانہ اور عالمانہ ہے - اس لیے اُنکی عبارت نقل کرتا ہون - استدلال واقعی پُر مغز اور صحیح ہے - اونھون نے نہج البلاغۃ کے بعض حصص کی شرح بھی کی ہے جسکے چھپوانے کے لئے مین نے اون پر تاکید کی -

مقالۂ مُلّا مناف در توحید و ثبوت وجود الٰہی

(اصل مضمون فارسی)	(ترجمہ اُردو)
(۱) بدان کہ عدم مبدأ وجود منشاء اثر نمیشود بالبداہت پس مبدأ این وجودات باید وجودے باشد کہ اورا اولیت نباشد زیرا کہ اولیت آنجا فرض میشود کہ معدوم شود - بعد از آن موجود شود تا اورا اول و ابتدا باشد - و اگر مبدأ وجود معدوم فرض شود ہمان محذور لازم مے آید کہ عدم مبداء وجود نمیشود پس	(۱) جاننا چاہیئے کہ عدم سے وجود اور علامات پیدا نہین ہوتے اور یہہ کلیہ بدیہی و ظاہر ہے پس لازم ہوا کہ ان موجودات کا مبداء (منبع) ایسا وجود ہو کہ اوس سے پہلے کچھ نہ ہو کیونکہ کسی وجود سے قبل دوسرا وجود اوس وقت مانا جاتا ہے کہ بعد معدوم ہونے کے موجود ہوا ہو - مگر وجود کا مبداء معدوم مانا جاوے

مین ایک عرب موچی سے بنوایا تھا - مابعد اوس کے پاؤن مین ٹھیک نہ آیا - دوکاندار سے مین نے خرید لیا - ایران مین بھی اس کا استعمال ایک دو آدمیون نے کیا - مگر روس مین عام ہجوم تھا -

راستے کی حالت آج صبح سے دوپہر تک جسقدر زمین کاکیشیا کی آئی وہ بلند ہموار سطح تھی - پہاڑون مین زمین زرخیز ہے - مگر زراعت اور آبادی کم ہے جنگل بھی کہین کہین ہے - مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات سے کسیقدر بہتر ہین - کیونکہ عموماً دیوارون پر سپیدی ہے -

روس کی ریل دوپہر کے بعد سے زیادہ آباد مقام اور شاداب کھیت آنے شروع ہوے - گاڑی مین ایک ایک گھنٹے کے فاصلے سے ایک روسی جھاڑو دیتا تھا - شیشے عموماً سب گاڑیون کے بند رہتے تھے اور گاڑی کے اندر سے راستہ چلتا رہتا ہے - بلکہ میرا خیال ہے کہ گاڑی مین جوان آوارہ عورتین بھی بے تکلف پھرتی رہتی ہین اور لوگون سے مذاق کرتی ہین - گاڑی صرف بڑے بڑے اسٹیشنون پر ٹھیرتی تھی اور وہ بھی کم - ایک مقام پر ہم کو خربوزے تربوز نظر آئے جو ایک قفقازی ترک فروخت کر رہا تھا - مین زبان نہ سمجھتا تھا ایک بڑا سا تربوز لیا اوسنے جو قیمت بتائی وہ بھی نہ سمجھا - مین نے بطور امتحان ایک چھوٹا سکہ (۳ ریا ۵ کوپک دیا) اوسنے غل مچایا کہ ٹھیرو ! اور ہم کو یک والیس دینے چاہے - مین نے ایک خربوزہ اور لیلیا پھر بھی وہ ایک تربوزہ اور دیتا تھا - مگر مین جلدی سے چلا آیا کہ گاڑی روانہ نہ ہو جائے -

راستے مین قفقاز کا اسٹیشن بہت بڑا اور عالیشان تھا - عموماً ریل کے اسٹیشن ہماری ایسٹ انڈیا کے متوسط اسٹیشنون سے زیادہ خوش قطع ہین اور روشنی بھی زیادہ ہے - مین یہ روزنامچہ اسٹیشن رستوو سے لکھ رہا ہون جہان سے ایک ریل شمال یعنی جرمن کو جاتی ہے - ایک باکو یعنی خلیج کاسپین کے کنارے کو اور ایک جس مین مین سفر کرون گا اوڈیسہ کو کنارہ بحر اسود تک ملا دیتی ہے وہان سے انشاء اللہ اسلامبول روانہ ہونگے

[چارشنبہ ۳ شوال = ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ع اسٹیشن لگانرگ]

ملک کی حالت برسرراہ آج صبح سے نسبتہً بڑے بڑے شہر اور آبادی آنے لگی - اور ہم گویا یورپین روس میں داخل

(مضمون فارسی)

(۴) پس مبداء الوجود در تجسم و تشکل و تغیر و تکیف نباشد۔

(۵) مبدائیت مساوی وحدت است۔ چنانچہ جمیع اعداد مسبوق است بہ واحد۔ و واحد باہیچ عددے مسبوق نیست کذا مبداء الوجود مسبوق نیست بشئے ولے جمیع اشیا مسبوق است بمبداء الوجود۔ پس واحد است بہ وحدت حقہ حقیقۃ پس واحد محقق است و مبدائیت صفۃ است عین ذات و ازو منفک نہ شود۔ کما قالوا الصفۃ الذاتیۃ اذا صحت وجبت پس صحیح است کان ھو علی ما ھو علیہ من الازل الی الابد کان اللہ ولم یکن معہ شئی۔ والآن کما کان۔

دریاد کوبہ (ملا منافت صفراؤف)"

(ترجمہ اردو)

(۴) پس مبداء وجود میں شکل و جسم تبدیلی اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت میں جانا ممکن نہیں۔

(۵) مبدائیت کی تعریف میں وحدت (ایک ہونا) شامل ہے جس طرح سب عدد دوں سے اکائی پہلے ہے اور اکائی سے پہلے کوئی عدد نہیں۔ اسی طرح مبداء وجود سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے اور سب چیزیں مبداء وجود کے بعد ہیں۔ پس خدا واحد ہے وحدت حقیقی سے پس وحدانیت اوس کی حقیقت اور مبدائیت صفت ہے جو عین ذات ہے، اور اوس سے جدا نہیں ہوسکتی جیسا کہا گیا ہے کہ صفت ذاتی جب اوسکا ذاتی ہونا ثابت ہو گیا تو وہ ضروری ہے پس یہہ قول صحیح ہے کہ وہ جیسا کچھ کہ ہے ازل سے ابد تک تھا خدا اور نہ تھی اوس کے ساتھ کوئی چیز اور اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تھا"

در مقام بادکوبہ۔ ملا منافت صغراؤف

{سہ شنبہ ۲ر شوال سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۴ر ستمبر ۱۹۱۱ء - ریل روس قفقاز کاکیشیا}

جوتے کا تماشا

کل شب میں باکو میں ریل کے ڈائننگ روم میں تھا تو میرے جوتے کے دیکھنے کے لئے روسی سپاہیوں اور افسروں کا ایک ہجوم آتا تھا اور اوس کو ہاتھ سے دیکھتے تھے۔ اوٹھاتے تھے۔ قیمت دریافت کرتے تھے اور مثل بچوں کے [illegible] ۔ یہہ جوتہ سفید اور سیاہ چمڑے کے رستوں سے مثل جالیخانہ کے خوبصورت بنا تھا اور کسی ترکی افسر نے لندن

اب (۹۰) سال کی بیان کی جاتی ہے لیکن ہمارے رفیق سید محمد رضا سخت مستبد اور بادشاہ پرست ہین مگر ذرا ڈرے ہوئے۔ ایک ایرانی ان مین استقدر ترسان ہے کہ جہان پولٹیکس مشروطہ پارلیمنٹ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے "ول کن ول کن آقا" جانے دو ہم کو ابھی گرفتار کرلین گے۔ سید محمد رضا نو سخت دشمن مشروطہ کے ہین۔ اسی طرح شریعت مدار سبزواری کے فرزند آغا مرزا مرتضی بھی ہین۔ حاجی خان و حاجی محسن دوسرے دو ساتھی مشروطہ خیالات کے لوگ ہین۔

ملازمان روسی ریلو کی رشوت ستانی

شام کو ہم جب دوسری ریل مین سوار ہوئے تو حسب معمول وہان شب خوابی کا ٹکٹ نتھا۔ شب خوابی کا ٹکٹ یوروپ کی ریلون مین ہوتا ہے جسکے معنی یہ ہین کہ کل بنچ ٹکٹ والے کا ہوجاتا ہے۔ ہمکو ہر شب تقریباً ۸ر اسکے لئے دینے پڑتے تھے۔ ایک شخص نے عملۂ ریلوے مین سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجھے کچھ دو ہم اوس کے مطلب کو نہ سمجھے۔ پھر اوسنے دق کرنا شروع کیا اور دوسرے آدمیون کو ہمارے بنچ پر بیٹھا دیا اور کہا کہ استقدر جگہ تم نے کیون لی؟ پھر ہمارے رفیقون نے اوس کو ایک روبل (عہ) دیا تب کہنے لگا کہ آرام سے سوجاؤ! مگر رات کو اوس گاڑی مین کوئی پچاس ساٹھ آدمیون کی جمعیت آگئی (غالباً کوئی برات ہوگی) جسکے سبب ہمارے درجے والون مین سبکو بیٹھنا پڑا۔

اسٹیشن یگاتری نسلائیو

رات ۲ بجے یگاتری نسلائیو پر پہونچے۔ سردی استقدر سخت ہے کہ پانون برف ہوئے جاتے ہین۔ خاصکر اسلئے کہ گرم جراب میرے پاس نہین کیونکہ ہندوستان سے لیکر نہ نکلا تھا اور طہران مین سردی شروع نہ ہوئی تھی۔ دو تین گھنٹے آسمان کے نیچے ایک بنچ پر آرام کیا کیونکہ ویٹنگ روم کی زمین اور بنچین آدمیون سے پر تھین۔ یہان ایک نوجوان ترکی مسلمان ملا جو حافظ قرآن ہے اور یہان مسلمانون کی بستی مین قرآن شریف رمضان مین پڑھنے کے لئے استرابرنغ سے آیا ہے۔ اوس سے معلوم ہوا کہ بندر گاہ اوڈیسہ یہان سے ۳۶ گھنٹے کا راستہ ہے اور وہان سے قسطنطنیہ ۲۴ یا ۲۷ گھنٹے کا۔

[پنجشنبہ ۴ شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۶ ستمبر ۱۹۱۱ع]

یہ اسٹیشن بہت بڑے مقام کا ہے کیونکہ صبح سے دو گھنٹے کے اندر ۳۰-۴۰ ٹرین مزدورون کی اور طلبا کی باہر سے آچکی ہین۔ ریلوے کے باہر ۲۰-۲۵ کرایہ کی گاڑیان (جو عموماً پرانی وکٹوریا گاڑیان تھین) اور ۸-۱۰ ٹریم کار موجود ہین

ہوتے ہین - کارخانے ہر جگہ بکثرت ہین اور اکثر مکانات مین زیادہ تر لکڑی لگی ہوئی ہے - چھتین کھپریل کی ہین -
باکو سے یہان تک اوس ملک کے مردون اور عورتون دونون کا لباس (غالباً سخت جاڑے کی وجہ سے جو ابھی سے یہان
شروع ہو گیا ہے) بہت قیمتی دیکھنے مین آیا - یہان تک کہ ریل کے حمالون کے کوٹ بھی عمدہ سلے ہوئے اور اعلے
بانات کے ہین - کم درجے کے لباس کا آدمی کہین کہین ترکستان کا مسلمان جو بخارا وغیرہ سے آتا ہے - یا کوئی مسلمان کاشتکار
نظر آتا ہے یا ایسا ہی یہودی جو روپیہ خرچ کرنا نہین چاہتا وہ معمولی خراب لباس پہنے ہوئے ملیگا -

نور اسلام اور ایک مسلمان نما یہودی بزرگ پچھلی شب کو جب ہم ۵ - ۶ گھنٹے تک ریل بدلنے کے لئے پلیٹ فارم پر ٹھیرے رہے ایک شخص
جس کی ڈاڑھی لمبی اور سفید اور چہرے کی وضع بالکل مسلمانی تھی کسیقدر میلے کپڑے پہنے پھر رہا
تھا - ٹوپی بھی اوس کی ایرانی نما ترکی تھی - بار بار مین چاہتا تھا کہ اوس سے گفتگو کرون اور پوچھون کہ کہان کا
مسلمان ہے ؟ کیونکہ سفر مین زبان دان کا مل جانا بہت غنیمت ہے - مگر جس چیز کو لوگ نور اسلام کہتے ہین وہ اوس کے
چہرے سے ظاہر نہ ہوتا تھا - آخر جب وہ ریل مین سوار ہوا تو ہمارے ایرانی ساتھیون سے معلوم ہوا کہ ایشیائی روس کا
یہودی تھا -

ایک خلیق روسی نوجوان ہمارے ساتھ ایک نوجوان روسی ہے جو بہت کوشش کرتا ہے کہ گفتگو کرے مگر ہماری زبانون مین سے
ایک نہین جانتا اور نہ ہم اوس کی زبان جانتے ہین - بیچارہ بہت کوشش کرتا ہے - مین چند لفظ فرانسیسی کے جانتا
ہون - اور وہ بھی کم کم فرانسیسی جانتا تھا اس سے کبھی کبھی مطلب معلوم ہو جاتا تھا اوس کا نام میلا قسترون ہے - روس
بھی عجیب ملک ہے جس مین غیر زبان جاننے والے گویا مفقود ہین -

چار ایرانی رفیق ہمارے ساتھی چار ایرانی ہین ایک سال کے مسائل یاد کرتے اور اون کے متعلق بحث کرتے رہتے
ہین اسی مین حج کے چارسو پانچ سو احکام درج ہین - ان مین ایک صاحب سید محمد رضا مشہور ایرانی مجتہد کے برادر زادہ
ہین - سید محمد طباطبائی جو مشروطہ در پارلیمنٹ کے ابتدائی اور خالص النیت بانیون مین سے ہین اور بوجہ عمر رسیدگی
اب باہوش نہین - سید موصوف کی شہرت اور منزلت بھی عبید اللہ بہبہانی سے کم نہین بلکہ زیادہ ہے - اون کی عمر

یعنی روپیہ ایران میں قران اور انگلستان میں پونڈ۔ روبل سے نصف ایک سکہ پیلی ست ہے اس سکے معنی پچاس کے ہیں یعنی روسی پچاس ۵۰ پیسے۔ تانبے کے سکے کو جس میں ایک سو روبل کے مساوی ہوتے ہیں کوپک کہتے ہیں دو کوپک ہمارے دو پیسوں کے مانند ہے۔ ایک سہ کوپکی بھی تانبے کا سکہ ہوتا ہے اور پنج کوپک بھی۔ لیکن ۵ کوپک چاندی کا سب سے چھوٹا سکہ مثل ہماری دوانی کے ہوتا ہے۔ اس سے دوگن دست کوپک (دہ کوپک) محض چاندی کا سکہ ہے۔ پھر ۱۵ کوپک اور بیس کوپک کا نقرئی سکہ ہے۔

نقرئی سکہ روبل = ۳/۴ ۵ قران ایران = ۸/عہ

〃 〃 پیلی ست = ۲ا ر ہندوستان و (۵۰) سکہ مسی روس

〃 〃 دست کوپک = ۴۰ر 〃 = (۲۰) سکہ مسی روس

〃 〃 ۱۵ کوپک = ۴ا ر (تقریباً) = (۱۵) سکہ مسی روس

〃 〃 ۱۰ کوپک = ۲۰ر (تقریباً) = (۱۰) سکہ مسی روس

〃 〃 پت کوپک = ا ر (تقریباً) = (۵) سکہ مسی روس (تانبے کا بھی ہوتا ہے)

تری کوپک = ۳ کوپک = ۶ر ہندوستان و ۳ شاہی ایران (تانبے کا سکہ ہے)

دوا کوپک = ۲ کوپک = ۰ر صد دینار ایران

کوپک = تقریبا ایک ڈبل پیسہ ہندی اور ایک شاہی ایرانی

طلای سکہ پت روبل (۵ روبل) = ۸/للعہ یا نصف لیرا + لیرا روس = ۱۰ روبل

لیکن درحقیقت روسی اشرفی کا بھاؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آج کل ۸/ع۹ کو آتی ہے۔ تانبے کے سکوں پر جلی حروف میں عدد لکھا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنے پیسے یا کوپک کے مساوی ہے لیکن جو سیاح اس حساب کو نہ سمجھینگے اونھیں بہت دقت اوٹھانی پڑیگی۔ لہذا تفصیل مناسب معلوم ہوئی۔

| عالیشان اودیسہ | شہر اودیسہ کے بہت بڑے حصے کے اندر گذرتے ہوئے تقریباً ۳ میل راہ طے کرکے ہم مسافرخانہ |

روسی چہرون مین تاتاریون کا بیل صاف معلوم ہوتا ہے بعض مسلمان ترکی کلاہ والے اور بھی نظر آتے ہین۔ ہمارے ساتھی صبح سے شام تک نجاست وطہارت مین غور وفکر ومباحثہ کرتے ہین۔ خاصکر دو ملاجن کا وسواس زبردست ہے۔

روسی دوکاندار یہ عموماً ایماندار پائے گئے۔ ہرچیز کی جو قیمت کہتے ہین وہی لیتے ہین اور اوس سے زیادہ جو کچھ ہو واپس کردیتے ہین۔ مگر ہوٹل والے ایسے نہین کہ اون پر اطمینان ہو سکے۔ ریل کے عملہ والے خلیق اور بے تکلف ہین۔ نماز مین اگر ہم مصروف ہون تو ریل کو ۳۔۴ منٹ روک لیتے ہین۔ اگر نماز کے دیکھنے کے لئے ہجوم ہوجاتا ہے۔

تربوز روس مین بھی عراق عرب کی طرح بیحد مرغوب ہین اور بڑے بڑے انبار ہرجگہ بازارون مین جو سٹیشن سے باہر ہین پائے جاتے ہین اور جس کو دیکھئے ایک تربوز لئے جاتا ہے سٹیشن پر ہم نے ایک تربوز ۵ رکو اور اسٹیشن سے باہر اوس سے بہتر ۲ رکو خریدا۔

[اوڈیسہ۔ کنارہ بحر اسود۔ جمعہ ۵ شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ع]

روس کی جنتری روس کی تاریخین یوروپ کی دوسری تاریخون سے دس بارہ دن کمتر ہین۔ کیونکہ روس نے چار سو سال قبل پوپ گریگوری کی اصلاحی جنتری اختیار نہ کی تھی اس لئے یہان کے اخبارون سے صحیح تاریخین معلوم نہین ہوتین روس کی قدامت پرستی کی یہ ادنےٰ مثال ہے۔

آج صبح ۹ بجے اوڈیسے کے اسٹیشن پر پہونچے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا اور ہمارا اسباب اٹھاکر باہر لایا۔ چند یوروپین حمال عمدہ کپڑے پہنے باگج (یعنی گاڑی سامان) سے ہمارا صندوق لائے جس گاڑی مین سامان لادا اوس کا مالک ایک بڈھا ارمنی روسی ہے۔ اوس سے اور ہماری مہمانخانہ والون سے جو ۳۔۴ ترک تھے سخت لڑائی ہوئی اونھون نے کہا کہ سامان ہم تیری گاڑی مین نہ بیجائین گے۔ وہ اکیلا سامان کو لپٹا رہا اور لڑتا رہا کہ میری گاڑی سے سامان نہ اوتارو۔ قریب تھا کہ اسی کشمکش مین میرا آہنی صندوق صدمہ اٹھاوے۔ کیونکہ گاڑی والا بری طرح اوس سے لپٹا ہوا تھا۔ کہ ایک پولیس افسر آیا اور اوس نے ارمنی کے خلاف فیصلہ دیا۔ غرض حاجیون کا یہ مہمان نواز ہمدرد مسلمان ہمکو آرام تمام روسی اجرت حمالون کو دلوا کر ایک عالیشان مکان کی طرف لیگیا۔

روسی سکے یہان روسی سکون کا مختصر حساب لکھتا ہون۔ روس کا رائج الوقت سکہ روبل ہے جیسے ہندوستان

اسلامبول اور عیسائی اسٹامبول کہتے ہین یہی اصلی قدیمی نام ہے۔

{ شنبہ ۲۶ شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۸ ستمبر ۱۹۱۱ع }

تکالیف وفریب | رات کو حاجی عبد اللہ سے جو ایک نئے فیشن کا طہرانی نوجوان ہے اور ۱۵ سال سے یہان مقیم ہے بہت بحث ہوئی اوسنے کہا کہ کوئی کمپنی تم کو نہ لیجاویگی اور تھرڈ کلاس کا ٹکٹ نہ دین گے۔ دوشنبہ کو شاید روانگی ممکن ہے مین نے بہت اصرار کیا کہ کوئی شخص ہم کو مجبور نہین کرسکتا کہ خاص جہاز مین جاوین اور سیدھے جدّہ کو روانہ ہون۔ اور مین نیویارک جاتا ہون۔ مگر اوسنے کوئی شافی جواب نہین دیا۔ مابعد ہمارے پاسپورٹ لیلئے گئے اور آج صبح کو اس وعدہ کے موافق کہ ہم باہر جاسکتے ہین جب احاطہ کے دروازے پر جو بہت بڑا ہے پہونچے تو روسی سپاہیون نے روکا۔ مین نے بہتیرا کہا کہ مین اس وقت مکہ کا عازم نہین ہون۔ ہمارے ساتھی نے کہا مین تاجر ہون اور بہتیرا کہا کہ دھوکا دیکر یہان لے آئے ہین۔ مگر کسینے قبول نہین کیا اور نہ ہماری زبان کوئی سمجھا۔ افسر کا حکم ہم سے طلب کیا افسر ابتک آیا نہین تھا۔ ہمارا ارادہ ہوا کہ اس سے جھگڑا کرین تاکہ مجسٹریٹ کے سامنے جاسکین۔ مگر ایک ارمنی دوکاندار جو کسی قدر انگریزی سمجھتا تھا اوسنے کہا تھوڑی دیر توقف کرو۔ جب یہان کا پولیس افسر آویگا تو مین اوس سے کہونگا وہ اجازت دیگا۔ اس مین کوئی شک نہین کہ بیچارے حاجیون پر یہان بہت سختی ہے اور اون سے آمدورفت جدّہ کے واسطے تقریباً ۱۵ منات یعنی ۱۵۰ روپیہ لیتے ہین۔ حالانکہ دوسرے جہازون مین تھرڈ کلاس مین اگر جاوین اور آزاد ہون تو ۵۰ روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتے ہین[1]۔

بخارا و سائبیریا کے حاجی | تھوڑی دیر کے بعد ایک قافلہ بخارا کے حاجیون کا اس مکان مین داخل ہوا۔ اون کے بعد سے اون لوگون کے خیالات بالکل بدل گئے۔ اون کو غلطی سے ہمارے کمرے کی برابر جگہ دی گئی۔ اس وقت ایک نے آکر کہنا شروع کیا کہ ہم تمھارے ہمدرد و غمخوار ہین اسباب جلد جمع کرکے نیچے لیچلو اور زور دو کہ ہم باہر جاتے ہین ہم افسر سے تقاضا کرینگے کہ اندیشہ بلوہ کا ہے اجازت ملجاویگی۔ مین تو ہم وطن و ایرانی ہون تھوڑی دیر کے بعد دو ایرانی آئے اور ہمارے

[1] اصل یہ ہے کہ حاجیون پر دنیا مین تو ہر جگہ کچھ نہ کچھ سختی کی جاتی ہے سمجھ مین نہین آتا کیون؟ ۔ ۱۲ (منہ)

مین آئے یہان کی ٹریم وے نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے اور سڑکین کلکتہ اور بمبئی کی بڑی سڑکون کی مانند اور مکانات بھی نہایت عالیشان ہین - البتہ مثل باکو کے صفائی نہین کیونکہ تجارت بہت زیادہ ہے - یہان بھی ایران کی طرح ہل بھی گھوڑون سے چلاتے ہین اور باربرداری کی گاڑیان بھی گھوڑون کی ہین - چھکڑے بہت بڑے بڑے اور موزون ہین ہمارے یہان کے چھکڑون کی طرح نہین بلکہ چھکڑا جس کام کے لئے بنا ہے اوس کے واسطے موزون ہے - جو ڈاک گاڑی (پوستہ) ایران مین ہے وہ بھی یہان کی گاڑیون یعنی چھکڑون کی نقل ہے بعض جگہ عورتین سامان کی چھوٹی گاڑیان چلاتی نظر آئین - مکانات سڑک کے ہر دو طرف نہایت عالیشان ہین - کوئی ادنے درجے کا مکان نہین - اصل اوڈلیسہ خاصی بلند پہاڑی پر واقع ہے - اوس کے گرد اور ادھر اودھر بہت دوسرے درجہ کی شہرون کی آبادیان ہین جس مین بیشمار کارخانے ہین - محمد علی شاہ مخلوع نے اس شہر کو اپنے قیام کے لئے اختیار کیا تھا - مگر چند ماہ پہلے اوس کی بدبختی اور روسی تجار کی حرص سے کہ وہ تخت نشین ہوگا تو روس کا نفوذ اور اثر اور تجارت ترقی پائیگی - باعث ہوئی کہ وہ وارد ایران ہوا اور غالباً بعد گرفتاری قتل کیا گیا -

چونکہ ہم روسی زبان سے واقف نہین اخبارات نہ پڑھ سکے - معلوم نہین کہ اس عرصے مین ایران مین کیا واقعات گذر گئے -

ظلم و دھوکا جس مکان مین ہم ٹھہرے ہین یہ بھی ایک بڑی دو منزلہ عمارت مثل ہوٹل کے ہے اور اس مین بخارا کے سات آٹھ حاجی بھی ٹھہرے ہین اور کچھ ایرانی سبزوار کے بھی آتے ہین - یہ مکان سلطنت روس کی طرف سے بنا ہوا ہے اور بقول حاجیون کے ایک شاندار قیدخانہ ہے کہ حاجیون کے لئے بنایا گیا ہے - کرایہ اور روشنی کے دام نذارد ہین لیکن جو اس مین داخل ہو اوس کو باہر نکلنے کی اجازت نہین اور لازم ہے کہ ایک خاص کمپنی کے جہاز مین روانہ ہو اور زیادہ کرایہ دیوے - یہان منتظم چند روسی و ایرانی مسلمان ہین جو بظاہر خداع ہین - صحن وسیع ہے - زار نکولس کی یادگار عمارت ہے مین نیویارک امریکہ جانا چاہتا ہون اور کل کے جہاز مین جانیکا ارادہ تھا معلوم نہین کہ پھر کیا گذرتی - روپیہ بھی فعلاً کافی باقی نہین ہے - اور باقی زر ہنڈی صرف اسلامبول سے مل سکتا ہے - واضح ہو کہ قسطنطنیہ کو جملہ مسلمان

اور اوس نے درخواست کی کہ عمامہ سر پر نہ رکھیں۔

اوڈیسہ لوقت شب — آج دن کو جہازون کے ادارہ مرکزی کی تلاش مین یہان کے بڑے بازارون اور سڑکون پر گئے اور رات کو برقی روشنی کی حالت بھی دیکھی۔ واقعی یہان کے بازار بزرگی وخوبصورتی اور صفائی مین کلکتہ اور بمبئی سے کم نہین بلکہ ہوٹلون کی خوبی اور دوکانون کے اسباب چینی مین بہتر ہین۔ البتہ اوڈیسہ کی آبادی ۴ لاکھ سے زیادہ میرے اندازہ مین نہ ہوگی اور سڑکون پر مثل دلی کے ہجوم بھی نہین۔

ایک ہوٹل نہایت ہی اعلیٰ درجے کا بہترین مقام مین ہم کو ملا جسکے روسی مینجر نے ہمارے ساتھیون کو کمرہ دکھایا اور کہا کہ دو کمرے آپ لوگون کو دیتا ہون اور ہر شخص سے ۸ ر روزانہ لون گا۔ واقعی ایسا ارزان ہوٹل نہین دیکھا گیا مگر ڈیڑھ روز کے لیئے انتقال مکان مشکل تھا۔ اور اس عالیشان مکان مین جانے سے محروم رہے۔

آج کا تمام دن جھگڑے مین گذرا اور جگہ جگہ اسباب لیجانا۔ چڑھانا۔ اوتارنا۔ حمالون اور گاڑی والون سے معاملہ کرنا۔ دزدکمپنی کو اپنی بے وقوفی کا انعام دینا۔ ایک نالائق یہودی رعایائے عثمانی سے عربی مین مباحثہ کرنا۔ غرض اسی مین شام ہوگئی۔

[اوڈیسہ۔ ۷ رشوال ۱۳۲۹ھ = ۲۹ ر ستمبر ۱۹۱۱ع]

علاء الدولہ اور مظالم اور خلل پسندی — آج تمام دن ہوٹل مین رہا۔ ہمارے ساتھیون مین مرزا حاجی ایک معقول جوان ہے جو علاء الدولہ کے مصاحبون مین رہچکا ہے جو قصے اوس نے بیان کئے اوس سے اس مشہور سابق گورنر اور وزیر کی انتظامی قوت اور سخت مظالم آشکار ہوئے۔ ان قصون سے چشم دید ہین اوس سے مین یہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ شخصی حکومت کے زمانے مین ایران مین بیحد مظالم ہوتے تھے۔ کوئی قانون وقاعدہ نہ تھا۔ اور زمانہ مظفر الدین شاہ سے ابتدا تک قتل وڈاکہ جاری ہے۔ نیز اس وقت ظلم وزیادتی یقیناً ایران مین کم ہے۔ مگر احرارِ حکومت مین ایسے لوگ بہت کم ہین جنہون نے شخصی غرض کو چھوڑکر مشروطہ قائم کیا ہو۔ طبیعتون مین وہی زرپرستی اور حب جاہ باقی ہے۔ مین جو اس وقت روزنامچہ لکھ رہا ہون۔ سید محمد طباطبائی کے بھانجے یعنی سید محمد رضا طباطبائی

سب کے پاسپورٹ واپس دیدئے پھر سب سامان خود اوٹھا کر باہر کے پھاٹک اور سڑک کے پاس لائے۔ اور حاجی عبداللہ خان ایرانی جوان نے بطور انعام کے دو منات لئے اور باقی لوگون نے فرضی نام سے کرایہ ایک شب کا نصف منات ہم میں سے ہر ایک سے لیا اور جہاز پر روانہ کر دیا اور ہم نے اون کے پنجے سے نجات کو غنیمت سمجھا۔

ایک ارمنی کی چالاکی آخر ہم جہاز پر گئے۔ وہان کہا گیا کہ جگہہ نہین ہے۔ ایک ارمنی بدمعاش حمال یہہ کہکر ساتھ ہوا کہ یہہ دھوکے باز ہین۔ افسر جہازات کا کارخانہ ڈیڑھ میل ہے وہان چلو ٹکٹ ملجائیگا۔ چنانچہ وہان لیگیا افسر نے بھی انکار کیا چونکہ ہمارے آنیکے دو ڈھائی گھنٹے کے بعد تک لوگ ٹکٹ خریدتے رہے اور ان مین سائبیریا اور ٹوبالسک تک کے حاجی تھے جنکے چہرے مغلی اور حبشی وضع کے ہین اور سر پر کلاہ ترکی ہے۔ چونکہ ہم کو ٹکٹ نہین ملا اسلئے مین سمجھتا ہون کہ بعض بدمعاشون کے پنجے مین ہم پھنس گئے تھے اونھون نے ٹیلیفون سے کہدیا تھا کہ ہم کو ٹکٹ نہ ملے۔ کیونکہ ہم ان کے شکار نہین بنے اور ہمکو رہا کرنے مین یہہ مصلحت تھی کہ دوسرے بخاری عزیز بھی آگئے تھے وہ بھی ہماری برہمی دیکھکر بدگمان و مخالف نہ بن جاوین۔ یہہ بخاری لوگ لقمہ چرب تھے اور ہم لقمہ سخت۔ پھر یہہ ارمنی حمال بھی دزدی مین شریک تھا ہم کو ایک ہوٹل مین ڈال گیا اور دلالی کے لالچ مین اون کو کہہ گیا کہ ہم سے چند کرایہ لیوے۔ کیونکہ وقت تنگ ہوگیا تھا اور شام کو کہین آرام کرنا ضرور تھا۔

ہوٹل یا فحش خانہ جہاز سے لوٹتے وقت ارمنی نے ایک ہوٹل کا پتہ بتایا جس کا نام ہوٹل یورپ ہے۔ جسکا مالک رعایائے عثمانیہ حاجی اسمٰعیل بتایا گیا۔ مگر یہہ شخص ما بعد ایک یہودی نکلا جسنے ایک کمرے کا کرایہ اول مبلغ ۔ کے قریب بتایا اور جب ہم تھکے ماندے تمام اسباب سمندر پر سے لاکر مغرب کے قریب پہونچے تو مبلغ ؎ ر کرایہ مانگا۔ ہمنے انکار کیا مگر نہ وقت جانیکا تھا اور نہ سا تھیون کا بھاری اسباب اجازت دیتا تھا کہ باہر جاوین۔ یہین رہ گئے۔ مابعد فوراً معلوم ہوا کہ یہہ ہوٹل برائے نام ہے در اصل خفیہ فحش خانہ ہے اور اکثر کمرون مین روسی اور یہودی عورتین بریم خادمہ موجود ہین۔ شاید بعض بدچلن مسلمان زیادہ تر اسی وجہ سے یہان ٹھہرتے ہین۔ یہہ شخص ہم مین سے بعض لوگون کے عمامے دیکھکر نہ چاہتا تھا کہ ہم یہان قیام کرین کہ اوس کی مکان کی شہرت اور بدنامی دوسرون تک نہ پہونچے

مگر بالعد ہمارے ساتھیون نے اُن ایرانی وار دبیلی و عثمانی مومنین کی خوشامد کی اور دو دو منات دئیے۔ ان دونون کو رشوت دینے کا لالچ دیا تب ایک ڈیڑھ گھنٹے کی محنت کے بعد مجکو ٹکٹ ملا۔ اصل مین یہ ٹکٹ حسب قاعدہ ملنا ہی چاہئے تھا خود ان لوگون نے سازش کی تھی کہ ٹکٹ فروش انکار کردے۔ اور لوگ برابر خرید رہے تھے۔

دو مسلمانون کی خیانت اور ایک روسی کی شرافت

مگر ابھی زحمات ختم نہین ہوئین۔ ہوٹل واپس آتے ہی تقاضا ہوا کہ جہاز پر چلو۔ سازشی حمال بھیجے گئے کہ جلد آؤ۔ سامان کی مزدوری جو مقرر کی گئی بعد سامان لا کے ڈیوڑھی لی گئی۔ یہان اسباب جہاز کے برابر ڈلوا دیا گیا۔ اب حاجی اسمعیل[1] مالک ہوٹل جو یہودی کا شریک ہے اور نائب علی اردبیلی جو بظاہر عمدہ لباس پہنے اور سوائے ٹوپی کے بالکل یورو پین ہے (اور اس ناپاک تمدن لیوانٹ کا نمونہ ہے) انھون نے دوسری سازش کی کہ پاسپورٹ پر جب تک دستخط نہ ہون قابل قبول نہین۔ ایک ایک روپیہ دستخط کرانے کے لیئے لازم ہے۔ اتفاق سے ہم مین کسی کے پاس اسقدر رقم نہ تھی۔ حاجی ابوالحسن طہرانی جو بہت معقول مرد ہین اور نہایت ہمدرد ثابت ہوئے وہ گئے اور سب پاسپورٹون پر مفت دستخط کرا لائے مگر میرے پاسپورٹ کو دفتر سے واپس کر دیا کہ یہ بے قاعدہ ہے۔ جہاز پر جو پولیس والا کھڑا تھا اوسنے بھی واپس کر دیا کہ یہ بیکار ہے۔ واپسی کی وجہ سمجھ مین نہین آئی کہ وہ روسی مین بیان کرتے تھے۔ اب مین جہاز کے کنارے بے بس و بیکس رہ گیا۔ پیسہ تک پاس نہ تھا۔ صرف ایران کے کچھ سونے چاندی کے سکے بطور نمونے کے باقی تھے۔ زبان سمجھ مین نہ آتی تھی۔ ہوا تند تھی۔ اسباب واپس لیجانے کا بھی کرایہ نہ تھا۔ آخر معلوم ہوا کہ باکو کے ہوٹل والے نے عمداً کا جدید ٹکٹ نہین لگوایا تھا وہان مُہر کرانی ضرور تھی۔ مین نے نائب علی سے کہا کہ تم مسلمان ہو مدد کرو۔ سفارش کرو۔ اس پاسپورٹ کو باقاعدہ کرا دو۔ اصلاح کی بابت ایک منات دینے پر ہمارے ساتھی ابوالحسن تیار تھے۔ اور اس خبیث نے (باوجودیکہ ہم سے روپیہ لے چکا تھا) اور نیز اسمعیل نے امداد کرنے یا زبان روسی مین دفتر والون کو سمجھانے سے انکار کیا اور دس منات (عہ) اس درستی کرانے کا خرچ طلب کیا۔ جو موجود نہ تھا۔ آخر حاجی ابوالحسن اور مین دفتر مین گئے اور مین نے کہا کہ پریشان ہون اور نقد روپیہ پاس نہین کیا کرون۔ دفتر کے لوگون نے ہماری چہرے سے پریشانی

---

[1] مابعد یہہ شخص یہودی نکلا۔ (منہ)

جو میرے رفیق سفر ہیں اوھون نے کہا کہ علاء الدولہ کے حالات لکھ رہی ہو لیکن یہ بھی لکھنا چاہیے کہ وہ نہایت پابند شریعت قرآن خوان ہے شراب وغیرہ خباثت سے پرہیز کرتا ہے مگر اوس کی حکومت میں بجاے عدل کے جباری زیادہ تھی ایران کی عوام خلائق میں باوجود تمام عیبوں کے جسقدر قصے سُنے جاتے ہیں بھولا پن بھی بہت ہے - مجرم بلا وجہ جرم کرتا ہے اور پھر خود قبول کر لیتا ہے - ایک بیگنہ کو سخت سزا دی جاتی ہے تو ہزار گنہگار ڈر جاتے ہیں - بموجب قانون یا جیسا محاورۂ حالیہ میں کہتے ہیں "بہ حرف حسابی" - لوگ کام نہین کرتے -

آج آقا مرزا محمد تقی پسر شریعتمدار سبزواری سے جو ہمارے تیسرے ساتھی ہیں سخت مباحثہ طالب علمانہ وضع کا بہائیون کے متعلق واقع ہوا - ہمارے ساتھیون میں سے دو آدمی گویا میرے ہمخیال تھے وہ غیر ملا تھے یعنی آقا ابوالحسن تن فروش و حاجی آغا - اور کہتے تھے کہ بہائیون کے آزاد ظاہر ہونے سے لوگ اس میں شریک ہونیکی جرأت نہ کر سکینگے - لیکن مرزا محمد تقی سخت جھگڑا کرتے تھے کہ بہائیون کے آزاد ہونے سے شوکت اسلام جاتی رہیگی - مین نے جواب دیا کہ اندر اندر جب کام ختم ہو جائیگا تو شوکت کہان رہیگی ؟ - مگر عموماً جنس طالب علم اور خصوصاً جنس مُلا کو مباحثہ مین مغلوب کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا پتھر مین جونک لگانا - مجھ سے مرزا محمد تقی نے دریافت کیا کہ آپ کو ایران کے وزراء وغیرہ نے روپیہ خرچ ضرور دیا ہوگا - اوھون نے مجکو اپنے یہان کے مُلاؤن پر قیاس کیا کہ وہ یقیناً بغیر روپیہ کے قومی کام نہین کرتے مگر خدا کا شکر ہے کہ اون کا خیال میری نسبت درست نہین -

اتفاقاً آج میرے اور جملہ ساتھیون کے پاس کل خرچ اسقدر ہے کہ کل قسطنطنیہ (اسلامبول) تک کا ٹکٹ اگر معمولی نرخ کا لیا جاوے تو ہم وہان پہونچ سکین ورنہ خدا حافظ ہے - لطف یہ ہے کہ سب کے پاس جو ہنڈیان یا نوٹ فعات ہین وہ قسطنطنیہ کی ہین -

{ ۸ ؍ شوال ۱۳۲۹ھ = ۳۰ ؍ ستمبر ۱۹۱۱ء }

اوڈیسہ کے باقی حالات جہان تک مین نے سمجھا ہے ہوٹل والے ٹکٹ فروش اور مہتمم فطین جہاز سب جوڑ ہین اور آپس مین شریک ہین - یہان سے اسلامبول صرف ۲۷ گھنٹے کا راستہ ہے - میرا پاسپورٹ دیکھکر کہا گیا کہ ہوٹل والون اور مہتمم فطین جہاز کو اطلاع دی گئی ہے کہ رعایاے عثمانی اور روسی کے علاوہ کسیکو کم درجے کا ٹکٹ نہین دیتے -

اپنا شہنشاہ قبول کرتا تھا- ایک ماتہ تھا کہ خان کریمیا زار روس کے مورثون سے کبھی کبھی خراج وصول کیا کرتا تھا

بالیں دولت ماسکو نے سب روس اور تاتاری خان کریمیا کو مغلوب کر لیا- تلک الایام ندا ولہا بین الناس

یہ زمانہ ہے جسکو ہم آدمیون مین چکر دیتے ہین- بقول میر تقی مرحوم ؎

میت کے اوسکے بگاڑ پر مت جا ؛ اتفاقات ہین زمانے کے

بندر وارنا | جہاز گیارہ بجے کے قریب بندر وارنا مین پہونچا اور اب تین ساعت سے کھڑا ہے- بندرگاہ قریب ہے

اکثر عمارتون پر چونے کی سپیدی ہے اور دو منزلہ سہ منزلہ بنگلے بمبئی کے کرایہ کی عمارتون کے طرز پر بنے ہوئے ہین-

تجارت بھی کافی اور خاصی معلوم ہوتی ہے- ہم کو کنارے پر جانے نہین دیا- یہ بلگیریا کا بندر ہے- قلیون اور دوسرے

بیسیون آدمیون کے سرون پر ترکی ٹوپیان ہین- ان مین نصف سے زیادہ یہود معلوم ہوتے ہین اور نصف سے کم

بلگیری مسلمان اور ترک مسلمان- یہود کی پہچان یہ ہے کہ کمر مین ایک کپڑا بندھا ہوتا ہے اور اکثرون کے ہاتھ مین

ایک تسبیح جس مین ۴۰-۵۰ دانے سپید اور موٹے موٹے ہوتے ہین- بلگیریا کے آدمیون مین ابھی وہ رعونت نہین

آئی جو ایک آزاد یا مطلق العنان قوم مین ہوتی ہے اور جسم کے اعتبار سے بھی شاندار نہین ہین اس لئے اون کی ہمت

کہ وہ روس کی اعانت سے ۱۸۷۸ء مین آزاد ہو گئے اور بھی قابل تعجب ہے- بندرگاہ بلگیریا کا فاصلہ روس کے

بڑے بندرگاہ اوڈیسہ سے گویا ۱۲-۱۶ ساعت کا ہے- یہان روس آسانی سے اپنی فوج اوتار سکتا ہے لیکن اب

کہ عثمانی بحری طاقت بھی ترقی کرتی جاتی ہے دولت عثمانی بھی ہر وقت وارنا پر زمانہ جنگ مین قبضہ کر سکتی ہے-

[۱۰ / شوال ۱۳۲۹ھ = ۲ / اکتوبر ۱۹۱۲ء]

مقابل بندر بورغاز | ہمارا جہاز ایسا منحوس واقع ہوا ہے کہ ہر بندرگاہ پر ۱۲ گھنٹے قیام کرتا ہے- کل نصف شب تک

بندر وارنا ہی پر ٹھیرا رہا- آج صبح بورغاز پر پہونچے اور ابھی تک اسباب اوتارنا بھی شروع نہین کیا- حالانکہ ۴ گھنٹے

گزر گئے ہین- شام کو روانہ ہوا تو غالباً کل صبح ہم قسطنطنیہ مین پیادہ ہو سکین گے- اس سفر مین گویا ۳ دن زاید

ضائع ہوئے-

سمجھی اور ہم کو وقت سے باہر ٹھیرایا اور پاسپورٹ پڑھکر ایک رجسٹر مین دیر تک کچھ لکھا اور پھر کوئی (۱۰) منٹ مین مسافر ہمارے حوالے کیا - اس انتظار مین ہم سوائے اسکے اور کچھ نہ کرسکے کہ خدا سے دعا کرین کہ اس روسی کے دل مین رحم ڈالے کہ مسلمانون کی طرح ہم کو ایذا نہ دے - آخر دعا قبول ہوئی اور ہم جہاز مین سوار ہوئے جس کا نام اخترو الکزنڈر ہے - جہاز مین سوار ہوتے ہی سوئین درد شروع ہوا - ایک گھنٹے بعد کھانا کھایا مگر وہ سب استفراغ مین نکل گیا -

[جہاز الکزینڈر و - بحر اسود - قریب وارنا - ۹ رشوال ۱۳۲۹ھ = یکم اکتوبر ۱۹۱۱ء]

جہاز مین بوجہ تلاطم سمندر تمام شب گزشتہ اور کل سہ پہر تک ازحد تکلیف رہی - سر مین چکر - بدن مین درد - اور طبیعت زندگی سے بیزار - اب ۱۲ گھنٹے کے بعد بستر سے اوٹھا ہون اور کل سہ پہر کا روزنامہ لکھا - دوسرے لوگ مجھ سے بھی زیادہ پریشان تھے - ہمارے ساتھ اوپر کے حصے مین بہت سے بلگیری ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک دو دو بندوقین ہین - یہ لوگ کم رو اور غلیظ ہین - صرف قومی اتفاق اور پشت گرمی دول یوروپ کی وجہ سے ۳۵ سال قبل بلگیریا آزاد ہو گیا ہے اور اب دو لاکھ فوج جرار رکھتا ہے اور اس مختصر ریاست کی قوت بالفعل ایران بلکہ علاوہ چین و جاپان و ٹرکی - افریقہ و ایشیا و جنوبی امریکہ کی ہر دیسی حکومت سے زیادہ ہے -

کریمیا اور اسلامی حکومت ایک نوجوان جو کریمیا کا ترک ہے جہاز مین میرے پاس آیا اور پوچھا کہ تمھارا مذہب کیا ہے آیا سنّی ہے ؟ - مین نے کہا ہان - پھر مین نے کہا "اتحاد اسلام" - وہ بہت خوش ہوا اور ترکی مین اوسنے کچھ کہا جس سے مین سمجھا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مسلمان ایک ہو جاوین تو کوئی اون کا مقابلہ نہین کرسکتا - اوس نے دریافت کیا کہ تم ہندوستان مین علوم حاصل کرتے ہو ؟ - انگریز ممانعت تو نہین کرتے ؟ - مین نے کہا ممانعت کیا امداد کرتے ہین - اس سے پتہ چلا کہ روس علوم کی تعلیم مین مارج ہوتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ملک کریمیا کے تاتاریون نے بھی ٹرکی لباس اختیار کرلیا ہے - یہ ملک جو جزیرہ نما ہے روس فرنگستان کے جنوب مین بحر اسود کے شمالی کنارے پر ایک جزیرہ نما ہے - اب سے تین سو سال قبل خان کریمیا کی عملداری مین تھا - اب بھی بہت سے تاتاری اوڈیسہ مین نظر آتے ہین - مگر اکثرون نے روسی لباس اختیار کرلیا ہے - خان کریمیا ایک حد تک سلاطین عثمانیہ کو

شہر قسطنطنیہ

۱۱-شوال ۱۳۲۹ھ = ۳ر اکتوبر ۱۹۱۲ء

الحمدللہ کہ مین آج قسطنطنیہ پہونچا- ۳ گھنٹے تک سامنے عالیشان کوٹھیان اور قصر جن کی وضع بمبئی کے ملابارہل اور کمبالاہل کے مکانون کی سی تھی- اسلامبول کی ۶-۷ پہاڑیون کی تلہٹی مین اور بلندی پر نظر آتے تھے اور بعض مساجد نہایت خوبصورت تھین- قسطنطنیہ کا بندرگاہ واقعی بینظیر ہے- یہ ہر طرف سے سواے ایک راستے کے محفوظ ہے- بعض مکانات اور قصر اسقدر بڑے تھے کہ مین نے دوسری جگہ نہین دیکھے- غالباً یہ سب سے بڑا مکان دولمہ باغچہ (سلطانی محل) سمندر کے کنارے ہے- ۹ بجے دن کے ایک ترک ملاح مجکو کشتی مین بٹھاکر کسٹم مین لایا جہان ایک ایرانی نے (خدا کرے دلال نہ ہو) اخلاق سے اسباب کا معائنہ کرایا- اوسنے مہربانی کرکے حمالی مین بھی ایک مجیدی ادا کردی کیونکہ میرے پاس کچھ نقد نہ تھا- اور مین نے ایک طلائی تومان اون کے پاس امانت رکھوادیا- نام اور ولدیت وعمر وغیرہ لکھکر محرر دفتر نے پاسپورٹ واپس دیا- وہان سے ہوٹل مسرت مین جس کا پتہ شیخ حسن کُرونے (جو منجانب دولت عثمانی کربلا مین واعظ ہین) بتایا تھا آیا- پانچوین منزل پر ایک کمرہ جس مین کوئی اور صاحب بھی شریک ہین میسر آیا- مگر ہوٹل عالیشان اور صاف ہے اور جگہہ جگہہ گھنٹیان لگی ہوئی ہین اور ٹیلیفون بھی ہین- بباعث نہ جاننے زبان کے کچھ زیادہ فائدہ اس انتظام سے نہین ہوا-

ایران کا مرکز یہان ایک کاروانسرائے اور محلہ ہے جو "خان والدہ سلطان" کے نام سے مشہور ہے- مین عمداً وہان نہین گیا تاکہ ترکون کی حالت اور معاشرت کو سمجھ سکون-

ہر ہوٹل سے ملا ہوا ایک قہوہ خانہ ہوتا ہے جس مین لوگ بیٹھکر اخبار پڑھتے ہین- رسالہ کا ایک افسر عربی لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا- معلوم ہوا کہ وہ عربی جانتا ہے- اوس سے باتین ہوئین- اوسنے چاء کی دعوت کی اور طامس کوک اینڈ کمپنی کا پتہ لگانے کے لئے اور مختلف دفاتر مین میرے ساتھ جانے مین ازحد اخلاق وشرافت کا

بندر بور غاز تمام بندرگاہوں کی دولت بہ سبب دلالی وتجارت وغیرہ تمام شہروں سے زیادہ ہوتی ہے جتنی کہ یورپین تجارت کے اثر سے ایرانی بنادر بھی بارونق ہیں۔ اسی طرح بندر بور غاز بھی شاندار بنگلے اور عمارتیں رکھتا ہے۔ یہ بستی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر جو بیضوی دائرے کے طور پر واقع ہے۔ عمارتیں اور سہ منزلہ بنگلے جدا جدا واقع ہیں مسلسل مکانات اگر ہیں تو جہاز سے نظر نہیں آتے۔ ہم لوگ ڈیڑھ دن کا کھانا لیکر چلے تھے۔ جہاز نے ۳ دن لے لئے ساتھی سخت پاکباز اور پابند طہارات ونجاسات ہیں جو پابندی بعض اوقات مراق کے درجے تک پہونچ جاتی ہے۔ مثلاً جو شخص ایسے آدمی کے پاس بیٹھے اور کھائے پیئے جو پابند اون کے قواعد کا نہ ہو وہ بھی ناپاک ہے۔ پر تعجب ہے کہ اسی سلسلے کو طول دیکر وہ اپنے کو کیسے پاک سمجھتے ہیں۔ مگر بعض مواقع پر اہل کتاب کے نان پاؤ وغیرہ خریدنے کو جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ بالعموم منھ کو پانی کے ترشحوں سے پاک کرلیں۔ بہرحال عموماً نان پاؤ اور سرکا اور چار پر گذر ہے۔ اس پُرلطف سفر کی تکلیف یاد رکھنے کے قابل ہے۔

کریمیا کے ترک کا اخلاق اور اوس کی محبت آج نوجوان ترک کریمیا نے آرزو خواہش کی کہ میں تمھاری کتاب میں کچھ عبارت لکھنا چاہتا ہوں میں نے کہا بخوشی۔ مگر آپ کی عبارت کون سمجھیگا۔ اگر عربی میں لکھئے تو بہتر ہے۔ اُنھوں نے کہا میں عربی نہیں جانتا۔ خیر میری نوٹ بک میں ایک ترکی عبارت لکھی ہے جس کا خلاصہ جسقدر میں سمجھا ہوں یہ ہے کہ "روس سے اسلامبول جاتے وقت میری ملاقات خواجہ غلام الثقلین آفندی سے ہوئی جن کی معلومات بہت وسیع ہے اور وہ ہندوستان سے آتے ہیں لیکن مجکو سخت افسوس ہے کہ اون کی زبان نہیں سمجھ سکتا اور اون سے باتیں نہیں کرسکتا"۔

کریمیا کے مسلمان ان کا نام احمد خلاصی ہے اور ان سے معلوم ہوا کہ کریمیا کی کل آبادی منجملہ بتیس لاکھ آدمیوں کے ایک لاکھ کے قریب تاتاری مسلمان ہیں اور اپنے مذہب میں پختہ ہیں۔ لیکن بعض آدمی روسی عورتوں کے عشق کی وجہ سے کبھی کبھی مسیحی ہوجاتے ہیں۔ جنگ کریمیا کے بعد ۵ لاکھ سے زیادہ مسلمان بلاد عثمانیہ کو چلے گئے۔ لباس تاتاریوں کا جدا گانہ ہے لیکن جو مدارس میں تعلیم پاتے ہیں اون کو اوسی لباس پہننا پڑتا ہے۔

مین جانتا ہون یعنی انگریزی - فارسی - ہندی - عربی اون سے بالکل نابلد ہے - مگر نہایت خلیق ہے - لباس قسطنطنیہ کے تُرکون کا مثل ایرانیون کے عمدہ ہے بلکہ اسلامبول مین تو ترکون کی ہر شے ایرانیون سے صاف و ستھری نظر آتی ہے - لیکن بہت سے لوگ جو ترک معلوم ہوتے ہین پنج میل عثمانی یا غیر مسلم ہین -

شہر اسلامبول شہر اسلامبول جسقدر مین نے آج دیکھا رونق مین اوڈیسہ کلکتہ - بمبئی سے کم نہین - تمام راستے آدمیون سے پُر رہتے ہین - دوکانین شاندار ہین اور سڑک پتھر کی ہے جسپر گاڑیان نہایت تکلف چلتی ہین یوروپین حصے مین خاصکر سامان اور عمارات اون تمام شہرون سے زیادہ شاندار ہین جو میری نظرون سے گذرین - یوروپین تاجرون اور بنکون کے کارخانے اور سفرا سلاطین کی کوٹھیان ہین - اور اسلامبول کے درمیان ٹنل ہے جسکے اندر دو منٹ مین ریل چلتی ہے - یہ ٹنل سمندر کے نیچے بنائی گئی ہے - ٹنل سے پہلے پل آتا ہے وہ بھی سمندر پر بنا ہوا ہے - اس کو غلاطہ کا پل کہتے ہین -

مجکو آج روپیہ کی سخت ضرورت تھی - اتفاق سے یوزباشی حاجی علی (جو مدینہ منورہ بھی رہ چکے ہین اور آج دعوت کے وقت کہتے تھے کہ اہل ہند فلفل احمر کے بہت شائق ہین - یعنی ہمارا مرچ کا شوق دنیا کو معلوم ہے) حسب وعدہ ۳ بجے سہپہر کو نہ پہونچ سکے - چار بجے کے وقت کوک کمپنی کے بند ہو جانیکا اندیشہ تھا اور خرچ کے لئے پیسہ باقی نہ تھا - اس سفر مین جیسے اور اتفاقات حسنہ توفیق الٰہی سے پیش آتے ہین ایک یہ ہوا کہ جب مین یوزباشی موصوف کے انتظار مین ہوٹل کے قہوہ خانے مین بیٹھا ہوا تھا جہان بڑا مجمع رہتا ہے اور جو مثل ایک عالیشان ڈرائنگ روم کے ہوتا ہے جس مین خاصی ارزان قیمت پر چار قہوہ شربت سگار وغیرہ مل جاتا ہے - مین بھی آج کئی دفعہ جی گھبرایا تو وہان چلا گیا - ایک ترک لڑکے نے دوسرے نوجوان سے کہا ان سے انگریزی مین بات کرو انگریزی دان ترک کے ملنے سے بڑی مدد ملی - وہ بیچارہ مجکو طامس کوک کے دفتر مین جو قسطنطنیہ کے دوسری طرف ہے لیگیا پل کا کرایہ جاتے وقت تو بہ مجبوری اوسنے خود دیا اور اوسکے بعد مین میرے پاس جو ایرانی سکہ تھا اوس کے لینے سے انکار کیا - مگر آتے وقت بھی سخت اصرار سے خود کرایہ دیا اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہین - اس نوجوان نے مسلمانان

برتاؤ کیا۔ بلکہ سخت اصرار سے ایک ہوٹل مین مجکو اپنے خرچ سے کھانا کھلایا۔ ان کا نام حاجی علی ہے اور یہہ یوزباشی کے عہدے پر سرفراز ہین اُنھون نے بہت سے عربی اخبارات بھی مجکو دیے جن سے دُنیا کی کچھ حالت معلوم ہوئی اور یہہ بھی پتہ چلا کہ ۴ - ۵ دن سے درمیان ترکون و اور اٹلی کے طرابلس الغرب (ٹری پولی) کے معاملے مین حالت جنگ ہے۔ مگر جیسا مین نے ظاہر کیا اور ترکون نے قبول کیا۔ ٹرکی کے پاس استعداد بحری اسقدر کم ہے کہ اٹلی سے ایک روز بھی جنگ نہین کر سکتے۔ اور یہہ جنگ چونکہ متعلق بہ ٹری پولی ہے اسلئے بحری جنگ ہے۔ حاجی علی یوزباشی پریشان تھے کہ جنگ کیسے ہوگی۔

ترکون کی معاشرت اور اخلاقی حالت

یہان کوئی فارسی نہین سمجھتا۔ عربی مین جس طرح ہو سکا مین نے گفتگو کی۔ حاجی علی اور ایک بحری فوج کے اتالیق سے سوال کیے جن کا جواب ملا "ملت یعنی قوم مین اسلامی حرارت ہے۔ لیکن جو لوگ برسر حکومت ہین عموماً طبعی مشرب ہین اور آزاد خیال ہین۔ شراب بہت عام ہے"۔ مین نے سپاہیون کی بابت پوچھا کہا گیا کہ وہ بھی اکثر پیتے ہین۔ ایک واعظ جو عربی خوب جانتے ہین اونھون نے میرے سوالات جو اخلاقی کے بابت تھے سُنکر جواب دیا کہ ترکون مین تین قسمین ہین (۱) الاعلے۔ وہم فی الجہنم۔ وہ جہنم مین ہین (۲) الادنے وہم فی الجہنم۔ وحشیون ادنے جہنم مین وحشی ہین۔ (الاوسط) اون کی حالت خاصی ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ اعلی لوگ شراب۔ زنا۔ اعمال خلاف وضع فطری وعیاشی مین مبتلا ہین۔ مین نے کہا کہ مسلمان دو فشار مین مبتلا ہین۔ ایک فقہا جو حالت زمانہ سے بیخبر ہین۔ دوسرے مقلدین یوروپ جن مین اسلامی حرارت نہین۔ میرا مقصد ہے کہ ایک متوسط گروہ پیدا ہو جو علوم یوروپ سے واقف ہو اور اسلامی عصبیت یعنی رگ غیرت رکھتا ہو۔ اونھون نے کہا خدا ایسا کرے اور تم کو توفیق دے۔ خود شیخ الاسلام سابق (جو چند روز قبل تک تھے) کی نسبت عجیب خبر مجکو سُنائی گئی کہ وہ بھی آزاد مشرب ہین اور شراب پیتے ہین مگر اُمید کرتا ہون کہ اس خبر مین مُبالغہ ہوگا۔

ما مریدان روبہ سوے کعبہ چون آریم چون ؎ روبسوے خانہ خمار دارد پیر ما

میرے ساتھ کمرے مین ایک نوجوان ترک ہے اوس کی طرز معاشرت بجز ٹوپی کے بالکل یوروپین ہے۔ اور جوز پانین

تصویر سلاطین عثمانی اور اخبارات کی کثرت

آج ایک ترکی کتب خانہ سے ایک البم جس میں نہایت عمدہ تصویریں کل سلاطین عثمانی یعنی عثمان خان سے لیکر محمد رشاد خان تک کی ہیں خریدا۔ اخبار یہاں بھی بکثرت لڑکے لئے پھرتے ہیں اور انکی اشاعت بہ نسبت طہران کے زیادہ ہے۔ یورپین حصے میں مذہبی پابندی نماز وغیرہ کی کم دیکھنے میں آئی طہران کا سا نقشہ ہے بلکہ طہران سے بھی کم مذہب پر عمل ہے۔

قسطنطنیہ و طہران کے کتب خانے

میں جس حصے میں باب عالی کے قریب ٹھیرا ہوں نہایت کثرت سے کتب خانے یعنی کتب فروشوں کی دوکانیں ہیں اور بہت آراستہ شیشے کی الماریاں ہیں جن میں کتابیں لگائی گئی ہیں۔ عموماً تاریخ۔ پالیٹکل اکانمی۔ فن جنگ۔ فن طب۔ ناول و افسانے۔ لغات۔ تراجم از لسان فرانسہ۔ جغرافیہ اقتصادی قانون مال۔ تاریخ مالیہ عثمانیہ۔ تین قسم کی کتابوں پر میری نظر پڑی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اپنے لٹریچر کو بہت ترقی دی ہے۔ اور وہ کتابوں کو مثل یورپ کے خوشنما کرکے چھاپتے ہیں۔ ایک ہمارا مفلس ملک ہے کہ عموماً کتابیں بدنما چھپتی ہیں۔ اوپر کا کاغذ یہاں ہمیشہ دبیز ہوتا ہے۔ ایران میں بھی ایسا ہی ہے۔ اکثر جدید قسم کی کتابوں کی تقطیع یا تو عیبی ہوتی ہے یا ۱۸×۲۲ کے ورق کے آٹھویں حصے کی برابر اور دوسرے لفظوں میں عصر جدید سے کم یا جیسے کتاب سیرۃ النبی مولفہ مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب کی تقطیع۔ ایرانی کتابوں کا بھی ایسا ہی عمدہ دبیز کاغذ ہوتا ہے مگر مذہبی کتب سستے اور خراب کاغذ پر نظر آئیں۔ یہاں ہر جگہ ٹائپ کا چھاپہ ہے۔

حب وطن

جو نوجوان ترک ہوٹل کے کمرے میں ہمارا شریک ہے اوس کو میں نے ایک کتاب دکھائی جس میں مختلف زبانوں کے فقرے اور الفاظ وغیرہ بالمقابل ترکی زبان کے لکھے ہیں۔ اوس میں ایک لفظ اٹیشن (ملبند نظری) انگریزی میں تھا جو فرانسیسی میں المبیبون تلفظ رکھتا ہے۔ وہ مقابلہ کر رہا تھا کہ تیسرے کالم میں اطالیہ میں یہی لفظ المبترلون تلفظ رکھتا ہے۔ یکایک اسنے کتاب پر ایک گھونسا مارا مجکو تعجب ہوا۔ مگر اوس کے ہنسنے سے میں سمجھا کہ اطالیہ کی زیادتی اور جنگ کے باعث حب وطن کا جوش ظاہر کر رہا ہے میں نے بھی ایک گھونسا مارا۔ کیونکہ آپس میں باتیں کرنا ممکن نہ تھا اور کہا اطالیہ مردود!۔ ابھی تک جنگ کی خبریں عموماً کم آتی ہیں۔ البتہ یورپ کے اخباروں

ہندوستان اور ترکون کے تعلقات کی بابت دریافت کیا جس کا صحیح جواب ہین نے دیا۔ مسلمانون کی حالت بھی اوس کو سمجھائی۔ اس نوجوان (احمد فواد آفندی) نے نوجوان ترکون اور انجمن اتحاد و ترقی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ واقعی اسلامی طور پر کام کرتے ہین۔ اہل یوروپ ان کو عربون مین بدنام کرتے ہین کیونکہ یہہ لوگ یورپ سے خوف نہین کرتے مگر احکام اسلام پر جو اُن کا عمل کم ہے اوس کا جواب مُشکل سے مل سکتا ہے۔

جنگ ترکی و اٹلی پانچ چھہ دن سے جو طرابلس مین جنگ اٹلی و ٹرکی جاری ہے اوس کی مختصر کیفیت آج معلوم ہوئی۔ اوّل اٹلی نے اعتراض کیا کہ ترکی فوج طرابلس غرب مین زیادہ ہے اور حکام ہماری رعایا کے حقوق کا لحاظ نہین کرتے اس سے ہم لوگون کو اور ہمارے تجار کو نقصان پہونچتا ہے اور اون کو خوف ہے لہذا فوج اوٹھالی جاوے ٹرکی نے کہا کہ ہم خود امن کے ذمّہ دار ہین اور کسی غیر سلطنت نے بدامنی کی شکایت نہین کی۔ اٹلی نے جواب دیا کہ ۲۴ گھنٹے مین فوج کی واپسی کا حکم نہ ہوا تو پھر جنگ سمجھنی چاہیئے۔ مدت سے بحیرۂ روم کے جنوبی ملک ٹریپولی پر اٹلی کا دانت ہے اور اب ترکی فوج وہان بڑھتی جاتی ہے اور یمن مین فساد دب گیا۔ اٹلی کو خوف ہوا کہ کبھی موقع ملک کے قابض ہو جانے کا ہے فرانس و جرمن مراکو مین پھنسے ہوئے ہین اور شاید ان سے بھی در پردہ سازش کر لی گئی۔ غرض ۲۴ گھنٹے سے بھی قبل اٹلی کے بیڑے نے ترکون کی دو پرانی اور بوسیدہ "تارپیڈو کشتیان" جو بحر ایڈریاٹک مین تھین ڈبو دین ایک کشتی بمجبوری بندرگاہ مین آ گئی اور ٹریپولی پر اٹلی نے گولہ اندازی شروع کر دی جو ابتک جاری ہے۔ ترکون نے بھی کئی جہاز اٹلی کے ڈبو دیئے اور کچھہ گرفتار کر لیئے۔ یہہ ظاہر ہے کہ اٹلی کی بحری قوت ٹرکی سے سات گُنی زیادہ ہے مگر ٹرکی مصر کو افسر اور فوجین ٹریپولی مین بھیجنا چاہتے ہین اور کوئی وجہ نہین کہ خدیو جو سلطان کے ماتحت ہے یا انگریزی گورنمنٹ مانع ہو۔ پیغام یہان سے گیا ہے اور مصر کے مقیم افسرون کے جانیکی اجازت بھی آ گئی ہے ترک دینے والے نہین اور لڑنے کے لیئے تیار ہین۔ یوروپین اخبار عموماً اٹلی کی زیادتی پر معترض ہین۔ مگر یہہ ظاہری اور زبانی باتین ہین دل مین سب چاہتے ہین کہ ہماری بدنامی کے بغیر یہہ ملک بھی ایک یوروپین طاقت کے ہاتھ آ جائے تو بہتر ہے۔ ع دوست پھر دیکھین نہ منہہ میرا اگر جانین کہ مین
اُن سے کیا کہتا رہا اور آپ کیا کرتا رہا؟

حجۃ الاسلام آقا شیخ اسد اللہ جوان عمر ہین اور ان کی سیاسی معلومات بیحد ہین - اونھون نے ایران کے متعلق بیان کیا کہ وہان اسلامیت صحیح کبھی نہ تھی اور علماء دنیا کے حالات اور ایجادات واختراعات حالیہ وشوکت غیر مسلمین اور علوم جدیدہ سے بیخبر تھے اور اب بھی بیخبر ہین - لوگون مین ظلم کرنے اور ظلم سہنے کی عادت تھی - بادشاہ سے لیکر فراش تک کسی قانون کا کوئی محکوم نہ تھا - بجز اس کے کہ لوگون کو مارے - لوٹے - اپنا رعب جمائے اور جان ومال وآبرو پر قابض ہو نیز ایران کے بیرونی دشمن روس وغیرہ مہلت نہین دیتے کہ وہ فوجی اور مالی حالت درست کرے - اس وجہ سے جو خرابیان مین نے بیان کی وہ لازمی ہین اور ایکدن یا ایک سال یا چند سال مین اصلاح نہین ہوسکتی - مین نے کہا کہ علماء یا احرار یا کوئی گروہ متوجہ نہین کہ اس قوم کی اخلاقی حالت کی درستی کی طرف قدم اوٹھائے -

ایثار علی النفس کا پتہ نہین اور روس وغیرہ دشمنان بیرونی جو کچھ خرابی کرتے ہین توسط اہل ایران کرتے ہین - مجتہد موصوف نے کہا کہ "مثلاً جو شخص ساری عمر پلاؤ کھانے کا عادی ہو ایکبار اوس سے کہا جاوے کہ نان خشک کھاوے اور بچے بیوی ہر وقت اوس کو پریشان کرین کہ پلاؤ لاؤ تو وہ خشک کھانا کبھی منظور نہ کریگا" - لہذا موجودہ نسل سے ایسی امید نہین نئی نسل آئے تو ایران کی حالت درست ہونیکی امید ہو - ایران کی مالیات کا یہہ حال ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہین - بختیاری - قشقائی - شیخ محمرہ - رئیس کرد - جو جن کے پاس قوت ہے وہ آمدنی کا بڑا حصہ خود رکھ لیتے ہین کہ ہم فوج کو تنخواہ دیتے ہین - یہہ فوج خود اون کی ذاتی ہے اور حکومت کی مطیع نہین ہے اسی طرح طہران مین بموجب معاہدہ کاسک فوج جو ناصر الدین شاہ نے روسی افسرون کے ماتحت برقرار کی تھی وہ بھی اپنے آپ کو باوجود ایرانی ہونے کے روسی سمجھتے ہین - علمائے دین کا حال یہہ ہے کہ دنیائے اسلام یا دنیائے شیعہ کو ادارہ کرنے (منتظم کرنے) کی لیاقت تو کجا بڑے سے بڑے مجتہد کو اگر کہا جاوے کہ جو چیز خود اوس کے دائرہ عمل مین ہے یعنی فصل خصومات شرعیہ (دیوانی وفوجداری کے فیصلے) ایک چھوٹے سے گانون کے مقدمات لیطور قائم طے کرے کہ مابعد جھگڑا نہ رہے اور ایک گانون کے محکمہ عدالت کا کام قابل اطمینان کرے تو نہین کرسکتے - برسون اون کا فیصلہ غیر قطعی ہوگا اور جھگڑا باقی رہیگا - پھر آپ نے یہہ امید رکھنا کہ اہل شہر مثل طہران

کی رائین اور شایت مفصل حالات یہان کے اخبارات شایع کر رہے ہین مثلاً صباح (جو آرمینیون کا ارگن ہے) اقدام (جو اعتدالی ہے) اور تنظیمات وغیرہ ان سب مین مضامین چھپ رہے ہین - انگریزی - جرمن اور فرانسیسی مین لیوانٹ ہیرالڈ جو صرف دو ورقہ اور مختصر ہے ہفتہ مین دو دفعہ شایع ہوتا ہے - کل کوئی نئی خبر سُننے مین نہین آئی مشہور ہوا تھا کہ افریقہ مین زنگبار کے قریب جو علاقہ اٹلی کا ہے اوسپر ترک حملہ کرنیوالے ہین - اٹلی کے اخبار کہتے ہین کہ باربرداری کے جہاز ترک کہان سے لائین گے اور اگر لائے بھی تو ہمارے جنگی جہاز اون کو غرق کر دین گے - طرابلس کے لوگون مین بھی بڑا جوش ہے - اٹلی کی حرکت علانیہ ڈاکوؤن اور قزاقون کی مثل ہے یعنی کوئی پردہ اوس کی غاصبانہ کارروائی پر نہین مین تو ایسا ہونے سے خوش ہون تاکہ ہمارے غافل مسلمان بھائی سمجھین تو سہی - اور اپنی حالت درست کرین اور زمانے کی دستبرد سے بچین - بقول مولانا حالی (ع) دھندلے سے کچھ نشان ہین ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین -

ٹوپی درست کرنیکے کارخانے

مین بازار مین جا رہا تھا کہ ایک ترک دوکاندار نے آواز دی کہ آفندی ادھر آؤ ! - مین نے کہا کیا ہے ؟ - اوسنے کہا کہ اپنی ٹوپی درست کرا لو ! - مین نہ سمجھا اوسنے کہا کہ ایک مسی سکہ (۲۰ پارہ) لونگا تانبے کے بڑے بڑے قالب رکھے تھے جن کو اوّل دیکھکر مین تعجب کرتا تھا کہ یہہ کیسے برتن ہین - نیچے بطور مشین کے ایک صندوق تھا جن کے مختصر سوراخون مین بتیان جل رہی تھین - اوسنے اوپر قالب کے رکھکر ٹوپی کو گرم اور سخت کیا اور اوس کا پھندنا کتر کر الگ رکھدیا - یہہ پھندنا واقعی بُرے طور پر جہاز مین خود مین نے بیچ مین سی دیا تھا - پھر اوسنے اوس کو درست کیا - مین نے مطالبہ سے زیادہ اوس کو دیا جس سے وہ مشکور ہوا - ٹوپی بظاہر بالکل نئی ہو گئی ورنہ میرا ارادہ نئی ٹوپی خریدنیکا تھا - بڑے بڑے شہرون مین اگرچہ اخراجات زیادہ ہین مگر ایسی سہولیت اور کفایت بھی میسّر ہو سکتی ہے -

آقا شیخ اسد اللہ مجتہد اور ایران کی خرابی کے اسباب

مطلع الشمس کے دفتر مین بروز شنبہ آقا شیخ اسد اللہ ماسقانی سے جو معروف مجتہد اور اصول مین جناب اخوند کے نائب ہین ملاقات ہوئی - اون سے معلوم ہوا کہ نجف اشرف مین جو گفتگو منبر سے اور آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم طباطبائی کے درمیان ہوئی تھی اوس کو وہان چھاپ دیا گیا ہے -

بھی شامل ہین کوئی مسجد اندر سے اس مسجد کی مانند خوبصورت نہین اس کی تعمیر ین میرے نزدیک پندرہ بیس لاکھ روپیہ سے کم نہ لگے ہون گے۔ مگر مسجد مین نہ صحن ہی نہ حوض ہے بلکہ گنبدون کا سلسلہ ہے۔ گنبد وسطی کا ستون بطور اندازہ ۵ گز لمبا اور اسیقدر چوڑا ہے اور مسجد کا طول وعرض تقریباً مساوی ہے۔ کرسی سٹرک سے کوئی ۵ گز ہوگی۔ رنگین اور خوبصورت آئینے ہزارون کی تعداد مین بطور کھڑکیون کے چارون طرف لگے ہین۔ بانی مسجد سلطان احمد ہین۔ اس کو سلطان احمد یینی جامع کہتے ہین۔ ترکی مین ینی کے معنی نئی یا جدید کے ہین سلطان موصوف کی ایک اور مسجد اس سے قبل بنائی ہوئی ہے۔ جامع یہان مسجد کو کہتے ہین۔ گنبد وسطی مین اسماء ذیل لکھے ہین:۔ اللہ ۔ محمد رسول اللہ ۔ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین سب کے نام ہم اور حسنین کے نام پر رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ دروازے مین داخل ہونے کے بعد ایک عجیب عبارت دیوار پر کھدی ہوئی ہے یعنی "یا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ"۔ تمام دیوارون پر سبز و سپید چینی کا کام ہے۔ تیس چالیس آدمی زیادہ تر بیرونی تبتی و ترکستانی مسافر یا محتاج جگہہ جگہہ بیٹھے تھے۔ منبر اسقدر بلند ہے کہ شاید ۲۰ سیڑھیان چڑھنے کے بعد خطیب اوپر تک پہونچتا ہے۔ مگر بعید دیگر مساجد منبر اس سے ڈیوڑھے۔ دو گنے بلند اور خوبصورت پائے گئے۔ منبر پر سرخ مخمل کا فرش ہے اور مسجد مین بہت صاف فرش سینتل پاٹی کے سے بوریئے کا ہے۔ مسجد سے واقعی اسلامی شان نمایان ہے[1]۔

زینۂ مسجد پر باہر کتب فروش مذہبی کتابین بیچتے ہین جو معمولی کتب کے مقابل کم درجے کے کاغذ پر اوربد نما چھپی ہوئی ہین۔

حجامون کی کثرت مسجد سے باہر ایک نئی بات دیکھی جو مین نے ابتک کہین نہین دیکھی تھی یعنی دس بیس کرسیان پڑی تھین جن پر سپید تولیئے ڈھانکے ہوئے تھے اور لوگ مطالبہ کرتے تھے کہ آئیے اور حجامت بنوائیے۔ ینز بہت سے لوگ بنچون یا زمین پر اور ایک دو عمدہ میز و کرسی پر کاغذ ولفافے و قلم دوات لئے بیٹھے تھے تاکہ خط لکھیں[2]۔

---

[1] تک کے بعد جسقدر مساجد اسلامبول کا ذکر ہے اون مین سے ہر ایک اس مسجد سے بڑھکر ہے۔ منہ

[2] مصر کے شہرون اور شام مین بھی یہ خط نویس کرسی میز پر بکثرت نظر آئینگے۔ (منہ)

یا قسطنطنیہ یا کوئی ملک اسلامی کو منتظم کرین محال ہے"

جسقدر باتین اونھون نے بتائین وہ سب درست اور سچی خود صحیح ہین اور مجکو تعجب ہے کہ اسقدر واقف اور باعلم مجتہد اپنا وقت اس قوم کے لئے خرچ کر رہے ہین جو اغراض ذاتی مین اسقدر پھنسا ہے۔ اگر ہمارے ہندوستانی مسلمین کے پاس اسدرجے کے علماء ہون تو شاید لوگ بہت جلد اصلاح کی طرف آمادہ ہوجاوین اور یہ عالم نجف اشرف سے سند اجتہاد لیکر آئے ہین مگر آسال سوا ایران نہین گئے نہ حالات جدیدہ سے کافی واقف ہین

ایران کا آیندہ مذہب ایران کے مذہب آیندہ کے متعلق اُن سے گفتگو ہوئی مین نے کہا کہ ایرانی متلون المزاج ہین اونھون نے قبول کیا اور کہا کہ اُن کو لوگ فرنساوبان مشرق کہتے ہین - اونھون نے بہائیت کی بابت کہا کہ لوگ اسکو قبول نہ کرین گے - اور کوئی قوم آمادہ نہین کہ مرزا حسین علی بہا کو خدا کا مظہر مان لے - اور ایک خطرہ ضرور ہے کہ ایران کی تاریخ پڑھ پڑھکر ایرانیون مین عرب سے اور ضمناً اسلام سے عداوت پیدا ہوکر ایران کی شاہزادیان اور بادشاہزادیان مدینہ مین جاکر فروخت ہون اور جو طمطراق اور شان وشوکت تاریخ مین سلاطین عجم کی قبل از اسلام کے بیان کی جاتی ہے وہ باقی نہ رہے اور یہہ سلطنت مقہور و ذلیل و زیر بار اجانب ہو - مگر صاحب موصوف نے کہا کہ یہہ تو خلاف قیاس ہے کہ یہہ لوگ مذہب اہل سنت کو ترجیح دین اور نہ زردشتی ہونا ممکن ہے - لامحالہ پیچ و تاب کھاکر شیعیت ہی مین رہین گے - مگر آزاد خیالی کے ساتھ میرا ذاتی خیال بھی ایسا ہی ہے - لیکن اگر بہائیون کو در پردہ کام کرنیکا موقع دیا گیا تو اندیشہ کرتا ہون کہ ایک بڑی جماعت بہائی نہ ہوجاوے - اور وہ حب وطن اور حب ایران کے بہانے سے آگے جاکر غالب آجائین - بہرحال ہمارا ذاتی فرض یہہ ہے کہ اسلام کو دہریون اور لامذہبون کی دستبرد سے بچادین اور اہل اسلام کو جاہل علماء کی بے پروائی اور خود غرضی کا شکار نہ ہونے دین -

[قسطنطنیہ - ورینی جامع ۱۳ شوال ۱۳۲۹ھ = ۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء]

ینی جامع ایک نہایت عالیشان اور خوبصورت گنبد ہے کے گرد چارون طرف خوشنما گیلریان بنی ہوئی ہین - یہی مسجد ینی جامع ہے - ابتک جسقدر مساجد مین نے دیکھی ہین جس مین دہلی کی جامع مسجد اور بھوپال و طہران کی مساجد

جوتہ صاف کرنیوالے

طہران و باکو واوڈیسہ و اسلامبول مین بکس لئے ہوئے بیشمار آدمی رہتے ہین باگشت لگاتے ہین اور جسکا جوتہ سیاہ یا دوسرے رنگ کا ہو اوس کو صاف کرتے اور اوسپر نیا رنگ پھیر کو درست کر دیتے ہین یہ سب سامان اور شیشیان بکس مین ان کے پاس ہوتی ہین - لیکن تمام یورپ مین ایسا دستور ہے اس سے آدمی کو نہ خود جوتہ صاف کرنیکی زحمت نہ ملازم رکھنے کا بھاری خرچ اوٹھانا پڑتا ہے - قہوہ خانے مین ایک شخص آیا اور میرے جوتے کو جو صابر کے سیاہ و سپید تسمون کا تھا کسیقدر درست کیا - مین نے اوس کو ۲۰ پارہ (ار) دیا جسکو اوس نے شکریہ کیساتھ قبول کیا - کیونکہ یہان عموماً ۱۰ پارہ کا دستور ہے یعنی ۰ر کا - یہ شخص ایرانی تھا اور ترکی لباس پہنے تھا

خط بہ وطن

آج مین نے ایک خط برادر غلام السبطین کے پاس روانہ کیا کہ مجکو زائد خرچ نیویارک بھیجین کیونکہ کل طامس کوک کے دفتر سے معلوم ہوا کہ سب سے قریب راہ لیورپول و لندن ہو کر ہے لہذا واپسی کے لئے مزید خرچ کی ضرورت ہوگی - چونکہ دوبارہ یورپ و امریکہ آنا بہت دشوار ہے اسلئے چاہتا ہون کہ یہہ ممالک بھی دیکھ لون ان مین دینی خدمت کر سکون - کل مولانا حالی قبلہ کو بھی خط روانہ کیا - نیز اپنے معمر محرر وکالت شیخ صادق علی اور لالہ کلیان سنگھ کو کارڈ بھیجا -

ایڈیٹر روزنامہ شمس
آقا سید ابو الفتوح

نجف مین روزنامہ شمس مین نے دیکھا تھا جو فارسی مین نہایت اعلی درجہ کے کاغذ پر چھپتا ہے اور تصویرین بھی اوس مین ہوتی ہین اوس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی - یہ اسلامبول نژاد ایرانی ہین جنہون نے ایران کی شکل نہین دیکھی لہذا بہت حسن ظن رکھتے ہین - ایک نوجوان ابو الفرج طہرانی بھی موجود تھے دونون ترکی لباس مین تھے - مین نے جو کچھ ایران مین کیا اوس کا خلاصہ بیان کیا - اپنا رسالہ اسباب رفاہ ترقی ایران دیا اور ایران کی اصلی حالت کا نقشہ کھینچا - ابو الفتوح طہرانی اور ایڈیٹر نے قبول کیا - مگر کہا کہ سب جگہ مسلمانون کی یہی حالت ہے اور اگر آپ قسطنطنیہ مین بھی مثل طہران کے ڈیڑھ ماہ قیام کرین تو اس سے بدتر ترکون کو پائین گے خود غرضی اور خرابی اور بداخلاقی یہان بھی ویسی ہی ہے - بلکہ سید ابو الفتوح نے کہا بہت زیادہ ہے -

---

؂ ملک شام او مصر کے تمام شہرون اور بندرگاہون مین بھی یہی دستور ہے ۱۲ (منہ)

اوڈیسہ مین صرف ایک مقام پر ایک بوڑھے روسی کو ایسی میز پر لکھنے کا سامان لگائے دیکھا تھا مگر یہان کثرت سے ہے قہوہ خانے ہر حیثیت کے کثرت سے ہر جگہہ پھیلے ہوئے ہین اور کھانے کے مقامات اور میوہ کی دوکانین بھی ہر جگہہ ہین -

وردیان فوجی وردی - پولیس کی وردی - بحری فوج کی وردیان - مدرسہ کے طلباء کی وردیان سب صاف اور عمدہ ہین - مین آج اپنے رفیقان سابق (اہالیٔ ایران) کی تلاش کرنے محلہ والدہ خان مین گیا - راستے مین جابجا پولیس سے پتہ دریافت کیا اور سب نے بہت کشادہ پیشانی سے پتہ بتایا جسکو مین اشارہ سے سمجھا - چونکہ میرے لباس ترکی پر سیاہ کفنی عبا ہے اسلئے لوگ مجکو عرب سمجھتے ہین اور بعض لوگ عربی مین جواب دیتے تھے -

ملاقاتین خان والدہ (محلہ ایرانیان) مین گیا وہان چند ایرانیون کو بیکار بیٹھے پایا - ایک ترک تبریزی دلال جہاز جو راہ مین جہاز سے اُترتے وقت مجکو ملے تھے اور جنھون نے مہربانی سے عاریۃً حمالی ادا کردی تھی ملاقات کو ہوٹل مین آئے اور مین نے ترکون کے اخلاق کی تعریف کی تو اونھون نے قبول کیا اور اپنی ایرانی قوم کے متعلق اظہار تاسف کرتے تھے - معلوم ہوا کہ تقی زادہ مشہور لیڈر ڈماکراٹ قریب مکان مین مقیم ہین - اون کو اپنا رسالہ بابت اسباب ترقی و رفاہ ایران نیز لیکچر نجف اشرف بھجوایا - نیز مشہور مجتہد آقا اسد اللہ کو بھی جو ہمراہ مین سی مین روانہ کیا - روزنامۂ اقدام کے دفتر مین گیا - کارڈ چھوڑکر آیا - ایڈیٹر مکان پر نہ تھے - یہہ روزنامہ حامی اتحاد یعنی انجمن اتحاد و ترقی کا ارگن ہے - برخلاف دیگر بعض اخبارات کے جو محض اسلام خواہ سمجھے جاتے ہین -

قسطنطنیہ کے بازار والدہ خان سے آتے وقت بہت سے بازارون سے گذرا - مین نے قسطنطنیہ کو بہت صاف اور بارونق شہر پایا - اہل یورپ کے بینک بھی یہان بکثرت ہین - اٹلی - روس - جرمنی - انگریز - امریکہ ان سب کے بینک ڈاک خانے اور سب کے کارخانے بھی ہین - دوکانون مین بھی مثل بمبئی کے بہت کثرت سے مال بھرا ہوا ہے مگر سب دوکاندار ایک قیمت نہین کہتے ہندوستان کی طرح قیمت چکانیکی ضرورت ہے دوکاندار زیادہ تر غیر مسلم نظر آئے - اور زیادہ ثروت اُنھین کی ہے خدانخواستہ اگر حکومت چلی گئی تو ترک مثل ہندی شریف مسلمانون کے مفلس ہوجاوینگے -

مین نے وہان کے مسلمانون کی اخلاقی اور اقتصادی کیفیت دریافت کی - ٹیونس کی بابت اونھون نے کہا کہ زر و
ثروت یہود کے ہاتھ مین زیادہ ہے اور حکومت باسم بے ٹیونس ہوتی ہے اور اوس کے دو وزیر بھی ہین - فوج بھی
ہے - تمام کاغذات پر مُہر بھی حضرت بے صاحب کی ہوتی ہے - فرامین و عدالتین اور ٹکٹ بے ٹیونس کے ہین
مگر بے کے لیے بعض دن مقرر ہین کہ وہ محکمۂ عدالت مین آتے ہین - بغیر پڑھے کاغذون پر دستخط کر دیتے ہین
باقی تمام حکام اور سب حکم فرانس کا ہے - خدیو مصر کے مقابل بھی بے کی حکومت لاشے اور برائے نام ہے -
اہل فرانس کے برتاؤ کی نسبت اونھون نے کہا "کلہم جنس ظالم - خداع - لعنہم اللہ و خذلہم اللہ"
یعنی برتاؤ مین سخت مکار اور ظالم ہین - خدا اون کو تباہ کرے - ہندوستان کے مسلمانون کی اس پالیسی پر کہ وہ
ہنود سے علیحدہ ہین اونھون نے بھی مثل تمام عرب و ایرانی اور ترکون کے اعتراض کیا - یا ہم غلطی پر ہین یا یہ لوگ
خودغرض ہین یا ہماری حالت سے واقف نہین ہین - بہرحال ہندوؤن سے اتفاق کے خواہشمند ہین - اخلاقی حالت
شہرون کی اُنھون نے خراب بتائی مگر دیہات کی اخلاقی حالت اچھی ظاہر کی - جہالت زیادہ ہے مگر اسلامی
عصبیت بھی موجود ہے - دوسرے ٹیونسی نوجوان عالم نے جن سے مابعد ملاقات ہوئی بیان کیا کہ ٹیونس و شمالی افریقہ
مین اون سب لوگون کا مذہب اوزاعی تھا - تاآنکہ ایک شخص نے الجزائر مین مذہب حنفی جاری کیا - اس کے بعد ایک
دن مین سوا الجزائر کے تمام ممالک شمالی افریقہ مالکی ہو گئے - البتہ ٹیونس مین شیعہ بھی بکثرت ہین - شیعہ اسمٰعیلیہ
نہین بلکہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ؎

[۷ / اکتوبر ۱۹۱۱ء - ہوٹل مسرت - اسلامبول]

مسجد ایا صوفیہ آج مین نے مسجد معروف بہ ایا صوفیہ دیکھی - اس مسجد کی کرسی مطلق نہین - چارون طرف گیلریان
گنبد سے پیوستہ ہین اور بیچ مین ہال ہے - مگر کیسا ہال یا دالان ! کہ مسجد جامع کا دالان جس کا حال مین نے اوپر
بیان کیا اوس سے بھی طول مین یہ ڈیوڑھا اور عرض مین دوگنا ہے اور نہایت بلند گنبد ہے - چنانچہ اس مین مع
گرد کے عمارات کے ایک وقت مین بیس ہزار نمازی آ سکتے ہین -

مین نے کہا حضرات مبالغۂ عجم کو چھوڑ کر واقعات سے بحث کرنی چاہیئے - اوںھون نے کہا کہ طرابلس اٹلی لئے لیتا ہی مگر کوئی عام جوش ترکون مین نہین پایا جاتا - بلکہ مسیحی یعنی رومیون مین جوش زیادہ ہے - بہرحال مین نے کہا کہ طہران مین ایثار علے النفس کا پتہ نہین اور مجکو طہران مین ایسے آدمی نہ ملے جو محض خالص نیت سے خدمت ملک کے واسطے کام کرتے ہون اعلیٰ ترین سے لیکر ادنیٰ ترین تک سب ذاتی غرض مین سرشار ہین - حتّٰی کہ اصلی مشروطہ خواہ وکلاے مجلس اور وزرا کو اگر بادشاہ سابق یقین دلادے اور ضمانت دے کہ ڈیوڑھی تنخواہ ملیگی تو یہ سب کل مشروطیت کو سلام کہدین اور روس کی ہمزبان ہوجادین - عثمانیہ مین بھی اخلاق فرنگ بڑھ گئے ہین یعنی مثل اروپا لیکن اُن کی جنگی قوت زبردست ہے - آپکے پاس قوتِ جنگ نہین اور نہ دولت اس طرف توجہ کرتی ہے - کل اوںھون نے ملاقات کا وعدہ کیا - اور رات کو لوٹ کر مین نے ہوٹل مین آرام کیا -

قیمت اجناس خوردنی سب سے سستا مقام مین نے اس سفر مین کرمانشاہان پایا - اوسی کے قریب کاظمین - پھر کربلا - پھر نجف - طہران نسبتاً گران ہے اور قسطنطنیہ طہران سے بھی گران تر ہے - پختہ گوشت اور کباب یہان نسبت طہران کے بہتر ہین - مگر چاول اور پلاؤ خراب اور میوہ کم ہے - برف جس طرح طہران و ایران مین قریب مفت کے ہے یہان دوا کے لئے بھی اس موسم مین نظر نہین آتی - ایک آدمی متوسط وضع کا کھانا دونون وقت کھانا چاہے تو کاظمین مین دونون وقت ۵ قرین مین اچھی طرح بسر ہو سکتا ہے - کربلاے معلےٰ مین ۹ قرین اور نجف اشرف مین ۸ قرین - طہران مین ۱۵ قرین اور قسطنطنیہ مین تیس قرین - یہ ظاہر ہے کہ بڑے شہرون مین کھانیکا معیار بھی کسی قدر زیادہ ہے یعنی کھانا اسقدر سادہ نہین ہوتا اور تکلف زیادہ ہی - اور قسطنطنیہ کا کھانا تو نہایت عمدہ ہے

حالات ملک ٹیونس وٹیپولی طرابلس الغرب ان دونون ملکون کی زبان عربی ہے اور وہان کے آفریقی باشندون نے بھی قدیم سے یکسر عربی زبان اختیار کر رکھی ہے یہان تک کہ عرب شمالی افریقہ مغربی صرف ایک قوم ہوگئے ہین ایک عرب باشندہ ٹیونس سے جو تین سال سے طرابلس مین ہجرت کرکے آگئے تھے اور اب ایک ماہ سے اسلامبول مین آئے ہوئے ہین ہوٹل مین اتفاقیہ ملاقات ہوا -

(۲) ایک فریق لبرل ہے جو مختلف قوموں یعنی مثلاً عرب حجاز - عرب شام ویمن و عراق - کردستان وغیرہ سب کو ایک حد تک آزادی دینا چاہتے ہین اور "عدم تمرکز قوی" کے قائل ہین یعنی سلطنت کی سب قوت ایک جگہ نہونی چاہیئے - اس مین زیادہ تر عرب داخل ہین - یہہ لوگ اسلام پر بھی زور دیتے ہین *

(۳) ایک فریق سوشیالسٹ ہے جس کی پارلیمنٹ مین دو ممبر ہین - یہ چاہتا ہے کہ اراضی و ثروت بطور مساوات لوگون مین تقسیم ہو اور مزدورون کے حقوق روز بروز بڑھائے جاوین -

(۴) دکشناسیون - چوتھا فریق ارامنہ کا ہے جو آرمینیون کی ترقی چاہتے ہین - ارمنی اب بہت ہوشیار ہوگئے ہین - انھون نے اہل یوروپ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے سلطنت عثمانیہ کے ارامنہ کو خود عثمانیہ کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہین - اور ایران کے ارامنا ایران کے حامی و خیر خواہ ہو کر کام کرتے ہین - ایران مین اپنی فوجی طاقت درست کر رہے ہین آیندہ زمانے مین ممکن ہے کہ ایک مختصر آزاد حکومت کی بنیاد ڈالین کم از کم اون کے مخالف یار بس والے یہی مشہور کر رہے ہین -

مسلمانون کا اعتراض اٹلی کی حرکت پر

آج شب جب مین ہوٹل مسرت سے باہر سڑک کے کنارے جہان عموماً کرسیان پڑی رہتی ہین بیٹھا تھا - اتفاق سے اوس وقت اسقدر قومین جمع تھین (۱) مین ہندوستانی (۲) عجم (۳) کرد (۴) ٹیونسی (۵) عرب (۶) طرابلسی (۷) عثمانی ترک - اون مین مین نے یہہ تجویز پیش کی کہ اٹلی کی خلاف تمام مسلمانانِ عالم کو بائیکاٹ کر دینا چاہیئے - اور احمد فواد آفندی سے بھی مشورہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے جس مین مختلف لوگون سب کے لوگ ہون اور اٹلی کی کارروائی کے خلاف اعتراض کرین - شاید پرسون جلسہ قرار پائے - چار دن دیگر مین نے قیام کیا - یہان کے پولیٹشن اور ممبر پارلیمنٹ اپنے کامون کی بخوف دول یوروپ ہمت نہین رکھتے - صرف چاہتے ہین کہ باہر کے مسلمان ایسا کام کرین -

مذہبی تفریق و فراخدلی

اسی بین الاقوامی جلسہ مختصر مین جو ہوٹل مسرت کے باہر جمع تھا طلیبوی عرب نے بیان کیا کہ ٹیونس

* مالعد بر خلاف انجمن اتحاد کے ایک مکمل پارٹی فرقہ اسلاف و ترقی قایم ہوئی ہے جس کا لیڈر عشا پاشا ہے - (منہ)

گنبد بزرگ کے سامنے حسب معمول بڑے بڑے حرفوں میں جو حرف خود قد آدم سے ڈیوڑھے ہیں مدوّر رنگین دائرے آویزان ہیں۔ اون پر اللہ - محمد اور خلفاے اربعہ اور امام حسنؑ امام حسینؑ کے نام آویزان ہیں اور دوسرے گنبد خورد میں بھی ایسا ہی ہے - تمام اسلامبول بلکہ کل سلطنت عثمانیہ میں یہی دستور ہے عمارت اسفید سنگ اور عالیشان ہے کہ محض اس کے دیکھنے کے لئے دور سے سیاح قسطنطنیہ آوے تو بیجا نہین - گنبد کے بیچ میں دس سیمی جگہ جس طرح ایران کی مساجد مین بھی اکثر دیکھا گیا ہے مرتفع بریکیٹ بازادیہ جداگانہ نماز کے لئے بنے ہوئے ہین — یہہ بطور کٹہروں کے ہین اس مین جدا نماز پڑھنے یا درس دینے کی جگہ ہے - مین نے دیکھا کہ ایک شخص منبر کے قریب مگر جنوب کی طرف رخ کیئے کوئی دو سو آدمیون کے سامنے نہایت زور شور سے کھڑا ہوکر اسپیچ دے رہا ہے - تقریر ترکی مین تھی مین نہین سمجھا - مگر روس کا لفظ آنے سے مین نے خیال کیا کہ پولیٹکل معاملات کا ذکر بھی ہے - یہہ شخص متواتر ہاتھ ہلاتا تھا اور سخت جوش سے گفتگو کرتا تھا - سامعین کی تعداد کوئی دو سو ڈھائی سو ۲۵۰ ہوگی - اسی کے قریب کوئی پندرہ قدم پر ایک اور معمر ملا بیٹھا ہوا متانت اور سہولت سے وعظ کر رہا تھا - یہہ قرآن کی آیات پڑھتا جاتا تھا اور مشکوٰۃ شریف کا نام بھی لیتا تھا اور نماز پر زور دیتا تھا - کوئی پچاس ساٹھ آدمی یہان بھی بیٹھے تھے لیکن معلوم ہوتا تھا کہ بہت سے نیند مین ہین - وضو کے لئے ایک خوبصورت پتھر کا گویا مٹکا اندر لگا ہوا ہے جس کا طول و عرض ایک ہاتھی سے کم نہین ہے -

پولیٹکل پارٹیان | اسلامبول مین مثل طہران کے مختلف پولیٹکل پارٹیان ہین - (۱) ایک حزب غالب کہلاتی ہے یعنی فرقہ اتحاد و ترقی - یہہ وہ انجمن ہے جسنے گویا دستوری حکومت قایم کی ہے اور سب قومون کو جو اس عالیشان سلطنت مین ہین کھچڑی کر کے ایک قوم عثمانی بنانا چاہتی ہے اس طرح کہ سب اپنے اپنے مذہب پر بھی قایم رہین اور سلطنت کا مذہب سنی اسلام سمجھا جاوے اور بس - یہہ لوگ خلافت اسلامی پر زور دیتے تھے - مگر اب دیکھتے ہین کہ ان کی آزادی دوستی ان کے ساتھ مخالفت نہین مل سکتی تاہم جو مسلمان تو ہین ذلیل خلافت ہین ترکان عثمانی نہین پولیٹکل وجوہ سے اور دین سے بدظنی رکھتی ہین - یورپ کی نقل ہر بات مین اتارتے ہین -

بیچ مین جگہہ مشکل سے ملتی ہے۔ اس لئے ابتدائی مقام روانگی پل غلاطہ سے سوار ہوئے تمام مساجد سلطانی یہان ایک
وضع کی ہین صرف فرق گنبدون کی اندرونی ساخت اور آرائش کا ہے۔ مسجد سلطان بایزید تک پہونچنے مین بہت
بڑے اور چوڑے خیابان (درختون والے بازار) مین ہو کر گذرے جو نیم مغربی اور نیم مشرقی قطع کا تھا اور اب تک جسقدر بازار
ہمنے دیکھے یہہ بازار سب سے زیادہ چوڑا ہے۔ اس مسجد کا گنبد بھی بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ اور طہران، قزوین،
قسطنطنیہ مین جیسا عام دستور ہے اوس طرح یہان بھی مسجد سے باہر عالیشان صحن ہوتا ہے جس مین وضو کے لئے اگر ایران
و عراق و عرب مین حوض ہین تو یہان نل لگے ہوتے ہین۔ یہان لوگ ہر جوتیان لیکر آتے ہین۔ اندرون گنبد گویا اصل
مسجد ہے جس مین عبادت مخصوصہ کے لئے زاویے بنے ہوئے ہین۔ قسطنطنیہ کی ہر مسجد مین اللہ، رسول، چار خلفا اور حسنینؓ
کے نام مرقوم ہون گے اور حضرت بلال حبشی کے نام کا بھی کتبہ کہین دیوار مین کندہ ملیگا۔ یہی سب کیفیت اس مسجد مین تھی
سلطان بایزید پسر سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کی مسجد کا گنبد بھی واقعی قابل دید ہے۔

قسطنطنیہ کا سوختہ حصہ شاید ہمارے اہل ملک کو اب تک معلوم نہین ہوا ہے کہ تقریباً ایک ماہ قبل ایسی سخت آتشزدگی قسطنطنیہ مین
ہوئی کہ دو میل لمبا حصہ شہر کا جلکر خاکستر ہو گیا۔ صرف نیچے کے حصے کی اینٹین اور پتھر باقی رہ گئے ہین وہ بھی منہدم
ہوتے جاتے ہین۔ غالباً ۸ ہزار گھر جل گئے۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی بے گھر ہو گئے اور کشتیون مین کھیتون
مین جاکر پناہ گزین ہوئے یا اپنے دوستون کے پاس ہین ہم بھی مخصوص طور پر اوس حصے کو جو سمندر کے کنارے
نہایت آباد ہے دیکھنے گیا۔ لیکن نصف میل سے زیادہ دیکھنے کو جی نہ چاہا۔ اس ویرانے کے درمیان تھوڑے
سے فاصلے پر ایک اور عالیشان مسجد سلطان مصطفی کی ہے جو جلنے سے بالکل بچگئی۔ اس مین لکڑی کا نام نہین
صرف پتھر ہے اور کہین کہین کھڑکیون مین لوہا ہے۔ اس مسجد کی کرسی اب تک جسقدر مساجد دیکھی ہین سب سے بلند
اور دو قد آدم سے زیادہ ہے۔ اس مین یہہ بات زیادہ تھی کہ کتبے اوپر کی طرف شاہ نشین کے قریب لگے ہوئے تھے
جن مین سے ایک پر لکھا تھا "یا حضرت مولانا روم"۔ سب مساجد کے اندر فرش بہت صاف تھا۔ مگر نمازی بہت کم۔
سلطان بایزید کی مسجد سے نکلتے ہی ایک بازار مسلسل کتب فروشون کا چلا جاتا ہے۔ یہہ مشرقی اور اسلامی

ہین شیعہ بھی ہین لیکن سنت جماعت بھی محب اہل بیت ہین اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو امیر شام کو سخت الفاظ مین یاد نہ کرتا ہو سو مجھے تعجب ہوا کہ اس مجمع مین کسی نے بھی اس مقولہ پر اعتراض نہین کیا۔ برخلاف اس کے ہمارے ہندوستان مین اسقدر تعصب ہے کہ یزید تک کو برا کہنے سے بعض لوگ برا مانتے ہین۔ مابعد مجکو معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ و شام مین نہایت کثرت سے رسائل جواز لعن بر امیر معاویہ عربی و ترکی مین بکتے ہین اور عام طور پر لوگون کا رجحان بنی امیہ کے خلاف اور اہلبیت کے موافق ہی۔ بکتاشی جو مشہور فرقہ صوفیہ کا ہے اور اکثر معزز عثمانی اسلامبول اوس کے مرید ہین۔ اوس مین اور غالی شیعیت مین محض ایک باریک فرق ہے۔ مولوی فرقہ بھی صوفیون مین یہان عوام مین کثرت سے ہے اور اس فرقے کے لوگ بھی متشیع ہین۔ فرقہ بکتاشی علوی بھی کہلاتے ہین۔ فقہی شیعہ یہان بہت کم ہین مگر اون کے ہمدرد لاکھون ہوتے جاتے ہین۔ بعض شیعون نے بے وقوفی سے بعض بدنام چیزون پر اسقدر زور دیا تھا کہ یہہ فرقہ ہندوستان مین سخت مضمحل ہو گیا اور عوام اس سے نفرت کرنے لگے۔ برخلاف اس کے شام و عثمانیہ مین اس کا زور بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور غالباً اسی کو توڑنے کے لئے تحفۂ اثنا عشریہ کا عربی ترجمہ نصاب مذہبی مین داخل کیا گیا تھا۔

مجکو مذہبی عقاید سے اس سفرنامہ میں کوئی تعلق نہین۔ مگر جس قوم کی جو کیفیت معلوم ہوئی اوس کا درج کرنا لازم ہے ایرانیون کی تعداد جو ایپی ٹوپی سے صاف پہچانے جاتے ہین یہان ۵ ہزار سے کم نہین۔ اور یہان بھی وہی حال ہی کہ ایرانی وطن سے نکل کر کار گذار ہو جاتا ہے۔

[قسطنطنیہ ہوٹل مسرت - ۸ر اکتوبر ۱۹۱۱ء]

اگرچہ یہہ سفرنامہ شہرون کے حالات اور عمارتون کی کیفیت کے لیے نہین اور اگر شہر اسلامبول کی پوری حقیقت بیان کی جاوے تو کئی جلدون کی ضرورت ہے۔ تاہم آج مین نے پہلے دن سید ابو الفتوح کی مہربانی اور رہنمائی سے اس شہر کی جسقدر سیر کی کچھ بھی تفصیل بہت طویل ہوگی اسلیے مختصر کیفیت لکھتا ہون۔

سلطان بایزید اول ٹریم مین بیٹھ کے سلطان بایزید کی مسجد دیکھنے گئے۔ ٹریم جسقدر ٹھہری ہتی ہے کہ راستے کے

فاتح نے دریافت کیا تو انھوں نے حضرت خالد بن زید (کنیت حضرت ابو ایوب کی ہی) کی قبر کا صحیح پتہ بتایا۔ ایوب سلطان اب گویا ایک قصبہ سمندر کے کنارے آباد ہے۔

مقبرہ حضرت ابو ایوب مقبرہ کے گرد چار دیواری اور دروازوں پر بہت خوبصورت تحریرین صحابی موصوف کی تعریف و توصیف مین لکھی ہوئی ہین اندر صحن کافی ہے اوس کے اندر دوسرا احاطہ ہے جس مین اکثر سلاطین عثمانیہ کی قبرین اور اون کے گنبد ہین۔ خود حضرت ابو ایوب انصاری کا گنبد اگرچہ بمقابل دیگر مساجد اسلامبول کے بہت چھوٹا ہے مگر گنبد اور گرد کی عمارتین مثل عروس کے آراستہ ہین۔ نہایت اعلی درجہ کے قالین بچھے ہین۔ اور آٹھ بڑی بڑی شمعین کہ ایک شمع کو ایک آدمی بمشکل اُٹھا سکتا ہے سامنے رکھی ہین چارون طرف بڑی بڑی رحلون پر پرانے قلمی قران رکھے ہین تاکہ جسکا جی چاہے پڑھے ضریح مین اشعار فارسی و ترکی صحابی موصوف کی تعریف مین لکھے ہوئے ہین۔ یہ مقام بہت پُر فضا ہے۔ ضریح مین شعر لکھے ہوئے ہین جن مین سے پہلا شعر یہہ ہے ؎

مشہد پاک علمدار رسول ⁂ ظاہر و باطن گلزار نعیم

یہ گنبد سلطان سلیم ثالث کا بنایا ہوا ہے جن کا نام ترکی عبارت کے درمیان آہنی حروف مین کُھدا ہوا ہے بعض کتبے نہایت خوبصورت لکھے ہوئے ہین جیسا ایران و عراق و عرب مین مقدس مقامات پر لگائے جاتے ہین اُن مین قصایدیا احادیث و حالات حضرت ابو ایوب درج ہین۔ ایک کتبہ ہے (۱) یا حبیب رسول اللّٰہ۔

(۲) لا اسئلکم علیہ اجراً الّا المودۃ فی القربیٰ

(۳) اسماء آنحضرتؐ و خلفاء اربعہ۔

(۴) ایک طولانی حدیث حلیہ و شمائل رسالتمآب مین از علی ابن طالب علیہ السلام درج ہے۔

مسجد سلطان محمد فاتح روضہ موصوف کے احاطے مین اور مقابل اُس سے بھی زیادہ شاندار عمارت مسجد سلطان محمد فاتح ہے یہہ گویا فتح قسطنطنیہ کی یادگار ہے اور ہر سلطان کے لیے لازم ہے کہ اس مسجد اور روضہ پر آئے اور اُنکی کمر سے شمشیر حکومت باندھی جاوے۔ اس مسجد کے گنبد کی خوبصورتی بھی دوسری مساجد پر قیاس کرنی چاہیے

کتب کی منڈی ہے جس مین کہین کہین پرانی کتاب فرانسیسی کی اور لغات فرانسوی بھی نظر پڑی اور قانون
عثمانی کی جدید کتابین بھی ہین مگر زیادہ تر دینی کتب ہین - مین نے نہج البلاغہ چھاپہ طہران نہایت خوشخط اور مجلد
خریدی کتب فروش نے ۴ پیسے طلب کئے - مگر جب مین نے للعصر کہے تو اوس نے کہا کہ مین بطور یادگار مفت دینے کے
لئے بھی آمادہ ہون اور اسی قیمت پر یہہ کتاب دیدی - یہ بمبئی مین عـہ روپیہ سے کم مین نہین آسکتی - اکثر
کتب فروش بلکہ تقریباً سب ایرانی ہین مگر ترکی لباس مین -

دخانی کشتی

مابعد ہم غلاطہ کے پل پر واپس آئے - اور وہان سے دخانی کشتی مین بیٹھکر مقبرہ حضرت ابوایوب انصاری
کی طرف روانہ ہوئے - یہ ایک بستی ہے جسکو "ایوب سلطان" کہتے ہین -

قسطنطنیہ کے سمندر کے کنارے جس طرح بمبئی مین شہر کے کنارے ریل چلتی ہے یہان جہاز جسقدر محلے ہین
سب مین ہر وقت آتے جاتے رہتے ہین گویا ایک ڈاک دن بھر چلتی رہتی ہے - کرایہ بھی زیادہ نہین - ایک طرف
کرایہ درجہ اول کا ایوب سلطان کا ہم نے ۴ فی آدمی دیا - حالانکہ ۳ جگہ اور جہاز بیچ مین ٹھہرا - قسطنطنیہ کے دو
حصون کے درمیان پل واقع ہے جو نہایت آباد ہے - لیکن ہر دفعہ جب گذرین دس پارہ (۱۰) ہر شخص کو دینا پڑتا ہے
البتہ فوجی سپاہیون اور طلاب کے لئے اگر وہ پاس دکھادین ٹکٹ مقرر نہین پل کے بیچ مین اور کنارون پر ۲۰ ہم آدمی
نقد وصول کرتے رہتے ہین - مجکو اطلاع ملی ہے کہ اوس کا ٹھیکہ سلطنت کی طرف سے ستر ہزار لیرا عثمانی یعنی تقریباً
دس لاکھ روپیہ سالانہ پر سال گذشتہ مین دیا گیا تھا -

جامع ایوب سلطان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت مقبول و محترم صحابہ مین ہے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم انہین کے مکان مین مدینہ مین آکر مقیم ہوئے آخر زمانہ خلافت جناب امیرؑ مین وہ صفین و نہروان مین سوارون
کے افسر بنائے گئے تھے حالانکہ بہت معمر تھے او خلافت حضرت امیرؑ مین یاد پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ گورنر مدینہ بھی رہے -
ان کی عمر آنحضرتؐ ہی کے زمانہ مین پیغمبر خدا سے زیادہ تھی - قسطنطنیہ کے اول محاصرہ مین کہا جاتا ہے کہ وہ زیر
دیوار شہر شہید ہوئے اور ایک کتبہ مین لکھا ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یعنی ۱۴۵۳ء مین ایک بزرگ سے سلطان محمد

کے بعض مدارس و مکاتب کو بھی بہت کچھ دیا تھا-

تجارت و مسلمان دولت عثمانیہ کی تجارت عموماً اور قسطنطنیہ (جو اس قابل ہے کہ دُنیاے قدیم یعنی یوروپ ایشیا و افریقہ کی بوجہ مرکزیت منڈی بن جاوے) اوسکی تجارت خصوصاً غیر مسلمین کے ہاتھون مین ہے- چھوٹی تجارت یعنی کتب فروشی اسلامی کتب کی ایرانیون کے ہاتھ مین ہے- البتہ بعض خوردہ فروشی مگر وہ بھی بہت کم ترکون کے پاس ہے- یہہ تمام عالیشان عمارتین جن کی قیمت سے ایک بڑی ریاست خرید سکتے ہین تقریباً سب عیسائیون کی ملکیت ہین- اور کیون نہ ہو کہ زمین کی قیمت یہان بمبئی سے بھی بہت زیادہ ہے-!!

مدرسہ حربیہ ایک عالیشان مدرسہ جسکا احاطہ بھی خاصا بڑا اور عمارت خوبصورت دو منزلی وسیع ہے اس حصہ شہر مین واقع ہے- افسوس! جس وقت ہم پہونچے مغرب کا قریب تھا اور اوس کا زبردست آہنی پھاٹک بند تھا- مگر صحن و عمارت کی شان باہر سے صاف معلوم ہوتی تھی- بورڈنگ بھی نہایت شاندار ہے- اسی طرح آج صبح کو مین نے مدارس قسطنطنیہ مین نہایت کثرت سے طلباء کو جاتے دیکھا- سب کی ایک مخصوص وردی تھی اور لباس فوجی وردی کے مشابہہ تھا- البتہ بہہ لڑکے بوٹ مختلف رنگ کے پہنے ہوئے تھے- ان مدارس کو مدارس رشدی یعنی ابتدائی مدارس کہتے ہین اور ان ہر فی طالب علم دولت عثمانیہ بہت خرچ کرتی ہے- ترکی طلباء اور ایرانی طلباء دونون کا لباس اچھا ہوتا ہے مگر ترکی طلباء عام طور پر مثل سپاہیون کے خوشنما لباس پہنتے ہین- باب عالی یعنی وزارت خانہ کی عمارتون کو بھی باہر سے دیکھا وہ طہران کے وزارتخانون سے زیادہ شاندار تھین- مختلف عمارتین دور تک چلی گئی ہین-

فوجی سپاہی فوجی سپاہیون کو آج مین نے سلطان ایوب اور دوسری جگہ جاتے دیکھا تو تعجب ہوا کہ اُن کی شکل اسقدر شاندار اور رنگ گورا نہین جیسا افسرون کا یا رعایاے عثمانی کا معلوم ہوتا ہے- بظاہر یہ وجہ ہے کہ اسلامبول کے ترکون مین کاکیشیا اور یہان کے یونانیون کا میل بہت ہے، اور یہہ غریب سپاہی باہر کے مختلف اقوام کے کاشتکار ہین جو عموماً کم رو ہین-

بلکہ بعض لحاظ سے یہ زیادہ آراستہ ہے۔ دو شمعین مسجد کے سرہانے یعنی قبلہ رُخ محراب کے قریب رکھی ہین جن کا طول چھ چھ گز اور محیط دو دو گز ہوگا۔ ۵-۶ آدمی ملکر اس موم بتی کو بمشکل اُٹھا سکین گے۔

تربوز و خربوزے و میوہ — اسلامبول مین بلحاظ نمونہ مین نے خربوزے و تربوز دو نون خریدے: اتفاقاً دونون پھیکے اور خراب نکلے۔ عام طور پر میوہ یہان عمدہ نہین۔ پانی بھی بامزہ نہین ہوتا۔ بوتلون مین بند کر کے پانی رکھتے ہین۔ البتہ باہر سے عمدہ خربوزے منگائے جاتے ہین۔

جاتے اور آتے وقت ہم جہازون کے کارخانون کے پاس سے گذرے جہان جہازون کی مرمت ہوتی ہے۔ دو تین تارپیڈو کشتیان اور متعدد جہاز موجود تھے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ بحری قوت اس قابل نہین کہ ترکی طرابلس الغرب کو (کہ یہی صرف ایک مملکت منجملہ بہت سی افریقہ کی حکومتون کے باقی تھی) بچا سکے۔ اگر بعد تخت نشینی سلطان عبدالحمید خان صرف ایک جنگی جہاز ترکی ہر سال بناتی تو آج اوس کی طاقت ۳۵ برس کے بعد اٹلی کو لڑنے کے لئے کافی ہوتی۔

بازار غلاطہ — بابعد ہم بازار غلاطہ مین سے گذرے۔ یہ بازار پل کے دوسرے کنارے پر ہے۔ ٹنل کے اندر ہو کر ٹل سے دوسری طرف جاتے ہین اوس کو بیوغلی کہتے ہین۔ بہت سے حصے اور گلیان ہین جو سب لندن اور پیرس کی ٹکر ہین اور سب جگہ یورپین تجار و سفرا اور یورپین قومون کے پوسٹ آفس ہین۔ جو حصہ مین نے دیکھا دو میل سے کم لمبا نہوگا دونون طرف نئی وضع کی عالیشان اور بلند عمارات واقع تھین کہ اُن مین سے ہر ایک عمارت کو اگر فروخت کیا جاوے تو اوس کے خرچ سے ایک یونیورسٹی بن سکتی ہے۔ بالکل ایسا ہی ایک دوسرا بازار پشت پر واقع ہے۔ جس حصہ قسطنطنیہ مین میرا قیام ہے اوس مین بھی ہوٹل بکثرت ہین بلکہ قدم قدم پر ہوٹل ہین۔ مگر غلاطہ اور بیوغلی یعنی فرنگی حصہ کے ہوٹل بمبئی کے عام ہوٹلون سے زیادہ شاندار اور بڑے ہین اور کہا جاتا ہے کہ پانچ لیرا دو سو لیرا (اشرفی) تک بعض ہوٹلون کا کرایہ و خوراک ہے کچھ عرصہ ہوا ان مین سے ایک ہوٹل مین حضور بیگم صاحبہ بھوپال چند ہفتے پہلے ٹھیری گئی تھین اونھون نے قسطنطنیہ کے مصیبت زدگان آتش کی امداد کی تھی اور یہان

ترکون کی اقتصادی و مالی حالت

جہان تئے ترکون ہین (جو ترک نیچ ہیبل قوم ہے) یہ غلط صفت ہے کہ اُنھون نے اپنی فوجی حالت کو بہت درست کیا ہے - جہاز بنائے ہین - رشوت و بیاستانی کو کم کیا ہے وہان یہ عیب بھی ہے کہ مُسلمانون کی مالی حالت رو بہ زوال ہے - جائدادین غیر ملک والون کے ہاتھ برابر فروخت کرتے رہتے ہین اور بغیر غرض عیاشی یوروپ چلے جاتے ہین یا روپیہ یہین اُڑا دیتے ہین - سب تجارت غیر قومون کے ہاتھ مین ہے - زراعت بھی اعلے درجہ کی نہین اور قومی امتیاز کم ہو جانے سے خاص مسلمانون کی دولت و عصبیت کی حفاظت بھی مشکل ہے کہا جاتا ہے کہ سلطنت نے بعض اعلی درجے کے مکانات و محلات و یادگار سلاطین سلف کو جرمن وغیرہ کے ہاتھ معقول قیمت پر فروخت کر دیا ہے اور نیز بعض کا سودا جاری ہے - ایک محل جو سلاطین سلف کی نہایت معتبر یادگار تھا اوس کے فروخت پر فوج والے بگڑ گئے اور معاملہ ملتوی کیا گیا - مگر مفلسی سب کچھ کراتی ہے -

عجائب خانہ

یہان کا عجائب خانہ دُنیا کے مشہور مقامات مین سے ہے اور بڑی لمبی عمارت ہے - مین اوس کے دیکھنے کو گیا - مگر شام ہو گئی تھی - کل پر رکھا - دلے باہر سرکئی ہوئی بہت سی مُورتین رومی اور یونانی زمانے کی قدیم پڑی تھین اور بعض مدوّر لمبے ستون قدیم عمارتون کے جن پر لاطینی زبان مین بڑی بڑی عبارتین درج تھین موجود پائین یہ بات دیکھکر تعجب اور افسوس ہوا کہ جہان عجائب خانہ کا بیرونی احاطہ ہے اوس کا جنگلا بنانے کے لئے قدیم زمانے کے اُن یادگار ستونون کو کاٹ کاٹ کر لگایا ہے اور اون مین سوراخ کر کے لوہے کی سلاخین احاطہ کی حفاظت کے لئے نصب کی ہین گویا ستونون کا کام لیا گیا ہے - یقین ہے کہ اب اس طرح قدیم یادگارون کو ضایع نہ کیا جاویگا ایک پتھر زیادہ سے زیادہ پچاس روپیہ مین بن سکتا تھا بلکہ لوہے کا ستون دس روپیہ مین اور یہہ ایک ایک پتھر پانچ پانچ ہزار روپیہ مین بھی اہل علم کے لئے سستا ہے - کیونکہ سب پر قدیم تاریخی کتبے درج ہین جو کٹنے سے اُلٹ پلٹ ہو گئے ہین -

روزانہ اخبارات و شوق اخبار بینی

یہان اخبار بینی کا ازحد شوق ہے - بلکہ بلا مبالغہ خود باب عالی کے ایک دو میل کے چکر مین دو سو مقام اخبار بینی کے لئے ہین - صباح - شہبر - طنین - منتخبات - ثمرات فنون - ترجمان حقیقت

نیز غلاطہ جاتے وقت جہاز مین بہت سے لوگون کو دیکھا جن مین اور اعلیٰ طبقہ کے ترکون مین لباس و شکل مین
بظاہر مطلق فرق نہ تھا لیکن اُن کیساتھ عیسائی میمون اور بچّون کے ہونے سے معلوم ہوا کہ وہ سلطان کی
یوروپین اور عیسائی یونانی نسل کی رعایا ہین - انھین کا میل یقیناً اوپر کے تُرکون مین ہے اور اسی وجہ سے
اون مین سادگی اور اسلامیت کا جوش جیسا چاہیے نہین ہو سکتا - پارسی بھی بالکل ترک معلوم ہوتے ہین اس
پنچ میل قوم مین اسلامی حمیت و عصبیت کا جوش باقی یا قایم رہنا دُشوار معلوم ہوتا ہے اور یہہ خطرہ بھی مُسلمانون کے
لیئے ایرانی وغیرہ سے کم نہین -

مسجد سلطان احمد آج گائڈ (ہادی) کے انتظار مین دن کا بڑا حصہ صرف ہوا - وہ بیمار ہو گئے - بہرحال مسجد سلطان احمد
جو ایران پر فتح پانے کی یادگار مین بنائی گئی ہے اور کل راستے مین رہ گئی تھی دیکھنے کے لیئے گیا - بیرونی احاطۂ
مسجد نہایت وسیع ہے اور مسجد کی کرسی بھی بلند ہے - اس کی وضع دیگر مساجد سلطانی کی مانند ہے اور گنبد
ایا صوفیہ سے کمتر ہے - مگر بحیثیت مجموعی خوبصورتی مین ایا صوفیہ سے بڑھکر ہے - چٹائی کا فرش بچھا ہوا تھا اور
ایک صحنچی مین قالینون کا انبار لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صفائی کی غرض سے قالین اُٹھا لیئے گئے -
قالین کا فرش کل مسجد مین یا وسطی حصے مین ہوتا ہے - اس مسجد مین مختلف زاویئے عبادت کے لیئے نہین ہین
بلکہ یکسر نماز کی جگہ ہے - ۴۰ - ۵۰ نمازی موجود تھے - ۲۰۰ - ۳۰۰ حجاج بخارا کے تماشا کے لیئے آئے تھے -
مسجد کے بالائی گنبدون کے گرد اور ستونون کے گرد نہایت خوشخط سُنہری حرفون سے جو دو دو گز لمبے ہون گے
آیات قرآنی و بعض احادیث لکھی ہوئی ہین - بالائی روغن سبز رنگ اور سُرخ رنگ کی چھینٹ کی مانند ہے
حرم کعبہ کا ایک خوبصورت دستی نقشہ بھی ایک جگہ لٹکا ہوا ہے - مسجد کے ستون جو گنبد کے نیچے ہین اون مین سے بڑے
ستونون کا محیط (۲۰) گز سے کم نہ ہوگا - اس مسجد مین یقیناً گنبدون کے نیچے بیس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہین اور
اس سے زیادہ بیٹھ سکتے ہین - آصف الدولہ کے امام باڑے کے دالان سے ان مین سے ہر مسجد مین گنجایش زیادہ ہے -
مگر وہان ستون نہین یہان ستون کثرت سے ہین - اس لحاظ سے امام باڑہ آصف الدولہ کی تعمیر بھی لاجواب ہے -

اور تعلیم نوجوان ترک داخل کرنا چاہتے ہیں مصالحت کی شرائط میں اُنھوں نے تعلیم کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اسی طرح البانی اور لوت (جو نصف سے زیادہ امامیہ مُسلمان اور نصف سے کم رومن کیتھولک ہیں) اونھوں نے بھی اس تعلیم اور لادریت کی تبلیغ کے خلاف بغاوت کرکے مدارس کا انتظام اپنے ہاتھ سے نہیں دیا۔

خوشی کی بات ہے کہ اس طرابلس کے معاملے میں یمن کے امام یحییٰ* اور سب شیعون نے نہ صرف ہمدردی کا تار دیا بلکہ اسلام کی حمایت میں جنگ کے لئے آمادگی ظاہر کی جیسا کہ اخبارون سے معلوم ہوتا ہے۔

انجمن اتحاد و ترقی کہا جاتا ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی کی خفیہ انجمن میں یہود و اراسنہ کا بہت زور ہے اور چونکہ یہان بظاہر لباس و عادات میں فرق نہیں اور نوجوان ترک گویا ایک دولت عثمانی (بجائے دولت اسلامی) کے قایم کر رہے ہین† اس لئے مجکو اس امر کے یقین کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگرچہ مخالفون نے مبالغہ ضرور کیا ہوگا۔ دہی ٹیونسی عرب جو ایک سال سے طرابلس سے ہجرت کرکے چلے آئے اور اب یہان ہوٹل میں مقیم ہین اس انجمن کے جلسے سالونیکا سے لوٹ کر آئے ہین اون سے سوالات پوچھے گئے تو اُنھون نے کہا کہ یہود نہایت بد اور ہمارے دشمن ہین۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ بہت سے لوگون کے چہرون پر ہوائیان اُڑنے لگین اور پریسیڈنٹ نے کہا کہ کسی گروہ پر حملہ نہ کرو۔ یہ سب سچ ہے لیکن اگر یہودی سچے دل سے مسلمانون کی امداد کرین تو مدد لینے مین کیا مضائقہ ہے؟ مگر ایسا نہ کرو کہ وہ یہود کے یہود رہین اور تم اسلام کھو دو!

شیخ اسد اللہ مقالی سے ملاقات و گفتگو جناب شیخ اسد اللہ نوجوان مجتہد سے پھر ملاقات ہوئی۔ مسائل متعلق بہ ایران و اسلام مین گفتگو ہوئی دو ماہ ہندوستان مین رہکر اور جاہل لوگون سے مبالغہ آمیز باتین سُنکر اون کا خیال ہندوستان مین مُسلمانون کی تعداد اور مسلمانون مین شیعون کی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ آمیز تھا۔ مصری اخبارات پالیٹکل وقعت بڑھانے کے لئے بہت بڑھا چڑھا کر مُسلمانان ہند کی تعداد لکھدیا کرتے ہین۔ اسی طرح بعض شیعہ

---

* امام یحییٰ و تبدیہ یمین کے متعلق مزید اطلاع آخر جلد کے ختم ہونے تک ۲ ہر دسمبر ۱۹۱۱ء ملیگی۔ (منہ)

† مزید حالات کے لئے دیکھو روزنامچہ ۱۱ ر دسمبر ۱۹۱۱ء۔ (منہ)

تنویرالافکار- استانبول (در یونانی) علمدار- اقدام مشہور روزانہ اخبار ہین- علاوہ اس کے زبان یونانی وفرانسیسی وجرمنی
مین اور مرکب زبان یعنی انگریزی وجرمنی وفرانسیسی مین بھی اخبار نکلتے ہین آخرالذکر کا نام لیوانٹ ہیرالڈ ہے جو سب
سے ادنے درجہ کا ہے- تمام سگار فروشون کی دوکان پر اخبارات بکتے ہین - تمام کتب فروشون کی دوکانون پر
بکتے ہین حجام- نان فروش- قہوہ خانہ ہر جگہہ پڑھنے کے لیئے موجود رہتے ہین- یہان تک کہ بیرون شہر
ایوب سلطان جس کی وضع گانون کی سی ہے وہان بھی قہوہ خانہ مین اخبار موجود تھا

ہوٹل وغیرہ کے خدام اخبار فروش مستخدمین ہوٹل وغیرہ عموماً مسیحی ہین جن کو یہان رومی کہتے ہین- لباس صاف
اور سر برہنہ رکھتے ہین- خوب کام کرتے ہین- ان کو کم از کم مین نے اپنے ہوٹل مین زیادہ متغلب اور بددیانت نہین
پایا- اگر کچھ غیر معمولی کام کرلے پر انعام کی تمنا کرتے ہین اور صرافی بھی خوب کماتے ہین-

اسلامیت کا ضعف جو کچھ مین نے دیکھا سُنا اور ایک نوجوان طبیب لنسی عالم اور دیگر آدمیون سے گفتگو ہوئی اوس کی
بنا پر کہہ سکتا ہون کہ واقعی اسلامیت کی شان کم از کم قسطنطنیہ اور طبقہ حاکمہ مین بہت ضعیف ہے- اور لامذہبی یا
مذہب سے بے پروائی (بوجہ قرب یوروپ) ایران سے بھی زیادہ ہے-

شہری ایرانیون کے بچون کو ابتدا مین مذہب سے مانوس کیا جاتا ہے اسلیئے باوجود لامذہبی کے اون مین بوے
دین باقی رہتی ہے- یہان کے اکثر "منورالافکار" کچھ فلسفہ اشعریت کی سختی کے باعث کچھ خلقی آرام طلبی سے خود اسلام
کو تنزل کا سبب ماننے لگے ہین- کم از کم فقہی اسلام کو اکثر جواب دے چکے ہین اور یہ بیچارہ اسلام ترکون مین سب جگہہ سے
زیادہ دم توڑ چکا ہے- مگر غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے یہ حالت طبقہ حاکمہ کی ہے عام قوم درست اور صحیح العقیدہ ہے-
مجکو اس کی بھی شکایت نہین- اگر تصدیق رسالت پر زور سے قایم رہین اور حرارت دین رکھتے ہون- مگر (ع)

دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

جدید تعلیم عرب مین اسلامی حرارت بہت زیادہ ہے- یمن کا بڑا حصہ مین ایک ثلث شیعہ (زیدیہ) اور ایک ثلث
اہل حدیث اور ایک ثلث شافعی ہین- اون مین سے زیدیون نے یہہ قائم ادکھایا ہے کہ جس قسم کے مکاتب

ارادۂ ملاقات ترک کردیا تھا۔ حمام سے واپس آنے کے بعد مین نے دیکھا کہ تقی زادہ (آقا سید حسن لیڈر و بانی فرقہ ڈماکراٹ ایران) ملاقات کے لیے کچھ عرصہ سے منتظر ہین۔ اون سے اوس وقت سرسری گفتگو متعلق بہ اصلاح واخلاق مسلمانان دمشق کی ضرورت) کو اونھون نے تسلیم کیا۔ مکان پر موجود نہونے کی معذرت کی اور وعدہ کیا کہ مغرب کے بعد آوین گے۔ چنانچہ بعد مغرب ہوٹل مین آئے۔

تقی زادہ کی عمر ۳۲ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ بلند قامت اور مضبوط جوان ہے۔ آواز دھیمی ہے اور تقریر مین تیزی بھی نہین اور مزاج مین بظاہر مسکنت اور غربت معلوم ہوتی ہے۔

مغرب کے بعد دو گھنٹے کے قریب اون سے گفتگو ہوئی۔ چونکہ موجودہ ایرانی پالیٹکس مین وہ اہم شخص ہین اور اگرچہ (جیسا کئی جگہ اون کا ذکر اوپر آیا ہے) آج کل وہ نکالے ہوئے ہین۔ مگر فرقہ ڈماکراٹ ابتک اُن کو لیڈر مانتا ہے۔ اور اخبار ایران نو مین بھی غالباً اونھین کے اکثر مضامین چھپتے ہین۔ یا اون کی رائے کے موافق ایڈٹ ہوتا ہے اسلئے اون سے جو گفتگو ہوئی اوس کا پورا ماحصل لکھتا ہون:۔

مین نے تقی زادہ سے سوال کیا کہ آیا آپ ایران کی ترقی اس طرح چاہتے ہین کہ اوس کا مذہب اسلام ہے اور اسلام کی ترقی ہو یا خواہ اسلام ہو یا نہ ہو بلکہ ترقی کرے۔؟

جواب۔ ترقی ایران کی بنیاد ایران کی محبت پر ہے اوس کی ہر چیز کی ترقی مقصود ہے اس مین مذہب اسلام بھی شامل ہے جو ایران کا مذہب ہے۔

مین نے کہا کہ ایران مین بہت سی خرابیان بھی ہین۔ یہ ظاہر ہے کہ اون کی ترقی مقصود نہین؟۔

جواب۔ تقی زادہ نے تسلیم کیا کہ ایسا ہی ہے۔

شام کو اول یہہ گفتگو ہوئی کہ ایران مین اصل مشروطہ خواہان کی تعداد کسقدر ہے۔ اونھون نے میری رائے پر اتفاق کیا جو لوگ مشروطہ کو پسند کرتے ہین اون کی تعداد کل صوبون اور شہرون مین ملاکر ایک ملا کھ یا کچھ کم و بیش ہوگی۔ البتہ جو لوگ مشروطہ کے لیئے فداکاری اور لڑنے مرنے اور جان و مال کے خرچ پر راضی ہین اُنکی

رسالے سنی بدعادت کے موافق اپنے فرقے کی غلط تعداد بنا تے رہتے ہین ۔ مجکو طبعاً ان معاملا اور ہر معاملے مین مبالغہ اور
جھوٹ اور بلا تحقیق بات سے نفرت رہی ہے ۔ مین نے اون کو بتایا کہ در اصل اثنا عشری شیعون کی تعداد ہند مین دو مین
ایک ہی ہے ۔ اگرچہ خواص مین تعداد ایک ثلث ضرور ہوگی ۔ نیز اون کا خیال تھا کہ نوجوان ترک کوشش کرین گے کہ ایرانی
مثل ان کے ہوجاوین اسی وجہ سے مدارس ترکی قایم کرتے ہین ۔ مین نے کہا کہ آپ کیون اون کے مذہب کی حفاظت
کی کوشش نہین کرتے ۔ نئی قسم کی تعلیم پاکر ایسا نہو کہ وہ اسلام سے نکل جاوین ۔ اونھون نے ایک مستحسن جواب دیا
"ہمین اور بہت سے کام ہین" ۔ سید ابو الفتوح نے کہا کہ آپ ہندوستان مین انجمن کی تشکیل دیکر ایسا کرین ۔ مین نے کہا کہ
یہان سے آدھ گھنٹے کے راستے پر جب بیلیق مجتہد بیٹھے ہین اور بہت کام کر نیکی نہین رکھتے تو ہندوستان سے یہ کیسے ہو سکتا
ہے ؟ (مگر العبد ایرانیون نے لڑکر یہ حقوق حاصل کر لیے کہ تعلیم اونھین کے ہاتھ مین رہے)

صرافی | صرافی کا معاملہ یہان بہت سخت ہے ایک اشرفی بھناؤ تو دو فروش (۲ مہر) صرافی لین گے ۔ ایک مجیدی
مین کبھی ایک آنہ کبھی ۲ ر ۔ ربع مجیدی (۱۰ ر) کو بھناؤ تو ۰ ر لین گے ۔ دوکاندار کہدیتا ہے کہ میرے پاس خوردہ نہین
اور اکثر صرافی دیکر خوردہ کرنا پڑتا ہے ۔

قسطنطنیہ ۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء ۔ ہوٹل مسرت ۔ چہارشنبہ

حمام اسلامبول | ایک حمام مین گیا جو یہان سے قریب ہے ۔ واقعی قابل دید جگہ ہے ۔ تمام فرش سنگ مرمر کے ہین
بجاے حوض کے جس مین عراق عرب اور ایران مین مہینون کی کثافت و غلاظت بڑھتی رہتی ہے چھوٹے چھوٹے
سپید پتھر کے حوض نما مٹکے بنے ہوئے ہین جن مین گرم و سرد دونون قسم کے نل سے پانی بہتا ہے ۔ معقول چوبی جوتہ پہننے
کو ملتا ہے ۔ اعلیٰ درجے کے تول (تولیے) باہر موجود رہتے ہین ۔ اوپر کی منزل کپڑے اتارنے اور پہننے اور آرام کرنے
کے لیے بنی ہوئی ہے جس مین کوچین بچھی ہین ۔ فضول تصاویر رستم اور دیوؤن کی دیوارون پر بنی ہوئی ہین ۔ اس مین
شک نہین کہ اجرت بھی مع انعام زیادہ لیتے ہین ۔ مگر قسطنطنیہ کی حیثیت و اخراجات کے مقابل زیادہ نہین ۔

ملاقات بلیغی زادہ | بلیغی زادہ ہوٹل کے قریب رہتے ہین ایک دو دفعہ ملاقات کو گیا ۔ کارڈ چھوڑ آیا مکان پر نہ ملے ۔

سنہ ۱۷۸۹ء و ۱۷۹۰ء کے ہوئی تھی جس کا نتیجہ انقلاب فرانس اور خونریزی و جنگ ہائے طویل تھی اور موجودہ مطلق العنان خواہش اور آبادی کا کم ہو جانا یہہ بھی فرانس کی لامذہبی کا نتیجہ ہے - برخلاف اسکے جرمن اور انگریز دین پر قائم ہین اور مذہب کی حمایت کرتے ہین اون کی ترقی جاری ہے"-

آقائے تقی زادہ نے زہر کی مادی مثال کو صحیح نہین سمجھا اور جرمن و انگلستان کی ترقی کے لئے دوسرے اسباب ظاہر کیئے اور کہا کہ "مذہب اسلام اچھی چیز ہے مگر وعظ و نصیحت سے پھیلنا چاہیئے جیسا کہ مکہ مین پیغمبر صلعم نے پھیلایا دوسرون کو کس لئے مجبور کیا جاوے کہ ہمارے ہمخیال ہو جاؤ"!!

مین نے صلاح دی کہ ڈماکراٹ کو لازم ہے کہ کوشش کرکے علماے نجف سے اور خود بھی باہم مصالحہ کرین مگر تقی زادہ کی کوئی زیادہ خواہش مصالحت کی معلوم نہ ہوئی - تقی زادہ نے یہہ بھی کہا کہ عیسائی پادری بےحد روپیہ خرچ کرتے رہے اور یورپ مین اپنی زبردست طاقت کو قائم رکھا - یہان تک کہ گیلیلیو کو بھی یہہ کہنے پر مجبور کیا کہ "زمین گردش نہین کرتی" - مگر دیدرو - روسو وغیرہ کی بات (یہ دہی علماء ہین کہ مین نے اپنے رسالہ اسباب ترقی ایران مین ڈماکراٹ کو ان کا مقلد بتایا تھا) حق تھی اسلیئے پھیل گئی -

آخر مین راقم نے سوال کیا کہ آیا یہہ بات درست ہے کہ ڈماکراٹ قائل ہین کہ مخالفون کو قتل کر دینا چاہیئے - اور آپنے فتح طہران کے وقت سپہدار کو نار دیا تھا کہ "چند ہزار آدمیون کو پھانسی دی جاوے تو ایران کی آزادی محفوظ ہو گی ورنہ نہین - کیا خوف کی حکومت کے بعد ارتجاع (واپسی بہ خیالات سابقہ) ضرور نہین ہے -

تقی زادہ نے جواب دیا کہ مین نے ایسا نہین کیا اور اصولاً بھی مین خلاف ہون کہ لوگون کو قتل کیا جاوے - اصول ڈماکریسی کے یہ بات محض خلاف ہے اس وجہ سے بھی کہ مابعد یقیناً لوگ دوسری طرف چلے جاتے ہین - مین مجاز ہون اگر میرا مسلک قتل ہوتا تو ضرور ظاہر کر دیتا اور اوس کے دلائل بھی بتا دیتا"-

(نوٹ) اس قول کی درستی مین شک نہین تقی زادہ اگر قتل کو مفید سمجھے تو اوس کو علانیہ ظاہر کرنے کی جرأت رکھتا ہے -

تعداد تین چار ہزار سے زیادہ نہین -

پھر مین نے کہا کہ ایران کی ترقی کے لئے لازم ہے کہ باہمی خانہ جنگی موقوف ہو اور وہ اپنی طاقت کو درست کرے - طاقت بلا اتحاد درست نہین ہو سکتی پس لازم ہے کہ جملہ محبان وطن اس طرف مصروف ہون اور آپس مین لڑنا چھوڑ دین - اور یہ اتفاق نہین ہو سکتا جبتک علماء کو موافق نہ کیا جاوے - ایران اس وقت طیار نہین کہ علماء کا جوا اُتار دے - اگر اس بات پر زور دیا گیا تو ضرور باہمی جنگ ہوگی - اور یہ بات ایران کے استقلال و آزادی کے لئے سخت مضر ہے -

آقائے تقی زادہ نے کہا کہ "بیشک مخالفت اس اندازہ تک کہ امن مین خلل اور خانہ جنگی ہو درست نہین - ہر ملک کی ترقی جیسا کہ یوروپ کی تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوگا اس بات پر منحصر ہے کہ جو شخص جو رائے رکھتا ہو اسکو آزادی سے ظاہر کر سکے اور اظہار رائے مین کوئی مزاحمت نہ ہو اور ایک قوت اوس حریت رائے کی معاون ہو میرا مقصد یہ ہے کہ ایران مین افکار کے اظہار کی آزادی ہو خواہ کوئی شخص مذہب غالب یا خیالات غالب کے موافق رائے ظاہر کرے یا مخالف - علمائے مذہب اس قدر زیادتی کرتے ہین کہ جہان کسی شخص نے خلاف رائے ظاہر کی تو سمجھتے ہین کہ مذہب نابود ہو جاویگا - دلائل سے رد کرنے کی جگہ اوس کو جبراً ساکت کر دیتے ہین -

مین نے کہا "خصوصاً ایران کے لوگ علماء سے اسقدر ایذا پا چکے ہین کہ اون کی منافرت کو مین سمجھ سکتا ہون لیکن فقہا کی اطاعت نہ کرنا اور بات ہے اور اسلام کے اُصول و عقائد کا انکار کر دینا دوسرا امر ہے - اگر آزادی افکار کی محافظ جماعت پیدا کی جاوے تو دوسرا فریق بھی اپنا گروہ قایم کر لیگا اور خانہ جنگی کی صورت ہوگی ان جھگڑون کو ابھی ملتوی رکھنا مناسب ہے -"

تقی زادہ نے کہا کہ "فرقہ غالب دلائل کا جواب کیون نہ دے -"

مین نے کہا یہ صحیح ہے لیکن وہ کہین گے [illegible] خورانی کی اجازت دیجاوے - اور بابعد [illegible] جاوے کہ تریاق بھی کھلا دو تو یہ درست نہ ہوگا - علاوہ ازین اصل و غیر محدود آزادی افکار تاریخ فرانس مین درمیان

دیگر سلاطین کے ساتھ مجبوری فروخت ہوتی ہین - یا ایسی تصاویر جن مین مضحکہ اور مزاح کیا گیا ہے یعنی چہرہ بنایا ہے جس مین ناک کان - آنکھین سب برہنہ عورتون کی یا رقاصہ عورتون کی ہین جسکے ہاتھ مین آلات غنا ہین یہہ تصویرین علانیہ بکتی ہین - مطلب ان تصویرون کا یہہ ہے کہ سلطان مخلوع ان چیزون مین مبتلا تھے - مین نے دریافت کیا کہ اون سے ملنے کی اجازت ممکن ہے یا نہین؟ تو ایک ایرانی نے کہا کہ وہ زندہ نہین ہین - دوسرے شخص ترک نے کہا کہ زندہ ہین مگر ملنا محال ہے - مین بھی ایسا ہی سمجھا تھا کہ ملنا ممکن نہین لیکن سلطان معزول کی ایسی ہتک جیسی تصویرون سے ظاہر ہے عثمانی اور اسلامی مصلحت کے خلاف ہے

طیونسی نوجوان اور یہود نوجوان طیونسی عرب جو ہوٹل مین مقیم ہے بہت شاکی ہے کہ ان ترکون کے دل مین عرب کی دوستی نہین - ہم اس محنت سے یہان آئے مگر یہان کی حالت اب کچھ اور ہے - اسلام کی علامات نظر نہین آتین" - نیز اونھون نے کہا کہ ہم ہندوستان وغیرہ کے حالات سے واقف ہین مسلمانان ہند ہماری حالت سے واقف نہین - مین نے قبول کیا - حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ شاہ ولی اللہ رح کی وہ تعریف کرتے تھے - اگرچہ کہتے تھے کہ دلائل فلسفیانہ اوس مین زیادہ ہین - یہ کتاب واقعی اہل ہند کے لئے ہی مایۂ ناز ہے - اور طیونس کے یہود کے سخت شاکی تھے اور کہتے تھے کہ مراکو مین بھی یہودی فرانس کے دست و بازو ہین اور فرانس کو مراکو مین اپنی ترقی تجارت کے لئے یہودی ہلاتے ہین - اس مین شک نہین کہ یہود کا اندرونی اثر یورپ مین بہت ہے اور نوجوان ترکون مین اور بھی زیادہ -

اس طیونسی شریف عرب کو یہود سے بڑی نفرت ہے - وہ کہتا تھا کہ مجھے دو قومون سے محبت ہے (۱) عجم سے کہ وہ اہلبیت سے محبت رکھتے ہین اور علوم عربی کو اونھون نے رواج دیا (۲) ثانیاً روس سے کہ وہ یہود کے دشمن ہین - سرسید کے نام اور حالات سے وہ واقف تھا مگر اسقدر کہ اونھون نے بائبل کی تفسیر لکھی تھی اور طرز عام تھے

لطیفہ مذہبی از سید مرزا ابوالفتوح طہرانی یہ نوجوان مجتہد کتاب "مسلک الامام فی سلامۃ الاسلام" کا مصنف ہے - زبان ترکی - عربی فارسی اور علوم دینی حدیث و فقہ سے بخوبی واقف ہے اور مدرس قانون اسلامبول مین زیر تعلیم ہے -

مین نے کہا "اس مین شک نہین کہ ایک گروہ قتل پر آمادہ رہتا ہے"

آقائے تقی زادہ اور سعید ابو الفتوح نے کہا کہ "وہ آوارہ اور بدمعاش مین کسی حزب یا فرقے کی طرف سے مجاز نہین ہین"

قسطنطنیہ کا عجائب خانہ عتیقات

پرانی نادر چیزون کا عجائب خانہ بہمراہی سید ابو الفتوح دیکھا۔ ہر شخص سے ۱ر (بالا) داخلے کے لئے جاتے ہین۔ تصاویر قدیم۔ ظروف قدیم۔ سکہ ہائے قدیم۔ زیورات واسلحہ قدیم تابوت قدیم۔ ایسی بڑی سنگین تصویرات ہیں کہ جن کو بغیر مشین کے اوٹھانا محال ہے ان کی برابر نگون تک کئی لاکھ چیزین اس عجائب خانہ مین ہون گی۔ ان کے تفصیلی حالات لکھنا ایک سال کا کام ہے۔ اسپریا (سریانی) یونانی رومی۔ فونیشیا کے عربون کی اشیاء اور بعض چیزین جو ایران سے لائی گئین (الگ اسلامی حصے مین) یہ سب موجود ہین۔ عجائب خانہ کی الماریون کے سامنے محض ہم ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک طرف گذر گئے اور دوسری طرف کی الماریون کے سامنے کو لوٹ گئے یہہ چکر دو میل سے کم کا نہ ہوگا اور ایک گھنٹہ سے زیادہ محض سامنے آہستہ آہستہ گذر جانے مین صرف ہوا۔ عمارت بھی بہت بڑی ہے اور متعدد کمرے اوس کے اندر ہین۔

اس عجائب خانہ سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بت تراشی۔ سنگتراشی۔ ظروف سازی واسلحہ سازی از آہن۔ جو سب چیزین بابل اور شہرون کے کھودنے سے نکلی ہین ان مین قدیم قومون نے کسقدر ترقی کی تھی۔ اور زمانہ کتنے رنگ بدل چکا ہے۔ جو شخص قسطنطنیہ آوے لازم ہے کہ یہہ عجائب خانہ جسکو یہان میوزی کہتے ہین ضرور دیکھے۔ بعض حصون کی تصویرین کتاب کی شکل مین مطبوعہ تھین اور حالات بھی فرانسیسی مین درج تھے سو جگہہ مین سے کہین ایک جگہہ ترکی نام بھی درج ہوگا۔ اکثر چیزون پر فرانسیسی مین مختصر حالات لکھے تھے کہین کہین ترکی مین بھی۔ وجہ ظاہر ہے کہ ترک اسکو بہت کم دیکھتے ہین۔ اجنبی اکثر دیکھتے ہین اور فہرست وغیرہ بنانے کا سب کام عیسائیون کے سپرد ہے۔ حفاظت مسلمان سپاہی کرتے ہین۔

سلطان عبد الحمید خان معزول

شہر مین سلطان معزول کی تصاویر کہین آویزان معلوم نہین ہوئین۔ البتہ البم مین

اپنی قوم سے امداد نہ لوں غیروں سے طلب امداد مناسب نہیں - دوسرے قسطنطنیہ کی سردی دیکھکر اندیشہ ہو کہ لندن وغیو یارک مین بھی یہی حالت رہی تو بیمار ہو جاؤن گا -

جہاز کی تلاش

کوئی زباندان نہ ملا - یہان کے کالج کے طلبا رہین سے ہوٹل کے قہوہ خانہ مین ایک عربی النسل مصری طالب علم سے پوچھا کہ بیروت جانے والے جہاز کی تاریخ کیا ہے ؟ - وہ میجاز مع اپنے دوست کے ترشیع کی حالت مین جہاز ونکلے یجنیٹون کے پاس لیگیا - معلوم ہوا کہ دوشنبہ کو ایک جہاز جاتا ہے اور ایک کل جاتا ہے مگر اوس مین سب جگہ بھر گئی ہے - بطور خاص درجہ اول مین جگہ لین تو اس ۳ دن کے سفر جہاز کے لئے ایکسو دس ۱۱۰ روپیہ دیئے جاوین - ریل سے بھی راستہ ہے - مگر حلب کے بعد ایک دو دن گاڑی مین جانا پڑتا ہے تب دمشق تک پہونچینگے اور ۸ دن لگتے ہین - اسلئے کوئی بات طے نہ کی -

ملاقات ثانی با تقی زادہ

کل مین نے جناب تقی زادہ سے وعدہ کیا تھا کہ دو ساعت بعد دو ظہر ملاقات کرون گا - مگر بوجہ ترشح وسردی ورفیق کے نہ آنے کے نہ جا سکا - ما بعد اونھون نے پیغام بھیجا کہ منتظر ہین - عصر کے بعد گیا اور پھر چند مسا ملات مین طولانی گفتگو ہوئی - فرقہ ڈماکراٹ کے اس مسئلہ کے کہ روحانی اور سیاسی قوتین کو بالکل جدا کیا جاوے اونھون نے اول یہہ معنی بیان کیے کہ انتظامی معاملات اور اجرائیات مین ملا بیجا دخل دیتے ہین اون کو روکا جاوے - مین نے قبول کیا - لیکن کہا کہ اگر اس فقرے کے وسیع معنی لئے جاوین تو یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ سلطنت کا کوئی مذہب ہونا چاہیئے - یا قانون اساسی کا یہ فقرہ کہ ”شاہ ایران کو لازم ہے کہ مسلمان اور مروج کا مذہب اثنا عشری باقی نرہے - تقی زادہ اور اون کے ایک ساتھی نے جو سابق مین ممبر پارلیمنٹ ایران تھے کہا کہ سب مذہب برابر ہین اور اس فقرہ کے صرف یہہ معنی ہین کہ ایران مین اکثریت شیعہ مذہب کی ہے اس لئے اوس وقت تک بادشاہ مسلمان ہیگا - کیا ایران کو حق نہین کہ اپنا مذہب بدلدے مین نے کہا کہ بیشک قانونی حق ایران کو حاصل ہے اور یہہ حق بھی حاصل ہے کہ اپنی گردن ہر شخص آپ کاٹ لے مگر سوال یہہ ہے کہ فرقہ ڈماکرٹ کے ذہن مین کیا خیال ہے نہ یہ اصول کہ قوائے روحانی اور سیاسی الگ الگ ہیں

اور زبان قدیم فارس سے بھی ماہر ہے - کتاب جاماسپ حکیم مین (جو مذہب زردشت کے خلفا روا ولیا مین سے ہے) اور جس کی بہت سی باتین اسلام کے متعلق بھی ہین منجملہ اون کے ایک دلچسپ فقرہ اونھون نے پڑھکر سنایا جس کو مین مسلمانون کی عبرت کے لئے یہان نقل کرتا ہون :-

"دادگرے است کہ پیمبرے از تازیان برانگیزاند و برو آئینے دہد بہین ترین آئین ہا - سوبدان آن آئین چنین آن آئین را بہم زنند اگر بہ آئین گرش نشان دہی نمی شناسد"۔

(ترجمہ) "عادل خدا ہے جو عرب مین ایک رسول کو کھڑا کریگا - اوس کو ایک قانون عطا کریگا جو سب قوانین سے اعلے و برتر ہوگا - اوس قانون (مذہب) کے پروہت اوس کو ایسا الٹ پلٹ کرین گے کہ اگر خود صاحب قانون (مذہب) کو بتایا جاوے تو وہ اوس کو شناخت نہ کریگا"۔

تقی زادہ اور راقم تقی زادہ کے متعلق راقم کی یہ رائے ہے کہ وہ ایک نیک نیت نوجوان ہے جس کا دماغ تاریخ انقلاب فرانس اور تاریخ بیداری یوروپ پڑھتے پڑھتے واقفات اور اصول اسلام سمجھنے سے قاصر ہوگیا ہے میرا خیال اوس کے مذہب کی نسبت یہ ہے کہ غالباً وہ بہائی نہین ہے اگرچہ امکان ہے کہ طبعی مذہب ضرور ہے مجھ سے اونھون نے کہا کہ آپ کی رائے وہی ہے جو بعض بڑے مسلمان مصلحین مثل شیخ جمال الدین و محمد عبدہ کے تھے کہ اسلام مین وہ سب باتین ہین جو ترقی کے لئے لازم ہین اونکین کی اشاعت کافی ہے - آپ ایک اصلاح مذہبی کی بنیاد کیون نہین ڈالتے؟ - مین نے کہا کہ اصلاح اخلاق بسبیل اسلام یہی اصلاح ہے رہا اپنے نام سے فرقہ قائم کرنا نہ مین اس کو جائز سمجھتا ہون نہ اس قابل ہون البتہ ایک انجمن اخلاقی اصلاح کی غرض سے قائم کرنا چاہتا ہون

پنجشنبہ - ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء قسطنطنیہ - ہوٹل مسرت

امریکہ کا سفر ملتوی آج سخت سردی رہی اور دن بھر ترشح رہا - مین نے کل یوروپ و امریکہ جانے کے لئے سامان خرید لیا تھا یعنی اس سفر کے لائق صندوق و بوٹ وغیرہ - اور شاید آج روانہ ہوجاتا - مگر یکایک دو وجہ سے خیال بدل گیا - اول یہہ کہ جس اسلامی کام کے لئے مین امداد چاہتا ہون جب تک پہلے وہ قائم نہ ہوجاوے اور خود

ہرگز مربوط نہیں بلکہ اون کا مضحکہ کرتا ہے - میں اس آخری رائے کو اس لئے قبول کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ ہمیشہ معاشرت دیکھتے ہیں وہ بہتر واقف ہوتے ہیں -

تضییع وقت اسلامبول میں — میں متاسفانہ دیکھتا ہوں کہ ہمارے ہوٹل کے شاندار قہوہ خانے میں اور دیگر ہوٹلوں میں ایک بات یعنی اخبار بینی کے سوا جس کا شوق یہاں بہت ہے وہی کیفیت تضییع اوقات کی ہے جو طہران میں ہے[1] - سیکڑوں ہزاروں آدمیوں کو اور کچھ کام بجز شطرنج و گنجفے کے معلوم نہیں ہوتا - بعض لوگ جو کلاہ ترکی کے گرد مختصر سفید عمامہ مدور رکھتے ہیں جو علامات مشایخ و علما کی ہے وہ بھی اسی میں مبتلا ہیں - البتہ ایک بات یہاں قابل تعریف ہے یعنی بلحاظ شہر کی وسیع آبادی کے جو ایک ملین سے زیادہ بیان کی جاتی ہے - فقرا اور سائلوں کی تعداد سڑکوں پر بہت کم معلوم ہوتی ہے -

مسئلہ طرابلس الغرب و باہمی اختلاف — شہر ٹریپولی پر کئی دن سے اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے جنگ خشکی میں جاری ہے - مگر دولت عثمانیہ کچھ نہیں کر سکتی - میں نے تین دن ہوئے وزیر اعظم کے نام ایک خط انگریزی میں روانہ کیا تھا کہ آپ کو چاہیے کہ مسلمانان عالم کے جو نائب موجود ہیں اون کا جلسہ کر کے تمام مسلمانان عالم کی تجارت اٹلی سے بند کرا دیجیے اور اہل طرابلس کو حکم دیجیے کہ وہ اٹلی کو بالکل بائیکاٹ کریں کسی قسم کی امداد انتظام میں نہ دیں - میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ آپ فوج نہیں بھیج سکتے - روپیہ بذریعہ خبر صومالی لینڈ اور سوڈان میں بھیجکر ملا کی مدد سے اٹلی کے علاقے پر تاخت کریں اور یہ بات مشکل نہ ہوگی" - مگر افسوس ہے کہ اس پر عمل نہ ہوا یا نہ ہو سکا ورنہ صلح کے وقت بہت اچھا سوادہ اٹلی والوں کو دیکر طرابلس کو بچا سکتے تھے - مگر یہاں آجکل عرفی (فوجی) حکومت ہے - اس سے خوف ہے کہ مسلمانوں میں جوش پیدا نہ ہو - اعلانات و اشتہارات شایع کرنے کی اجازت بھی لے لی گئی ہے - سلطنت میں خوف ہے کہ مسلمان یہاں کے [illegible] قتل نہ کریں خود مسلمانوں کو دباتی ہے حتے کہ اخباروں نے زور دیا کہ اٹلی کے باشندوں کو ملک سے نکال دیا جاوے - تاجروں نے اون سے لین دین بند کر دیا - سفیر جرمن سے [illegible] ملاقات کر کے کہا کہ یورپ پر ترکی کے حق

[1] مصنف کو یہ لکھنا کافی ہے کہ تمام دیگر ممالک و بندرگاہوں میں ہندوستان سے بھی زیادہ تضییع اوقات کی عادت ہے - ۱۲ (مصنف)

آپ لوگون نے کہان سے یہہ خیال لیا ہے؟- آقاے تقی زادہ نے کہا کہ غرورت با ایران نے ہم کو یہہ خیال بت بانہ مجکو معلوم نہ تھا کہ بہائیون کا یہ عقیدہ ہے- اس کے بعد مین نے یہہ دریافت کیا کہ یہہ مواد جو قانون اساسی مین ہے کہ خلاف شریعت کوئی قانون پاس نہ ہونا چاہیئے- اس کی بابت آپکا کیا خیال ہے؟ ادھون نے کہا کہ اس مین کسیقدر ترمیم کی ضرورت ہے- مگر جو لوگ اسلام خواہ ہین اور جو لوگ آزادی خواہ ہین ممکن ہے کہ دونون متفق ہو جاوین اور جبتک مذہب اسلام یا شیعیہ کو اکثریت ہے شیعیت کے موافق قانون ہونا چاہیئے-

میرے خیالات کو اوتھون نے دریافت کیا- مین نے کہا کہ ایک ایسی انجمن قایم کرنا چاہتا ہون جو ایک طرف اخلاقی حالت درست کرے اور دوسری طرف اسلام کو ہنود کی سب قومون اور بدھوون مین شایع کرے کیونکہ ایران مین اسلام کمزور ہوتا جاتا ہے- اودھون نے کہا خود مرکز یعنی نجف یا کاظمین ایسے علما رطیار کرنے کی سعی کیون نہین کرتے جو علوم جدید سے واقف ہون- موجودہ مجتہدین کے بعد جو لوگ ہین وہ جدید خیالات کے بہت زیادہ خلاف ہین-

مین نے بہائیون کی تعداد کی بابت سوال کیا- اودھون نے کہا اون کی تعداد مجھے معلوم نہین طہران مین مین نے ایک کو بھی نہین دیکھا!!- تبریز مین ۳ – ۴ آدمیون کو سُنا ہے- مین نے کہا تعجب ہے کہ آپ سیاسیات مین دخل ہوکر اس فرقہ کی تعداد سے ناواقف ہین- میرے اندازہ مین پچاس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان ہون گے- تقی زادہ نے کہا کہ خود بہائی پانچ ملین بعض دو ملین کہتے ہین مگر تعداد ایک لاکھ ضرور ہوگی- بعض دیہات وقصبا مین کُل بہائی ہین-

مین نے سمجھا تہا کہ ڈاکٹر یٹ اسلام کے لئے کچھ کام کرین- مگر تقی زادہ نے کہا وہ سیاسی فرقہ ہے جس طرح مثلاً مصور کو اوس کے مذہب سے سوال کرنا یا اوس کو مذہب کے موافق یا خلاف سمجھنا ٹھیک نہین ایسی ڈیماکریٹ مین مجکو آج تقی زادہ کے طبیعی ہونے مین بھی شُبہہ پیدا ہوا اور بابیت کا کسیقدر اندیشہ ہوا- کیونکہ وہ ایک ایسے زمانے کا منتظر ہے کہ ایران کا مذہب اسلام نہ رہے- مگر سید ابوالفتوح کہتے ہین کہ وہ لاابالی ہے اور بہائیون سے

کہ ۱۵۷ فرانک سے کم نہین لیتے - اور کہا کہ اگر چار دن بعد جاوٗ گے تو جہاز ٹھیرتا ہوا آٹھ دن مین پہونچے گا -
روپیہ پورانہ تھا ہنڈی تھی - مگر بیروت مین لینی منظور تھی - آخر منو نے کا ایک طلائی تومان دیا - دلاّل نے اپنا
کمیشن ۵ فرانک (ع۳) بظاہر معاف کیا - مین نے اپنا ایک آہنی صندوق جو زائد تھا - کیونکہ سفر یوروپ کی
نسبت سے دوسرا صندوق خریدا تھا اوس کو ہدیۃً دیا - دلاّل موصوف روپیہ یعنی ۷ اشرفیان فرانسیسی اور
اور ۳ مجیدی لیکر گیا - اُمید ہے کہ صبح کو ٹکٹ لاوے - مگر لطف یہہ ہے کہ اب اسقدر خرچ باقی ہے کہ منو نہ کے ایرانی
سکے کو اگر عثمانی سکہ کر لیا جاوے تو بیروت سے اُترکر حمّال کا کرایہ بمشکل ادا ہو سکتا ہے - اور چاء جہاز مین خرچ ینی
محال ہو گی - مگر سفر زیارت نبی مین سب مشکل سہل ہے - ؎

من کہ ملول بودمے از نفسِ فرشتگان   قال و مقالِ عالمے می کشم از برائے تو

[۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - روز جمعہ از اسلامبول در جہاز]

ٹکٹ مل گیا مگر کس طرح؟

آج کئی گھنٹہ انتظار کے بعد دلاّل حاجی آیا کہ آپ مجکو بُرا کہین یا بھلا مگر مین نے ایک کام کیا - یعنی
تیسرے درجہ کا ٹکٹ لے لیا ہے - کیونکہ درجہ اوّل کی قیمت ۱۶۸ فرانک کر دی گئی ہے - تیسرے درجہ کے ٹکٹ کی قیمت
اصلی (۳۰) فرانک ہے مگر اس اسلامی حکومت مین بھی بدمعاشون اور حیلہ بازون کا ایک گروہ ہے جو فرانسیس
کمپنی کے جہاز کے کل ٹکٹ شروع مین خرید لیتے ہین اور پھر ۸۰ فرانک کو بیچتے ہین - میرے ہاتھ سو فرانک (للعہ)
روپیہ مین ایک دوسرے مالک نے فروخت کیا - یہان تک تو ٹھیک تھا کہ درجہ سویم کا ٹکٹ تگنی قیمت کے قریب بکتا
ہے - مگر ایک اشرفی زائد ہماری دلاّل نے براہِ دوستی خود رکھی یا دوسرے کو دی - بہر حال یہہ اون کی اسلامی ہمدردی
تھی جسکا شکریہ ادا کیا -

اس وقت یہہ سُنکر کہ مین جا رہا ہون تقی زادہ ملاقات کو آئے - مجکو تقی زادہ جیسے فہیم اور نیک طبیعت لوگون
کو دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ باوجود دینی تعلیم پانے کے رسمی اسلام سے گریزان ہین اور اس کی وجہ یہہ ہے کہ
اپنے مُلاؤن کی زبردستی اور مظالم اور خود غرضی مدت تک دیکھ چکے ہین اور اسلام کے نام سے کیا کیا کرتے ہین - مین نام

کا ضمن اثر ہوا ہے- اہل اٹلی کو نکال دیا گیا تو وہ اثر کم ہو جاوے گا- اون کو رہنے دیا جاوے- چنانچہ حکم اخراج (جو زمانہ جنگ مین لازمی ہے کہ خبرین دشمن کو نہ پہونچین) ملتوی کر دیا گیا-

حقی پاشا صدر اعظم سابق نے باوجود متواتر اطلاعون کے جرمنی کے مشورہ اور دوستی کے بھروسے پر کافی افواج ٹریپولی مین نہ بھیجین- جسقدر پہلے وزراء نے بھیجی تھین یا ملک مین فوج بموجب قاعدہ اختیاری تھی وہی رہی بلکہ یمن اور البانیا کی جنگ کیلئے فوجین نکال کر وہ ملک گویا خالی کر دیا- نتیجہ یہہ ہوا کہ یہہ روز بد دیکھنا نصیب ہوا-

یہ بتانا بیموقع نہین کہ یہہ وزیر اعظم تین سال قبل سفیر اطالیہ مین تھا- لہذا عام یہہ قوم خیانت کا شبہ کرتی ہی- مسلمانان ہندوستان یعنی اہل مدراس- بمبئی- لاہور کے جلسون کے تار روز چھپتے رہتے ہین اسی طرح مین وغیرہ سے ہمدردی کے تار آتے ہین- مگر بحری قوت کے بغیر کیا ہو سکتا ہے- بیس دن ہوئے جنگ شروع ہوئی مگر ابتک وزارت کامل طور پر تشکیل نہین ہوئی- باہم پارٹیون مین نزاع ہے- لندن کے مسلمانون نے تار دیا ہے کہ دوست مغموم اور دشمن خوش ہین- یہ موقع ہے کہ آپس مین اتفاق کرین- کل یہہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اخبارون کو اختیار نہ ہو کہ وزرا کے کامون پر منفرداً یا مشترکاً اعتراض کر سکین- یعنی جب تک فوجی قانون ہے ایسا ہی قاعدہ رہے- چند ممبران پارلیمنٹ گئے اور وزیر اعظم پر اعتراض کیا- آخر یہہ تجویز نامنظور ہوئی- مگر اب بھی چھوٹے اعلان و اشتہارات چھاپنے کی ممانعت ہے-

[۱۲ر اکتوبر سنہ۱۹۱۱ء]

تلاش جہاز | آج تمام دن جہاز دن کی تلاش مین گذرا- معلوم ہوا کہ اگر کل روانگی نہ ہوئی تو پھر ایک ہفتہ اور قیام کرنا پڑیگا- اور کل صرف درجہ اوّل مین ٹکٹ باقی ہے جس کا کرایہ زیادہ طلب کیا گیا- اسقدر روپیہ بجٹ مین نہین ہے- صرف ۳ دن کا یہ سفر ہے- آخر مین نے کہا کہ اگر درجہ دوئم کا کرایہ لـ۵۰ روپیہ لین اور ٹکٹ دین تو مین راضی ہون- ایجنٹ مرزا زین العابدین نے کہا کہ روپیہ لائیے شاید کپتان کو راضی کر سکون- دو دفعہ دو میل پر یو غلی دفتر ٹامس کوک اینڈ کو مین بذریعہ ٹنل غلاطہ اور ٹنل ریلوے گیا- جس سے راستہ کھولکر ایکبار خود پہاڑ کے اوپر چڑھنا پڑا جس کے نیچے ٹنل جاتی ہے- بہر حال روپیہ لایا اور دلال کو دیا- قریب غروب کے دلال نے جواب دیا

کا کھانا ان ہوٹلون مین کھا سکتا ہے اور میوہ وغیرہ بھی چاہیے تو ۴۰ - ۵۰ روپیہ ماہوار مین مل سکتا ہے -

ملازمان ہوٹل کا انعام بعد تجربے کے مین کہہ سکتا ہون کہ ہوٹل مسرت کے ملازمون کو مین نے چور نہین پایا اور کام کے لئے بھی وہ ہر وقت آمادہ رہتے ہین - ہر کمرے کے سامنے ایک بٹن لگا رہتا ہے اوس کو دبانے سے دفتر مین جو منزل ادنی مین دروازے کے پاس ہی خبر ہو جاتی ہے وہ ٹیلیفون کے ذریعہ سے اوس منزل کے ملازم کا جسکا کمرہ جدا ہوتا ہے خبر کرتا ہے کہ کمرہ نمبر فلان مین تم کو طلب کرتے ہین - ملازم ایک منٹ کے اندر پہونچ جاتا ہے - کام کرنے سے انکار نہین کرتا - میرے کمرے مین اس ۸ دن کے قیام مین مختلف اوقات پر ۳ آدمی دو رومی عیسائی اور ایک مسلمان کام کرتے رہے اور خط ڈاک مین ڈالتے رہے چلتے وقت ہر ایک کو مین نے بموجب دستور صرف ایک ایک قرش دیا اور اُنھون نے شکریہ کیسا تھ لے لیا -

رخصت اور سید ابوالفتوح آفندی میرے دوست سید ابوالفتوح جو یہان قانون بین الاقوام کی تعلیم پاتے ہین اور خود بھی تعلیم دیتے ہین اون کو کل مین نے بطور یادگار ایک تحفہ دینا چاہا - حالانکہ اونھون نے ۵ دن تک ۳ - ۴ گھنٹے روز میرے لئے خرچ کئے - مگر باوجود اصرار تحفہ لینے سے انکار کیا - بلکہ ان چیزون کو اپنی طرف سے میرے بچے کے لئے دیدیا - اس سفر مین بیغرض ہمدرد بہر جوتھے شخص ملے - جہاز مین ایسا ہجوم الناس ہے کہ چلنا دشوار تھا - مگر تلاش کر کے میرے پاس پہونچے - مین نے اون کا شکریہ ادا کیا - مجھے اُمید ہے کہ بعد تکمیل تعلیم یہ اپنے ملک کے اچھے خادم ثابت ہون گے -

[۱۴ اکتوبر ۱۹۱۱ء - جہاز سینی گال در راہ بیروت]

رفیقان جہاز میری کابک مین ایک صاحب سید علی بیگ مین جو مرحوم وزیر بخارا کے داماد ہین اور اوس وزیر کے دست راست تھے - وزیر موجودہ جو ایک سال سے معزول ہین اون کے زمانے مین فوج کے ایک حصہ کے سردار تھے - پوتے سال ہوئے عشرہ کے دن بخارا کے سنی و شیعہ مین فساد ہوا - اوس کے بعد بخارا کے ترکمانون نے روس سے اُن کی شکایت کی حالانکہ سید علی کو شیعون کے محلہ مین امیر نے اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ باہر نکلکر بلوہ نہ بڑھائین - امیر بخارا نے

لینا نہین چاہتا۔ مگر معتبر ذریعے سے جو کچھ مجکو بعض مشہور اکابر شرط خواہ منتسبہ علما طہران کے خانگی خلاق معلوم ہوئے اون کی بابت بس اتنا کہنا کافی ہے کہ "چور کی مان گھٹلے مین سر دے اور روے"

العرض اظہار کے قابل حالات نہین ہین اس لئے مین افسوس کے ساتھ لا مذہبی کے اصلی بانیون کو ملزم قرار دیتا ہون۔

جہاز کی حالت

ہمارا جہاز "سینی گال" بعد عصر روانہ ہونے والا تھا۔ مین ۹ ½ بجے دلّال کے تقاضے سے جہاز آیا۔ جہاز بہت بڑا ہے اور علاوہ درجہ اوّل و دوم کے درجہ سوم مین دو منزلہ کابکین جانورون کی سی بنی ہوئی ہین اور خالی جگہ کہین بھی نظر نہ آئی۔ راستہ چھپنین کا بکین سب پر تھین۔ ایک کابک مین ۴-۵ آدمی تھے اوس کے مقیم ایرانی خادم سے ہمارے دلّال نے کچھ کہا کہ اوس کا ہم وطن تھا اور اُس پر اُنے اپنے یہان جگہ دیدی۔ ورنہ سخت دقّت ہوتی۔ اوس کے مالک ابتک نہین آئے تھے۔ حاجیون کو اسقدر تکلیف ہے اور اس کثرت سے روپیہ اون سے لیتے ہین کہ کوئی چیز مثل اس نظارہ کے مسلمانون کی نا قابلیت کا ثبوت نہین کہ ہر سال بیشمار مسلمان ہر ملک سے روانہ ہوتے ہین۔ مگر یہ قوم ایسے کام کو بھی انجام نہین دیسکتی جس مین اون کا اپنا آرام۔ مالی فائدہ اور ثواب آخرت بھی ہے۔ جہاز کثیف اور بیت الخلا قابل نفرت۔

اسلامبول کی صفائی و خوراک

اسلامبول کی غلاظت۔ کتون کی کثرت وغیرہ کے جو قصے سیاحان یوروپ بکثرت لکھا کرتے تھے۔ مین نے ۴-۵ میل کے چکر مین خواہ ایوب سلطان کے قصبے مین کہین یہ حالت نہ پائی۔ بلکہ غیر معمولی عمدہ صفائی دیکھی۔ اور یوروپین روس کے جنوبی مشہور شہر اوڈیسہ سے کمتر صفائی نہ تھی۔ بلکہ بڑے بازار اور راستے زیادہ صاف تھے۔ لوکنڈون مین کھانے بہت صاف طور پر فروخت ہوتے ہین ایک فہرست میز پر لکھکر رکھدیتے ہین ہر کھانے کی قیمت مقابل مین لکھی ہوتی ہے جس کھانے کو حکم دیا جاتا ہے مہیا کرتے ہین اور مابعد قیمت کی میزان کرکے قیمت لیتے ہین۔ پانی عمدہ اور صاف بند لوٹون مین ہوتا ہے جو سپید شیشون مین بھر کر سامنے رکھدیتے ہین۔ ایک شخص نے ۳۰ روپیہ ماہوار مین دو وقت اعلیٰ درجے

دو کروڑ روپیہ (چودہ ملین منات) آمدنی ہونی چاہیئے۔ میرے ساتھی کہتے ہین کہ وہان ٹیکس لینے کا قاعدہ نہین تاجرون اور زمینداروں پر حکماً ایک رقم مقرر کر دیتے ہین اور وہ دینی پڑتی ہے۔ خواہ تجار تباہ ہون یا باقی رہین علاوہ بخارا کے اوس سے ایک کمتر اسلامی ریاست خیوا بھی روس کے ماتحت ہے۔ باقی ترکستان سب براہ راست روس کے ماتحت ہے۔

[شنبہ۔ جہاز سینی گال۔ تاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۱ع]

ہمارے جہاز مین زیادہ تر بخارا و ترکستان۔ کاکیشیا اور کسیفدر یورپین ٹرکی کے لوگ ہین جو حج کو جاتے ہین جہاز کے ملازم فرانسیسی ہین اور برخلاف روسیون اور عثمانیون کے عموماً مسخرے اور بے تہذیب اور سخت ہین۔ میرے ساتھی خوش قسمتی سے ایسے ملے ہین کہ یہان بھی میرا سب کام کرتے ہین۔ یہان تک کہ او کفین کا آدمی کھانا پکاتا ہی اس تمام سفر مین ابتک کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے ہر جگہ میری ناواقفیت تیاری طعام اور مستخدم نہ لانیکا معاوضہ نہ کر دیا ہو۔

ہمارے برابر کے درجے مین ایک لڑکا مثل نوجوان ترکون کے لباس تمدن (فرنگی لباس) پہنے ہے اور مدینہ کا رہنے والا اور حاجیون کا دلیل یعنی دلال ہے۔ غالباً اسی ارادہ سے قسطنطنیہ سے آیا ہی کہ بہت سے حاجیون کو یہان سے لیجاوے اور مدینہ منورہ مین اون کو ٹھیرا کر روانگی مکہ کا انتظام کرے۔

ایک یہودی عورت بالکل بے حجاب اور بے تکلف ایک یہودی مرد کے ساتھ ہے۔

اخلاق بد بعض حاجیون کے اخلاق قدرتی طور پر اعلےٰ درجہ کے نہین۔ کئی سو آدمیون کے لئے پانی کا ایک نل لگا ہوا ہے جس مین تھوڑا تھوڑا پانی آتا ہے۔ کئی دفعہ جھگڑا ہو چکا ہی عام لوگ انصاف کیساتھ ایک دوسرے کے ساتھ سلوک نہین کرتے۔

ترکی فارسی گانا ہمارے ساتھی فارسی شعر اور غزلین اسقدر عمدہ لہجے اور نغمے مین پڑھتے ہین کہ مین نے ابتک ایسا عمدہ لہجہ نہین سُنا۔ جب اون کے ترکی اشعار یہ بدنی لڑکا گاتا ہے جسکے آخر مین سلطان رشاد کے لئے دعا ہوتی

مابعد اس حیلے سے کہ ہماری جان کی حفاظت منظور ہے ایک گانؤن مین اون کو رہنے کا حکم دیا - وہ امیر مرگیا - اب اوس کے بیٹے نے ان کو تین گانؤن مین سے کسی ایک مین رہنے یا حج کو جانے کی اجازت دی - اب اپنے نوجوان فرزند سید محمد نواسہ وزیر سابق اور اپنے رفیق مرزا غلام رضا کے ساتھ حج کو جارہے ہین - بہت نمازی اور باوضع شخص ہین - کسی نے اون سے کہا کہ تم نے مشہد مین ایک ہزار تومان خرچ کیئے - اب اس درجے مین کیون بیٹھے ہو؟ اونھون نے کہا کہ وہان روپیہ مسلمانون کو پہونچتا تھا یہان فرانس کے نامسلمانون کو کیون دون ؟- ان کا ارادہ تھا کہ ایران مین ملازمت تلاش کرین - اور صرف مشہد مقدس مین رہنے کے بعد کہتے ہین کہ "مین نے کہا کہ صد رحمت بر بخارا سے ما" چنانچہ بخارا واپس گئے - اب چاہتے ہین کہ بعد حج و زیارات کابل مین امیر کے پاس جاکر طلب ملازمت کرین -

فساد بخارا کے حالات - بخارا کے افسوسناک فساد کی بنیاد صرف اسقدر نکلی کہ عاشورا کے دن وہان کے شیعہ (جا ایرانی الاصل ہین) اور منجملہ دو لاکھ آبادی کے پندرہ ہزار کی تعداد مین ہین بازارون کے اندر ماتم کرتے ہوئے جارہے تھے ایک ترکمان طالب علم اون کو دیکھکر ہنسنے لگا - عزادارون نے اوسکے دو تین تھپڑ مارے - اسپر دیگر لوگ آگئے اور طرفین سے دو دن تک بلوے رہے - ڈیڑھ سو آدمی قتل ہوگئے - وزیر بخارا جو شیعہ تھا معزول ہوا اور روس کا تسلط بخارا مین اور بھی زیادہ ہوگیا - اکثر مسلمانون کی جہالت ہے کہ ایک دوسرے کا خون بہانے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہین جس کی یہ ایک ادنے مثال ہے -

ریاست بخارا کی پالیٹکل کیفیت - امیر بخارا کا نام امیر عالم ہے - وہان اُن کو امیر المومنین کا خطاب خطبون مین دیتے ہین - یہ امیر بالکل روس کے حکم مین ہیں اور اندرونی معاملات مین روس کا کونسل اور گورنر ترکستان جس طرح چاہے مداخلت کرسکتا ہے - بخارا کی رعایا کی تعداد (ان لوگون کی اطلاع کے بموجب) بقدر بیس۳ لاکھ اور رقبہ دس ہزار میل اور فوج بارہ ہزار مشہور ہے - مگر واقعی باقاعدہ اور بے قاعدہ ملاکر آٹھ ہزار - چالیس سال پہلے ۷۵ لاکھ آبادی تھی اب ۲۵ لاکھ روس کے ماتحت ہوگئی ہے - آمدنی کا تخمینہ $6\frac{1}{2}$ کروڑ روپیہ جو اونھون نے بتایا ہے میرے نزدیک صحیح نہین - اگرچہ ملک کو وہ بہت زرخیز بتاتے ہین اور مختلف ابواب کی آمدنی ظاہر کرتے ہین مگر میرے خیال مین

شکست قیمتِ یاقوت راعقیقِ لبت	بہ پیشِ زُلفِ تو ناچیز گشتہ مُشکِ ختن
بہ محفلے کہ کلامت گہر فشان گردد	شکستہ عقلِ تو عقل و خرد بود الکن
مریز کوئے خود ای گُل تو رہ رقیبان را	ہزار حیف کہ گلشن بود بزاغ و زغن
بنوش بادۂ گلرنگ و چہرہ گلگون کن	نشین بمجلس و طرفِ کُلاہ زر بشکن
بجور و ظُلم مکن خو ستمگرا کہ ہنوز	نرفت از لبِ جانان پرورِ تو بوئے لبن
بسا دل نطقِ دم افزا تو بر مسیحا دم	بغصہ عُمر دگر بخش تو ز چاہِ ذقن

{ دوشنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء - جہاز سینی گال براہ بیروت }

جنگ کی وجہ سے ہماری زحمت

اس جہاز پر اسقدر ہجوم کی علت آج معلوم ہوئی۔ سلطنت عثمانیہ کے جہاز کرایہ مُنا سب لیکر حاجیون کو لیجایا کرتے تھے لیکن اس دفعہ اٹلی کے جہازون کے خوف سے وہ حرکت نہ کر سکے اور اس فرانسیسی جہاز مین تنگنا ہجوم ہوگیا - حالت یہہ ہے کہ کوئی صندوق اسباب کا ایسا نہین - کوئی رسا جہاز کا پڑا ہوا نہین جہان حاجی غریب بیٹھا ہو - گھاس جو جانورون کے لئے رکھی ہوئی ہے جب کم ہوتی ہے تو بعض آدمیون کو لیٹنے کے لئے جگہہ ملتی ہے - غلاظت اسقدر ہے کہ اگرچہ ہم کا بک نما کمرے مین ہین مگر ناپاک چھڑا جو آمد و رفت کی وجہ سے باہر ہوگیا ہے اوس کی بوندین برابر آتی رہتی ہین - یہان تک کہ مین نے وضو بند کر کے اس جہاز پر تیمم سے نماز شروع کردی - ایک اور تکلیف جو ہم کو اس جنگ کی وجہ سے ہوئی وہ یہہ ہے کہ بجائے دو دن اور تین شب کے جہاز چار دن اور چار شب مین پہونچے گا - کیونکہ شب دویم و سویم راستے مین قیام کیا - روشنی کے مینار بحکم دولت عثمانیہ سب خاموش کر دئے گئے ہین -

سلطان رشاد کی شرافت و غیرت

مشہور ہے اور مین نے پرسون اسلامبول مین بھی سُنا تھا کہ سلطان رشاد الملقب بہ محمد خامس نے وزراء سے کہدیا ہے کہ اگر تم نے طرابلس الغرب (ٹریپولی) کے بچانیکی کوئی فکر نہ کی اور اوس کو محفوظ نہ رکھا تو مجھکو یہ سلطنت منظور نہین ہین استعفا دیدون گا - تم کسی دوسرے سلطان کو منتخب

[جہاز سینی گال - براہ بیروت - یکشنبہ ۱۵ راکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع]

رات بھر جہاز ایک مشہور بندرگاہ ازمیر نامی کے کنارے کھڑا رہا - بارش آئی اور بیچارے مسافر جو چھت پر تھے سخت اذیت میں رہے - رات کو تمام مکانات ازمیر روشن تھے - شاید یوم ولادت سلطان کی وجہ سے ایسا کیا گیا تھا - کنارے کا نظارہ نہایت خوبصورت تھا - ایک تارپیڈو کشتی عثمانی بھی رات کو گذری - غالباً اس تلاش میں جا رہی ہے کہ اطالیہ کا کوئی جنگی جہاز غرق کرکے اٹلی کی زیادتی کا قدرے انتقام لے - یہاں کی حالت موسم عجیب ہے - ہوا بالکل گرم ہے اور حبس ہو گیا ہے - دوسرا لباس پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے اور جب بوندیں پڑنے لگتی ہیں تو سردی ہو جاتی ہے -

کتاب قلمی نظم ہای فارسی و کلام ابن یمین

ہمارے رفیق مرزا رضا میرآخور کے پاس ایک خوشخط قلمی کتاب منظوم بطور کشکول کے ہے جس میں مختلف شعرا کی غزلوں اور مخمسوں کا انتخاب ہے - اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخارا میں کس قدر فارسی شاعر ایرانی نژاد حال میں گذرے ہیں - میں نمونے کے طور پر ایک غزل ابن یمین مشہور رباعی گو کی نقل کرتا ہوں

روز محشر عاشقان را با قیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست
از سر کویش اگر سوی بہشتم می برند	پای ننہم گر در آنجا وعدۂ دیدار نیست
آرزوی جان من در بر دلم وصل اوست	جز وصال او بما چیزی دگر در کار نیست
ہر طرف ہر سو کہ می بینم بسوی این و آن	غیر از دلدار ما چیزی دگر در کار نیست
سالہا ابن یمین در بستر خود خفتہ است	ای طبیبا گوشۂ ابرو بہ این بیمار نیست

بخارا کا شاہزادہ اور فارسی شاعری

نیز بخارا کے شاعروں میں سے حیا کا کلام لکھتا ہوں - یہ امیر بخارا حالیہ کا چچا تھا اور اسکو مرے پچیس تیس سال گذرے ہیں -

سمن عذار و صنوبر قدی و غنچہ دہن	کرشمہ سازی و عاشق کشی و سیمین تن
نزادہ مادر ایام چون تو ماہ وشی	ندیدہ دیدۂ دوران بعاشقی چون من

ڈاکٹر نے حسب قاعدہ ڈاکٹران سلطنت عثمانیہ مرض کے پہچاننے کے لیے مسافرون کی آنکھون پر نظر ڈالی۔ اُترنے کی اجازت دی۔ یہہ مرحلہ طے ہوچکا تو اب حمالون مین جنگ شروع ہوئی اور ان لوگون نے اس گھبراہٹ مین غریب حاجیون سے چوگنے دام لیے۔ پھر دو گھنٹے انتظار کرنے پر ۱۲ بجے کے بعد زینہ چھوڑا گیا اور خدا خدا کر کے (۱۰۸) گھنٹے کے بعد اس غلیظ جہاز سے نکلے مگر سخت زحمت اور کوشش سے کیونکہ زینے پر بیقراری کے ساتھ حاجی ٹوٹتے پڑتے تھے۔

حجاج محصول سے معاف حجاج کے لیے (گمرگ) یعنی محصول چنگی نہین ہے۔ مگر اُترنے کے بعد ہم سے ایک صندوق دکھا کر زخمیان جنگ کے لیے چندہ مانگا۔ مین نے بھی بخوشی اوس مین کچھ دیا۔ ہوٹل مین آیا۔

سمندری حمام سمندری حمام مین آدھ آنہ دیکر شیرین پانی کے نل سے غسل کیا۔ بیروت کو اچھی طرح سے نہین دیکھا مگر کنارے پر عمارتین بہت شاندار ہین۔ متعدد عربی اخبار روزانہ شائع ہوتے ہین۔ شہر کی گلیون مین صفائی کم ہے۔ عیسائی زیادہ اور بافروت ہین۔

ہوٹلون مین کھانے کے دام قسطنطنیہ سے بھی ڈیوڑھے ہین۔ ایک عجیب بات یہان یہہ ہے کہ قسطنطنیہ مین ایک مجیدی کے (۱۶۰) سکے یعنی آدھ آنہ ہوتے ہین اور یہان (۱۴۰) اور ایک قرش جو دوسری جگہ ۲ر کا ہی یہان ۱ر کا ہی۔ یہان سستے لوکندے کھانے کے بہ نسبت معزز لوکندون کے زیادہ قیمت لیتے ہین اور کھانا بُرا دیتے ہین ان سے پرہیز لازم ہے۔

اخبار کا مطالعہ جس قدر بڑا اخبار طہران و قسطنطنیہ مین ار کو ملتا ہے۔ یہان بیروت مین ویسا اخبار ۔ر کو روزانہ ملتا ہے۔ چنانچہ اخبار الرای عام مین نے خریدا۔ پہلا ہی مضمون سخت پرجوش اور اسلامی تھا۔ طرابلی کے معاملے مین جنگ کی ترغیب تھی۔

سکون کا اُلٹ پھیر سکون مین یہان اور فرق پایا گیا۔ ایک تانبے کا قدیم سکہ ریال نامی ہے جو کبھی سوا قرش (۲ر) اور کبھی ڈیڑھ قرش (۳ر) مین چلتا ہے۔ مجیدی کے ۲۰ قرش ہوتے ہین اور صراف ۱۷ قرش بناتے اور دیتے ہین عثمانی سکے مثل جنس کے قیمت مین ہر جگہ گھٹتے بڑھتے رہتے ہین۔ اسی طرح خوردہ گھٹتا رہتا ہے۔ مگر بڑھتا نہین!

کرو - واقعی ایسا علانیہ جبر وہ بھی یوروپ کی اکثر سلطنتون کی خفیہ سازش سے ابتک سلطنت عثمانیہ پر اس ظاہری تہذیب و تمدن کے زمانہ مین نہ ہوا تھا - کیونکہ ٹری پولی خالص اسلامی ملک ہے - رعایا سلطان سے ناخوش نہین - ملک مین امن ہے - صرف اس بنا پر اٹلی نے فوجین وارد کی ہین کہ یہ ملک اٹلی کے لئے سود مند ہے اور بوجہ سمندر سلطنت عثمانیہ جنگ نہین کر سکتی - باوجود اس کے وزرا اور معتبرین عثمانیہ نے صرف اتنا کیا کہ اخبارون کی آزادی بند کردی شاید بعد اس کے کوئی فکر کرین - یا ملا ے سومالی کو روپیہ اور افسر دیکر اٹلی کی آبادی پر جو مشرقی افریقہ مین ہے تاخت کرین یا شیخ سنوسی کو ہمراہ کر کے جنگ کی تدبیر نکالین -

ایران و ترکستان کی عمدہ چیزین

اس سفر مین رشت (گیلان) کے چاول کھانے کا چار بار اتفاق ہوا - ہندوستان مین ایسے عمدہ چاول ملنے ناممکن ہین - نہایت خوش مزہ او خوشبو دار ہوتے ہین اور پلاؤ اور خشکہ دونون عمدہ پکتے ہین - دوسری چیز بخارا کے خربوزے ہین جو بخارائی رفیقان سفر ساتھ لائے تھے - اون کا بیان ہے کہ بخارا مین جو ہان بہت بے وقعت ہین اور عوام کے کھانے کے قابل ہین لیکن تو بھی اسقدر شیرین تھے کہ مصری کی مانند معلوم ہونے تھے تیسرا ایک حلوا بخارا کا جسکو آب نبات کہتے ہین اور سپید ہوتا ہے اور گوند بھی اوس مین ہوتا ہے ہندوستان کی سب مٹھائیون سے اور حلوا سوہن سے زیادہ لذیذ پایا گیا -

اہل بخارا کی ایک اور عادت ان لوگون کے عمل سے معلوم ہوئی یعنی کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ ہم کو اسی طرح خدا رزق دے -

{ ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء سہ شنبہ - جہاز سینی گال - براہ بیروت }

تمام دن راہ مین گذرا - رات کو بارش ہوئی - ہجوم ناکس اور کثافت سے اور اپنے کلبہ مین مجبور ہو کر بند رہنے سے سخت اذیت ہوئی

ملک شام مین داخلہ

{ ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء - چہارشنبہ - بیروت - ہوٹل عثمانی }

آج سات بجے دن کے جہاز بیروت کے پاس آ گیا - مگر دو تین گھنٹے بعد معائنہ ڈاکٹر کے بھی پیادہ ہونے کی اجازت نہ ہوئی - اول خبر تھی کہ ہم ۲ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا - ہم سب اپنا اسباب اٹھا کر بیٹھ گئے - پھر معلوم ہوا کہ قرنطینہ نہین ہے

کیونکہ نسلیں مخلوط ہوگئیں اور بدل گئی ہیں۔

مجکو بتایا گیا کہ مسلمان عورتیں ایسا پیشہ نہیں کر سکتیں اور علانیہ کریں تو مار ڈالی جائیں۔ مگر پردہ تمام فسق و فجور میں مبتلا ہیں۔ شراب بھی یہاں بکثرت پیتے ہیں۔

شہر بیروت اب رات کو اصل بیروت میں نے دیکھا۔ پولیس کی عمارت نہایت عالیشان اور مضبوط ہے۔ بازار میں تھیٹر سینما بائیسکوپ۔ ہوٹل بہت ہیں۔ شاندار عمارتیں نظر آتی ہیں۔ ایک قہوہ خانہ ایک پر فضا چمن میں واقع تھا اور بیچ میں فوارہ ایک حوض میں چھوٹتا تھا اور چاروں طرف کرسیاں پڑی تھیں۔ اوس میں میں نے اور مکہ معظمہ کے ایک نوجوان پنجابی مطوف نے جسکے باپ نے راولپنڈی سے ہجرت کی تھی چاء پی۔ اسنے مجھ سے اردو میں باتیں کرنی شروع کیں اور اسقدر میں اردو بولنے سے مجبور ہوگیا تھا کہ رات کو گھبرا کر اوٹھتے وقت کوئی اردو لفظ زبان سے نکل جاتا تھا تو ساتھی ہنسا کرتے تھے۔ اب اردو بولتے بولتے زیادہ تر فارسی اور بعض عربی فقرے منہہ سے نکل جاتے ہیں۔ کیونکہ قسطنطنیہ میں اور نیز راستے میں عربی کی مہارت بھی کرنی پڑی۔ اگر ایک سال ہندسے باہر آدمی رہے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ زبان تو نہ بھول جاویگا مگر مہارت جاتی رہیگی۔ اس لئے جو لوگ انگلستان سے آتے ہیں اور اردو بھول جاتے ہیں اوس کو تصنع پر محمول کرنا غلط ہے۔

اندر سے بھی بیروت شاندار شہر ہے۔ اور شہر کے بڑے بازار خاصے صاف ہیں۔ فٹن گاڑیاں اور ٹریم بھی چلتی ہے ریل کی مال گاڑیاں اور مسافر گاڑیاں اوس سڑک کے ایک حصے کی آہنی ریل پر چلتی ہیں جس پر لوگ اور معمولی گاڑیاں آمد و رفت رکھتی ہیں۔ جدا تار یا احاطہ نہیں ہے۔

عربی اخبار یہاں عربی روزانہ رائے عام اور مفید کے سوا البلاغ۔ لسان حال اور کئی اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ سب حقی پاشا کی وزارت کو اور خود حقی پاشا اور انجمن اتحاد و ترقی کو الزام دیتے ہیں کہ طرابلس کو فوجوں اور سامان سے خالی کر دیا گیا۔ آج تار میں خبر تھی کہ سفیر انگلستان و جرمن و فرانس نے تاکید صلح کا پیغام سلطان کو دیا ہے۔ علاوہ لاہور میں مسلمانوں نے حکومت پر ہجوم کیا کہ اٹلی کو سمجھا دے [illegible] یہ بھی خبر مشہور ہے کہ تمام مدبرین نے مثل کامل پاشا

فرصت ملنے پر ایک مہذب دولت کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

عربی اوپیرا یا رقص خانہ اگرچہ مین ایسی چیزون سے ہمیشہ علیحدہ رہا ہون نہ اس وجہ سے کہ مجکو گانا برا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ یہہ نہایت ضروری اور نیک کامون مین مخل ہوتا ہے تاہم نئی چیز سمجھکر یہان کے تھیئٹر مین گیا۔ مگر دراصل وہ یورپ کے نمونے پر اوپیرا یعنی گانے اور ناچنے کا ہال تھا۔ ہر شخص سے اوسط ۸/ ۸ر لئے گئے اور ہر گانے اور ناچ کے آخر مین گانیوالی عیسائی یا یہودی عورت گردش لگاتی ہے۔ اور ہر شخص کم از کم ایک آنہ مس (۰ر سے کچھہ زیادہ کا) اوس کو دیتا ہے۔

گانا عربی مین ہوتا ہے۔ گانے والیان مسلمان نہین ہوتین۔ البتہ ایک معزز مسلمان شامی عرب اور ایک مصری عرب تھا۔ مصری اپنے فن مین اوستاد تھا مابعد غالباً ایک یہودی عورت جو بہت سنجیدہ طور پر آخر تک بیٹھی رہی اوسنے بغداد کے لہجے مین عربی اشعار نہایت عمدہ لحن مین پڑہے جو بالکل یہہ ایک عمدہ قاری کی قرأت معلوم ہوتی تھی۔ دو یہودی یا عیسائی عورتون نے۔ یورپ۔ عربی اور ترکی طریقے سے عجیب قسم کا رقص کیا جو ہندوستان کے مقابلہ مین تیز اور شکل تھا۔ لباس بھی اگرچہ کم قیمت کا تھا مگر تھیئٹر کی وضع کا تھا۔ ایک مسلمان شامی عرب نہایت بڑا کالر لگائے فیشنیبل وضع مین بیٹھا تھا اور ستارہ بجاتا تھا۔ لباس اور وضع سے گویا وزیر خارجہ قسطنطنیہ کا اتاچی معلوم ہوتا تھا۔ مگر لباس کا شوق یہان سبکو ہے۔ مختلف قسم کے باجے چار مرد اور دو عورتین بجاتی تھین۔ جن سے صرف ایک آواز نکلتی تھی مصری مغنی نے جس کی شکل سانولی ہندوستانیون کی سی تھی اور کوٹ بھی چھوٹا انگریزی تھا۔ یا اللیل کو کوئی پچاس مرتبہ پچاس طریقے سے ادا کیا۔ ایک عرب شیخ نے آخری گانے والی پر گیلری سے قروش اور ربع مجیدی اور نیم مجیدی پھینکنی شروع کی جس سے کوئی ۵ زنجیر وپیہ وس کو مل گئے ہونگے۔ یہہ یہان خاص فیاضی سمجھی جاتی ہے۔

یہان کے یہود و عیسائی عموماً عرب ہین اور مجکو یہہ دیکھکر تعجب اور تاسف ہوتا ہے کہ زرپرستی اور ہوائے نفسانی نے اولوالعزم پیغمبرون کی اولاد کو بھی اس درجے تک پہونچا دیا۔ یا کم از کم جو منسوب بہ آل اسرائیل ہین اور کبھی خدا کی منتخب قوم اور نسل تھے فواحشات پر آمادہ کر دیا ہے۔ مگر کیا وہ پیغمبرون کی اولاد ہے؟ مجھے اس مین بہت شبہہ

اونھون نے پوچھا کہ "انت موسا وی"۔ مین نے کہا "استغفر اللہ انا مسلم" اسپر وہ نادم ہوئے۔

رعایاے انگریزی کی عزت

مین نے ہر ملک مین دیکھا ہے کہ انگریزی رعایا ہونا عزت کی بات ہے۔ اور انگریزی جاننے سے یہہ فایدہ ہوا کہ جب نے نائب کپتان سے کہا کہ شیرین پانی کہان ہے؟۔ اوس نے بتایا اوس کا نل بگڑا ہوا تھا فوراً میرے کہنے پر اوسنے درست کرنیکا حکم دیا۔ مگر جنوبی روس مین رعیت انگریزی کی کوئی پرواہ نہین کرتے۔ یہہ جہاز صرف یافا تک جاتا ہے۔ بہت صاف اور مختصر جہاز ہے۔ زائران بیت المقدس کیلئے بہت موزون ہے۔ مسافر زیادہ آگئے۔ کپتان نے مجکو اور بعض اور مسلمانون کو ایک صاف جگہ دیکر ہوا کے خوف سے پردہ ڈلوا دیا۔

{۱۰ ر اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۷ ر شوال ۱۳۲۹ھ}

حیفے کا نظارہ

رات بھر سخت ہوا رہی مگر شکر ہے کہ طبیعت برہم نہین۔ اگرچہ جہاز حرکت اور ہیجان کی حالت مین رہا صبح کو ایک دو گھنٹہ بعد از طلوع آفتاب حیفے کا بندرگاہ آیا۔ یہہ بھی مثل بیروت کے بلندی پر واقع ہے۔ اور روس اور عثمانیہ کے جسقدر شہر ابتک دیکھے یعنی یوروپ کی وضع پر بنگلون سے مرکب ہے اور تمام مکانات کے چراغ سمندر سے روشن معلوم ہوتے تھے۔ حیفے مین اس موسم پر قنصلیہ مقرر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ مصر و افریقہ کے حاجی شاید اسی راستے سے آتے ہین اور یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین۔

قسم کھانیکی عادت

ایرانیون اور عراق عربون کی طرح شام کے جو عرب ہمارے ساتھ ہین اون مین بھی قسم کھانیکی بدعادت بکثرت موجود ہے۔ بحیات النبی عام قسم ہے۔ دو شخص جو بظاہر مفلوک و مزدور تھے باتین کر رہے تھے۔ شاید فرنگیون کی برائی تھی اون مین سے ایک نے یہہ معقول فقرہ کہا مگر قسم کھا کر "باللہ العلی العظیم افکار الافرنجہ ادمع من افکار المسلمین" یعنی قسم خدا کی فرنگیون کے خیالات مسلمانون سے بڑے ہین۔

یافا

آٹھ بجے کے بعد جہاز پرنس لیوپولڈ سے اترے۔ اترتے وقت ملاحون کی جنگ سخت پریشان کرنے والی تھی ایک شخص نے سخت اصرار و جنگ کی کہ صرف میری کشتی پر تم کو جانا ہوگا۔ تم ہندی۔ ہندی میرے تابع ہین۔ میرا سردار جو کرایہ مناسب سمجھیگا لیگا۔ مین نے بالکل انکار کیا۔ دوسرے شخص سے مناسب کرایہ مقرر کرکے آیا اوس کے شریک نے

قبول وزارت سے انکار کیا۔ جب تک انجمن اتحاد و ترقی معاملات مین دخل دینا ترک نکرے۔ مگر سعید پاشا نے یہہ شرط نہ کی لہذا وہ وزیر ہوا۔ مگر اخبارات ہنستے ہین کہ سعید پاشا کی وزارت چل نسکیگی۔

ایڈیٹر البلاغ سے ملاقات

مین دفتر روزنامۂ "راے عام" مین گیا۔ ایڈیٹر موجود نہ تھے واپس آیا۔ دن کو بازار اور تجار کی کوٹھیان اور مکانات اور بھی شاندار معلوم ہوتے ہین۔ بیروت رونق مین گویا بغداد سے بڑھکر ہے۔

راستے مین محلہ "رسالہ منتقد" کا دفتر ملا۔ اوس مین ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ تقریباً ۲۸ - ۲۹ برس کا ایک نوجوان ترکی ٹوپی پہنے دفتر مین موجود تھا اور پروف اخبار البلاغ درست کرنیمین مصروف تھا شکل سے بہت سمجھدار معلوم ہوتا تھا۔ اوسنے بیان کیا کہ بیروت مین تیس ہزار مسلمان اور بیس ہزار عیسائی شامی عرب ہین۔ مسلمانون کے اخلاق خراب ہین۔ اور عدل فی المعاشرت کے معنی سے ناواقف ہین۔ مگر بیروت مین ابھی یہہ بات ہے کہ مسلمان علانیہ شرب خمر نہین کرسکتا۔ باہر دمشق وغیرہ مین ایسا نہین۔ ہمارے ہندوستان مین اس عمر کے ایڈیٹر کی شاید ہی کوئی وقعت کرے۔ اعمال اور اخلاق رذیلہ کے باوجود بھی غیرت اسقدر موجود ہے کہ اگر اسلام کو کوئی برا کہے تو جوش مین آجاتے ہین۔ اس نوجوان کا نام محمد باقر ہے اور اس کے باپ نے طہران سے یہان ہجرت کی فارسی سے بالکل نابلد ہے۔ رسالہ عربی نہایت اعلیٰ درجہ کا نکلتا تھا اب اخبار مین تبدیل ہوگیا ہے۔ اوسکے بعض مضامین اسقدر فصیح اور شور انگیز اور جوشیلے نکل رہے ہین کہ اون کا ترجمہ یا نقل بھی جوش دلانے کے لئے کافی ہے۔

یہان دو اعلیٰ درجے کے کالج ہین جو یہود اور امریکہ والون نے قایم کئے ہین۔ محمد باقر آفندی سے دوبارہ ملاقات کا وعدہ کرکے واپس آیا۔

دفتر جہاز سے یافا جانے کے لئے ٹکٹ خریدا۔ یافا سے چند گھنٹے کا راستہ بیت المقدس کا ہے۔

{ جہاز خدیویہ میل سٹیم کمپنی (انگریزی) }

روانگی بیت المقدس

مین سویرے جہاز پر آگیا۔ کشتی سے جہاز پر ۵ منٹ مین پہونچگیا اور آرام سے بیٹھ گیا۔ جہاز پر کچھہ مسکین عرب مسلمان سوار ہین جو بیروت کے علاقے کے رہنے والے ہین۔ بیت المقدس جانے کی وجہ سے

دہقان عورتین نیلے لباس اور لہنگون مین اکثر نظر آتی ہین اور کسی قسم کا پردہ اون مین معلوم نہین ہوتا - ان کی شکل ہمارے یہان کی گوجرون اور جاٹنیون سے مشابہ ہے اور زیورات کی وضع سے بھی دھوکا ہوتا ہے کہ ہم کہین ہندوستان ہی مین تو نہین پہونچ گئے۔

جہاز پرنس لیوپولڈ مین مجکو ترکون سے (جو ایشیا کی طرف سے آتے تھے) ملنے کا اتفاق ہوا - اون کے مشایخ نماز گذار اور قرآن خوان پائے گئے - شامی عربون مین یہہ بات نہین دیکھی - لیکن میرے شامی ساتھی چند نوجوان تھے اسلئے قاعدہ عمومی نہین - عربون مین صلّ علی النبی بات بات پر تیزی کلام اور غصہ فرو کرنے کے لئے کہا جاتا ہے -

لطیفہ و عبرت — سید ابوالفتوح جو سال گذشتہ حج کو گئے تھے عربون کے اسلام کی بابت کہتے تھے کہ بس صلّ علی النبی کے سوا اوںھون نے اسلام سے کچھ نہین سیکھا - ایک موقعہ پر ایک شخص اور اوس کے ہم قبیلہ نے پانچ سات آدمیون کو قتل کردیا - نوجوان سید نے عرب سے سبب دریافت کیا کہ ان آدمیون کو کیون مار ڈالا ؟ اوسنے کہا وجہ بتاؤن گا - مگر اوّل کہو صلّ علی النبی - بعد صلوٰۃ کے آپنے فرمایا کہ شیطان نے اس شخص کو ورغلانا مجکو مزدوری اسنے کم دی (مثلاً ۸ کی جگہ ۷ دیئے) اور تیز ہو گیا - مین نے اور میرے ساتھیون نے اوس کو اور اوس کے ساتھیون کو مار ڈالا - کہو صلّ علی النبی - معاملہ ختم ہو گیا - کیا خوب کہا ہی مولانا حالی قبلہ نے

خندہ زن ہے اس مسلمانی پہ کفر ؛ جیسی ہے حالی مسلمانی مری

ایک بری عادت یا نیک عادت — اس سفر مین علاوہ ایک نپولین کے جو صندوق مین تھا - ریل مین میرے پاس صرف ایک مجیدی (۴ر) اور ایک روپیہ سے کم کا خوردہ تھا - سٹیشن یافا پر ایک شخص جو قسطنطنیہ سے بیروت تک جہاز مین ساتھی تھا وہ گھبرایا ہوا آیا اور بولا کہ "آپ کے پاس ایک مجیدی ہے" عادۃً جھوٹ لفظ گویا میری زبان سے نہین نکلتا - اور اگر کبھی ایسی ہی ضرورت ہو تو اس مشکل سے نکلتا ہے گویا گلا گھٹتا ہو بلکہ وکالت مین جب کوئی کمزور دلیل کسی مقدمے مین بظاہر زور شور سے بیان کرتا ہون تو روحانی تکلیف ہوتی ہے - بہرحال مین نے

یہان آکر کہا کہ مین شبہہ کرایہ نہین لینا بخشتا ہون - مین ایک شخص کو کرایہ دیکر چلا آیا کہ اوس کو دیدے -

ایک صاحب انصاری سے ملے اونہون نے ہدایات مناسب بیت المقدس (جو یہان صرف قدس کے نام سے مشہور ہے) کے ٹھہرنے کی بابت دین اور حمال بھی ریل تک ساتھ کر دیا - اونہون نے کہا کہ یافا مین (جسکو انگریزی جغرافیون مین جافا اور بندرگاہ جیروشلیم لکھا جاتا ہے) سب چور اور جھوٹے ہین - بغیر مقرر کئے ہرگز کوئی کام نہ کیجئے گا - طامس کوک اینڈ سنز کا بڑا دفتر یہان موجود تھا اور اوس کے آدمی اور کشتی بھی تھی - معلوم ہوتا ہے یورپ سے بہت کثرت سے لوگ زیارت کو آتے ہین اور اس لئے اس بندرگاہ کے لوگون مین مجاورون اور لٹیرون کے مرکب عیوب موجود ہین -

حالات یافا | قصبہ یافا نہایت آباد و بارونق شہر ہے اور عمدہ کوٹھیان اور بازار اور کارخانے بھی موجود ہین - مثل ہندوستان کے پونڈے یہان بکثرت بکتے تھے ایک آنہ کو عمدہ پونڈا آتا ہے - تربوز بھی تھے مگر شہر مین نہ تھے مین نے ملاحون - حمالون - دلالون - صرافون تقریباً سبکو یہان اور بیروت مین اور روس مین ایلس در غنگو اور لالچی پایا کہ عراق عرب یعنی عتبات کے خدام پر ہزار رحمت بھیجنے کو جی چاہتا ہے - لڑکے جو اسٹیشنون پر ہین وہ بھی مکار ہین اور مقرر کردہ اجرت سے زیادہ مانگتے ہین مگر اسباب کے چور نہین ہین -

یہان سے عثمانی ریل ہے اسمین دوسرے درجے کا ٹکٹ لیا* - یہان کھڑکی ٹکٹ فروش کے نیچے ایک صراف بھی بیٹھا رہتا ہے اور صرافی کی لوٹ بھی متواتر جاری ہے ! - سفر ۴ گھنٹے کا ہے اور گاڑیان روس کی گاڑیون سے زیادہ کھلی ہوئی اور صاف ہین اور اسٹیشن بھی ہماری ہندوستان کی کالکا ریلوے کے اسٹیشنون سے زیادہ خوشنما ہین اور بعض مکان دو منزلہ پر کی منزل مین عمارت بنی ہے جس مین غالباً اسٹیشن ماسٹر رہتا ہے - کیونکہ بچے چھت پر نظر آتے ہین - یہہ ملک تا بہ یروشلم اول ریتلا اور مابعد پہاڑی ہے - زیتون کے باغات جگہ جگہ ملتے ہین - مگر ہندوستان اور ایران کے شمالی اور مشرقی صوبہ کے مقابل ہے - زمین کمتر درجہ کی ہے مسلمان

* کرایہ ہے (۵ فرانک) ۱۲ (منہ)

کہتا ہے - اور اگرچہ باداون کی پوری تقلید کرتا ہے یعنی وہان کے آدمیون کی طرح صاف لباس نہین رکھتا
مگر قدرے کارگزار ہے - اوس کی زبان سمجھ مین نہین آتی - مقامات مقدسہ کے معمولی آدمیون کی طرح طماع ہی

[۲۱/ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۸/ شوال ۱۳۲۹ھ]

یروشلم

آخرکار مین اوس شہر مین پہونچ گیا جس کی بابت ایک پیغمبر نے کہا "اے یروشلم - اے یروشلم!
تو اپنے پیغمبرون کو سنگسار کرتا ہے اور بدمعاشون کی عزت کرتا ہے" یہہ شہر جس مین ہزارون پیغمبر گذرے ہین -
جس مین بیحد رسول قتل ہوئے اور بزرگون پر مظالم گذرے جس مین بیت المقدس تعمیر حضرت سلیمانؑ اور مسجد حضرت
خلیفہ ثانی اور حسب ظاہر قبل زمانہ حضرت عیسیٰؑ بھی موجود ہے اور جو ایک نقطہ ہے جہان تمام سامی مذاہب (یہودی
و مسیحی و مسلم) آکر مل جاتے ہین - یہی شہر ہے جسکے واسطے تمام یوروپ نے ملکر حملہ کیا اور سو برس تک اسکو مسلمانون سے
لے لیا اور مابعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے چھین لیا جسکے لئے تیسری جنگ صلیبی بہت سے برسون تک رہی
اس شہر کے واسطے کم از کم دس پندرہ لاکھ شجاعان فرنگ جنگ اور وبا اور بھوک کی وجہ سے کئی سو سال کے اندر
ہلاک ہوئے اور اس سے نصف تعداد کے مسلمان بھی ہلاک ہوئے - یہی شہر ہے جسکے حیلے سے روس نے جنگ کریمیا
سنہ ۱۸۵۳ء مین کی تھی یعنی مقبرہ سیدنا مسیح کی کنجیون کا جھگڑا روس اور فرانسیسیون کے راہبون مین تھا جسکی وجہ سے
نصف یوروپ جنگ مین مبتلا ہو گیا -

یہان تمام فرقہ ہاے مسیحی خصوصاً گریک چرچ (روسی) اور کیتھولک کی بڑی بڑی جائدادین اور عمارات اور مسیحی
زوار کے قیام کے بڑے بڑے مقامات موجود ہین - روس یعنی گریک چرچ کے پادریون کی سیاہ عبائین جو عراق عرب کے
شیعہ علماء سے ملتی ہین اور ایک خود کی شکل کی یونانی ٹوپی کثرت کے ساتھ بازارون مین ہر وقت نظر آتی ہے اور بقول
اوس حجازی عرب کے جو حمال کی حیثیت سے میرا سامان لایا تھا تمام شرف اور شکوہ یہان عیسائیون کے ہاتھ مین ہے
دوم درجے مین یہودی ہین کہ اُن کے بڑے بڑے مقامات ہین اور مسلمان سب سے کم ہین مگر حکومت مسلمانون کی ہے اور
عیسائیون یا یہود کو کسی قسم کی مذہبی تعصب کے الزام دینے کا موقعہ حاصل نہین — ہر روز یوروپ سے یہان زائر آتے ہین

فوراً کہا ہے"۔ اوسنے کہا ذرا مجکو دیدو۔ کرایہ اسباب کا دینا ہے۔ ابھی لوٹا دونگا"۔ مین نے دیدی۔

لطف یہہ کہ یہہ وہی شخص ہے جسنے اوڈیسہ مین دو تین دفعہ مجکو اور میرے ساتھیون کو دھوکا دیکر زائد روپیہ وصول کیا۔ اور جو اوس ہوٹل کا شریک ہے جس مین ہم تین دن رہے۔ چونکہ محصول اسنے اور اوسکے یہودی ساتھی نے وصول کیا ہے اور اسی نے میرے پاس پورٹ کو گروادیا تھا اور امداد کرنے سے انکار کیا تھا۔ جیسا اوڈیسہ کے حالات مین لکھ چکا ہون۔ بہر حال مجکو مابعد انتقام نہ لینے کا افسوس ہوا۔ اوس وقت مین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس مقولے پر گویا عمل کیا کہ "جو تیری عبا اتارے اپنی قبا بھی اوسے دیدے"۔ اور شیخ سعدیؒ کے اس مشہور شعر کا خیال کیا

نکوئی بابدان کردن چنان است ؎ کہ بد کردن بجائے نیک مردان

مابعد اوسنے کہا کہ مجیدی بیت المقدس پہونچکر دونگا۔ وہان بھی نہ دی اور کہا یہان نہین ہے۔ گھر سے لیکر دونگا۔ مجکو یہ بھی معلوم نہین ہوا کہ یہہ یہودی ہے یا مسلمان۔ عورت بے پردہ اوس کے ساتھ یہودیہ ہے۔ نماز پڑھتا نہین۔ ہم سے کہا گیا تھا کہ وہ حاجی اسمٰعیل رعایا عثمانی ہے۔

عثمانی پولیس کی شرافت مین اس شہر بزرگ مین اوس کو کہان تلاش کرتا۔ اسی حیرانی مین ایک پولیس افسر رشید آفندی جو عموماً سب ترکی پولیس افسرون کی مانند ایک قدآور وجیہہ جوان تھا آگیا اور چونکہ وہ عربی دان تھا حمال سے اوسنے کرایہ مناسب طے کرادیا اور اوس شخص کا پتہ لکھکر اوسکو کہا کہ کل صبح تک یہ مجیدی مجکو پہونچادو اور مجھ سے کہا کہ ریل پر آپ صبح کو مجھ سے منگوا لیجیے گا یا مین خود آؤنگا۔ مین نے شکریہ ادا کیا۔ تمام عثمانی پولیس کو مین نے ہر جگہ خلیق انسان پایا۔ وہ شخص آخر کار یہودی نکلا اور آج ہفتہ کو وہ اپنی دوکان یا مقام پر نہ ملا۔

ٹھہرنے کا مقام ملگیا رات کا اندھیرا ہوگیا۔ تلاش کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس پہونچے جو راستے مین جا رہا تھا اور جس کا نام ایک شخص نے "سید محمد شادہ انصاری" انجمن سو گمرگ یافا مین اتفاقیہ ملاقات ہوگئی تھی تم بتایا کہ میرا حوالہ دینا وہ آپ کو ایک کمرہ مناسب کرایہ پر خاص حرم سے متصل مکان مین دیگا۔ واقعی اوسنے ایسا ہی کیا ایک خاص کمرہ جسکی چھت برج نما ہے رہنے کو دیا اور چاء بھی خود بنالایا۔ یہہ شخص جاوا کا رہنے والا ہے۔ خود کو سید علوی

موقع نہ لینے دیا - میرے ساتھ جو ملازم تھا اوسنے کہا کہ یہہ لوگ لدار اور مکار ہین ہرگز کچھ نہ دیجئے ورنہ سب پیچھے پڑجاوینگے - یہان سے نکلکر مغرب کیطرف دوسرا احاطہ مسجد اقصیٰ کا ہے لیکن دونون عمارتین ایک ہی قلعہ مین ہین صخرہ کی کرسی بہت اونچی اندازاً ڈیڑھ قد آدم ہے اور گنبد کے چارون طرف نہایت وسیع پلیٹ فارم ہے

مسجد اقصیٰ

بہت بڑی محراب اور لمبے لمبے والان اس مسجد مین ہین - یہہ خوبصورت وشاندار مقام ہے - اگرچہ اسکی شہرت اس کے تقدس کی وجہ سے ہے - دو محرابون مین دو اُستاد وچند شاگرد فقہ کے متعلق باب میراث مین بحث کررہے تھے - باقی عمارت خالی تھی - خدام کا ہجوم یا روک ٹوک مطلق نہ تھی یہان محراب وسطی کی دائین جانب قبلہ رُخ محراب حضرت عیسیٰ اور ایک طرف محراب حضرت موسیٰ بنی ہوئی ہے - یہان دو دو رکعت نماز پڑھی - اس مسجد مین ہر جگہ نہایت اعلیٰ درجے کا فرش قالین اکثر جگہ بچھا ہوا ہے اور سب سے اول قدیم عربی خط مین یہہ عبارت لکھی ہے :-

ترجمہ	اصل عبارت
باسم خدا ے مہربان ورحیم - حکم دیا اس قدیم محراب کے از سر نو بنانے کا اور مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا اوس نے جو پرہیزگاری کی نیت سے بانی ہے بندہ خدا الیہر یوسف ابن ایوب ابوالمظفر بادشاہ فاتح صلاح الدنیا وصلاح الدین اوس وقت جب خدا نے اوس کو فتح دی شہر پر اور شہرون ۵۸۳ھ مین - اور وہ خدا سے مغفرت اور رحمت طلب کرتا ہے -	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - امر بتجدید ھذا المحراب القدیم وعمارۃ المسجد الاقصی الذی ھو علی التقوی مؤسس عبد اللہ ولیہ ابو یوسف ابن ایوب ابو المظفر الملک الناصر صلاح الدنیا والدین عندما فتحہ اللہ علی یدیہ وشہور سنہ ثلاث وثمانین وخمس مائۃ وھو یسئل اللہ (کچھ عبارت صاف نہین پڑھی گئی) المغفرۃ والرحمۃ

بعض سلاطین عثمانیہ نے پھر پتے کتبے لگائے ہین اور مسجد کو وسیع کیا ہے - مثلاً اسی محراب سے اگلی محراب

چنانچہ کل ریل مین ہمارے ساتھ تھے اور ایک یوروپین عورت جو ایک روسی کیساتھ تھی راستے مین ٹنیک (۲۰)
اون لڑکے اور لڑکیون کو جو اسٹیشنون پر آموجود ہوتے ہین بانٹتی آتی تھی غالباً تبرک کے لئے - ایسا ہی قصہ مجھ سے
مولوی مختار احمد صاحب سہارنپوری نے بیان کیا تھا کہ وہ ایک روسی مسلمان کے ساتھ تھے وہ تمام راستے کاظمین سے
کربلا تک راستے مین پیسے پھینکتا آتا تھا اور اپنی جیب جو اوس نے بھر رکھی تھی وہ سب خالی کر دی اس سے دینے والون
کے حسن اعتقاد کا تو پتہ چلتا ہے لیکن ان مقامات کے رہنے والے بے غیرتی اور سستی اور گداگری مین کامل ہوجاتے ہین

صخرہ یا ہیکل قدس قدیم

صخرہ وہ گنبد ہے جس مین مجاورین نے بتایا کہ تخت رب العلمین موجود ہے - اگرچہ مین تخت آلہی
کے معنی نہین سمجھا - کیونکہ زمین و آسمان سب اوس کے تخت و کرسی ہین وسع کرسیہ السموات
والارض - یہ عمارت ایک بڑے میدان مین واقع ہے جسکے چارون طرف فصیل ہے اور اندر عمارت صخرہ اور دیگر
عمارات وچابات و گنبد بنے ہوئے ہین جن کا ذکر آیندہ کرون گا - صخرہ کا گنبد نہایت خوبصورت ہے اور سنہری کام
اوس کے اندر بکثرت ہے - اگرچہ قسطنطنیہ مین بعض مساجد کے گنبد اس سے بھی بڑے تھے مگر اس کی شان جُدا ہے صخرہ
کی عمارت ایک بلند پلیٹ فارم پر واقع ہے جو اندازاً ۵۰ - ۶۰ گز لمبا چوڑا ہے اور گنبد کے بیچ مین کٹھرا قدآدم سے
بالاتر لگا ہوا ہے کہ اندر داخل نہین ہوسکتے - چارون طرف عبارت کندہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان
صلاح الدین نے (بعد عبد الملک ابن مروان کے) اس عمارت کی تجدید کی - اسی گنبد مین ایک مقام خدام نے بتایا
کہ ایک پتھر نصف گز لمبا اور نصف گز چوڑا ہے جس مین ۳۰ میخین نظر آتی ہین - یہان کے لوگ کہتے تھے کہ جب میخین
غایب ہوجاوین گی تو دنیا متنزلزل ہوکر قیامت آجاوے گی - گویا ان میخون پر دنیا کا مرکز قایم ہے - !!

مقام معراج

صخرہ کے گنبد کے نیچے وہ مقام ہے جہان آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے اور جہان سے معراج کو تشریف
لے گئے - یہہ تہہ خانہ ایک چٹان کے نیچے ہے اور اس کی چھت محض پہاڑی کی چٹان ہے - اس مین ایک مقام
حضرت ابراہیم بنا ہے اور ایک آنحضرت کا مقام ہے اور ایک سوراخ کھلا ہوا ہے جسکے اندر سے بیان کیا جاتا ہے
کہ آپ معراج کو تشریف گئے - گنبد کے اندر لالچی خدام نے اسقدر ہجوم کیا کہ مین عاجز ہوگیا - اونھون نے نماز و دعا کا

ساتھ تھا - اوسنے باہر نکلکر مجھ سے کہا کہ "منجملہ ان خدام کے چند روز ہوئے اہل یورپ کے ہاتھ بعض مقدس چیزین فروخت کر دینے پر چند لوگ ماخوذ ہوئے تھے اور اب بیروت مین قید ہین (اخبارون مین بھی کچھ ایسی خبرین مین نے دیکھی تھین) اوس نے یہ بھی کہا کہ یہان کے سب لوگ سنراکجوار اور بدکار ہین اور باہر کے لوگ ان مقامات کا احترام کرتے ہین یہہ لوگ کوئی احترام نہین کرتے"

حالت عام یروشلیم یروشلیم دیکھنے سے صاف ایک قدیم شہر معلوم ہوتا ہے بعض بازار قدیم زمانے کی طرح مسقف ہین اور بعض کھلے ہین - بیرونی مقامات بہ صفائی بھی قابل تعریف نہین - لوگ عموماً اچھے ہین اس شہر کے باہر کئی سو بنگلہ نما عمارتین ہین چند منزلہ وہ سب یہود کے مکانات ہین - نیز شہر کے باہر یہودیون کا سینیگاگ (معبد) پہاڑی پر سنہری گنبد والا چمکتا نظر آتا ہے فرقہ کیتھولک (فرانسیسیون) کا ایک شاندار گرجا بھی ہمارے راستے مین پڑتا ہے -

مقام سیدنا داؤد ایک مکان جسکو مقام حضرت داؤدؑ کہتے ہین شہر کے کنارے فصیل کے پاس واقع ہے یہان چند عرب استقبال کر کے ہم کو لیگئے - دروازہ کھولا اور ایک کمرہ جس مین مکلف فرش قالین کا تھا دکھایا کہ یہ مقام حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور اوسی وقت بہایت بیصبری سے بخشش کیلئے ہاتھ پھیلا دیا - یہ کئی آدمی تھے ہر ایک کو کچھ کچھ دیکر ٹالا - یہہ عمارت معمولی ہے کچھ شاندار نہین ہے اور شاید معتبر بھی نہو مگر یہہ کل شہر پیغمبرون کا اور مقدس بزرگون کا مقام ہے کسی عمارت کو خفیف سمجھنا مناسب نہین -

مقام حضرت مریمؑ اس کے بعد مسجد اقصٰے سے جنوب کو ۲/۱ میل پر حضرت مریمؑ کا مکان ہے جو بالکل غار مین آجکل واقع ہے - اندر سیڑھیون سے اترکر داخل ہوئی - یہ گرجا روسی یعنی گریک چرچ سے متعلق ہے - پادری نے مجھکو اور میرے ساتھی کو ایک ایک موم بتی دی ہم اندر گئے جہان دن کو بھی اگرچہ بہت سے قمقمے روشن تھے لیکن سخت اندھیرا تھا - بہایت قیمتی کپڑے و پردے آویزان تھے اور حضرت عیسٰیؑ اور حضرت مریمؑ کی تصویرین - مقام نہایت خاموش تھا - پادری ساتھ اندر نہین گیا - یہان ایسا نہین کرتے کہ چارون طرف لوگ مثل گدون کے گھیرے رہین اور در بیان دعا کے بھیک

سلطان محمود خان کی بنائی ہوئی ہے -

اس مسجد میں جو زیادہ کی گئی ہے سلاطین عثمانیہ کی عادت کے مطابق علاوہ خلفا کے وہ تمام نام لکھے ہیں جو بحیثیت عمر رسول یا عشرہ مبشرہ تمام برادران سنت جماعت عموماً جمعہ میں پڑھتے ہیں۔

طرف قبلہ سنہری حرفوں میں لکھا ہے .... اللہ - محمدؐ

اوس کے مقابل یعنی دیوار شرقی کے غرب میں .... حسنؓ حسینؓ

دیوار طرف راست پر .... ابوبکرؓ - عثمانؓ - حمزہؓ - طلحہؓ - عبدالرحمٰنؓ - سعدؓ

دیوار طرف چپ پر .... عمرؓ - علیؓ - العباسؓ - زبیرؓ - ابوعبیدہؓ - سعیدؓ

مسجد سے نکلکر طرف شمال مغرب کے گنبد صخرہ سے دو دروازے جدید تعمیر کئے ہیں جو کہا جاتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے کے ہیں مگر اندرونی حصہ جو بند ہے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کا بتایا جاتا ہے - دروازوں کا نام باب التوبہ اور باب الرحمۃ ہے -

صخرہ کے شمال میں اوس بلند کرسی پر ایک اور گنبد چاروں طرف سے کھلا ہوا ہے جس میں لوگ جوتیاں پہن کر داخل ہوتے ہیں اس کو حضرت سلیمانؑ کی عدالت یا کچہری کا مقام بتاتے ہیں - یہ مقام بہت پست ہے اور گویا کھلے ہوئے حوض میں بنا ہوا نظر آتا ہے -

مقام سلیمانؑ اوس سے آگے کسیقدر شمال کی طرف ہٹ کر ایک مقام سلیمانؑ ہے جسکو بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپکی قبر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مکان ہے - یہ عمارت معمولی ہے اور فرش بھی معمولی ہے - زنگبار کے کسی شخص عزیز بن سالم نے ایک بڑا بانات کا پردہ کچھ آیات لکھکر اس کی دیوار پر ڈالدیا ہے - ایک مختصر محراب جانب قبلہ ہے جسپر لکھا ہے :- "من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ۱۱۳۷ھ"

اس سن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام کی طرف گویا حال ہی میں دو سو برس سے کم ہوئے توجہ ہوئی -

ایک معقول عرب کی رائے اہل قدس کی نسبت جس وقت میں غار معراج میں تھا تو ایک تعلیم یافتہ عرب شیخ میرے

مسلمان خدام کا جو بیان کیا ہے اُس کی کیفیت پڑھنے سے میرے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ یہہ کہنا کہ عیسائی حریص اور لالچی نہیں ہین جھوٹ ہے۔ مگر ان کی حرص ایک ترتیب کے ساتھہ ہے اور اولو العزم ہیاتے پرستہ کر ملک کے ملک نکلے چلے جاتے ہین اور اربون روپیہ کھینے ہین اور پھر مثل مزدورون کے کام مین مصروف ہین ہماری حرص مین دنائت اور کثافت ہے اور ہمارا عیب بالکل کھل گیا ہے۔ بھیک مانگنے پر اصرار کرتے ہین اول نمبر عربون کا ہے۔ گو یا اکثر عرب اسلئے پیدا ہوئے ہین۔ عراق عرب سامرہ وبیروشلیم وشام دونون جگہ یہی کیفیت دیکھی۔ دوسرے درجے پر ایرانی ہین گرود مانگنے مین شدت اور حکومت نہین کرتے۔ عثمانی ترکون مین فقیر بہت کم دیکھے گئے اور ہین تو پیچھا نہین کرتے ہندوستان کے مسلمان گداگری مین ممتاز ہین مگر اپنی تعداد کے لحاظ سے نہ کہ سختی لہجہ کی وجہ سے۔ اگرچہ ہندوستان کے بعض لوگ بھی سخت بیحیائی سے مانگتے ہین۔ آخر مسلمانون کو کب ہوش آئیگا کہ اسلام محض مراسم عبادت اور زبانی اظہار عقیدت کا نام نہین بلکہ عمل اور اخلاق بھی ساتھ ہین اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال سے اسلام کو بدنام نہ کرین بلکہ اوس کا نام بلند کرین لیکن بات یہہ ہے کہ بہت سے عیوب تنگی معاش سے پیدا ہوجاتے ہین۔ جایز ذرایع معاش کو ترقی دینے کے لئے مسلمان اہل رائے کوئی کوشش کہین نہین کرتے۔

[اندرون مسجد اقصیٰ۔ ۲۲ راکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ رشوال ۱۳۲۹ھ]

ارادہ ہے کہ آج شام کو یافا پہونچ جاؤن ورنہ کل دوپہر کو پہونچا تو شاید جہاز نہ ملے۔ یہان مسجد اقصیٰ مین صرف چار پانچ طالب علم اور معلم نظر آتے ہین۔ البتہ مرد اور عورتین زیارت کے لئے ہر وقت آتی جاتی رہتی ہین۔

یہ ظاہر کرنا بھی لازم ہے کہ اس گنبد صخرہ (جس مین ہیکل انبیاے بنی اسرائیل ہے) کی تعمیر بالکل اسلامی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اندر باہر آیات وعربی کی عبارات لکھی ہین لیکن یہان یہود ونصارے سب زیارت کو آتے ہین

کتب خانہ مسجد اقصیٰ معلوم ہوا کہ مسجد اقصیٰ کے متعلق ایک کتب خانہ ہے جس مین سب زبانون اور سب علوم کی کتب چند ہزار تعداد مین ہین۔ مگر یہ کتب خانہ جُدا ہے مسجد مین نہین۔

رشید آفندی و اسمٰعیل یہودی اسمٰعیل یہودی جس کو مین مسلمان اور حاجی اسمٰعیل اوڈیسہ کے لوگون کے کہنے سے سمجھا تھا

مانگنی شروع کردین - لوٹتے وقت ہمنے شمعین واپس کین اور کوئی ۳ر کے سکے میز پر رکھدیے - پادری نے خاموشی سے قبول کیئے نہ کچھ زبان سے مانگا نہ جھگڑا اور نہ اعتراض کیا -

میوہ یروشلم وغذا | یہان کے میوؤن مین انار اچھا خاصا ہوتا ہے - اور جو شیدہ کی بابت مین ہر شخص کو سفارش کرون گا کہ وہ ضرور کھائے بشرطیکہ املی یا کھٹائی کھانیکا شوقین ہو - مین نے اسقدر ترش اور بدمزہ چیز ابتک نہ چکھی تھی - غالباً کچھ خورما کو جوش دیکر یہ عجیب چیز بناتے ہین - اشیاء خوردنی یہان زیادہ گران ہین -

[مسجد اقصےٰ - عصر - ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع]

عصر مسجد اقصےٰ مین | آج مین نے مسجد اقصےٰ مین نماز ظہر قریب محراب حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ علیہم السلام ادا کی اور مشہور دعاے عدیلۂ کبیر اور عدیلۂ صغیر جس مین عقائد اسلام مفصل درج ہین پڑھی اور دعا متبرک موسومہ دعاے اسمات متبرکہ جس مین انبیاے بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور تین دعا ہین صحیفہ سجادیہ (از امام زین العابدین علی ابن الحسین) اور سورہ دہر اور سورۂ انّا فتحنا اور سورۂ جمعہ پڑھین اور چونکہ مین قریب سے زیارت امام رضا علیہ السلام (مدفون مشہد یعنی طوس قدیم) سے محروم ہون اُن کی زیارت کی دعا بھی پڑھی - اور ایک ضروری تجویز کے پہلے حصے کا مسودہ لکھا -

ہندی زائر | امرتسر کے رہنے والے سات زائر جن مین سے ایک درویش پا پیادہ تھے آج مسجد اقصےٰ سے باہر ملے یہہ لوگ آج ہی ظہر کے وقت پہونچے ہین - انھون نے بہت مسرّت ظاہر کی اور خاصکر درویش نے - اور مین نے نام بتایا تو امرتسر کے ایک حاجی نے پہچان کر کہا کہ آپ پانی پت کے رہنے والے ہین ؟ - یہہ لوگ تکیۃ الہنود مین ٹھہرے ہین جو یہان ہندیون کے لئے مقرر ہین -

صخرہ جس کو تخت رب العالمین کہتے ہین اور جہان غالباً قدیم ہیکل بنی اسرائیل کا تھا اوس کی زیارت کو یہود اور مسیحی علما و راہب بکثرت آتے ہین اور عیسائی زوار بھی -

عیسائی راہب اور مسلمان حجام کے اخلاق کا مقابلہ | اوپر مین نے عیسائی راہب کنیسا صدیقہ مریم علیہا السلام اور

یافا سے جہاز پر سوار ہوئے جو خدیو کا ہے اور اوس مین ہندوستانی بھی ہین - جہاز پر غالباً جنگ اطالیہ کے خوف سے جھنڈا انگریزی ہے - لیکن ایک دوسرا جہاز بھی خدیو کا ہے جس مین سیکڑون عثمانی جھنڈیان لگی ہین - اور کہا جاتا ہے کہ اوس مین محمل شریف شام کو جارہا ہے - حیفہ پر مصری لوگ اتر گئے - کیونکہ مصر کے لوگ یہان سے مدینہ منورہ کو جاتے ہین - راستہ قریب ہے -

تاتاریان کریمیا ہمارے جہاز مین کریمیا کے تاتاری ہین اور عموماً سب بہت پابند مذہب اور نمازی ہین قد ان کے بلند ہین اور معلوم ہوتا ہی اونھون نے کبھی کسی شئے کو نہین دیکھا ہے - افغانون کی پابندی مذہب اور وہان کے اسلام خالص کی بہت تعریف کرتے ہین کہ خدا نے اس سلطنت کو بچا کر رکھا ہے -

افغانستان کے سیاسی حالات ایک قندھاری افغان سے جہاز مین ملاقات ہوئی اور وہان کے کچھ حالات معلوم ہوئے - بعض باتین پہلے بھی معلوم تھین لیکن بعض نئی ہین ان کا ذکر دلچسپی سے خالی نہوگا - اگرچہ کل باتین صحیح نہین ہوسکتین اور مبالغہ بھی اُن مین ضرور ہوگا -

" افغانستان مین دو لاکھ فوج ہے لعل کی کان بدخشان مین ہے - پوستین - پٹو لیدہ عمدہ ہوتا ہے اور امیر نے اوس کو باہر لیجانے سے منع کیا ہے یعنی اعلے پوستین پر قیمت کی برابر محصول ہے - اس لئے ہندوستانی مین صرف چوری چوری یہ مال لیجاتے ہین - امیر حبیب اللہ خان خود کام نہین کرتے بلکہ سردار نصر اللہ خان و سردار عنایت اللہ خان (پسر امیر) جو کچھ کرتے ہین اوسپر دستخط کردیتے ہین - ملّاؤن کی طاقت افغانستان مین امیر عبدالرحمن خان کی زندگی مین بھی ہوگئی تھی اور اب بھی ہے - جب امیر عبدالرحمن خان نے افغانون کو انگریزون سے لڑنے کو منع کیا تھا تو قندھار کے مُلّاؤن نے کفر کا فتویٰ دیدیا تھا اور اس وجہ سے بہت سے قتل ہوگئے اور بعض بھیس بدلکر بھاگ گئے - چار برس تک یہ حالت رہی - بابعد امیر نے نماز روزہ کا جبراً حکم دیا اور مُلّاؤن کو راضی کیا - افغانستان مین محصول عشر یعنی دسوان حصہ پیداوار کا لیا جاتا ہے اور ہر اونٹ کی مادہ پر ایک روپیہ کابلی (۹ ر) اور ہر دو گایون پر عہ ر اور ہرہ بکریون پر عہ ر لیا جاتا ہے -

اور جسنے پرسون دھوکا دیکر مجیدی لی تھی رشید آفندی افسر پلیس سے معلوم ہوا کہ اوسنے آج مجیدی دینے کا
وعدہ کیا - مین نے حسن کو بھیجا تھا وہ رشید آفندی سے نہین ملا - مجھ سے رشید نے دریافت کیا کہ کہان آپ کی
امانت بھیجون؟ - مین نے کہا کہ میرا قیام ایک جگہ نہین اور یہہ مجیدی کہان کہان چکر کھائیگی - مگر دھوکہ باز
یہودی کے پاس رہنے سے مسلمان کو مل جاوے تو بہتر ہے - چنانچہ مین نے عربی مین ہبہ کی عبارت لکھکر اون کے حوالے
کی چونکہ وہ ریلوے پلیس کے افسر یہان ہر وقت موجود رہتے ہین اس لئے اوس مکار سے ضرور وصول کرلینگے -
اونھون نے مشکل سے منظور کیا - شکریہ ادا کیا -

حالت ملک از یروشلم تا یافا

یروشلم سے یافا کی طرف تقریباً ۴۰-۵۰ میل تک پہاڑون کو کاٹ کر ریل بنائی گئی ہے - اور
پہاڑون کے درمیان اندر سے راستہ جاتا ہے - پہاڑ اسقدر بلند تو نہین مگر منظر تقریباً ایسا ہی ہے جیسے ریاست
بھوپال مین جو حصہ انڈین مڈلینڈ ریلوے کا گذرتا ہے اوس کا منظر ہے - اس دو دن مین بارش ہوگئی ہے - اور زمین
ملک کی مثل وسط ہند کے زرخیز معلوم ہوتی ہے اور اس ساڑھے چار گھنٹے کے سفر مین چار پانچ اچھے آباد قصبے نظر آئے
جن مین اکثر مکانات پختہ بنگلہ نما بنے ہوئے ہین اور ملک کی حالت بری نہین معلوم ہوتی یعنی افلاس کا دور نہین
ہے - ریل مین بعض جوان یہودی عورتین ساتھ تھین - یہ ممکن ہے کہ وہ پیشہ ور بدکار ہون یا رقاصہ اگرچہ لباس مہذب سیاہ
تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حیا و عفت کی اس قوم مین قابل افسوس کمی ہے -

یافا کی سرائے

یافا کی سرا جس مین حاجی اور بخارا کے رہنے والے زائر زیادہ ٹھیرتے ہین اوس مین اس شب مقیم ہون
منزل ایک جداگانہ کمرہ ملا ہے اور برخلاف اور لوگون کے مالک خان (یعنی سرائے) ایک معقول آدمی ہے جس نے
ہر طرح تواضع کی - یہ فارسی خوب بولتا ہے اُردو بھی نابلد نہین - اس کے ملازم البتہ جھوٹے ہین اور اصل کرایہ سے
صرف چہار چند کے طالب تھے - مگر اوسنے اگر چہ مقرر اور مناسب تھا وہی کرایہ ظاہر کیا اوس کا مالک عبدالقادر
نامی بہت معقول آدمی ثابت ہوا -

[۲۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء - دوشنبہ جہاز خدیوی براہ بیروت]

اون لوگون نے کہا کہ چونکہ یہان سامان رکھا گیا اس کا کرایہ - مجکو ایک شخص یافا مین بتا چکا تھا کہ ہر شخص سے بطور ناجائز یہ لوگ لیتے ہین - اور اگر میرے پاس نقد باقی ہوتا تو شاید دے دیتا - مگر مین نے قطعاً انکار کیا - آخر اونھون نے سامان جانے دیا -

حجاج نے جو کچھ حالت بیان کی اور خود میر تجربہ بدمعاملگی اور خیانت اور زرطلبی کے معاملہ مین ان بنا در شام کی آدمیون کو نمبر اوّل اور ایرانیون کو نمبر دویم شہادت دینے پر تیار ہے عراق عرب کے لوگ اور مزدور ایرانیون سے قدرے کم خراب ہین - اگرچہ عرب کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے -

| بعض چیزون کی ارزانی |

یہان یوروپین چیزین بہت سستی ہین - چنانچہ ایک لڑکا ایک بہت مختصر نوٹ بک مع ایک پنسل کے جس کی قیمت ہند و عراق عرب مین ار سے کم نہین) دونون چیزین کو بیچ رہا تھا - اسی طرح ایک چاقو جو ہمارے یہان ۸ر سے کم مین نہین آئیگا ۵. مین خریدا گیا - بمبئی مین تقریباً ایسا ہی ارزان ملیگا -

بیروت مین تقریباً ۱/۲ میل تک برابر سمندر کے کنارے سڑک پر ماکولات کی بہت صاف و خوشنما دوکانین موجود ہین -

| بند تار بر قی کی بیع |

ایک نئی بات مین نے یہان دیکھی جو نہ طہران اور نہ اسلامبول مین دیکھی گئی - وہ یہہ اخبارون کے ساتھ خواہ جُداگانہ بعض لڑکے بند لفافے جن پر ٹیلیگراف لکھا ہوتا ہے بیچتے پھرتے ہین - ان کی قیمت ہمارے .ر کی برابر ہے اور یہی قیمت یہان اخبارون کی ہے - مین نے ایک لفافہ لیا اوس مین یہہ تار تھا کہ اٹلی نے نئی شرائط صلح پیش کی ہین جس مین سلطنت عثمانی کی سیادت مذہبی طرابلس پر منظور کی گئی ہے . باب عالی نے انکار کیا - لڑائی نہ شدت سے جاری ہے - اٹلی والون کا سخت نقصان ہوا - نیز اس نقصان ہی شہر روما مین بے چینی ہے -

| شوکت پاشا کا اعتراف غلطی |

اخبار رائے عام پھر خریدا اوس مین شوکت پاشا وزیر جنگ نے کسی اخبار نویس سے ظاہر کیا کہ جس سلطنت سے احتمال جنگ تھا سے لڑائی کا نقشہ ہمارے یہان اس ڈھائی برس

مقبرۂ حضرت علی بلخ مین

ایک عجیب حکایت جو اس افغانی نے بیان کی اوس کا بیان بھی ضروری ہے وہ یہہ کہ "پانچسو سال قبل امیر تیمور یا اوس کے فرزند کے زمانے مین ایک ہرن کے پناہ لینے سے ایک ٹیلے پر ایک قبر کا پتہ ملا تھا اور اوسپر لکھا تھا "ھذا قبر امیر المومنین علی ابن ابی طالب" اوسپر عمارت بنا دی گئی - بابعد احمد شاہ دُرّانی نے اور شاندار عمارت قایم کی - آخر مین دوست محمد خان نے عمارت بنوائی - امیر عبدالرحمٰن خان جب ترکستان سے آیا تھا اوس نے طلائی گنبد بنایا اور کہا کہ امیر المومنین نے مجکو بشارت دی ہے کہ تو تیس سال حکومت کریگا اور اوس کی علاوہ ازین - جشن دن تک بہت بڑا میلہ ہوتا ہے - اس کو روضۂ سخی جان کہتے ہین کیونکہ حضرت علیؑ سخی تھے - بہت سے قرآن خوان مقرر ہین اور مدرسہ بھی بہت بڑا اس روضہ سے متعلق ہے اور بہت سے بیمار اور مفلوج بھی آکر چالیس دن کے اندر صحت یاب اور فیضیاب ہوتے ہین"-

ظاہر ہے کہ یہہ قصہ بالکل فرضی نہین ہے اور بلخ مین کوئی مقبرہ ہے جو منسوب امیر المومنین کی طرف ہے جیسا قاہرہ مین امام حسینؑ کا سر مدفون بیان کیا جاتا ہے - اور لوگ جن سے مین نے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ مزار شریف افغانستان کا مشہور مقام ہے -

{ بیروت - ۲۴ راکتوبر ۱۹۱۱ع }

زیادہ ستانی وہے ایمانی

صبح کو دو گھنٹے دن چڑھے بیروت پہونچے - ایک شخص آکے طے کر گیا کہ جسقدر ہندی وغیرہ چاہین میری تین کشتیان آنیوالی ہین اوئین روانہ ہون - ۲ قروش (۴ر) فی نفر لون گا بہت سے لوگون نے منظور کیا اور کنارے پر جب آئے تو اوس کے ایک ساتھی نے اس ۱۰ منٹ کی سفر کیلیے ۵ قروش (۱۲ر) فی نفر طلب کئے - مین نے دیگر ہندوستانیون کو بھی منع کر دیا اور اس خیانت کے قبول کرنے سے انکار کیا - اسپر صاحب کشتی نے میرا اسباب روک لیا - مین نے پولیس عثمانی کو اطلاع دی - اوس نے یہہ طے کیا کہ ۲ ½ قروش فی نفر دیئے جاوین - یہہ سامان کسٹم (کمرگ) مین سے گذرتا ہے - سامان کو دیکھا تو اوس مین کوئی محصولی چیز نہ تھی اوس پر بھی دو صندوقون کے ۲ر مانگے گئے - مین نے کہا رسید دو - ورنہ مین نہین دون گا - اور کس بات کے دون؟

ہین کہ دس پندرہ لاکھ یا زیادہ کی حیثیت رکھتے ہین ورنہ عوام ایران بہت مفلس ہین - مگر دولت عثمانیہ مین تجارت ترکون کے ہاتھ مین نہین اور عرب تاجر بعض بعض ضرور متمول ہین گر درجہ دوم کا تمول رکھتے ہین یعنی دس لاکھ روپیہ کی حیثیت سے زیادہ کم نہین ہون گے -

ایک ایرانی اہل قرآن اور اتحاد اسلامی

نوجوان ایڈیٹر البلاغ محمد باقر سے معلوم ہوا کہ اون کے باپ مرزا باقر شہرستانی طہران سے آئے تھے مشہور عالم اور تصانیف گذری ہین - اونھون نے انگریزی مین امام حسن و امام حسین کے حالات کی تفصیل بھی واقعہ کربلا کے سانحات کی بابت شایع کی تھی - آخر مین اونھون نے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ قرآن اور متواتر احادیث صحیحہ جو سب فرقون مین مانی جاتی ہین تسلیم کی جاوین باقی کسی چیز کی ضرورت نہین - یہہ نوجوان انگریزی مین نے عربی مین گھنٹہ بھر تک اپنے مقاصد اصلاح و ترقی اخلاق اسلامی کی بابت بتائے) چاہتا ہے کہ مکہ مین بزمانہ حج ایک کانفرنس سب فرقون کے اتحاد کے لئے قایم ہو - مگر مین نے بتایا کہ اس عمدہ مقصد مین غیر اسلامی حکومتین ضرور حائل ہون گی - نیز وہ خلافت عثمانی کو بحیثیت سیاستی چمکانا چاہتا ہے - مگر جب قلوب مین خلافت کا اعتقاد نہین ہی سوائے عثمانی اتراک کے اور اب کہ پارلیمنٹ کی وجہ سے اون کے عقاید مین ضعف ہوگیا ہو تو یہہ مصنوعی جوش چل بھی سکتا ہی یا نہین ؟ -

محمد باقر آفندی نے اپنا مذہب تقریباً اثنا عشریہ بتایا - مگر اصل مشرب اتحاد اسلام ظاہر کیا - فرقون کے وجود کو مضر خیال کرنے مین مین بھی کچھ مفید نہین سمجھتا - مگر یہہ بات کیونکر کیا جائے -

حالات عرب جبل عامر

بیروت کے ماتحت جبل عامر ایک پہاڑون کا سلسلہ ہے جس مین اثنا عشریہ عرب قریب ڈیڑھ لاکھ مرد و زن و اطفال کے بستے ہین ان کے درمیان اصلاح و اتفاق کے لئے انجمن قایم کرنیکی غرض سے مین جانے پر طیار تھا - مگر محمد باقر آفندی نے کہا کہ مین نے بہت کوشش کی اور تحریرین لکھین کچھ فائدہ معلوم نہین ہوتا - اون کے عوام مین افلاس ہے - درمیان شیوخ اور علماء کے باہم سخت عناد اور منافرت ہے تعلیم جدید سے بھاگتے ہین - اور عموماً دیگر عربون سے اون کی حالت خراب ہے -

باقاعدہ تیار ہو چکا ہے۔ مگر اٹلی کی جنگ ہمارے خیال میں بھی نہ تھی۔ ہم نے غلطی اور دھوکا کھایا اور اپنے دوستوں پر فضول اطمینان۔ بحری جنگ ہم سے نہیں ہو سکتی۔ مگر ہم دوسرے وسائل اختیار کریں گے۔ مگر اٹلی کے عزم سے ناواقف رہنا خود ایک بھاری غلطی بمنزلہ جرم ہے۔

ہندوستان عرب و شام و ایران کے ادنیٰ طبقہ کا مقابلہ

جسقدر حصہ بندرگاہوں کا میں نے دیکھا ہے اوس کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ شام کے عرب درجہ ادنیٰ کے ہندو ایران و عراق و عرب سے زیادہ خوشحال ہیں۔ اور ان سب ملکوں کے عوام ہندوستان سے زیادہ ذلیل ہیں اور زندگی عیش سے گذرانتے ہیں اور چاء اور قہوہ اور کھیل تاش وغیرہ کے لئے مقامات بنے ہوئے ہیں۔ بلحاظ مالی حالت کے میں ہندوستان کے عوام کو سوائے ایران کے سب سے پست درجہ رکھوں گا اور شام کے عوام کو اون سب سے اعلیٰ۔ اور قفقاز جنوبی روس کے عوام کو سب سے بالا۔ مزدوری پیشہ لوگ بندرگاہوں میں بہت کچھ کماتے ہیں۔ ہندوستان کے عوام میں ہندو بھی پست درجہ میں ہیں۔ مگر مسلمان ان سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ بیکار بیٹھکر وقت ضایع کرنے میں ایران و ترک عرب کو میں نے یکساں پایا۔ ہر وقت چاء اور تاش کے چسکے تمام شام اور اسلامبول میں نظر آتے ہیں۔

خواص کے تمدن کا مقابلہ

یہ سچ ہے کہ ایران و عرب و عثمانیہ میں ایسے بڑے بڑے تعلقے نہیں جیسے ہماری ہندوستان میں راجہ صاحب محمود آباد یا راجہ صاحب نان پارہ ہیں اس لئے ہندوستان کے عام مسلمانوں کا افلاس چھپا ہوا ہے۔ نہ میرے خیال میں ان ملکوں میں کوئی تاجر مثل کریم بھائی ابراہیم بھائی کے ہے۔ البتہ ایران میں ایک عمدہ رسم ہے یعنی ہر شہر میں سلطنت کی طرف سے ایک شخص جو متمول تاجر ہوتا ہے ملک التجار تسلیم کیا جاتا ہے مگر ایران میں عام افلاس بہت ہے۔ کوئی دولتمند آدمی یا جماعت روپیہ سے یہاں بھی ایک بڑی جمعیت پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہر صاحب اثر کے گرد کھانے اڑانے کے لیے بھوکوں کا ایک خاصا مجمع رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے مشہور ناول نویس ٹھیکری نے کتاب ہینڈنس میں انیسویں صدی کے اواسط لندن کے مقیمان آئرلینڈ کی حالت بتائی ہے کہ ہر بھوکے سے بھوکے آئرش کے کچھ اور بھوکے ہموطن متوسل ہوتے ہیں۔ ایران میں مختلف شہروں میں بعض ایسے ملک التجار

آج صبح مین ریل مین سوار ہوا اور حسب معمول حمالون کو سخت ایذا رسان پایا۔ اور یہان کے ایک اور مسافر نے بھی پنج تعالی[1] مزدوری مقررہ سے دینے کی صلاح دی۔ اس وقت میرے پاس کافی نقد تھا۔ مین نے دیدیا۔ کرایہ درجہ معمولی کا بیروت سے دمشق تک علاوہ اسباب کے ۲ مجیدی ہے۔ اور ریل شارع عام کی سڑک پر کھڑی رہتی اور وہین سے گذرتی ہے۔ مالک فرانسیسی کمپنی ہے اور شرط یہہ ہے کہ رعایا ء عثمانی ملازم کیے جاوین۔ چنانچہ اکثر عیسائیون کو ملازم رکھا جاتا ہے۔ ایک ترک نے اب کہ مین روزنامچہ لکھ رہا ہون بیان کیا کہ ۳/۲ عیسائی آبادی بیروت مین ہین۔ لیکن بلحاظ رعب ایک مسلمان دس عیسائیون کی برابر ہے۔ اسی طرح قوم درزی (دیگر سے اسمعیلی اہالی جبل لبنان) پر رعب ہے۔

حالتِ ملک بیروت سے میلون تک زمین زرخیز اور باغ بکثرت ہین۔ زمین پہاڑی ہے جبل عالیہ کے اسٹیشن تک نہایت اعلیٰ درجے کے مناظر ہین۔ لاکھ کے قریب لمبی لمبی کیاریان کٹی ہین۔ یہ سب ملک جبل لبنان کے نام سے منسوب ہے جس مین عیسائی کیتھولک گورنر برضامندی دُول اوروپا مقرر ہوتا ہے۔ جگہہ جگہہ اسٹیشنون کے پاس بہت سے خوبصورت بنگلے بنے ہوئے ہین۔ لوگ اور سپاہی جو مین نے دیکھے وہ عموماً وجیہہ اور مضبوط تھے۔ اون مین مسلمان اور عیسائی اور درزی سب کی شکلین یکسان تھین۔ ان پہاڑون مین زیتون اور انگور کے باغات بکثرت ہین۔ اور انجن کے کارخانے۔ ہوٹل بھی ہر اسٹیشن پر ہین۔ اسٹیشن چند چند میل کے فاصلے پر ہین۔ اور پہاڑون کا منظر کئی گھنٹے تک بہت عمدہ نظر آیا۔ رشت یا گیلان کے موافق ہے۔ انگور اینک کہ چالیس میل گذری ہین برابر مثل غلہ کی کاشت کے چلا جاتا ہے۔ اور کوئی آڑ تک نہین ہے نہ ٹٹیان ہین۔

درزی وہ قوم ہے جو اس نواح مین بکثرت ہے۔ یہ عربی بولتے ہین اور خلفاء فاطمیین مین ایک ظالم بادشاہ حاکم باللہ کو کہا جاتا ہے کہ خدا کا اوتار مانتے ہین اور دیگر عجیب عقائد رکھتے ہین مثلاً سلمان فارسی اور حضرت خضر کو بھی منجملہ ۵ خداؤن کے مانتے ہین۔ دیگر مذاہب سے متنفر ہین اور اپنے مذہب کو سخت چھپاتے ہین اور اکثر

[1] یہان کا ہمیشہ یہہ قاعدہ ہے، اور مصر کا بھی کہ لوگ ہمیشہ مسافر کے خلاف اور حمالون اور دلالون کے موافق ہوتے ہین۔ ۱۲

محمد باقر آفندی نے دو شخصوں سے میری ملاقات کرائی جن کے نام مفصلہ ذیل ہین اور یہ صاحب ایک عالیشان بلدیہ قہوہ خانہ مین موجود تھے جو محل طہران کے باغ مین واقع ہے اور فوارہ چھوٹتا رہتا ہے اور برقی روشنی اور بینسر کرسیان ہر جگہ پڑی رہتی ہین -

(۱) حاجی علی آفندی زین ساکن صیدا (ترشیز) ولایت بیروت

(۲) حسن رشید آفندی - ادکات بیروت - (ادکات وکیل یا بیرسٹر کو کہتے ہین) -

یہ دونون جبل کے رہنے والے ہین اور اول الذکر ایک معمر بزرگ ہین جن کا بیٹا ایک مشہور عربی رسالہ عارف نکالتا ہے اونھون نے جبل مین نا اتفاقی اور عام افلاس کا ہونا تسلیم کیا - مگر کہا کہ شراب لاکھ آدمیون مین مشکل دس پیتے ہین البتہ علوم جدیدہ سے غافل ہین - مین نے اون کو سمجھایا کہ اسلام حقیقی اور صحیح کے معنی یہ ہین کہ اخلاق اعلے ہون اور لوگون کے افعال سے دین بدنام نہ ہو امر بالمعروف - نہی عن المنکر اور جہاد قلبی یا جہاد اکبر آجکل واجب کفائی نہین بلکہ واجب عینی ہے - لازم ہے کہ وہ ایک انجمن مقاصد ذیل کے لئے بناوین -

(۱) تعلیم اطفال قابل تعلیم (۲) تہیۂ کار برائے بیکاران (۳) تہذیب اخلاق اندرونی (۴) رفع نزاع باہمی

اونھون نے اپنی نوٹ بک مین یہ سب باتین لکھ لین اور انجمن بنانے کا وعدہ کیا اور کہا کہ آپ جبل مین چلیں مین ۳ - ۴ دن کے لئے جانے پر راضی تھا - لیکن وہ کہتے ہین کہ مختلف مقامات مین پندرہ دن رہنا لازم ہے - حج کے قرب کی وجہ سے اسقدر وقت میرے پاس نتھا - مگر مکاتبت کا وعدہ کیا -

یہ لوگ حضرت اباذر صحابی رسول کی وجہ سے قدیم زمانے سے اہلبیت کے معتقد ہین اور ایک رسالہ بھی نکالتے ہین محمد باقر آفندی نے غالباً یہ غلطی کی کہ ان سادہ لوگون سے کہنا شروع کیا کہ تم شل انجمن اتحاد و ترقی کے اتحاد پولیٹکل مین داخل ہو جاؤ یعنی اپنی شخصیت چھوڑ دو - یہ ممکن نہین - اول اصلاح اندرونی لازم ہے تاکہ اتحاد عمومی کے فوائد کوئی گروہ سمجھ سکے اور اوس مین مناسب طور پر شریک ہو سکے -

{ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ - در ریل براہ دمشق }

چراغ دوکانون پر روشن تھے تاہم بازارون مین تاریکی نظر آتی تھی - ٹریم جاری تھی -

مجکو سید ابوالفتوح نے بتایا تھا کہ محلہ حزاب منزل جلبادی مین ٹھیرون - اسٹیشن سے قریب ۱½ میل پر یہ محلہ واقع ہے - مین نے دریافت کرکے مکان کا پتہ لگایا تو ایک مختصر دروازے مین سے ایک شخص نے جسکی آواز عورت کی سی معلوم ہوتی تھی کہا کون ہے؟ اور کس نے پتا بتایا ہے؟ - مین نے جواب دیا تو اوسنے کہا جلبادی نہین ہین - اسپر ایک لڑکا جس کی عمر برادر غلام السبطین سے کمتر تھی آیا اور میرا اسباب اندر مکان کے لیگیا مکان ایک دو منزلہ محل تھا جس کی تعمیر اور فرنیچر مین ۵۰ ہزار روپیہ سے کم صرف ہوا ہوگا - اوس نے میری بیحد خاطر کی اور ایک بڑا کمرہ مجکو رہنے کو دیا اور کہا کہ میرا کام حجاج کی خدمت نہین بلکہ تاجر ہون - بعض حجاج ایرانی بوجہ ہم مذہبی میرے یہان آجاتے ہین - آپ ہمارے مہمان ہین اوس کا ایک چھوٹا بھائی بھی خدمتگار کی طرح کام کرتا تھا یہ لوگ اور کل اہل شام و حجاز ملازم نہین رکھتے خود کل کام کرتے ہین -

[۲۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ شہر شام]

شہر دمشق اور اوسکی کیفیت

یہ وہی شہر ہے جس کو اہل شام عروس البلاد اور جنت فی الارض کہتے ہین اور اس کی خوبی کی وجہ سے ابوسفیان نے کہ اول اپنے فرزند سفیان و مابعد امیر معاویہ کے لیے یہ ولایت بغرض حکومت حاصل کی تھی ورنہ دھمکی دی تھی کہ مین رئیس اہلبیت علیؑ ابن ابی طالب کی امداد کرکے خلافت پر حملہ کرون گا - گو بقول مورخ طبری حضرت امیرؑ نے ابوسفیان کی صلاح نہ مانی اور اسلام کو ضعیف کرنا اور جنگ خانگی منظور نہ کی مگر اس طرح شام کا ملک ابوسفیان کے خاندان کو مل گیا - اور اگر ابن زیاد کی شقاوت سے اہلبیت شہید نہ ہوتے تو بنی امیہ کی سطوت اور تعداد کی وجہ سے ممکن ہے کہ آج تک یہ ملک اون کے ہاتھ مین رہتا -

اس شہر مین آل نبیؐ بازارون مین پھرائی گئی اور سر مبارک سیدنا حسین علیہ السلام کا نیزہ پر اور مسجد کے در پر آویزان کیا گیا - اسی شہر کی نسبت حضرت علی ابن الحسین سے جب پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ روحانی تکلیف آپ کو کہان پہونچی؟ - فرمایا " الشام الشام " لیکن بنی امیہ مین بنی سفیان کی حکومت معرکہ کربلا سے چار برس کے

سلطنت اور پاس کے عیسائیون سے جنگ کرتے رہتے ہین بعض یورپین مصنفون نے ان کے متعلق کتابین لکھی ہین*
یہہ پہاڑ لبنان کے سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے ہین سمندر نظر آتا ہے اور آب ہوا اور مقامات
کی بلندی و مضبوطی کی وجہ سے وہان کے لوگ دولت عثمانیہ سے کم ڈرتے ہین - بہرحال ایک شخص نیلا لہنگا
نما پائجامہ پہنے ہمارے پاس بٹھیا تھا یا تُرکی عرب اوس کیساتھ کسیقدر سختی سے سلوک کرتے تھے اوس کے چلنے کے
بعد ایک عرب نے (جو ترکی لباس مین تھا اور شاید مدارس کا انسپکٹر تھا) کہا مین اس کو پہچانتا ہون یہ ضرور
درزی تھا - ایک نوجوان عسکری نے کہا درزی ملعون ابن ملعون ہین اور دوسرے نے کہا کلب ابن کلب - یہ جبل
لبنان ایک گورنر کے ماتحت ہے جس کا تقرر منجملہ عیسائی رعایا سے سلطان کے بمنظوری بعض دول ہائے یوروپ لازم
ہے - کیونکہ ۱۸۶۰ء مین یہان دروزیون نے بہت عیسائیون کو قتل کیا تھا - اوس وقت سے یوروپ کی مداخلت ہے -
روس اور عثمانیہ ہر جگہ یہہ لغو بیت دیکھی کہ ایک شخص آتا ہے اور تقریباً ہر اسٹیشن کے بعد ٹکٹ دیکھتا ہے | بار بار ٹکٹ دیکھنا
جسکے پاس ٹکٹ نہین ہوتا اوس سے نقد قیمت لیکر ٹکٹ دیدیتا ہے - تقریباً ۷ گھنٹے مین ۷ دفعہ ٹکٹ دیکھے گئے -
تقریباً ۵ بجے دمشق مین پہونچے - یہان کے حمال اور گاڑی اور خچر والے جو اسباب لاتے ہین نسبتہً بیروت کے بہتر لگے
شہر دمشق جسکو عرب شام کہتے ہین اوس سے ۱۵ - ۲۰ میل کے فاصلے سے چشمے پانی کے کثرت سے تھے اور
شہر کے باہر بڑی عمارت فوج کے رہنے کی موجود تھی - اگرچہ بیروت کی بہت بڑی سنگین کچہریون کے مقابل
مین کمتر خوبصورت ہے - شہر کے شروع ہی سے نہایت سرد پانی کی نہرین جاری ہین اور ایک ندی ہوجاتی ہین - مگر معلوم
ہوا کہ ۷ ندیان اس شہر مین آتی ہین -

دمشق بہت بڑا شہر ہے اور رونق مین دلّی سے کم نہین - آبادی ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہے اور بازار مسقف
ہے - اسقدر بلند اور چوڑی اور شاندار چھت نہ لندن مین نہ طہران مین - مغرب کے وقت جب مین داخل ہوا تھا تو

---

* کہتے ہین کہ علامہ بستانی مسیحی ایڈیٹر دائرۃ المعارف مصر نے ان کے حالات جو فسادیہ مین آرٹیکل بنی عربی انسائکلوپیڈیا
دائرۃ المعارف مین لکھے تھے - وہ اوسی وقت مار دیا گیا - (منہ)

دیگر قصون سے کہ عوام کو آل سفیان نے بنا رکھا تھا کہ ہم نبی کے خاندان مین ہین اور حسینؑ اور علیؑ دشمن رسول اور باغی ہین۔ شہادت امام حسینؑ نے اون کو اسقدر مضمحل کردیا کہ عبد الملک ابن مروان نے (جو نہایت لائق خلیفہ بنی مروان مین گذرا ہے اور اوسنے فتوحات بھی بہت کین) اپنے حکام کے نام فرمان جاری کیا تھا کہ "لوگون کو سمجھاؤ کہ جس خاندان نے حسین ابن علیؑ و اہلبیت کو قتل کیا وہ آل سفیان تھے ہم اون مین سے نہین ہین اور اس خون سے بالکل بری ہین"۔

ابریشم کے کپڑے اور تجارت

یہان ابریشم کی تجارت ہوتی ہے اور کپڑے بہت کثرت سے مصر و عراق عرب جاتے ہین حاجی مہدی حلباوی کی دوکان بھی بازار مین اسی سامان کی ہے۔ یہان یہہ عجیب دستور دیکھا گیا کہ نہ دوکان مین اور نہ مکان مین ملازم ہے سب کام لوگ اپنے ہاتھ سے کرتے ہین۔ کاریگر جو ابریشم کا کام کرتے ہین اون سے پوچھا گیا تو اونھون نے مزدوری ۲ ہم روز اور لڑکے کی ۱۰ ار روز بتائے۔ اہل ہند کے لئے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اتنے بڑے تاجر خود اور اون کی عورتین کل کام خدمتگارون کا کرتے ہین۔

لباس اہل دمشق

اہل دمشق مین عموماً نوجوان لوگ ترکی ٹوپی اور یورپین لباس مثل ترکون کے رکھتے ہین اور نصف سے زیادہ بھی عبا عمامہ رکھتے ہین جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہہ عرب ہین۔

نہر ہر جگہ اور کیچڑ

آج ترشح رہا جس کے باعث کیچڑ رہی اور اس وجہ سے کہین جا نہ سکا۔ ہر گھر۔ ہر بیت الخلا مین نہر جاری ہے اور اوسی سے صفائی ہے اور سڑک اگرچہ پتھر کی ہے مگر ہر جگہ کیچڑ ہے اور دلّی کے فراشخانہ اور سرکی والون کا بازار بھی آدمی بھول جاتا ہے۔ کیچڑ عجیب قسم کی ہے گویا مٹی مین کسی نے گوند ملادیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خام عمارتین اکثر مقامات مین باوجود کثرت بارش قایم ہین۔

عرب سیاح اہل ہند و ہندوستانی لوگ

ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو یہان کا عرب اور بساطی کی دوکان رکھتا ہے اور ہندوستان ہو کر آیا ہے۔ اوس نے میرا وطن پوچھا۔ مین نے بتایا کہ ایک چھوٹا قصبہ پانی پت دہلی سے نزدیک ہے اوس نے کہا پانی پت۔ سونی پت۔ مجکو اس واقفیت پر تعجب ہوا۔ معلوم ہوا کہ چار سال قبل وہ پانی پت مین گیا اور محلہ انصار مین ٹھہرا تھا۔ ایک اور بڈھا ہندوستانی ملا جسکو یہان آئے ہوئے ۶۰ سال کے قریب ہوگئے

اندرہمیشہ کے لئے دنیا سے اوٹھ گئی اوس کے بعد اسی سال تک مروان اوراون کی اولاد کا زمانہ آیا اور انصاف یہہ ہے کہ آل مروان نے اہلبیت پر بمقابلہ آل سفیان اور آل عباس کے بہت کم ظلم کیا اور عمر ابن عبدالعزیز نے پوری تعظیم وتکریم کی اس وجہ سے اون کی حکومت اسی سال تک رہی جو ظلم کیا وہ عموماً حجاج نے کیا۔ یا جو طریقہ لعن اہلبیت کا زمانہ امیر معاویہ میں جاری تھا قایم نہ رہا۔ بہرحال کل بنی مروان و بنی امیہ اس ملک سے ابو مسلم خراسانی کے حکم سے نکال دئے گئے یا قتل کئے گئے اور چند اندلس بھاگ گئے۔ مگر بنارس ۔ دمشق ۔ بغداد ۔ اصفہان اور دہلی ایسے کہ اون شہرون مین ہین جن کی آبادی پر بربادی کبھی غالب نہین آئی ۔ دمشق بھی بار بار برباد کیا گیا آخر مین تیمور نے برباد کیا بوجہ عمدگی اب پھر آباد ہوجاتا ہے۔

معذرت اہل شام اہل شام عموماً اب محب اہلبیت ہین جیسا اہل کوفہ ہین۔ پانچ ہزار آدمی جن کی مالی حالت اور تجارت اور اخلاقی حالت اچھی ہے ۔ اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہین۔ باقی عموماً بنی امیہ سے حسن ظن نہین رکھتے ۔ مین نے حاجی ملبادی سے جن کا خاندان حلب سے آیا کہا کہ عموماً اہلبیت کے دوست دمشق کو شہر ملعون کہتے ہین کہ اس نے اہلبیت پر ظلم کیا۔ مگر اونھون نے جواب دیا کہ اصل یہہ ہے کہ یہان کے لوگ صرف اسقدر واقف تھے کہ ایک خارجی نے بادشاہ پر خروج کیا ہے ہرگز واقف نہ تھے کہ نبی کے فرزند اور لوا سے سے جنگ ہے اور جب معلوم ہوا تو عموماً سب کو غم اور رنج تھا۔ تاریخ سے اس بیان کی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ جب اہلبیت کو لاے اور حضرت علی بن الحسین آگے آگے تھے ایک اہل دمشق نے کہا "شکر خدا کا جسنے تمکو مغلوب اور ذلیل کیا" آپ نے فرمایا کیون؟ - اوس نے کہا کہ تمنے امیر پر خروج کیا اور میرے دو بیٹے اس جنگ مین کام آئے۔ مین خوش ہون کہ تمہارا یہہ حال ہوا" آپ نے فرمایا کہ "تونے قرآن پڑھا ہے؟" اسنے کہا "بیشک" آپنے پوچھا کہ "یہ آیت پڑھی ہے لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ" اوس نے کہا "پڑھی ہے۔ مگر اس سوال سے کیا مطلب؟" آپ نے کہا "وہ قربیٰ ہم ہی ہین" اوس نے کہا "تم خارجی ہو تم کو قرابت اہلبیت سے کیا تعلق؟" جب اوس کو معلوم ہوا کہ آپ دختر رسول کے فرزند ہین تو جزع و بکا کرتا ہوا مجلس یزید مین پہونچا اور اوسپر لعنت کی اور مارا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے اور

کہا آپ کو دمشق میں ایک انجمن بنانی چاہیئے جسکے مقاصد یہ ہون کہ (۱) اطفال کو تعلیم دے (۲) بیکارون کو کام سے لگاوے (۳) فساد و عناد باہمی دور کرے (۴) چھوٹے چھوٹے فرقے جیسے نصیری اور دروزی ہیں اُنکو آہستہ آہستہ ہدایت کر کے اثنا عشریت کی طرف لاوے اور ان فرقون مین جو مخالفت سلطنت سے ہے اور اکثر قتل ہوتے رہتے ہین اوس کو دور کرے اور سلطنت کو بھی اون پر مہربان کرے - غرض دینی خدمت و اتحاد کا کام کرے اونھون نے کہا کہ یہان اہل شام مین تو نزاع ہے نہین اور ایسی انجمن بلا اجازت حکومت قائم نہین ہوسکتی اور اگر اجازت بھی ہو تو یہان کے آدمیون مین اسقدر عقل و تعلیم نہین - مجلس روضہ خوانی اور نماز جمعہ جو ہمنے قائم کی ہے اوس مین بھی بمشکل سے آتے ہین اور سوتے رہتے ہین - عموماً اپنے کاروبار مین مصروف ہین -

خلاصہ کلام یہ کہ اس روشن خیال عالم کو بھی مین نے حسب معمول ترسان و تنگ خیال پایا - دین کے لئے زحمت اوٹھانا اجتہادی کمزوری ایران مین واقع ہوگئی ہے اور جسکو مین نے خوب سمجھا یا اوس کی تلافی کرنا اون کی جرأت و ہمت سے بالا ہے - اگر کسی کا فرزند وطن سے باہر سخت بیمار ہوجاوے اور اوس کو خدمت کے لئے طلب کیجے تو آیا کیا وہ ایسے عذرات کرسکتا ہے؟ "(۱) مین کمزور ہون - راستہ پرخطر ہے (۲) کافی خرچ راہ موجود نہین ہے اور لالہ بھگوڑی لال سے قرض لینے کی ضرورت ہے شاید وہ نہ دین (۳) قرض ملے بھی تو شاید چور راستے مین لے لین (۴) چور نہ بھی لین تو میرا جانا لڑکے کے لئے مفید ہو یا نہ ہو" خدمت اسلام کو بارہ مین ایسے ہی عذرات ہر جگہ سُنّی و شیعہ دونون مین پائے -

روضہ حضرت رقیہ حضرت رقیہؑ جناب امیر علیہ السلام او حضرت فاطمہ زہرا کی صاحبزادی یہان مدفون ہین اون کے مزار پر گیا ایک خانگی مکان کا مختصر سا دروازہ ہے اوس کے اندر ایک مکان ہے اور ایک طرف مسجد اور قبہ حضرت رقیہؑ کا جس کا رنگ سفید و نیلی مائل اندر سے ہے - گنبد مختصر مگر خوبصورت - اور گرداگرد عبارت ذیل سنہری حرفون مین لکھی ہے :-

"نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین یا محمد - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" - گنبد کے اندر اوپر یا اللہ اور چارون طرف یا علی مکتوب ہے - خوبصورت حروف کے کتبے بھی متعدد لگے ہین جس مین اسمائے پنجتن پاک و سلام علی آل طہ و یٰسین درج ہے -

انگر ۸ سال قبل بمبئی گیا تھا - اوس نے ایک مغازہ (دکان) کرایہ پر لے لیا ہے اور خود نوکری کا کام کرتا ہے -
اصل وطن بزرگوں کا دلّی بتاتا ہے مگر خود بمبئی کی پیدائش ہے - اُردو خوب بولتا ہے - تقریباً اسّی سال عمر ہے
وہ سنت جماعت ہے اور کہتا تھا کہ ہندوستان و افغانستان میں سنت جماعت اور شیعہ مین فرق نہین یہان
بہت فرق اور اختلاف ہے - مجکو اوس کے اس بیان سے تعجب ہوا - یہان کوئی فرق بظاہر معلوم نہین ہوتا
اور سنّی شیعہ بہت صلح سے رہتے ہین - اگرچہ شیعہ قدرتًہ دبے ہوئے ہین مگر پارلیمنٹری حکومت کے عموماً
مداح ہین -

طریقہ استقبال | تمام عرب مین اور خصوصاً شام و بیروت و حجاز مین جب کوئی شخص مکان یا دوکان مین داخل ہوتا ہے
تو کہتے ہین "اہلاً و سہلاً مرحبا" اور بہت تعظیم سے پیش آتے ہین - جب پانی پیتا ہے تو کہتے ہین ہنیاً (یعنی مبارک)
اور وہ جواب مین کہتا ہے ھناک اللہ - جب صبح کو ملتے ہین تو یہان بھی عراق عرب کی طرح کہتے ہین اور غالباً حجاز مین
بھی صبّحکم اللہ بالخیر والعافیتہ اور شام کو مسّکم اللہ بالخیر والعافیتہ -

انگور شام مین | غالباً دمشق سے بہتر انگور ایشیا کے کسی ملک مین نہون گے یہان ارکو اسقدر انگور آتے ہین کہ
ہندوستان مین مجھ کو مشکل سے ملین گے اور اسقدر شیرین نہ ہون گے -

حمّام | آج حمام مین گیا - اسلامبول کے حمّام سے دوسرے درجے پر مگر بہت صاف اور مہذب تھا اور طریقہ وہی تھا
جو قسطنطنیہ کے حمام کا مین لکھ چکا ہون لیکن برخلاف قسطنطنیہ کے یہان بہرے خیال مین اجنبی کو دیکھکر حمام والے
ٹھگنے سے پرہیز نہین کرتے -

{ شہر دمشق - ۲۷ راکتوبر ۱۹۱۱ء = ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ روز جمعہ }

آج کا تمام دن پھرنے مین صرف ہوا اور بہت تکان واقع ہوا -

مولانا سید محسن اور اصلاح عرب و شیعہ در شام | یہان امامیہ علماء مین ایک صاحب سید محسن ہین جنھون نے مدرسہ علویہ عثمانیہ بھی قائم کیا ہے
اور ایک فنڈ جس سے مساکین اور یتیمون کی امداد کرتے ہین - اون سے ملاقات کرکے مین نے

خاص مسجد کے وسط میں ایک سبز گنبد ہے جو مقام یا قبر حضرت یحییٰ علیہ السلام بیان کی جاتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس سے انکار کرتے ہیں۔

مسجد سے باہر صحن بھی پٹی ہوئی مسجد کے برابر طول و عرض میں ہوگا۔ اندر مسجد میں اگرچہ کوئی نشان قدامت کا معلوم نہیں ہوتا مگر صحن گلی کی طرف دیوار و پتھر دیوار شرقی اور صحن کی غربی دیوار کے ستون صاف کہنہ معلوم ہوتے ہیں وسعت میں یہہ مسجد قسطنطنیہ کی بڑی سے بڑی مسجد کی برابر بلکہ زیادہ ہے اور مسجد قزوین سے دوچند ہے لیکن گنبدوں کی نرالی خوبصورتی قسطنطنیہ کے مقابل میں کم نہیں۔

صحن میں حوض مختصر ہے اور پانی اوس میں جاری رہتا ہے۔ نیز دو معمولی گنبد ہیں جن کو مقام حضرت عیسیٰ و مقام حضرت موسیٰ کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اب دولتِ عثمانیہ کے حکم سے اوس کے اندر کسی کو جانیکی اجازت نہیں تمام مسجد میں قالین کا فرش ہے اور حسب معمول خدا، رسول، خلفا ے اربعہ اور حسنین کے نام چھت کے قریب مکتوب ہیں

مسجد راس سیدنا الحسینؑ خود مسجد اموبہ کے اندر سے جاکر ایک دوسرا مقام ہے جس کو مسجد راس سیدنا الحسینؑ کہتے ہیں۔ تاریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ مسجد کے دروازے پر جناب سید الشہدا کا سر لٹکایا گیا تھا۔ اور بعدہٗ صندوق میں محفوظ کیا گیا اور ما بعد اختلاف ہے کہ دمشق میں دفن ہوا یا کربلا میں حضرت امام زین العابدینؑ لے گئے یا قاہرہ میں مدفون ہے بہرحال اس عمارت میں داخل ہونے سے قبل یہہ عبارت دیوار میں منقوش پائی:۔

"لِی خَمسَۃٌ اُطفِی بِھَا حَرَّ الوَبَاءِ الحَاطِمَۃ
المُصطَفٰی وَالمُرتَضٰی وَابنَاھُمَا وَالفَاطِمَۃ"

اندر اول ایک دالان ہے جس میں بہت سے خوبصورت کتبے پنجتن کے اسماء کے آویزاں ہیں ایک کتبہ یہہ ہے:۔

"اربعۃ مذہبۃ لکلّ غمّ وحزن
حبّ نبیؐ وعلیؑ وحسینؑ وحسنؑ"[1]

اسی دالان کی طرف کھڑکی ہے جس میں سر سید الشہدا کا رکھا جانا بیان کیا جاتا ہے۔

[1] چار چیزیں سب غم و رنج کو دور کرتی ہیں۔ نبیؐ۔ علیؑ۔ حسینؑ و حسنؑ کی محبت ۱۲ (منہ)

ضریح کے باہر کا کٹھرا معمولی لوہے کا بنا ہوا ہے جیسا لوگ اپنے مکانون مین ولایتی لوہے کا لگاتے ہین - مختلف چیزین بطور تحفہ و آئینے اندر ضریح کے رکھے ہوئے ہین اور باہر مسجد ہے اوس مین بھی کل فرش قالین کا ہے اور مسجد اور گنبد متصل ہین -

جامع امویہ یہان کی مشہور مسجد بنی اُمیّہ کے زمانے سے چلی آتی ہے - مگر اب اوس مین اسقدر تعمیر جدید ہوئی ہے کہ صرف ایک طرف پرانے پتھر نظر آتے ہین باقی سب عمارت جدید ہے - اس مسجد کے چارون طرف کی تصویرین ہمنے خریدی ہین - مختصر کیفیت اسکی یہہ ہے کہ چارون طرف چار دروازے ہین اور اندرونی دالان کی طرف بھی باہر سے آنیکا دروازہ ہے - دیوار غربی دس دس گز تک سپید پتھر کی ہے جو سنگ مرمر معلوم ہوتا ہے اور وسطی محراب کے دونون طرف پندرہ پندرہ گز کے اندازتک نہایت خوبصورت کام بنا ہوا ہے اور پتھر کے اندر مختلف رنگ کے پتھر ملائے گئے ہین - ایک منبر بلند بھی منقش اسی کے قریب ہے - مسجد مین آگے پیچھے تین دالان ہین - ہر ایک کا عرض کوئی ۲۰ گز کا ہوگا - کل عرض ۶۰ گز ہوا - طول قدم کے حساب سے جو ہمنے پیمایش کی تو ۱۳۵ او ۱۴۰ گز کے درمیان ہے - اس طور پر کہہ سکتے ہین کہ مسجد کے دالان کا رقبہ دس ہزار مربع گز ہے - گویا ۱۰ بیگھہ خام یا دو ایکڑ سے زیادہ - عرض مین دونون طرف حجرے بھی ہین - ہر حجرہ ۳۰ گز لمبا اور کوئی ۲۰ گز چوڑا ہوگا - یعنی رقبہ ایکہزار گز سے زیادہ ہے جو خود ایک بڑا ہال ہے - مغربی دیوار مین کھڑکیان بہت خوبصورت بنی ہوئی ہین جنپر کلمہ آیات و احادیث لکھی ہوئی ہین - ایک گھنٹہ بھی مسجد مین لگا ہوا ہے - بمبئی مین بھی گھنٹے مساجد مین ہوتے ہین - ہماری طرف یہہ رواج نہین - بلکہ کچھ عرصہ پہلے تک مجکو معلوم ہے کہ بڑی بحث چلی تھی اور لوگ اس کو بدعت کہتے تھے - دو تین المارئیان رکھی ہین جن مین قرآن شریف و کتب بے ترتیب بھری ہین کہ جس کا جی چاہے مطالعہ کرے -

ایک گوشے مین بیچ مین جگہہ چھوڑکر تقریباً ایکہزار آدمی جسمین جوان - بوڑھے - بعض عورتین سب شامل تھے بیٹھے تھے اور ایک معمر ملا عربی مین وعظ کہہ رہا تھا - ہمین دوری کی وجہ سے اچھی طرح اوس کا تلفظ نہ سمجھ سکا - مگر عموماً اعادہ کو دہانی بیان کرتا تھا اور مختلف دعائین بتاتا تھا - نیز شعر کہنے کی مذمت بیان کرتا تھا -

تھے۔ ۵ گز کے فاصلے پر ایک مکان کے نیچے کچھ زمین بطور کھنڈر کے پڑی ہے اور ایک قد آدم سے زیادہ اینٹوں اور روڑوں کا ڈھیر نظر آیا۔ ہمارے ساتھی حاجی مہدی علمداری نے کہا "ھذا شقی"، میں نہ سمجھا۔ پھر معلوم ہوا کہ یہاں یزید کی قبر تھی۔ جو شخص ادھر ہو کر گذرتا ہے لعنت کرتا اور ایک ڈھیلا اپنی نفرت اور حقارت کا اظہار کرنے کے لئے پھینک دیتا ہے۔ چنانچہ سڑک میں کوئی کنکر نظر نہیں آتی۔ ایک کنکر ہمنے بھی تلاش کر کے پھینک دی۔

یہی شہر ہے جہاں اوس کا یہ جاہ و جلال تھا اور اب اسی شہر میں اوس کا نام اور قبر اس حالت میں ہے۔!! (ع)

با آلِ نبی ہر کہ در افتد در افتاد

مقبرہ مسلمین — مقبرہ میں نہایت کثرت سے ہر قبر کے سرہانے سنگ مرمر لگے ہوئے ہیں اور اون پر قبر سے باہر کی طرف لوگوں کے نام لکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہاں قبروں کے بنانے اور کتبے لگانے کا خاص شوق ہے۔ لیکن اکثر قبریں خام بھی ہیں۔

مقبرہ جناب سیدہ سکینہ — حضرت بی بی سکینہ دختر خورد سال سید الشہداء اسی قبرستان میں مدفون بتائی جاتی ہیں ایک جگہہ چاروں طرف سے کھدی ہوئی تھی اور اوس کے گرد ایک چار دیواری سنگین ناتمام تھی جسکو بحکم سلطان منجانب محکمہ اوقاف بنایا جا رہا ہے۔ اندر سرداب میں ہم داخل ہوئے کوئی شخص یہاں نہ تھا۔ قدیم دروازہ حجرہ اُکھاڑ کر قبر پر رکھدیا گیا ہے اور اوس دروازے پر اُبھرے ہوئے حرفوں میں لکھا ہے:۔ "ھذا ضریح السیدۃ السکینہ بنت سیدنا حسین شہید کربلا" مابعد دوسری عبارت ہے۔

ہمنے زیارت کی اس قبر و حجرہ کے مقابل دو قدم کے فاصلے پر دوسرا حجرہ یا سرداب ہے جسکے ایک کواڑ پر آہنی حروف میں مکتوب ہے:۔ "ھذا البقعۃ المبارکۃ سیدۃ ام کلثوم بنت سیدنا علی" اور دوسرے کواڑ پر جو مقابل ہے لکھا ہے:۔ "زائرہ این آستانہ مبارکہ صباح السلطنۃ ۱۳۰۵ھ" معلوم ہوتا ہے ایران کی کسی خاتون نے یہ دروازہ لگایا ہے۔ خدا اوس کی مغفرت کرے۔

چار دیواری ناتمام کوئی ڈیڑھ دو گز بلند ہے۔ اس قدیم قبر کے دیکھنے کے بعد کوئی شبہ نہیں رہ سکتا کہ آقائی

اندر وہ مقام بنایا گیا جہاں سر مبارک دفن بتایا جاتا ہے۔ اس میں ایک خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے اور خوبصورت گنبد ہے۔ اس کے اوپر سے اس پنجرے یا کٹہرے میں سنہری حرفوں میں لکھا ہے :۔

"مرقد راس سیدنا الامام ابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اس اندر والی گنبد یا مسجد میں سنہری حرفوں میں چھت کے قریب اول یہہ حدیث لکھی ہے جہاں تک مجھ سے پڑھا گیا یہہ الفاظ تھے :۔ "عن ابن عباس اذ جاء اید لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ سئل عن رسول اللہ من ھؤلاء الذین وجب المودۃ علیہ قال علی وفاطمہ وابناھما"

(فی المسند الامام احمد)

اس کے بعد بھی طریقہ سنت جماعت کے مطابق دیگر احادیث فضیلت حسنین میں لکھی ہیں۔ چھت گنبد کے قریب نہایت خوبصورت سنہری حرفوں میں قل ھو اللہ لکھی ہے اور دیوار کے چاروں طرف ائمہ اثنا عشر (دوازدہ امام) کے نام لکھے ہیں اور سر مبارک کے مرقد پر نہایت قیمتی کپڑے پڑے ہوئے ہیں۔

سوق الحمیدیہ اس کے بعد ہم بڑے مسقف بازار میں جس کو سوق الحمیدیہ کہتے ہیں (غالباً چھت سلطان حمید کے زمانہ میں بنائی گئی تھی) آئے۔ تمام بازار حالانکہ نہایت چوڑا ہے آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک دوکان دیکھی جس میں بیروشیلم اور دمشق کی عمدہ مصنوعات رکھی تھیں۔ اور قدیم قالین واشیاء۔ لیکن قیمت بیحد طلب کرتے ہیں۔ فرانس و امریکہ و انگلستان میں یہہ سب چیزیں چلی جاتی ہیں۔

{دمشق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء = ۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ہفتہ}

آج رات کو ذرا سی بوندوں سے سڑکیں گوند ہو گئیں مشکل سے چلے۔

یزید ابن معاویہ اول قبرستان مسلمین کی طرف گئے۔ قبرستان کے داخلے سے قبل ایک گلی ہے اوس کی دوسری طرف کوئی

لہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیت آئی کہ میں تم سے اجرت نہیں چاہتا مگر محبت تمام اقربا کی تو آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یہہ کون لوگ ہیں جن کی محبت واجب کی گئی ؟ فرمایا علی وفاطمہ اور اون کے دونوں فرزند (مسند امام احمد ابن حنبل)

کلاہ کے گرد سپید عمامہ (لفہ) جو یہاں کے اہل علم کا خاص لباس ہے پہنے ہوئے تھے معلوم ہوا کہ یہہ سرگروہ قادری فرقہ کے
ہین - مابعد ایک ناقہ جسپر محمل تھا اور اوس کے گرد ریشمی کپڑون کے اعلی درجے کے پردے لگے تھے اور پیچھے چند آدمی دوسرے
اونٹون پر سوار تھے اور علم نہایت قیمتی لئے تھے جنپر درود شریف لکھا ہوا تھا روانہ ہوئے تمام بازار - راستے -
چھتین آدمیون سے پٹی ہوئی تھین ہم نہایت مشکل سے اپنے مقام کو واپس آئے - ایک انگریزی سیاح نے اس محمل کو ایک
مسٹری (راز) لکھا ہے یہ معلوم ہوا کہ مصر سے شام اور شام سے مدینہ روانہ کیا جاتا ہے اس کی اصلیت کیا ہے ؟
لوگ مختلف باتین کہتے ہین - انشاء اللہ حجاز مین دریافت کرونگا - مابعد معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور روضہ نبوی کا
غلاف بہیجوانے کے وقت ایسی ہی شان و شوکت سے بھیجا جاتا ہے - اس کی بیحد عظمت ہوتی ہے - مثلاً جس
جہاز پر جاتا ہے اوس کے اوپر جھنڈے لگے ہوتے ہین - آج کے دن تمام شہر پر جھنڈیان لگی ہین - اور لوگ زیارت کے
لئے اپنی اپنی چھتون پر اور راستون مین باوجود سخت کیچڑ کے چلے جا رہے ہین -

{ دمشق - ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء - ایک شنبہ }

ایک پولیٹکل راز یا پولیٹکل تہمت

کل اخبار رائے عام بیروت - مورخہ ۳ ذیقعدہ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا مصنف ایک
شخص سید رضا بیگ (یا سید علی رضا بیگ) ہے اور یہہ مضمون اللواء مین شائع ہوا ہے -
مسئلہ طرابلس (طرابلس الغرب) کی بابت ہے - اس مین ایک عجیب بات لکھی ہے جس سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے
کہ کیون طرابلس کو فوجون سے خالی کر دیا گیا ہے ؟ - راقم مضمون کہتا ہے کہ ہم کئی سال سے جانتے ہین کہ مقلدین فرنجیون
اور مارقین (یعنی دین سے نکل جانے والے یا خوارج) کا ایک گروہ ہمارے یہان ہے جسکی پالیسی یہہ ہے کہ ایک مضبوط
سلطنت عثمانی قایم کی جاوے اور ادہر ادہر کے علاقے مثلاً طرابلس یا جنوبی عرب فروخت کر دئے جاوین
اور مثل یوروپین سلطنتون کے عثمانیہ یکجا اور مضبوط سلطنت ہو جاوے - وہ کہتے ہین کہ مجارستان (یعنی ہنگری)
بھی ایک ایشیائی مغل قوم اور ہماری طرح ترک تھے اون کو یوروپ نے قبول کر لیا ہے ایسے ہی ہم بھی کیون نہ یوروپ
مین مل جاوین -

وغیرہ میں بعض سکینہ کے قصے درج ہیں غلطی سے اون کو سکینہ بنت الحسین سمجھا جاتا ہے۔ حضرت سکینہ بچپن ہی سے شام مین دفن ہوگئی تھین۔ قبر کا پرانا نشان موجود ہے سکینہ نام کی بیبیان بہت سی تھین۔

قبر جناب سیدہ فاطمہ صغریٰ

اس کے بعد ایک مقام جو اوپر سے بالکل کھد گیا ہے اور قبر کا نشان اس وقت اس وجہ سے کہ تعمیر جاری ہے معلوم نہین ہوتا۔ مگر سنگین چار دیواری دو دو گز اس کی بھی بن چکی ہے۔ یہ قبر حضرت فاطمہ صغریٰ کی بیان کی جاتی ہے۔ اس کی تعمیر بھی حسب الحکم محکمہ اوقاف جاری ہے۔

قبر جناب ام سلمہ و ام المومنین ام حبیبہ

قبرستان کے دوسری طرف دو مختصر خوبصورت جدید حجرے ہیں جس میں ایک پر سنہری حرفون میں لکھا ہے:۔

" هذا ضريح السيدة ام سلمه زوجة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وجدد هذا المقام المبارك السلطان الغازى عبد الحميد خان ثانى خلد الله ملكه سنة ۱۳۲۷ھ "

اسی قسم کی عبارت دوسری زوجہ کی قبر پر بھی ہے۔ یہ دونون مقامات مکمل اور مرتب تھے۔ ان کی زیارت کے بعد قبرستان لوٹ کر آئے۔

محمل شریف و نمایش دولتی

آج محمل بازار میں سے گذرنا ہے اور شہر کے اندر عید کی سی کیفیت ہے۔ اول ہم کو گورنر شام کی سواری نظر آئی جو ایک معمولی ترک ایک گاڑی میں جس کے پیچھے ۸ سوار تھے جا رہا تھا۔ میں نے معمولی اسلامی سلام کیا۔ گورنر نے جواب اوسی طریقہ سے دیا جیسا اپنے بڑون کو دیتے ہیں یعنی سینہ و چشم و سر پر ہاتھ لیگیا۔ ۸۔۱۰ گاڑیاں مشائخ اور عہدہ دارون کی پیچھے تھین۔ مابعد کثرت سے افسران فوج جس میں جنرل بھی تھے گھوڑون پر جا رہے تھے ان کی وردی بہت عمدہ تھی۔ ان کے کوٹ پر سنہری کاجون کا اعلے درجے کا کام تھا۔ فوج کے سپاہی پولیس کے سپاہی اور سب سے صاف اور عمدہ مدرسہ جنگی کے طلباء اپنی وردیون میں جا رہے تھے۔

اسکے بعد ایک شیخ اونچی نمدی کلاہ اوڑھے سبز لباس پہنے گھوڑے پر سوار آیا۔ معلوم ہوا کہ یہہ فرقہ مولویہ کا سرگروہ ہے۔ فرقہ مولویہ صاف طور پر اپنی اونچی کلاہ سے جو تقریباً ایک فٹ ہوتی ہے اور اوس کا رنگ کشمیری پٹو کا سا ہوتا ہے پہچانے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرے مشائخ (شیخ) کچھ فاصلے کے بعد آئے جو سبز جبہ اونیری

(دمشق - یکشنبہ، ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ)

ایرانی اور عثمانی حب وطن اور اوس کا فرق

ایران کا حب وطن زیادہ تر لفظی مین ختم ہو جاتا ہے - لیکن عثمانی یعنی اس سلطنت کے ترک عرب مثل اہل یوروپ کے سلطنت کے قیام کے واسطے خرچ بھی کرتے ہین - اور عربی و ترکی اخبارات مین ہر شہر کے چندون کی فہرست شائع ہوتی ہے - بعض شہرون سے تیس ہزار روپیہ سے زیادہ ابتک بہونچ چکے ہین - اور ہر روز ہر جگہ چندہ ہوتا ہے - برخلاف اس کے ایران مین جنگ ہوئی اور جنگ بھی ایسی جس مین بقول فریقین آزادی عزت اور جان و مال سب پر آفت تھی - مگر باوجودیکہ مین نے طہران کے اخبارون مین مضامین لکھے کہ صرف ایک ایک ماہ کی تنخواہ نائب السلطنت سے لیکر ماتحت تک دیدین - مگر کسی نے نہ سنا - قرض نہایت سخت شرائط پر ملک کی حالت درست کرنے کے نام سے لیا تھا اوس کا روپیہ اڑا دیا - جس قوم مین اپنے خیالات کے پھیلانے کے لیے خرچ کرنیکا مادہ نہین وہ قوم شاید ہی ترقی کر سکے - یہ لوگ اس قرض اور جنگ کو غنیمت سمجھتے تھے اور جو کچھ جنگ سے گھوڑے اور تنخواہین لیتے پر تلتے ہوئے تھے - یہ سچ ہے کہ ایران مین افلاس زیادہ ہے مگر جو امرا ہین انھون نے بھی کسی طرف کوئی مدد نہین کی -

۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء یکشنبہ

حاجی سے ڈیوڑھا کرایہ لونگا

مین نے اس مبارک مقبرہ کی زیارت کو جانا چاہا - آج اتوار کی وجہ سے گاڑیان عیسائیون نے لے رکھی تھین - حاجی ایران سے بیشمار آئے ہین اون کی وجہ سے کرایہ زیادہ ہو گیا - آخر ڈیڑھ مجیدی ([illegible]) پر گاڑی کی - مگر جب مالک گاڑی کو معلوم ہوا کہ مین حاجی ہون تو کہا دو مجیدی سے کم نہ لون گا - مین نے کہا ما قتلنا الحجاج اباک - حاجیون نے تیرے باپ کو قتل نہین کیا اور جانے سے صاف انکار کیا - یہ صاحب گاڑی والے ماشاء اللہ اپنے آپ کو سید اور اثنا عشری بتاتے ہین اور حضرت زینب کی قسم کھاتے تھے - بہرحال اس گاؤن مین جو دمشق سے ۵ میل ہے یہی جوڑی گاڑی والا راضی ہو گیا - راستے مین ۱۰-۱۵ گاڑیان ملین جو واپس جا رہی تھین - ان مین سے اکثر عجم تھے جو اپنی عادت کے موافق ترکمانی اور بعض ترکی فیز پہنے تھے تاکہ اپنی قومیت و مذہب کو چھپا سکین - مگر یہ ممکن نہین -

قریہ سید زینب یا مرقد حضرت زینب علیہا السلام

حضرت زینب کا مقبرہ جنگل مین واقع ہے اور اوس کے متعلق

اس مین شک نہین کہ یہہ خیال کہ سلطنت مستحکم اپنے مقام پر رہے اور دور کے علاقے فروخت کرکے باقی مقامات سے جو ضعیف ہے اون کو جدا کرکے فوجی بحری قوت درست کی جاوے کسی بڑے مدبر کا خیال ہے۔ اور اب تک پہلے ۳ سال مین گویا اسپر عمل رہا ہے۔ لیکن طرابلس الغرب کے معاملے مین اب تک وزارت عثمانیہ معاوضہ مالی لینے سے سخت منکر ہے اور عرب خصوصاً اور عام مسلمان سخت ناراض ہین اور سب سے زیادہ خود سلطان۔ بہرحال یہہ عجیب پالیسی جو بیان کی جاتی ہے ایک سلطنت کے لئے مضر نہین ہے۔ مگر اسلامی حکومت کے لئے مضر ہے۔ کیا یہہ ممکن نہین کہ خود سلطنت عثمانیہ ان ملکون کو آباد کرے اور اون کی رونق مین اضافہ کرے۔

جنگ کی خبرین کہتے ہین کہ حقی پاشا کی کارروائی باشارۂ انجمن اتحاد و ترقی اس غرض سے تھی کہ دولت عثمانیہ مجبور ہوکر ٹری پولی کو فروخت کر دے اور یہہ ضعیف عرب عنصر علیحدہ ہو جاوے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ یہہ خبر کہان تک درست ہے۔ یہان جنگ کے متعلق عموماً مسلمانون کے موافق خبرین عربی اخبارون مین چھپتی ہین جس مین سے اٹلی کے نقصانات اور ملک اٹلی کی اندرونی شورش خلاف جنگ کے پائی جاتی ہے۔

اس مین شک نہین کہ عرب و ترک بڑی شجاعت ظاہر کر رہے ہین اور اہل مصر بھی اُن کو مدد پہونچا رہے ہین۔

یہود دمشق مین اور قومی زوال کا باعث جہان مدرسہ علویہ عثمانیہ ہے اوسی کوچہ کے قریب مدرسہ اسرائیلیہ عثمانیہ بہت بڑا اور عمدہ پیمانہ پر ہے جسکے ساتھ قرأت خانہ اور انجمن ہے۔ یہود کی قوم مین جہان اور سخت عیب ہین وہان اپنی قومیت اور ثروت کا قایم رکھنا اور ایک دوسرے کی امداد کرنا عمدہ صفات ہین۔ افسوس ہے کہ قانون عدل اون مین نہین یعنی غیر یہودی کو لوٹنا۔ کھانا اور اوسپر غلبہ جس طرح ہو حاصل کرنا جائز سمجھتے ہین مسلمانون مین بھی بہت لوگ (خواہ شیعہ ہون یا سُنّی ہون غازی ہون یا وہابیہ ہون) اس طریقے پر عمل کرتے ہین۔ چونکہ یہہ طریقہ تمدن اور معاملات کے خلاف ہے چند روزہ ترقی کے بعد پریشانی۔ ضعف۔ بداخلاقی پیدا ہو جاتی ہے ترقی کا راز اس آیت مین موجود ہے اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ کہ اصل خوف خدا معاشرت مین منصفانہ برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے۔

دفن کرنے والون سے جبراً سیکڑون روپیہ وصول کرنا معروف ہے۔

تلفظ اہل شام اہل شام مین یہ خاص بات مین نے دیکھی کہ عموماً (ث) کا تلفظ مثل (ت) کے کرتے ہین مثلاً کثیر کو کتیر۔ وارث کو وارت اور (ق) کی جگہ (الف) بولتے ہین مثلاً عبدالقادر کو عبدالآدر۔ کتاب قدیم کو کتاب ادیم۔ اور (ض) کا تلفظ سُنّی وشیعہ دال کے مخرج کے قریب کرتے ہین نہ کہ ظ کے قریب۔

لباس وشکل یہود ونصاریٰ ومسلمین سب کا لباس یکسان ہے یعنی بعضون کا عربی۔ بعضون کا انگریزی اور عورتون کا عموماً لباس انگریزی ہے یعنی یورپین۔ اور بعض عیسائی عورتین بھی جب باہر جاتی ہین برقع اوڑھکر جاتی ہین۔ مگر چہرہ کھلا رہتا ہے۔ رنگ کل اہل ملک کا گورا سُرخی مائل ہے۔ اور لفتہ عمدہ شکل وصورت مین یہود ونصاریٰ اور مسلمین مین کوئی صاف فرق نہین اور سب خوبصورت ہین۔ البتہ مانگین یہان بھی اور اسلامبول مین بھی متعدد آدمیون کی بگڑی ہوئی ہین۔

خرید تحفجات آج مین "معاذہ" یعنی ایک عرب مسیحی کی دوکان پر گیا۔ جہان عمدہ اشیاء فروخت ہوتی ہین۔ اور ایک اپنے مہربان محسن کے لئے کچھ تحفے خرید کیے جو یہان اور بیت المقدس کی صنعت کے متعلق ہین۔ بڑی بڑی دوکانین شامی صنعت کی موجود ہین جن کا مال یوروپ وامریکہ جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستان پر افسوس! کہ ایسا انتظام بہت کم شہرون مین ہے۔

[دمشق۔ ۸ رذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء۔ یوم دوشنبہ]

آج سامان خوراک وغیرہ سفر کے لئے لیا۔ جامع امویہ مین (جسکو عبدالملک ابن مروان نے شروع کیا اور ولید بن عبدالملک نے ختم کیا تھا) ایک دفعہ اور گیا اور ایک مختصر کتاب تاریخ اسلام مصنفہ صالح مدہون کن یا مکی تنبیہ الانام الی تاریخ الاسلام خریدی اور مصنف کو نہایت سطحی نظر پایا۔ اگرچہ اوسنے آخر مین اُخوت۔ حریت۔ عدالت۔ مساوات کو آجکل کے فیشن کے موافق اسلام کا معجزہ ثابت کیا ہے۔ مگر خیالات اوس کے عدالت اور صداقت سے دور ہین۔

قریب دو بجے سہ پہر حجاز ریلوے کے اسٹیشن پر محمد حلبادی آفندی کے ساتھ آیا۔ یہان ڈیڑھ دو ہزار آدمیون کا

ایک خوبصورت مسجد اور ایک قبہ سبز ہے جو جدید بنا ہے اور چاروں طرف عمارتیں موجود ہیں۔ یہاں حوض بھی ہے جس میں پانی جاری ہے اور جس طرح مسجد راس الحسینؑ پر ایک شخص کٹورا لئے رہتا ہے جس میں چندہ ڈالا جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہے۔ اس کی شان مقبرہ راس حضرت امام حسینؑ سے کم نہیں ہے اور مسجد و مقبرہ میں قالین کا فرش ہے اور بہت سامان روشنی کا بھی ہے۔ یہاں کے گنبد و مسجد و عمارات متعلقہ سب کی چھت سبز ہے۔ میں نے زیارت کی اور قرآن شریف جو رکھا رہتا ہے پڑھا۔ میری موجودگی میں اندازاً (۵۰) دیگر زائر موجود تھے۔

سانحہ جناب سیدہ زینبؑ — لوگوں کو تعجب ہوگا کہ حضرت زینب کہاں اور شہر شام کہاں؟۔ اس کا قصہ جسقدر مجھکو یاد ہے یہہ ہے کہ بعد امام زین العابدینؑ اور اہلبیت کی واپسی کے حضرت کے خلاف کسی نے یزید کے یہاں شکایت کی کہ وہ سامان جنگ درست کر رہے ہیں۔ یزید نے دوبارہ آپکو دمشق میں طلب کیا۔ حضرت زینبؑ آپکی پھوپھی نے ساتھ جانے پر اصرار کیا اور اس مقام پر جو دمشق سے ۴-۵ میل ہی پہونچنے کے بعد آپ حضرت زینب کو چھوڑ کر کسی چیز کی تلاش میں گئے۔ مالجہ ایک شقی نے کسی بات پر ناراض ہو کر اس مظلومہ منقبہ و زکیہ نواسی رسولؐ کے ایک پتھر مارا جس سے آپ شہید ہو گئیں۔ اور یہیں دفن کی گئیں۔ بہرحال آپ کا انتقال اسی راستے میں ہوا۔ اور آپکے روضۂ مبارکہ پر بہت ہجوم رہتا ہے اور لوگ ضریح پکڑ کر بیحد گریہ کرتے ہیں جس سے سب پر رقت طاری ہوتی ہے۔

بعض لائق بزرگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت صدیقہ زینب کبریٰ کا مزار مبارک یہاں نہیں ہے۔

ظہرین کی نماز ہمنے اس مسجد میں جس میں روضہ واقع ہے پڑھی اور ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہر کر رخصت ہوئے۔

اس روضہ کے گرد تبرکاً بہت سے آدمیوں نے اپنی قبور بنائی ہیں یا ان کے اعزہ نے دفن کیا ہے۔ عمارت چندہ سے بنی ہے اور کل زائر مرمت وغیرہ کے نام سے دیتے ہیں۔ میں نے اول خدام کا مال سمجھکر صرف چند ستلیک دیئے مگر بعد خادم آیا کہ حضرت زینبؑ کو آپ نے کچھ نہیں دیا۔ میں نے کہا حضرت کو نعوذ باللہ پیسے دینے کی کیا ضرورت ہے؟ تم اپنے لئے مانگتے ہو۔ اوس نے کہا نہیں مرمت کے لئے۔ تب میں نے اپنی موجودہ گنجائش کے مطابق کچھ چندہ دیا۔ لیکن جیسی توقع تھی مابعد معلوم ہوا کہ نصف سے زیادہ یہہ بدچلن خدام کھا جاتے ہیں۔ بعض کی بدچلنی اور نامردی

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

{حصّہ چہارم}

بیروت و دمشق سے بمبئی تک

{جس میں مدینہ منورہ اور قاہرہ کے حالات بھی شامل ہیں}

حجاز ریلوے - وقت بعد عصر

مغربی افریقہ کے حبشی خدا کا شکر ہے کہ جگہ مل گئی - میرے درجے مین ضلع مدہرا کا ایک مدراسی شخص ہے جو مسکین اور مظلوم ہونا ہے اور حجم حبشی مغربی افریقہ یعنی سینی گال کے ہین - برابر کے درجے مین ایک ترک اور حبشیون مین سخت جنگ و نزاع تقریباً دو ثلث ساعت سے ہو رہی ہے - میرے درجے والے صلح سے بیٹھے ہوئے ہین - کیونکہ مین نے اون سے کہا ایہا المومنون انکم اخوۃ - والمسلم کل واحد لا یلزم للمسلم ان یوذی مسلماً - حبشی سب عربی بولتے ہین اور سیاہ بہت عمدہ تلوارین بعض کے پاس ہین - یہہ لوگ مالکی ہین کہ ہاتھ کھول کر سب نماز پڑھتے ہین - نیلے کرتے اور سیاہ بانات کی ایک قسم کا چغا دبیر پہنے ہین - بلند قامت ہین اور بہت خشوع و خضوع سے نماز اور پیغمبرؐ کی تعریف مین پڑھتے ہین - یہ لوگ نہایت طویل سفر کر کے آئے ہین اور سب عربی بولتے ہین اور فرانسیسی بھی کچھ جانتے ہین - کہتے ہین کہ اون کے ملک مین صرف کیتھولک اور مسلمان ہین - بت پرست اب نہین ہین -

اہل مارشیس برابر کے درجے مین چند لوگ جزیرہ مارشیس سے (جسکو فرانسیسی مین ماریس کہتے ہین) آئے ہین - یہ ایک جزیرہ جنوبی افریقہ و میڈیگاسکر کے درمیانی سمندر مین ہے جسکو انگریزون نے فرانسیسیون سے چھین لیا تھا - یہ

تیج تھا جو سب مدینہ منورہ جانے والے تھے اور جنگل مین پھیلے ہوئے تھے ۔ عثمانی - ایرانی - بخارائی - شامی - بعض مہینڈگاسکری و حبشی بھی تھے - معلوم ہوا کہ آج ٹکٹ نہین رہا - صرف ہم سو آدمیون کے لئے جگہ ہے - ٹکٹ بیچ رہیگا ناچار واپس ہو کر پھر حاجی مہدی حلباوی کے مکان پر آیا - کرایہ گاڑی بھی آج کل بہت تیز ہے اور اسٹیشن دمشق سے ۱۰ میل پر ہے - حاجی مہدی کے ماموں یہان ریل پر ملازم ہین اون کو ہم اشرفیان دین کہ کل کے لئے ٹکٹ خرید لین - اب خدا کے اختیار معاملہ ہے -

[۹ رذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ہجری = یکم نومبر ۱۹۱۱ء - سہ شنبہ]

آج صبح کو سید احمد یزدی پسر جناب سید کاظم یزدی مجتہد و حجۃ الاسلام نجف خانہ حلباوی مین چار کے مہمان تھے - وہ بھی حج کو جاتے ہین - اونھون نے کچھ عرصے بعد پہچانا - مابعد جب اون کو معلوم ہوا کہ ایران کے خود غرض اور اسلامیت سے لاابالی پن سے مین بھی کنارہ ہون تو بہت تپاک سے اونھون نے استقبال کیا مگر کہا کہ ہمارے لئے نجف مین موجب زحمت آپ نے ایک کام کیا یعنی ایک تحریر مخالفون کو دیدی - مین نے کہا کہ وہ تحریر مین نے نہین دیکھی - شاید رد و بدل ہو گیا ہو - واقعی میرے روزنامچے سے نقل لی گئی تھی - مگر معلوم نہین صحیح چھاپی گئی یا نہین ؟ - بہر حال ایران کے حالات کو دیکھکر میری یہ رائے ہے کہ آزادی و مشروطیت بہت آہستہ آہستہ اس ملک کو ملنی چاہیئے تھی -

حج یا زیارت مدینہ منورہ

آج ظہر سے بھی پہلے اسباب لیکر اسٹیشن پر آگیا - اول کسی نے کہا کہ لوگون کے پاس ایک ہزار ٹکٹ موجود ہین آج ٹکٹ نہین ملیگا - مجکو بہت مایوسی ہوئی - مابعد ماموں حاجی مہدی نے کہا کہ شاید درجہ اول کا ٹکٹ جس کی قیمت تقریباً سوا سو روپیہ ہے مل جاوے - مین نے حساب کیا تو اسقدر روپیہ دینے کے بعد مکہ معظمہ جانا مشکل تھا اور میرے لئے حج بھی مستحب ہے اور زیارت رسالتمآب و حضرت سیدہ و ائمہ بھی - مین نے زیارت رسالتمآب کو ترجیح دی اور کہا کہ ٹکٹ لے لو - اگر خرچ ہو رہا تو حج مستحب کو ملتوی کرونگا - مگر مابعد معلوم ہوا کہ صرف دوسرے درجے کا ٹکٹ غالباً مل جاویگا - اگر ٹکٹ نہ ملا تو لازم ہے کہ آج مغرب کو بیروت جاؤن اور وہان سے لوہا لے سعید

گاڑی میں ہر دو طرف بنا ہے۔ اوس میں بھی ایک دو آدمی ہیں۔ چونکہ دس گاڑیاں ہیں اس لئے چھ سو مسافر آج کم و بیش آئے ہیں اسی طرح کل بھی آئے ہوں گے۔ کوئی پانسو آدمی شام میں پڑے رہ گئے۔

بے آبی کی شکایت ہر اسٹیشن پر سو کے قریب مسافر اپنے لوٹے لیکر اُترتے ہیں مگر محافظ سپاہی پانی نہیں دیتے کہ یہ پانی سپاہیوں کے لئے ہے۔ مسافر خاصکر ہندی شاکی ہیں کہ لوگوں میں رحم نہیں ہے۔ دراصل زمانہ حج میں پانی کا ذخیرہ کافی ہونا چاہیئے تاکہ سیکڑوں آدمیوں کو تکلیف نہو اور سپاہی اپنا پانی دیدیں لوغرض کیا پورین ایک گاڑی پانی کی ملک شام سے بھر کر ساتھ لانی چاہیئے۔ مگر اسقدر سمجھ یا انتظام کہاں!

حیرت انگیز کارنامہ تاہم انصاف یہ ہے کہ حجاز ریلوے ایک حیرت انگیز کارنامہ محنت و استقلال کا ہے۔ جہاں سو سو میل بلکہ زیادہ دُور تک پانی نہ ہو وہاں ریل بنانا اور برابر سپاہیوں کے ذریعہ سے اوس کی حفاظت کرنا مشکل کام ہے۔ عزت پاشا اور سلطان عبدالحمید خان کے جہاں دیگر بیشمار مصائب بیان ہوں اس کارنامہ کو نہ بھولنا چاہیئے۔

حالتیں میں و معدنی کیفیت ریل اس طرح بنی ہے کہ جب کبھی کھڑکی سے دیکھا جاوے ۲-۳ منٹ کے اندر ایک نصف دائرہ معلوم ہوتا ہے یعنی تقریباً ہر جگہ چکر کھاتی ہوئی جاتی ہے آج عصر کے وقت ایک اسٹیشن پر غروب آفتاب کے بعد پانی مسافروں کو کافی ملا۔ اور بعض پھٹے ہوئے سیاہ رنگ کے خیمے عربوں کے نظر آئے۔ نیز تقریباً ۶ میل تک تمام زمین پر سیاہ پتھر پاں پھیلی تھیں جن کا عرض کئی میل تک تھا اور وہ دھوپ میں چمکتی تھیں۔ گمان غالب ہے کہ اس پہاڑ میں لوہے خواہ کوئلے کی کان ہے جس کو ماہران علم طبقات الارض بآسانی معلوم کر سکیں گے۔ ہوا قدرتی طور پر گرم و خشک ہے اور کوئی چرند یا پرند گھنٹوں تک نظر نہیں آتا۔

معن مغرب کے وقت مشہور مقام معن پر ریل پہونچی۔ گویا ملک شام ختم ہو گیا۔ یہاں روشنی بھی اسٹیشن پر اچھی تھی اور دو کان ماکولات و سگار وغیرہ بھی تھے اور بنگلے بھی بنے ہوئے تھے۔ مگر حاجیوں نے دکان پر اسقدر ہجوم کیا کہ خریداری میں مشکل پڑی۔

رات کو سپاہیوں کی بدتمیزی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوئی ایک طرف سے نکال کے جیسی زمین میں سو گئے

بہت سے لوگ مثل اہل بمبئی اُردو بولتے ہین بلکہ زبان اُن سے بہتر اور صاف ہے - ایک شخص کا باپ جونپور سے شکر کا کام کرنے کے لئے مزدورون کی حیثیت مین وہان گیا تھا - کرامت علی نام تھا - وہان اوس نے ثروت پیدا کی اور شادی کی وہان بھی اہل ہندوستان کثرت سے ہین - اور بمبئی - کراچی شمالی ہند سے تجارت کے لئے گئے ہوئے ہین - اکثر باشندے اہل فرانس کے بھی وہان ہین - ملکی انتظام کی تعریف کرتے ہین - مگر ٹیکس بکثرت ہے مثلاً کُتے پر بھی رہوار گھوڑے پر عمدہ راہوار کے شائق تھے - وہان کے باقی آدمی رنگون کے ہین وہ بوڑھے اور جاہل اور غالباً تجارت پیشہ ہین - اُردو بولتے ہین -

{ چہارشنبہ - ۸ر نومبر ۱۹۱۱ء - ۱۰ر ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ }

اس ریل گاڑی مین نہ تو پانی ہے نہ بیت الخلا لیکن غنیمت ہے کہ ریل بہت ٹھہرتی ہوئی جاتی ہے - عموماً مثل ہمارے یہان کی ڈال گاڑیون کے چلتی ہے بعض جگہ بڑے بڑے ٹنل بھی آتے ہین - ابھی تک علاقہ ملک شام کا ہے - پہاڑ غیر آباد ہین - مگر بیچ مین زراعت کے آثار نظر آتے ہین - مٹی مثل ملک مالوہ کے نہایت زرخیز سیاہ و سرخ رنگ کی ہے - تمام آفریقی غالباً ریل والون کو کچھ دیکر بلا ٹکٹ کے بیٹھ گئے تھے کیونکہ ٹکٹ کل تقسیم نہین ہوئے تھے - مگر اون سے ٹکٹ دیکھنے کے وقت اگلے اسٹیشن پر کرایہ لیا گیا - ملک روس اور شام اور حجاز کل ریلون مین یہ قاعدہ دیکھا گیا کہ جسکے پاس ٹکٹ نہین گاڑی مین اوسکو ٹکٹ دیدیتے ہین اور دام مقررہ لیتے ہین -

حالات ملک در راہ

آج صبح سے ۸ گھنٹے ہوئے تین چار چھوٹے چھوٹے اسٹیشن آئے صرف پہلے اسٹیشن پر پانی تھا - باقی پانی کم ہے فوج کے لئے ہے دس بیس سپاہی ہر مقام پر غالباً بغرض حفاظت آج ہر جگہ ریل پر نظر آتے ہین - تمام ملک غیر آباد تھا -

اس ریل کی ہر گاڑی مین ایک درجہ زنانہ ہے اور ہر زنانہ درجے سے ملا ہوا زنانہ بیت الخلا بھی ہے جسکو بہت لوگ نہایت کثیف کر دیتے ہین - یہان تک کہ ایک ہندی الاصل بوڑھی عورت جو مارسیلس سے آئی ہے ہمارے مردانہ درجے مین آبیٹھی - ہر گاڑی مین ۱۰ درجے ہین اور ہر درجہ مین ۶ مسافر ہین - چڑھنے کی جو جگہ ہے ایک آدمی

| قرنطینہ اور گھبراہٹ کی عادت | آج کا دن سخت تکلیف و پریشانی میں گذرا۔ ریل کو کئی جگہ لے گئے۔ کل کپڑوں کو اتروا کر اور صرف

ایک کرتہ پہنا کر کپڑوں کو دھونی دی گئی۔ ایک مختصر خیمہ ٹھہرنے کو ملا۔ عربوں کی یہ عادت بد ہے کہ ہر کام میں کپڑے اتارتے وقت پہنتے وقت ریل سے اترتے وقت چلتے وقت "یا اللہ یا اللہ" چلاتے رہتے ہیں۔ سخت جلدی کرتے ہیں اور جو ایرانی ان کی سرحد پر رہتے یا ان سے معاشرت رکھتے ہیں وہ بھی یہی عادت رکھتے ہیں۔ ملازمان کی کارگذاری یہی ہے کہ باربار چلاتے ہیں یا اللہ یا اللہ بالعجل"۔ گویا ان کی زندگی و موت ہماری جلد تعمیل پر منحصر ہے اور ان کا لہجہ قدرتی طور پر سخت ہوتا ہے۔ ۸ قرش ساغ (تقریباً عہ) فی نفر ایک روز کی لیے فیس قرنطینہ کی لی گئی۔

رات کو خیمے میں سخت سردی معلوم ہوئی۔ ایک ملا سی عبدالغنی بیچارے نے سکام کیا۔ میں نے اسکو کم استطاعت ہونے کی وجہ سے فیس قرنطینہ سے معاف کرادیا تھا۔

{ تبوک - ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۴ نومبر ۱۹۱۱ء }

یہ تبوک تاریخ اسلام کا مشہور مقام ہے جہاں آنحضرت صلعم نے لشکر لیکر حضرت علی مرتضیٰ کو بھیجا تھا۔

| مارشیس کے مسلمان | مارشیس کے سترہ آدمی اس وقت حج کے لیے آئے ہیں اور اس سے قبل حج کر چکے ہیں۔ ان کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ مارشیس کا رقبہ (۷۰۰) مربع میل ہے اور اس میں چالیس ہزار مسلمان ہیں جو تقریباً سب ان کے بزرگ ہندوستان سے آئے تھے۔ اولاد بڑھ گئی ہے ہمارے ساتھی اصلاً غازی پور کے ہیں بہت عمدہ لہجے میں مولود اور قصائد پڑھتے ہیں اور صوفی مشرب مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہنود مارشیس میں کوئی دو لاکھ ہیں اور بگڑی ہوئی اردو بولتے ہیں مسلمان مذہب کے پابند ہیں۔ پندرہ مساجد اور ۵-۶ ملا بھی وہاں ہیں۔

ایک نوجوان مولوی مولود خوان دلی سے سال گذشتہ گیا تھا ایک سال رہا اور تقریباً ۵ ہزار روپیہ وہاں سے لایا۔

ان میں سے ایک شخص مسمی حاجی بالو محبت نے سورہ رحمن بہت خوش الحانی سے پڑھی۔

قرنطینہ کا ایک ترکی ڈاکٹر ایک معقول آدمی ہے اور فرانسیسی و عربی بولتا ہے۔ اس نے بعد معائنہ کے سب سے اول اہل ہندوستان و بنگال کے آدمیوں کو اپنی سابقہ گاڑی میں داخل ہونے کی اجازت دی تاکہ بخار وغیرہ اور عرب سے

ایک طرف رنگون کے آدمیوں سے ایک زمین پر سو گیا۔ ایک معمر شخص نے میرے تکیہ پر سونے وقت قبضہ کر لیا۔ پاؤن نیچے رکھنے کو جگہہ نہ رہی۔ خیر جس طرح ہوا رات بسر کی۔ لیکن بہہ خوشخبری ایک ترک نے صبح ہی سنادی تھی کہ کل مقام تبوک میں ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہے یعنی سب اسباب جھونپڑون میں لیجاؤ اور لاؤ۔ اور وہان ڈیرے رہو کل وہان سے نکلو۔ اور خدانخواستہ کوئی موت واقع ہوگئی (کہتے ہین کہ ایک بڈھا آدمی سخت بیمار ہے) تو ۵ دن کا مزید قرنطینہ ہوگا ہمارے رنگونی ساتھیون کی تمیز کا یہہ حال ہے کہ کھڑکیان بند رکھکر سب سگار پیتے ہین اور بوجہ ضعیف العمری سرد ہوا نہین آنے دیتے۔ اور علم اسقدر وسیع ہے کہ بار بار ایک عربی کتاب تاریخ اسلام جو مین نے بیروت سے لی ہے اوس کی بابت پوچھتے ہین "کہ آیا یہہ یوسف زلیخا ہے"؟۔ مگر انصاف یہہ ہے کہ باوجود کثافت کے مہمان نواز ہین اور کھانے مین شریک ہونے پر اصرار کرتے ہین۔ اگرچہ مین بھی اون کو انگور وغیرہ دیتا رہتا ہون۔ مسلمانون مین بوقت سفر کھانا کھلانے پر اصرار کرنا مین نے سب قومون مین پایا۔

حجاز

تبوک ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۳ نومبر ۱۹۱۱ عیسوی

۸ بجے صبح کو ہم تبوک مین پہونچے۔ بیشمار سبز راؤٹیان لگی ہین اور مال گاڑیان سابق مسافرون کے واسطے کھڑی ہین ہماری گاڑی گھنٹہ بھر سے بیکار منتظر کھڑی ہے اور عجیب بات یہہ ہے کہ بدقسمتی ہی اسی ٹرین کی کسی دوسری گاڑی مین آج صبح ۳ موتین ہوگئین۔ عجب کلفت رہی۔ معلوم نہین ہم کو ۵ دن یہان رکھتے ہین یا اوسی گاڑی والون کو۔ اور اگر ۵ دن رکھا تو ہم سوہ سو آدمیون کا کھانا علاوہ معمولی ۵ سو آدمیون اور نئے آنیوالون کے کہان سے مہیا ہوگا۔ ۱۰ وقت تک مہیا کرنا ہوگا۔ بہرحال خدا مالک ہے۔ اول طبیعت گھبرائی تھی۔ مگر اب راضی بقضا ہون۔ یہان کل مدینہ منورہ جانے والون کے لئے غیر متوقع قرنطینہ پایا گیا۔ اور عہدہ داران قرنطینہ پھر رہے ہین کوئی مسافر کہتا ہے ہم ۲۴ گھنٹے کا قرنطینہ ہوگا۔ کوئی کہتا ہے ۵ دن کا۔ جس کے معنی ہین کہ ڈھائی ہزار روپیہ یعنی ۵ روپیہ فی نفر اس ٹرین والون پر مزید جرمانہ ہوگا۔

پیتے ہین - تمباکو سے لوگون اور ہمسایون کو تکلیف ہوتی ہے - پھر اوسنے کہا جو لوگ شراب پیتے ہین وہ مسلمان نہین ہین - جیسا قرآن شریف نے کہا ہے "مذبذبین بین ذلک لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء"

یہہ لوگ اپنے اسلام مین بہت پختہ اور جوشیلے معلوم ہوتے ہین او اسلامی فرقون کے اختلاف سے واقف ہین مگر نماز ہاتھ کھول کر مالکی طریقے سے پڑھتے ہین اور نماز مین اکثر ادھر اُدھر دیکھنے کے بھی عادی ہین - یہہ عادت مین نے شام کے مہذب اور لوگون مین بھی دیکھی کامل بیہری طرح نگاہ سجدہ کی طرف باقاعدہ نہین رکھتے - بلکہ ہندوستان سے باہر کل مقامات مین یہہ عجیب عادت دیکھی -

{ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۵ نومبر ۱۹۱۱ع }

اسٹیشن مدائن صالح یہان رات کے ایک بجے سے اب صبح کے ۷ بجے تک ریل کھڑی ہے - پانی کی فراط ہے - دو ڈھائی سو آدمی ریل کے نیچے بیٹھے ہوے کھانا پکانے وظیفہ پڑھنے - اور باتون مین مشغول ہین چاے - روٹی وغیرہ کی دوکانین بھی ہین - قیمت دمشق سے ڈیوڑھی سوائی ہے جو غنیمت ہے -

مدائن صالح اور اُسکے بدو مدائن صالح کی وجہ تسمیہ یہہ بتائی جاتی ہے کہ اس مقام پر حضرت صالح نے قیام کیا اور ساتھ اونکا بشارتِ کے وہ مہمان ہوے ان لوگون نے اون کی خاطر کی اور اون کا ناقہ (جو آنکا معجزہ تھا) قتل کر دیا یہان کی عورتین اور بچے فوج والون کی آنکھین بچاکر بھیک مانگنے کی غرض سے اکثر ریل پر آتے ہین - اون کی حالت مفلسانہ ہے - کپڑے پھٹے ہوے ہین - لیکن قریب سے دیکھنے سے شریف آنکھ ناک باقاعدہ اور چہرہ سے ذکاوت پائی جاتی ہے - مگر مخلوق وحشی دنا تربیت یافتہ ہین اور سپاہی اون کو ہٹکا دیتا ہے - ایک ترک افسر ریل جو ہمارے سامنے ہے کہتا ہے کہ ذرا غفلت دیکھین تو یہہ چیز پا من تک اُٹھا کر لیجاتے ہین -

انجن کے بگڑ جانیکی وجہ سے نصف دن ظہر تک یہان ریل کا ٹھیرنا قرار پایا ہے - مدائن صالح کے اسٹیشن کوئی

چٹانین اور مکان ایک میل سے قبل پہاڑیون کا (جنکو جدا جدا چٹانین کہنا چاہیئے) ایک خوبصورت سلسلہ پھیلا ہوا ہے - اول میٹالے رنگ اور مابعد سُرخ رنگ کے پتھرون کی چٹانین قریب ہین جن کے بیچ مین راستہ

جھگڑا نہو ۹ بجے اپنی اپنی گاڑیون مین سب سوار ہوگئے۔

رشوت | یہان مجکو یہہ بھی بتانا چاہیئے کہ پرسون ٹکٹ دمشق مین بند تھے ہماری ساتھ جو لوگ مارشیس کے ہین وہ کہتے ہین کہ اون کو دس روز جگہ حاصل کرنے کے لئے ایک ایک اشرفی عثمانی دینی پڑی جب ان تیرہ آدمیون کو جگہ ملی۔

حالت حجاز و کوہ ہاے حجاز | صبح سے یعنی تبوک سے ہم حجاز کے ملک مین ہین۔ پہاڑیان۔ خشک ملک مفلس اور شام کے مقابل تو بالکل بے رونق ونے آ ہے۔ ایک ٹنل آج ظہر کے بعد یعنی تبوک سے ۲-۳ گھنٹے چلکر ملی۔ جس مین بالکل تاریکی تھی۔

پانی پر جنگ | پانی پر آج اہل قفقازیہ اور دیگر لوگون مین لڑائی ہوئی۔ اور بعض ناشایستہ لوگون نے پانی کا نل دیکھکر اپنی مشکین مین بہادی اور پانی تقسیم نہ کیا۔ انجن والے نے انجن کا صاف پانی اور بڑا خزانہ نہایت بُری طرح زمین پر گرادیا۔ تیس چالیس آدمی بھاگے اور اپنے کپڑے تر کرکے کچھ لوٹے اور کوزے پانی سے بھرے۔ ان لوگون کی حماقت یا بیدردی کا مقابلہ ہندوستان کے ہندو مسلمانون سے کیا جائے جو پانی کی سبیلین کہتے ہین اور پیاسون کو پانی پلاتے ہین تو یہہ کہنے کو جی چاہتا ہے "رحمت صد بر ہندوستانِ ما"

سینی گال کے مسلمان اور اشاعت اسلام | سینی گال علاقہ فرانس مغربی افریقہ کے آدمیون مین ایک نوجوان شخص ابن قرح ہے جو علاوہ فرانسیسی وعربی کے انگریزی بھی خاصی طرح بولتا ہے اور تجارت پیشہ ہے۔ اوسنے کہا کہ سینی گال مین چار پانچ حصہ مسلمان اور چھٹا حصہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ہین۔ مگر پروٹسٹنٹ کم ہین۔ ملک مین انتظام بہت اچھا ہے ہر بڑے شہر مین ایک گورنر ہے اور ایک ہزار فوج رہتی ہے اور افسر یورپین اور فوج اکثر افریقی ہے۔ سیرالیون مین پروٹسٹنٹ زیادہ ہین۔ عیسائیون اور مسلمانون مین کوئی جھگڑا نہین ہے ہر جگہ ایک بڑی مسجد نماز جمعہ کے لئے ہے اور باقی چھوٹی چھوٹی مسجدین ہین۔ صرف ایک ہندوستانی کلارک وہان ہے جو فرانسیسی جانتا ہے پہلے یہہ لوگ شیطان دیوتون اور بھوتون کی پرستش کرتے تھے اب اکثر مسلمان اور بعض عیسائی ہوگئے ہین۔ مسلمان شراب نہین پیتے اور نہ تمباکو پیتے ہین۔ جو یورپ سے اوس کو

محلہ نخلہ سے محلہ حضرت جعفر طیار مین پہونچایا۔ اس کے بعد اوٹھون نے کھانا کھلایا۔ اور حمام مین گیا۔ یہہ الگ حمام جو روڈا کو نتھے۔ اول کچھ طے نہ کیا کہ آپ کا گھر ہے غسل کے بعد تقریباً نصف مجیدی لی۔ ما بعد روضہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیا اور مسجد نبوی مین زیارت سے مشرف ہوا۔ روضہ کی مفصل کیفیت بعد خود روضہ مبارکہ مین لکھون گا وہان متصل روضہ رسالتمآب حضرت سیدہ ع کی زیارت بھی ہے جسکو سب لوگ بجا لاتے ہین۔ اوس کے بعد جنت البقیع مین زیارت کو آیا۔ روضہ کے دروازے پر بہ سختی چند اہل عرب نے عاجز یہ طلب کیا۔ مین نے کہا حریت ہے مین نہین دونگا مین ہندوستان سے آیا ہون۔ شیعون سے مگر خصوصاً اہل عجم سے یہہ لوگ ٹیکس لیتے ہین جبکہ وہ اس مبارک قبر کی زیارت کو آتے ہین۔ مین بغیر دیئے اپنے گائڈ کے کہنے سے داخل ہوا۔ اور زیارت حضرت فاطمہ زہرا۔ حضرت امام حسن ع حضرت امام زین العابدین ع۔ حضرت امام محمد باقر ع حضرت امام جعفر صادق ع پڑھی۔

حالت روضہ بقیع یہ روضہ مبارکہ بقیع ایک سادہ گنبد ہے جسمین سب ائمہ ع و حضرت سیدہ کی زیارتین جدا جدا لکھی ہین۔ عمارت زیادہ عالیشان نہین ہے اور یہہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ اہل عرب حجاز نے ابتک جیسا چاہیئے قدر ائمہ اثنا عشر اور حضرت سیدہ کی نہین کی۔ اور اون کی قبرین اون کی شان کے موافق عمارات نہین رکھتین۔ اگرچہ میری رائے مین شان مقبرہ سے کوئی اعزاز (عیاذاً باللہ) نہین بڑھتا۔ مگر جہلا کے لئے یہہ بات ضرور ہے اور اظہار عقیدت کے واسطے بھی۔ اوسپر جزیہ بعوض زیارت اہل عجم سے مانگنا اور بھی قابل نفرت حرکت ہے۔ تاہم گنبد بیس پچیس ہزار روپیہ کی لاگت سے کم کا نہین ہے۔ اور اندر کام بھی نقاشی کا ہے۔ چھت ضریح پر زربفت کا کپڑا ہے۔ اور حضرت فاطمہ زہرا ع کی قبر کے برابر دیوار پر بہایت قیمتی مطلا کام کی چادر جو ہزار ہا روپیہ مین تیار ہوئی ہوگی کسی نے آویزان کی ہے۔

حالت شہر مدینہ اسٹیشن سے شہر تک بازار خاصہ بارونق ہے۔ اگرچہ راہ مین سڑک بے ترتیب ہے اور اوس مین گرد اڑتی ہے آجکل زوار کی کثرت کی وجہ سے بازار دن مین چلنے کو جگہ بمشکل ملتی ہے۔ تب بھی لوگ کہتے ہین کہ اس وقت زوار کم ہین

بقیہ حالات دیکھو مابعد

گویا ان چٹانون سے ایک عالیشان شہر آباد ہے۔ اول ۲۔۳ چٹانین ایسی ہین جن کے اندر زمین سی چپان دروازے اور کھڑکیان کٹی ہوئی ہین اور بعض جو زیادہ قریب تھین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح خوبصورت کام لکڑی کی چوکھٹ پر کیا جاتا ہے ان پر کام کیا گیا ہے۔ یہہ دروازے اندر جانے کے ہین مگر اندر نہ روشنی ہے نہ ہوا۔ کیونکہ اوپر پہاڑ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ حضرت صالح کی قوم کے مکانات مع زمین کے اولٹ دیئے گئے تو ظاہری حالت سے انکار کرنے کی وجہ معلوم نہین ہوتی اور یہی وجہ کہی جاتی ہے۔

آگے سرخ پتھر بہت نرم ہین اور اون کا کنکر بھی ریل کے لئے بنایا گیا ہے اور ایک طرف ریل کی سڑک کے انبار کئی میل ناپ ہے۔ سنگین پتھر مثل لال قلعہ دہلی کی دیوار کے نظر آتے ہین۔ پتھر نرم اور خوشنما اور عمارت کے لئے بہت موزون ہین اور یہان گویا مفت ہی۔ اوس کا چورا پہاڑ کے نیچے کثرت سے جمع ہے جو مثل سرخی کے ہے۔

مدائن صالح سے سات آٹھ میل کے قریب ایک سرسبز باغ خرما کا بھی نظر آیا جہان کھیت بھی ہین اور درختون اور کھیتون کے گرد خام دیوار ہے تین میل تک یہ نخلستان چلا جاتا ہے اوس کے بعد اسٹیشن آل علا آتا ہے اسپر میٹھے نیبو تھوڑے آدھ آنہ کو عربون نے فروخت کئے اور خرما بھی تقریباً ہندوستان کے بھاؤ دیئے۔ لوگون نے سب مال خرید لیا۔

زمین درجہ اول مگر بے آب — آج ملک حجاز کی زمین جسقدر رستے مین آئی نہایت عمدہ اور قابل زراعت تھی اور شور کہین نہ تھی۔ سو پچاس گز کہین زیادہ فاصلے پر چھوٹے چھوٹے کیکر کے درخت بھی نظر آتے ہین۔ حالانکہ پانی نہین ہی۔ اگر پانی اس زمین مین مہیا ہو یا کنوین کھود کر نکل سکے تو کچھ شک نہین کہ بہت اعلی درجے کی زراعت یہان ہوسکتی ہے۔ چونکہ درخت نہین ہین اس لئے ضرور بارش بھی یہان بہت ہی کم ہوتی ہوگی۔

{۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء}

مدینہ منورہ۔ زیر قبہ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا و حضرت علی ابن الحسین و محمد ابن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام — مین صبح اس مبارک شہر مین پہونچا۔ اور اسٹیشن پر سے دریافت کرتا ہوا سید عمران صاحب کے مکان پر پہونچا۔ اون کے بیٹے سید حسن نے

کی آتشبازی سے بھی کم درجے کی تھی۔

سید عمران کی مہمان نوازی — سید عمران ایک سید ہیں جو بیس برس سے یہاں مدینہ میں نجف اشرف سے ہجرت کیکے آ گئے ہیں کپڑے اور تمباکو کی دو دکانیں ان کے بیٹوں کی ہیں۔ باوجود سخت انکار کے ہیرے لئے پر تکلف مہمان نوازی پر اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم شریف ابن شریف ہو اتفاقیہ آگئے ہو عار کا موجب ہے کہ بازار سے کھانا کھاؤ۔

[مدینہ منورہ - ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ہجری = ۷ نومبر ۱۹۱۱ع]

روضہ بقیع کی زیارت ثانی و حالات عمارت — آج بعد زیارت روضہ نبوی جس میں صبح کے ۸ بجے زیادہ تر بحرین کے عرب اور قفقاز (کاکیشیا) کے اتراک کا مجمع تھا یعنی شیعوں کی زیارت ہو رہی تھی۔ روضہ بقیع میں مکرر گیا۔ اس مقبرہ کی عمارت ایک بڑا پتھر کا مضبوط گنبد ہے جسکے دروازے پر لکھا ہے :—

"لی خمسة اطفی بھا حرالوباء الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ"

اندر ضریح مبارک کی وسعت ۱۰ گز لمبی اور ۵ گز چوڑی ہوگی اور ایک چوبی ضریح اندرونی ہے جسکے اندر قبور مطہرہ پر قیمتی غلاف پڑے ہوئے ہیں۔ باہر لوہے کی ضریح جسکے اوپر کے حصے پر قیمتی کام ہے۔ اس قبر میں ایک جگہ برابر حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام زین العابدین - حضرت امام محمد باقر - حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مدفون ہیں۔ کٹہرے میں چاروں طرف تنگ راستہ ہے یعنی شمالاً جنوباً ایک ایک گز اور غرباً شرقاً چار چار گز۔ ہر امام کی قبر کے مقابل جداگانہ زیارت مکتوب ہے۔

اول یہ عمارت بتعمیر گنبد اور چھت اور ضریح کے تھی اس کی اندرونی چوبی ضریح سلطان سلیم نے بنائی جو سلاطین عثمانیہ میں فاتح مصر گذرا ہے اور جسنے عباسی خلفاء کے مصری سجادہ نشین سے خلافت (کچھ معاوضہ دیکر) اپنے نام منتقل کرالی تھی۔ اسی سلطان نے کربلائے معلی کو آباد کیا تھا۔ اس کے بعد عمارت کو سو برس سے کم ہوئے محمد علی پاشا (یا اوخدیو) والی مصر نے بنایا بحکم سلطان محمود مصلح جبکہ حجاز پر اوسنے ۷ برس زبردست حکومت کے بعد وہابیوں

یہان بھی لوگون مین حجاج سے زیادہ تی کی صاف عادت معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً ریل ہی اسٹیشن کا احاطے کے باہر سامان لیجانے کے لیئے ۸ مزدوری مانگتے ہین۔ اور مطوف یا معلم نے ریل سے اس مکان تک ہر مزدور کو ایک ایک روپیہ دلوایا۔ اسی طرح حمام والون نے تگنا مطالبہ کردیا۔ الغرض مسلمانون اور حاجیون سے ہمدردی اس وضع کی ہے کہ ان کو فارغ البال کرکے یہان سے رخصت کیا جاوے۔

اسٹیشن مدینہ منورہ — مدینہ منورہ کے اسٹیشن کی عمارت سنگین اور اچھی مگر مختصر ہے۔ اسٹیشن کے احاطے مین ایک طرف چند دوکانین کپڑے کے خیمون مین اور ایک طرف بس اور ٹین کی ہین۔ ۷-۸ عمارتین ہین اور حسب دستور کل ممالک عرب و ایران مین سب کے سامنے چار وغیرہ پینے والون کے لیئے بنچ پڑے ہین باہر اسٹیشن سے تھوڑے فاصلے پر ایک پختہ سپین اور لمبی عمارت لشکر کے رہنے کے لیئے ہے جو نئی معلوم ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے مین سلطنت ترکی اپنی حکومت عربستان کے مقامات کو خاص توجہ سے مستحکم کر رہی ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کا پرامن اور بانخت رہنا قیام سلطنت و خلافت کے لیئے ضرور ہے۔ قریب ہی ایک دوسری شاندار عمارت محکمہ خیریہ وقف مصر کے خرچ سے زائرین مصر کے رہنے کے لیئے بنی ہے۔ باقی عمارتین سامنے سے عموماً خام ہین۔ یا مٹی کا پاؤ رکھتی ہین۔

بیرون شہر مین ماکولات۔ ترکاریون۔ میوؤن۔ شکر۔ عباکو۔ شغد فون کی دوکانات بکثرت ہین اور اندرون شہر خاص رونق اور بڑا بازار تا در وازہ حرم یعنی مسجد و روضۂ رسالتمآب چلا گیا ہے۔

باب الرحمۃ کا کفش بردار بمبئی کا ایک ہندوستانی ہے اور متعدد ہندوستانی لباطی۔ روٹی بیچنے والے اور دیگر کام والے مین یہان پلے پڑے گئے۔ تو وار تمام تو سوات کے جمع ہین۔ اور ہندوستانی رامپور کے ہین۔ جو برتن مرادآبادی بازار قریب حرم مین بیچتے ہین اچھی بکری بتاتے ہین۔

آتشبازی و روانگی محمل مصری کی — رات کو محمل مصری کی روانگی کی خوشی مین جو خیمہ گاہ اس کام کے لیئے مقرر تھا اس مین آتشبازی ہوئی جسکے سامنے تھ۔ تھ ہزار تماشائی احاطے سے باہر جمع تھے۔ اندر مصری سپاہی تھے اور روشنی کی ہنڈیان اور آسمانی آتشبازی ستارون کی تھی۔ آتشبازی جہان تک مین نے دیکھی ہمارے قصبات کی شب برات

مین حضرت خلیفہ اول وخلیفہ دویم ہین اسی طرح جب حضرت علیؑ نے شکایت کی کہ مجکو کسی کے ساتھ نہین ملایا۔ تو آپنے فرمایا کہ "تو میرا بھائی ہے"۔ مہاجر وانصار مین اخوت قائم کی۔ اہل ایران اور ہندون ہین اخوت کا حق لیا جاتا ہے یعنی ہر شخص سے اونٹ کرایہ کرنے پر علاوہ روپیہ زاید لیتے ہین علاوہ کرایہ اور دیگر ٹیکسون کے ناکہ داکا اور اونٹ سے ہے مگر ترکی ہندوستان۔ روس وغیرہ کے مسلمان ہر ٹیکس سے آزاد ہین اسی طرح ایرانیون سے روپیہ بابت داخلہ روضہ حضرت فاطمہ زہراؑ اور دیگر ائمہ علیہم السلام لیتے ہین۔

اس صریح ظلم کے ساتھ بتانیکی ضرورت نہین۔ مگر ہین اوّل حکومت وقوم ایران کو سب سے زیادہ الزام دون گا کہ اپنے حقوق سے غافل ملک کی حالت سے بے پروا۔ اپنی قوت مہیا کرنیکی فکر نہین ہے اس فعل پر اعتراض نہ حکومت سے چارہ جوئی کرتے ہین اور نہ اون مین قوت ہے "ترک کہتے" ہین کہ ہمنے اس کو فتح کر دیا۔ عرب بے بر وتی لیتے ہین۔ اور حال ہے کہ ترک بھی عجم کو بری نظر سے دیکھتے ہین اور اون کی وقعت نہین کرتے کیونکہ عجم اون طریقون سے واقف نہین جس سے عظمت اون کی ہو اور یہ بھی ہے کہ اس راہ حج وزیارت مین ظلم کو موجب ثواب اور مغفرت کا سمجھتے ہین۔ مگر اس مین شک نہین کہ وہ زمانہ قریب ہے جب یہ لوگ ان محصول اور ٹیکسون سے بری ہون گے۔

شہر مدینہ کی گلیان اور پوسٹ آفس

یہان کی گلیان اور عمارتین ڈاکخانہ جاتے وقت آج ہمنے زیادہ نزدیک سے دیکھین مکانون کی ساخت برآمدون اور بالائی منازل کا چوبی ہونا۔ لکڑی کی نقاشی۔ بعض مکانات کا سنگین اور اکثر مٹی کی دیوارون کا ہونا۔ گلیون کا بغیر فرش کے رہنا اور کم کم کوڑا ہر جگہ پایا جانا یہ سب منظر ایسے ہین جس سے مدینہ منورہ کا اندرونی حصہ بالکل کربلا ونجف کی مانند معلوم ہوتا ہے جسنے ان شہرون کو دیکھ لیا اوسنے مدینہ منورہ کو دیکھ لیا۔ البتہ روضہ ومسجد نبوی اور روضہ نجف وکربلا وکاظمین کی ساخت مین فرق ہے جسکو مین حالات تفصیلی روضہ نبوی مین بتاؤن گا۔

آج مین نے خان بہادر مولوی سید علی حسن سابق فنانشل دیلو نیو آفیسر سرکار نظام حال مدارالمہام ریاست جاوره اور مولوی احمد حسن شوکت اور اپنے کمسن لڑکے غلام السیدین کو تبرکا اس جگہ سے خطوط روانہ کیئے اور حیا

کو شکست دیکر المشکل تمام ۱۲۲۱ہجری میں قبضہ کیا تھا۔ مالِ قیمتی آہنی ضریح ایرانیوں نے بنائی۔ یہ وہی زمانہ ہے جبکہ ناسخ لکھنوی نے غدر ۱۸۵۷ء سے ۴۰ سال قبل یہ مشہور شعر کہا تھا:۔

"دلِ ستم زدہ بیتابیوں نے لوٹ لیا ؛ ہمارے قبلہ کو وہابیوں نے لوٹ لیا"

جانب غرب حضرت فاطمہ زہرا رضہ کا روضۂ مبارک ہے۔ اس بڑی قبر سے کوئی دو گز پرے قبر ائمہ پر ایک مشترک زیارت عجیب مضامین و مظالم دراندازے تاریخی سے پُر عربی میں کسی نے ویران کی ہے جسکے پڑھنے سے سخت عبرت و تنبہ ہوتا ہے۔ یہ زیارت جامع ہے۔ زوار کا مجمع نہایت کثرت سے تھا جگہ نہیں ملتی تھی۔ اثنائے زیارت حضرت سیدہ میں ایک شخص ترکی میں (جو روسی کا کیشیا کا باشندہ تھا) رقت آمیز بین کرتا تھا اور لوگوں پر بہت حالت طاری تھی۔ قبر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا پر بھی قیمتی کپڑے پڑے تھے۔

مسجد بیت الحزن بقیع کے مقبرے کی پشت پر کوئی ۲۰ قدم کے فاصلے پر وہ مقام ہے جہاں بعد وفات حضرت رسالتمآب صلعم حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام آکر رویا کرتی تھیں۔ اہل مدینہ نے حضرت علی رضہ سے شکایت کی تھی کہ دن رات روتی ہیں اس سے ہم کو صدمہ ہوتا ہے۔ یا دن کو روئیں یا رات کو۔ چنانچہ دن کو یہاں (جو اوس زمانے میں جنگل تھا) آکر رویا کرتی تھیں۔ اس مقام پر بھی ایک مختصر سنگین مسجد ہے جس کے در پر ترکی کتبہ بنی ہے اور اندر مثل ایک محمل کے ایک مقام دو گز لمبا اور ایک گز چوڑا سوا گز بلند بنا ہوا ہے جس کا آہنی دروازہ ہے اور اوپر سبز مخمل کا غلاف پڑا ہے۔ اس تربت کی داخلے کے لیے جبراً ٹیکس لینے والا عرب بیٹھا ہے۔ اور سائل و کفش بردار بھی۔ میں نے بھی کچھ دیا۔ کہتا ہے کہ میں کہاں سے کھاؤں؟۔ یہاں بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ اس مختصر پتھر کی مسجد کے در پر جو زمین سے ۳-۴ قدم نیچے بنی ہے کتبہ کندہ ہے جو سلطان عبدالحمید خان کا معلوم ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلطان موصوف کے زمانے میں اس مسجد کی تعمیر یا تجدید ہوئی۔ ترکی کتبہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

اخوۃ کے معنی اور اوس کا ظلم اُخوۃ کے معنی برادری کے ہیں۔ اول عرب لوگ اپنی دوستی کو فروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے بھی ابتدائے اسلام میں اخوت قائم کی تھی۔ مثلاً حضرت عمار و زیاد میں حضرت مقداد و سلمان

اس ترتیب سے اس بات کا خیال کیا گیا ہے کہ مثلاً حضرت حمزہ کے مقابل ہیں حضرت عباس کا نام آوے صحابی طلحہ کے مقابل صحابی زبیر کا۔ ائمہ اثنا عشر ایک دوسرے کے مقابل درج ہیں۔ مذاہب اربعہ کے فقہاء ایک جگہہ درج ہیں۔ اس فہرست سے اہل نفوذ و اہل حکومت کے مخلوط و مرکب عقائد کا پتہ چلتا ہے۔

(۱) دیوار غربی رخ بطرف مشرق

حسنؓ حسینؓ عثمانؓ ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ (ماشاءاللہ) محمدؐ عمرؓ علیؓ حسنینؓ اسباط

(۲) طرف دیوار جنوبی صحن و رُخ بطرف شمال

عباسؓ ابوالفضل زبیرؓ سعیدؓ عبدالرحمٰنؓ ابوہریرہؓ زین العابدینؓ جعفر صادقؓ علی ابن الرضاؓ علی النقیؓ محمد المہدیؓ

(۳) طرف دیوار شرقی صحن و رُخ بطرف غرب

نعمان بن ثابتؓ محمد ابن ادریسؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) احمد بن حنبلؓ مالک ابن انسؓ

(۴) طرف دیوار شمالی و رُخ بہ طرف جنوب

حمزہؓ طلحہؓ سعدؓ ابوعبیدہؓ (نہیں پڑھا گیا) اسامہ ابن زیدؓ محمد باقرؓ موسیٰ کاظمؓ محمد التقیؓ حسن عسکریؓ۔

مساحت مسجد نبوی مسجد نبوی کا طول تخمیناً ۱۲۵ گز اور عرض بھی اسی قدر ہوگا۔ اس طرح جملہ مساحت پندرہ ہزار مربع گز سے زیادہ ہے جس میں سے ۱۶۰۰ مربع گز اندرونی کھلا صحن نکال کر ساڑھے تیرہ ہزار گز چھت ہے۔ بیچ میں ضریح نبوی ہے جس میں حضرات خلیفہ اول و خلیفہ دوم اور بموجب بیان کے کہنے کے جناب سیدہؑ کی قبر بھی ہے۔ بطور اندازہ رقبہ ضریح کے اندر ہزار گز ہوگا۔

آج نماز مغرب کے وقت میں موجود تھا۔ بلکہ شریک جماعت بھی ہوا۔ تمام عمارت تقریباً پُر تھی اور یا نے پندرہ ہزار سے کم آدمی نہ ہوں گے۔ تقریباً دس بارہ ہزار زائر تھے۔

حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب کو بھی۔

زیادہ ستانی کے بار بار لکھنے کی وجہ

مین نے اس سفرنامے مین خاصکر طہران چھوڑنے کے بعد اکثر جگہ لوگون کی زیادہ ستانی کے قصے اس غرض سے درج کیے ہین کہ ناظرین وحجاج وسیاح باخبر رہین ہمارے ہم وطن ناکافی خرچ اور نہایت ناکافی تجربہ کے بعد نکلتے ہین اور خرچ راستے مین کم ہوجاتا ہے تو پریشان ہوجاتے ہین ایک مقام پر آدمی فیاضی یا بے پروائی کرسکتا ہے یعنی ۸ کی جگہ روپیہ خرچ کرلے مگر جب سو جگہ ایسا ہی ہو اور ہر جگہ دلال و سائل وخدام وحمال وغیرہ وغیرہ ایسا ہی کرین تو ۵۰ کی جگہ سو روپیہ خرچ ہوگا جس کے معنی ہین سفر مین سخت دقت اور غربت۔ افلاس کی شدت۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ اگر آدمی ثابت قدم اور پختہ رہے اور بیجا ستانی سے انکار کرے تو اتنا کرسکتا ہے کہ ۸ ر جائز خرچ کی جگہ بجائے عہ ر ناجائز ۱۲ ر خرچ کریگا اور یہ کفایت نصف کی بھی کم نہین ہے۔ نیز مسافرون کو لازم ہے کہ کسی زباندان معتبر آدمی کے ساتھ آوین اور جب وقعہ سخت ہو تو پولیس کو مطلع کرین میرے پاس روپیہ بھی کافی تھا اور مین زبان بھی جانتا تھا۔ پولیس سے بھی ایک بار مین نے امداد لی تاہم اکثر مواقع پر ان لوگون کو طرح دینی پڑی۔ دوسرے یہ لازم ہے کہ حمام مین یا دوکاندار ہین آدمی ہی اشیا کی قیمت دریافت کرنے مین مطلق شرم نہ کرے اور اگر قیمت زیادہ اپنی استطاعت سے دیکھے تو دوسری جگہ دریافت کرے۔ جو شخص خود منہ مانگی قیمت پر راضی ہوجاویگا جب تکھے گا کہ شکار ہاتھ سے جاتا ہے۔ قیمت نہ دریافت کرنے کی عدم طلبی کی اس شان کی وجہ سے مجکو سفر مین بارہا نقصان اوٹھانا پڑا۔ کیونکہ بالعموم آدمی پوچھنے والے کے ہاتھ مین ہے۔ اول وہ بہت تواضع کرتے ہین کہ آپ کا مال ہے۔ آپ کا گھر ہے زیادہ نہ لیا جاوے گا۔ مگر آخر مین سب کسر نکال لیتے ہین۔

{ شہر مدینہ مسجد نبوی }

مسجد نبوی

طرف مغرب بہت بڑی چھت ہے جس مین روضہ مبارک ہے اور چارون طرف عمارت ہے جنوب کی طرف صرف سہ منزلہ بارہ دری ہے اور پورے بارہ در ہین اور صحن بیچ مین ہے جو اندازا سو پچاس گز لمبا اور ۸۰ گز چوڑا ہے صحن کے گرد سبز زمین اور سنہری حرفون مین درود لکھے اور پر چوب سنگین ہین مفصلہ ذیل نام لکھے ہین اور یہی ترتیب

کتابین لکھی ہین۔ کوئی خاص کتاب مین نے قابل خرید نہین پائی۔

دکانین مختلف عارضی دوکانین کئی سو ہین اور اندرونی دکانون پر بھی بہت مال بھرا ہوا ہے اور بازار کی رونق دہلی و آگرہ کے مقابل تو نہین لیکن ہندوستان کے دوئم درجے کے شہرون سے کم نہین۔ آج شام کو عصر کے وقت جب مین گیا تو کل بازار اسقدر پُر تھا کہ نہایت مشکل سے مسجد تک جگہ ملی۔ حالانکہ نصف میل سے کم بازار کا طول نہین ہے۔

قرآن شریف وکتب خانہ مسجد نبوی کے اندر بہت سی رحلین اور قرآن شریف منبر کے اوپر رکھے ہوتے ہین اور لوگ لیکر پڑھ سکتے ہین۔ بہت سی الماریان رکھی ہین جن مین عربی کتب زیادہ تر دینی موجود ہین۔ الماریان لکڑی کی ہین تفصیل معلوم کرنی مشکل ہے۔

آج مین نے ایک تجویز بابت ترقی واصلاح مسلمین پر (جو پہلے لکھی تھی) مسجد نبوی مین درمیان منبر و قبر مبارک نظر ثانی کی۔ [۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۹ نومبر ۱۹۱۱ع]

مدینہ منورہ روضہ سیدہ وائمہ در جنت البقیع آج بھی مجمع زوار بہت کثرت سے ہے۔ کل ۳۔۴ آدمی مشہد مقدس سے براہ دائنا و اٹلی و مصر مدینہ منورہ مین آئے۔ بہت معقول و شریف لوگ ہین۔ مصر کے لوگون کی اخلاقی حالت خاصکر بے غیرتی اور بے عفتی کے تعجب انگیز و مضحکہ خیز قصے بیان کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان واقعی عجیب لغو آزادی ہے اور عورتون مین بھی عصمت یا حیائی کوئی قدر نہین ہے۔

مقامات مدفن جناب سیدہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی کے مقامات دفن بہ اختلاف روایات چار بتلائے جاتے ہین۔ ایک پشت قبر رسالتمآب صلعم پر مسجد نبوی کے اندر یہان اہل سنت و شیعہ سب زیارت کرتے ہین اور مقام قبر بنا ہوا ہے اور کتبہ لکھا ہے اور دروازہ بھی جدا ہے۔ ایک مقام نامعلوم درمیان منبر و قبر حضرت رسالتمآب صلعم کے بیان کیا جاتا ہے۔ یہان صرف شیعہ کھڑے ہو کر زیارت پڑھتے ہین۔ ایک مقام جنت البقیع مین ہے جس کا حال اوپر رقم کیا گیا۔ ایک مقام بیت الحزن مین بنا ہوا ہے۔ اگرچہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ پشت قبر پر مکان اور بیت الحزن تخلیہ کے لئے غم و اندوہ کا مقام تھا اور حضرت کا مدفن غالباً جنت البقیع مین ہے۔ جہان قبور ائمہ ہین اور دیگر اکا

ستون و روشنی مسجد مین وسطی حصے کو ملاکر میرے اندازے مین پانسو ۵۰۰ ستون ہون گے جو نیچے ایک گز تک تانبے کے رہین۔ عام طور پر نئے پُرانے مختلف قسم کے قالین بچھے ہوئے ہین۔ روشنی کے لئے سو کے قریب جھاڑ ہین۔ اور اب کثرت سے برقی لیمپ اور قمقمے ہین اور ہانڈیان بھی سیکڑون لٹکتی ہین۔ ہانڈیان سب روشن ہین اور جھاڑ قریب ایک ثلث کے ہون گے۔ ضریح بیرونی انگریزی لوہے اور سونے کی ہے اور اندر بہت قیمتی غلاف اور کپڑے ریشمی سنہری کام کے پڑے ہین۔

عام طور پر کہہ سکتا ہون کہ مسجد کی لاگت شاید قسطنطنیہ کی بعض مساجد و مقبرہ حضرت امام موسیٰ کاظم کاظمین سے کم ہوگی۔ مگر بحیثیت مجموعی جسقدر مساجد مین نے ابتک دیکھی ہین سب سے زیادہ شاندار ہے۔ مقبرہ رسالتمآب کو علیحدہ اگر دیکھا جاوے تو اسقدر لاگت اوس مین نہین ہے۔

دیوارون پر چھت کے قریب مسجد مین قرآن شریف جلی قلم سے بہت کثرت سے لکھا ہوا ہے۔ اور جو ستون مین نے بتائے ہین اون مین سو گویا ہر چار ستون کے اوپر ایک ایک گنبد ہے جسپر پھولدار کام بنا ہے۔ لیکن چونکہ یہ چارون ستون تین دفعہ شمار ہوتے ہین اس لئے محض اندازے سے کہہ سکتا ہون کہ تین سو کے کم گنبد مسجد کے اندر نہ ہون گے۔

ضریح مین بطرف غرب دو دروازے ہین وہ زیارت حضرت شیخین (خلیفہ اوّل وخلیفہ دویم) کے لئے مقرر کر دئے گئے ہین۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بوجہ وسط ہر طرف ہے۔ اسی طرف جنوب کا دروازہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لئے مخصوص ہے۔

مذہبی آزادی اندر کل مسجد مین صفائی اعلیٰ درجے کی ہے۔ تمام فرقے اور مذاہب آزاد ہین۔ جہان اور جسجگہ چاہتے ہین نماز و زیارت پڑھتے ہین۔

بھیک مانگنا بھیک یہان بھی ضریح مبارک کے برابر۔ مسجد مین دروازے پر۔ پانی پلانے مین ہر جگہ مانگی جاتی ہے مگر زیادہ شدت واصرار مین نے نہین پایا۔ اگرچہ مسلمانون کی یہ بدعادت بہت تکلیف کا موجب ہے۔

کتب فروش مسجد نبوی سے باہر چند کتب فروش ہین جن کے پاس معمولی دینی مصری کتابین اور بعض جدید مطبوعہ

تو کہتے ہین مرحبا - یا اھلاً و سہلاً - قسم کھاتے ہین وہ کسی طرح ایران و عراق و عرب سے کم نہین - میرے سامنے اس وقت دو بدو عرب بیٹھے ہین پانچ منٹ کے اندر کوئی ۵ سے ۳ بار قسم کھا چکے ہین -

جاوا کے لوگ | ملایا یا جاوا کے لوگ غالباً بسبب کہ معظمہ کو گئے ہین - اور وہان سے لوٹ کر آوین گے - اون کی تعداد یہان اب بھی بہت ہے - چہرے اون کے جاپانیون سے بہت ملتے ہین اور تبت والون سے بھی داڑھی چھوٹی - رنگ سانولا قد کوتاہ - ناک کسیقدر چپٹی -

بخارائی | بخارا کے لوگون کو اہل ہند نے اکثر دیکھا ہے اون کے بیان کرنے کی حاجت نہین - مگر مین نے اون کو عموماً اپنے کام مین مصروف پایا کسی سے تعرض نہین کرتے اور نماز با جماعت پڑھنے کے بہت مشتاق ہین - یہان اُن کی بعض دوکانین بھی مہر کنی وغیرہ کی ہین -

زوار عجم و شیعیان مدینہ | عجم بہت کثرت سے ہین اور سب شیعہ ہین اس مین تبریز کے ترک یعنی ترکی بولنے والے ایرانی بھی ہین بہت خشوع و خضوع سے آتے ہین اور مسجد نبوی اور جنت البقیع دونون جگہ بہت باقاعدہ اعمال بجا لاتے ہین - خود مدینہ منورہ محلہ نخلہ اور اوس کے حوالی یعنی ایک کوس کے اندر بستیون مین چار ہزار کے قریب شیعہ ہین - وہ پورے آزاد نہین ہین اور نہ اون کی کتب یہان فروخت ہوتی ہین مگر چار پانچ ملا بھی اون کے بیان کئے جاتے ہین اور سلطان کی طرف سے اون مین سے لوگ شیعون کو زیارت پڑھانے اور اون کا انتظام کرنے کے لئے مقرر ہین - ایک شخص شیخ صالح ہندیون کے لئے مقرر ہے اور اون کا فرزند آج مجھ سے ملنے آیا تھا اور افسوس کرتا تھا کہ اوس نے کل مجکو زیارت پڑھائی اور دو دفعہ ہندوستان جانے اور مجتہدین عتبات کی سفارش سے کچھ نذرانے وصول کرنیکی تفصیل مجھ سے بیان کرتا تھا اور بہت خُلق سے برتاؤ کرتا تھا - اور کہتا تھا کہ "حیثیت خادم البقیع میر مشاہرہ رامپور مین مقرر ہو جانا لوگون نے دراندازی کی اور سرکار تک نہ پہونچنے دیا" واللہ اعلم -

احرام کی تقلین | یہان معلوم ہوا کہ ینبوع کو قافلے نہین جاتے اسلئے کہ معظمہ جانے کے لئے یہان سے اونٹ پر جانا لازم ہے گویا (۱۰) دن بھر برہنہ دھوپ اور سر دی شب مین بسر کرنا اور صرف دو چادرون یا تولیون مین -

بنی ہاشم دفن ہین - حضرت عباس رضؓ بھی یہین مدفون ہین بقیع کا فاصلہ مسجد نبویؐ سے کوئی دو فرلانگ یا چارسو
پانسو گز ہوگا -

مسجد نبوی کی ابتدائی حالت و قدیم بے ادبی

اوّل یہ مسجد اس طرح بنی تھی کہ مکان کے پاس آنحضرت صلعم نے زمین قیمت کرکے لکڑیون پر پتے ڈالدیئے تھے - مابعد برسات مین مٹی ڈال دی - یہین حضرت رسالتمآبؐ عموماً تشریف رکھتے اور تمام امور فیصل فرماتے تھے اہل بیت کے مکانات گرد اس کے متصل تھے - افلاس کا یہ عالم تھا کہ جنگ بدر کو جب نکلے تو شاید دس آدمیون کے پاس بھی گھوڑے نتھے اور منجملہ ۳۱۳ آدمیون کے سب کے پاس تلوارین نہ تھین مسجد بنانیکا موقع کہان کو ملتا - بعد مین بڑھتے بڑھتے مسجد کی یہ شان ہی جو نظر آتی ہے - یزید کی فوج نے جہان عترت نبی کو قتل کیا وہان یہ بدعت بھی مسلم ابن عقبہ جرنیل فوج نے کی کہ مسجد نبوی کو طویلہ گھوڑون کا بنا دیا تھا اور اس مین بعد چلے جانے فوج شام کے صفائی کی گئی - اہل مدینہ کا قصور یہ تھا کہ بعد شہادت امام حسینؓ اونھون نے یزید کی بیعت توڑ ڈالی تھی اس لئے لوٹ اور آبروئے عصمت رنگ معاف کردی گئی تھی - جرنیل موصوف کہتا تھا کہ "خدایا مین نے تیری ایسی خدمت کی اب بھی اگر تو مجھے جنت نہ دے تو تعجب ہے" یہ شخص بیان کیا جاتا ہے کہ بہت بری موت سے مرا -

اس مسجد کا احترام بعد خانہ کعبہ کے ہے اور بلحاظ اسکے کہ خود رسالتمآبؐ یہان مدفون ہین اور یہہ مسجد آپ کی بنا کردہ ہے اس کی زیارت حج مستحب سے مقدم ہے -

عربون کا لباس و عادات

بدوون کا لباس ایک کرتہ اور بالون کی سادہ عبا ہوتی ہے - سر پر ایک رومال اور اوس کے گرد بالون کی رسّی سیاہ یا رنگین لپٹی ہوتی ہے (یہی عام لوگون کا لباس ہے) کرتہ نیچا اور ڈھیلا پائجامہ ہوتا ہے شیوخ اور امرا کے سر کے رومال قیمتی عبائین بہت پرتکلف اور سنہری چیز مثل ہنڈوے کے عمامہ کے گرد ہوتی ہے - کھانے پینے بیٹھنے - اوٹھتے وقت تکلف اور تہذیب کے جو فقرے عراق کے عرب استعمال کرتے ہین وہی یہان مروج ہین مثلاً صبح کو صبحک اللہ بالخیر - شام کو مساک اللہ بالخیر والعافیتہ - کیف اصبحتم - بعد پانی پینے کے سب کہین گے هنیئاً - جسکا جواب ہے، هناک اللہ اور جب کوئی شخص کسی مکان یا دوکان مین داخل ہوتا

مدینہ میں بیٹھکر انتظام دشوار ہوگیا تھا۔ بڑے بڑے مدعی عظیم لشکروں کیساتھ بغاوت پر کمر بستہ تھے اور تمام خزانے ولایت کے اونکے قبضہ میں تھے۔ اکثر والی جو بوجہ اپنی بداعمالیوں کے موقوف کیے گئے تھے خلاف ہوگئے تھے۔ اور شام کا زرخیز اور آباد ملک بیس سال سے امیر معاویہ کی بادشاہی میں تھا مع چار دیگر [illegible] کے۔ پس شام کے جواب میں کوفہ و عراق عرب کے عربوں سے امداد لینے کے لیے حضرت علیؓ نے کوفہ کو مرکز خلافت و حکومت اسلامی قرار دیا۔ اہل کوفہ نے اول کافی امداد کی مگر عرب بلکہ انسان کی طبیعت میں روپیہ کی (یعنی آسایش و نمایش کی) بیحد محبت تھی اور ہے۔ امیر شام نے بعض روساء فوج کو زر کثیر دیکر توڑ لیا۔ بعض شیوخ حضرت علی علیہ السلام کی ڈاکریٹک (یعنی مساوات کی) پالیسی سے خلاف ہوگئے۔ کیونکہ آپ نے غلاموں بیکسوں کے لیے بلا فرق سپاہیوں اور روسا قبیلہ کو اسم وار تقسیم فرماتے تھے۔ نہ کہ بلحاظ اون کے اثر و وجاہت کے۔ اکابر قریش میں جو لوگ آپکے خلاف تھے مگر آپ کی عظمت زمانہ رسولؐ میں دیکھ چکے تھے وہ خانہ نشین ہوگئے اور جن کو بنی [illegible] سے عداوت یا روپیہ کی محبت تھی لڑنے لگے۔ سردار رشوت سے ٹوٹنے لگے اور ولایات میں ہر جگہ ایک ایک پارٹی خلاف ہوگئی جو روپیہ اور حیلے کے ہتھیاروں سے برادرِ رسول سے جنگ کر رہی تھی اسوجہ سے آپ کا زمانہ پالیٹکل ضعف کا تھا۔ اگرچہ حقانی اور روحانی قوت تھی۔ آپ کے بعد مرکز دمشق منتقل ہوگیا۔

محکومین امیہ کی لیاقت اور اتفاق اور انتظامی قوت کا اسقدر یقین ہے کہ اگر شہادت حسینؑ (ابن علی علیہ السلام) کی صریح غلطی بنی امیہ اور خصوصاً ابن زیاد شقی نے نہ کی ہوتی تو عباسیوں سے زیادہ بنی امیہ کی حکومت چلتی۔ مگر آل [illegible] تو بعد [illegible] چار برس برس کے اندر ختم ہوگئے۔ آل مروان نے اسی برس خلافت کو سنبھالا۔ مگر یہ بہانا اٹھا کہ یہ قاتلانِ حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں ہیں۔ حالانکہ عبد الملک ابن مروان نے حکم دیا تھا کہ لوگوں کو بھی [illegible] قاتلان ختم ہوگیا۔ تاہم اہلبیت یعنی جناب امیر و حسنین علیہم السلام پر جامع مساجد میں علانیہ تبرا ہوتا تھا۔ شیعہ بھی اوس کے نقال ہیں۔ (۸۰) برس کے بعد دمشق مرکز خلافت اسلام نہ رہا۔ مگر پھر عراق عرب کی عملداری ہوگئی منصور دوانقی عباسی نے (جسکے مظالم سادات پر اسقدر ہوئے کہ آل مروان کے بارہ خلفا نے [illegible] ہمہ تن میں اس کا دسواں حصہ بھی

آج شب کو سرد ہوا لگی اوس سے طبیعت خراب ہے اور تپ کی سی کیفیت ہے۔ اور سردی گرمی دونون شب و روز سخت ہین۔ اس سختی کا تحمل ممکن نہین اور اس حالت مین مکہ معظمہ کو خشکی سے روانہ ہونا شرعاً گو باخلاف قاعدہ ہے۔ مین نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۲ تاریخ کو ریل مین شام کے رستے سے لوٹ جاؤن۔ اگرچہ طبیعت خستہ ہے اور سفر بھی تکلیف دہ ہے مگر مجبوری ہے۔ وہان سے براہ جدہ مکہ معظمہ اُتر جاؤن گا۔

احرام کے سخت قواعد جن لوگون کو معلوم نہین اون کو اس بات سے تعجب ہوگا۔ مگر درصل بیمار یا کمزور آدمی سے برداشت ممکن نہین بلکہ ایسا سفر ممنوع ہے۔

مسجد نبوی کا بہترین نظارہ

مسجد نبویؐ سب سے پاکیزہ اور شاندار حالت مین اوس وقت نظر آتی ہے جب مغرب کی نماز ہو چکتی ہے۔ تمام مسجد روشن ہوتی ہے اور سب نمازی اپنی اپنی جگہہ کھڑے ہو کر رسول اللہؐ کی زیارت پڑھتے ہین اور ضریح مبارک کی طرف رُخ ہوتا ہے۔ جب تقریباً ۲۰ منٹ مین سُنت جماعت زیارت سے فارغ ہو لیتے ہین تو شیعون کا وقت آجاتا ہے وہ ضریح کے پاس جا کر زیارت رسالتمآب و جناب سیدہ اپنی اپنی کتاب لے لے سے یا معلم کے پڑھانے کے موافق پڑھتے ہین۔ پھر بہت سے لوگ درمیان قبر اور منبر کے (کہ وہ بھی عالیشان طلائی تا ہستی ہے) بیٹھکر دعائین مانگتے ہین۔ نمازین پڑھتے ہین۔ اپنے حوائج کے لئے سب لوگ صدق نیت سے دعا مانگتے ہین اور تضرع و خلوص کی حالت ہوتی ہے۔ اور سُنی و شیعہ۔ وہابی و بدعتی۔ معتزلی و آزاد مشرب سب محبت رسولؐ و عظمت نبی مین سرشار اور اوسی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ مدینہ منورہ کی روحانی عظمت مین باوجودیکہ تیرہ سو برس سے اوس کی پولیٹکل وقعت و مرکزیت مفقود ہو گئی ذرہ بھر فرق نہین آیا۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔

مرکز مسلمین کا تغیر و تبدل

اسلام مکہ سے نکلا اور سن ہجرت تک وہی مرکز مسلمین تھا۔ مگر اہل مکہ نے پیغمبر اور مسلمانون کے ساتھ بدسلوکی برتی اور آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے۔ آپ کی زندگی اور واقعہ حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث تک مدینہ مرکز رہا۔ مگر اس پچیس سالہ زمانہ خلافت مین پولیٹکل اور ملکی مصالح کی وجہ سے بہت سے عربی قبائل مدینہ منورہ سے کوفہ و عراق و شام مین منتشر ہو گئے اور بہت سے جنگون مین کام آئے۔ جناب امیر المومنینؑ کی خلافت کے وقت

البتہ دومرکز قرطبہ و غرناطہ اندلس والے بالکل اسلامیون کے ہاتھ سے نکل گئے اور اب عیسوی مرکز ہین۔ کیون؟ اس کا جواب ایک بڑی بحث چھیڑتا ہے جس کا یہہ موقع نہین۔

الغرض مرکزون کے بن جانے اور کٹ جانے سے مسلمانون کے پھیلنے مین مدد ملی اگرچہ قوت اون کی کم ہو گئی۔

{ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مدینہ منورہ }

مجلس بقیع مین

آج صبح کو زیارت بقیع کے لئے اول گیا۔ وہان چارسو آدمیون کے قریب گنبد کے اندر تھے۔ اور برابر آتے جاتے رہتے تھے۔ اول عجمیون نے مجلس روضہ خوانی کی اور پھر ایک عرب نے پڑھا۔ عرب بالا وہ تر مفلس معلوم ہوتے تھے اور بہت روتے تھے۔ اوس کے بعد نجف کے ایک شخص نے عربی اور فارسی دونون مین مجلس عزا پڑھی۔ گنبد کے اندر بہت رونق تھی۔ مجلس عزا دعاون کے پڑھنے اور نمازون سے تھی۔ باہر قبہ کے عرب عورتین جیسا اون کی عادت ہے ہاتھ پکڑکر کھینچتی اور خیرات مانگتی تھین۔ سیاہ برقع پہنے ہوئے تھین کوئی آپ کو شیعہ کوئی چار بیبیون کی مان بتاتی تھی کوئی اصرار کرتی تھی کہ اوس کی سند پڑھ لو۔ فارسی بھی جانتی تھین میرے پاس پیسے نہ تھے۔ مگر اون کو یقین نہ تھا کیونکہ عموماً جھوٹ بولنے کی عادی ہین۔ قبر مطہر رسالتمآب مین تو مسجد کے اندر بھی خیرات مانگنی نہین چھوڑتے خاص روضہ کے دروازہ کے سامنے۔

بعد فراغت زیارات مسجد نبوی مین آیا۔ کل سے شیخ صالح کا تقاضا کرتا تھا کہ وہ مجکو زیارت رسالت مآب کی پڑھائے آج بھی ساتھ تھا۔ آخر مین نے قبول کیا۔ آنحضرت کی زیارت اور حضرت سیدہ کی زیارت اور ایک بار نت پنجمبر کی باب جبرئیل اور ایک بار میان قبر و منبر پڑھی آج تیسری دفعہ تمام سفارش کنندگان دوستون مہربانون کے حق مین درمیان قبر و منبر جو نہایت متبرک مقام ہے دعا مانگی۔

نیز کار خدمت دین کے لئے پھر آج ایک مضمون روضہ بقیع مین شروع کر کے مسجد نبوی قریب قبر مبارک کے ختم کیا۔

نماز شب مسجد نبوی مین

مسجد نبوی مین شب کو مغرب کی نماز پڑھی۔ چند عجمی بیچارے دیہاتی ڈر ڈر کر بہت پیچھے نماز پڑھتے تھے اون سے مین نے کہا کہ تم منبر نبوی اور قبر کے قریب بھی پڑھ سکتے ہو کوئی ممانعت مذہبی نہین ہے۔ اونھون نے کہا کہ مسجد

نے کئے تھے) کوفہ سے دارالحکومت منتقل کر دیا۔ کیونکہ کوفہ باوجود اپنے حملوں کے بہت جلد بنی فاطمہ کا طرفدار ہو جایا کرتا تھا اگرچہ یہہ محبت دیرپا نہ ہوتی تھی۔ بغداد پانسو برس تک مرکز رہا۔ مگر اسی زمانے مین بغداد کی مرکزیت کے رقیب قرطبہ اور قاہرہ مصر مین پیدا ہو گئے۔ عباسیون کے زوال کے بعد مرکز حکومت اسلامی بدلتے رہے اور منتشر رہے یہان تک کہ اقصائے مشرق مین دلّی۔ جونپور۔ حیدرآباد دکن (گولکنڈہ) شمال مین بخارا۔ مرکز بنے۔ اصفہان اور مغرب مین قسطنطنیہ و قاہرہ قرار پائے۔ اسکے بعد دلّی و بخارا و اصفہان و قاہرہ برباد ہو کر ایران مین طہران رہگیا اور اب بھی باقی ہے۔ خدا اوس کو باقی رکھے۔ مصر مین قاہرہ کو محمد علی پاشا نے پھر رونق دی۔ ہندوستان مین لکھنؤ نے پچاس برس تک دلّی کی عظمت کا سمان دکھایا۔ مگر اہل دیار کی ناعاقبت اندیشی و بدکرداری سے یہ مرکز غائب ہو گیا۔ اب ہند مین صرف حیدرآباد دکن رہگیا۔ خدا اس کو برقرار رکھے اور قسطنطنیہ روم مین کُل عالم اسلامیہ کا مرکز ہے۔ خدا تعالےٰ اسکو ترقی روزافزون بخشے اور جاہ و جلال اسلام قائم رکھے۔

مگر یہہ بات لطف اور تاریخی سبق سے خالی نہین کہ باوجود اسقدر مراکز حکومت بدلنے اور اسلامی عملداریون کے زوال کے جہان کہین حکومت قایم ہوئی آبادی و ترقی باقی رہی۔ سوائے کوفہ کے جہان ابن زیاد لعین کے مظالم اور کوفیون کی بے وفائی نے اس قاعدہ کو توڑ دیا۔ مگر سہ میل پر نجف مین ایک بڑا علمی مرکز دینی قایم ہو کر کوفہ کی بربادی کی تلافی ہو گیا۔ غرض مکہ۔ مدینہ۔ نجف (بجائے کوفہ) دمشق۔ بغداد۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ بخارا اصفہان باوجود مرکز حکومت نہونے کے عالیشان اسلامی شہر ہین۔ اگرچہ جو دولت حیدرآباد دکن۔ طہران و قسطنطنیہ و قاہرہ مین تقسیم ہوتی ہے وہ ان مین نہین۔ نجف فرقہ اثنا عشریہ کا مرکز ہے بغداد زیارت گاہ سنّی و شیعہ و تجارت گاہ عراق رہگیا ہے۔ دمشق صنعت و حرفت و زراعت میوہ و تجارت مین مشہور ہے۔ دہلی شمالی ہند کی تجارت کا دارالخلافہ ہے۔ لکھنؤ اپنی خوشنما عمارات اوقافی اور شیعی آبادی کے تمرکز کی وجہ سے معروف اور بخارا ترکستان کا سب سے بڑا شہر اور ایک مختصر سلطنت کا دارالحکومت اور تجارت گاہ ہے مکہ و مدینہ منورہ زیارت گاہ اسلام اور کعبۂ دین کا قطب نما اور اصل الاصول اسلام یعنی ملت ابراہیمی کا پہلا معبد ہے

بدوؤن کی چھاؤنی ہے - تمام راستے اور خود حضرت امیر حمزہؓ کے روضے مین کھاری پانی ہے - نصف راستے قبیلہ بختیار کی عرب لڑکیان جن مین حبشی خون بھی معلوم ہوتا ہے ۴ - ۴ - ۵ - ۵ کا غول بنا کر زائرون کو دعائین دیتی اور بانی آمین کہتی ہین - ان کی تعداد اور باقی حبشیون کی روضہ کے نیچے بہت زیادہ ہوجاتی ہے - ان عربون مین بھی بھیک مانگنے سے مطلق عار نہین - روضہ سے باہر اور بھی زیادہ لوگ بھیک مانگنے کے لئے اکٹھے رہتے ہین -

حضرت حمزہؓ کے روضے کی کرسی بلند ہے یعنی ایک قد آدم اور مسجد اور اوس کا صحن اچھا وسیع ہے - گنبد بیرونی جس مین قبر ہے تقریباً ۸ گز لمبا اور ۸ گز چوڑا اور بقیع کے گنبدون کی وضع کا ہے - قبر مبارک کے گرد لوہے اور گلٹ کی ضریح ہے اور اندر پردہ سبز مخمل کا نہایت قیمتی پڑا ہے - قبر اوپر سے اور چارون طرف سے کھلی ہے اور برخلاف دیگر مقابر مدینہ منورہ کے صاف نظر آتی ہے - مقبرہ کے اندر مسجد ہے وہ بھی اسی قدر بڑی ہے - جہان اکثر بخارائی بیٹھے ہوئے توجہ کی سی حالت میں تھے باہر ایرانی کثرت سے نماز پڑھتے تھے - مین نے بھی زیارت و نماز پڑھی اور دعا مانگی -

حضرت امیر حمزہؓ کا درجہ بہت بڑا ہے - آپ نہایت شجاع اور سخی تھے پیغمبرؐ کے چچا تھے اور احد کی سخت لڑائی مین شہید ہوئے - آپ کو سید الشہدا کا لقب آنحضرتؐ نے دیا یعنی احد کے شہدا کی سردار یا صحابہ کے شہیدون کے سردار - آپ کی اور حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت سے بنی ہاشم اور خاندان رسالت کو بہت ضعف ہوگیا -

فیس داخلۂ روضۂ حضرت حمزہؓ

روضہ مین داخل ہوتے وقت ہر شیعہ سے فیس داخلہ طلب کرتے ہین - خاصکر ایرانیون کو جبتک دو قرش (۴۰/) فی آدمی نہ لے لین داخل نہین ہونے دیتے - مین نے خادم سے کہا ایک قرش دیدو - اوسنے کہا ہندی ہین دروازے کے عرب نے کہا مضائقہ نہین جائین - پھر کسی نے کہا شیعہ - جب مین دالان حضرت امیر حمزہؓ مین داخل ہونے کو بڑھا تو ایک شخص نے روکا کہ تم سے ۵ قرش سے کم نہ لین گے - مین نے کہا کہ مین جزیہ نہ دون گا چاہے لو یا نہ لو - اونھون نے کہا باہر جاؤ - مین حضرت حمزہ کو سلام کرکے لوٹا اور کہا کہ مین والی کے پاس جاتا ہون اور ہرگز تمھاری اس بیجا کارروائی کو قبول نہ کرون گا - جب مین جانے لگا شیخ الخدام ایک جوان شخص نے واپس بلایا اور کہا زیارت پڑھیئے - باہر آنے کے بعد اوس نے کہا کہ آپ سے ایک گنی یعنی چاہیئے غربا سے ہم نہین لیتے - مین نے کہا مذہبی ٹیکس کیسے - اوسنے مانگا اس لئے

نبوی برابر ہے وہان شاید کوئی کچھ کہے اس بات کے بتانے کی ضرورت نہین کہ بعض مقامات مسجد نبوی مین روضۂ مبارک و منبر سے اسقدر دور ہین جسقدر (بلا تشبیہہ) جامع مسجد دہلی کی سیڑھیون سے مٹیا محل - یہ لوگ سو گز کے فاصلے پر تھے - اونھون نے کہا کہ رات کو خدام مع دو ابرا ہیو کے آئے تھے اور ہم سے ایک تومان نقری داخلۂ مسجد کے مانگتے تھے - مین نے کہا دھوکا ہے اور جبر ہے مسجد مین کوئی ممانعت نہین تم اون کو خلاف اپنی مرضی کے کچھ نہ دو -

حلقے درود کے اور وعظ مسجد نبوی کے دور کے حصون مین کہین کہین راگ کی طرح کئی آدمی خصوصا نوجوان خدام ملکر حلقے بنا کر درود پڑھتے ہین اور کہین کہین کوئی ملا مسائل حج بیان کرتا ہے یا پڑھاتا ہے - وقفی قرآن شریف مع رحلون کے بہت سے موجود ہین - اکثر لوگ بیٹھکر قرآن پڑھتے ہین -

عورتون کا درجہ اور کتبہ جات مسجد مسجد نبوی کے زاید حصے مین صحن سے جنوب مشرق کی طرف دس در عورتون کے لئے مخصوص ہین اور اون کے ہر دو طرف لکڑی کے کٹہرے بنے ہوئے ہین مسجد کے مغربی در مین آنحضرت کے تعظیمی نام بہت خوشخط کثرت کے ساتھ لکھے ہین اور دروازے سب نہایت بلند و خوشنما طلائی کام کے ہین اون پر آیات لکھی ہین اور نہایت تکلف کے پردے پڑے ہین -

بانی مسجد حالیہ مسجد حالیہ کی بنا کم از کم مرکزی حصے کی جو منبر نبوی سے صحن اندرونی تک ہے آج ایک کتبہ سے معلوم ہوئی جو پرانے عربی خط مین لکھا ہوا ہے اور اوس مین بادشاہ کا نام "سلطان الملک الاشرف ابو النصر" اور سنہ تعمیر "ثمان مائۃ و ثمانین ہجری" (۸۸۰) لکھا ہے جس کو ۴۹ ۵ برس ہوتے ہین - یہہ زمانہ سلاطین عثمانیہ سے کسیقدر قبل ہے اور یہہ بادشاہ خاندان چرا کسہ مصر سے ہے یعنی صلاح الدین کی اولاد سے -

درمیان قبر و منبر حدیث مشہور درج ہے "قبری و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ" -

{ مدینۂ منورہ - ۸ ار ذیقعدہ ۱۳۲۹ ہجری = ۹ ر نومبر ۱۹۱۱ء }

روضۂ حضرت حمزہ آج شیخ صالح کے نواسے کے ساتھ زیارت سید الشہداء احد حضرت حمزہ کو گیا - کوہ احد کے نیچے شہر سے ۳ میل کے قریب آپ کا مقبرہ واقع ہے راستے مین دو جگہ پختہ سنگین مکانات ترکی فوج کے لئے بنے ہوئے ہین جن مین ایک

زیارت پڑھتے ہین لوٹتے وقت مغرب کی نماز جب سنت جماعت کی ہوتی ہے (اوس وقت شیعہ مسجد مین نہین ہوتے - امنت کے بعد آتے ہین) تو نہ صرف کل مسجد باوجود اپنی وسعت کے بھری ہوئی تھی بلکہ سڑک صحنون پر اور گلی مین بھی لوگ تھے پندرہ ہزار سے کم جمعیت نہوگی -

عام اخلاقی حالت اور ہمدردی

عموماً کہہ سکتا ہون کہ نہ صرف مدینہ منورہ بلکہ دیگر مقامات مین مقیم لوگون کو حجاج و زوار سے کمتر ہمدردی ہے - اور جن لوگون کا پیشہ روپیہ کمانا ہے مثلاً مطوف - دلال گاڑی والے وغیرہ ان کی قدرتی حالت تو یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ مل سکے وصول کرین جیسے ہماری یہان عدالتون مین وکیل مختار چپراسی اہل عملہ وغیرہ اہل مقدمہ پر کمتر رحم کرتے ہیں اسلئے جائے شکایت نہین - البتہ وہ لوگ کھلم کھلا روپیہ کھسیٹتے ہین اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ ہم خادم دین اور زوار کے آرام کے لئے کام کرتے ہین اور اپنے کو مستحق ثواب ظاہر کرتے ہین - یہہ سب خرابی افلاس اور مذہب کا مقصد نہ سمجھنے کی ہے اسکے بعد باہم مختلف قومون مثلاً افغانون - اہل جاوا - اہل عجم - اہل عرب - ترک - اہل کریمیا اہل ہند مین ایک دوسرے سے میل جول کی نہ فرصت ہوتی ہے اور نہ ان مین کچھ خواہش سب اپنی اپنی نماز و اعمال خرید و فروخت وغیرہ مین مشغول رہتے ہین - اسلامی اتحاد و ہمدردی ان مین باہم کم ہے بلکہ اکثر اس کے معنی بھی نہین سمجھتے البتہ آنحضرت سے اعتقاد اور توسل اور اسلام کو باعث نجات جاننے مین سب مشترک ہین مگر اونکے اعمال مین بھی بڑا جزو بلکہ سب کا سر ذاتی اغراض سے پُر ہوتا ہے شاید کوئی ایسا ہوتا ہو جو یہہ دعا مانگے کہ خدایا اسلام کو ترقی دے اور اس دین کو محفوظ رکھ ورنہ ذاتی دعائین بہت تضرع و زاری سے مانگتے ہین اور چلے جاتے ہین - پھر بھی بعض حجاج و زوار مین جن مین عنصر روحانیت کا موجود ہے مگر جو لوگ ان مقامات کے منتظم ہین اون مین روحانیت کجا اسلام اور ان مقابر کی قلبی عظمت بھی شاید کم ہو اگر ہو تو یہہ بھی مسلمانون سے بہتر سلوک کرین -

جو کچھ مین نے بیان کیا یہ عمومی حالت ہے - خاص خاص صورتون مین سچے اور اچھے آدمی ہر جگہ ہین اور ہونگے

سفر مکہ کا ارادہ اور پھر ترک

آج چونکہ حضرت امیر حمزہؓ کے مزار پر پیادہ آمد و رفت مین دقت نہ ہوئی اسلئے کچھ مین نے ارادہ کیا کہ اونٹ پر مکہ معظمہ روانہ ہون اور تار کے واسطے پیغام بھی بھیجا - ملر دو پہر کو استخانا مہر سینہ

مین نے انکار کیا - اوسنے کہا دیکھئے یہہ دوسرے شیعہ سب دے رہے ہین - مین نے کہا یہ عجم مظلوم ہین مین ہندوستانی ہون - اوس نے کہا کہ یہہ ان لوگون کی جہالت تھی کہ شیعہ کہکر کے خطاب کیا - پھر اوس نے چاہ کی قیمت دیکر تواضع کرنی چاہی مین نے قبول نہ کیا - خود قیمت دی - بھائی سنت جماعت لوٹتے وقت جو چاہین دین مگر شیعون سے ۲-۳ قرش نقری لیتے ہین - شاید مین اول شخص ہون جسنے انکار کیا اور حاکم کو لکھنے کی دھمکی دی -

تمام راستے مین لوگ برابر آمد و رفت رکھتے تھے - مگر یہہ سب حاجی و زائر تھے - ایک بڑا عربی قصیدہ سبز زمین پر سفید حرفون مین مقبرہ مین حضرت حمزہؓ کی تعریف مین لکھا ہے - باہر کھاری پانی کی سبیل تھی جسکو مین نے پینا چاہا - مگر ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پی سکا - پانی رکھدیا - اسپر بھی عرب نے غل مچایا کہ ایک سکہ تانبے کا کم ہے ! حالانکہ کھاری پانی کا کنوان یہان موجود ہے - ان لوگون کی عجیب عادت ہے - سبیل اس طرح لگا رکھی ہے کہ جب حاجی چاہے پیوے اوس کو بد بختی سے تقاضا کرتے ہین - مگر مدینہ منورہ کے دروازے کے باہر ایک دیوار مین شیرین پانی کا ایک صاف حوض اور ایک کٹورا لوہے کا رکھا ہوا تھا اوس کو پی کر مین نے ایک پیسہ ایک غریب آدمی کو جو قریب کھڑا تھا دیدیا - اوس نے کہا پانی کی یہان قیمت نہین - مین نے کہا مضائقہ نہین لیلو - ایسے آدمیون کو دینے مین حرج نہین ہے جو بیچارے نہین مانگتے -

راستے مین کچی اینٹون کے پکانے کا ایک معمولی بھٹا بھی ہمنے دیکھا - یہہ سفر دھوپ مین پیدل کیا اور زاید تکلیف محسوس نہین ہوئی - اس لئے ارادہ ہے کہ ساتھی معقول ملگئے تو گیارہ دن تک سر برہنہ دھوپ مین چلنا پڑے اونٹ کے راستے سے مکہ معظمہ چلا جاؤن -

جنت البقیع مین روشنی آج جمعرات تھی - بوجہ شب جمعہ بہت سے آدمیون نے کچھ دے دلا کر اجازت حاصل کی کہ روشنی شمع کی قریب بعد مغرب روضہ بقیع مین کرین چنانچہ کی مگر بعد مغرب روضہ بند کیا جاتا ہے - دو گھنٹے تک کھلنے کی اجازت کے لیئے بہت روپیہ چاہتے تھے - مگر کوئی نہ دے سکا - دو تین دفعہ مجلس بھی لوگون نے کی - بہت سے غریب آدمی جو اندر جانیکا ٹکٹ نہ دیسکے انھون نے قبّے سے باہر زیارت پڑھی -

مسجد نبوی مین نمازیون کی کثرت آج عصر کی نماز جماعت کے بعد بھی مین نے دیکھا کہ لوگ کثرت سے ہوتے ہین اور سب نماز کے لیے

جنت البقیع کی عظمت جنت البقیع (قبرستان مدینہ منورہ) کا درجہ بعد قبر رسالتمآب کے سمجھنا چاہیے - مدینہ کے سب اکابر و غیر اکابر یہان مدفون ہین - علاوہ چار ائمہ و حضرت عباس عم رسول و جناب فاطمہ زہرا (یا حضرت فاطمہ بنت اسد مادر حضرت علی بموجب بعض روایات کے) کے بڑے قبے کے ازواج رسول اور حضرت ابراہیم پسر جناب رسالتمآب اور حضرت خلیفۂ ثالث کے مقابر جدا جدا یہان ہین کل شام کو مین نے مختصر طور پر اون باقی مزارات کی زیارت کی اور مجلس روضہ خوانی قبر حضرت عباس اور پانچ ائمہ کے روضہ کے درمیان کرائی -

صرافی مدینہ مین آجکل کئی سو عارضی دوکانون کے سوا چھوٹے بڑے ڈیڑھ سو صراف مدینہ مین ہین یہہ ہر قسم کے نوٹ اور سکے لیتے اور دیتے ہین اور اکثر عثمانی منسوخ سکے بھی دھوکے سے چلاتے ہین بعض دوکانداروں کا بھی یہی حال ہے یہ لوگ لیتے وقت اکثر سکون کو بطال بتا دیتے ہین اس سے زائرون کو تکلیف ہوتی ہے - یہان بہت احتیاط اور پہچان کی ضرورت ہے کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد دوکاندار انکار کرتا ہے کہ ایسا سکہ اوس کے یہان نہین رہتا - پہلے یہان انگریزی روپیہ فروخت کرنے مین فائدہ تھا اور انگریزی دوانی عثمانی قرش سے زیادہ مین چلتی تھی - اب سلطنت عثمانی نے ممانعت کر دی ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دونون سکون کی برابر وقعت ہوگئی - مگر اس سال قرش دوانی سے کسیقدر زیادہ چلتا ہے ہندوستانی سمجھتے ہین کہ ہمارا روپیہ خوب چلتا ہے لیکن دراصل ایک روپیہ مین چودہ آنے کی چیز اون کو ملتی ہے -

تبدیل ارادہ آج مین نے پانی پت اور لکھنؤ خطوط روانہ کر دیے کہ مین کل واپس ہونیوالا ہون اور نیز جنت البقیع اور روضۂ نبی کو اوس وقت وداع کیا - اور وقت وداع و قرأت سورۂ یٰسین سخت رقت غالب ہوگئی - اور جی زیارت سے نہین بھرا - مالوہ کے بوہرے تاجر سے مسجد نبوی مین ملاقات ہوئی اونھون نے کہا کہ حج کو جانا ضرور ہے اور اگر سفر مین دھوپ کی تکلیف سے تو فدیہ دیدینا - یہہ بات میری سمجھ مین بھی آگئی - اور اس راستے حج کرنیکا نیک ارادہ کر لیا جو خود ثواب کا موجب ہے نیت المؤمنین خیر من عملہ - ہندیون کے لیے جو صاحب اونٹ کا بندوبست کرتے ہین یعنی اون کے معلم شیخ حمزہ پسر شیخ صالح اون کے پاس گیا وہ مکان پر نہ ملے - اگر خدا کو منظور ہوا تو کل بندوبست ہو جائیگا -

ترکان تبریز کا ماتم البقیع مین ترکی زبان مین مرثیہ پڑھ پڑھکر ترکان تبریزی اور دیگر لوگون نے نہایت زور کا ماتم قبر جناب سیدہ اور

ایک گھنٹہ دھوپ میں بیٹھا تو سخت پریشانی حاصل ہوئی اور سر میں درد ہوگیا۔ ایسی حالت میں اس سفر کا ارادہ ترک کیا گیارہ دن کبھی تین دن محمل شامی کے ہمراہ احرام میں ایسا سفر مشکل ہے۔ کیونکہ سایہ کی اجازت نہیں۔ نیز رات کو سردی کبھی بہت سخت ہوگی اور وہ مہلک ہے اگر صرف ایک ہی چادر بدن پر ہو تو اسلئے ریل سے براہ سال شام جدہ جانے کا عزم کیا۔

{ جمعہ - ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء } *

آج صبح کو ۹ بجے کے قریب زیارت کے لئے آیا۔ اوس وقت اہل ایران کا بہت مجمع چار سو پانسو آدمیوں کے قریب زیارت و نماز میں مشغول تھا۔ راستے میں مسجد نبوی - حرم رسول - روضہ حضرت امیر حمزہ رض اور روضہ بقیع کے عکس خریدے دعاے عدیلہ و دعاے صباح امیر المومنین اور دعاے قریش بعد زیارت کے پڑھیں۔

عجم کا خشوع و خضوع یہاں یہہ بھی بیان کر دینا چاہیئے۔ کہ عجم میں جہاں بہت سے عیوب و کمزوریاں ہیں وہاں شان عبودیت بھی اکثر میں پائی جاتی ہے۔ یعنی اپنے اعمال و عبادات نہایت خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں اور برخلاف دیگر تمام قوموں کے بہت صحت کے ساتھ اعمال بجا لاتے ہیں محض گھاس نہیں کاٹتے۔

اذان کے مقامات دو جگہہ یعنی ایک روضہ مطہر کے پاس اور ایک صحن کے پاس ڈیڑھ قد آدم بلند ایک چوبی کمرہ بنا ہوا ہے جسپر بعض لوگ نماز پڑھتے ہیں اور اذان دیتے ہیں۔ اوس کے زینے کے سرے پر لکھا ہے "یا حضرت بلال حبشی"۔ اور حضرت امیر حمزہ کی مسجد میں کتبہ ہے جسپر لکھا ہے "یا حضرت اویس قرنی"۔

موجودہ وسیع شدہ مسجد کی تعمیر کا زمانہ صحن کی طرف شرقی دیوار کے اوپر سبز حروف میں لکھا ہے کہ یہہ مسجد سنہ ۱۱۰۰ھ (الف و مائتہ) میں بنی ہے۔ بانی کا نام نہیں۔

جو جگہہ نہیں پڑھی گئی دیوار صحن میں جو نام لکھے ہیں اوس میں سے ایک نام کو غلطی سے میں نے ابی ذر پڑھا تھا اور ایک پڑھا نہیں گیا تھا آج اوس کو درست کیا۔ دراصل ایک نام کی جگہہ رضی اللہ تعالی اور دوسری جگہہ عنہم اجمعین لکھا ہے غرض حضرات خلفاے اربعہ۔ ہر دو اعمام رسول۔ عشرہ مبشرہ اور بارہ ائمہ۔ اور فقہاے اربعہ کے نام درج ہیں اور بس۔

* مدینہ منورہ مسجد رسول - مقابل ضریح مبارک ۱۲

لیکن دعا مانگنے کے وقت قبر رسالتمآب کے سامنے اکثر آدمی تضرع وزاری سے بہت عجز و خلوص ظاہر کرتے ہین۔

سجدہ خلاف شرع دروازہ جبرئیل جس کے اندر سے داخلہ اہل عجم کا خصوصاً ہوتا ہے وہ سلطان عبدالمجید خان کا بنایا ہوا ہے مین نے ایک ایرانی سے دریافت کیا کہ کیون سجدہ کیا جاتا ہے؟۔ اوسنے کہا سجدہ جائز نہین صرف بوسہ دیتے ہین مگر خادم دروازے نے تصدیق کی جب مین نے کہا کہ مین ڈیڑھ گھنٹے سے دیکھ رہا ہون کہ اکثر لوگ سجدہ بھی بعد بوسہ دینے کے کرتے ہین تو اوسنے کہا کہ پیشانی زمین پر رکھنا جائز نہین اور بس۔

اشعار گنبد بقیع مین گنبد حضرت سیدہؑ اور ائمہؑ کے گرد بہت سے اشعار درج ہین۔ مین صرف مفصلہ ذیل اشعار بوجہ ہجوم پڑھ سکا۔ اشعار تین جگہ اوپر اور اوسط اور نیچے اور سب سے پست حصہ پر کوئی ۲ گز کی بلندی پر لکھے ہوئے ہین اور یہہ گنبد سلطان محمد مصلح کے عہد مین محمد علی پاشا والی مصر کے حکم سے بعد وہابیون کے نکل جانے کے بنایا گیا تھا۔ یہہ وہ زمانہ ہے کہ محمد علی پاشا مصر پر خود بونہ ہوا تھا محض والی تھا اور اوسنے سلطان کی طرف سے حرمین کو دوبارہ فتح کیا تھا

اشعار	ترجمہ
سألتك يا ربي بخير بريته	اے میرے خدا مین تیری بہترین مخلوق محمد ص کے نام سے
محمدن الذي لشفاعت ملته	قوم کی شفاعت طلب کرتا ہون۔
بفاطمة الزهراء البتول وعباس	اور فاطمہ زہرا بتول اور عباس ابن عبد المطلب کے
ابن عبد المطلب جلاء لكل ظلمة	نام سے کہ ہر تاریکی کو روشن کرنیوالا ہے
بسبطي رسول الله مع زين عابد	اور دو نواسے رسول اللہ کے اور زین العابدین کے
فكن لي ستارا مفرج كربتي	نام سے کہ میرے عیب کو ڈھانپے اور میری تکلیف کو دور کر
محمد الباقر والصادق ابنه	اور محمد باقر اور اون کے فرزند صادق کے نام سے۔
يغاث بهم عند الامور المهمة	جنکے نام سے ہر سختی کے وقت فریاد کی جاتی ہے
✱ اندرون گنبد بقیع لکھی گیے ۱۲	

قبور جناب ائمہ علیہم السلام (حسن بن علی المجتبیٰ - علی ابن الحسین - زین العابدین و محمد ابن علی و الباقر و جعفر ابن محمد الصادق)
کے درمیان نہایت موثر نظارہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا - عین اور ممبر خاندان ماتم منین کرتے - یہہ ایک رسم میرے والد مرحوم کے
زمانے سے چلی آتی ہے - آج پہلا دن تھا کہ اس مقدس مقام مین مین نے بھی ماتم کیا - اور مین سمجھتا ہون کہ ان مظلوم ائمہ پر
ایسے مقام مین ماتم کا حسنہ بہ نسبت شرعی اعتراض کے (اگر ایسا کوئی اعتراض ہو بھی) بہت زیادہ ہے مگر یہہ فتویٰ نہین
اسلئے مُفتیون کی طرح آخر مین لکھتا ہون کہ واللہ اعلم -

کفش بردار سب ہندی ہین

آج باب جبرئیل پر ایک کفش بردار ملا جو ہندوستانی تھا - اوس سے معلوم ہوا کہ جو پانچ دروازے ہین سب پر
ہندوستانی کفش بردار ضرور موجود ہین - اس شخص نے بہت تپاک ظاہر کیا کہ وطن کے آدمی یہان نظر آجاتی ہین

{ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ع } ؁

سجدہ زمین بوس

اہل ایران خصوصاً اور اہل جاوا و دیگر بعض عام لوگ سنت جماعت دروازے مین داخل ہوتے وقت و نیز
ضریح کے سامنے سجدہ زمین بوس کرتے ہین جیسے بعض لوگ ائمہ کی قبور پر بھی کرتے ہین - بلکہ بعض تو پورا سجدہ پیشانی کا
کرتے ہین جو عبادت الٰہی کے مشابہہ ہے - مجکو ہر جگہ یہہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے - باقی فقہا جانین نیز اس ملک کے لوگ
اور ترک و کریمیا و بخارا کے لوگ خود مسجد نبوی اور حرم رسول مین اندرونی حجرے کے بوٹ پہنے ہوئی جاتی ہین - بوٹ نجس نہین ہوتے
اور موزہ نما ہوتے ہین مگر ہم لوگون کو جو اہل ہند ہین مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مقدس مقام مین ایسی چیز کے ساتھ داخل ہون
جو کفش نہین تو مشابہہ کفش ضرور ہے صرف تسمے کا ٹانکا نکال دیا جاتا ہے -

خدام اور اون کے لڑکے

خدام اور اون کے لڑکے ہین دیکھتا ہون کہ عورتون اور ناواقف آدمیون کو دام دیکر یا دعا پڑھکر مال (مثلیکہ یلن)
فی الفور وصول کرنا چاہتے ہین مگر لوگ ہوشیار ہوگئے ہین کم تر اون کے دام مین آتے ہین - زیارت دعا ایک مسلسل (مصنوع خیز حسی ہوگئی
ہے لڑکے لے پروائی کے ساتھ پڑھتے ہین اور سوائے اکثر عجم یا خاص مشائخ اہل سنت کے جو خود پڑھے لکھے ہین باقی سب نے سمجھے گھاس
کاٹتے ہین اور خاصکر پیشوا مطوف -

؁: مدینہ منورہ مسجد نبوی - باب جبرئیل کے متصل ۱۲

مگر سفر کے تجربے نے مجکو ہوشیار کردیا ہے۔ مین نے نمانا۔

یہ گھرانہ واقعی خاصہ دولتمند اور مہمان نواز بھی ہے۔ اور مین معزز آدمیون کے لئے یہان ٹھہرنا مناسب سمجھتا ہون لیکن اس سے ہندوستان کی مہمان نوازی کا مقابلہ کیا جائے تو فرق معلوم ہوتا ہے میرے والد مرحوم کے یہان میری یاد مین ۷۰ - ۸۰ عرب و عجم کے غریب الوطن آکر ٹھیرے مگر یہان ایسا دستور نہین۔

البتہ خود سید عمران نہایت شریف و باغیرت بزرگ ہین مین اون کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

[مسجد نبوی مقابل ضریح مبارک]

اسوقت عجیب تاریخی خیالات اس مقبرہ اور مکان کے متعلق میرے ذہن مین آرہے ہین جن کو یہان درج کرتا ہون ایکدن وہ تھا کہ یہان خالی بیکار زمین پڑی تھی پھر رسول خدا مکے سے تشریف لائے آباد ہوئی۔ آپ اور اہلبیت اس مین رہتے تھے اور اسی مکان مین کل پنجتن چند قدم کے فاصلے سے مقیم تھے اسی کے قریب مختصر مسجد مین آپ وعظ فرماتے تھے اور تمام معاملات حل کرتے تھے۔ وحی نازل ہوتی تھی یہی وہ مقام ہے جہان روز فتح و شکست کے بعد رسول خدا و اصحاب کے مال غنیمت تقسیم ہوتے تھے ۔ یہی وہ مقام ہے جہان پیغمبر ایکدن انتقال فرماتے ہین اور ایک دن سیدۃ النسا یہی وہ مقام ہے جہان خلافت خلیفہ اول و دوم کے زمانے مین تمام سلطنت کا مرکز تھا اور احکام جاری ہوتے تھے۔ ہر روز ایک شہر یا قلعہ کے فتح کی خبر آتی تھی اور بیحد مال چلا آتا تھا اور لوگ دولتمند ہوتے جاتے تھے۔ یہی مقام ہے جہان بزمانہ خلافت ثالث بنی امیہ کے خلاف مسند نشین تھے یہی مقام ہے جہان ۳۵ھ ہجری مین اہل مدینہ کا بیحد ہجوم ہوا اور حضرت علی مرتضیٰ کے ہاتھ پر صحابی طلحہ کی ناکامل بیعت ہوئی اور ایسا ہجوم تھا کہ بچے اور جوان کچلے جاتے اور آپکو قبول خلافت کے لئے بقاے اسلام کا واسطہ دیکر مجبور کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہان سے حضرت علی رض روانہ ہوئے اور حضرت ابوایوب انصاری کو اپنی جگہ والی مقرر کرکے عراق چلے گئے۔ یہی وہ مقام ہے جہان حضرت امام حسن خلافت کو استعفا دینے کے بعد دس برس آکر رہے اور آپنے زہر سے وفات پائی اور دفن ہوئے۔ مگر مروان وغیرہ نے اسپر بھی فساد برپا کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہان سے امام حسین علیہ السلام بہ ارادہ حج مع تمام کنبے اور اولاد رسول

اشعار	(ترجمہ)
قد قال خیر الخلق افضل مرسل	بیشک کہا ہے بہترین مخلوق بہترین رسول نے
علیکم بحبل اللہ و بعترتی[1]	کہ ”تمپر لازم ہے کہ خدا تعالیٰ کی رسّی اور میری عترت کو مضبوط پکڑو
بحقہم الطف لی ومن ھوزائری	اون کے حق کا واسطہ مجھپر مہربانی اور زائرون پر
وامّی والی وکلّ احبّتی	اور میری مان اور میرے باپ اور کل دوستون پر
والف صلاۃ والف تحیۃ	اور ہزارون درود اور ہزارون تحیات
الی خیر مبعوث الی خیر امّتی	بہترین رسول پر جو بہترین امّت پر بھیجا گیا
واخیار اصحاب لھم وموالیاً	اور اوس کے نیک اصحاب پر اور اون کے دوستون پر
علیہم سلام اللہ فی کلّ لحظۃ	خدا کا سلام ہر لحظہ اوترے -

بقیع مین گھنٹہ بھر تک زیارات و نماز پڑھنے کے بعد گنبد سے نکلا شیخ صالح خادم کے فرزند شیخ محمد کی تلاش کی کہ قافلہ آج یا کل جاتا ہے تاکہ شغدف اور اونٹ کا انتظام کرے مگر اوس کا پتہ نہ ملا-

بعض اہل عرب کی طماعی

ہمارے میزبان نے جو تحفے ۸ دن کے قیام کی بابت نقد و جنس مین سے دیئے اون کو منظور نہ کیا اور کہا مین تو ثواب کے لئے کام کرتا ہون - بہت مجبور کرنے پر کہا کہ میرے بیٹے کو دیدو اوسکو اختیار ہے بیٹے صاحب نے بھی تحفون سے انکار کیا اور چونکہ نقد سوا ایک سیپے کے قیمتی ٹہرے کے تھے اون کو لیکر کہا کہ یہ طلا زمون کے لئے البتہ لیلون گا- نصف دن اور رات تک یہی حالت رہی یہ چیزین پڑی رہین آخر مین نے مجبوراً صندوق مین رکھدین - اب اونھون نے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجکو اپنی فلان چیز ان کپڑون کے عوض دیدو - فلان چیز دیدو اوسکی مجکو ضرورت ہے یعنی ایک قالین خورجین جو بہت قیمتی تھی اور ایک لوٹ قسطنطنیہ کا کہ وہ بھی ۱۰ روپیہ کو لیا تھا مین نے انکار کیا - پھر اونھون نے تحفہ و نقد مانگ لیا اور اسی روپیہ مین سے چوتھائی قیمت پر میری یہ چیزین خریدنی چاہین

[1] اشارہ ایک حدیث (صحیح مسلم) کی طرف ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ”انّی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی“ مین تم مین دو بڑی چیزین کتاب خدا اور اپنی عترت چھوڑتا ہون جسنے ان کو لیا نجات پائی ورنہ غرق ہوا - ۱۲ (منہ)

عملِ صالح بھی اون کو حاصل ہو۔ اللّٰھم تقبل ھٰذا الدعا بحرمۃ نبیک وآلہ الطاہرین۔

سُنی و شیعہ کی نماز — جب اہل سنت کی جماعت کا وقت آتا ہے تو صفوف کی باقاعدگی کے لیے خواہ پُرانی عادت کے بموجب خون

کو خاصکر اہل عجم کو جو بیچ مین آ جاتے ہین باہر کر دیا جاتا ہے ایک حبشی ایک لکڑی لیے ہوئے آیا اور مین عصر کی نماز آخر وقت

پڑھ چکا تھا اوسنے آہستہ میرے بدن سے لکڑی لگائی اور کہا قم! ۔ مین نے کہا "اول قل لی لما ضربت انت"

اوسنے پھر کہا قُم!! ۔ مین نے کہا "انت جاھل نت حبشی" اوسنے کہا "نعم انا وحشی انا جاھل"

اسکے بعد پھر مین مغرب کی نماز کو آیا اور فارغ ہونے کے بعد ضریح اطہر کے پاس بیٹھ گیا ۔ وہان دو تین تُرکی

سپاہیون سے اور اس حبشی سے اختلاف ہوا ۔ ایک سپاہی پولیس کا جو داڑھی نہین رکھتا ۔ عربی فارسی ۔ اُردو سب بولتا ہے

اور ایک دوسرا معمر معزز سپید داڑھی والا دونون سے اوس نے کہا کہ عشا کی نماز قریب ہے عجم کو تم مارتے کیون نہین کہ یہہ

اوٹھین ۔ اون لوگون نے کہا کہ ہمکو مارنے کا حکم نہین تو مار ۔ اگر تیرے شیخ الخدام کا حکم ہے مسلمان قائل شہادت ہین

تم سے زیادہ اہلبیت کو مانتے ہین ۔ بالعد ان لوگون نے خوشامد سے کام نکالا اور عجم کو باہر کیا ۔ مین اور دیگر چند بوہرے

مُلّا اور ایک عرب بحرینی نے مکرر نماز عشا جماعت کے ساتھ پڑھی ۔ بوہرون کے مُلّا نے ہاتھ باندھکر اور ہم نے ہاتھ کھول کر ۔

{ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ = ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۱۱ع یکشنبہ [†] }

حرم اور البقیع کی زیارت سے مشرف ہوا ۔ اونٹ پر کوئی ساتھ جانے والا نہین ملا ۔ اور نہ شیخ محمد پسر شیخ صالح ملا نہ

اوس نے کوئی انتظام کیا مشیت آلٰہی اس سفر مین جانے کی معلوم نہین ہوتی ۔ اہل ہنود ننگیارے کے مکان پر گیا ۔ مگر بیکار واپس آیا ۔

اونٹ پر تنہا بیٹھے ہوئے جانا نہین ہو سکتا ۔

حالات مسجد نبوی و محراب ثانی — مسجد نبوی مین تنو سے زیادہ نام حضرت آنحضرت کے دیوار غربی مین مع صلوٰۃ کے لکھے ہین اون کو پڑھا

جاوا کے لوگ یہان بھی بکثرت ہین اور ایران سے اون کا تمرد و م ہے ۔ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کے

مقام پر وہ نہایت ادب و خضوع کا اظہار کرتے ہین ۔ مسجد نبوی کی دو محرابین ہین ۔ ایک محراب ملک اشرف نے سنہ ۸۸۰ھ

[†] مدینہ منورہ ۵ - ۱۲ - (منہ)

علی وجعفر طیار مکہ تشریف لیگئے اور پھر کربلا میں شہید ہوگئے۔ اور جب خبر شہادت پہونچی تو کہرام عظیم برپا ہوا۔ یا جب سیدنا علی ابن الحسین (زین العابدین) نے آکر تقریر کی اور حالات کربلا وشام بیان کیئے تو اہل مدینہ اور خصوصًا بنی ہاشم میں تلاطم برپا ہوگیا۔ یہی وہ مقام ہے جہان حضرت علی ابن الحسین کے پاس عمر ابن عبد العزیز کا قاصد آیا کہ فدک واپس کرتا ہون اور منظور فرمائیں تو خلافت بھی حاضر ہے۔ آپ نے انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہان امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ خلافت نہ میرے بھائی زید کو ملیگی نہ کسی کو۔ زرد جُبہ پہنے ہوئے مسکین کو ملیگی۔ (سفاح جو حضرت عبداللہ ابن عباس کا زرد جُبہ پہنے تھا اور بدحال تھا)۔ یہی وہ مقام ہے جہان واقعہ حرہ پیش آیا اور بمانجی مسلم بن عقبہ فوج یزید نے قتل عام اور بےحرمتی اہل مدینہ اور مسجد نبوی کی مدت تک کی۔ یہی وہ مقام ہے جہان ابو مسلم خراسانی کا قاصد حضرت امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا کہ خلافت جو بنی اُمیہ سے چھین لی گئی قبول فرماوین۔ آپ نے بغیر پڑھے وہ خط جلا دیا اور بغیر انتظار جواب کوفہ مین سفاح کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ یہی وہ مقام ہے جہان حضرت عمر ابن حنیفہ جیسے عالی دماغ اور عالم بزرگ رہتے تھے اور عبداللہ ابن عمر جیسے تارک الدنیا اور متنازعات سے علیحدہ رہنے والے عبداللہ ابن عباس جیسے تعلیم یافتہ زیرک بزرگ رہتے تھے۔ یہی وہ مقام ہے جہان کے لوگون نے چار پانچ سخت کوششون اور رشوت کے بعد بھی جو امیر معاویہ کی طرف سے کی گئی بیعت یزید سے قطعًا انکار کیا۔ یہی وہ مقام ہے جہان منصور دوانقی نے حضرت امام جعفر صادقؓ کو زہر دلوایا اور ہارون نے امام موسیٰ کاظم کو ایسے وقت مین بلایا کہ پھر عترت نبی مین کسی سردار یا امام کو مدینہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

ہر سال یہان بڑے بڑے جبار آتے تھے اور رسولؐ اور حضرت سیدہؑ کے سامنے گردن جھکاتے تھے۔ مگر افسوس اہل مدینہ اپنے شہر کی مذہبی یا تاریخی وقعت سے بیخبر ہین یا صرف اسقدر جانتے ہین کہ یہان مزار رسولؐ ہے جو لوگ آئین وہ ہمارے شکار ہین تجارت۔ گداگری۔ حیلہ جس طرح ہو اون سے وصول کرنا چاہیئے۔

دعا۔ اے رحمۃ للعالمین! تیری اُمت کی حالت بہت زار ہے صدقِ مقال (سچائی) اکلِ حلال اون مین نہین خلوص نیت نہین اسلام کے ضعف کا تدارک نہین آپس مین نزاع ہے۔ قرآن وعترت دونون کا اعتراف ہے مگر زبانی اور بعض زبانی اعتراف سے بھی بھاگنے لگے ہین۔ اے فخر رُسل! خُدا سے دُعا کر کہ ان کے ایمان اور دعوی محبت رسولؐ کے ساتھ

ایک واعظ * بعد فراغت زیارت و نماز مغرب مین اس وقت ایک وعظ مین موجود ہون جو حرم مسجد نبوی مین ایک جوان عمر نابینا بڑی لسانی و روانی کے ساتھ کہہ رہا ہے۔ یہان زمین مین بیٹھے ہین منبر پر نہین بیٹھتے۔ ایک حدیث کی کتاب مین سے سامنے ایک دوسرا شخص منجملہ مشائخ یا طلاب کے ایک ایک حدیث متعلق بر اخلاق پڑھتا جاتا ہے یہہ مقابل صف مین ہے۔ یہہ واعظ اوس کے متعلق تشریح کرتا ہے اور کبھی کبھی قصے بھی بیان کرتا ہے۔ اوس کی واقفیت بہت وسیع ہے اور بیچ مین علماء کی بیحد تعریف کرتا ہے کہ اون کو خدا نے آیہ شهد الله انه لا اله الا الله و ملائكته و اولوا العلم قائما بالقسط ملائکہ کی ذیل مین درج کیا ہے۔ لیکن یہہ بتانا یا بیان کرنا بھول گیا کہ عالم اور اولوا العلم قائما بالقسط کی مراد سکی ملا و فقہاء نہین بلکہ وہ لوگ ہین جن کو وحی یا الہام سے علم دیا جاتا ہے عام طور پر اس شخص کا وعظ مجھے پسند آیا۔

مسجد نبوی مین یہہ عجیب بات ہے کہ بورہ اسمعیلیہ کا بھی فاطمہ ہے سب سے آگے صف مین لوقت نماز جماعت بھی بے تکلف موجود ہوتے ہین اور اپنی جانماز بچھا کر دست کشادہ نماز پڑھتے ہین مین سمجھتا ہون کہ یہان جو قرآن شریف رکھے ہین وہ اکثر ایک بورے کے وقف کئے ہوئے ہین جیسا کہ نام سے معلوم ہوتا ہے اور اون کا ایک خادم بھی منبر کے پاس بیٹھا رہتا ہی غالباً وہ یہان کے رئیس الخدام کو کچھ تنخواہ دیتے ہین یا اوس کو خوش رکھتے ہین۔ ہر شخص روپیہ کے زور سے یہان اور ہر مقام پر وقعت حکومت و آزادی حاصل کرسکتا ہے۔

اہل عجم پر سختی آج نماز عشاء سے پہلے عموماً اہل ایران کو جن مین بعض معزز علماء بھی تھے "سیاہ" (حبشی) نے سختی اور بے احترامی سے باہر کیا اور بعض نے اون مین سے اظہار ناراضی بھی کیا۔ مین نے بعض ملاقاتیون سے کہا کہ سارا قصور آپ حضرات کا ہے ایک ہزار سے زیادہ آدمی ہین آپ فوراً والی کے پاس جاوین اور شکایت کرین کہ "ہمسی ہو کیا لینے کے کیا معنے ہین۔ ہم کو نماز کے وقت الگ پیچھے صفوف مین بیٹھنے کی اجازت ہو اور استقدر بے احترامی لغو اور نامناسب ہے" تو ضرور اصلاح ہو جائے یا اون مین سے معمولی تار کل انڈیا کے والی کے پاس بھیجین اور خواہ ایک تار سلطان کے نام تو یہہ سب خرابی دور ہو۔ مگر ان صاحبون نے بالکل صحیح جواب دیا کہ جنس ایرانی مین یہہ عیب ہے کہ ہر شخص یہہ کہتا ہے کہ "مرا چہ" ۔ وہ سمجھتا ہے کہ مین تو چلا جاون گا۔

---

* مدینہ منورہ در مسجد نبوی بوقت ۱۰ شب (منی)

مین بنائی تھی جس کا ذکر اوپر مین نے لکھا ہے - دوسری محراب سنہ ۹۸۰ ہجری مین سلطان سلیمان بن سلطان سلیم بن سلطان
بایزید نے بنائی اور اوس کی پشت پر آج اتفاقاً کتبہ نظر پڑ گیا - یہہ دو محرابین ہین جو کوئی دس بارہ گز کے فاصلے سے
ہین ایک جگہہ پر دو محراب کے بیچ مین حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا نام بھی لکھا ہے - آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علیؓ کے تربیت دادہ اور تفسیر حدیث سے واقف اور پالیٹکس مین بھی ماہر تھے یہان
بھی مسجد نبوی کے مغربی حصے مین بطرف جنوب ایک دروازہ پر "یا حضرت بلال حبشی" لکھا ہوا ہے - شاید اسی وجہ سے بعض
خدام و موذن بھی حبشی مقرر ہین -

راستے کے چور ایک لڑکے بریلی اودھ کا رہنے والا رابغ سے دس دن مین مدینہ منورہ ایک قافلے کے ہمراہ آیا ہے وہ کہتا
تھا کہ صرف دو واقعے ہم کو بدوؤن کے پیش آئے - ایک یہ کہ چند بخارائی مساکین پیدل آ رہے تھے اون مین سے ایک پیچھے رہ گیا
ایک بدو نے آکر اوس کے خنجر مارا جو کلیجے سے کچھ اندر چلا گیا وہ لہو مین غرق ہو کر لوٹا - اوس کے پاس کچھ نہ تھا - بدو چھوڑ کر
چلا گیا - دوسرا واقعہ یہہ ہوا کہ ایک شخص رفع ضرورت کے لئے چند قدم گیا اوس کو نیزہ مار کر گرا دیا - مگر آواز سنکر ساربانون نے
چھڑا کر بھگا دیا - انصاف یہہ ہے کہ بلحاظ مسافت سفر و کثرت زائران کے وقوعون کا یہ اوسط کچھ زیادہ نہین ہے -
البتہ ایک قافلے سے دوسرے قافلے تک ہزارون آدمیون کی زبان پر بات آجانے سے بہت خوف پھیل جاتا ہے -

طریقہ درس ایک عالم کو مین نے دیکھا وہ مسجد نبوی مین درس دے رہا تھا اور سر پر ایک بڑا لال ٹوپ ٹما پہنے ہوئے تھا - نہایت تندی
اور تیزی سے سمجھاتا تھا جیسے کوئی لڑتا ہے - بحث اشرف مین بھی اوستاد و شاگرد دونون یا مختلف شاگرد باہم اس طرح بات
کرتے ہین جیسے کوئی جھگڑتا ہو -

مدینہ کی آبادی موقت ہے مدینہ منورہ مین رجب و شعبان و رمضان مین بغرض زیارت ہاے مبارک لوگ زیارت کو آتے ہین اور پھر ذیقعدہ
و ذی الحجہ کو حج سے لوٹتے وقت اور حج سے پہلے غرض ۵ ماہ تک یہان بہت رونق رہتی ہے - ۶ - ۷ ماہ تک
مدینہ دویم درجے کا شہر ہوجاتا ہے - جو لوگ کچھ ہنر یا تجارت پیشہ ہین اون مین سے بہت لوگون کی خواہش بڑھتی جاتی
ہے کہ یہان آکر سکونت و تجارت کرین تاکہ زیارت کی برکات اون کو حاصل ہون مستقل آبادی تیس ہزار بتائی جاتی ہے

چست آدمیون نے آکر ہاتھ چومے - اس صفحہ کی عبارت مین نے کوئی ۵ منٹ سے زیادہ مین نہین لکھی - اس عرصے مین تین

سائلون کی کثرت سائل ایک مرد - ایک لڑکا - ایک عورت آکر مسجد نبوی مین مجکو دق کر چکے ہین - جہان کسی شخص کو کسیقدر معقول کپڑے پہنے دیکھنے مین ٹوٹ پڑتے ہین -

حبشی مدینہ مین یہان بہت سے حبشی سکونت رکھتے ہین اور سقے اور اسباب ڈھونے والے اور پتھر توڑنے والے غرض اکثر سخت کام کرتے ہین یا - اون مین اور اہل عرب مین بلحاظ وقعت وحیثیت کسی قسم کا فرق نہین سمجھا جاتا یعنی اون لوگون کو بوجہ سابق غلام ہونے یا سیاہ رنگ ہونے کے حقارت سے نہین دیکھا جاتا - یہہ لوگ اہل عرب سے بالکل مل جل گئے ہین - مساوات کم وبیش ممالک اسلامیہ مین ہند سے زیادہ ہے -

ایک مہذب ومعزز سائل کی تقریر مین بعد فراغت آہستہ آہستہ مسجد نبوی مین ادہر اُدھر پھر رہا تھا کیونکہ کل کو روانگی ہے - یہان عرب کے (ہمارے نزدیک نامہذب) دستور کے مطابق ایک شخص نے کنارے سے ہسنگ سونڈ (یعنی سانپ کی سی سین کی آواز) نکالی - یہہ بلانے کا طریقہ ہے اور ایسی آواز چارون طرف ہوتی ہے - مجکو ایک عمدہ کپڑے پہنے اور نیلی عبا اور سپید مشائخی عمامہ ترکی ٹوپی پر ڈھکے ایک مدنی عرب نے بلایا اور ایک تقریر عربی مین کی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ ہم عترت رسول ہین [۵] ہماری محبت لازم ہے ہمارا حق سب پر ہے - مین یہان امام ہون ایک احسان کرو - دن رات دعا مین مشغول رہونگا اور آپکا نام کیا ہے؟ - نام بتانے پر فوراً ہاتھ بلند کیا اور دعا مانگنی شروع کی اور آخر مین مجھ سے بھی کہا کہ فاتحہ پڑھو - مین نے تعمیل کی پھر کہا کہ محبوب خدا کی اور رسول کی راہ پر کچھ دو - اسقدر روپیہ خرچ کرکے یہان آئے ہو مین نے کہا سچ ہے کہ یہان آنے مین روپیہ خرچ ہوا اور جانے مین بھی ایسا ہی ہوگا - ہر شخص جو طلب کرتا ہے اوس کو دیتے چلے جائین تو گھر پہونچنا محال اور خود سائل بننے کی ضرورت پڑیگی - اس لئے ایسا سوال میرے نزدیک حرام ہے - آپنے جواب دیا - بل آپ کا مطلب سمجھا - مین تھوڑی چیز کو بھی آپ سے قبول کرلونگا - اور آپکا عذر قبول کرتا ہون مجکو لوگون نے ۵ - ۵ لیرہ دیے ہین

---

[۵] مین نہین سمجھ سکتا کہ جو لوگ علم نبوی وعلوم آلہی سے بیخبر ہین اون کو کس طرح عترت نبی کہہ سکتے ہین یعنی وہ عترت جسکی محبت واطاعت فرض ہے اور قرآن کے ساتھ ملی ہوئی ہے - لوگون نے اس معاملہ مین بہت غلط بحث کردیا ہے ۱۲ - (مئو)

دوسرون کے لیے کیون زحمت اوٹھاوٴن۔ ان حضرات کے متعلق پہلے سے بھی میرا یہی خیال ہے کہ اون مین فعالیت واثیار نہین ہے اور جس قوم یا فرقے مین فعالیت وایثار ہوگا وہ دُنیا مین گر تی چلی جائیگی۔

{ ۲۲ ذلقیعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۳ نومبر ۱۹۱۱ء دوشنبہ }

آج جنت البقیع مین بہت ہجوم ہے اور اندر گنبد کے ایک برکت سمجھنی چاہیئے کہ لوگ کچلتے نہین اور کسی طرح اِدھر سے اودھر نکل جاتے ہین۔

اہل ہند کی نماز سب سے بہتر

مین نے مختلف قومون کا طریقہ نماز دیکھا۔ کُل عرب واہل افریقہ خواہ کسی فرقے کے ہون اور بعض اہل ایران بھی نماز پڑھتے وقت سامنے اور اِدھر اُدھر بھی دیکھ لیتے ہین ہاتھ سے بعض کام بھی کر لیتے ہین۔ برخلاف اس کے اہل ہندوستان خواہ کسی فرقے کے ہون سجدہ گاہ پر نگاہ رکھتے ہین اِدھر اُدھر نہین دیکھتے اور باادب نماز پڑھتے ہین۔

ایرانی خیر خواہ بادشاہ مخلوع

ایک بہت متواضع عابد خلیق عجم اس وقت میرے ساتھ زیارت رسُول حی مسجد مدینہ مین شریک ہُوا۔ قُم کا رہنے والا ہے۔ محمد علی شاہ معزول اور جنگ کا حال دریافت کرتا اور ایران کے لیے بہت دُعا مانگتا تھا کہ خدا اوس کی حالت درست کرے۔ جو شکستین شاہ مخلوع نے کھائین اون کا اعتبار نہ کرتا تھا۔ مجھے اوس کی حالت پر ترس آتا تھا۔ جب اوس نے کہا کہ ظاہرا محمد علی شاہ کی اب اُمید نہین اور پوچھا کہ مشروطہ کے پاس فوج کہان سے آئی؟۔ کیا کہ بتیارون نے دی؟۔ مجھے اس شخص پر اور سیکڑون ایرانیون پر جو محمد علی شاہ سابق کی وجہ سے مُلک چھوڑ کر حج و زیارات کو نکل آئے ہین بہت رحم آتا ہے۔

اہل جاوا

اہل جاوا مین سے مین نے ایک شخص سے بات کی تو اوس نے بہت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ اوس کے بعد چار پانچ جاوی میرے پاس آکر بیٹھ گئے۔ مگر کوئی اون مین سے میری زبان نہ جانتا تھا۔ صرف ایک شخص کچھ عربی جانتا تھا۔ ان لوگون کی شکلین جیسا مین نے پہلے بھی لکھا ہے اہل تبت واہل جاپان سے بہت ملتی جُلتی ہین اور نہیت خوش خراج اور غریب مزاج ہوتے ہین اور حج و زیارات کے بہت مشتاق۔ اون لوگون کو میرے تیز لکھنے پر بہت حیرت ہوئی اور تعریف کرنے لگے

۱ در مسجد نبوی و بقیع - ۱۲ (منہ)

والی بصرہ (سابق متصرف کربلا) نے بازار ہاے کربلائے معلی و نجف اشرف کو وسیع کیا ہے اور خوشنما بنایا ہے مدینہ منورہ کے بازار و شہر کی طرف کسی نے ابھی تک توجہ نہین کی مگر لوگون کی آمد و رفت اور ریل کے قدرتی اثر سے خود شہر شاندار ہوتا چلا جاویگا - اور اب بھی ریل و آبادی کے درمیان ضروری نئی قسم کی عمارتین اور دوکانین بہت سی سنگین اور بنتی جاتی ہین -

[حجاز ریلوے - سہ شنبہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ع]

آج صبح ۷ بجے ریل مین سوار ہوا - ۴ لیرعثمانی = ۵۶ روپیہ مین ٹکٹ حیفہ تک لیا - سامان کا زائد محصول تقریباً ۸ للجر اور دیا - حمال صاحب نے آج بھی شرارت کی اور اقرار سے دوگنا لیا - ایک اسٹیشن آگے مدینہ منورہ سے چھاؤنی ہے جہان خیمے بھی لگے ہین - ایک سو سے زیادہ سپاہی جنگی مشق کر رہے تھے اور اسی قدر اپنے کامون مین مشغول تھے - پانی اور کنوان اور سنگین عمارت اسٹیشن کی یہان ہے - اناطولیہ کے ایک ترک کو جو پیچھے رہگیا تھا چورون نے زخمی کر دیا تھا اور دو آدمی مارے گئے تھے یہہ واپس آ رہا تھا اور بہت گڑگڑاتا تھا - نشان زخم موجود تھے مگر ریل والون نے یہان اوس کو اوتار لیا - اور کہا کہ جب تک اجازت مفت سفر کی مدینہ سے نہ ملے تم چھاؤنی مین رہو اس بوڑھے آدمی کے پاس ایک کوڑی کے سوا کچھ نتھا - یہہ غنیمت ہے کہ ان لوگون نے رحم کر کے اوس کو کہا کہ تم چھاؤنی مین رہو مگر وہ اُتر کر ریل کے راستے پیدل روانہ ہو گیا -

فوج کی کثرت دن بھر اسٹیشنون کے پاس سپاہی بکثرت ملے یا تو یہہ زمانہ ہے کہ رزرو (یعنی فوج محفوظ) طلب کیجاتی ہے کہ قواعد کرے یا بوجہ جنگ سپاہی طلب کیے گئے ہین - یہہ ریل بھی بڑی حد تک مقصد پورا کرتی ہے یعنی چند روز کے اندر ہر جگہ سے سپاہی طلب ہو سکتے ہین اور ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہین - ہر جگہ یا اکثر جگہہ اسٹیشن کے اندر کنوان بنا ہے اور جہان سپاہی زیادہ ہین وہان قہوہ خانہ بھی ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ یہہ علاقہ جہان پانی اور آبادی کا نام نہ تھا آبادی کی سی صورت پیدا کرتا جاویگا - بعض جگہ پانی ریل کی گاڑی سے لیکر سپاہی بھر لیتے ہین -

رات کو سردی ہی اور سویرے الصباح مدائن صالح کا اسٹیشن آیا اور نکل گیا - کل ایک اسلامبولی عرب سے یہہ وحشت انگیز خبر سُنی (جس کی تصدیق ابھی نہین ہوئی خدا کرے غلط نکلے) کہ حیفہ سے جہان مین جا رہا ہون مسافرون کو وبہ ہمیشہ نہین لیتے اور خاصکر حجاج کو - لہذا ۶ گھنٹے خشکی کا سفر کر کے یافا تک گھوڑے پر جاتے ہین اور وہان سے سوار ہوتے ہین

اور یہ لباس اور ایک ایک روپیہ بھی دیا ہے لا تنکسر قلبی فانھا یفرّات فی الطریق - میرا دل نہ توڑو ورنہ راستے مین تم کو نقصان ہوگا - مین نے موءدبانہ کہا کہ مین ہرگز آپ کی دلشکنی نہین چاہتا آپنے مجکو بلایا ہے مین خود نہین آیا اُنھون نے کہا کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوال ایسے شخص سے کرو جس کا چہرہ نیک نفس اور شریفانہ اور اچھا ہو اسلئے میرے دل مین آیا کہ آپ سے سوال کرون مین نے اون کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کر کے آیا کہ کل صبح کو کچھ دون گا - مگر پھر اون کو نہ دیکھا -

خلاصہ یہہ کہ ہر جگہہ لوگ اس خبط مین مبتلا ہین کہ جو شخص یہان آتا ہی بہت خرچ کرتا ہے لہذا ہر شخص چاہتا ہی کہ جو کچھ اور جسقدر زیادہ حاجی سے ل سکے کھسوٹ لو -

بقیع و حرم رسول

آج سہ پہر کو دوسری دفعہ زیارت بقیع و حضرت سیدہ کر کے مین نے الوداع کہا - پھر ۳ گھنٹے تک حرم رسول مین رہا اور ایک گھنٹے تک حرم رسول مین رہا اور علیحدگی کے خیال سے تقریباً نصف گھنٹے تک سخت رقت طاری رہی - عشا کے وقت مجبوراً وہان سے جدا ہوا - یہہ خیال کہ پھر ہم کہان اور حرم رسول و حرم عترت رسول کہان ! - زیارت جناب سیدہ جو مسجد نبوی مین دو جگہہ کرتے ہین پڑھی اور دعائے عدیلہ - سورہ انا فتحنا و سورہ یٰسین پڑھی اور بعض بیچارے بوڑھے آدمیون کے لیئے کتاب مین سے زیارت جامعہ بقیع مین پڑھی سقون سے پانی کی سبیل امام حسینؑ کے نام کی مسجد نبوی مین کی اس زمانے مین ہر روز کئی آدمی قیمت دیکر اسی طرح پانی پلاتے ہین -

کھانے کے ساتھ پانی نہین پیتے

کربلا و عراق عرب اور مدینہ منورہ اور ایران مین بھی خواص کے یہان یہہ عجیب دستور ہے کہ کھانے کے ساتھ پانی نہین پیتے - بڑے بڑے کاسی چینی کے ترش شربت سے بھرے ہوئے اور بڑے بڑے چمچے لکڑی کے اون مین ہوتے ہین بیچ بیچ مین یہہ شربت جس مین لیمون بھی ملا ہوتا ہے پیتے جاتے ہین -

مدینہ منورہ کی آیندہ ظاہری عظمت

اس مین ذرا شک نہین کہ دس برس مین مدینہ منورہ کا پہچاننا مشکل ہوگا اور یہہ جو بھی رہنا رہنے کے لئے کافی ہوگی - اوس وقت تک غالباً (اگر یوروپ نے ابھی چین لینے دیا) مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان ریل بچھ جاویگی لغداد ریلوے تو دو تین سال مین مکمل ہو جاویگی اور شاید یہہ ریل ایران و بلوچستان تک پہونچ جاوے اس صورت مین ۱۲ ماہ تک برابر زائر یہان آتے رہین گے اور مدینہ منورہ کی تجارت اور مکانات و بازار و دوکانات سب وسیع ہو جائین گے - افسوس ہی کہ جس طرح ناظم پاشا اور حالی

ان سے اشرفیاں بھنا نے تھے۔ اور کہتے تھے "یہ کتنا ہے"۔ اور جب صرّاف کہتا کہ چودہ تو وہ کہتے "نہیں پندرہ روپیہ" صرّاف کہتا "مدینہ میں چودہ بمبئی میں پندرہ" اور پھر ملکہ وکٹوریا کے پندرہ روپیہ وہ خوشی سے لیجاتے ہیں۔ اگرچہ ملکہ کا روپیہ یہاں بہ کم میں چلتا ہے اور اون کو بتا دیا جاتا ہے کہ یہ روپیہ خراب ہے۔ مگر ہندوستان کے خیالات کے بموجب وہ روپیہ قبول کر لیتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ سال بھر میں ہم نے ستر لیرے یعنی ہزار روپیہ کمائے۔ اور چودہ سو روپیہ خرچ کیئے۔ آمدنی کا زمانہ صرف ۲-۳ ماہ تھا۔

حالات ٹیونس — "بے صنا" ٹیونس کو فرانسیسی لوگ ایک لاکھ فرانک ماہانہ دیتے ہیں یعنی اسی ہزار روپیہ۔ تمام حکم احکام پر حضرت بے صنا کی مُہر ہوتی ہے۔ عرب لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بادشاہ کا حکم ہے۔ لیکن دو وزیر جو مسلمان ہیں اون سے اقرار لیا جاتا ہے کہ جو فرانسیسی وزیر کہے اوس کے موافق عمل کریں ورنہ فوراً موقوف کیئے جاتے ہیں۔ سب اعلیٰ عہدہ دار بڑی بڑی تنخواہوں پر فرانسیسی ہیں۔ شیوخ تمام گاؤں اور قصبوں میں حکومت کرتے ہیں لیکن اون سے بھی اقرار لیا جاتا ہے کہ فرانسیسی حاکم کے قول کے مطابق انتظام کریں۔ ملک میں ریل اور سڑکیں اور عمارتیں اچھی بن گئی ہیں۔ مگر فرانسیسی مستعمر (آباد کرنے والے) یا کلونسٹ ہر جگہ پھیل گئے ہیں اور وہ رعایا کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کر سکتے ہیں کوئی اُن کا مزاحم نہیں۔ ملک ٹیونس باقاعدہ فرانس کی حمایت میں سمجھا جاتا ہے اور "بے" وہاں کا بادشاہ ہے مگر اوس کو مطلق کوئی اختیار نہیں۔

ایک ٹیونسی نوجوان عرب نے اب شام میں سکونت کا ارادہ کیا ہے۔ مجھ سے پوچھتا تھا کہ اگر کوئی شخص ہندوستان میں کاروبار کرے اور تجارت کا کام جانتا ہو تو بمبئی وغیرہ میں گذر کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ضرور کر سکتا ہے۔ تمام بڑے شہروں میں دوکانداروں کی کھپت ہے۔

عرب کے غصّے کی دوا — عرب عراق کی آواز کی خشونت اور تقریر کی سختی اور جوش کا جو ذکر میں نے کیا تھا وہ بالکل حجاز پر صادق آتا ہے۔ شام میں لہجہ کی سختی کم ہے۔ ان کے غصّے کی ایک دوا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی تو شاید ہر جگہ روزانہ قتل و خون واقع ہوتے۔ پرسوں رات سے دو عرب رفیقوں میں ریل کے اندر لڑائی جاری ہے۔ ایک مجیدی کھو گئی ہے یا مطالبہ ہے۔ دونوں سختی سے گفتگو کرتے ہیں لیکن جہاں تیزی معمول سے زیادہ ہوئی طرف مقابل کہتا ہے صلّ علی النبی۔ دوسرا شخص درود

پورٹ سعید وغیرہ کو۔ دوسری خبر جسکی تصدیق ہوئی وہ یہہ ہے کہ لوٹتے وقت بھی قرنطینہ اور تمام تکالیف کپڑے اتارنے بخار دلانے۔ اسباب اوٹھانے بیٹھانے اور خیمہ مین زمین پر رات بھر اس سخت جاڑے مین سونے کی پھر تبوک مین سہنی پڑین گی۔ خیر جو مرضی خداے معظم۔

[چہار شنبہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۱۵ نومبر ۱۹۱۱ع]

کل کی ڈائری آج صبح بیان لکھی۔ ایک عثمانی عرب سپاہی نے بہت اصرار سے مجکو پندرہ بیس خرمے دیئے صبح مین نے اوس کو چند نقل دیئے تھے۔ مین نے اون مین سے چند سپاہیون کو تقسیم کر دیئے وہ بہت خوش ہوئے۔ رات کو گارڈ صاحب نے دو دفعہ سوتے سے بیدار کیا اور یہہ معقول وجہ بیان کی کہ جہان اسٹیشن آوے اپنے سامان کی بیدار ہوکر حفاظت کرو۔ چوری گیا تو میری ذمہ داری ہے اور جب گاڑی ٹھہر جاوے تو مین حفاظت نہین کر سکتا۔ چار شب کے سفر مین اس فرمائش کی اطاعت سے مین نے انکار کیا۔ سامان جاوے تو جاوے اسقدر بیداری صحت و ہوش کی ضائع کرنیوالی ثابت ہوگی

[تبوک۔ تاریخ بالا]

ہماری گاڑی مین ہجوم مطلق نہین۔ چالیس آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور کہین ۴ اور ۵ اور ۸ آدمی ہوتے ہین۔ یہی حالت دوسری گاڑیون کی ہے۔ رفتار کی سستی تکلیف دہ ہے۔ اس مین شک نہین کہ اسی مسافت کو ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی یا کوئی انگریزی کمپنی ۲۴ گھنٹے مین طے کر سکتی ہے جس کو حجاز ریلوے ۳۰ گھنٹے مین بھی طے نہین کر سکتی۔ کیونکہ بمبئی سے دہلی (۸۰۰) میل تقریباً ۲۶ گھنٹے مین جی آئی پی آر میل پہونچتی ہے اور دمشق سے مدینہ منورہ کی مسافت میرے اندازہ مین اسی قدر ہوگی۔

عصر کے قریب تبوک مین پہونچے۔ یہان نسبتہً تکالیف اور انتظام کم ہوا اور کپڑے اوتارنے نہ پڑے ورنہ سردی مین تکلیف ہوئی بلکہ ۸ قروش (۱۲؍) فی نفر لیکر کھڑے کھڑے کوئی ۱۰ سیکنڈ تک جسم پر کپڑون کو بھاپ دیدی گئی اور بس۔

قزاقی اور اہل ہند — ایک خاندان اہل ٹونس کا ساتھ ہے جس کی تعداد ۱۰-۱۲ آدمیون کی ہے وہ مدینہ مین ایک سال سے قزاقی کرتا ہے۔ اس کی اچھی فصل وہ کہتے ہین کہ دو ماہ تک رہتی ہے۔ زیادہ تر ہندوستانی جو باب رحمت سے داخل ہوتے ہین)

یہان کے پلاؤ مین ایک بڑی خوبی ہوتی ہے جو دیگر کھانون مین نہین کہ ہندوستان کی طرح نہایت کثرت سے گھی نہین ڈالتے جس سے کھانا ثقیل و مضر ہوجاتا ہے اور نہ روٹی میدے کی مثل شیرمال کے استعمال کرتے ہین - ضعیف معدے کا آدمی چالیس دن اگر شیرمال متواتر کھاوے تو کچھ شک نہین کہ اوس کے لئے مہلک ثابت ہوگا اور قوی معدہ بھی زیادہ گھی اور میدہ کھاتے کھاتے قبض وغیرہ مین مبتلا ہوکر نقصان اوٹھائیگا - بہرحال دعوتون مین یہان ہندوستان سے کمتر تکلف ہے اور معمولی کھانے یہان اور ایران مین ہندوستان سے کمتر لذیذ ہین - الغرض (ع) سارے جہان سے بہتر ہندوستان ہمارا -

عادت کا اثر اخبار کا نشہ بھی سب نشون کی طرح دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے - ہندوستان مین اخبار پڑھنے کی روز طلب تھی اور بغیر اس کے تکلیف ہوتی تھی مگر عرب مین صرف کربلائے معلّٰی و نجف مین اخبار ملے وہان خواہش پیدا ہوئی - طہران قسطنطنیہ بیروت اور شام مین پھر پیدا ہوئی - اب دو ہفتے سے جب سے دمشق کو مین نے چھوڑا تو اخبار پڑھنا بالکل بھول گیا - کل ایک شخص کے ہاتھ مین چند اخبار دیکھے مگر وہ ریل سے اوتر رہا تھا - یہ شوق پھر پیدا ہوگیا - غرض ہر عادت قدیم دبائی جاسکتی ہے لیکن جب اوس کا سامان پھر پیدا ہوجاوے تو زندہ ہوجاتی ہے -

عرب فوج عثمانی مین اہل عرب جو ترکی فوج مین ہین عموماً جوان بلکہ نوجوان بھرتی کئے گئے ہین - اون کے جسم مضبوط اور کاٹھی ٹھیک ہے قد اکثر متوسط بلکہ متوسط سے بھی کم ہین ہمارے یہان کے گورکھون سے کوئی نصف ثلث یا زیادہ ہونگے اور ممالک مغربی و شمالی کی پولیس سے قد مین کمتر ہین - ان مین بعض ترک بھی ہین جو ترکی بولتے ہین - عموماً خوش مزاج ہین اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شراب وغیرہ فواحش سے بری ہین اور لڑائی کے وقت سختی سے جنگ کرنے کی قدرت رکھتے ہین -

تبوک کا اسٹیشن و روانگی قرنطینہ سے عصر کے وقت چھٹی ملی ریل کیمپ مین ہم کو لینے نہین آئی جس طرح جاتے دفعہ آئی تھی حمال مشکل سے ملا اور کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر کچھ اسباب خود لیکر اور زیادہ حمال کو ۷ مزدوری دیکر ریل تک پہونچا - اسٹیشن سنگین اور خوشنما چھوٹا سا ہے - پلیٹ فارم مثل تمام اسٹیشنون کے خام ہے پانی کا نل موجود ہے - تارگھر بھی موجود ہے جو خاص صاف و خوشنما ہے - دفتر کے دروازے پر بجائے ٹائم ٹیبل یا ریل کی اطلاع کے کہین چسپان نہین صرف کھانون کی قیمت لکھی ہے کہ کس قیمت پر اسٹیشن کی دوکان سے مل سکتی ہین -

نہین ٹرھتا مگر آواز اوس کی فوراً دھیمی ٹرجاتی ہے یہی حال تمام لڑائیون اور نزاعون مین ہی غصے کی دوا اس سی بہتر نہین ہوسکتی۔ کاش ہندوستان کے مسلمان بھی "صلوۃ بھیجو" یا "درود بھیجو" کی آواز سے اسی طرح سرد ہوجایا کرین۔ کم از کم جن لوگون کی نظر سے یہ کتاب گذرے نزاعون کے کم کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ نیز بات کرتے وقت جہان بولنے والا رُکا یا اوس کو سوچنے کی ضرورت ہوئی تو وہ کہتا ہے "صلّ علی النبی"۔ ہمارے واعظون اور روضہ خوانون نے شاید عرب ہی سے یہ دستور لیا ہے۔

تلفظ اور زبان عربی زبان عربی حجاز کی قرآن شریف کی زبان سے بہت ہٹ گئی ہے اور عوام نہ عربی نحوی اچھی طرح سمجھ سکتے ہین بول سکتے ہین نہ لکھ سکتے ہین بولنا تو کجا۔ کہتے ہین کہ مصر کی عربی صحیح اور باقی غلط ہے۔ مثلاً متیٰ (بمعنی کب) نہین سمجھتے۔ این (کہان) کو اکثر لوگ نہین سمجھتے۔ ثمن (قیمت) کو نہین سمجھتے۔ البتہ با علم آدمی سمجھتے ہین اور اچھی عربی بولتے ہین اہل ٹیونس وطرابلس بھی خاصی صحیح عربی بولتے ہین (ج) کا تلفظ عموماً (گ) کرتے ہین مثلاً جعفر کو گعفر بلکہ گافر کہتے ہین (ق) کو بھی مثل (گ) تلفظ کرتے ہین عبدالقادر کو شام مین عبدالادر اور یہان عبدالگادر کہین گے۔ (خ) کو مثل ح کے بھی بولتے سنا ہے مثلاً لخاف (لحاف) (اوڑھنا) کو اخاف کہتے ہین۔ اور (ح) کا تلفظ (خ) (منقوطہ) کی طرح کرتے ہین۔ حیف کو خیف بھی کہدیتے ہین۔ ظ کا تلفظ بھی و کا سا ہوجاتا ہے۔

کھانے حجاز کے ایران عراق عرب اور حجاز اور شام کے کھانے ایک دوسرے سے کئی باتون مین ملتے ہین مثلاً باضابطہ کھانے کے بعد میوہ ضرور ہوتا ہے خاصکر خربوزہ یا تربوز اور جہان انگور ہون جیسے شام مین وہان انگور۔ پنیر روم و شام وایران اور عراق عرب مین عموماً کھاتے ہین حجاز مین اوس کا استعمال کم ہے۔ روٹی کو شکر (جو یہان صاف لیکن تری ہوئی روس یا یورپ کی ہوتی ہی جرمنی شکر سے بہتر اور صاف) کے ساتھ بھی سفر مین کھاتے ہین۔ اعلےٰ درجے کے کھانے اور ترکاری مدینہ مین بادنجان (بینگن) اور کدو اور بھنڈی ہے گوشت دُنبے کا عمدہ ہوتا ہے اور چربی بھی اوس مین زیادہ ہوتی ہے مگر گوشت مین نمک اگر ہوگا تو بہت کم اور مرچ مطلق نہین ہوتی ان تمام ملکون مین سوا پلاؤ کے کوئی کھانا مجکو ہندوستان کی برابر معلوم نہین ہوا۔ پلاؤ مین بھی منقّے یا آلوبخارے سے زیادہ ملا کر بہت شیرین کر دیتے ہین مگر

فوج معان معان میں علاوہ سپاہیوں کے ۸-۱۰ افسران فوج بھی موجود تھے- اور صبحکو کوئی سو سپاہیوں کی باضابطہ قواعد ریل سے نظر آتی تھی- غرض سلطنتِ عثمانیہ کی زندگی اوس کے سپاہیوں کی بہادری و اطاعت پر ہے-

ویران و بے آب علاقہ مدینہ منورہ سے یہان تک ۵۲ گھنٹے ریل حرکت مین رہی- سوائے تبوک کی آبادی کے جو دُور سے نظر آتی تھی کسی قدر بلندی پر ہے- درخت خرما اوس مین نظر آتے ہین کہین سرسبزی دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا- حالانکہ ۴۳-۴۴ گھنٹے سے مُلک عرب ختم ہوکر شام کی سرحد مین معان سے داخل ہو گئے-

[درعہ- یوم شنبہ ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ۱۸ نومبر ۱۹۱۱ء]

ریل مین وقت کی بیقدری حجاز ریلوے مین پوستہ (یعنی ڈاک) مین بھی وقت کی کوئی قدر نہین- تبوک مین بباعث قرنطینہ ۲۴ گھنٹے مجبوراً ٹھیرنے کے بعد ۶ گھنٹے اپنی خوشی سے ریل ٹھیر گئی- اسی طرح رات کو ۱۲ بجے (عربی ۶ بجے) ریل آئی اور اوس کے بعد ۸ بجے یعنی رات کے ۲ بجے دمشق کو روانہ ہونیکی بجائے یہین ٹھیر گئی اور کہتے ہین کہ دن کے ۸ بجے عربی (یعنی ۲ بجے سہ پہر کو) روانہ ہوگی ہم حیفہ جائین گے شاید ۸ بجے ریل ملیگی- سب لوگ موجود ہین ریل والے کہتے ہین کہ اس ٹرین کی آنے کی خبر ہم کو نہ تھی-

اس وقت درعہ اسٹیشن پر ہین- یہ اسٹیشن سوائے مدینہ منورہ کے سب سے بڑا ہے- عمارتین سنگین اور متعدد موجود ہین

لوقنطرہ حربیت یعنی چائگھر مملوکہ اہل اٹلی دو منزلہ پختہ ہے اسٹیشن سے باہر ایک ہوٹل بھی ہے- دونون طرف اسٹیشن کے خیمے افسران فوج کے موجود ہین اور سامنے آبادی بھی کسیقدر بلندی پر نظر آتی ہے اور ڈھلوان ہے اور ایک بلند مینار مسجد کا بھی معلوم ہوتا ہے- مکانات پختہ ہین قصبہ کی آبادی دس ہزار کے قریب ہوگی-

چاء سستی ہے چائے کا بڑا گلاس یہان اور تمام جگہ جہان چاء ملتی ہے ایک متلیک (جسکو عربی مین بلیلہ کہتے ہین) یعنی ۲ کو آتا ہے- حجاز- ایران عثمانیہ سلطنت- عراق و اسلامبول سب جگہہ چاء سادہ سرخ رنگ بغیر دودھ کے ملتی ہے ایران و عراق عرب مین چھوٹے گلاس جو خوشنما ہوتے ہین اسی قیمت پر ملتے ہین جسپر یہان بڑا گلاس ملتا ہے- ستھرا صاف جدا ہوتی ہے- قسطنطنیہ مین ایسی چاء دُگنی قیمت کو آتی ہے-

بوسینا کے مسلمان میرے ساتھ ایک قاری کوئی تیس سال کی عمر کے کل سے ہم سفر ہیں بوسینا کے رہنے والے ہیں اور مکہ معظمہ و قسطنطنیہ میں تعلیم پائی ہے تیسری دفعہ مدینہ منورہ سے زیارت کے بعد لوٹتے اور بیت المقدس کو جاتے ہیں حج بھی دوبار کر چکے ہیں ان کا نام محمد فہمی ہے اور کہتے ہیں کہ مین نے ساتون قرأتین مکہ مین سیکھی ہیں۔ ان کے ملک میں اب آسٹریا کی عملداری ہے اور جیسا مین نے سنا تھا اوس کی تصدیق ہوئی کہ ملک بوسینا میں حنفی مسلمان کثرت سے ہیں اور شرع کے موافق فیصلہ ہوتا ہے اور حکومت آسٹریا کا سلوک انکے ساتھ بہت اچھا ہے۔ وہان کی پارلیمنٹ مین بھی اون کے مخصوص ممبر موجود ہیں جو بلحاظ مردم شماری مثل ہندوستان کے کونسلون کے منتخب ہوتے ہیں عیسائیون اور مسلمانون میں بہت خاص اتفاق ہے۔

[معان - ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ ہجری جمعہ = ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء]

شب گذشتہ ۳ گھنٹے انتظار کرنے کے بعد تبوک کے اسٹیشن سے ریل روانہ ہوئی۔ اتفاق سے آج رات کو ہمیں بہت اچھا درجہ سونے کے قابل ملگیا جو ہمارے یہان کے انٹر میجیٹ سے بہتر تھا اور چارون طرف سے بند ہوسکتا تھا۔ دروازے کے آگے لوگون کے اور ملازمان ریلوے کے چلنے کی جگہ جدا تھی کل اور پرسون صرف بیٹھنے کے قابل مختصر بنچ ریلوے مین تھی۔ اس درجے مین صرف مین اور میرے ساتھی محمد فہمی تھے۔

معان میں سنگین خوشنما تین چار عمارتین ہیں اور سوائے دفتر سٹیشن کے سب دو منزلے ہیں جن میں اسٹیشن ماسٹر وغیرہ رہتے ہین قہوہ خانہ اور دوکان بقال بھی یہان ہے۔ تبوک مین بھی مین نے دیکھا اور یہان بھی کہ مزدورون اور اوروں کو ریل کی سڑک درست رکھنے کا اچھا سلیقہ آگیا۔

دوکان بقال بقال حجاز و شام مین سب چیزین رکھتا ہے یعنی بساط خانہ - انگریزی قسم کے کھانے - بھنے ہوئے چنے - بسکٹ - پنیر - آچار - چاء خشک - شکر - صابون وغیرہ اور یہان سب سے چھوٹا سکہ بلیلہ یا متلیک (۱۰) کا ہوتا ہے اوس کی کوئی چیز تو توا کیے نزار تو انگریزی ہوتی ہے اوس مین تو لکر دیتا ہے اور جہان تک مین سمجھتا ہون دھوکا کم دیتا ہے ایک بڑا رجسٹر موجود رہتا ہے جس مین برابر ایک شخص لکھتا رہتا ہے قیمت اشیاء عموماً ریلون پر سلطنت کی طرف سے مقرر ہے۔

فاصلہ در کیلومیٹر از شام	نام اسٹیشن
—	دمشق - آب موجود
۳۱	دیر علی
۵۰	مسیجہ
۶۳	خباب
۷۰	خبب (تلفظ حبب)
۷۹	محجہ
۹۲	ازرع
۱۰۷	غزالہ
۱۲۴	درعا (جنکشن حیفہ کا) آب موجود
۱۳۶	نصیب
۱۶۲	زرقہ
۱۸۶	سمرا
۲۰۳	زرقا
۲۲۳	عمان
۲۴۵	قصیر
۲۵۰	لبیجہ
۲۶۱	جرقہ
۳۲۷	قطرانہ
۳۷۹۰	حسا

فاصلہ در کیلومیٹر از شام	نام اسٹیشن
۳۹۸	جروف الدراویش
۴۶۰	معان (ملک شام کی سرحد جنکشن) آب موجود
۵۷۳	مدوّرہ
۶۰۹	ذات الحج
۶۴۳	بیر الحرماس
۶۹۲	تبوک (قرنطینہ بوقت آمد و رفت از حجاج یک شبروز) آب موجود - جنکشن
۷۶۴	اخضر
۸۲۸	معظم - آب موجود
۹۵۵	مدائن صالح (جنکشن) آب موجود
۹۸۰	العُلا
۱۰۰۰	بدایع
۱۱۳۴	احدیہ
۱۱۷۴	ابوالنعم
۱۲۰۹	بوئرہ
۱۲۶۹	حفیرہ
۱۳۰۳	مدینہ منورہ (آب موجود)

حجاز ریلوے کے اسٹیشن و فاصلہ و کرایہ وغیرہ

چونکہ آج عنقریب انشاء اللہ حجاز ریلوے کا سفر حیفہ تک ختم ہو جاویگا اسلئے مناسب سمجھتا ہوں کہ اوس کے اسٹیشنوں کے نام اور فاصلہ درج کر دوں فاصلہ کیلومیٹر میں درج ہے جو کم و بیش میل کا دو ثلث ہوتا ہے لہذا کل فاصلہ مدینہ منورہ سے دمشق تک ۱۳۰۲ کیلو میٹر یا تقریباً ۹۰۰ میل ہے مسافروں کو مناسب ہے کہ بیروت میں اوتریں یہ شہر بھی عمدہ ہے اور وہاں سے فرانسیسی ریل سے دمشق جاویں جہاں کی آب و ہوا بھی قابل سیر ہے اور زیارات اہل بیت و صحابہ بھی موجود ہیں - حیفہ اگرچہ قریب ہے مگر اوس میں آنے سے فائدہ نہ ہوگا اور مصر کے لئے وہ بندرگاہ ہے اس لئے قسطنطنیہ ہندوستانیوں کو مکرر سہنا پڑیگا -

بابت کرایہ ایک جگہ لکھنا کافی ہے کہ دمشق سے مدینہ منورہ تک (۳۷۰) پیاسٹر یا پونے چار عثمانی اشرفی جسکو لیرا کہتے ہیں) ہوتا ہے - ایک لیرا الٹی گیارہ روپیہ سے تھوڑا کم ہوتا ہے لہذا ۴۱ روپیہ کرایہ سمجھنا چاہیئے - پیاسٹر ایک انگریزی اشرفی یعنی (۱۴۴) آنے کے (۱۰۹) ہوتے ہیں گویا پیاسٹر کوئی ۲ [illegible] کا ہے -

اگر ریل اپنے دستور کے موافق بلا ہرج کے جاوے تو مسافت ۸۴ گھنٹے کی ہے - ۲۴ گھنٹے قسطنطنیہ کے ہرجہ کے ملا کر (۱۰۸ گھنٹے یعنی ساڑھے چار شب و روز ہو جاتے ہیں - کھانے کا سامان خاص کر پختہ کھانا اپنے ساتھ رکھنا مناسب ہے راستے میں نان پاؤ - سارڈین مچھلی - پنیر - شکر اور حلوا کہیں کہیں مل جاتا ہے اور قیمت دمشق سے کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی لیکن جو لوگ ان کھانوں کے عادی نہیں اون کو اپنا سامان خود کرنا مناسب ہے - بہتر یہ ہے کہ چار وقت کے لائق کھانا ساتھ ہو اور چار وقت کے لائق راستے سے وقتاً فوقتاً خرید لیا جاوے بلکہ حج کے قریب نا ہیں جانے وقت جسقدر لیا جاوے بہتر ہے - مدینہ ذیقعدہ کے مہینے سے ہجوم مسافروں کا بہت ہو جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے - پانی بعض جگہ بارہ بارہ گھنٹے نہیں ملتا اس لئے ہر شخص کے پاس ٹین کا ایک بڑا برتن جو یہاں بہت بکتا ہے ہونا مناسب ہے -

یادداشت پانی کا پتہ لکھا ہے لیکن عموماً دمشق سے درعہ تک ہر جگہ پانی ہے - اوس کے بعد ۲۰۴ اسٹیشنوں کے بعد بشرطیکہ حجاج نہ لوٹ پڑیں پانی ملیگا -

دمشق کے درمیان جو ملک ہے اوس کا مقابلہ یہ پہاڑ اور نظارہ ایک منٹ کے لئے بھی نہین کر سکتے۔

جیفہ — مغرب کے وقت جیفہ مین پہونچے۔ قلیون سے کرایہ سفر کیا۔ وہ اور اون کا ایک دوست ہم کو یہ کہکر کہ مسلمان کے ہوٹل مین لیجاتے ہین ہوٹل عثمانی مین لے آیا جسکا مالک یہودی ہے اور یہان بھی عورت یہودی خود ہی خادمہ ہین ہے۔ اگر کل جہاز نہ ملا تو صبح کو اسے ترک کرین گے۔ یہان بھی قلیون نے زیادہ مانگنا شروع کیا اس حیلے سے کہ ہماری نیت قریب کے ہوٹل مین جانے کی تھی۔

سید عبد الفتاح خطیب — شب کو بعض قہوہ خانون مین گئے جو میلے اور بدمعاملہ تھے لیکن ایک قہوہ خانہ ایک ایرانی کا قریب سمندر اچھا اور صاف اور مہذب ہے۔ مین نے اتفاقاً ایک شخص سے جہازون کے لئے دریافت کیا اون کا نام شیخ عبد الفتاح خطیب ہے اور اون کی دوکان بازار مین ہے۔ بہت خلق سے پیش آئے اور صبح کو دوکان پر آنے کو کہا۔ جن مسلمانون کو صلاح دونگا کہ مدینہ منورہ جاتے اور آتے وقت جیفے مین جناب خطیب موصوف کو اطلاع دین اور تمام کاروبار اون کی معرفت دیانت اور کفایت سے ہوسکتا ہے کیونکہ وہ معتبر شخص ہین۔

[ایکشنبہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء]

حالات جیفہ — صبح کو خطیب مذکور سے پھر ملا۔ بہت اخلاق سے سلوک کیا۔ ۵ — ے انہاپرلے او رشت شام ادر ھوکہ کے ییچے اور اون کی قیمت لینے سے انکار کیا۔ اپنے مکان پر ٹھیرنے کا اصرار کیا۔ مگر مین نے قبول نہ کیا۔ جہاز کی کمپنیون مین گئے۔ مگر فرانس کی کمپنی کا جہاز یہان نہین ٹھیرتا۔ کہا جاتا ہے کہ بمبئی جاتا ہے۔ دفتر بند پایا۔ خدیوی کمپنی کا دفتر بعد ظہر کھلیگا بعض لوگ کہتے ہین کہ جہاز یہان ٹھیریگا بعض کہتے ہین نہین۔

قصبہ جیفہ جدید ہے اور بازار بھی نیا اور چوڑا ہے۔ عموماً مسلمان دوکاندار ہین۔ مگر قصبہ مین اون کی آبادی یہود و نصاریٰ سے کم ہے۔ پوری آبادی تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ میرے نزدیک ضرور اسقدر ہوگی بندرگاہ ہونے کی وجہ سے بہت سے خوشنما مکانات و دفتر سمندر کے کنارے پر موجود ہین کچھ سنی اور شیعہ ایرانی بھی نظر آتے ہین۔ لوگ عموماً انجمن اتحاد و ترقی یعنی نوجوانان ترک پارٹی کے خلاف ہین اور سلطان عبد الحمید خان کے مداح ہین ایک روزانہ عربی اخبار دو ورقہ جسکا نام الکرمل

حج کے زمانے مین حاجیون کا سامان شام مین تولا نہین گیا - مگر آتے وقت مدینہ مین تولتے ہین - اور زاید کا محصول لیتے ہین - تقریباً چار برس تک کا بچہ کرایہ سے معاف ہے - صرف عثمانی روپیہ کرایہ مین قبول کیا جاتا ہے - فرانسیسی نپولین بھی لے لیتے ہین مگر کسیقدر کراہت سے - تبوک مین آنے جانے وقت ۸ - ۸ قرش یعنی ۲ ۲ فیس قرنطینہ دینی لازم ہے اور آتے وقت حمال کی بھی اچھی اجرت لگتی ہے - کیونکہ ریل کچھ فاصلہ قرنطینہ سے دور ہے جاتے وقت بوجہ کثرت حجاج ریل خود قرنطینہ کے کیمپ کی برابر آجاتی ہے -

زمانہ حج مین ریل روزانہ مدینہ منورہ کو دمشق سے جاتی ہے - اور منگل جمعرات - ہفتہ کو مدینے سے لوٹتی ہے اسی طرح غیر زمانہ حج مین بھی ہفتہ مین صرف ۳ بار دمشق سے جاتی ہے - تقریباً ۲۰ سیر اسباب درجہ سوم مین معاف ہے -

مدینہ منورہ سے حیفے کا کرایہ ۱۱ر کم چار لیرا یا تخمیناً ۵۵ روپیہ درجہ سوم کا ہے دمشق کا اسٹیشن آبادی سے دوڈھائی میل ہے اور کرایہ ۶ یا ۸ گاڑی والے شہر سے لیتے ہین واپسی مدینہ منورہ سے ہو یا غیر زمانہ حج مین درجہ سوم مین تکلیف نہین ہوتی حضرت زینب کا مزار دمشق سی ۳ میل ہے اور کرایہ کم و بیش للعہ پوری گاڑی آمد و رفت کا لیتے ہین اور غیر زمانہ حج مین ایک ایک مجیدی ۸ یا اس سے بھی کم -

حالت ملک و ریل درعہ سے حیفہ تک

درعہ کے بعد پانچ ٹنل اول تیس میل کے اندر آتے ہین جن مین سے ہر ایک کا طول ۲۰۰ - اور ۳۰۰ گز کے درمیان ہوگا - ریل چکر کھاتی ہوئی ایک قدرتی نالے کے متوازی چلی آتی ہے - پہاڑون کو ٹری کاریگری سی کاٹا ہے اور سیمنٹ اور روپیہ صرف ہوا ہے - جگہ جگہ اسٹیشنون پر درخت لگائے گئے ہین اور جہان نہ تھے وہان لگائے جاتے ہین - درعہ سے ایک جہاز عموماً سپید ملکہ کھر کے چلے جاتے ہین کہا جاتا ہے کہ درعہ سے حیفہ تک عموماً افسران ریل اطالیہ کے تھے وہ اب موقوف ہوگئے ہین اس لئے انتظام ٹھیک نہین بیٹھا - اسٹیشن سب پختہ ہین درعہ سے حیفے تک کوئی ڈیڑھ سو یا زیادہ ٹنل ہونگے اسٹیشنون کے نام نوٹ مین درج ہین ✝ - پل بھی بعض جگہ خوشنما ہین - مگر پہاڑون مین جہان درخت ہین وہ جنگلی ہین اور بیروت اور

(۱) درعہ (۲) ضریب (۳) ملک الشباب (۴) زیزون (۵) مقارن (۶) وادی فلید (بالکل کابلی ہے پانی اچھا ہے) (۷) الحمی (۸) سمخ (۹) جسر المجامع (۱۰) بیسان (کسی زمانہ مین ایک قدیم سلطنت کا مرکز تھا سمندر کے کنارے ہے (۱۲) تل سمع (۱۳) سموریہ (۱۴) حیفہ - (حیفے کا پلیٹ فارم بڑا ہے -)

بات ہے جو سید محمد الشاذلی جن کا لقب علامہ مربی المریدین مرشد السالکین قدس سرہٗ کتاب مین درج ہی لکھتے ہین[۱] اور جسپر ہندوستان مین شیعون کے سوا کوئی عمل نہین کرتا بعد اوس آیت کے سمجھنے کے جسکو اوس عالم نے نقل کیا ہے اور ابن عربی کے اشعار پڑھنے کے جو اہل بیت پیغمبر کو اوس ایک ہدیہ کے دینے مین جو خدا اور خدا کے رسول نے مانگا ہے پس و پیش نہ کرے اوس کے ایمان مین ضرور خرابی ہے۔

رات کو عبد الفتاح خطیب اصرار سے اپنے مکان پر لیگئے۔ اون کے داماد اور ۲-۳ معمر آدمیون اور ایک عالم کا مجمع تھا اور ایک عربی کتاب نہایت دلچسپ زمانہ رسالتمآب سے لیکر امام شاذلی مغربی تک کے بڑے صوفیہ کے حالات مین تھی اوس کا ایک حصہ پڑھا گیا۔ اوس مین مختصر حالات سلمان فارسی۔ عبد اللہ ابن عمر۔ عبد اللہ ابن عباس حسنین۔ اویس قرنی۔ ابو درداء۔ ابو ہریرہ اور تین چار دیگر تابعین کے تھے جن کا نام یاد نہین اور اون کے

[۱] لا فرق بالزیارۃ بین الاحیاء والاموات۔ لاسیما اٰل البیت محل الکرم ومفاتیح السعادات اقصد بتلک الزیارۃ مودۃ سید المرسلین کما نبہنا اللہ تعالیٰ علی ذلک فی کتابہ المبین فقال تعالیٰ تعلیما وارشادا للالباب "قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ" ولسیدی محی الدین ابن عربی۔ ع

ادی حب اٰل البیت عندی فریضۃ
علی رغم اھل البعد یورثنی القربیٰ
فما طلب خیر الخلق منا جزاؤہ
علی ھدیہ الا المودۃ فی القربیٰ

(ترجمہ) زیارت (ملاقات) مین مردہ اور زندہ مین فرق نہین ہے خصوصاً پیغمبر بزرگ کے اہل بیت کی زیارت جو سعادات کی کلید ہین اس زیارت سے پیغمبر کی محبت کا ارادہ کر جیسا خدا تعالیٰ نے ہمکو متنبہ (باخبر) کیا ہے اپنی کتاب مبین مین پس خدا نے اہل عقل کی تعلیم و ہدایت کے لئے فرمایا کہ کہدے اے پیغمبر مین نہین طلب کرتا اجر مگر محبت اقربا کی"۔ اور ہمارے سردار محی الدین ابن عربی کی اشعار ہین

میرے نزدیک حب اہل بیت فرض ہے
برخلاف و برضد اہل بعد کے (یعنی پیغمبر سے دور رہنے والون) جو قربی عنایت کرتی ہے
پس بہترین انسان نے ہم سے کوئی معاوضہ بطور ہدیہ کے سوائے محبت قربیٰ کے نہین مانگا ہے۔

mir sulifali muhammad ali mysurie

(جرین یومیہ سیاسی عمرانیہ یعنی پالیٹکل و اکانمک اخبار ہے شائع ہوتا ہے تقطیع متوسط ہے مالک اوس کا عیسائی مگر پرچہ نیم عثمانی ہے اہل طالیہ کے خلاف مضامین ہوتے ہین - یہان کے بازار مین قرش (یعنی عثمانی) ایک دم ۳ شلیک یا امریکی رہجاتی ہے -

سفر و قیر نطینہ کی نئی دقتین

آج مین اور عبد الفتاح خطیب (جن کے خلق و شرافت کی کماحقہ تعریف کرنی لازم ہے) ٹامس کی مرتبہ خدیوی کمپنی کے دفتر مین گئے کہ پورٹ سعید یا اسکندریہ کو جانے کا انتظام کرین مگر دفتر بند پایا کیونکہ اتوار تھا آخر بوقت عصر دفتر کھلا - جواب ملا کہ یہان جہاز نہین ٹھیرتا اور ۵ دن کا قرنطینہ مصر کی بندرگاہون مین ہے - اگر پرسون کل روانہ ہون تو ممکن ہے وہان ہو لوٹ کر جانا پڑین دو دن کا قرنطینہ ہے - غرض واپس آکر ہوٹل عثمانی (مقام یہود) سے اسباب لیکر ہوٹل مدینہ مین آیا - کرایہ مساوی یعنی ۲ روز ہے - مگر مکان صاف و پاک اور روشن ہے - وضو اور غسل کی جگہ موجود ہے - ڈرائنگ روم آراستہ ہے - ہندوستان مین ایسے ہوٹل ہالیش کیلئے شاید ۴ روز ہر کا مشکل سے ملین گے -

مسجد جیفہ

خطیب مذکور کے ساتھ مسجد جیفہ مین گیا سنہ سو برس قبل حسن پاشا ایک مصری افسر نے جیفہ کو دوبارہ عیسائیون سے چھین کر ایک کلیسا کی مسجد بنائی ہے موئے مبارک بھی اس مین محفوظ بیان کیا جاتا ہے - مین نے اپنے طریقے سے نماز پڑھی جس مین اور شافعی طریقہ مین صرف سلام پھیرنے کا فرق ہے - حالانکہ سلام پھیرنا لازمی جزو نماز کا نہین - اس مسجد مین وضو کے لئے بہت صاف جگہ نہین اور پائپ ہر ایک کمرے مین لگے ہین - مگر یہ بات بہت مکروہ معلوم ہوئی کہ اوسی پائپ سے اوسی جگہ لوگ اپنے کو استنجے کی وجہ سے پاک کرتے ہین - ہندوستان مین ایسی بدنما حالت نہین دیکھی گئی -

آج ۸ - ۱۰ پرانے اخبار خطیب مذکور سے اور ۸ - ۱۰ آنے اور عربی کتابین زیادہ مختصر قصے مطبوعہ مصر و بیروت اور ایک رسالہ عربی روایت حیات ایک آسٹریا کی شخص کا ترجمہ کیا ہوا خریدین - معلوم ہوتا ہے کہ ادھر دور دراز کا قصون کے پڑھنے کا جسو مین افسانے اور لن ترانیان ہون مسلمانون اور عیسائیون کو مساوی شوق ہے - ایسی کتابین مین نے مدینہ منورہ سے جیفہ تک ۴ - ۵ دیکھین ایک رسالہ کیا بات عاشورا کے روز کے فضائل مین مصر کے کسی صوفی عالم نے لکھا ہے اور اوس مین عبادات و نفقہ و ہدیہ دینے کے متعلق سب آداب عید کے بتائے ہین مگر اہل بیت کی زیارت اوس دن پڑھنا یہ خاص

چالیس برس کے اندر یعنی بہاء اللہ اور موجودہ پیر طریقت کے زمانے میں بہائی ہوئے ہیں عباس آفندی تمام حکام عکہ اور اہل اثر و نفوذ کو قیمتی تحایف بغرض امداد ہمیشہ دیتے رہتے ہیں عکہ کا جو محلہ شاندار اور صاف سمندر کے کنارے اور پہاڑ کے اوپر یا نیچے واقع ہے اوس میں کل اہل یوروپ یعنی جرمن - فرانس اٹلی والون کے مکانات ہیں یا اون عیسائیون کے جو سلطان کی رعایا ہیں - وہان کی سڑکین بھی قدرے بہتر ہیں مسلمانون کے محلے کثیف اور مکانات خراب ہیں - یہہ حالت اوس ملک میں ہے جہان وہ بادشاہ ہیں -

جناب سید مصطفےٰ تاجر دہلوی کا دلچسپ قصہ

خطیب موصوف میں ایک عادت بہت اچھی ہے کہ بموجب روایات راستے میں جہان کاغذ یا روٹی کا ٹکڑا ملے برابر چھینٹے چلے جاتے ہیں اور ایک طرف رکھتے جاتے ہیں - میں اس عادت کی عزت کرتا ہون کہ میرے والد مرحوم کی بھی یہی عادت تھی اس تاجر پر جو واردات ایک ہندی کی طرف سے ہوئی اوس کی کیفیت خالی از دلچسپی نہ ہوگی -

" ایک شخص جہاز سے حیفہ میں آیا اور عکہ کو سوار ہوا - راستے میں خطیب موصوف بھی کسی کام کو عکہ جاتے تھے - ملاقات ہوئی رئیس موصوف کی صرف چھ اشرفی کی ہوگی راستے میں تین مساکین ہندی ملے جو پیدل جا رہے تھے اون کو فوراً ایک ایک اشرفی دیدی - دریافت سے معلوم ہوا کہ رئیس موصوف دہلی کے ایک تاجر ہیں اور عباس آفندی پیر طریقت بہائیان کے پاس کچھ تحایف لیکر جا رہے ہیں - سوال آپ کا کیا تعلق بہائیون سے ہے اور کہان سے ملاقات آفندی مذکور سے ہے - بولے کہ ایک بڑا رئیس ہند میں ہے اوس کا نام ابو الفتاح ابن سلطان ہے - اوس سے وہان کی گورنمنٹ ناراض ہے اوس کا منشا ہے کہ آخری حصہ حجاز ریلوے کا اپنے خرچ سے بنادے اور سلطان عبد الحمید خان کے پاس بذریعہ عباس آفندی کے پیغام بھیجا چاہتے ہیں اور صرف یہہ خواہش ہے کہ سلطان گورنمنٹ انگریزی سے اون کی سفارش کرین -

خطیب موصوف نے کہا کہ عباس آفندی کا کچھ رسوخ نہین اور یہہ تحفے بالکل بیکار ہیں - فلان جنرل فوج کے پاس جاؤ - وہ یہہ کام کر دیگا - اونھون نے کہا کہ میں وعدہ کر آیا ہون مناسب نہین کہ تحفے کسی اور کو دون - غرض عکہ پہنچ

اصلی یا سماعی مقولات بھی کثرت سے درج تھے۔ عبارت کتاب کی فصیح تھی عبدالوہاب شعرانی جو طریقہ صوفیہ کے مصر و شمالی افریقہ میں ماہر سمجھے جاتے ہیں یہہ کتاب اون کی تصنیف ہے۔ پڑھتے وقت امام حسین کے حالات پر سب لوگ رقت میں تھے اور امام حسن اور امام حسین (علیہم السلام) کے قاتلوں پر برابر لعنت بھیجے جاتے تھے۔ بعد میں اخبار عربی مقتبس (دمشق) پڑھا گیا۔ اوںھون نے مجھ سے ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات دریافت کیئے اور یہہ معلوم کرکے کہ ہند میں ۲۲۰ ملین (تیئیس کروڑ) مجوس ہیں (یہاں ہنود کو مجوس کہتے ہیں اور مسلمان ہند کو ہنود) اوںھون نے سخت تعجب کیا کہ علمای اسلام اون کو مسلمان کیوں نہیں کرتے؟۔ میں نے کہا مسلمانوں کو آپس کے جھگڑوں سے فرصت نہیں شیعہ ۔ سنی ۔ وہابی ۔ صوفی ۔ اہل حدیث و اہل فقہ ۔ نیچری (معتزلی) و اشعری کی جنگ باہمی فرصت نہیں لینے دیتی۔

رات کو حیفہ زیادہ پھر کر دیکھا۔ دومیل سے زیادہ لمبا شہر ہے اور آبادی ضرور تیس ہزار سے بھی زیادہ ہوگی مگر کھانا کھانے کے مقامات پاکیزہ نہیں ہیں سب سلطنتوں کے پوسٹ آفس اور جہازوں کی کمپنیاں موجود ہیں اہل اطالیہ اب بھی موجود ہیں اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں اور عربوں نے طرابلس الغرب کے ایک حصے پر پھر قبضہ کر لیا اور اہل اطالیہ کو کئی شکستیں دیں اور وہ جہازوں کی پناہ میں آگئے ہیں۔ اور اب اہل طرابلس عرب کے ساتھ نرمی کی جگہہ وحشت اور سفاکی سے برتاؤ کرنے لگے۔ کئی عورتوں کو بھی قتل کیا۔ "ڈیلی نیوز" کے نامہ نگار کی معرفت یہہ خبر آئی ہے۔

[۲۹ ذلقعدہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ع]

روسی کمپنی سے معلوم ہوا کہ کل شاید جہاز روس آوے۔ صرف اسکندریہ ٹھیرتا ہے اور دو دن میں پہونچیگا اور وہاں تین دن کا قرنطینہ ہوگا۔ لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ کوئی اطلاع جہاز کی نہیں پہونچی۔

مکان عباس آفندی | عبدالفتاح خطیب کے یہاں رات کو دعوت تھی۔ اون کے ساتھ شام کو حیفہ کی سیر کو گیا۔ حیفے کی جدید آبادی میں بہت خوشنما مکانات یوروپین وضع کے ہیں ایک کوٹھی شاندار عباس آفندی مذہب بہائی کی ابن بہا کی بھی ہے جس میں کبھی کبھی آکر شیخ موصوف ٹھیرتے ہیں ورنہ عموماً عکہ میں سکونت ہے اور آجکل یوروپ میں ہے۔

عباس آفندی کے پاس بیحد ثروت بیان کی جاتی ہے اور لوگوں کو بطور خیرات روپیہ دیتا ہے۔ مگر صرف دو اہل عکہ

جہاز کی آمدورفت آج بھی روسی جہاز کی خبر نہین آئی۔ آسٹریا کا جہاز آبا ملگرو سے نے درجہ اول سے کم شخصون کو لینے سے انکار کیا کوئی سوار نہین ہوا اسلیے کہ دو دن کی سفر کی بابت سو فرانک کے قریب طلب کیے۔

ترکی پالٹکس جب سے مین نے اسلامبول چھوڑا ترکی پالٹکس مین قدرے انقلاب ہوگیا ہے یعنی جمعیت اتحاد و ترقی کی طاقت (بقول جرائد شام و مصر) گھٹ گئی ہے۔ شوکت پاشا کو ایک اڈیٹر (لطفی سے) ممبر پارلیمنٹ عثمانی کی طلب کرنے پر زور شور سے اپنی موافقت کرنی پڑی اور معذرت اور وزارت جنگ پر مشکل قایم رہنے کی اجازت ملی عام رجحان انگریزون سے اتحاد کرنے پر بڑھتا جاتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اٹلی نے طرابلس پر بلا اجازت جرمنی حملہ نہین کیا۔ جرمنی اتحاد ثلاثہ کی رئیس ہے اور دوستی کے پیرایہ مین عثمانیہ کو ضعیف کر رہی ہے۔ اگر انگریزی اور روسی اور فرانسیسی معاہدہ مین ترکی نے شرکت کی تو یقیناً پالیٹکس کی حالت بدل جائیگی اور مسلمانان ہند کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہین۔

ایرانی پالیٹکس ایران مین انگریزون نے جنوب مین اور روس نے ایک بہانے سے شمال مین اپنی فوج زاید کی ہے جس کی مقدار زیادہ نہین مگر اس وقت کہ مسلمان جنگ طرابلس کی طرف متوجہ ہین یہہ کارروائی غالباً بلا اعتراض قبول کرلی جاویگی۔ غرض ایرانکو (جسکو گویا فرانس نے اپنی غرض کو انکو جرمنی کی مداخلت سے بچا کر خرید لیا ہے) عثمانی اور ایرانی مصائب مین ہین اور آپس کی ناچاقیون کا اور اجانب کی قوت و ظلم کا شکار ہو رہے ہین۔ ابھی اس خبر تار کے پڑھنے سے سخت افسوس ہوا کہ روس نے ایران کو لکھا ہے کہ منگل (آج) تک اگر اوس کے مطالبات قبول نہ کیے گئے تو قزوین واسترآباد اور ایک اور شہر پر فوجی قبضہ کرلیگا اور چار ہزار فوج کے ایران مین داخل ہونیکا حکم دیا ہے۔ یہ شاید انگریزی گورنمنٹ کی پانچسو فوج کے جواب مین ہے جو بہت سی جگہ حفاظت کونسلان کے لئے جنوب ایران مین تقسیم ہوگی۔ میرا خیال تو یہہ ہے کہ ریل کا ٹھیکہ لینا اہم مقصود ہے یا شاید پولیٹکل تقسیم کے لیے یہ وقت مناسب سمجھا گیا ہے۔

پولیٹکل شاعری اور شامی عرب عرب مین بھی ایران کے بعد پرجوش شاعری کا بہت شوق ہے آجکل جنگ کی وجہ سے بہت ولولہ انگیز اور غیظ آمیز قصائد اخبارون مین شائع ہو رہے ہین۔ بطور نمونہ چند اشعار عربی آج ہی کے اخبار قسطنطنیہ سے نقل کرتا ہون۔ سمندر کی وجہ سے جو رکاوٹ ہے اوس سے پریشان ہو کر کہتا ہے۔ ؎

تحفے دیئے- دعوت کھائی اور کوئے جیفہ مین حاجی عبدالفتاح کے مہمان ہوئے اون کو ایک تحفہ بھی ایک لیمپ کا قیمتی دیا- راستہ مین کسی سے ۸ر کا حلوا خریدا- ایک مجیدی انعام دیدی-

چندروز کے بعد بولے مین چاہتا ہون کہ تمھاری شرکت مین تجارت کرون کس چیز کی تجارت مناسب ہے؟ خطیب موصوف نے کہا کہ شکر- چاول- وغلہ کی- کہا بہت اچھا ہم کام کرو- روپیہ مین دونگا- ایک ہزار اشرفی مانگتے ہو کافی نہین گیارہ ہزار اشرفی میری ہونگی- چنانچہ شرکتنامہ بھی باضابطہ تحریر ہوا- تاجر موصوف کی کوٹھیان دہلی بمبئی عدن ملک حبش بصرہ غرض ہر جگہ ہین اور آپ جیفے سے روانہ ہونے والے ہین چلتے وقت کہا کہ مجھے اسکندریہ مین کسی کے نام خط دیدو اور یہ بھی لکھدو کہ خرچ کی ضرورت ہو تو ادا کرے حبش پہونچتے ہی زر قرضہ روانہ کرونگا اور گیارہ ہزار لیرا بھی- چنانچہ سفارشنامہ لکھا گیا اور بیچارے خطیب کی ذمہ داری پر آپ نے پچاس اشرفیان تاجر اسکندریہ سے قرض لین کئی برس سی تمام دنیا مین خطوط لکھے گئے مگر کہین سے تاجر موصوف جواب نہین دیتے اور لوگ کہتے ہین کہ ہم اس شخص کو نہین جانتے خطیب موصوف کہتے ہین کہ "میرا روپیہ ہرگز مارا نہین جاویگا- خدا کے روبرو قیامت مین وصول کرونگا"- اور مین کہتا ہون کہ شخص موصوف دہلوی نہین ہندی نہین مسلم نہین- تاجر نہین- بلکہ ایک بہائی شتری ہے اور شاید ہند مین اپنے کو رومی کہتا ہے- مین نے اوس کو نہین دیکھا مگر سنا ہے اور شاید اوسی کا ایک رسالہ پڑھا ہے- واللہ اعلم-

کتاب حالات اولیا خطیب موصوف کے یہان حالات اکابر مین علامہ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب طبقات کبری آج پھر پڑھی گئی- اس مین حالات حسن بصری رح- حضرت امام زین العابدین رض- امام محمد باقر- امام جعفر صادق علیہم السلام و حضرت محمد ابن حنفیہ و عمر ابن عبدالعزیز وغیرہ و ابن عبداللہ ابن زبیر اور دیگر چار پانچ آدمیون کے ذکر ہین- حسن بصری کا یہ عجیب مقولہ درج تھا کہ "جس پر خدا مہربان ہوتا ہے اوس کی بی بی کو بازاری بنا دیتا ہے" وحیات الاعیان ابن خلکان کی لیکر ۴۰- ۵۰ صفحے پڑھے •

[جیفہ- ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ = ۲۲ نومبر ۱۹۱۱ع]

طریقہ معاشرت یہان بھی طریقہ معاشرت مین ایک چیز کل عراق وایران وحجاز سے مشترک ہے یعنی لوگون کے مکانات اندر سے بہت صاف۔ فرش گدّون تکیون اور قالینون سے آراستہ ہوتے ہین اور سلیقے کے ساتھ ایک کوٹھڑی اور چھپی الماریون ہین اسباب خانہ رکھ لیتے ہین۔ برخلاف ہمارے شہرون کے جہان کئی دالان اور کوٹھریان کافی نہین ہین۔ نیز حمامون کی دوکانین یہان بھی مثل دیگر شہرون کے بارونق ہنرون اور آئینون سے آراستہ ہوتی ہین اور قہوہ (یعنی قہوہ خانون) مین ایک بڑا فونوگراف رکھا رہتا ہے اور رات کے بڑے حصّے مین عربی گیت اوس مین سے اون لوگون کے کان مین آتے رہتے ہین جو وہان بیٹھے چائے پیتے یا تاش کھیلتے ہین اور بہت روشنی ان عمارات مین رہتی ہے۔

ترک دنیا کی تعلیم کی وجہ رات کو پھر کتاب طبقات کبریٰ سُنی۔ شروع زمانہ مین اکثر لوگ جو روحانیت مین غرق تھے یاد الٰہی کا دم بھرتے تھے مسلمانون کو ترک دُنیا کی ہدایت کرتے تھے اس وجہ سے کہ لوگ عیش پرستی۔ زرطلبی اور غرض مین پڑ گئے تھے مگر اوس کا سیاسی یا پولیٹکل نتیجہ یہہ ہوا کہ بدآدمی برابر غلبہ پاتے چلے گئے بار ہا انسان کے دل مین لوگون کی مکروہ بدذاتی و ظلم کو دیکھکر یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جو کچھ ہونا ہے ہو رہیگا سب چیزون کو چھوڑ دیا جاوے۔ مگر مین اس خیال پر اتنا اسی اصول کی وجہ سے غالب آتا رہا ہون کہ نیک اصول پر چلنے والے اگر ترک چھوڑ کر چلے جا دین گے تو راستہ رہزنون کے ہاتھ مین رہجاویگا۔

[۲رذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۳ر نومبر ۱۹۱۱ع پنجشنبہ]

آج خبر آئی کہ روسی جہاز کل آئیگا۔ مگر مسافرون کو حیفہ سے نہین لیگا۔ اس قدر انتظار کے بعد اس خبر سے مایوسی اور دلشکنی کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ گاڑی بھی یافا کو نہین جاتی آج جا چکی۔ نیز جہاز بیروت کو جانے والا بھی کئی دن تک نہین آتا کہ لٹ جا کر اسکندریہ پہونچون علاوہ ازین یہہ بھی تحقیق نہین ہوا کہ حیفہ کے مسافرون کو جہاز لیگا یا نہین کل گاڑی جانے کی اُمید نہین۔ پرسون ہفتہ کا دن ہے مالک یہودی ہے معلوم نہین گاڑی روانہ ہوتی ہے یا نہین طبیعت پریشان ہے۔ بیچارے حاجی عبدالفتاح بغرض تسلّی دینے کے شام کو ہوٹل مین آئے۔

اہل جرمن کی آبادی ایک لڑکا آج بازار مین گدھے پر سوار آیا اوس کی شکل ایسی ہی باقاعدہ اور سپید تھی جیسے شام کے

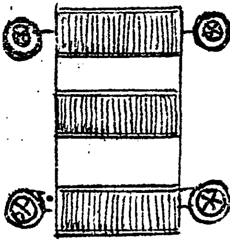
ترجمہ	اشعار عربی
اے سمندر تم جاہا تھا غائب ہوجا کیونکہ ہماری فوج تجھ پر سمندر کی طرح غصے اور جوش میں ہے۔	(۱) فیا البحر فاجمد او فغرآن جیشنا علینا غدا کالبحر یجری فی الغضب
اے بادلو اترو اور سمندر کی طرف فوج کو لیجاؤ جو بادلون کی طرح ملک پر چھا جاوے	(۲) ویا سحب ھلا تنزلین فتحملی الی الحرب جیشنا ینشر النقع کالسحب
اور اے ہوا ہم تنگ مین آیا تجھ مین طاقت ہے کہ ہماری آرزوؤن کو معرکۂ جنگ تک پہونچا دے	(۳) ویا ریح قد ضقنا فھل لک طاقۃ بحمل منایانا الی المعرک الحرب
اور اے اہل بنغازی[1] تم پر سلام کہ تمھاری تلوارون نے حق وطن حمایت مین ادا کیا	(۴) ویا اھل بنغازی سلام فقد قضت صوارمکم حق المواطن فی الذأب
پس ہم امید کرتے مین کہ لڑائی کے لئے اسپ سوارون اور نسل والا اونٹون کے سوارون کی بکثرت آگے بڑھینگے	(۵) فکنا نرجوان یفودالی الوغی طلایع من خیل ومن ابل نجب

کئی سو شعر آج کی ڈاک مین کرمل (حیفہ) اور کئی سو شعر المقتبس (دمشق) مین شائع ہو کر آئے ہین۔

[حیفہ - یکم ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۲ نومبر ۱۹۱۱ع - چہارشنبہ]

افسوس کہ آج بھی کوئی جہاز نہین آیا۔ اور نہ روسی جہاز کی خبر آئی۔ دن کا اکثر حصہ حاجی عبدالفتاح خطیب کی دوکان پر گذرا۔ خطیب موصوف نے شام کو پھر اصرار سے دعوت کی بہت جوشیلے مسلمان ہین دوکان پر جنگ کی خبرین پڑھنے اور تار کا مضمون سننے کے لئے مجمع رہتا ہے آج کے تار مین بھی معلوم ہوا کہ اٹلی والون کو طرابلس مین سخت گزند پہونچی اور اون کے پاس صرف ایک حصہ شہر طرابلس کا رہگیا ہے لیکن اگر عرب طرابلس کو جو غذا اور مدد اہل مصر سے پہنچتی ہے وہ بند ہو گئی تو کہان تک ایک بڑی فوج کا جن کے پاس سمندر سے کل سامان آتا ہے مقابلہ کرین گے۔

[1] ملک طرابلس (ٹری پولی) کا ایک صوبہ ۱۲ (منہ)



۴ بنچ گاڑی کے عرض مین گدّون اور خوشنما تکیون سمیت لگے ہین ہر بنچ پر دو مسافر بیٹھتے ہین - بنچون کے نیچے اسباب رکھنے کی جگہہ ہے - چھت بھی صاف ہے جسکے نیچے چھت بند مثل ولایتی نوشاک کے لگا ہوا ہے - دھوپ سے بچنے کے لئے دونون طرف پردے مع تسمون کے لگے ہین مگر نہ اس طرح کہ پردے ڈالنے سے ہوا رک جائے چاہین تو ہوا بھی آسکتی ہے - شب کو بالکل بند بھی کردیتے ہین -

ہندوستان مین ایسی گاڑیان کسیقدر ہلکی بنائی جاوین تو سفر کے لئے بہت اچھی ہین مگر اُمراہی بنا سکتے ہین - ہمارے مفلس ملک مین لوگ زیادہ کرایہ نہین دیسکتے - ایک منزل تک سڑک متوسط ہے نہ بہت اچھی نہ بہت بری - مالک گاڑی یہودی ہے کرایہ جس سے جتنا لے سکے لیتا ہے کچھ مقرر نہین ہے - مجھ سے نسبت دوسرون کے زیادہ لیا ہے -

عتلیت | یہ ایک آبادی ہے جو حیفے سے تین گھنٹے کے بعد آتی ہے - پختہ ۱۰ - ۱۲ مکانات پتھر کے ایک لائن مین بطور بارکون کے بنے ہوئے ہین - اور اون مین یہود آباد ہین جو عربی بولتے ہین مگر لباس یوروپین رکھتے ہین - اتفاق سے شام بھر بھی جہان تک مین نے دیکھا مسلمان عورتین بھی یوروپین یا نیم یوروپین لباس پہنتی ہین - عتلیت کے یہود زراعت مین مصروف ہین ان مکانون کے احاطون کے سامنے گوبر اور کوڑے کے انبار مثل ہمارے دیہات کے پڑے ہوئے ہین - صفائی نہین - ایک دوکان چاے بسکٹ وغیرہ کی یہان ہے جہان مسافر چاے پیتے ہین -

جیفہ مین لشکر عثمانی | مجکو یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ کل مین نے عثمانی فوج اندازاً ڈیڑھ ہزار سے پیدل جو قواعد کے لئے جارہی تھی دیکھی حسب معمول سپاہی مضبوط اور جفاکش معلوم ہوتے تھے - بعض کے سر پر عمامے اور بعض کے سر پر ترکی ٹوپی تھی - وہی بھری کے ہوئے ردیف بھی تھے - تمام بندرگاہون مین فوج بھر دی گئی ہے کہ اٹلی والے بموجب اپنی دھمکی کے ساحل پر گولہ باری کرین یا فوج نہ اُتارین - اگر ایسا کرین تو ہر جگہ مقابلے کے لئے لشکر تیار رہے -

زمارہ | مغرب کے قریب ایک سرسبز پہاڑی پر پہونچے جو سمندر کے کنارے پر تھی اور تقریباً ایک گھنٹے تک چڑھائی جاری رہی اس کی بلندی سطح سمندر سے ہزار فٹ ہوگی - شاداب مقام تھا اور بہت سے بنگلے اور بعض عالیشان ہوٹل و گودام و

عربون کی اکثر ٹوپی فرنگی وضع کی تھی عرب مین سودا خریدتا تھا - دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ عرب عیسائی نہین بلکہ جرمن شخص کا لڑکا ہے ایسے یہان بہت آباد ہین اور اسلامی و عربی طریقے بھی کچھ کچھ اختیار کرتے جاتے ہین - لہذا ریلوے کے دونون طرف ۲۵ - ۲۵ میل تک ملک کو بذریعہ اہل جرمن آباد کرنے کا ٹھیکہ سلطان سابق نے اہل جرمن کو دیدیا ہے - اور اون کی رعایا اونھین کی کونسلون اور مجسٹریٹون کے ماتحت ہوگی - یہہ ایک پالیٹکل خطرہ نہ صرف سلطنت عثمانیہ بلکہ ہند کے لئے بھی ہے مگر اب کیا ہوسکتا ہے؟ - اس لڑکے کو ایک الاغ پر سوار تنہا بازار مین پھرتے دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ اہل جرمن مین ہرجگہ گھل مل جانیکا مادہ ہے - برخلاف اس کے انگریزی قوم ایشیا والون سے تو در کنار اہل یورپ سے بھی اکڑی رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ وہ سب اہل یورپ سے زیادہ منصف اور فیاض ہین مگر قومی ہر دلعزیزی اون کو حاصل نہین گرچہ اچھے ہی کیون

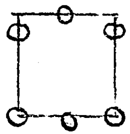
[از حیفہ بہ یافا - ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۴ نومبر ۱۹۱۱ع جمعہ]

حُسنِ اتفاق سے گاڑی یافا دوسرے بندرگاہ جانے کے لئے مل گئی - ۱۲ بجے دن کے اوس مین سوار ہوا - کرایہ تقریباً ۸ روپیہ طے ہوا - آج چلکر آدھی رات کو قیام اور کل ظہر تک یافا تک رسائی ممکن ہے - راستے مین ایک طرف ۱ میل تک سمندر اور دوسری طرف پہاڑ ہے - کل زمین اعلیٰ درجے کی ہے اور زراعت کے لئے تیار ہو رہی ہے - جرمن اور عرب دونون

ہل دلائی

قسم کے کاشتکار مین اکثر ہل چار اسپہ ہین یعنی چار گھوڑے اُن کو کھینچتے ہین اور اون کی شکل مفصلہ ذیل نقشہ سے معلوم ہوگی - آگے اور پیچھے ایک ایک تختہ ہے جس مین غالباً پھالی ہل کی لگی ہے اور دونون طرف دو دو پہیے جُدا ہین - دو آدمی اس ہل کو چلاتے ہین - یعنی ایک کے ہاتھ مین ہل ہے اور ایک گھوڑون کو ہانکتا ہے - کہین کہین دیسی ہل بھی ملے جس مین کہین دو بیل لگے ہوئے تھے اور کہین دو اسپ یا خچر -

شکل ہل قرب حیفہ



گاڑی یا عرابہ

مین جس گاڑی مین سوار ہون علاوہ ریل گاڑی کے مسافرون کے لیے سب سے عمدہ گاڑی ہے اور یقیناً یورپ سے نقل کی گئی ہے - راستے مین یورپین مزارعین کے پاس بھی ایسی گاڑیان بہت ملین مگر روس مین ایسی گاڑیان مین نے نہین دیکھین - یہ گاڑی تقریباً ۱۰ فٹ لمبی ہے - بڑے چار پہیے لگے ہوئے ہین - عرض ۵ فٹ سے زیادہ ہے آگے پیچھے

بند ہین۔ یہان ہی یہود کی کثرت ضرور معلوم ہوتی ہے۔ بحیثیت مجموعی کہہ سکتا ہون کہ بیرون شہر اسکندریہ پر فضا بنگلے اور مکانات سوائے اسلامبول کے ایران و عراق عرب حجاز و شام کے کہین نہین دیکھے گئے۔ طہران مین البتہ مکانات اندر سے نہایت شاندار و وسیع ہوتے ہین۔ یافا بندرگاہ بیت المقدس کی ہے اور چونکہ یہان کی زمین نہ زرخیز ہے اور نہ مقام پُر رونق۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہود و بعض عیسائی یہان سمندر کے کنارے جروشلم سے ۴ گھنٹے کے راستے پر آباد ہو گئے ہین۔ مسلمانون کے کھانے بھی یہان اچھے اور نسبتاً ارزان فروخت ہوتے ہین۔

یافا مین ہوٹل بخارائی (جو فان یعنی سرائے بخارائی سے جدا ہے) مین قیام کیا۔ یہ مقام اہل ہند کے لئے مناسب ہے کیونکہ مالک قدرے فارسی دان اور بھلا آدمی ہے کچھ لفظ اردو کے بھی جانتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جہاز دوشنبہ کو پورٹ سعید جاتا ہے۔

[یافا۔ ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۶ نومبر ۱۹۱۱ع۔ روز یکشنبہ]

اہل عرب اور جمعیت اتحاد و ترقی مین عداوت

جمعیت اتحاد و ترقی جس نے یوروپین فوج کی مدد سے اور بیشمار خفیہ سوسائٹیون کے ذریعہ سے سلطنت پر غلبہ حاصل کیا اور پارلیمینٹ بھی سلطان مخلوع سے لی اور بابعدہ سلطان سابق اور عربون نے جب انکو منتشر کر دیا تھا ایک ہفتے کے اندر قسطنطنیہ پر سنہ ۱۳۲۷ ہجری مین قبضہ کر کے تمام عہدے اپنے ہاتھ مین کر لئے اور سلطان عبدالحمید خان کو معزول کیا۔ اس کے سرغنہ عموماً آزاد خیال و آزاد مشرب اور یوروپ کے تعلیم و تربیت یافتہ ہین۔ سلطان مخلوع کے زمانے مین متعدد لوگون سے جو عرب اور ترک تھے معلوم ہوا کہ بیس تیس ہزار آدمی جاسوسون کی محض اطلاع پر خفیہ غرق و قتل کر دئے گئے اور تیس ہزار سے زیادہ ترک یوروپ بھاگ گئے۔ ان لوگون کے وہان کے خیالات مین تربیت پائی۔ واپس آکر سلطنت عثمانی کو یوروپ سمجھا اور اسی قسم کے احکام جاری کئے۔ مگر طرابلس کو فوج سے خالی کرنے کا الزام اون کے رئیس حقی پاشا اور شوکت پاشا پر بیسیون عرب اور شامی اخبار لگاتے ہین۔ آج ہم نے ایک عربی پرچہ موسوم بہ حمارۃ القاہرہ (قومی گدھا) دیکھا جو عکہ مین شائع ہوتا ہے۔ جمعیت اتحاد و ترقی کی سخت مخالفت کرتا اور ہنسی اڑاتا ہے مجکو جمعیت موصوفہ کی مذہبی آزادی سے ہرگز ہمدردی نہین اور نہ اس بات سے کہ وہ اسلامی

چند کارخانے بھی تھے۔ اس پہاڑی کو چھوٹے نمونے پر ماتھران سے تشبیہ دیسکتے ہین۔ بستی کا نام زمارہ ہے اور یہان ان
کے بھی آباد ہین اور پہاڑ سے نیچے اون کی زراعتین ہین۔ مکانات کی شان سے سب آسودہ معلوم ہوتے ہین۔ اپنی وضع کا
لباس رکھتے ہین مگر زبان عربی ہے۔ مسلمان یہان صرف مویشی لانے والے یا ایک ترکاری فروش نظر آیا۔ یا گھوڑون کے
چرانے والے۔ گاڑی غروب آفتاب سے رات کے گیارہ بجے تک یہان رہی۔

[۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ ہجری = ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ روز شنبہ]

اس وقت صبح کے ۸½ بجے ہون گے ہم یافا کے بندر سے چھ میل پر ہین۔ دو میل پہلے سے نہایت اعلیٰ درجے کی زرخیز اور شاداب
سبزہ اور باغات بھی بہت ہین مگر سب جدید۔ باغون مین درخت دور دور مگر سلیقے سے لگائے گئے ہین۔ گاڑی کے اندر میرے
ساتھیون مین سب شامی عرب اور ایک اون مین سے فوجی سپاہی اور ایک ملاح ہے۔ تنگ نے بجانے کا بہت شوق ہے
رات کے بڑے حصے تک تالیان بجاتے اور گاتے رہے۔ شام کے لوگون کی عقل و طبیعت بچون کی سی ہے اور عرب کے دوسرے
حصون سے زیادہ خلیق ہین۔ راستے مین سب لوگون کا رنگ خاصکر شہر سے باہر رہنے والون کا سرخ و سپید اور شکل و صورت
باقاعدہ پائی گئی۔ البتہ کچھ لوگون کی بگڑی ہوئی پائی گئین۔

کھاد جمع کرنیکا طریقہ یہان پر یافا سے باہر مین نے لید و کھاد اکٹھا کرنے کا ایک بہت اچھا طریقہ دیکھا جو ہمارے دیہات سے
بہت زیادہ مفید ہے اور کھاد خراب بھی نہین ہوتی۔ خشک لید یا کھاد ایک مستطیل گڑھا کھود کر اوس مین بھرتے جاتے ہین
فصل کے زمانے مین نکال کر باغ مین ڈالدیتے ہین۔ اگر راکھ اور کوڑے کرکٹ کھاد کو بھی بھر دیا جاوے تو بہتر ہے اس سے کھاد
ایک جگہ رہتی ہے۔ اور بارش سے دھل کر اوس کی قوت زائل نہین ہوتی۔

یافا کی عظمت اگر مین اس خشکی کے راستے سے سفر نہ کرتا تو یافا کی نسبت صحیح رای قایم نہ کر سکتا تھا۔ اوس کی ایک طرف جو جگہ
جنوب سے میلون تک باغ چلے جاتے ہین جو زیادہ تر شیرین نیبو کے ہین اور دو میل آبادی کے باہر سے بہت خوشنما بنگلے اور کوٹھیان
دور تک سہ منزلہ و دو منزلہ آنا شروع ہوتی ہین جس مین زیادہ تر عیسائی۔ یہود اور یورپین آباد ہین۔ بازار اسٹیشن اور شہر کے
درمیان قدری شان اور سڑک چوڑی ہے آج بوجہ شنبہ تین چوتھائی دکانین بلکہ زیادہ اور بینک اور پوسٹ آفس عموماً

حاجی درویش جو ہندیون کے گائڈ ہین - اون کو تلاش کیا - اونسے وعدہ کیا کہ جب بہ ذی کمپنی کو ٹکٹ فروخت کرنا ہے تو آپ کو بھی ٹکٹ لیدون گا - کل صبح دیکھئے کیا ہوتا ہے -

اخبار کی تلاش کی مگر تعجب ہے کہ کوئی خبر بابت جنگ اسوقت سے مجکو نہین ملا - ایک شخص نے مہربانی سے جریدۂ مفیدہ پڑھنے کے لئے دیا - اوس مین خبر تھی کہ "روس نے ۴ ہزار فوج قزوین پر قبضہ کرنے کے واسطے بھیجی ہے ورنہ تین لاکھ اشرفی تاوان مانگتا ہے" - انا للہ وانا الیہ راجعون -

[یافا - ۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء سہ شنبہ]

کل شب ٹکٹ لانے حاجی درویش آیا - رات پریشانی اور اداسی مین گذری - صبح کو باہر نکلا معلوم ہوا کہ فرانس کمپنی بھی یافا سے مسافرون کو نہین لیتی - صرف ایک صورت باقی ہے کہ بیروت جاؤن وہان سے جہاز پورٹ سعید کو لون مگر کیا اطمینان ہے کہ وہان بھی ہیضہ کا اظہار نہ کردیا جاوے اور جہاز مسافرون کو لینے سے انکار کرے - بہر حال آج عصر سے قبل بہہ بھی کوشش کر کے دیکھون گا کہ بیروت کو آج جانا ممکن ہے یا نہین ؟ -

آج حاجی درویش غوص نے کہا کہ جب جہاز آئیگا (اور کل امید ہے) اگر سبکو ٹکٹ ملا تو آپ کو پورٹ سعید کے لئے بھی ضرور ٹکٹ لیدون گا - اطمینان رکھو - واپس آیا اور پانچ سات عربی کتابین جس مین ایک کلیلہ دمنہ عمدہ چھاپے کی مع اعراب کے ہے اور ایک ناول سلطان عبد العزیز خان کے عزل کی بابت ہے (مگر معمولی ہے) اور باقی تراجم ہین پڑھتا رہا -

آج شام سے خبر ہے کہ قرنطینہ یافا کا موقوف ہوگیا - اگر صحیح ہے تو دعا کی مقبولیت سمجھنی چاہئے کل روانہ ہوسکتا ہون اور پورٹ سعید کے قرنطینہ سے بھی محفوظی ممکن ہے -

[۸ ذی الحجہ ۲۹ھ = ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء - چہارشنبہ (یافا)]

یافا والون نے قرنطینہ ختم کیا - مگر جہاز والون اور مصر والون نے جاری رکھا - آج بھی کمپنیان جہاز کی مسافرون کے لینے سے انکار کرتی ہین - ٹکٹ خریدا کہ بیروت اُتر جاؤن وہان سے اگر حالت ناساعد نہوئی تو پورٹ سعید کو روانہ

حکومت کی جگہ عثمانی حکومت قایم کرنا چاہتی ہے مگر انصاف کی بات یہ ہے کہ اون مین جو فعالیت اور کام کرنے اور نظم حکومت قائم کرنے کی قابلیت ہے اوس کا ثبوت ہر جگہ اون کے مدارس انجمن اور ریڈنگ روم سے ملتا ہے او رصبوۃ مقدونیہ اونھین کے وجود سے بچگیا - مگر اون کی رفتار تیز اور غلط ہے -

ہندوستان مین آریہ سماج اور چھوٹے پیمانے پر علی گڈھ والے اون کے طریقے پر کام کرتے ہین - مگر علیگڈھ والون مین نظم نہین - اگرچہ لائق جائنٹ سکرٹری نے بہت کوشش کی ہے کہ انجمنین بطور کانفرنس کی شاخ کے مع ریڈنگ روم قایم ہون مگر ان شاخون کی حالت سقیم اور انجمنین پژمردہ ہین سوا تین چار کے جن مین میرٹھ و دہلی شامل ہین جو سوسائٹی انجمن اہل العدل والایمان کا بنایا ہوا ہے وہ کامیاب ہو گیا تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا - مگر ہمکو پالیٹکس سے ابھی ایک طویل زمانے تک سروکار نہ ہونا چاہیئے - جب تک لوگ با فہم نہ ہو جاوین -

چند ناول یعنی خفیہ پولیس امریکہ و انگلستان کے قصص جو عربی مین ترجمہ ہوئے ہین اور رسالہ مقتطف بیروت کے بعض نسخے خریدے جن مین سے ایک مین مفصل تاریخ سلطان محمد رشاد کے انتخاب اور سلطان عبدالحمید کے عزل کی ہے -

[یافا - ۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ = ۲۷ نومبر ۱۹۱۱ع - یوم دو شنبہ]

آج جہاز خدیوی آیا صبح ہی دفتر مین گیا اور یہہ خوشخبری سنی کہ تار آگیا ہے یافا سے بھی کسی مسافر کو نہین لیگا !

بہتیری کوشش کی اور تدبیر لوچھی مگر کارگر نہوئی جس امید پر یافا آیا تھا وہ ختم ہوتی معلوم ہوتی ہے خشکی کا راستہ بھی بند ہے - خدا ہی کارساز ہے " اَمَّن یُّجِیبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ - پس کون ہے جو مجبور کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے " ۹ دن سے برابر یہی امید چلی آتی ہے اب وہ بھی جاتی نظر آتی ہے آسٹریا کے جہاز سے دریافت کرنا باقی ہے اور یہہ نہایت خفیف امید ہے کہ شاید وہ قبول کرے -

(مابعد) آسٹرین لائڈ کمپنی مین گیا ٹکٹ پورٹ سعید دینے پر وہ تیار تھا کہ یکایک دریافت کیا یروشلم سے آئے ہو ؟ مین نے اپنی عادت کے موافق سچ کہدیا کہ مدینہ سے ٹکٹ دینے سے انکار کردیا - اس کے بعد کہا فرانسیسی کمپنی مین جاؤ - وہان جواب ملا کہ کل جہاز آویگا معلوم نہین مسافرون کو لیتا ہے یا نہین کل جواب دینگے "

عربی صحیح و فصیح ہے مگر اس سلسلہ کا نام جو فرانسیسی حروف مین ہے اوس مین لکھا ہے روایات گدیدہ یعنی مصری
لوگ جدیدہ کا تلفظ گدیدہ کرتے ہین - زوجت کو گوجت کہین گے یعنی ج کو گاف کیا تو زوگت ہو گیا اور پھر
(گ) کو شروع مین لے آئے - کم از کم یہی آواز کان مین آتی ہے - جہاز نصف شب کو بلکہ صبح بیروت پہونچا - مگر اندر بندرگاہ کے
داخل ہوا - کیونکہ ترکی جنگی جہاز جس مین توپین لگی ہوئی ہین اور جس پر سپاہی تیار ہین - رات کو کسی جہاز کو اندر نہین آنے دیتا - اس
جہاز پر بیشمار جھنڈیان لگی تھین عید کی خوشی مین اور ایک دوسرا جہاز بھی ایسا ہی آراستہ تھا -

[جمعہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = یکم دسمبر ۱۹۱۱ء - بیروت]

خدا خدا کر کے بیروت پہونچا - کسٹم یعنی (گمرک) مین اسباب کھلوانے اور دیکھنے کی زحمت سے اسقدر گھبرا گیا کہ مدینہ منورہ ہی
آتا ہون لیکن قرنطینہ حج ضایع ہوگیا - لوکندہ عثمانی مین حسب معمول ٹھہرا اور مالک نے گرمجوشی سے استقبال کیا - جہاز کہتے
ہین کہ پرسون آویگا - ہمارے ہوٹل کے شرقی برآمدے اور جنگی جہاز کے درمیان جسپر توپین چڑھی ہین صرف سڑک اور
ایک احاطہ کا فرق ہے جس کا عرض ۴۰ گز ہوگا - جہاز وقتاً فوقتاً توپین سامنے (بغرض مشق) مارتا رہتا ہے جس کی مہیب آواز
سے بالکل جنگ کا سما معلوم ہوتا ہے اس مین شک نہین کہ اٹلی والے آئین تو بندر کے اندر بہت سخت خطا پایا جو جہاز مین بکثرت
سپاہی بھرے ہوئے ہین -

آج عید کا دن تھا - اگر سفر مین یہ واقعہ نہ ہوتا یعنی اوڈیسہ اور دمشق اور حیفے اور یافے مین دیر نہ لگتی تو آج مجھکو
وطن پہونچ جانا چاہیئے تھا

[بیروت - ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۲ دسمبر ۱۹۱۱ء ہفتہ]

قسطنطنیہ کی طرح بیروت کی تنگ گلیون مین بھی عالیشان بازار اور دکانین ہین اور بہت مال بھرا ہوتا ہے آج
بسبب عید یہود بازار عموماً بند تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان بھی دوکانین زیادہ تر یہود کی ہین - کل عید حج کی وجہ
سے مسلمانون اور عیسائیون نے بازار بند کر دیا تھا اور بعض یہود نے بھی - مگر بعض نے بکری کی شوق سے کھولے رکھا - ورنہ
کوئی چیز سوائے ماکولات کے نہ ملتی اور وہ بھی کم - عید کی وجہ سے انگریزی مٹھائی کی دوکانین بازار مین زیادہ کثرت سے نظر

ہون گا - نتیجہ خدا کے اختیار مین ہے -

یافا مین شیرین لیمونکی تجارت

روسی جہاز پر آ ابجے آیا - سمندر مین تلاطم ہے اور جہاز مین سخت غل و حرکت ہے - کیونکہ میٹھے نیبو کے ہزارون بکس مشین کے ذریعہ سے بھر رہے ہین کہ قسطنطنیہ و اوڈیسہ لیجاوین - ایک جہاز یافا سے براہ راست لورپول جاتا ہے - اوسکی کمپنی کا نام پرنس لائن ہے - اوس مین سیون کشتیان اسی میوے کی جسکو یہان پرتغال کہتے ہین یافا سے چیڑ کے ہلکے صندوقون مین جا رہی ہین - یہہ صندوق ہمارے یہان کے مٹی کے تیل کے صندوقون کی طرح ہین - مگر لکڑی صاف و خوشنما اور صندوق بھی اچھی طرح بنے ہوئی ہین یہان بکثرت ایسے صندوق بنائے جاتے ہین اعلے درجہ کا پرتغال آجکل یہان ایک پیسہ مین آتا ہے انگلستان مین ضرور ار کو اور اسلامبول مین ۰ر کو بکتا ہوگا -

شام کو حیفے پہونچے - جہاز مین سب قوم کے لوگون کا ہجوم ہے - اور میرے پاس دو لڑکے مصر کے اور ایک شام کا ہے اُن کی باہمی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون مُلکون کی اخلاقی حالت بہت خطرناک اور فواحش کا بازار دونون حصون مین گرم ہی ہندوستان ہی یہان سے اخلاقاً بہت بہتر ہے -

[پنجشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء - مقابل حیفہ در جہاز روسی کمپنی]

آج یہہ مردود جہاز دن بھر یہان ٹھیر لیگا اور بجائے معمولی ۱۲ ساعت کے یافا سے بیروت ۴۰ گھنٹے مین پہونچیگا - غرض وطن پہونچنے کا سفر روز بروز طویل ہوتا جاتا ہے - مین نے کھانا صرف ایکدن کا ساتھ لیا تھا - ایک شخص کو بھیجا ہے کہ حیفہ سے حاجی عبد الفتاح کے پاس آکر کھانا لا دے - یہان تک لکھنے کے بعد بہت سے نان پاؤ اور پنیر اور اخبار عربی اونھون نے بھیجا جس مین سے حسب ضرورت کھانا مین نے رکھ لیا باقی واپس کیا -

مدینہ منورہ اور شام مین کئی آدمیون نے مجھ سے کہا کہ جیسی عربی تم بولتے اور چاہتے ہو مصر مین ملیگی مصر کے لوگ بھی عجیب تلفظ بولتے ہین جو بعض قبائل عرب کے موافق اور عجم سے بدتر ہے مثلاً خنجر کو خنگر اور قبیلہ کو ابیلہ - مصر مین آجکل ناولون سے ترجمہ کا بہت شوق ہے اور ہر ہفتے ایک دو جدید جدید انگریزی و فرانسیسی سے شائع ہوتے ہین - ایک کتاب جسکو مین مستعار لیکر پڑھ رہا ہون سلسلہ روایات جدیدہ مین ہے رابرٹ میکبر مشہور سارق و خداع فرانسیسی کا قصہ ہے

ان کے کشتی سے اوتارنے کا ایک عجیب طریقہ ہے عام طور پر کل مین زنجیر لگی ہوئی ہے۔ بوروں اور صندوقون کو رسی سے باندھکر
کانٹے مین لٹکاتے ہین وہ کل زنجیر کو اوپر اوٹھا کر نیچے کشتی مین پہونچا دیتی ہے۔ ہزارون من سامان چند گھنٹون مین اُتر
جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح پاؤن گایون اور بچھڑون کے باندھکر دو دو کو مثل بورون کے لٹکا اوتار دیا اور وہ خاموشی کے ساتھ
دس پندرہ ۱۵ گز اوپر نیچے تک دو پاؤن سے کل مین لٹکی چلی جاتی ہین اور اسی طرح کشتی مین ڈال کر پاؤن کھول دئے جاتے ہین۔
سیکڑون مویشی جہاز مین سوار ہین۔

[نہر سویز۔ پورٹ سعید ۱۳ ذی الحجہ سہ شنبہ ۸ دسمبر ۱۹۱۰ء]

نصف رات سے ہوا نہایت تیز اور سرد تھی شروع مین گرمی اور چاندنی بھی تھی تو کچھ اچھا معلوم ہوتا تھا۔ پھر سردی بڑھ گئی
صبح تک ڈک پر رہا۔ ایک لحاف دو لڑکون کو جو دمشق سے سوار ہوے تھے اور جن کے پاس بستر نہین تھا دیدیا۔ اس سے سردی
اور بھی زیادہ معلوم ہوئی۔

جہاز ۸ بجے صبح کے قریب نہر سویز مین داخل ہوا۔ اوس پل کے پاس جہان سے خشکی کو کاٹ کر یوروپ اور ایشیا کو اس نہر
نے ملا دیا ہے مشہور فرانسیسی انجنیر لیسپ کا قد آدم بت لگا ہوا ہے جس کا ایک ہاتھ یوروپ کی طرف ہے۔ داخلے کے وقت نہر
کا پاٹ بہت بڑا ہے مگر آگے چل کر کچھ سو گز رہجاتا ہے۔

پورٹ سعید تین براعظم یوروپ۔ افریقہ و ایشیا کا جنکشن ہے اس لیے یہان کا بندرگاہ نہایت بڑا اور شاندار ہے
یہان کوئی پہاڑ نہین ہے تمام عمارتین سطح سمندر مین نظر آتی ہین۔ جہاز پر سے جہان سو فٹ مین ہون بلند ہے
منزلہ عمارتین اور باقی کمتر بالکل یوروپ کے طرز پر دور تک دکھائی دیتی ہین۔ کہا جاتا ہے کہ ملکہ (چھوٹی بڑی کشتیان)
یہان گیارہ ۱۱ سو مین ہر عمارت نہایت قیمتی اور رہائت بزمانہ اسمٰعیل پاشا خدیو مصر فرانس وغیرہ سے قرض لیکر بنائی گئی ہین
جس سے ملک تباہ ہو گیا۔ اس وقت بھی متعدد جہاز نہر مین موجود ہین جن مین ایک جنگی جہاز اٹلی کا بھی نظر آتا ہے لیکن
اوس کو یہان یا قریب مین کسی جنگی کارروائی کی اجازت نہین ہے ورنہ برٹش گورنمنٹ اسکو داخل نہ ہونے دیتی۔
یہ جہاز آج صبح ہی داخل ہوا ہے اور اس مقام کو جانے مین سمجھتا ہے اس سے پہلے عثمانی بندرگاہون مین اسکو

آمین - اخبار الرای عام مزید معلوم ہوا کہ ایران نے روس کے تمام مطالبات بصلاح سفیر انگلستان منظور کر لئے اور روسی فوجین رشت تک رہ گئی ہین - یہہ سب درست لیکن رشت سے اون کو کون ہٹاویگا؟ - وہ رشت جو گلزار ایران[1] ہے - افسوس اس ملک اور قوم پر کہ فرصت سے نہ خود فائدہ اوٹھاتے ہین اور نہ روس فائدہ اوٹھانے دیتا ہے - خود غرضی مین سرشار ہین ؎ ہر غنچہ لبشگفت الا دل من ❊ اے وا دل من اے وا دل من -

خدا کا شکر ہے کہ ٹکٹ بلا مکرر اسکندریہ کا نہ کر پورٹ سعید کا - کل جہاز کمپنی خدیویہ بنام اصوان پر ۹ بجے سوار ہو گئے تھے*

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ یکشنبہ و دوشنبہ = ۲۳ و ۲۴ دسمبر ۱۹۱۱ء - جہاز اصوان

صبح ۸ بجے جہاز یافا کے مقابل پہونچا - مغرب کے وقت حیفہ کے مقابل پہونچا تھا - رات کو ہوا سخت سرد تھی ہم لوگ نیچے کے حصے مین سونے چلے گئے - پورٹ سعید ممکن ہے کہ آج شام تک پہونچ جاوے اگر یافا زیادہ نہ ٹھیرا -

مہاجرین عثمانیہ مین - معلوم ہوا کہ کچھ عرصہ پہلے بہت سے مہاجر الجزائر (الجیرز) سے بیروت آئے تھے اور عدانہ بھیجے گئے - ان لوگون نے مملکت اسلامی سمجھ کر فرانسیسی عملداری سے ہجرت کی ہے - پچھلے پچاس سال مین سلطنت عثمانیہ مین لاکھون مہاجر داخل ہو چکے ہین - لیکن معلوم ہوا کہ ان مین سے بعض الجزائر لوٹ گئے - جب اونھون نے بیروت مین دیکھا کہ اسلامیت ضعیف ہے - فواحش مثل کاسفانہ "(فواحش خانہ)" اور شراب علانیہ ہے - اور لوگ دیگر اہل مذاہب سے خلا و ملا رکھتے ہین اون مین سے بعضون نے کہا کہ ہمارے ملک مین اس سے زیادہ اسلامیت ہے یہان آنا بیکار ہے - ایک شخص ساکن نابلس نے (جو شام کا ایک شہر ہے) کہا کہ اسلام صرف نابلس مین باقی ہے جہان صرف چالیس پچاس مسیحی ہین - یہود ایک نہین اور نہ کارخانہ ہے نہ خمار خانہ ہے - یہہ شخص مشائخ مین سے معلوم ہوتا تھا - کہتا تھا کہ مہاجرین مین سے ایک دو لڑکی ہو تو نکاح کرون تو اب بھی ہو اور اوس شخص کی زوجہ مر چکی ہے - اور یہہ لوگ خاندانی وفا اصل خون والے ہون گے -

ہمارا جہاز ۶ گھنٹے سے یافا مین مقیم ہے اور سامان اوتار رہا ہے جہاز مین ساٹھ ستر کابین بھی ایک حصے مین تھین

[1] بعد کو تاروں سے معلوم ہوا کہ سو امیل جنوب مین قزوین پر روسیون نے قبضہ کر لیا اور پلیس سے ہتھیار لے لئے ہین - ۱۲ (منہ)

* کرایہ ۱۵ فرانک = (لگ بھگ ۹ روپیہ) ۱۲ (منہ)

ایک ایک تام چینی کا پیالہ اون کو دیا گیا - مع نام اور نمبر کے اوسپر چٹ لگا دی گئی اور کہا گیا کہ خواہ کم مگر گھنٹے بھر کے اندر اس مین رفع حاجت کر کے چھوڑ دو جسنے رفع حاجت کی وہ تندرست ہے ورنہ پانچ دن تک ٹھیرنا پڑے گا - جو تندرست ہے اس کو کل صبح چھوڑ دیا جائیگا - اب اس کے سوا دیگر روایت یہہ ہے (کیونکہ ڈاکٹر یا منتظم کی عربی اچھی طرح سمجھ مین نہین آئی) "اگر ایک شخص بھی رفع حاجت نکرسکا تو سب کو ۵ دن تک روک لیا جائیگا"-

یہ عجیب فلسفہ ہے - یہہ مانا کہ اعصاب پر قدرت ہونا یا قبض ہونا تندرستی کی نشانی ہے - مگر قبض کا ہونا یا بوجہ ضعف اعصاب پر قوت نہ رکھنا مرض متعدی کا نشان کہان سے ہو گیا؟ - اور اگر مرض متعدی نہین تو کسی قسم کے مریض کو ملک مین آنے دینا کہان سے درست ہے اور کیا ضرورت ہے کہ پانچ دن کے اندر وہ مریض مر جاوے - یا صحت پا جاوے -

بہر حال ڈاکٹر ہی اس معمے کو حل کر سکتے ہین خاصکر ہمارے مہربان ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب جو صرف تقدیر کے قائل ہین یا ڈاکٹر سلیمان خان جو تقدیر اور دوا دونون کے قائل ہین -

میرے ساتھ حاجی شیخ حسن ٹونسی ہین - تین چار آدمی اُن سے پوچھنے آئے کہ تمھارے پاس ریوالور ہے یا نہین؟ اون کو ان لوگون پر نہایت غصہ آیا اور کہا کیون بار بار پوچھتے ہو - غالباً یہہ خوف تھا کہ وہ طرابلس جنگ جہاد کو تو نہین جاتے - ممکن ہے کہ قانون اقوام کے بموجب شام و روم والون نے قرنطینہ بھی اس باعث سخت کر دیا گیا ہو -

قرنطینہ کی فیس یہان سوا ریال یا سوا ڈالر (للعجب) ہے جو وصول کی گئی -

جلدی کا مرض تمام عربی بولنے والی قومون مین جس مین عیسائی و مسلمان دونون شامل ہین اور نیز ایران کے لوگون مین بھی بے صبری کا مرض ہے اسی طرح قسم کھانیکی عادت بھی ان لوگون مین ہے - ذرا ذرا سی بات پر یا اللہ - بالعجلہ - (یعنی جلدی کرو) کہتے ہین -

اہل شام کے عام عادات و خصائل چونکہ مین اب مُلک مصر مین داخل ہونا ہون اس لیئے اہل شام کے عادات مختصر لکھتا ہون - یہہ لوگ خوش مزاج کھیل کود گانے کے شائق سپید رنگ ہین اور عموماً عربی لباس اور بعض فرنگی لباس رکھتے ہین کھانے پینے اور معاشرت مین یہود و نصاریٰ سے مخلوط ہین - مگر علما و مشائخ نہین داڑھی عموماً منڈاتے ہین - فسق و فجور زیادہ ہے مگر

غرق کر دیا جاوے۔

ہمارا جہاز قرنطینہ کے حکم مین ہے۔ کوئی شخص سوائے ڈاکٹر کے اوپر نہین آیا اور کھانے کی چیزین بھی نہین ملین۔ جو کھانا ساتھ تھا وہ ختم ہو گیا کیونکہ کسانیون کو بھی تین دن تک کسیقدر کھانا دیا۔ نہایت خراب تیل کی پکی ہوئی مچھلیان ملین جن کے تھوڑا سا کھلانے سے کھانسی ہو گئی۔ کل سکندریہ پہونچکر خدا نے چاہا تو اطمینان ہوگا۔ کہتے ہین کہ وہان قرنطینہ نہ ہوگا۔ مگر دیکھنا چاہیے

{ چہارشنبہ ۱۴ ذی الحجہ ۲۹ سنہ ہجری = ۵ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ سکندریہ قرنطینہ }

صبح کو ۸ بجے سکندریہ کے بندرگاہ پر پہونچے۔ یہہ بھی بڑی بندرگاہ ہے اور بہت سی کشتیان اور کئی جہاز موجود تھے جن پر زرد جھنڈی (جو ہر جگہ قرنطینہ یا بیماری کی علامت ہے) لگی ہوئی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کے بعد ایک انجن والی کشتی آئی جس مین کشتیان سواری کی اور اسباب کی بطور ٹرین کے لگی تھین۔ ایسی کشتیان بطور نہایت بڑے ٹھیلے کے جو معمولی گاڑی سے ۸ گُن لمبا چوڑا ہوتا ہے صرف مصر کی بندرگاہون مین نظر آئین۔ ہم سب سوار ہو کر قرنطینہ کے کیمپ مین گئے۔ کیمپ بہت صاف ہے اور مکان جس مین مسافر ٹھیرائے جاتے ہین ہوادار ہے اور سپاہیون کی بارگون کی طرح برابر لکڑی کے تختون پر گدّے اور کمبل اور تکیئے قرینے سے لگے ہین۔ چارپائی بہت بڑی بڑی شہر مین پالی کے بھی اوس کرے مین ہین۔ اب تمام سامان کو کھول کر سمندر کے کنارے پر دیکھا گیا کیونکہ سامان وہین چھوڑ دیا گیا تھا اور میلے کپڑون اور بستر ون کو اور پرانے جوتے کو بھاپ دی گئی اور صندوقون کو اوپر سے بھاپ دی گئی۔ قرنطینہ مین لوٹ کر کھانا خرید اجو یہان تگنی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ روٹی کے ایک رکابی گوشت بھنگن کی ۸ روپین ملی سب کو لینی پڑی۔ مگر ایک بات نہایت عمدہ تھی کہ جو کھانا قیمتی تھا وہی اون لوگون کو مفت دیا گیا جنھون نے کہا ہمارے پاس دام نہین کہ کھانا خریدین۔ ایسے آدمی منجملہ ۴۰۰ کے ۱۴-۱۵ تھے جن کے نام لکھ لیے گئے۔ سامان جہاز کشتی پر سے خود قرنطینہ والے کیمپ مین لائے اور اوس کے لیے مثل بصرہ و تبوک وغیرہ انتظار کرنا نہ پڑا۔

عجیب امتحان طبّی مگر سب سے عجیب بات اس قرنطینہ مین ایک نئی ایجاد ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس زمانے مین کہ ڈاکٹرون کی عملداری ہے اور خدائی دعوون تک نوبت پہونچی ہے یہ ایجاد سب جگہ نہ پھیل جاوے یعنی سب لوگون کے نام لکھکر

پہلے جو لوگ کل آئے تھے اون کے سامان کی اابیان کمرگ نے تلاشی لی - پھر ہم سے انداً للہ رللہ دو پیہ لیئے گئے - اور جن مرد وں یا عورتون نے افلاس کا عذر کیا اون کی تلاشی لی گئی - پھر اسباب کھول کھول کر دیکھا گیا - میرے پاس بعض نگ عقیق کے تھے جنپر کلمہ اسماے پنجتن اور ادعیہ نادعلی وغیرہ لکھی تھین دمشق سے مین نے خرید سے تھے ایک نوجوان مصری محرر کسٹم نے مجھ سے کہا کہ ان کی کیا قیمت ہے ؟ اور پھر ایک جسپر اسماے اصحاد پنجتن تھے مانگا - مین نے دیدیا - پھر اوس نے میرے سامان کو زیادہ نہین جانچا - ورنہ جس کے پاس کوئی جدید چیز یا کپڑا ہوتا تھا ۲ رفی چیز لیتا تھا - اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ ہندی لوگ انگریزون کی حکومت سے کیون نہین نکل جاتے ؟ مین نے کہا خود تم مصری کیون یہہ بہادری نہین کرتے ! کہا ہم تھوڑے ہین - ۱۲ ملین ہین -

سخت دقت اس کے بعد ایک سخت دقت شروع ہوئی آدل مسافرون سے ہم کو پولیس نے دیکھا کہ کوئی چیز یا ہتھیار نہین اور پھر بھی نکلنے نہ دیا جب تک نہ پوچھا کہ قاہرہ مین کہان ٹھیرو گے ؟ مین نے کہا ہوٹل عجم مین جو محلہ حسینی مین ہے - اوس نے کہا تمھارا جانا ممکن نہین - ایسا کوئی ہوٹل ہم نہین جانتے - مالک کا نام بتاؤ ؟ - مین نے کہا نیا آدمی ہون مجھے کیا معلوم ہے - اسپر یہ شخص جو بظاہر افسر پولیس تھا راضی نہوا - اتفاق سے میرے ساتھی شیخ حسن طونیسی نے ایک معتبر مکان قاہرہ کا بتا دیا تھا اور اون کو باہر نکلنے کی اجازت ہوگئی تھی - مین نے کہا مین ان کے ساتھ ٹھیرون گا - شیخ حسن نے فوراً منظور کیا - رجسٹر مین پتہ لکھا گیا - اس کے بعد بھی ڈاکٹر نے بہت تامل سے منظوری دی - باہر آئے گاڑی کرایہ کی جس پر چار چار آدمی بیٹھے - کرایہ آٹھ آٹھ آنے سب نے دیا - مگر حسن صاحب نے گاڑی کرایہ کی اور ریل تک پہونچائے گئے اونھون نے بحیثیت دلال نہایت اصرار سے نصف ریال تقریباً ۱۲ محض اس شفقت کے واسطے لیئے - جو لوگ ٹھیرنے کا پتہ نہ بتا سکتے تھے اون کے لیئے سات آٹھ دن کا دوسرا قرنطینہ تھا - بعض بیچارے رہگئے - خدا غریبون کو نجات دے -

شہر سکندریہ قرنطینہ سے دو یا ڈھائی میل سٹیشن ہے اور بیچ مین آبادی اور بازار ہین - سکندریہ کا بعض حصہ بالکل بمبئی کا نمونہ ہے یعنی اوس بمبئی کا جو قلعہ (فورٹ) سے باہر ہے اور مین نے بمبئی حال کو جس کی جدید تعمیر ہوئی ہے ذہن مین رکھکر بیر کہا ہے - دوسرے لفظون مین کراچی کی مانند ہے - کھانا یہان زیادہ گران نہین - مگر کرایہ اور چاے بہت گران ہے

مہمان نواز اور دوکاندار مسافرون سے بہ تملق پیش آتے ہین یہان کے دوکاندار اور حجاز کے عرب بھی اس مادہ مین اہل ایران سے
بہت بہتر ہین اگرچہ دیانت اور طباعی مین ایرانی بہت بڑھے ہوئے ہین مگر شام مین مفصلہ ذیل مذاہب ہین :-
(۱) مسلمان (الف) حنفی (ب) اثنا عشری تقریباً ۱/۵ (۲) نصیری و غالی جن مین کوئی شریعت و قیود عبادت نہین
(۳) دروزی - جو مسلمان بھی مشکل سے ہین حضرت سلمان فارسی - حاکم بامر اللہ (ایک ظالم خلیفہ فاطمی مصر) اور حضرت
خضر اور بعض نیچر کی قوتون کو خدا مانتے اور اون کی پرستش کرتے ہین (۴) عیسائی کیتھولک (۵) عیسائی پروٹسٹنٹ
(۶) عیسائی گریک چرچ (۷) یہود -

عموماً لوگ سیدھے سادے ہین اور بہت آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد اور بنی امیہ نے کس
طرح بہکا لیا تھا اور اپنے آپ کو رسول کے ہم خاندان اور اہلبیت کے باغی اور ظالم ہونیکا الیقین دلا دیا تھا -

ان لوگون مین عربی قوم پیدا کرنے کا جوش ہے اور ترکون سے متفق نہین ہین -

مسلمانان مغرب یعنی شمالی افریقہ

عرب اور شام اور مصر سے مغرب مین ٹیونس ٹری پولی - الجزائر اور مراکو جو ملک واقع ہین اون کو عربی مغرب کہتے ہین
اور باشندون کو مغربی ہین تے ان مین سے کئی آدمیون کو دیکھا اور اون سے باتین کین - اسلامی غیرت اُن
مین موجود ہے - جوش موجود ہے - رنگ کھلا سپید ہوتا ہے مثل عرب یا شام یا ترکون کے - زبان سب کی عربی ہے - مگر
عربی کتابین بے تکلف سمجھ سکتے ہین - ہم ہندستانیون کا یہ خیال کہ وہ وحشی ہین بالکل غلط ہے - اون مین تہذیب اور تعلیم
اور لباس کی شستگی عام اہل عرب حجاز سے زیادہ ہے ان کی بعض علماء و مشایخ شام اور مدینہ مین درس دیتے ہین - یہ ادب بات
ہے کہ بالکل بچانے سے وہ بیچارے گرتے جاتے ہین مگر بچتا ہی کون ہے - یہ سچ ہے کہ اون کے معززین مسافرون سے مجکو ملنے کا اتفاق
ہوا ہے عوام کو مین نے نہین دیکھا اس لئے میری رائے خواص کے بارہ مین صحیح سمجھنی چاہیئے -

[۱۵ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ = ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء پنجشنبہ ریل درمیان اسکندریہ و قاہرہ]

حالات قرنطینہ اسکندریہ

آج کا دن واقعات اور تکالیف سے پر تھا - اول جو لوگ مفلس تھے اون کو روٹی اور چاہ تقسیم ہوئی
زیادہ تر سعود اور چند رفاہ سمجھی عورتون نے جو بیروت سے آئین اس سے فائدہ اوٹھایا - اس کے بعد دو تین گھنٹے تک ہم سے

درجہ دوم اور روس کے درجہ دوم کے مساوی ہے اور درجہ دوم ہندوستان کے درجہ اول کی مانند ہے ریل نہایت تیز چلتی ہے اور صرف ایک دو منٹ بعض سٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے مگر یہ ایکسپرس یعنی مخصوص تیز گاڑی ہے۔

[قاہرہ جمعہ ۔ ۷ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ]

قاہرہ کی تہذیب — شام کے ۷ بجے ۳ ½ گھنٹے میں قاہرہ پہونچے۔ یہاں پھر قسطنطنیہ کے جھگڑے میں وقت ضایع ہوا نام اور پتہ لکھا گیا۔ سامان اور ہم واپس بلا کر روکے گئے۔ مابعد اس شرط پر اجازت ملی کہ کل ڈاکٹر کے پاس حاضر ہوں۔ رات کے وقت میں نے قاہرہ دیکھا جو غالباً سب سے عمدہ وقت اس کے نظارہ کے لئے ہے اب تک جسقدر شہر دیکھے گئے سب سے زیادہ خوشنما معلوم ہوتا ہے اور بالکل لندن و پیرس کا بچہ صفائی ولطافت اور روشنی کی خوبی اور دوکانوں کی سجاوٹ اور سڑکوں کی وسعت کے لحاظ سے سمجھنا چاہیئے۔ ہوٹل مسمّی دارالسلام میں قریب مسجد راس سیدنا الحسین جس کا مالک حاجی مصطفےٰ بغدادی ہے قیام کیا۔ ہوٹل کے کمرے صاف ہیں اور مسلمانوں کی ضرورت کے سب سامان موجود ہیں۔ یہاں رات کو سینی متوگراف اطالیہ کا تماشا تھا اس کو دیکھا۔ ہوٹل میں کھانا کھایا۔ نان پاؤ کو بے گوشت کے پانی میں ملاتے ہیں اور پھر اس میں آب گوشت مع گوشت کے ٹکڑے ملاتے ہیں۔ اس وقت یہی باقی تھا۔ نمک ندارد تھا یہ کھانا نہ کھایا گیا۔

[براہرام مخروطی مصر بیرون قاہرہ]

قاہرہ سے قدیم مصر تک — صبح کو ایک بڑے ہوٹل میں چاء پی کر مسجد راس سیدنا الحسین کے قریب سے ایک گاڑی میں سوار ہوا جو ایک نئی قسم کی ٹریم ہے یعنی معمولی سڑک پر چلتی ہے اور دونوں طرف دو دو گدّوں کے لگے ہوتے ہیں۔ یہ گاڑی بڑی ٹریم تک پہونچاتی ہے۔ قاہرہ دن کو دیکھا۔ بازاروں میں ویسی ہی رونق ہے۔ مگر جو شاندار عمارتیں قسطنطنیہ یا بمبئی و کلکتہ میں سنگین ہیں وہ یہاں نہیں ہیں۔ بڑی ٹریم تقریباً ایک میل پر ملی۔ وہاں سے اہرام مخروطی پر جانے کے لئے ٹریم لوہے کی سڑک پر چلتی ہے۔ راستے میں ۳ ½ میل تک قاہرہ کی آبادی اور بنگلے ہیں اس کی بعد دریاے نیل کا پل آتا ہے۔ دریا نہایت باقاعدہ مثل نہر کے یہاں چلتا ہے۔ اور اس میں کشتیاں اور ایک ہلکا اسٹیمر بھی ہے زمین عموماً ہموار ہے دریا کے پار

کیونکہ یہاں کا سب سے چھوٹا سکہ ۵ ملیم (قرش تعریفی) اندازاً ۱ ر کا ہوتا ہے ہر کام کے لئے بطور بیسے کے دینا پڑتا ہے۔ عمارتیں اور بازار اور اسٹیشن ریلوے بہت عالیشان ہیں۔ لباس بھی لوگوں کا مثل یورپ کے ہے یعنی صاف البتہ ترکی ٹوپی انگریزوں کے سر پر ہے اور خاص مصری لباس ٹخنوں تک کا کرتہ اور صدری بھی بکثرت پائی جاتی ہے۔ سکندریہ کے گرد قلعہ اور توپیں لگی ہیں جو سب انگریزی فوج کے قبضے میں بیان کی جاتی ہیں۔ اخبار عربی و انگریزی اور اٹلی و فرانس کے بکثرت بکتے ہیں۔ میں نے کئی اخبار انگلستان کے خرید سے جو یہاں مثل ہندوستان دو چند قیمت پر ملتے ہیں۔ آج کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ترکوں نے ایران میں برخلاف روس فوج داخل ہونے کا حکم دیدیا ہے اور ایران و روس میں صلح کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ اگرچہ مسٹر شوستر کی موقوفی اور ہرجہ دینا ایران نے قبول کر لیا تھا۔ مگر روس نے اپنی حد سے بڑھ کر بھی فوجیں واپس نہیں لیں بلکہ قزوین پر و منسل جنوب میں قبضہ کر لیا اور قزوین میں پولیس ایرانی سے ہتھیار چھین لئے۔ حضرات ایران نے عورتوں کو سامنے کر دیا ہے اور روس پر اعتراض کیا ہے اور پارلیمنٹ کی دنیا کو حمایت کے لئے آمادہ کئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی فوجوں کو اور امرا و قبائل کو حرکت کا حکم دیں ان طفلانہ حرکتوں پر بس کرتے ہیں۔

حالت ملک در راہ تمام زمین مصر نہایت زرخیز معلوم ہوتی ہے۔ سب ملک میدان ہے۔ روئی کی کاشت بکثرت ہے۔ زمین اوس میدان کی مانند ہے جو گنگا اور جمنا کے درمیان ہے۔ قصبے بھی راستے میں آباد ہیں اور سب میں مثل ہندوستان کے پختہ مکانات ہیں اور برخلاف ہندوستان کے خوشنما کوٹھیاں اور بنگلے بھی بنے ہوئے ہیں۔ مصر کے اس قصباتی حصے کا تمول و تہذیب جنوبی یورپ میں روس سے کم نہیں۔

سکندریہ میں بھی ریل سے آگے دو میل تک بہت شاندار کوٹھیاں اور جنگل میدان میں دونوں طرف چلے جاتے ہیں اور یہ شہر مثل یوروپین شہروں کے نظر آتا ہے اور راستے میں بھی یوروپین طرز عمارت غالب ہے۔

مغرب سے کچھ تو قاہرہ سے نصف ساعت قبل ریل دریائے نیل کی ایک بڑی نہر کے اوپر گذری اور اوس کی کنارے پر ایک قصبہ بنہا ہے جس میں بہت خوشنما کوٹھیاں اور بنگلے ہیں جس کی مثل ہندوستان کے قصبوں میں ملنی مشکل ہے۔ یہ جنکشن ہے جہاں سے ریل پورٹ سعید اور قاہرہ دو طرف جاتی ہے۔ ریل بہت صاف ہے اور درجہ سوم مجاز ریلوے کے

یہ اہرام وہ قدیمی بادشاہان (فراعنہ) مصر کے مقبرے ہین جو اونھون نے اس غرض سے بنائے تھے کہ اپنی قبر اور نام کو ہمیشہ کے لئے قایم رکھین لیکن زمانے کی گردش دیکھئے کہ نہایت عمدہ مصالحہ سے لاشین اونھون نے محفوظ کین۔ مگر قبرین کھود کر لندن و پیرس او قسطنطنیہ کے عجایب خانون مین اون کو لیگئے ہین اور یہہ فراعنہ جبارہ وہان بطور تماشے کے دیکھے جاتے ہین۔ چند پیسے دیکر ہر قلی اون کی ہتک کرسکتا ہے۔

اس وقت کہ مین لکہ رہا ہون بعض عرب اور انگریز بہت جلد اوپر کی منزل تک پہونچ گئے ہین ایک عرب لڑکے نے ایک قدیم ٹکڑا لوہے کا ایک سکے مین میرے ہاتھ بطور یادگار فروخت کیا جو یہان کہین کھودنے مین نکلا تھا۔ دوسرے نے ایک لکڑی کی گلٹ دار مہر فروخت کی۔ مختلف یوروپین سیاح اونٹون پر سوار ہوکر چارون طرف ان اہرام کے پھرنے گئے ہین۔ مگر سوا اسکے کہ پتھر دور سے سخت محنت و مشقت سے لاکھون غلام لائے تھے اور لگائے گئے کوئی صنعت غریب ان مین نہین ہے۔ آجکل جو عالیشان شہر بنائے گئے ہین یا بادشاہان ہند نے دلی و آگرہ و لکھنؤ کی جو عمارتین بنائین یا ورا کے غار جو دے کھودے ہین اوس کے مقابل مین اہرام کوئی چیز نہین مگر اہل یوروپ کے پاس روپیہ بہت ہے یوروپ سے یہان تک اونکو دیکھنے آتے ہین۔

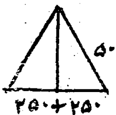
اسلامی جوش موجود ہے باوجود خرابیون کے ہر جگہ مسلمانون مین ایک دینی جوش پایا جاتا ہے خاصکر مصری عربون مین۔ مین اہرام سے لوٹ کر ٹریم کے پاس آرہا تھا کہ ۸-۱۰ عرب موجود تھے اون مین سے ایک نے کہا "ھذا ھندو" ایک نے کہا "لا بل ھو تُرک"۔ مین نے کہا "انا من الھند"۔ اُنھون نے کہا "والا مُسلم"۔ مین نے کہا "الحمد للہ"۔ ایک عربی اخبار موسوم بہ الاخبار اونھون نے مجھ سے لیا اور خبرین دریافت کین مین نے بتائین اور حکام مین نے جو اعلان مین پیچ شایع کیا ہے اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور زمانہ قدیم اور حال مین مسلمانون کو جو صدمات اتفاقی سے پہونچے اون کی تشریح کی ہے جب مین نے سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور کہا نہایت عمدہ تجویز ہے۔ اخبار مجھ سے مانگ لیا۔ بہت سے لڑکے انٹیک (اشیاء قدیم) بیچنے آئے۔ مین نے صرف دو چیزین بطور نمونہ خریدین۔

جہازون کی گرانی طامس کوک کمپنی مین گیا۔ شہر اسقدر بڑا اور بازار بکثرت ہین کہ بہت دقت سے پتہ چلا۔ معلوم ہوا کہ اونکی معرفت ۵۰۰ روپیہ مین بمبئی پہونچنا ممکن ہے یعنی درجہ دوم مین۔ اور کسی اور جہاز کا ۲۰ دسمبر سے پہلے جانا نہین ہوسکتا

۳ میل تک دور دور بنگلے اور چائے اور قہوہ کی دوکانوں اور فوٹوگراف کی دوکانوں کی کثرت ہے - اس ٹریم میں ۷ - ۸ یورپین اور ۱۰ - ۱۲ ایشیائی صرف اہرام دیکھنے کے لئے آرہے تھے - قاہرہ میں یوروپین آبادی بہت ہے اور راستے میں اکثر دوکانیں ہر بڑے بازار میں اہل یوروپ کی ہیں یا یہود کی - یوروپین یہاں ۴۰ - ۵۰ ہزار ہوں تو تعجب نہیں - زیادہ تر جنوبی ممالک یعنی یونان و اٹلی کے لوگ ہیں اور کچھ فرانس کے - اٹلی کے اخبارات بکثرت بکتے ہیں بلکہ یہیں شائع ہوتے ہیں - ٹریم اہرام مصری سے کوئی ۱/۴ میل پر اتار دیتی ہے - وہاں سے چڑھائی شروع ہوتی ہے - یہاں دور دور پہاڑ نہیں ہیں اور پتھر کہیں دور سے اس مصنوعی پہاڑ کے اوپر سے یعنی ڈھلان پر سے کھینچکر میناروں پر چڑھائے گئے ہیں -

مصر کی قدامت دنیا میں چین - مصر اور ہندوستان تین ملک قدیم سے آباد اور مشہور ہیں اس کی وجہ اُن کی زمین کی زرخیزی اور دریاؤں میں شیرین پانی کی افراط ہے - مصر کی تہذیب بہت قدیم ہے - جیسا ۱۷۹۵ء میں جب نپولین اعظم جمہوریہ فرانس کی طرف سے مصر مملوکین سے لڑنے کے لئے داخل ہوا تو اوس نے اپنی فوج سے کہا تھا کہ دیکھو پچاس صدیاں ان اہرام پر سے تم کو دیکھ رہی ہیں تمہاری بہادری کا امتحان کر رہی ہیں -

اہرام کی عمارت سب اہرام کم و بیش یکساں ہیں اور اون کے متعلق سیاح بہت کچھ لکھ چکے ہیں جس اہرام پر میں لکھ رہا ہوں اس کا ایک پتھر جو نیچے سے چوتھا یا پانچواں ہے اور دیگر پتھروں سے جو اوپر تک چلے جاتے ہیں کم نہیں - طول میں ۱۰ فٹ بلندی میں ۷ فٹ اور عرض میں معلوم نہیں کیونکہ ایک حصہ دبا ہوا ہے لیکن ۷ فٹ سے کم نہ ہوگا - غرض کل ساحت ۴۹۰ مکعب فٹ رکھتا ہے - اوپر کے پتھر بھی اس سے کم نہیں ہیں - اس کا وزن پانچسو من سے کم نہ ہوگا عجب نہیں ہزار من ہو - ایسے پتھروں کا پانچ ہزار سال قبل اوپر چڑھانا آسان کام نہیں تھا اور نہ آسان ہے - شکل ان میناروں کی ہر چہار طرف سے ایسی ہے - اس کی بلندی



کا اندازہ نیچے کے ضلع سے ہو سکتا ہے کیونکہ میرے اندازہ میں ہر طرف سے یہ مثلث متساوی الاضلاع ہے نیچے کے حصے کی جو قدم سے میں نے پیمائش کی ہے تو تقریباً نیچے کا ضلع ۵۰۰ فٹ ہے یا (۵۰۰) انگریزی گز - اس حساب سے

$$\text{ارتفاع} = \sqrt{(۵۰۰)^2 - (۲۵۰)^2} = \sqrt{(۵۰۰ + ۲۵۰) \times (۵۰۰ - ۲۵۰)} = \sqrt{۷۵۰ \times ۲۵۰} = ۲۵۰\sqrt{۳}$$

$$= ۲۵۰ \times ۱٫۷۳۲ \ (\text{تقریباً}) = ۴۳۳ \ \text{گز} \ ۱۳۰۰ \ \text{فٹ ہوتا ہے}$$

مسجد کے اندر سے گذر کر ایک گنبد خوبصورت آتا ہے کہ وہ بھی گویا مسجد ہے جسکے اندر سُنہری کام نہایت خوبصورت بنا ہے۔ اوس کے وسط
مین ضریح ہے سر امام حسین علیہ السلام مدفون بتایا جاتا ہے۔ عورت مرد ہر وقت آتے ہین ضریح کو بوسے دیتے ہین اور اوس کے چارون
طرف طواف کرتے ہین نہایت گڑگڑا کر دعا مانگتے ہین۔ بعض ضریح کے سامنے مراقبے مین بیٹھے رہتے ہین۔ بچون کو لاتے ہین
اور بوسہ ضریح کا دلاتے ہین۔ میرے سامنے ۴ منٹ مین دو مُردے لائے گئے ہین کو لاکر ضریح کے سامنے سورہ فاتحہ اور درود
ٹرھا گیا اور طواف ضریح کا تابوت کو کرکے باہر لیگئے۔ صرف ۲-۳ منٹ اندر پھرتے ہین۔
اس گنبد کی طیاری مین کئی لاکھ روپیہ صرف ہوے ہون گے۔ اس مین بھی نہایت قیمتی فرش قالین کا ہے اور چارون جانب
اشعار مدح اہلبیت و امام حسین اور مدح حضرت رسالتمآب مین بحروف سُنہری لکھے ہین۔ افسوس ہے بوجہ تاریکی کے مین
ٹھیک نقل نہ کرسکا۔ مغرب کا قریب تھا۔ اندرونی حصے مین ۵۰۰ - ۶۰۰ آدمی نماز پڑھ سکتے ہین۔ خدام عورتون کو ضریح
کے پاس زیادہ ٹھیرنے نہین دیتا کہ دوسرون کا حرج نہو۔
مین نہین کہہ سکتا کہ سر مُبارک جو خزانہ بنی اُمیہ سے نکالا گیا اُسکے یہان دفن کرنیکی روایت کہان تک صحیح ہے؟
مگر یہان مجھپر عجیب حالت اور رقت طاری ہوتی ہے۔ یہی حالت مین اَورون کی بھی دیکھتا تھا۔ اس لئے مین اپنے وجدان
کی رو سے دفن سر کو بے بنیاد نہین کہہ سکتا۔

جامع ازہر یہان سے کوئی سو دو سو گز پر جامع ازہر ہے۔ اس مین شک نہین کہ بہت بڑی مسجد ہے اور خلفاے فاطمہ کے زمانے
سے علم کا گھر ہے۔ بیرونی حصہ مسجد مین ایک صحن ہے جسکے تین طرف کمرے بطور مساجد ہر طرف اندازاً ۸۰-۱۰۰ آدمی ہین اور ایک
طرف مسجد کا بڑا اندرونی حصہ ہے۔ اس صحن کا طول و عرض ۵۰×۵۰ گز ہوگا۔ پھر ایک کرسی نصف گز کی دیکر مسقف مسجد ہے
جسکا طول ۱۰۰ گز اور عرض ۳۰ گز ہوگا۔ عباس پاشا خدیو حال نے اس مسجد کی مرمت کرائی ہے جسکا کتبہ دروازے پر لکھا ہوا ہے۔
جب مین گیا تو متفرق مقامات پر کوئی ڈیڑھ ہزار طلباء موجود تھے کچھ خاص مسجد کے اندر کھیل و شرارت کر رہے تھے کچھ
پڑھ رہے تھے۔ کچھ سوکھی روٹی پنیر سے کھا رہے تھے مسجد کے ایک طرف بطرف جنوب ایک اور کمرہ ہے جس مین بہت سی روٹیان
فرش پر بچھی تھین مین نے جاکر ایک روٹی اُٹھائی۔ طالب علمون سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ دو دو روٹیان صبح اور شام کو مع

مگر لورپٹ سعید سے صحیح پتہ چلیگا - مجکو بھروسہ نہین اور نہ پانسو روپیہ بچے ہین اور نہ استقدر کرایہ بمبئی تک ممکن ہے -

اہل مصر کے خصائص

عورتون کا رنگ گندمی اور قامت قدرے کوتاہ اور اعضاء متناسب ہوتے ہین - پردہ یہان بہت آزادی کے ساتھ ہے - اکثر عورتین یہان ناک کے اوپر ایک بانس یا لکڑی کی نلکی لگاتی ہین (شام مین بھی ایسا ہی مگر کمتر اور حجاز مین بھی) اور اس نلکی پر گلٹ یا سونے کا خول ہوتا ہے اور اوس کے گرد تین چھلے اور ان چھلون مین اوپر کا برقع الٹکا ہوتا ہے چہرے مین نصف پیشانی اور دونون آنکھین اور ناک کا نصف حصہ تک کھلا ہوتا ہے صرف ہونٹ اور اوس کا نیچے کا حصہ اور سر ڈھکا ہوتا ہے - لباس مثل اسلامی ممالک کی طرح نیم فرنگی اور غالباً قیمتی ہوتا ہے - مردون کا رنگ عموماً سانولا - قد متوسط بلکہ کمتر اور شکل وضع بنگالہ خاصکر بہار کے آدمیون سے اس قدر ملتی ہوئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے - بہت سے آدمی جو خاص مصری ہین اونکو مین نے شکل سے ہندوستانی سمجھا - بہت سے لوگون کی پگڑی بھی بنگالی یا بہاری کائستھون کی سی ہے اور بعض ایک چادر بطور رومال اوسی طرح مونڈھون پر ڈالتے ہین جیسے ہمارے یہان بعض مہاجن -

آب و ہوا ملک اور زمین کی حالت اور پانی کی افراط اور پالیٹکل تحریک کا شوق بھی بنگالیون کی مانند ہے تحصیل علوم مین اگرچہ پیچھے ہین مگر عربی مین فرانسیسی اور انگریزی سے بہت سا ذخیرہ انھون نے کرلیا ہے -

مصر کے لوگون کو حضرت امام حسین علیہ السلام سے خاص عقیدت ہے اوٹھتے بیٹھتے یا سیدنا حسین کہتے ہین - دوکاندار عموماً ایماندار و خلیق پائے گئے - آواز مین اہل مصر کی خاص غنا ہوتی ہے اور قرآن و عربی اشعار عمدہ لہجے مین پڑھتے ہین -

مسجد و مقبرہ راس سیدنا حسین علیہ السلام

شہر کے وسط مین ایک بہت لمبی عالیشان عمارت واقع ہے جسکو سیدنا الحسین یا مسجد راس سیدنا الحسین کہتے ہین - بموجب بعض روایات کے یہان اہل بیت کے بعض اراکین نے سر مبارک دفن کیا ہے اس مسجد مین ایسا نازو ہین جو چارون طرف ہین تین طرف سے دروازے ہین - طہارت کا صحن نہین ہے - اور کرسی صرف ایک فٹ بلند ہے - غالباً زمانے کے مرور سے سڑک بلند ہوگئی ہوگی - مسجد مین نہایت ہی قیمتی سرخ قالین فرش بچھے ہوئے ہین اور کتبے نہایت خوشخط - اور جھاڑ فانوس لگے ہین - پنجتن کے نام اور احادیث فضائل امام حسین لکھی ہوئی ہین - مسجد کا طول باہر کے حصے کا یعنی جو روضہ سے جدا ہے ۷۰ گز اور عرض ۳۰ گز ہوگا اوس مین ۴۵ ستون ہین - صفائی نہایت ہے

[قاہرہ ریلوے اسٹیشن - ہفتہ ۸ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری]

سویرے صبح کو گاڑی سے کرا سٹیشن روانہ ہوا کہ شاید آج انگریزی لائن جہاز ملجاوے - اگر ایک دن کی اوس کو دیر ہوگئی تو روانگی ممکن ہے - گاڑی والے نے خود ۸ قروش ساغ (۲۰ پیسہ) طلب کیا - مگر راستے میں بولا کہ ۱۲ قروش لونگا ورنہ سست چلونگا دیر نکل جاویگی - میں نے کہا تو عدل یعنی آپ نے ایک عورت دو آدمیوں کے پیچھے کواز دیا ہے کو بھی گاڑی میں بھر لیا اور اسٹیشن پر ۱۲ قروش طلب کئے - میں نے کہا حداغ (مکار) تو مجھکو ناواقف سمجھتا ہے میں پولیس کو طلب کرتا ہوں تب ۸ سید ہا ہوگیا اور ۸ قروش طلب کرنے لگا - دیکھئے منصف مزاجوں کو لازم ہے کہ ایسے موقع پر ہر جگہہ پولیس سے مدد لیں - میں نے اس تجویز کو بہت مفید پایا ہے - پورٹ سعید کی ریل میں ایک جٹل کے اندر سے آنا ہوتا ہے - ٹکٹ لینے میں کوئی دقت نہیں ہوتی - یہاں بھی کھڑکی کے سامنے قطار میں لوگ کھڑے ہوتے ہیں قاہرہ سے چلتے وقت ۳ بجے صبح کے سخت گہر تھی کہ نظر آنا مشکل تھا - نصف سے کم راستے تک بہت آباد تھا - اور نیشکر روئی وغیرہ کی کاشت نظر آتی تھی - مگر اسٹیشن سویز سے آگے قبل زمین بالکل ریتلی اور بیکار تھی - اسٹیشن کی عمارت اس لائن پر زیادہ تر لکڑی کی بنی ہوئی ہے -

[پورٹ سعید]

پورٹ سعید ۱۱ بجے پہونچا - ہوٹل ایران ملوکہ حاجی خلیل میں قیام کیا - پورٹ سعید کا بڑا حصہ یورپ کے نمونے پر آباد ہے اور سمندر کے کنارے نہایت خوشنما ہوٹل بہت کثرت سے ہوئے ہیں اٹلی والوں کا یہاں بہت زور ہے - اکثر بڑے بڑے فارمیسی (معاذہ یا دکانیں) تجارت و ہوٹل و چایخانے اٹلی والوں کے ہیں - اور آجکل وہ ہم لوگوں کو نظر بد سے دیکھتے ہیں - مزدوری حمالوں کی یہاں نہایت گراں ہے - کرایا جنس جگہ اچھا متوسط قیمت پر مل جاتا ہے - کنارہ سمندر جہاں سے کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں تمام بندرگاہوں سے جو میں نے دیکھے زیادہ باقاعدہ اور مہذب بنا ہے اور برابر کشتیاں لگی ہیں -

جہاز کا پتہ نہیں ۳ گھنٹے پھرنے کے بعد اور شاس کو کے فرانسیسی کمپنی (مینجر سر یٹایم) روسی کمپنی ان کا جہاز ہندوستان نہیں جاتا - جرمن کمپنی (صرف مشرقی افریقہ کو براہ عدن جہاز بھیجتی ہے) اور آسٹریا لائڈ اور کو بے کے یار دریا سے دریافت کیا

---

[۱] کرایہ ۴ قرش ساغ پیسہ = ۱۰ صرف قیام - کرایہ گاڑی از ریلوے اسٹیشن ۱۰ ار (منہ) [۲] مزدوری حمال ریل ۵ ر ۱۲ (منہ)

نان خورش کے طلباء کو ملتی ہین - روٹیان اچھی پکی ہوئی نہ تھین - جن تے جو روٹی اٹھائی تو کئی طلبا نے جو موجود تھے بہت اصرار
کیا کہ "تفضل" یعنی کھائیے - مگر مین سنکر یہ ادا کر کے چلا آیا - مغرب سے نصف ساعت پہلے مین یہان گیا تھا بوجہ تنگی وقت
کچھ دریافت نہ کر سکا - دروازہ غربی مین مسجد کے داخلے سے قبل نہایت سنگین عمارت دو رویہ بنی ہے اور صحن بھی اسکا جدا ہے
اور ایک بلند گھنٹہ گھر یا بڑا مینار بھی ہے جو کسیقدر جدید معلوم ہوتا ہے -

مسجد کی وسعت صحن کو ملا کر بھوپال کی مسجد بلکہ قزوین کی مسجد سے بھی کم ہوگی مگر اس مین سے بڑے بڑے عالم نکلے
ہین اگرچہ اب اُن علوم کی قدر نہین رہی - مسجد کا فرش معمولی بوریے کا ہے اور غالباً اس وجہ سے ہے کہ طلباء کے لائق یہی فرش
ہے ورنہ وہ اسکو خراب کر دین گے -

اس مسجد کے قریب کتابون کی دوکانین اور مسجد سیدنا الحسین کے قریب بھی کثرت سے ہین - مین نے ایک پرانے کتاب فروش
سے غالی قیمت پر مگر دو نایاب کتابین خریدین ایک عربی مین بڑی مجلد آنکھ کے امراض و علاج پر ہے - یہہ کتاب ۷۵
سال قبل چھپی تھی - دوسری کتاب دو مجلد مین علم زراعت اور اوس کے فنون اور اقسام مین ہے وہ بھی ۴۰ - ۵۰ سال سے
ادھر کی نہین ہے - اسکے علاوہ ۲۵ - ۳۰ مختلف کتابین خریدین جن مین بستان العارفین تصوف و اخلاق مین ہے
ہمارے ہوٹل مین بمبئی موٹوگراف ہے جو مسافرون کے لئے مفت ہے - یہان لڑکون کو تالیان بجانے کا بہت شوق ہے
یعنی تالیان بطور چیز کے نہین بلکہ گانے کے ساتھ جو بجائی جاتی ہین - لوگ خوش مزاج اور خالی دماغ معلوم ہوتے ہین -
بنگالیون مین یہہ خوش مزاجی نہین بلکہ جوش زیادہ ہے -

مجسمہ ابراہیم پاشا

ابراہیم پاشا فاتح شام پسر محمد علی پاشا خدیو اور بانی خاندان حالیہ جسکی پیدائش ۱۷۸۹ء مین ہوئی اور وفات
۱۸۴۸ء مین اور جو نہایت بہادر جنرل تھا اوس کی ایک مجسم تصویر ایک بہت بلند پلیٹ فارم پر شہر کے چند شوارع یعنی
بازارون کے وسط مین نصب ہے وہ ایک بہت بڑے گھوڑے پر سوار ہے اور خود تصویر بھی آدمی کے قد سے بہت بڑی ہے ترکی ٹوپی
مصری وضع کی یعنی جس کا پھندنا بہت بھاری ہوتا ہے پہنے ہین - داڑھی موجود ہے اور اوس کا ہاتھ مشرق یعنی عرب
یا شام کی طرف اوٹھا ہوا ہے -

علاوہ پورٹ سعید کے جو کل بنا ہے قاہرہ - اسلامبول جدید - بیروت جدید - طہران کا جدید حصہ - آڈلیسا با کو بھی اسی طرح آباد ہیں

عروس مصر میں ہمارے ہوٹل کے نیچے سے ایک مجمع شادی کا نکلا - چار پانچ آدمی مختلف قسم کے انگریزی باجے اور ۲ آدمی عربی ڈھول سامنے سے بجاتے جاتے تھے - سات آٹھ آدمی ساتھ تھے اور دو گاڑیاں تھیں جس میں لڑکیاں ۴ برس سے ۹ برس کی عمر تک بھری ہوئی تھیں اور دو گھوڑوں پر ۵ - ۵ یا ۶ - ۶ برس کے دو لڑکے سوار تھے جو گرے جاتے تھے اور مشکل سے لوگ اُن کو تھامتے تھے یہ دولھا صاحب تھے اور لڑکیوں میں دُلہن ایک ایک گاڑی میں تھی - یہاں کمسنی کی شادی کی رسم معلوم ہوتی ہے -

عثمانیہ اور امام یمن کی صلح میں اس خبر کو جو صرف ایک دل خوش کن خبر اس سفر میں حاصل ہوئی ہے درج کرنا چاہتا ہوں کہ یمن میں اور عثمانیہ میں بہت گہری صلح ہو گئی - یہہ جنگ ۵۱ برس سے تھی اور چار پانچ برس میں ۵ - ۷ ہزار ترکی سپاہی یمن میں دفن ہوئے تھے - اور عربوں کا نقصان الگ تھا - عزت پاشا جدید جرنیل نے ترکوں کی نیک نیتی کو امام پر ثابت کیا - اخبار المؤید مورخہ امروزہ (۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۹ھ) جو میرے سامنے ہے اوس میں یہہ صلح کی خبر ہے - مضمون میں جو استقبال ترکی جرنیل کا ہوا اور امام یحیٰی یمنی کے حالات ایک شخص نے جشمدید لکھے ہیں - اول سمجھنا چاہیئے کہ امام یحیٰی کی کیا طاقت ہے؟ - اس مضمون نگار نے ایک لاکھ جنگی آدمی اوس کے ماتحت لکھے ہیں اور میں اس کو زیادہ مبالغہ نہیں سمجھتا کیونکہ مدت سے (۴۰) (۵۰) ہزار باقاعدہ ترکی فوج سے جن کے پاس توپخانہ و جرنیل یورپین تعلیم یافتہ ہیں - یہہ لوگ لڑ رہے تھے اور خود امام کا تار قسطنطنیہ میں شائع ہوا تھا - جب میں وہاں تھا کہ ایک لاکھ آدمی مدد کے لئے تیار ہیں - یہہ صلح سلطنت عثمانیہ کی قوت کو سوایا کر دیتی ہے اگر باقی رہے - یمن کی تاریخ عجب فتنہ انگیز ہے کبھی یہاں خوارج کبھی باطنیہ کبھی ملاحدہ و محض زندیق لوگوں کا زور رہا اور اب چند صدیوں سے عموماً باشندے زیدی شیعہ ہیں - ان کے مذہب کا خلاصہ یہہ ہے خلافت و امامت حق حضرت علیؓ اور اولاد حضرت فاطمہؓ کا ہے علی ابن ابی طالب نے مصلحت سمجھکر خلافت شیخین میں سکوت کیا اور اطاعت کی اسلئے ہم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے امامت کے لئے شرط ہے ان یکون من اللہ کو دعلویاً فاطمیاً سلیم الحواس والجسم عالماً حراً - عادلاً شجاعاً سخیاً مصیباً فی الرای یعنی مرد ہو - سید فاطمی ہو - ہوش و حواس درست ہوں جسم تندرست ہو عالم ہو - آزاد ہو (غلام نہ ہو) عادل بہادر سخی - صائب الرائے ہو - یہہ الفاظ نامہ نگار المؤید کے ہیں - مگر ایک اور شرط ہے کہ تلوار کے ساتھ دعوی امامت کرے)

نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۸ دسمبر سے قبل کوئی جہاز بمبئی نہیں جاتا - مگر ایک جہاز پی - او - بی کمپنی کا جس کا کرایہ ساڑھے چار سو روپیہ (۴۵۰) مانگتے ہیں اور وہ بھی ۱۲ دسمبر کو جاتا ہے مجبور یہاں ٹھہرنا پڑا - اوس پر لطف یہ ہے کہ اگر اسکندریہ کے قرنطینہ میں دو دن ضائع نہ ہوتے تو جس دن اول پورٹ سعید آیا تھا اوس سے دو دن بعد انکور لائن کا جہاز یہاں سے روانہ ہوا یعنی کل میں اسی وجہ سے جلد قاہرہ سے آیا کہ شاید اس جہاز کو ایکدن کی دیر ہو جاوے اور وہ ملجاوے -

[پورٹ سعید یکشنبہ و دوشنبہ ۱۰ و ۱۱ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۱۹ و ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ]

چونکہ یہاں ایک ہفتہ جبری قیام ہے اس وقت کو کام میں لگانے کے لیے میں نے ارادہ کیا کہ اپنے سفرنامہ پر نظر ثانی کرکے اوسکو درست کروں - چھ سو (۶۰۰) صفحے ہیں اگر سو صفحے روز بھی درست کیے جاویں تو وقت مفید طور پر صرف ہو سکتا ہے اور یہ وقت ہندوستان میں بھی صرف ہوتا -

۲۴ گھنٹے تک حرارت و سوء ہضم و اعضا شکنی کی حالت رہی پھر دو شب نیند ہی نہ آئی - کھانے میں غالباً بے احتیاطی ہوئی ایک شخص نے آکر کہا کہ شنبہ کو نمسہ (آسٹریا) کا جہاز آتا ہے اگرچہ مجھے یقین نہیں مگر خدا کرے ایسا ہو اوس کو انعام کا لالچ دیا کہ خبر لیکر صحیح اطلاع دیوے - بعض اوقات غیر معمولی جہازات آجاتے ہیں -

[۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری - روز سہ شنبہ]

الحمد للہ آج تندرست ہوں - ایک جہاز رات کے بارہ بجے آئیگا اور صرف دو تین گھنٹے کوئلہ لینے کو ٹھہریگا - ایک آدمی جہاز پر دریافت کرنے جاویگا اگر جہاز کا کپتان راضی ہو گیا تو جانا ممکن ہے -

پورٹ سعید کی آبادی پورٹ سعید اوس طریقہ سے آباد ہے جس طرح بمبئی جدید میں عمارتیں بنائی گئی ہیں - غالباً پیرس کی نقل ہے -

جبکہ اسمٰعیل پاشا دادا خدیو حال قرض در قرض لیکر ملک کو تباہ کر رہے تھے دوسری طرف سلطان عبدالعزیز خان عیاشی اور یوروپین تقلید میں قرض لیکر روپیہ اڑا رہے تھے اوسی زمانے میں مصر کی ظاہری شان بہت ہو گئی تھی مگر وہ ترقی اور رونق سب دھوکا اور مصر کو کھونے کا سامان تھا -

{۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری}

سخت تکلیف گذری۔ دلال صبح کے پانچ بجے گیا اور صبح ہونے تک ایک جہاز میں پولکرایہ لیکر ڈال دیا۔ مانچو دلال اور کمپنی کے منشی اور کپتان میں تقسیم نوٹ پر جھگڑا ہوا۔ اور کپتان نے جہاز میں سے بعد ایک گھنٹے کے واپس کیا اور جہاز چلا گیا دلال کہتا ہے کہ روپیہ اوس کے پاس آگیا ہے اور کل فرانسیسی کمپنی سے ٹکٹ خرید لیگا۔ ۵ شلنگ (۳ ۱۲) نہایت کراہت اور شکایت سے دلال صاحب نے غیر معمولی جہاز دلانے کے لئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ دن بھر خراب گذرا۔ باقی خدا کے اختیار میں مستقبل ہے۔

[۱۷ لغایت ۲۴ دسمبر ۱۹۱۱ء]

آج نو دن کے بعد روزنامچہ لکھنے کو قلم اوٹھاتا ہون۔ وجہ یہ ہے کہ کتاب ہذا ختم ہوگئی تھی اور مین سمجھتا تھا کہ اب پورٹ سعید یا راستے مین لکھنا ہی کیا باقی ہے۔ اور قسطنطنیہ اسکندریہ سے میرے دائین ہاتھ کی چھنگلی کا ناخن کٹ گیا تھا اور باوجود پانی کا چھینٹا باندھنے کے تکلیف بڑھتی گئی یہانتک کہ لکھنا مشکل ہوگیا۔

بہائی مشنری و اصول مذہب

۱۶ دسمبر کی رات کو ایک شخص سے ہوٹل بران کے قہوہ خانے مین ملاقات ہوئی۔ ایک معمر شخص جن کی سپیڈ کی ٹوپی پر سبز دوپٹہ لپیٹا ہوا تھا (جو نشان فاطمی ہونیکا ہے) اور کل بہت مہذب اور عالی ہمت تھا بہائی ذاتی طور ریفارمر عباس آفندی کا نکلا۔ یہ صاحب بہائی مذہب کے ایرانی ہین اور کونسل ایک بڑے مرتبہ کا آدمی ہے جو تجارت اعزاز کونسل منفرد ہے۔ مین نے ان واعظ سے ملاقات کی اور جو گفتگو ہوئی اوس کا خلاصہ لکھتا ہون :-

راقم - میرا مطلب مباحثہ کرنے کا ہے نہ مذہب بہائی پر عقیدہ رکھتا ہون۔ مین مسلمان ہون صرف سمجھنا چاہتا ہون کہ آپ مذہب کے اصول کیا ہین ؟ مثلاً اسلام (طریقہ امامیہ) کے ۵ اصول ہین آپ قائل ہین کیا کہتے ہین

مشنری - اصول وہی ہین مگر تفسیر مین فرق ہے۔

راقم - توحید کے آپ قائل ہین خدا کو مانتے ہین ؟

مشنری - بیشک توحید کے ہم منکر نہین۔ مگر معرفت آلہی محال ہے اور وہ معرفت شخص مظاہر (انبیاء) کی ممکن ہے۔ کیونکہ تلاش معرفت ناکام ہے۔ والطریق له مسدود۔ خدا کو ہم نہین دیکھ سکتے۔ البتہ انبیاء

یمن میں بقول حیات تذکورہ امام یحییٰ ہیں جنکی عمر ۸۴ سال ہے موجود ہیں۔ امام بہت کم باہر نکلتا ہے۔ اوس کے تین لڑکے جرنیل ہیں جن کا لقب سیف الاسلام ہے۔ زیدیوں کی اعتبار سے اس فرقے کے اصول بہت مفید ہیں کہ جب شرائط جمع ہوں تو ایسے امام کی اطاعت سب مسلمانوں پر فرض ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ فقہ میں تقریباً بالکل حنفی ہیں۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اصل میں امام ابو حنیفہ کوفی پالٹیکس و مسئلہ امامت میں زیدی تھے۔ اور حضرت یحییٰ ابن حضرت زید شہید (پسر دوم حضرت امام زین العابدین) کو چندے سے کوفہ میں امداد کرتے تھے۔ اور صرف بوڑھاپے کی وجہ سے اون کے ساتھ شریک جنگ نہیں ہوئے بالعموم جب زیدیہ بظاہر شہید ہو گئے اور بنی امیہ بھی تباہ ہو گئے۔ تو فقیہ موصوف نے بنی عباس سے صلح کر لی مگر عہدہ قبول نہیں کیا۔

اون کے شاگرد قاضی ابو یوسف نے البتہ یہ عہدہ قبول کیا۔

کیا اچھا ہو کہ سب کلمہ گو مسلمان آپس میں صلح کر لیں۔ اگرچہ میں اس معاملے میں ہندوستان کے مشہور متکلم عالم مولانا سید ناصر حسین سے متفق ہوں کہ ہر فرقہ صلح کر لے۔ مگر اپنے اپنے عقاید پر بھی قائم رہے (بیاین دو مائیہ قائم ہیں) مگر اظہار عقائد و اختلاف میں تہذیب و اعتدال کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہیے اور اس بات کا منتظر رہنا چاہیے کہ دو سرا پہل کرے۔ جب ہم آگے بڑھیں۔ آنحضرت اور خلفاء کے زمانے کی سیرت و اتفاقات تاریخ کے لیے بیحد سبق آموز ہوتے ہیں۔ حفاظت و قیام اسلام سب چیزوں پر مقدم رکھا گیا تھا۔

{ ۱۳ اردسمبر لغایت ۱۵ اردسمبر ۱۹۱۱ء = ۲۵ ر ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ }

کوئی خاص بات لکھنے کے قابل نہیں مگر لیرپٹ سعید میں مزدوری کی اُجرت قابل تحریر ہے۔ چاے کی دوکان جو ہمارے ہوٹل (مسمّیٰ بہ ایران) کے متعلق ہے اوس میں دو آدمی دن کو اور دو آدمی رات کو کام کرتے ہیں۔ ہر شخص کو دو فرانک یومیہ (تنخواہ) علاوہ چاء کے ملتا ہے جو ۴۸ روپیہ ماہوار ہوا۔ لوکنڈوں میں باورچی ۸۰ روپیہ ماہوار پاتے ہیں اس صورت میں یورپ و امریکہ کا ذکر ہی فضول ہے۔ ہمارے یہاں کے عالم اور گریجویٹ بیچارے اس سے بھی کم پاتے ہیں۔ اخباروں میں نہایت عمدہ خبر معلوم ہوئی کہ بجائے کلکتہ کے دہلی دارالحکومت ہندوستان کا ہو گیا

مشنری - ہرگز ایسا نہین ہو سکتا کہ بغیر ظہور حضرت بہاء پر ایمان لائے نجات ہو۔ عباس آفندی ایسا نہین کہہ سکتے - وہ عبدالبہا ہین -

راقم - عبدالبہا تو آپ بھی ہین اور بموجب اپکی عقیدت کے مین بھی ہون -

مشنری - وہ محض مروج مذہب ہین -

راقم - ہمارے ہندوستان مین ایک فرقہ لال بھگیون کا ہے وہ بھی خیال کرتا ہے کہ ہمارے سوا کوئی ناجی نہین - آپ کے پاس اس مذہب کے حق ہونے کے کیا دلائل ہین ؟ -

مشنری - عباس آفندی کل یورپ سے اسکندریہ آنیوالے ہین مین اس وقت جانے والا ہون لیکن ایک کتاب شرح کتاب الحقیقت (قیمتی عـ۱) آپ لے سکتے ہین اوس مین سب بیان ہے یہ سلسلہ مقدس بہت اعلی ہے ہندوستان کے مذہبی کے مثل نہین ہے

مین نے اپنے بجٹ کی حالت سے اوس کتاب کے خریدنے سے معذوری ظاہر کی اور کمتر قیمت کی کتاب طلب کی مگر وہ موجود نہ پائی گئی - پھر مشنری موصوف نے کرسچین ورلڈ کے دو پرچے مجکو دیے - ایک مین عباس آفندی کی تصویر اور کچھ حالات اور ایک مین ایک تقریر جو آزاد خیال عیسائی کلیسا سے لندن مین آفندی موصوف نے کی درج تھی اور ایک پرچہ اہرام (مصر) جس مین عربی کا پورا خطبہ تھا - اور چلتے ہوئے یہہ بھی کہا کہ آپ ان کو پڑھکر خود رہنے دیجیے - جو معارف اس تقریر مین بیان ہوئے ہین آپ دیکھیے قرآن شریف مین اوس کے مقابل مین کچھ بھی نہین جس طرح قرآن کے مقابلے مین انجیل اور انجیل کے مقابلے مین توریت مین کمتر حقایق ہین -

مین نے کہا مین ان سبکو بخوشی پڑھونگا - مگر آپکے اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہین ہون کہ قرآن سے بڑھکر حقائق عباس آفندی نے بیان کیے ہین -

مکان پر آکر مین نے سب تقریر پڑھا اور ایرانی مالک و منتظم ہوٹل جو بوجہ ناواقف ہونے کے ان لوگون سے عقیدت رکھتے تھے اون سے مین نے کہا اور بالکل سچ کہا کہ اس تقریر مین جسقدر عمدہ اور اعلے باتین ہین وہ نوشچیہ فرقے کے اور اشراقیین کے

یعنی جس طرح آفتاب کا سایہ نظر آتا ہے اور اوس کو نہ آفتاب کہہ سکتے ہین اور نہ غیر آفتاب اسی طرح اولیاء اللہ مین خدا نظر آتا ہے
اون کی حالت وہ ہوتی ہے کہ وہ عین اللہ اور ید اللہ ہوجاتے ہین - مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی -
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ -

راقم - یہہ سب باتین تقریباً وہی ہین جو شیخ احمد احسائی مرحوم نے شرح زیارت الجامعہ مین لکھی ہین - اور مین ایک حد تک ان سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہین پاتا - آپ کی اس تشریح سے آپ کا مذہب متعلق بہ انبیا بھی معلوم ہوگیا - ظاہر ہے کہ آپ مرزا حسین علی (بہا) کو سب انبیا سے بڑھکر بلکہ مظہر اعلے اور نقطہ خاص سمجھتے ہین -

بہائی مشنری - یہہ کہنا صحیح نہین کہ کوئی نبی دوسرون سے بڑھکر ہے - نوح - موسی - عیسی - آنحضرت سب ایک ہین - مختلف اوقات مین آئے - اس لئے بلحاظ وقت تعلیم کامل تر ہوتی گئی -

راقم - ایسا ہی سمجھ لیجے تاہم بعد خاتم الانبیا کے مرزا حسین علی کی ضرورت ہوئی اور وہ نقطہ خاص بنے تو آنحضرت سے بڑھکر ہوئے -

مشنری - بیشک اس لحاظ سے افضل ہین -

راقم - امامت کی بابت آپ کا کیا خیال ہے -

مشنری - ہم بارہ امامون کو مانتے ہین - ہماری زیارتون مین اون کے لیے کمالات ایسی عبارت مین بیان ہوئے ہین کہ شیعون کے بیان اون کے مقابلہ مین کچھ نہین -

راقم - بہت خوب! - معاد کے غالباً آپ منکر نہ ہون گے مگر معاد روحانی مانتے ہین نہ کہ جسمانی -

مشنری - ایسا ہی ہے -

راقم - اب مجھکو آپ بتائیے کہ عباس آفندی پسر بہا حال لیڈر مذہب کا کیا درجہ اس مذہب مین ہے - عباس آفندی کی ایک تحریر یورپین کے نام ہے جس مین انھون نے کہا کہ جو شخص نیک نیتی سے کسی مذہب پر یقین کرے اور بطور خود کوشش کرے گو بہاء اللہ پر ایمان نہ لائے وہ ناجی ہے -

گت پر قدم رکھتے ہین مگر کوئی آواز قدم کی نہین ہوتی - اس طریقے سے بہت عمدہ مشق جسمانی ہوجاتی ہے (بقول اہل یورپ) بے ضرر تفریح طبع ہے - انگریزون کو بھی اس کا بہت شوق ہے - مگر ہندوستان مین اپنا رعب قایم کرنے کے لیے ہندوستانیون سے چھپ کر ناچتے ہین -

عادات و اطوار مین یہہ لوگ بظاہر مین انگریزون سے کمتر معلوم ہوتے ہین - خوش مزاج مسکین طبع اور قدرے مفلس ہین - کوئی فتاح یا جبارپن کی شان ان مین نہین زبردستی اُن کو سپاہی بنایا جاتا ہے - یہہ بیچارے ٹکیون سے پیسے جاتے ہین - اور جنگی خدمت اور ترکون سے مقابلے کا ان مین دم نہین ہوتا - مگر سمندر کی لڑائی مین جو محض جہازی اعانت سے متعلق ہے یہہ ممکن ہے کہ جوش حب وطن مین (جیسا ان کے مشہور محب وطن مصنف فلسفی یوسف مینرلی متوفی ۱۸۷۲ء جسکے مضامین مترجمہ اُردو خصوصاً فرائض انسانی ہر شخص کو پڑھنے چاہئین) اور گیبریالڈی نے ان مین پیدا کردیا تھا - ان کے گرم خون مین شجاعت کا جوش مثل بنگالیون کے عارضی طور پر پیدا ہوگیا اور ۵۰ سال قبل اُنھون نے اٹلی کی رعیت ہونے سے اپنے آپ کو آزاد کرلیا - مگر وہ آزادی صرف نپولین ثالث شہنشاہ فرانس کی امداد جنگی سے حاصل ہوئی جسکا بدلا اُنھون نے ۱۸۷۰ء مین یعنی ۷۵ برس بعد احسان فراموشی سے کیا -

یہ لوگ مثل تمام اہل یوروپ کے (علاوہ اینگلو سیکسن اور خصوصاً حکام اینگلو سیکسن کے) بے تکلف ہمارے پاس آتے ہین - ڈومنو کھیل (جو مین نے جہاز ہی مین سیکھا ہی) اکثر کھیلتے ہین - بلکہ انگریز بھی آتے اور کھیلتے ہین - بعضے بائبل اور اخبارات بھی پڑھتے ہین - بہر حال بُرے لوگ نہین مگر بڑے جنگجو یا انتظام کرنے کے قابل معلوم نہین ہوتے برخلاف اہل فرانس اور انگریزون کے -

ایک سیلون کا تاجر میرا ہم سفر ایک دولتمند معتبر سیلون کا تاجر مسمے محمد سعید ہے جس کی کوٹھی سیلون - بمبئی اور پورٹ سعید مین ہے یہہ شخص اکثر اٹلی والے بچون کو اور مجکو اور نیز دیگر مسلمان ہمسایون اور عیسائیون کو بھی میوے کی تواضع کرتا رہتا ہے - اور جو تازہ اسلامی کھانا پکواتا ہے مجکو کھلانے پر اصرار کرتا ہے نہایت اچھا آدمی ہے اور اس سفر مین اوس سے بہت آرام ہے - یہہ تھوڑی عربی اور انگریزی بھی جانتا ہے - اُردو خاصی بولتا ہے اور اپنی زبان سلیجی بھی

فلسفے سے لی گئی ہین کچھ آیات قرآنی اور کچھ کلمات جناب امیرؑ ہین اور خود عباس آفندی (یا بہاءاللہ) نے جو ملایا ہے وہ نہایت معمولی باتین ہین - مجکو زبان عربی پر قدرت نہین ہے لیکن انگریزی یا اُردو مین مضمون بابت معرفت الٰہی لکھا ہون صرف ۴ گھنٹے کے اندر - اوس کا ترجمہ کرا کے مقابلہ کریں قرآن شریف کا تو یہان ذکر ہی کیا ہے - خود مین اس سے بہتر مضمون چند گھنٹے کے اندر تصنیف کر سکتا ہون -

میرا جہاز پر سوار ہونا اور دلال کی بے ایمانی

۱۸ تاریخ کو فرانسیسی کمپنی میسیجیر میریٹائم کے جہاز مسمّٰے بہ آمیرا پر علی الصباح سوار ہوا - دلال مصری جسنے ٹکٹ لا کر دیا اور کشتی اپنے پاس سے اوس نے دریان سمندر کے بیچ آٹھ دن کی اُجرت مانگی کہ تین دن کو سویا نہ رات کو جب جا کر جہاز ملا (حالانکہ یہہ جہاز وقت مقررہ پر آیا - یہہ شخص ایسے جہاز کا متلاشی تھا جس مین کپتان سے سازش کر کے سوار کرائے اور ۵ سے ۵۰ فیصدی کمیشن کھا لے) مجکو یہہ اندیشہ تھا کہ جہاز روانہ نہ ہو جائے - میرے پاس نصف اشرفی تھی وہ اوسنے لیلی اور پھر کشتی کو جہاز پر لایا اور خوشامد کرنے لگا - اوس کا نام آبراہیم ہے اور یہہ کونسل ایران کا ملازم اور بہت طماع آدمی ہے - اسنے ۲۰ روپیہ کا کام کیا تھا اور ۵ شلنگ (للعہ آج سے دو دن قبل اس کو دیکر مین بیباق کر چکا تھا - مین ہندوستانیون کو صلاح دون گا کہ سلطان بابا ایجنٹ حجاج سے پورٹ سعید مین تعلق رکھین -

جہاز پر اٹلی کی حالت

اس جہاز پر میرے نیچے اور برابر کے درجے مین ۴۰ - ۵۰ اٹلی والے موجود ہین جو سب نوجوان ہین اور ایک دو کی نئی شادی بھی ہوئی ہے یہ لوگ نقل مکان کر کے آسٹریلیا جا رہے ہین تاکہ طرابلس کی جنگ مین زبردستی نہ بھیجے جاوین کیونکہ اٹلی مین بھی یورپ کے اکثر ممالک و سلطنت عثمانیہ کی طرح ہر شخص پر جنگی خدمت و جنگی قواعد لازمی ہے - ان کے جسم بمقابل اہل فرانس کے (جو جہاز کے تمام عہدہ دار اور اکثر ادن مین خدام و قصاب و بھنگی تک موجود ہین) زیادہ ضعیف ہین اور رنگ بھی کم گورا ہے - اور اہل فرانس عموماً انگریزون سے ایک شوب کمتر قوی اور گورے ہین لیکن کاٹھی اون کی قوی ہے - اٹلی والے ناچنے کے بیحد شائق ہین - اہل یورپ کے بال مین جس طرح مرد و عورت ملکر ناچتے ہین اس کا تو موقع نہین مگر وہ روز رات کو دستیاب جوڑے لڑکون اور جوانون کے اوسی طرح ناچتے ہین - ایک کی ٹھوڑی دوسرے کے شانے پر اور ہاتھ کمر مین دیکر آگے اور پیچھے پھرتی سے بڑھتے ہین اور اکثر جگہ پھیری کی طرح چکر بھی کاٹتے ہین - ایک شخص باجا بجاتا ہے اوسکی

کُل اختیارات تُرکوں کے پاس ہیں حالانکہ کثرت عربوں کی ہے۔ اگرچہ یہ قصد ترکوں کا حق بجانب ہے کیونکہ اس سلطنت وخلافت کے لیے ابتک دس لاکھ ترک ہی کٹ چکے ہیں) قدرتی طور پر عرب کو ناگوار ہے۔ قدرتی طور پر بعض ارکین انجمن لامذہب یا آزاد خیال ہیں عرب قوم کو آسان ہوگیا مذہبی حیثیت سے اُن کو بدنام کرنیکا ہاتھ آگیا۔ جیسا ہندہ میں بھی پالٹیکل کارسازیوں میں سُنی شیعہ۔ وہابی۔ نیچری ایک دوسرے کو بدنام کردیا کرتے ہیں اور خود مجھکو دو دفعہ بعض شیعوں نے باسم خفیہ سُنی بعض مضامین کی وجہ سے جو خلاف طبع بعض حضرات تھے۔ اور دو دفعہ بعض سُنیوں نے لوجہ شیعیت لکھا لکھنؤ اور ایک بار انتخاب کونسل میں بدنام کیا لیکن ایسی چالیں عارضی طور پر کامیاب ہوجاتی ہیں اور بس۔ بہرحال میجر موصوف سے میں نے کہا کہ اوّل لازم ہے کہ عرب قوم اور ترکوں میں اتفاق ہو۔ وہ خود کہتے تھے کہ صرف دس برس امن کامل کے ہم کو مل جاویں تو پھر کوئی ہم پر غالب نہیں ہوسکتا اور مجھ سے متفق تھے کہ اہل جرمن کو جو بڑے حقوق ایشیائے کوچک میں ملے ہیں وہ بہت خلاف مصلحت ہیں۔ مگر ترکی مجبور ہے کہ کسی بڑی طاقت سے واسطے خرید اسلحہ کے دوستی رکھے آجکل انگلستان کی طرف میلان ہے۔

| ترکی فوجی طاقت | میں ترکی فوجی طاقت کو مثل یوروپ کے نامہ نگاروں کے ایک ملین (دس لاکھ) سمجھتا تھا۔ بے موصوف نے فرمایا کہ ترکی کے پاس پندرہ لاکھ فوج باکل قواعددان اور مسلح موجود ہے جس میں سے دس لاکھ ہر وقت حرکت میں لائی جاسکتی ہے۔ (یعنی دس لاکھ کو لڑائی کا سامان از قبیل فسران۔ شفاخانہ۔ خیمہ۔ گاڑی۔ توپ۔ بندوق وغیرہ کامل موجود ہے) علاوہ اس پندرہ لاکھ کے پانچ لاکھ خام فوج ہے جو کامل قواعددان نہیں ہوئی۔ اس فوج کے چھ ہزار افسر ہیں اور چار مارشل ہیں۔ غازی احمد مختار پاشا (جو جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء میں ایشیائی فوج کے جرنیل تھے اور اب معمر ہیں) مشیر زکی پاشا مارشل عثمان پاشا (یہ پلیونا کے ہیرو سے جدا ہیں جن کا انتقال ہوگیا۔ اور مارشل ابراہیم پاشا۔ آخر الذکر دو جرنیلوں کی بہت تعریف کرتے تھے کہ مثل اُن کی علم جنگ سے واقف یوروپ میں بھی ملنے مشکل ہیں۔[۵]

| یمن اور سلطنت عثمانیہ | یمن میں ترکی فوج اس وقت پچاس ہزار ہے۔ مگر یمن کے بڑے حصے میں امن ہوگیا ہے امام یحیی کی وہ تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اُن کے کہنے میں ایک لاکھ لڑنے والے ہیں اور وقت پر ڈیڑھ لاکھ تک فوج

[۵] معلوم ہو سکا کہ صحیح معلوم نہ ہو سکا۔ (مترجم)

اہل یمن کے حالات

عدن تک ۸-۱۰ اہل یمن پورٹ سعید سے ساتھ تھے اور جہاز کے ملازموں میں بھی ۵-۶ یمنی غریب تنخواہ روپیہ اور کھانے پر نوکر ہیں- ان میں سے اکثر امام یحیٰی کی رعیت ہیں اور اوس کو رضی اللّٰہ عنہ کہتے ہیں- ان کی شکلیں مثل جنوبی ہند کے لوگوں کے سانولی ہیں اور اکثر لوگوں کا قد لمبا ہے کہ جن لوگوں نے ہمارے جوشیلے دوست اور سلامی واقف صاحبی ریاض العین کو دیکھا ہے اوسنے یمن کے کل متوسط العمر آدمیوں کو دیکھ لیا- ان کا بیان ہے نیز ایک ترکی فوجی افسر کے بیان سے تصدیق ہوئی کہ نصف یمن امام یحیٰی کے ماتحت ہے مگر اوس نصف میں بھی زیدی نصف سے کم اور حنبلی اور شافعی نصف سے زیادہ ہیں اور سب امام کے مطیع ہیں- یہ لوگ ہاتھ باندھکر بالکل مثل حنفیوں کے نماز پڑھتے ہیں اور اصلی عرب یعنی وہ عرب جو قریش کے آنے سے قبل تھے اون میں سے معلوم ہوتے ہیں-

احمد مفید بے اور مفید معلومات

مجکو سویز سے عدن تک جا بلکہ ہمیں چار دن تک میجر احمد مفید بے سے ملاقات اور اکثر مسائل سیاسی اور اسلامی پر گفتگو کرنے کا موقع خوش قسمتی سے حاصل ہوا- صاحب موصوف ترک ہیں اور یمن میں ایک ہزار فوج کے افسر اور صاحب خطاب بے بھی ہیں اور دفتر حرب یمن کے ممبر یعنی اسٹاف میں ہیں اور مجھ سے بہت اخلاق و محبت سے پیش آتے تھے اور عدن جا کر بھی سلام بھیجا ہے- مین نے اپنا رسالہ اسباب تنزل و ترقی ایران بھی اون کو دیا- وہ قدرے فارسی جانتے ہیں اور عربی خوب سمجھتے ہیں اور ترکی و فرانسیسی خوب اور کسیقدر انگریزی سے بھی واقف ہیں دس برس سے یمن کے تمام علاقہ جات میں پھر چکے ہیں سلطنت عثمانیہ کے حالات جو اون سے معلوم ہوئے ہیں اون کو معتبر سمجھتا ہوں اور اوس سے میری اطلاعات و خیالات میں کچھ قدرے فرق ہو گیا ہے اوس کو لکھتا ہوں-

انجمن اتحاد و ترقی

میجر موصوف انجمن مذکور کے ممبر ہیں اور کہتے ہیں کہ انجمن کے دو خفیہ مقاصد ہیں جن کا بمصلحت اظہار نہیں کیا جاتا- بلکہ سب مذہبوں اور قوموں کو انجمن مساوی ظاہر کرتی ہے- اول یہ کہ تمام مسلمانان عالم میں اتحاد ہو- دوسرا یہ کہ عثمانیہ دوسرے ترکوں کو سب قوموں پر فوقیت رہے- میں نے کہا پھر عرب کیوں خلاف ہے؟ اون کا یہ جواب تھا اور یہی جواب قسطنطنیہ میں ایک نوجوان ترک (جو اصلاً عرب ہے) نے دیا تھا کہ ہماری لوری پین دشمن پالیٹکل وجوہ سے ہم کو عرب شام میں بدنام کرتے ہیں کہ انجمن جو سلطنت کی حامی ہے کمزور ہو جاوے- میں آپ کو بہت کچھ مبالغہ سمجھتا ہوں- اصل یہ ہے کہ انجمن کا یہ مقصد کہ

کی ضرورت نہیں۔ مگر خود ترکون کو فرنگ کی بیجا تقلید سے پرہیز اور صحیح اسلامیت و اصلاح عادات پر زور دینا چاہیے تاکہ رابطہ صحیح قائم رہے۔ انھون نے اس کی ضرورت کو تسلیم کیا۔

ترکی و ایران — ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک سال قبل پچاس ترکی افسر بطور خفیہ ایران مین فوجی تعلیم کے لئے بھیجے گئے ہین۔ خدا کرے ایسا ہوا اور نتیجہ نیک نکلے!۔ مین اون سے بالکل متفق تھا اور ہون کہ ایرانی بہت تنبل (سست) ہین۔ فوج کی وردی مین کوئی شان نہین اور افسرون کے پاس نہین۔ خود مین نے اپنے آنکھ سے یہ شکایت کی ہے کہ افسران ترک صبح سے شام تک اپنے فرائض مین مصروف اور فوج کو کام مین لاتے رہتے ہین۔ مین نے دیکھا ایرانی آپس کی جنگ مین شیر ہین لیکن کسی باقاعدہ دشمن سے لڑنے کی قابلیت نہین رکھتے۔ نہ یہ کہ سپاہ نہین ہے۔ مگر معلم نہین۔

عدن و علاقہ عدن — چہارشنبہ کے دن کل ۲۲ کو ۱۱ بجے عدن مین پہونچا۔ مین نہین اترا۔ مگر معلوم ہوا کہ یہان اکثر ہندوستانی آباد ہین۔ قدرتی پانی کھاری ہے۔ دور سے کچھ شیرین پانی نہایت گران قیمت پر آتا ہے اور سمندر سے بھی شیرین پانی بنایا جاتا ہے۔ سلطنت انگریزی کی عملداری ساحل عدن سے دوسو میل تک ہے اور عرض ۴۰۔ ۵۰ میل کے درمیان یعنی جنوب عرب مین ۸۔ ۱۰ ہزار میل رقبہ کی مالک عارضی گورنمنٹ ہے۔ مگر صرف فوجی فائدہ ہے۔ یہ ملک اکثر خراب اور بیکار ہے۔ عدن بلندی پر آباد ہے اور اسقدر گرم ہے کہ جہاز صرف ۸ گھنٹے خشکی سے دو میل پرے کھڑا تھا۔ مگر اس آخر دسمبر مین بھی صاف گرمی محسوس ہوتی تھی۔ بوہرے اور دیگر مسلمان بورلون او مبیڈ لگا سکر بربشرقی و مغربی افریقہ کے فرانسیسی جزیرون مین کاروبار کرنیوالے عدن مین آکر سوار ہوئے۔ اور اہل یمن اور جدہ کے اترگئے۔

انگلی مین تین ٹانکے — جہاز پر آنے کے بعد ۳۔۴ شب تک مجکو انگلی کے زخم او درد سخت ایذا رہی۔ عدن پہونچنے سے دو دن قبل شام کو ڈاکٹر کو دکھایا اسنے دوا لگائی جس سے انگلی پک گئی اور تکلیف بڑھ گئی۔ آخر ۲۲ دسمبر ۱۹۲۸ء کو عدن پہنچنے سے ۵ گھنٹے قبل تین ٹانکے دیئے۔ میری حالت قدرتی یہ ہے کہ جانور یا آدمی کا خون بہتا دیکھون تو طبیعت منقلب ہو جاتی ہے۔ بلکہ دیکھنا ہی نہین۔ بہت تکلیف ہوئی۔ مگر اس خیال سے کہ فرانسیسی ڈاکٹر (جو بہت بڑا خلیق ہے) ہندوستانیون کو بودا نہ سمجھے اوس کا اظہار نہ کیا۔ صرف حالت تکلیف مین حسبنا اللہ ونعم الوکیل

میدان مین لا سکتا ہے صُلح ان شرائط پر ہوئی ہے۔ کہ فرقۂ زیدی کے تمام فوجداری اور دیوانی دعاوی امام اور اُنکے نائب شرعًا فیصل کرین مگر بطور ماتحت سلطنت عثمانیہ کے۔ اور تمام لوگون کی نکاح ثوانی وغیرہ (یعنی حنبلی ہون یا شافعی یا زیدی جو تین فرقے یمن مین ہین) حسب رواج قدیم امام سے متعلق ہے۔ وہی اس کے حقوق لین۔ امام کو سلطنت سے ۴۴ ہزار روپیہ ماہوار بطور امداد کے ملے اور امام لشکر کی وردی عثمانی رہے تعلیم کی بابت اونھون نے بیان نہین کیا مگر مجھے قسطنطنیہ مین معلوم ہوا تھا کہ امام خود اپنی قوم کی تعلیم کی نگرانی رکھین گے۔

یمن کا شافعی رئیس سید ادریس

نصف یمن پر امام یحیی ہے اور نصف کے بڑے حصے پر سید ادریس ہین جو شافعی مذہب ہین۔ ان حضرت نے اب تک صلح نہین کی بلکہ مجھ موصوف کہتے ہین کہ وہ خائن ہے۔ آٹھ ہزار اشرفی (بارہ لاکھ روپیہ) حال مین اٹلی سے لے چکا ہے کہ سلطنت عثمانیہ سے جنگ جاری رکھے یہ بین کہا جس طرح ہو سکے آپس کی خانہ جنگی بند کرو۔ اونھون نے دوسرے شافعی سردار کا نام لیا کہ عزت پاشا والی یمن کو ہدایت ہوئی ہے کہ اوس کو اور جملہ شرفا (سادات) کو مثل امام یحیی کے اپنے قبیلون پر حق دین مگر ادریس کا اعتبار نہین کیا جاتا۔

جو یمنی ہمارے ساتھ تھے اونھون نے کہا کہ گرم خبر ہے کہ ادریس قتل ہو گیا (مگر یہ افواہ غلط نکلی)

یمن کی مردم شماری و رقبہ

یمن کی مردم شماری بے موصوف کے نزدیک نو ملین ہے جس مین گویا ۳ ملین زیدی اور باقی حنبلی و شافعی ہین۔ رقبہ فرانس کی برابر بلکہ زیادہ بناتے ہین جسکے معنی ہین مثل ریاست حیدرآباد دکن یعنی نوی ہزار میل مربع زیادہ تر زراعت پر لوگون کا گذر ہے۔

شروع سنہ سے بندرگاہ حدیدہ سے صنعا تک چار دن کا راستہ ہے ریل بنانیکا حکم ہوا ہے اس جنگ کی وجہ سے واقعی ترکون کا خرچ آمدنی سے زیادہ تھا۔ مگر ترکون کو سچا خوف تھا کہ یمن نکل گیا تو حجاز بلا ہوا ہے اوس کا بچنا مشکل ہوگا۔ اور حجاز یعنی مکہ مدینہ کا نکل جانا سلطنت کی روح کا نکل جانا ہے۔

صاحب موصوف کو اصرار تھا کہ ہندوستان مین ایک اخبار اردو و ترکی زبان کا مرکب نکلے تاکہ ایک دوسرے کے خیالات معلوم ہون۔ مین نے کہا کہ ہمارے یہان ترکی کے منشی نہین ہین مگر دل سے سب سلطنت عثمانیہ کے خیرخواہ ہین اخبار

مین بھی چونکہ مرد و عورت قریباً مساوی ہین لہذا بہت کم لوگ ایک سے زیادہ جورو رکھتے ہین - مثلاً پانی پت مین ٹھارہ ہزار مسلمانون مین ایک سو آدمی سے زیادہ کے ایک زیادہ جورو سے شاید نہ ہوگی -

پھر اونھون نے پوچھا کہ انگلستان مین جب تک مرد کمانے کھانے نہین لگتا شادی نہین کرتا - ہندوستان مین عورتین اوس وقت تک کس طرح بسر کرتی ہین ؟ - مین نے کہا کہ مفلس سے مفلس آدمی کا بھی بلوغ کے بعد عموماً نکاح ہوجاتا ہے - اور بدکار پیشہ بمقابل یورپ مسلمانون مین بہت کم عورتین ہین - اُنھون نے کہا کہ مفلس مرد کہان سے بیوی کا خرچ اوٹھاتا ہے ؟ - مین نے کہا کچھ پروا نہین دونون بھوکے مر رہتے ہین - جیسا مرد ویسی عورت حدیث مین حکم ہے کہ خدا روٹی دینے والا ہے بسبب مفلسی نکاح سے انکار نہ کرو -

پھر اونھون نے سوال کیا کہ آپ خدا کو مانتے ہین ؟ - مین نے کہا نہایت پختگی کے ساتھ ، اُن کا مذہب قدیم جرمن کا مذہب معلوم ہوا جس مین تناسخ اور وحدت الوجود اور بُت پرستی کا میل ہے اور بہت دیر تک باریک فلسفیہ بحث ہوتی رہی جس مین مین اور نوٹس عیسائی نوجوان ایک طرف اور یہ انگریز دوسری طرف تھا - آخر مین مین نے ثابت کیا کہ اگر خدا محض ہماری دماغ کا ساختہ اور صرف ہمارا نمونہ نہین تو یقیناً لاشی سے عالم کو پیدا کر سکتا ہے مسٹر میرین شوپن ہیور اور ہندی ویدانتیون کے ہمخیال تھے - مین نے کہا کہ سب چیز ایک نہین ہو سکتی - ورنہ محمد و دولا محدود دانا روح کُل ، اور اس لکڑی کے ٹکڑے کا فرق جاتا رہے گا - مسلمان صوفیہ ہمہ اوست کو عین خالق نہین مانتے بلکہ کُن کے حکم سے دنیا ظہور مین آئی ہے -

ملازمان جہاز کو انعام کرسمس

آج عیسائیون کا کرسمس تھا - یہہ کمپنی اس مہینے مین اپنے سب ملازمون کو انعام دیتی ہے - یورپین کو دو دو اشرفی اور کالون کو ایک ایک اشرفی یعنی ایک ماہ کی تنخواہ کے مساوی - ہندوستان مین ایسا نہین سُنا گیا -

[۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء جہاز نمبرا - بحیرہ عرب]

ایک اور بات جو مسٹر میرین نے دریافت کی اوس کا جو جواب مین نے دیا قابل اندراج ہے - اُنھون نے

نعم المولیٰ ونعم النصیر پڑھتا رہا۔ تین دن سے اس شگاف کا خوف تھا آج تیسری دفعہ پٹی باندھی گئی۔ اور مین نے مدت کے بعد اس وقت یہہ روزنامچہ دس دن کے حالات کا لکھا۔ اس وقت ازروی حساب مین پہونچنے مین ۹۵ گھنٹے باقی ہین۔ سفر اگر ادنگلی کا درد نہ ہوتا تو اچھا گذرتا۔ مگر شب گذشتہ سے بفضل الٰہی درد نہین رہا۔

[۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ جہاز میرا]

ایک انگریز مسٹر بار جو اردو جانتے ہین اور جن کی زوجہ نے دلّی کے متعلق ایک کتاب دی امپیریل سٹی لکھی تھی اون سے جہاز مین شروع سے ملاقات ہوئی۔ یہہ پنجاب مین سررشتۂ پبلک ورکس مین ملازم ہین اور نہایت دیانتدار ہین۔ اوںھون نے میرا ذکر بعض انگریزون سے کیا۔ ایک نوجوان باشندۂ ویلز جو آسٹریلیا کو جا رہا تھا ملاقات کو آیا اور کوئی دو گھنٹے تک اوس سے انگلستان اور ہندوستان کے پالٹکس پر گفتگو رہی۔ بہت آزاد خیال اور وسیع معلومات رکھتا ہی اور بہت سے انگریزی مصنفون اور ناولسٹ کو پڑھ چکا ہے۔ درزی کے کام پر سارا ملک جا رہا ہی اوس سے معلوم ہوا کہ جس قانون کی رو سے ہوس آف لارڈز کی طاقت بہت محدود کر دی گئی ہے وہ پاس ہو گیا ہے شخص مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ باشندہ ویلز کا مدّاح ہے اور مجھ سے متفق ہے کہ سر اڈورڈ گرے ریڈیکل نہین اور بہت کم لبرل ہین اور روس کی زیادتیون کی حمایت نامناسب کہتے ہین۔ مگر اوس کا خیال یہہ ہے کہ اندرونی نہ روس و انگلستان مین اتفاق نہین یہہ ظاہری مصلحت ہے۔

ایک اور انگریز مسٹر میریٹ ملاقات کو آئے اون سے دو گھنٹے مذہبی معاملات پر گفتگو رہی۔ مجھ سے اونھون نے پوچھا کہ تم دراصل اسلام پر اعتقاد رکھتے ہو یا محض بطور قومی رسم کے۔ مین نے کہا کہ واقعی آنحضرتؐ کو خدا کا پیغمبر مانتا ہون

تعدّد ازدواج

پھر اونھون نے کثرت ازدواج اور مسئلہ زنان نا حرم کے متعلق دریافت کیا۔ مین نے اول الذکر مسئلہ کی بابت کہا کہ اگر کسی جماعت مین مثلاً نصف مرد قتل ہو جاوین تو باقی لوگون کو قانون فورًا یا تو کثرت ازدواج کی اجازت دیگا یا سخت خرابیان ہون گی۔ اونھون نے تسلیم کیا مین نے کہا تو مسئلہ اگا منکر جگیا کہا فلاؤلنی اب توریت و انجیل مین کہین کثرت ازدواج کی ممانعت نہین ہے اس کو بھی اونھون نے تسلیم کیا۔ پھر مین نے کہا کہ مسلمانون

۱۰ دن نقیریاںؔ (۴) کرمانشاہان ۲ دن (۵) قم ایک دن (۶) طہران ۱۵ دن (۷) انزلی ۲ دن
(۸) باکو ۱۴ دن (۹) اوڈیسہ ۵ دن بانتظار جہاز (۱۰) قسطنطنیہ ۸ دن (۱۱) بیروت ۳ بار
۴ دن (۱۲) بیت المقدس ۲ دن (۱۳) دمشق ۶ دن (۱۴) مدینہ منورہ ۱۰ دن۔
[(۱۵) یافا وحیفہ بانتظار جہاز ۱۰ دن] (۱۶) قاہرہ ۱½ دن [(۱۷) پورٹ سعید بانتظار جہاز
۸ دن] (۱۸) بمبئی اول بار بانتظار جہاز ۲ دن (۱۹) باردوم ۲ دن = ۱۲۰ دن
میزان ۲۳۵ دن۔

ملاقات بامشاہیر بالائق حضرات

(۱) سید اسمٰعیل اصفہانی موسوم بہ آقا سے صدر در کربلائے معلّے۔
(۲) حجۃ الاسلام مرزا محمد تقی شیرازی مجتہد در سامرہ و مرزا آغا فرزند جناب مرزا محمد حسن شیرازی
(۳) حجۃ الاسلام سید باقر در کربلائے معلّیٰ
(۴) حجۃ الاسلام آقا شیخ محمد مازندرانی پسر شیخ زین العابدین کربلائی۔
(۵) حجۃ الاسلام اخوند ملا محمد کاظم خراسانی۔
(۶) حجۃ الاسلام شیخ عبداللہ مازندرانی۔
(۷) ثقۃ الاسلام سید محمد پسر حجۃ الاسلام سید کاظم طباطبائی۔
(۸) ثقۃ الاسلام مرزا عبدالرحیم بادکوبی
(۹) مرزا حسین قلیخان ابن آلال حبیب الاسلام مصنف کتاب ردّ بہائیان و مسیحیان۔
(۱۰) سید حسین فرزند مجتہد شاگرد جناب اخوند
(۱۱) حجۃ الاسلام سید کلب باقر مجتہد ہندی
(۱۲) کونسل جنرل انگلستان در بغداد (۱۳) نواب محمد حسین کونسل انگلستان در کربلائے معلّیٰ۔

(بقیہ سب عراق عرب میں)

پوچھا کیا سبب ہے کہ اسلامیون کی تہذیب و ترقی کیون ہوگئی اور اندلس کی برابری کہین نہ رہی۔

مین نے کہا کہ یہہ مسئلہ بہت باریک ہے۔ اگر تفصیل بیان کیجائے تو ایک دفتر ہو لیکن مختصر سبب میرے نزدیک جو سب سے اعلیٰ ہے یہہ ہین :-

(۱) بہت کم آدمی معاملات دنیوی اور ملکی مین دلچسپی لیتے رہے کیونکہ سلطنت شخصی تھی اور ایک بادشاہ کے بگڑ جانے سے تمام دربار اور تمام اہل حکومت کے اخلاق بگڑ جاتے تھے اور یہہ سلسلہ نہایت ابتدا سے جاری رہا ہے۔

(۲) جن اسلامی ممالک مین ذرائع معاش کم ہین جیسے عرب و افریقیہ وغیرہ وہان لوگون کی ضرورتین بھی مختصر ہین اور جو ممالک زرخیز ہین وہان تھوڑی محنت سے کھانے اور پوشش کا سامان مل جاتا ہے مثلاً ہندوستان و ایران۔ اسی وجہ سے تمام یورپ اور اہل ایشیا سست و آرام طلب اور کم ہمت ہوگئے۔ اہل یورپ کے یہان گذر اوقات کے لیئے سخت محنت اور جانفشانی کی ضرورت تھی لہذا وہ سب مستعد و مضبوط اور زیادہ ہمت والے ہوگئے نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ زیادہ ہمت ور اور متحد ہوگئے۔ اور تمام دنیا مین تلاش معاش کے لیئے جانے لگے اور اہل ایشیا کے لوگون پر قابض ہوگئے۔

خلاصہ سفر و نتیجہ کار پرسون اس وقت تک انشاءاللہ مین بمبئی مین پہونچ جاؤنگا۔ اور آج سے ۴ دن مین وطن مین داخل ہوسکتا ہون۔ اب کہ سفر گویا ختم ہوگیا۔ مین مختصر طور پر لکھتا ہون کہ مین نے اس سفر مین کیا کیا۔

(۱) **زمانہ سفر** پانی پت سے واپسی پانی پت تک ۲۳۵ یوم کا سفر ہوا جس مین سے اندازاً ۲۱ یوم کامل ریل کے سفر مین گذرے ۳۸ دن جہاز کے سفر مین گذرے۔ تخمیناً سات دن اب شیرین مین جہاز رہا گھوڑا گاڑی کے سفر مین ۴۴ شب و روز بسر ہوئے۔ قسطنطنیہ مین ۲۱ دن۔ جہاز کے انتظار مین ہر جگہ ۲۱ دن صرف ہوئے۔ کل طے مسافت مین ۱۱۵ دن خرچ ہوئے۔

(۲) **طے مسافت** بذریعہ جہاز ۸۰۰۰ میل۔ بذریعہ ریل ۶۲۰۰ میل۔ بذریعہ گاڑی ۱۵۰۰ میل۔

میزان کل ۱۵۷۰۰ میل تقریباً

(۳) **زمانہ قیام** (۱) دوبارہ کاظمین ولغداد تقریباً ۲۰ دن (۲) کربلائے معلی ۱۰ دن (۳) نجف اشرف

اور جدا چھاپ کر تقسیم ہوا اور طہران و نجف کے اخبارون مین نقل ہوا۔

(۲) ضروریات حالیہ ایران ۔ نطق در دار الفنون ۔ جو روزنامہ مجلس کے ۸ - ۱۰ نمبرون مین چھپی ہے۔

(۳) اسباب رفاہ و ترقی ایران ۔ جدا گانہ رسالہ کی شکل مین طہران مین چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔

(۴) نو زبانی لکچر (وعظ) مسجد شاہ طہران مین بزمانہ ہجوم رمضان درمیان عصر و مغرب کچھ نہین

نہین چھپے ۔ خلاصہ مضمون روزنامہ سیاحت مین درج ہے۔

عملی نتیجہ طہران و ایران مین قمار خانون اور شراب خانون کا علانیہ موقوف ہونا (ایک حد تک یہ نتیجہ نطق ہاے مسجد شاہ کا سمجھا گیا)

مقامات مقدسہ حسب ذیل بزرگان (سنّی و شیعہ) کے مقابر و مقامات مقدسہ کی زیارت ہوئی۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در مدینہ منورہ

(۲) جملہ ائمہ اثنا عشر (بجز امام رضا علیہ السلام در مشہد ایران بوجہ جنگ)

(۳) منجملہ اہلبیت (۱) حضرت سیدہ فاطمہ زہرا (۲) جناب سیدہ زینب (۳) جناب سیدہ رقیہ

(۴) جناب سیدہ سکینہ (۵) جناب سیدہ کلثوم (۶) حضرت مسلم بن عقیل در کوفہ

(۷) حضرت عباس علمدار (۸) جناب علی اکبر (۹) جناب سیدہ فاطمہ صغرا۔

(۱۰) جناب سیدہ معصومہ قم ہمشیرہ حضرت امام رضا علیہ السلام

(۱۱) شہزادہ عبد العظیم در طہران

(۴) منجملہ صحابہ (۱) حضرات خلفاء اربعہ (۲) حضرت ابو ایوب انصاری (در قسطنطنیہ)

(۳) حضرت سلمان فارسی (مقابل مدائن)

ام المومنین ام سلمہ ۔ ام المومنین ام حبیبہ (در شام)

حضرت امیر حمزہ (مدینہ منورہ قریب کوہ احد)۔

II ایران مین (۱) حاجی آغا وکیل شیراز در پارلمینٹ ایران - لیڈر فرقہ اعتدال -

(۲) حجۃ الاسلام سید محمد محسن طہرانی -

(۳) صدر العلما طہرانی -

(۴) موتمن الملک پریسیڈنٹ پارلمینٹ ایران -

(۵) والاحضرت واقدس ناصر الملک نائب السلطنت ایران -

(۶) صمصام السلطنت صدر اعظم

(۷) علاء الدولہ سابق گورنر شیراز

(۸) قوام السلطنت وزیر داخلہ

(۹) ستار خان سردار ملی

(۱۰) سید محمد رضا وکیل ہمدان در پارلمینٹ ایران

III قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ مین (۱) تقی زادہ لیڈر فرقہ ڈاکراٹ ایران -

(۲) شیخ اسد اللہ مجتہد ایرانی

(۳) سید ابو الفتوح طہرانی (۴) احمد توفیق آفندی (۵) ملا آستات در باکو

(۶) میجر احمد صفیت بے بیگر باشی در یمن

(۷) حاجی عبد الفتاح خطیب حنفی در حیفہ -

(۸) شیخ حسن کردی واعظ حنفی در کربلاے معلی

(۹) مرزا محمد باقر ایڈیٹر البلاغ در بیروت

(۱۰) سعید الملک سابق گورنر انزلی در جہاز براہ باکو -

تصانیف و نظم	(۱) اصلاح معاشرت و اسلام - تقی در نجف اشرف جو کچھ نجف اشرف مین دیا گیا -

انبیاے بنی اسرائیل - بیت المقدس مین مقامات (۱) حضرت سلیمانؑ (۲) حضرت داؤد علیہ السلام

(۳) مولد حضرت عیسی علیہ السلام (۴) مسجد صخرہ (۵) مسجد اقصے -

واپسی بمبئی مین ۸ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری کو بمبئی پہونچگیا - سیٹھ احمد علی کے یہان ٹھیرا - برادر مولوی غلام الحسنین صاحب آئے ہوئے تھے اون سے ملا -

عشرۂ محرم مین مولوی سید علی حسن صاحب کے پاس آندور رہا - اور ۱۲ محرم الحرام کو وطن پہونچگیا -

واﻟﺤﻤﺪ ﷲ علی ذلک

تمت بالخیر

{۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری = ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ع}

قطعہ تاریخ طبع تفریح مختصر از بندہ محمد محسن عفی عنہ خوشنویس شہر میرٹھ کاتب الحروف نسخہ ہذا

سفرنامہ خواجہ صاحب بلا شک	ہے مرغوب و عجیب نایاب و خوش تر
لکھی تجربے کی ہین پر مغز باتین	بھرے ہین نشیب و فراز اس مین اکثر
یہ اک ملکی حالات کا آئینہ ہے	کھنچے جس مین فوٹو ہین گویا سراسر
پئے زائران ہادی و رہنما ہے	ملیگا نہ رہبر کوئی اس سے بہتر
کرے گر نہ قدر اس کی یہ پاک ستم ہے	لگا یاہے ارزان بہ مثل گوہر
ہوا چھپ کے طیار جس دم یہ نسخہ	یکایک ہوئی فکر تاریخ دل پر
سنہ طبع محسن نے لکھا یہ مصرع	سفرنامہ خوب بکمال جواہر

کتبہ محمد محسن عفی عنہ بقلم خود

BP 187 al-Siqlīn,
.3 Ghulam,
.S6 Khvajah.
Roznamchah-yi
siyahat

BP 187 al-Siqlīn,
.3 Ghulām,
.S6 Khvājah.
Rōznāmchah-yi
siyāhat